

فقہ اُمت امام اعظم ابو حنیفہؒ سے مروی احادیث و آثار پر مشتمل ۱۵۱ مسانید کا مجموعہ

جامع المسانید

الامام ابو حنیفہؒ محمد بن محمود الخوارزمی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حضرت علامہ ابو الفضل محمد شفیع الرحمن قادری رضوی



اردو بازار لاہور

August-2018

اہلسنت و جماعت کا قرآن و سنت کا عظیم ادارہ۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

شعبہ ناظرہ: 200

شعبہ حفظ: 145

شعبہ تجوید: 11

درس نظامی: 105

طلباء

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا خرچہ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

شعبہ حفظ و ناظرہ: 14 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

چوکیدار: 2

خادم: 4

باورچی: 2

مدرسہ
کاسٹاف

کل طلباء کم و بیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNES STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - branchcode: 0050

f @markazuloom

▶ waseem ziyai



www.waseemziyai.com

فقیہ اُمّت امام اعظم ابوحنیفہؒ سے مروی احادیث و آثار پر مشتمل ۱۵ مسانید کا مجموعہ

جامع المسانید

1

الْإِمَامُ أَبُو الْمُؤَيْدِ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ الْخَوَارِزْمِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

ترجمہ

حضرت علامہ ابو الفضل محمد شفیق الرحمان قادری رضوی

شعبہ برادرز®
۰۴۲-۳۷۲۴۶۰۰۶ فون: ۰۴۲-۳۷۲۴۶۰۰۶
shabbirbrother786@gmail.com

۰۴۲-۳۷۲۴۶۰۰۶

۰۴۲-۳۷۲۴۶۰۰۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نام کتاب _____ جامع المسانید

مترجم _____ حضرت علامہ ابو الفضل محمد شفیق الرحمان قادری ضوی

باہتمام _____ ملک شبیر حسین

سن اشاعت _____ نومبر 2016ء

سرورق _____ اے ایف ایس ایڈورٹائر

طباعت _____ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ _____ روپے

جميع حقوق الطبع محفوظة للناس

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی یا کمزوری تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔



شرف انتساب

میرے استاد محترم

محقق اہل سنت، ادیب ملت، خطیب ذیشان

حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ (زیر سایہ حضور داتا گنج بخش) لاہور

آپ کی بارگاہ میں شرف تلمذ تہہ کر کے متعدد فنون پڑھنے کی سعادت

میسر آئی اور تدریس کے ساتھ ساتھ آپ کی تحریری مصروفیات کو دیکھ

کر زمانہ طالب علمی میں لکھنے کا شوق پیدا ہوا، آپ کی شفقت

اور توجہ کے باعث علوم و فنون کی راہ میں آنے

والی مشکلات آسان ہوئیں۔ تحریر کے

در ”وا“ ہوئے۔

نیازمند: محمد شفیق الرحمن قادری رضوی

الاء

میرے استاد محترم

عالم باعمل، مربی کامل، سرمایہ اہل سنت، حضرت علامہ مولانا

ڈاکٹر فضل حنان سعیدی صاحب

دامت برکاتہم العالیہ، و متعنا اللہ بطول حیاتہ

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

آپ کا ہر لفظ اور ہر جملہ طالب علم کے لئے تربیت کا منارہ نور ہوتا ہے

آپ کی ہر ادا ہی قابل تقلید ہے اور ہر بات قابل عمل ہے، آپ کے فرمودات کو آبِ زر سے لکھنا بھی اُن کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ شخصی اور اخلاقی تربیت کے لئے ارشاد فرمائے ہوئے آپ کے جملوں کی قیمت لگانا چاہیں تو ہیرے اور جواہرات بھی مٹی کے ڈھیلے اور کسی ٹوٹے ہوئے مٹکے کی ٹھیکریوں سے زیادہ اہم نظر نہیں آتے۔ امور میں کامیابی کے لئے آپ کے بیان کردہ اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے

”ہردن کا کام، ہردن کرو“

اللہ کریم کا احسان ہے جس نے مجھ جیسے حقیر شخص کو ایسے عظیم اساتذہ کے ساتھ نسبت کی دولت سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبلہ استاذ مکرم کی لمبی زندگی سے اہل سنت کو فیضیاب فرمائے
آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

نیاز مند: محمد شفیق الرحمن قادری رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

استاذی المکرم حضرت علامہ مولانا حافظ عبدالستار سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، (شیخ الحدیث و ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ) کچھ عرصہ قبل میاں چنوں جامعہ کنز الایمان تشریف لائے، راقم نے المعجم الصغیر کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ آپ نے بنظر غائر جائزہ لیا اور بہت پسند کیا اور ساتھ ہی فرمایا ”امام طبرانی کی معاجم ثلاثہ میں علم و عمل بالخصوص عقائد اہل سنت کا بہت بڑا خزانہ پوشیدہ ہے لیکن عوام تو کیا بہت سارے خواص بھی اس سے بے خبر ہیں۔ صغیر کے ترجمہ کے بعد کیا ہی اچھا ہو کہ اوسط اور کبیر پر بھی کام کیا جائے اور المعجم الصغیر کی طرز پر ان کی بھی موضوعاتی فہرستیں مرتب کی جائیں۔“

اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کے محبوب کریم ﷺ کے توسل سے اوسط کا کام شروع کر دیا، ایک جلد تک تو کام بہت برق رفتاری سے ہوا، اس کے بعد حالات دگرگوں ہونا شروع ہو گئے اور ہر آنے والا دن ایک نئی ابتلاء اور آزمائش لے کر آتا رہا۔ جب دل و دماغ پر سوچ، فکر اور غم کا بوجھ ہو تو ذہنی آسودگی ختم ہو جاتی ہے توجہ کا ارتکاز نہیں رہتا، جس کی بناء پر تصنیف و تحریر اور انشاء پر دازی جیسے کام کرنے کی صلاحیت منجمد ہو جاتی ہے۔ حالات کی کشتی ابھی نجی تکالیف کے بھنور سے نکلی نہیں تھی کہ ایک اور موج نے آیا۔ قبلہ والد گرامی حضرت قبلہ صوفی محمد رفیق قادری رحمۃ اللہ علیہ داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آئی ایسی موج کہ ساحل چھوٹ گیا

وہ میرا ساحل تھا مجھ سے چھوٹ گیا، وہ میرا سائبان تھا، جو نہ رہا۔ میرے دکھ درد کا ساتھی بہت دور چلا گیا۔ اس کی مفارقت کا گھاؤ کبھی بھی نہیں بھر سکتا، اللہ تعالیٰ ان کے مزار کو اپنی رحمت سے بھر دے، آمین۔ المعجم الاوسط ایک سال پہلے آپ کے ہاتھ میں ہوتی اگر آزمائشوں کے اس گرداب میں نہ پھنسا ہوتا۔ لیکن ہر کام کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مقرر وقت لکھا ہوا ہے، اُس سے پہلے وہ نہیں ہو سکتا، شاید ابھی اس کا وقت نہیں آیا تھا، بہر حال، اللہ جل مجدہ نے دوباراً ہمت دی، رسول اکرم ﷺ کی نگاہ کرم ہوئی، والد گرامی کے مزار پر انوار پر مستقل حاضری کا فیض ملا، حالات درست ڈگر پر چلے، خیالات مجتمع ہوئے، طبیعت کا جمود ختم ہوا، دوبارہ کام شروع کیا اور آج سے ۲ ماہ قبل الحمد للہ ﷻ المعجم الاوسط ۸ جلدوں میں آپ تک پہنچ چکی ہے۔ اور آج قبلہ اباجی کا دوسرا عرس مبارک ہے اور اس موقع پر جامع المسانید کا تحفہ اُن کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

مترجم کا مسلک

ہر ترجمہ میں یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرا مسلک اہلسنت و جماعت ہے، سنی حنفی بریلوی ہوں۔ اعلیٰ حضرت امام

احمد رضا خان اور مشائخ اہلسنت کے معمولات کا پابند اور ان کی تشریحات اور تاویلات پر قائم ہوں۔ اس لئے میرے کسی بھی ترجمہ کو میرے مسلک کے خلاف دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا، کسی بھی غیر معمول بہا حدیث کے بارے میں اموقف وہی ہے جو اہل سنت کا ہے اور اس کے بارے وہی تاویل معتبر ہے جو اکابرین اہل سنت سے منقول ہے۔ تاہم حدیث شریف کا ترجمہ من حیث الحدیث کرتا ہوں۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ کی یہ دعا ”اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز و شادات (خوش و خرم) رکھے جو میری بات سن کر آگے پہنچا دے“ اس شخص کے لئے ہے جو آپ ﷺ کی بات سن کر اپنی جانب سے رد و بدل کئے بغیر من وعن آگے پہنچا دے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جس تک حدیث پہنچائی گئی ہے وہ پہنچانے والے سے زیادہ سمجھدار اور صاحب علم ہو، وہ اس حدیث سے وہ بات اخذ کر لے جو پہنچانے والا نہ کر سکا۔

جامع المسانید کا محرک

المعجم الاوسط کا کام ابھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا تھا، اسی دوران میرے محسن جناب حضرت علامہ مولانا محمد اشرف زاہد عطاری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا فون آیا۔ اس فون سے قبل آپ سے میری شناسائی نہ تھی، یہی فون پہلا تعارف تھا۔ علیک سلیک کے بعد تعارف ہوا، حضرت موصوف چک نمبر ۵۸ (گ ب) تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے رہنے والے ہیں، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے قدیم فضلاء میں سے ہیں۔ حضرت نے مستدرک حاکم کے کام کرنے پر بہت شاباش دی اور بہت اچھی دعاؤں سے نوازا۔ ساتھ ہی خواہش کا اظہار کیا کہ اگر آپ امام خوارزمی کی ”جامع المسانید“ پر کام کریں تو کیا ہی اچھا ہو، اس سے پہلے اس کا کوئی اردو ترجمہ موجود نہیں ہے۔ راقم نے فوراً فرمائش قبول کر لی اور جناب مولانا اشرف زاہد عطاری صاحب نے اپنی ذاتی لائبریری سے جامع المسانید کے دو نسخے بذریعہ ڈاک روانہ فرمادیئے۔

کتاب کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اور چند دنوں میں ہی بلاتا خیر اس پر کام کا آغاز کر دیا۔ کام کرنے میں کتنی کامیابی ملی ہے، یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے، بہر حال اپنی دن رات کی محنت آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ یاد رہے ساتھ ہی ساتھ المعجم الکبیر کا کام بھی چل رہا ہے اور اب تک اس کی ۵ جلدیں چھپ چکی ہیں۔

جامع المسانید کا مختصر تعارف

جامع المسانید بنیادی طور پر امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ان ۱۵ مرویات کا مجموعہ ہے جو آپ کے مختلف اصحاب نے تالیف کی تھیں، ان تمام مسانید کا اور ان کے مولفین کا ذکر جامع المسانید کے مقدمہ میں آ رہا ہے، حضرت امام ابوالموید محمد بن محمود خوارزمی رحمہ اللہ نے ان ۱۵ مسانید کو جمع کیا ہے، ان کو فقہی ابواب کی طرز پر مرتب کیا اور ہر باب کے تحت اس سے متعلق احادیث ذکر کی ہیں، ان کی اسناد کا آغاز امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے کیا ہے، اس کے بعد حدیث بیان کی ہے۔ پھر اس کے ذیل میں صاحب مسند سے لے کر امام اعظم رحمہ اللہ تک مکمل سند بیان کی ہے اور اس کے بعد اس حدیث کی بابت احناف کا موقف بھی واضح کیا ہے۔

ہم نے حدیث کی عربی عبارت پر اعراب لگائے، اس کے بعد سند سمیت اس کا ترجمہ کیا ہے، پھر ذیل میں اسانید کی عربی عبارت شامل کی گئی ہے اور اس کے بعد اسانید کا ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔

اسانید کے ضمن میں جہاں کہیں عربی عبارات بطور متن ہیں، ان کو عربی رسم الخط کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد وہیں پر قوسین میں اس عربی عبارت کا ترجمہ بھی دیا ہے۔

اصل کتاب میں احادیث پر عنوانات نہیں تھے، میرے مخلص احباب کا مشورہ تھا کہ معاجم ثلاثہ والا انداز یہاں پر بھی اپنایا جائے اور ہر حدیث پر اس کا عنوان قائم کیا جائے، چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب میں ہر روایت کے اوپر اس کا مرکزی خیال عنوان حدیث کے طور پر ذکر کر دیا ہے۔

حدیث کے اختتام پر اس کی تخریج بھی شامل کی گئی ہے اور اس سلسلے میں ہم نے جامع المسانید کے محقق الاستاذ شیخ نجم الدین محمد درکانی کی تحقیق سے استفادہ کیا ہے۔

جامع المسانید میں کل ۱۷۷۸ احادیث بمعہ اسانید ہیں۔ اور ان مرویات میں تقریباً سب موضوع زیر بحث آئے ہیں۔

قرون اولیٰ میں کسی مجموعہ حدیث کا مولف نہ ہونا کوئی عیب نہیں ہے

کچھ لوگوں کو اعتراض ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی بڑا مجموعہ حدیث کیوں نہیں ہے؟ ویسے بحث کی تو کوئی انتہاء نہیں ہوتی، لیکن اگر بات سمجھنا چاہیں تو چند الفاظ کافی ہوتے ہیں۔ آپ صرف اس بات پر غور کر لیں، کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۸۰ ہجری کی ہے۔ اور آپ کا وصال مبارک ۱۵۰ ہجری کا ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وجود مسعود خیر القرون میں تھا، آپ تابعی ہیں، ثم الذین یسلوہم کا مصداق ہیں، وہ سچائی کا زمانہ تھا، اس زمانے کی سچائی کی شہادت خود سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اس دور میں علماء و فقہاء اور ارباب علم و فن اپنے حافطے پر بھروسہ رکھتے تھے۔ علم کو لکھنے کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کو صرف امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہی نہیں بلکہ اس دور کے کسی بھی عالم کا مجموعہ احادیث نہیں ملے گا۔ آپ چاہ کر بھی اُس دور کے کسی عالم کا مجموعہ حدیث نہیں ڈھونڈ پائیں گے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے بھی ۴۴ سال قبل امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت فرما گئے تھے۔ خیر القرون کا زمانہ گزر چکا تھا، جھوٹ عام ہو گیا، اہل علم میں سے بعض فتنہ پرور لوگوں نے علم میں خیانتیں شروع کر دیں، رطب و یابس کو خلط ملط کیا جانے لگا، اسلام کے اصل ماخذ ضائع ہونے کا اندیشہ ہوا، تب محدثین کرام نے احادیث لکھنے کا کام شروع کیا۔ ان کے دور میں دین کی اعلیٰ خدمت یہی تھی کہ اچھی طرح چھان بین کر کے صحیح احادیث کو یکجا کر لیا جائے، چنانچہ محدثین نے یہ ذمہ داری نبھائی ہے، اور خوب نبھائی ہے۔

فقہاء نے جو ذمہ داریاں ادا کی ہیں، وہ جمع حدیث سے کچھ کم نہیں

من گھڑت اور باطل روایات کو الگ کر کے صحیح احادیث کو جمع کرنا، پھر ان کو، خبر متواتر، مشہور، عزیز، واحد، نیز متصل اور منقطع اور حدیث کے دیگر درجات میں تقسیم کرنا بھی اگرچہ اپنے طور پر ایک بہت بڑی خدمت ہے، لیکن اسی پر اکتفاء کرنے سے امت کے مسائل حل نہیں ہوتے کیونکہ محدثین کو تو جو صحیح روایت ملتی ہے، وہ اپنے مجموعہ میں شامل کر لیتے ہیں۔ ان کا اس سے کوئی سروکار نہیں ہوتا کہ وہ قابل عمل ہے یا نہیں، اس کا حکم صرف ایک شخص کے لئے خاص ہے یا سب مسلمانوں کے لئے عام ہے۔ وہ حدیث کسی

مخصوص خطہ کے لئے ہے یا پوری روئے زمین والے اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ یہ کام محدثین نہیں کرتے۔ بلکہ محدثین کے جمع کئے ہوئے اس ذخیرے پر عمل کرنے کا طریقہ فقہاء سکھاتے ہیں۔ مثال کے طور پر

محدثین نے ایک حدیث نقل کی ہے ”جب تم بیت الخلاء میں جاؤ تو اپنا چہرہ اور پشت قبلہ کی جانب مت کرو، بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو“ اب فقہاء کرام کی تشریحات کے بغیر آپ اس پر عمل کر کے دکھائیے۔ کہ چہرہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو، لیکن ایسی صورت میں قبلہ کی جانب چہرہ یا پشت نہ ہو۔ حدیث کی جتنی کتابیں پڑھتے جاؤ گے، یہ حدیث آپ کو بار بار ملتی جائے گی۔ سندیں بدل بدل کر یہ حدیث آئے گی۔ لیکن ان کتب حدیث میں آپ کو اس پر عمل کا طریقہ نہیں ملے گا۔

ہاں کسی فقیہ کے پاس جاؤ تو وہ بتائے گا کہ یہ حدیث ایک مخصوص علاقے والوں کے لئے ہے، یہ حدیث ان لوگوں کے لئے ہے جو قبلہ سے شمال یا جنوب کی طرف رہتے ہیں، ان کو حکم ہے کہ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت چہرہ یا پشت قبلہ کی جانب نہ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو۔ اس حدیث میں اگرچہ یہ الفاظ موجود نہیں ہیں کہ یہ حکم کسی مخصوص خطے کے لوگوں کے لئے ہے لیکن اہل علم حدیث پر عمل کرنے کے لئے ہمیں راستہ نکال کر دیتے ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی موضوع کی بھی حدیث کو تشنہ نہیں چھوڑا

احادیث کو جمع کرنا، پھر ایک ہی حدیث کو ایک ہزار اسانید کے ساتھ نقل کرنا بے شک ایک خدمت ہے۔ لیکن امت کی اصل خدمت یہ ہے کہ اُن ایک ہزار میں سے چاہے صرف ایک حدیث کو بیان کر لو لیکن امت کو اس پر عمل کا طریقہ بتادو۔ یہی ہے وہ کمال جو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں ہے۔ آپ نے قرآن و حدیث پر ایک ساتھ عمل کیا ہے۔ امام اعظم پر قلت حدیث کا اعتراض کرنے والے ہمیں صرف ایک بات کا جواب دے دیں، کہ قرآن اور حدیث کا کوئی ایک ایسا موضوع بتادیں جس پر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں گفتگو نہ ہوئی ہو، اور جس کے بارے میں آپ نے امت کو احکام بیان نہ کئے ہوں۔

ہمیں تو اللہ کریم کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں ایسے امام سے نوازا ہے جس نے ایک ایک آیت اور ایک ایک حدیث میں جس قدر احتمالات ممکن تھے سب پر غور کر کے ہمیں قابل عمل احتمالات الگ کر کے دے دیئے ہیں۔

اکثر جید محدثین ایک یا دو واسطوں سے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں

اگر محدثین کرام کے ساتھ تقابل کیا جائے تو صرف ایک ہی بات عرض کروں گا، محدثین کے پاس اسانید عالیہ میں سب سے بڑا سرمایہ ”مثالیات“ ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی پوری بخاری میں صرف ۲۲ مثالیات ہیں۔ اور آپ کو شاید یہ پڑھ کر حیرانگی ہو کہ ان میں سے ۲۱ کی اسانید امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کے واسطے سے ہیں۔ اور آپ ان مسانید میں پڑھیں گے کہ امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ، حضرت امام اعظم کے شاگرد ہیں۔ اور بعض مقامات پر شیخین کے دادا استاد، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ بطور مثال دو چار ذکر ہم یہاں پر کر دیتے ہیں، ویسے تیسری جلد میں جہاں ان مسانید کے رواۃ کا تذکرہ ہے وہاں بہت تفصیل موجود ہے

(۱) حضرت ”عبداللہ بن مبارک“ ابو عبد الرحمن مروزی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ائمہ حدیث کے بھی امام ہیں، حضرت ”امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”مسلم رحمۃ اللہ علیہ“ کے شیوخ کے بھی شیخ ہیں اور یہ حضرت ”امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ“ کے بعض شیوخ کے بھی شیخ ہیں اور حضرت ”امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ“ کے بھی شیخ ہیں۔ لیکن یہ بزرگ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، آپ ان کی مرویات ان مسانید میں ان شاء اللہ پڑھیں گے۔

(۲) حضرت ”علی بن صالح بن جی رحمۃ اللہ علیہ“

یہ حضرت ”امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”مسلم رحمۃ اللہ علیہ“ کے شیوخ میں سے ہیں اور حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ ان کے شیخ ہیں، اس طرح حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”بخاری اور حضرت ”مسلم رحمۃ اللہ علیہ“ کے شیخ کے شیخ ہوئے۔ یعنی داد استاد ہوئے۔

(۳) حضرت ”عبداللہ بن یزید بن عبد الرحمن اودی کوئی رحمۃ اللہ علیہ“

یہ حضرت ”امام مالک رحمۃ اللہ علیہ“ کے شیخ ہیں، حضرت ”امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ“، حضرت ”امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ“، حضرت ”امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”امام احمد رحمۃ اللہ علیہ“ کے شیوخ کے شیخ ہیں۔ لیکن امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔

(۴) حضرت ”عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ“

یہ اماموں کے بھی امام ہیں، حضرت ”امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”مسلم رحمۃ اللہ علیہ“ کے شیوخ میں سب سے بڑے شیخ ہیں، یہ حضرت ”امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ“ کے شیوخ کے بھی شیخ ہیں، لیکن امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس علمی کی شان

پھر فقہی مسائل پر اعتراض تو تب بنتا ہے جب امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تنہا مسائل بیان کر دیئے ہوں، ایسا نہیں ہے فقہ حنفی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اکیلے بیٹھ کر مرتب نہیں کر دی بلکہ آپ کے ہاں علماء و فقہاء کا ایک جمع غفیر تھا اور سب اپنے فن کے ماہر اور متقی اور پرہیزگار تھے، سب لوگ ایک مسئلے پر گفتگو کرتے تھے، تب ایک مسئلہ حل ہوتا تھا۔

ان کے پاس حضرت ”ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”زفر رحمۃ اللہ علیہ“ جیسے قیاس کے ماہر لوگ موجود تھے، اور حضرت ”یحییٰ بن ابی زائدہ رحمۃ اللہ علیہ“، حضرت ”حفص بن غیاث رحمۃ اللہ علیہ“، حضرت ”حبان بن علی رحمۃ اللہ علیہ“، حضرت ”مندل بن علی رحمۃ اللہ علیہ“ جیسے حافظ الحدیث لوگ موجود تھے۔ حضرت ”قاسم بن معن رحمۃ اللہ علیہ“ لغت کے ماہر ان کے پاس موجود تھے۔ حضرت ”داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ“ جیسے زاہد اور متقی لوگ ان کے پاس موجود تھے ان کے پاس اس طرح کے ۳۶ آدمی ہیں، ان میں سے ۲۸ آدمی مسند قضا کے قابل تھے اور اصحاب فتویٰ تھے۔

اللہ تعالیٰ کا کروڑ ہا بار شکر ہے جس نے اس امت میں محدثین کی بدولت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو جمع کروایا اور فقہاء و مجتہدین کی بدولت امت کے لئے قرآن و حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل واضح فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مزارات پر

اپنے نور و رضوان کی بارشیں نازل فرمائے اور پوری امت کی طرف سے ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اظہار تشکر

جامع المسانید کی عربی عبارات پر اعراب لگانے کا کام عزیزم جناب علامہ مولانا محمد علیم صاحب زید مجاہد نے کیا، جو کہ جامعہ کنز الایمان کے شعبہ کتب کے قابل فخر مدرس ہیں۔ مزید معاونت جناب قاری ظفر اقبال صاحب زیدہ مجاہد کی حاصل رہی نیز عزیزم مولانا مطیع اللہ جاوید صاحب (خطیب اعظم و نجاری) نے پہلی اس کو بغور پڑھ کر متعدد مقامات کی نشاندہی کر کے تصحیح کروائی۔ المعجم الاوسط اور جامع المسانید کی تیاری کے دوران موقع بموقع حضرت علامہ مولانا محبوب عالم صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد دوچوڑ تھیوہ منڈی بہاؤ الدین، اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی مخلصانہ کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اس خدمت حدیث کو قبلہ والد گرامی حضرت صوفی محمد رفیق رحمۃ اللہ علیہ کے لئے باعث مغفرت اور ترقی درجات کا ذریعہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مزار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ اللہ کریم ملک محمد شبیر صاحب کی زندگی میں برکت عطا فرمائے اور ان کے ادارے کو اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے جن کی بدولت حدیث شریف کی ترویج و اشاعت ہو رہی ہے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

نیاز مند: محمد شفیق الرحمن قادری رضوی

بانی و مہتمم: جامعہ کنز الایمان، الفرید ناؤن، عقب چیمہ کولڈ سٹور، میاں چنوں

فہرست مضامین

باب (۱) ”امام اعظم“ کے وہ فضائل جن میں آپ اجماعاً یکتا ہیں

پہلی نوع: اس میں وہ مرویات ہیں جو معین طور پر صرف امام اعظم ابوحنیفہ کی مدح پر مشتمل ہیں

”میری امت میں ”ابوحنیفہ“ نامی ایک شخص ہوگا، وہ قیامت کے دن میری امت کا چراغ ہوگا“

”میری امت میں ایک شخص ہوگا اس کا نام ”نعمان“ ہوگا اس کی کنیت ”ابوحنیفہ“ ہوگی وہ میری امت کا چراغ ہوگا، وہ میری امت کا چراغ ہوگا، وہ میری امت کا چراغ ہوگا“

”میرے بعد عنقریب ایک شخص پیدا ہوگا، اس کا نام ”نعمان بن ثابت“ ہوگا اس کی کنیت ”ابوحنیفہ“ ہوگی، اس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کا دین اور میری سنت زندہ ہوگی

”میرے بعد ایک آدمی ظاہر ہوگا جو ”ابوحنیفہ“ کے نام سے پہچانا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر میری سنت کو زندہ کرے گا“

”رسول اکرم ﷺ کے بعد پورے خراسان پر ایک چاند طلوع ہوگا اس کی کنیت ”ابوحنیفہ“ ہوگی“

ہر صدی میں میری امت میں کوئی نہ کوئی سب سے آگے بڑھنے والا ہوگا اور میری امت میں سب سے آگے بڑھنے والا ”ابوحنیفہ“ ہے

دوسری نوع: امام اعظم صحابہ کرام کے زمانے میں پیدا ہوئے

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سن ۶۱ ہجری کو پیدا ہوئے

تیسری نوع: آپ بلا واسطہ صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں

✽ ”میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے“

✽ میں نے ان کی زیارت بھی کی اور ان سے حدیث کا سماع بھی کیا

✽ میں ان کے حلقے میں آیا، میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ روایت کرتے ہیں“ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

✽ امام اعظم ابوحنیفہ روایت کرتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے

✽ امام اعظم فرماتے ہیں میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا

✽ امام اعظم ابوحنیفہ جو کہ صاحب رائے (یعنی مجتہد) سیدہ عائشہ بنت عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں

چوتھی نوع: امام اعظم نے تابعین کے زمانہ میں اجتہاد کیا ہے اور فتویٰ دیا ہے

پانچویں نوع: کبار تابعین نے آپ سے حدیث روایت کی ہے

چھٹی نوع: امام اعظم ابوحنیفہ نے ۴۰۰۰ کے قریب ائمہ و تابعین کی شاگردی اختیار کی ہے

ساتویں نوع: آپ کی رائے کے ساتھ آپ کے بہت سارے اصحاب کا اتفاق ہے

آٹھویں نوع: آپ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے شریعت کو ابواب میں مرتب فرمایا، امام اعظم وہ پہلی شخصیت

ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ”کتاب الشروط“ وضع کی ”علم الاحکام“ ایجاد کیا اور احکام کے لئے اجتہاد کے

قواعد مقرر فرمائے

نویں نوع: آپ اپنی گزراوقات اپنی کمائی سے کیا کرتے تھے

دسویں نوع: آپ کا وصال مبارک مظلومیت میں ہوا، قید میں ہوا، یازہر سے ہوا

باب (۶)

ان مسانید میں رواۃ کے طرق کا بیان

- | | |
|-----------------|--|
| ✽ پہلی مسند | (امام خوارزمی سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ تک رواۃ کا متصل سلسلہ) |
| ✽ دوسری مسند | (امام خوارزمی سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ تک رواۃ کا متصل سلسلہ) |
| ✽ تیسری مسند | (امام خوارزمی سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ تک رواۃ کا متصل سلسلہ) |
| ✽ چوتھی مسند | (امام خوارزمی سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ تک رواۃ کا متصل سلسلہ) |
| ✽ ساتویں مسند | (امام خوارزمی سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ تک رواۃ کا متصل سلسلہ) |
| ✽ آٹھویں مسند | (امام خوارزمی سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ تک رواۃ کا متصل سلسلہ) |
| ✽ نویں مسند | (امام خوارزمی سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ تک رواۃ کا متصل سلسلہ) |
| ✽ دسویں مسند | (امام خوارزمی سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ تک رواۃ کا متصل سلسلہ) |
| ✽ گیارہویں مسند | (امام خوارزمی سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ تک رواۃ کا متصل سلسلہ) |
| ✽ بارہویں مسند | (امام خوارزمی سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ تک رواۃ کا متصل سلسلہ) |
| ✽ تیرہویں مسند | (امام خوارزمی سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ تک رواۃ کا متصل سلسلہ) |

- ✽ چودھویں مسند (امام خوارزمی سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تک رواۃ کا متصل سلسلہ)
- ✽ پندرہویں مسند (امام خوارزمی سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تک رواۃ کا متصل سلسلہ)

باب (۲) ایمانیات سے متعلق روایات (اس میں چار فصلیں ہیں)

- پہلی فصل: نیکوں میں دلچسپی پیدا کرنے اور گناہوں سے نفرت دلانے کے بیان میں
- حدیث نمبر
- ۶۳ ✽ کسی چیز کی محبت انسان کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے
- ۶۴ ✽ مڈی دل کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تناول نہیں فرمایا اور اس کو حرام بھی قرار نہیں دیا
- ۶۵ ✽ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۶ برس کی عمر میں حج کیا
- ۶۵ ✽ دین اسلام میں مشغول لوگوں کے رزق کا انتظام خود اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ سے فرمادیتا ہے
- ۶۵ ✽ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن جزہز بیدی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کا سماع کیا ہے
- ۶۶ ✽ تعمیر مسجد میں جس قدر حصہ شامل کیا جائے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنا دیتا ہے
- ۶۷ ✽ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے
- ۶۸ ✽ نیکی کی ہدایت کرنا بھی نیکی ہے اور مظلوم کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے
- ۶۹ ✽ کسی کی تکلیف پر ہنسنے والے کہیں ایسا نہ ہو کہ اُسے عافیت مل جائے اور تو پھنس جائے
- ۷۰ ✽ صدقہ اور کثرت سے استغفار کے ذریعے بے اولادوں کو اولاد مل جاتی ہے
- ۷۱ ✽ دین کی تعلیم دینے والے کے میزان کا نیکوں والا پلڑا تعلیم کی وجہ سے بھاری کر دیا جائے گا
- ۷۲ ✽ کبریائی اور عظمت، فقط اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان ہے
- ۷۳ ✽ ظلم سے بچو، کیونکہ (آج کا ایک) ظلم قیامت کے دن کئی ظلم شمار ہوگا
- ۷۴ ✽ آزمائشیں اور تکالیف بھی انسان کے لئے بلندی درجات کا باعث ہے
- ۷۵ ✽ قبروں پر جانے کی اجازت ہے، لیکن وہاں خلاف شرع بات کرنا منع ہے
- ۷۶ ✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور عورتوں پر رحم کرنے کا حکم دیا
- ۷۷ ✽ متکبر کا سر اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان باندھ کر اس کو آگ کے تابوت میں ڈالا جائے گا
- ۷۸ ✽ بندہ خود چیز کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس پر پردہ ڈال دیتا ہے
- ۷۹ ✽ خوش اخلاقی دکھائی دینے والی چیز ہوتی تو یہ سب سے خوبصورت ہوتی
- ۷۹ ✽ بد اخلاقی اگر دکھائی دینے والی چیز ہوتی تو اس سے بد صورت کچھ نہ ہوتا
- ۸۰ ✽ حسن خلق سے زیادہ خوبصورت اور بد اخلاقی سے زیادہ بد صورت کوئی چیز نہیں

- ۸۱ ❀ جماعت کے ساتھ رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا
- ۸۲ ❀ فوت شدگان کو برے الفاظ سے یاد نہیں کرنا چاہئے
- ۸۲ ❀ اس کو مبارک ہو جس کے نامہ اعمال میں کثرتِ استغفار موجود ہے
- ۸۳ ❀ اہل و عیال کی پریشانی میں وفات پانے والا شہداء کے مقام کو پالیتا ہے
- ۸۴ ❀ حکومت، ایک امانت ہے جس نے اس کا حق ادا نہ کیا، وہ قیامت میں ذلیل و رسوا ہوگا
- ۸۵ ❀ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے
- ۸۶ ❀ مرنے کے بعد بھی اولاد کی دعاؤں، تعلیم اور صدقہ جاریہ کا ثواب ملتا رہتا ہے
- ۸۷ ❀ انسان عام طور اپنی باتوں کی وجہ سے پھنستا ہے
- ۸۸ ❀ لوگوں کو سکھایا ہوا علم قیامت کے دن میزان میں رکھا جائے گا تو نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو جائے گا
- ۸۹ ❀ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے
- ۹۰ ❀ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے
- ۹۱ ❀ امام اعظم ماں باپ سے بھی پہلے اپنے شیخ کے لئے دعا کیا کرتے تھے
- ۹۲ ❀ بیمار شخص خود کو بیمار تسلیم کر لے تو سمجھو کہ وہ بیمار نہیں ہے
- ۹۳ ❀ جو بیماری سے بے خوف ہو جاتا ہے، وہ بیمار ہو جاتا ہے
- ۹۴ ❀ رسول اکرم ﷺ نے قضا نماز کی جماعت اذان اور اقامت کے ساتھ کروائی
- ۹۵ ❀ سورۃ اللیل میں حسنیٰ سے مراد کلمہ شریف ہے
- ۹۶ ❀ علم چھپانے والے کو قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی
- ۹۷ ❀ کسی بھی مالدار یا فقیر کے ساتھ کی گئی بھلائی صدقہ ہے
- ۹۸ ❀ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرض ہے، لیکن اس کا تارک کافر نہیں ہے
- ۹۹ ❀ وقفے وقفے سے ملنے سے محبت بڑھتی ہے
- ۱۰۰ ❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو باغی گروہ سے جہاد کرنے اور گرمیوں کے روزے رکھنے کا شوق تھا
- ۱۰۱ ❀ رسول اکرم ﷺ رات کو کہیں سے گزرتے تو آپ اپنی خوشبو سے پہچانے جاتے تھے
- ۱۰۲ ❀ جس نے معذرت خواہ کی معذرت قبول نہ کی وہ سخت کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے
- ۱۰۳ ❀ ندامت توبہ ہے
- ۱۰۴ ❀ رسول اکرم ﷺ کو ناموں میں سب سے زیادہ پسند ”عبداللہ اور عبدالرحمن“ تھا
- ۱۰۵ ❀ حضرت عامر شعبی اپنے بدخواہ کو بھی اچھے لفظوں سے مخاطب کرتے تھے

- ۱۰۶ ❀ نیکی کبھی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ کبھی بھلایا نہیں جاتا
- ۱۰۷ ❀ خضاب لگایا کرو اور اس معاملے میں اہل کتاب کی مخالفت کرو
- ۱۰۸ ❀ جس نے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے
- ۱۰۹ ❀ پڑوسی کے حقوق اور رات کے قیام پر جبریل امین علیہ السلام کی رسول اکرم ﷺ کو تاکید
- ۱۱۰ ❀ ہر رات سورہ بقرہ کی آخری تین آیات کی تلاوت کرنے والے نے کافی تلاوت کی
- ۱۱۱ ❀ قرآن کریم کو اشعار کی صورت میں گنگنا کر پڑھنا منع ہے
- ۱۱۲ ❀ ٹڈی دل کو رسول اکرم ﷺ نے خود نہیں کھایا، لیکن اسے حرام بھی قرار نہیں دیا
- ۱۱۳ ❀ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے
- ۱۱۴ ❀ فوت شدہ اپنے قرضوں کی وجہ سے پھنسا رہتا ہے
- ۱۱۵ ❀ ذکر الہی کی محفلوں کو فرشتے اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں
- ۱۱۶ ❀ پڑوسی تمہاری دیوار پر اپنی لکڑی رکھنا چاہے تو اس کو منع مت کرو
- ۱۱۷ ❀ شیطان کا جو چیلہ جتنا بڑا فتنہ پھیلاتا ہے، اس کو شیطان کے پاس اتنی زیادہ عزت دی جاتی ہے
- ۱۱۸ ❀ جس نے رسول اکرم ﷺ کی جانب جان بوجھ کر جھوٹ منسوب کیا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے
- ۱۱۹ ❀ جس نے رسول اکرم ﷺ کی جانب جان بوجھ کر جھوٹ منسوب کیا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے
- ۱۲۰ ❀ خیر بہت زیادہ ہے لیکن اس کے کرنے والے بہت کم لوگ ہیں
- ۱۲۱ ❀ نیکوں میں صلہ رحمی کا ثواب اور گناہوں میں جھوٹی قسم کا عذاب بہت جلدی ملتا ہے
- ۱۲۲ ❀ جس کی بینائی زائل ہو جائے، وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت عطا فرماتا ہے
- ۱۲۳ ❀ قرآن کریم کو اپنی سریلی آوازوں کے ساتھ خوبصورت انداز میں پڑھو
- ۱۲۴ ❀ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا، اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا
- ۱۲۵ ❀ جو انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا، وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہے
- ۱۲۶ ❀ اپنی آوازوں کو قرآن کریم کی بدولت خوبصورت کرو
- ۱۲۷ ❀ خوش الحانی کی اجازت فقط قرآن کریم کو اچھے لہجے میں پڑھنے کے لئے ہے
- ۱۲۸ ❀ جو سورۃ الاخلاص سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے
- ۱۲۹ ❀ اپنے بارے میں نفاق کا خوف ہی ایمان کی علامت ہے، منافق کو خود پر نفاق کا خوف نہیں ہوتا
- ۱۳۰ ❀ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا
- ۱۳۱ ❀ جس نے رسول اکرم ﷺ کی جانب جان بوجھ کر جھوٹ منسوب کیا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے

- ۱۳۲ * جس نے رسول اکرم ﷺ کے حوالے سے وہ بات بیان کی جو آپ ﷺ نے نہیں کہی، وہ جہنمی ہے
- ۱۳۳ * اللہ تعالیٰ کو وہ نماز زیادہ پسند ہے جس میں دعا لمبی مانگی جائے
- ۱۳۴ * ایک ایسی دعا جس کو انسان مخلص ہو کر مانگ لے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں
- ۱۳۵ * قبر میں تین سوالات ہونگے، پہلا سوال اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہوگا
- ۱۳۶ * جس نے بھوکا رہنا گوارا کر لیا، لیکن محرّمات کا مرتکب نہ ہوا، کسی کا مال نہ کھایا، وہ جنت کی نعمتیں کھائے گا
- ۱۳۷ * ماں باپ کا نافرمان، کینہ پرور اور اپنے حق کا مطالبہ بدتمیزی سے کرنے والے کو سب سے سخت عذاب ہوگا
- ۱۳۸ * جس نے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے
- ۱۳۹ * سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۰۳ میں لاثم علیہ کا مطلب ہے کہ یہ اس کو معاف ہے
- ۱۴۰ * جو مشورہ مانگے، اس کو اچھا مشورہ دو، غلط مشورہ دینا خیانت ہے
- ۱۴۱ * نیکیوں سے عمر میں انسان نہ ہوتا ہے، گناہوں کے ارتکاب سے رزق میں کمی ہوتی ہے
- ۱۴۲ * کبریائی اللہ تعالیٰ کی چادر اور عظمت اس کا ازار ہے، جس نے یہ اختیار کیں، وہ جہنم میں جائے گا
- ۱۴۳ * اگر دل درست ہو تو سارا جسم درست ہے، یہ بیمار ہو تو سارا جسم بیمار ہوتا ہے
- ۱۴۴ * حلال اور حرام تو واضح ہیں، جو مشتبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور عزت کی حفاظت کر لی
- ۱۴۵ * نیکیوں میں صلہ رحمی کا ثواب اور گناہوں میں بغاوت کا عذاب بہت جلد ملتا ہے
- ۱۴۶ * کسی میں موجود برائی بیان کرنا غیبت ہے، وہ برائی اس میں نہ ہو تو اس کو بہتان کہتے ہیں
- ۱۴۷ * علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے
- ۱۴۸ * حکومت ایک امانت ہے، لیکن یہ قیامت کے دن رسوائی کا باعث ہوگی
- ۱۴۹ * مشرق میں ایک توبہ کا دروازہ ہے جس کی مسافت ۷۰۰ برس ہے
- ۱۵۰ * ایک ایسی دعا جس کے ثواب تک صرف وہی پہنچ سکتا ہے جو یہی دعا پڑھے
- ۱۵۱ * جبریل امین علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں تحفہ لاتے ہیں تو خود بھی خوش ہوتے ہیں
- ۱۵۲ * جو قرآن نہیں پڑھ سکتا، وہ یہ دعا پڑھ لے تو اس کو کفایت کرے گی
- ۱۵۳ * سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۲۶ کی تشریح
- ۱۵۴ * رسول اکرم ﷺ کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی تھی
- ۱۵۵ * سیدہ اسماء بنت عمیس اپنے ۱۱ بیٹوں کو دم کروانے کے لئے رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لائیں
- ۱۵۶ * رسول اکرم ﷺ نے ایک یہودی نوجوان کو بار بار تبلیغ کر کے مآخرا سلام قبول کرنے پر راضی کر لیا
- ۱۵۷ * نیکی پر رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے

- ۱۵۸ ❀ قبرستان میں جا کر سلام کرنے کا سنت طریقہ
- ۱۵۹ ❀ رسول اکرم ﷺ کے گھوڑے، گدھے، تلوار اور خنجر کے اسمائے گرامی
- ۱۶۰ ❀ منکرین تقدیر پر اللہ تعالیٰ کی اور انبیاء کرام کی لعنت ہے، ان سے کلام کرنا منع ہے
- ۱۶۱ ❀ امام اعظم فرماتے ہیں: میں نے حضرت زید بن علی بن حسین سے زیادہ حاضر جواب کوئی نہیں دیکھا
- ۱۶۲ ❀ جو شخص ان پانچ چیزوں کی معیت میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا
- ۱۶۳ ❀ سب سے اچھا شخص وہ ہے جو خود قرآن پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے
- ۱۶۴ ❀ کچھو سے حفاظت کی دعا
- ۱۶۵ ❀ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے
- ۱۶۶ ❀ جس نے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے
- ۱۶۶ ❀ ایسی ذمہ داری قبول نہیں کرنی چاہئے جو نبھانہ سکتے ہوں
- ۱۶۸ ❀ قرآن کے ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں
- ۱۶۹ ❀ جھینکنے والا الحمد للہ کہے، سننے والا یرحمنا اللہ وایاک کہے
- ۱۷۰ ❀ راہ گیروں سے مذاق کرنا اور ان سے جاہلانہ سلوک کرنا بڑی برائیاں ہیں
- ۱۷۱ ❀ تفرقہ ڈالنے والا واجب القتل ہے
- ۱۷۲ ❀ انسان کی خوبیوں میں سب سے اچھی چیز حسن اخلاق ہے
- ۱۷۳ ❀ رسول اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا تھا کہ ہر مسلمان کے ساتھ بھلائی کریں
- ۱۷۴ ❀ نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر رسول اکرم ﷺ کی بیعت کی جاتی تھی
- دوسری فصل: ایمان لانے، قضاء و قدر پر اور شفاعت وغیرہ کا یقین رکھنے کا بیان
- ۱۷۵ ❀ حضرت جبریل امین علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ میں دین سکھانے کے لئے بھی آئیں تو سائل کے انداز میں آتے ہیں
- ۱۷۶ ❀ جس نے کلمہ پڑھ لیا وہ جنتی ہے چاہے چور ہو، چاہے زانی ہو
- ۱۷۷ ❀ المرحوف مقطعات کی ایک تاویل
- ۱۷۸ ❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پتھروں اور ڈھیلیوں کو رسول اکرم ﷺ کا سلام کہا، سب نے جواب دیا
- ۱۷۹ ❀ وہ کیسا شخص تھا جو جہنم میں مبتلائے عذاب ہو کر بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوا، اور بخشا گیا
- ۱۸۰ ❀ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے والے جہنم میں کونلہ بھی ہو جائیں تب بھی ان کو جہنم سے نکال لیا جائے گا
- ۱۸۱ ❀ بے شک اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے اور اسی کی جانب سے سب سلامتی ہے
- ۱۸۲ ❀ سب سے بڑا شیطان بھی قیامت کے دن شفاعت کی امید لگائے بیٹھا ہے

- ۱۸۳ ✽ ظاہری طور پر اور باطنی طور پر ایمان لانے کے حوالے سے لوگوں کی تین قسمیں ہیں
- ۱۸۴ ✽ بد بخت، ماں کے پیٹ سے ہی بد بخت پیدا ہوتا ہے، سعادت مند دوسروں کو دیکھ کر نصیحت پکڑتا ہے
- ۱۸۵ ✽ خود کو پکا مومن نہ کہنے کا مطلب ہے کہ خود کو جھوٹا مومن قرار دیا ہے
- ۱۸۷ ✽ رسول اکرم ﷺ کو حکم تھا کہ جب تک لوگ کلمہ کا اقرار نہ کریں، ان کے خلاف جہاد کریں
- ۱۸۷ ✽ تقدیر لکھی جا چکی ہے، ہر شخص کو اپنی تقدیر کے موافق اعمال میسر کر دیئے جاتے ہیں
- ۱۸۸ ✽ جب ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ہر شہری سے آفت اٹھالی جاتی ہے
- ۱۸۹ ✽ ستاروں میں غور و فکر کرنا منع ہے
- ۱۹۰ ✽ ہر گناہ شرک نہیں ہوتا، حد کفر تک پہنچانے والا گناہ صرف شرک ہے
- ۱۹۱ ✽ ہر بیماری کی دوا ہے، جب بیمار کو اس سے متعلقہ دوا دی جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا مل جاتی ہے
- ۱۹۲ ✽ جنت اور دوزخ کے محل وقوع کے بارے سوال کرنے والے یہودی کو حضرت عمر کا منہ توڑ جواب
- ۱۹۳ ✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا، وہ ہم میں سے نہیں
- ۱۹۴ ✽ قدر یہ یعنی منکرین تقدیر اس امت کے مجوسی ہیں، یہ دجال کی جماعت ہے
- ۱۹۵ ✽ بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے کہ اس کے بارے چار چیزوں کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے
- ۱۹۶ ✽ منکرین تقدیر سے سلام کلام، میل جول، اور ان کے جنازوں میں شرکت منع ہے
- ۱۹۷ ✽ رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کے کاموں کی ابتداء میں برکت کی دعا مانگی
- ۱۹۸ ✽ رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کے رزق میں برکت کی دعا مانگی
- ۱۹۹ ✽ ہر نبی نے اپنی امت کو منکرین تقدیر سے بچانے کی کوشش کی ہے
- ۲۰۰ ✽ ملائکہ رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے حاضر ہوتے ہیں
- ۲۰۱ ✽ دنیا میں گناہ کی سزا مل جائے یا نہ ملے، ہر دو صورتیں مومن کے لئے بھلائی کی علامت ہیں
- ۲۰۲ ✽ قیامت کے دن مسلمانوں کے فدیئے میں یہودی اور نصرانی دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے
- ۲۰۳ ✽ شیطان کا جو چیلہ جتنا بڑا فتنہ برپا کرتا ہے، شیطان کی نگاہ میں اس کی اتنی زیادہ عزت ہوتی ہے
- ۲۰۴ ✽ رسول اکرم ﷺ کے مقام محمود کا بیان
- ۲۰۵ ✽ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزاروں کو بالآخر دوزخ سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا
- ۲۰۶ ✽ سب سے بڑا شیطان بھی شفاعت کی وسعت دیکھ کر شفاعت کی امید لگائے گا
- ۲۰۷ ✽ جہنم میں گئے ہوئے اہل ایمان کو رسول اکرم ﷺ کی شفاعت سے وہاں سے نکال لیا جائے گا
- ۲۰۸ ✽ سورۃ محمد کی آیت نمبر ۳۵ کے ایک لفظ کا تلفظ

- ۲۰۹ ﴿ رسول اکرم ﷺ نے منکرین تقدیر کے پاس بیٹھنے سے بھی منع فرمایا ہے
- ۲۱۰ ﴿ منکرین تقدیر اس امت کے مجوسی ہیں، ان کی عیادت کرنا، ان کے جنازوں میں شرکت کرنا منع ہے
- ۲۱۱ ﴿ کچھ لوگوں کو جنت میں بھی ”جہنمی“ کہہ کر پکارا جائے گا، بعد میں ان کا نام تبدیل کر دیا جائے گا
- ۲۱۲ ﴿ جمعہ کے دن فوت ہونے والا شخص عذاب قبر سے بچ جاتا ہے
- ۲۱۳ ﴿ سورۃ الحجج کی آیت نمبر ۹۲ کی تفسیر
- ۲۱۴ ﴿ جو مرتے وقت مشرک نہ ہو وہ جنتی ہے، خواہ زانی اور چور ہی کیوں نہ ہو
- ۲۱۵ ﴿ قیامت کی نشانیاں دھواں اور زلزلہ عہد نبوی میں گزر چکی ہیں
- ۲۱۶ ﴿ اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہی ایمان رکھنا چاہئے کہ وہ جسے چاہے گمراہ کر دے، جسے چاہے ہدایت دے
- ۲۱۷ ﴿ طعن اور طاغون میں مرنے والا شہید ہے
- ۲۱۸ ﴿ عبد اللہ سہابی کی حضرت علی کی شان میں ہرزہ سرائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس کی پیشی
- ۲۱۹ ﴿ گناہ کتنے بھی ہوں، تصدیق قلبی کے ہوتے ہوئے بخشش کی امید ہے، اگرچہ عذاب کا خدشہ بھی ہے
- ۲۲۰ ﴿ مشرکوں کی اولادوں کے انجام کا اللہ تعالیٰ ہی کو بہتر علم ہے
- ۲۲۱ ﴿ بیمار کی عیادت کے وقت رسول اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے
- ۲۲۲ ﴿ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں شق القمر کا واقعہ رونما ہوا تھا
- ۲۲۳ ﴿ نظر بد کا دم کرنے کی رسول اکرم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی
- ۲۲۴ ﴿ اہل ایمان محشر میں اللہ تعالیٰ کا یوں دیدار کریں گے جیسے تم چودہویں کے چاند کو دیکھ لیتے ہو
- ۲۲۵ ﴿ تقدیر کے بارے میں سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۹۸ اور صافات کی آیت نمبر ۱۶۱، ۱۶۲ میں بیان موجود ہے
- ۲۲۶ ﴿ قیامت کا دن حسرت اور ندامت کا دن ہے
- ۲۲۷ ﴿ جس کو یہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا، وہ بخشا ہوا ہے
- ۲۲۸ ﴿ ہر بیماری کا علاج ہے، اور گائے کے دودھ میں شفاء ہے
- ۲۲۹ ﴿ رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کی بدولت دوزخ میں گئے ہوئے ہر صاحب ایمان کو نکال لیا جائے گا
- ۲۳۰ ﴿ رسول اکرم ﷺ کی شفاعت سے ہر اہل ایمان کو دوزخ سے نکال لیا جائے گا
- ۲۳۱ ﴿ حضرت وحشی کے مطالبے پر توبہ کی قبولیت میں وسعت ہی وسعت کر دی گئی
- ۲۳۲ ﴿ المرحوف مقطعات کی تاویل
- ۲۳۳ ﴿ رسول اکرم ﷺ نے نظر بد کا دم کرنے کی اجازت عطا فرمائی
- ۲۳۴ ﴿ رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں جبریل علیہ السلام کی حاضری، ایمان، اسلام اور احسان کے بارے سوالات

- ۲۳۵ ✽ اگر نحوست ہو سکتی ہے تو مکان، عورت اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے
- ۲۳۶ ✽ بیماری میں عمل چھوٹ بھی جائے پھر بھی اس کو سابقہ معمول کے مطابق ثواب بہر حال ملتا رہتا ہے
- ۲۳۷ ✽ جنتیوں کی ۱۲۰ صفوں میں ۸۰ صفیں امت مصطفیٰ ﷺ کی ہونگی
- ۲۳۸ ✽ جس کے دو یا تین بچے فوت ہو گئے، وہ جنتی ہے
- ۲۳۹ ✽ قبر میں سوالات، مومن اور کافر کے جوابات اور ان سے الگ الگ سلوک کا بیان
- ۲۴۰ ✽ اللہ تعالیٰ معصوم ملائکہ کو بھی عذاب دے تو وہ ظالم نہیں، اس کی تشریح
- ۲۴۱ ✽ نیک بخت کونیکوں والے اور بد بخت کو بد بختوں والے اعمال میسر کر دیئے جاتے ہیں
- ۲۴۲ ✽ زمانے کو گالی مت دو، کیونکہ زمانے کا موثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے
- ۲۴۳ ✽ رسول اکرم ﷺ کے مقام محمود سے مراد مقام شفاعت ہے
- ۲۴۴ ✽ گناہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو، اس کی بناء پر انسان کافر نہیں ہوتا
- ۲۴۵ ✽ بندہ جب تک تقدیر کے اچھا اور برا ہونے پر ایمان نہ لائے، اس کا تقدیر پر ایمان معتبر نہیں ہے
- ۲۴۶ ✽ لا الہ الا اللہ کی بدولت لوگ دوزخ سے نجات پائیں گے
- ۲۴۷ ✽ ہر نومولود فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں
- ۲۴۸ ✽ کسی قبر کو دیکھ کر لوگ حسرت سے کہیں گے ”کاش کہ اس کی جگہ یہاں میں ہوتا“ آزمائش ہی اتنی ہوگی
- ۲۴۹ ✽ مومن کی فہم و فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے خصوصی نور سے دیکھ لیتا ہے
- ۲۵۰ ✽ کلونجی، حجامہ، شہد اور بارش میں شفاء ہے
- ۲۵۱ ✽ کھمبی کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے
- ۲۵۲ ✽ رسول اکرم ﷺ نے امت کے معاملات کی ابتداء میں برکت کی دعا مانگی
- ۲۵۳ ✽ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۴۳ میں ”حکم“ سے مراد ”ایمان“ ہے
- ۲۵۴ ✽ آسیب کی وجہ سے مرنے والا بھی شہید ہے
- ۲۵۵ ✽ کچہ بچہ قیامت کے دن جنت کے دروازے پر اپنے باپ کا انتظار کر رہا ہوگا
- ۲۵۶ ✽ ایک حقب کی مقدار ۸۰ برس ہے
- ۲۵۷ ✽ رسول اکرم ﷺ کی امت بخشی بخشی بخشائی ہے، ان کو گناہوں کا عذاب دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے
- تیسری فصل: دنیا سے بے رغبتی اور خود کو اخلاق نبوی سے آراستہ کرنے کے بیان میں
- ۲۵۸ ✽ جو جتنا زیادہ نیک ہوتا ہے، اس کی آزمائش اتنی ہی سخت ہوتی ہے
- ۲۵۹ ✽ رسول اکرم ﷺ کی حیات میں آپ کے گھر والوں نے کبھی تین دن مسلسل پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھائی

- ۲۶۰ * رسول اکرم ﷺ رات کے وقت مسجد تشریف لے جاتے تو آپ اپنی خوشبو سے پہچانے جاتے تھے
- ۲۶۱ * رسول اکرم ﷺ سفید رنگ کی شامی ٹوپی پہنا کرتے تھے
- ۲۶۲ * رسول اکرم ﷺ کو کوئی خاتون بھی بلاتی تو آپ اس کے پاس بھی تشریف لے جاتے
- ۲۶۳ * کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن صرف ایک آنت میں
- ۲۶۴ * علم پر عمل کرنے والے کو علم لدنی عطا ہو جاتا ہے، عقلمند وہ ہے جو تارک دنیا ہے
- ۲۶۵ * ام المومنین سیدہ ام سلمہ کے پاس رسول اکرم ﷺ کا موئے مبارک تھا، وہ مہندی سے رنگا ہوا تھا
- ۲۶۶ * ذراہم و دنانیر کے جگہ سکے رائج کرنے والا سب سے پہلا شخص عمرو بن کعبان تھا
- ۲۶۷ * رسول اکرم ﷺ کو والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اجازت ملی
- ۲۶۸ * ایک آدمی نے تین مرتبہ رسول اکرم ﷺ کو پکارا، حضور ﷺ اس کی بات سننے تشریف لے گئے
- ۲۶۹ * لوگ ان ۱۰۰ اونٹوں کی مانند ہیں جن میں سواری کے قابل ایک بھی نہ ہو
- چوتھی فصل فضائل کے بیان میں
- ۲۷۰ * ام المومنین کو جنتی بیوی کے طور پر دیکھ کر رسول اکرم ﷺ کے لئے موت آسان ہو گئی
- ۲۷۱ * ان ۶ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر جو آپس میں مسائل کا مذاکرہ کیا کرتے تھے
- ۲۷۲ * رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر کے لئے پیغام دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے
- ۲۷۳ * بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہمیت کا بیان
- ۲۷۴ * حضرت ابراہیم میں علقمہ کے، علقمہ میں عبد اللہ کے اور عبد اللہ میں رسول اکرم ﷺ کے اخلاق جھلکتے تھے
- ۲۷۵ * حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ پسند تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت عمر کے نامہ اعمال لے کر حاضر ہوں
- ۲۷۶ * ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک تم میں یہ تبحر عالم (ابن مسعود) موجود ہے، مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھنا
- ۲۷۷ * ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی سات خصوصیات
- ۲۷۸ * ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لئے جنت میں ایک پرسکون گھر کی خوشخبری
- ۲۷۹ * رسول اکرم ﷺ نے چالیس سال میں اعلان نبوت کیا، دس سال مکہ میں رہے، دس سال مدینہ میں
- ۲۸۰ * حضرت عبد اللہ بن مسعود نے جوں دیکھی تو اس کو کنکریوں میں دفن کر دیا
- ۲۸۱ * رسول اکرم ﷺ کی خوشبو سے اچھی خوشبو کبھی کسی نے نہیں پائی
- ۲۸۱ * رسول اکرم ﷺ مصافحہ کرتے تو پہلے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے
- ۲۸۱ * رسول اکرم ﷺ اپنے پاس سے جانے والے کو کھڑے ہو کر رخصت فرماتے تھے
- ۲۸۲ * رسول اکرم ﷺ کے اخلاق پر انک لعلی خلق عظیم شاہد ہے

- ۲۸۳ ❀ حضرت مسروق کا ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کرنے کا منفرد انداز
- ۲۸۴ ❀ رسول اکرم ﷺ کے انتقال پر صحابہ کرام کا غم اور حضرت ابوبکر صدیق کا حوصلہ
- ۲۸۵ ❀ رسول اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی عمر ۶۳ برس تھی
- ۲۸۶ ❀ حضرت عمر عارف باللہ تھے اور دینی مسائل کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے
- ۲۸۷ ❀ ایک قرأت سے دوسری قرأت کی طرف نہیں جانا چاہئے
- ۲۸۸ ❀ قرآن کریم میں لفظی غلطی کا معیار
- ۲۸۹ ❀ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ طہرہ رضی اللہ عنہا جنت میں بھی رسول اکرم ﷺ کی زوجہ ہوں گی
- ۲۹۰ ❀ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں مامور رہنے کے لئے حضرت عبداللہ بن مسعود نے جھوٹ بھی بول دیا
- ۲۹۱ ❀ حضرت عبداللہ بن مسعود نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت ہاتھ سے جانے کے خوف سے جھوٹ بول دیا
- ۲۹۲ ❀ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ طہرہ رضی اللہ عنہا کی سات خصوصیات کا ذکر
- ۲۹۳ ❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے ذریعے رسول اکرم ﷺ کے گھر کا رہن سہن معلوم کرواتے تھے
- ۲۹۴ ❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے چٹائی بردار تھے
- ۲۹۵ ❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے پہلے خلافت کے لئے مجلس مشاورت قائم کر دی تھی
- ۲۹۶ ❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کا عصا مبارک سنبھالا کرتے تھے
- ۲۹۷ ❀ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تمہاری پہچان علم اور قرآن ہونی چاہئے
- ۲۹۸ ❀ مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فاقہ مستی کا عالم دیکھ کر رسول اکرم ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت دی
- ۲۹۹ ❀ سورۃ النساء کی تلاوت سننے کے دوران رسول اکرم ﷺ کی گریہ زاری کا رقت آمیز منظر
- ۳۰۰ ❀ رسول اکرم ﷺ نے اپنے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرنے کا حکم دیا
- ۳۰۱ ❀ میں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، سب سے پہلے حضور ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی (حضرت علی)
- ۳۰۲ ❀ امام اعظم ابوحنیفہ کا موقف ہے کہ ”جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سب سے بڑے فقیہ ہیں
- ۳۰۳ ❀ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش بسم اللہ الرحمن الرحیم تھا
- ۳۰۴ ❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خوش الحان شخص سے فرمائش کر کے سورۃ الحجر سنی
- ۳۰۵ ❀ استغفار روزِ خ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے
- ۳۰۶ ❀ ہم نے سب سے افضل و اعلیٰ شخص کو منتخب کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا (عبداللہ بن مسعود)
- ۳۰۷ ❀ رسول اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عمر ۶۳ برس تھی
- ۳۰۸ ❀ ہمیشہ جماعت کے ساتھ رہنا، اللہ تعالیٰ امت محمد ﷺ کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا

- ۳۰۹ * عشرہ مبشرہ صحابہ کرام کے اسمائے گرامی
- ۳۱۰ * ابوبکر اور عمر جنت کے بلند درجات والوں میں سے ہیں جو نیچے والوں کو ستاروں کی مانند دکھائی دیں گے
- ۳۱۱ * تکبیر و تہلیل ہی پر ہیز گاری کا کلمہ ہے
- ۳۱۲ * شیخین کی اقتداء، عمار کی ہدایت اور ام عبد کے عہد کو اپنانے کا حکم
- ۳۱۳ * رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری کثرت کی بناء پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا
- ۳۱۴ * ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سات خصوصیات کا تذکرہ
- ۳۱۵ * ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دس خصوصیات کا ذکر
- ۳۱۶ * رسول اکرم ﷺ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قرضہ واپس کیا اور کچھ زائد رقم دی
- ۳۱۷ * صحابہ کرام رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آتے، پیچھے بیٹھ جاتے
- ۳۱۸ * امام اعظم ابو حنیفہ نے خواب میں رسول اکرم ﷺ کی قبر کھودی، تعبیر ”علم عام کرنا“ ہے
- ۳۱۹ * رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری کثرت کی بناء پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا
- ۳۲۰ * دوران نماز حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جوں دفن کی
- ۳۲۱ * سورۃ ہود کی آیت نمبر ۷ کی تفسیر

باب (۴) طہارت کا بیان

پہلی فصل: وضو اور تیمم کرنے کا طریقہ

- ۳۲۲ * رسول اکرم ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو کیا
- ۳۲۳ * ایک روایت یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک ایک مرتبہ وضو کرتے تھے
- ۳۲۴ * کانوں کا اگلا حصہ چہرے کے ساتھ دھونا اور کانوں کی کچھلی جانب کا سر کے ساتھ مسح کرنا
- ۳۲۵ * حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چمڑے کے جوتے پہنے ہوئے وضو کر لیا کرتے تھے
- ۳۲۵ * لوٹے سے وضو کرنا جائز ہے
- ۳۲۷ * وضو کے دوران جواڑھیاں خشک رہ جائیں ان کے لئے دوزخ ہے
- ۳۲۸ * استنجاء کرنے کے آداب اور مشرکین کا اہل اسلام کی اس بات کا مذاق اڑانا
- ۳۲۹ * ایک روایت یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا
- ۳۳۰ * تیمم کے لئے دو ضربیں سنت ہیں
- ۳۳۱ * تیمم دو ضربیں ہیں، ایک چہرے کے لئے اور ایک دونوں بازوؤں کے لئے

- ۳۳۲ * اگر ڈھیلے سے استنجا کر لیا جائے تو آلہ کو دھونا لازم نہیں ہے
- ۳۳۳ * ہاتھ دھونے بدعت ہے لیکن یہ بدعت حسنہ ہے
- ۳۳۴ * رسول اکرم ﷺ اعضائے وضو تین مرتبہ دھویا کرتے تھے
- ۳۳۵ * ایک روایت یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور سر کا مسح بھی تین مرتبہ کیا
- ۳۳۶ * حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کے وضو جیسا وضو کر کے دکھایا
- ۳۳۷ * وضو کرنے کے بعد ستر کے مقام پر چھینٹا مارنا
- ۳۳۸ * رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ دیکھتا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک لازم کر دیتا
- ۳۳۹ * احرام والا مرد ہو یا عورت مسواک کر سکتے ہیں
- ۳۴۰ * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ایک ایک مرتبہ وضو کرتے دیکھا
- ۳۴۱ * عورت بالوں پر مسح کرے، دوپٹے کے اوپر سے کیا ہوا مسح کافی نہیں ہے
- ۳۴۲ * عورتیں بھی مردوں کی طرح سر کا مسح کریں
- ۳۴۳ * وضو کے دوران انگوٹھی کو حرکت دینی چاہئے

دوسری فصل ان چیزوں کے بیان میں جن سے وضو اور تیمم ٹوٹ جاتا ہے
اور حدث کے احکام کے بیان میں

- ۳۴۴ * بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۳۴۵ * رسول اکرم ﷺ نے شور بے والا پکا ہوا گوشت کھایا، پھر نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھی
- ۳۴۶ * جسم پر خون لگ جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، بس خون کو دھویا جائے
- ۳۴۷ * وضو کرنے کے بعد کپڑے کے ساتھ چہرہ صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے
- ۳۴۸ * بال یا ناخن کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۳۴۹ * آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۳۵۰ * منہ بھر کر قے آئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس سے کم قے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۳۵۱ * رسول اکرم ﷺ روزے کی حالت میں اپنی ازواج کا بوسہ لے لیا کرتے تھے اور نیا وضو نہیں کرتے تھے
- ۳۵۲ * عورت بوسہ لے تو مرد کا وضو ٹوٹ جاتا ہے تاہم وہ عورت محرمات میں سے ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا
- ۳۵۳ * رسول اکرم ﷺ ازواج کا بوسہ لیتے، لیکن نیا وضو نہ کرتے
- ۳۵۴ * صحابہ کرام تھوڑا بہت قرآن بے وضو پڑھ لیا کرتے تھے

- ۳۵۵ * ان چار افراد کا ذکر جو قرآن کا ایک حرف بھی نہیں پڑھ سکتے
- ۳۵۶ * رسول اکرم ﷺ اپنی ازواج کا بوسہ لیا کرتے تھے، لیکن نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھا دیتے تھے
- ۳۵۷ * ایسی کوئی بھی چیز لیٹے بغیر بیت الخلاء میں نہ لے جائیں، جس پر قرآنی آیات درج ہوں
- ۳۵۸ * نماز میں قہقہہ لگانے والے صحابیوں کی نماز اور وضو ٹوٹ گئے
- ۳۵۹ * جو نماز میں زور سے ہنسے، وہ وضو بھی دوبارہ کرے، نماز بھی دوبارہ پڑھے اور توبہ بھی کرے
- ۳۶۰ * جو جنابت یا حیض کا غسل نہیں کر سکتا، وہ تیمم کر لے
- ۳۶۱ * آلہ تناسل کو ہاتھ لگنے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۳۶۲ * آلہ تناسل کو ہاتھ لگانا یونہی ہے جیسے اپنے جسم کے کسی دوسرے عضو کو ہاتھ لگا ہو، اس سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۳۶۳ * آلہ تناسل اگر پلید ہے تو ویسے ہی کاٹ دینا چاہئے
- ۳۶۴ * پیشاب کرتے وقت اس کے چھینٹوں سے بچنے کی کوشش کرنا سنت ہے
- ۳۶۵ * دودھ پینے کے بعد نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں
- ۳۶۶ * رسول اکرم ﷺ نے بھنا ہوا گوشت کھایا اور نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھی
- ۳۶۷ * رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں بھنا ہوا گوشت کھایا، نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھی
- ۳۶۸ * رسول اکرم ﷺ نے بھنی ہوئی ران کھائی اور نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھی
- ۳۶۹ * جس کا وضو ٹوٹا ہو، اس کے وضو کا بیان
- ۳۷۰ * پیٹ بھر کر گوشت کھانے اور دودھ پینے سے بھی یہ خدشہ نہیں ہے کہ وضو ٹوٹ گیا ہوگا
- ۳۷۱ * رسول اکرم ﷺ با وضو ہوتے، بوسہ لیتے، لیکن نیا وضو نہ کرتے
- ۳۷۲ * رسول اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کا بوسہ لیتے لیکن نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھتے
- ۳۷۳ * رسول اکرم ﷺ نے بھنا ہوا گوشت کھا کر صرف ہاتھ دھوئے، نیا وضو نہیں کیا
- ۳۷۴ * رسول اکرم ﷺ نے بھنا ہوا گوشت کھانے کے بعد صرف ہاتھ دھوئے، نیا وضو نہیں کیا
- ۳۷۵ * رسول اکرم ﷺ نے بھنی ہوئی ران کھائی پھر نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھا

تیسری فصل ”جن امور سے غسل لازم ہو جاتا ہے اور جنابت کے احکام کے بیان میں“

- ۳۷۶ * چمڑے کے جوتوں سمیت وضو کرنا رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہے
- ۳۷۷ * جنبی شخص قرآن کریم الفاظ الگ الگ پڑھ سکتا ہے
- ۳۷۸ * شرب گاہیں مل جائیں، حشفہ غائب ہو جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے خواہ انزال نہ ہو
- ۳۷۹ * شرمگاہوں کا ملنا، مہر لازم کر دیتا ہے، تین طلاقیں کی حرمت ختم کر دیتا ہے

- ۳۸۰ * ان چار افراد کا ذکر جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کر سکتے
- ۳۸۱ * اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر حال میں کرو، جب چھینک آئے تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو
- ۳۸۲ * رسول اکرم ﷺ رات کے ابتدائی وقت میں ہمبستری کرتے پھر پانی کو چھوئے بغیر آرام فرماتے
- ۳۸۳ * جمعہ کے دن غسل کر کے آنے کا فلسفہ
- ۳۸۴ * میاں بیوی کا ایک ہی برتن سے اکٹھے غسل کرنا جائز ہے
- ۳۸۵ * حیض والی عورت کا خون ختم ہو جائے تو جب تک وہ غسل نہ کر لے تب تک وہ حائضہ ہی ہے
- ۳۸۶ * حیض والی عورت کا ہاتھ کسی چیز کو لگنے سے کوئی چیز ناپاک نہیں ہوتی
- ۳۸۷ * ام المومنین ایام میں رسول اکرم ﷺ کا سر مبارک دھودیا کرتی تھیں
- ۳۸۸ * ام المومنین ایام میں رسول اکرم ﷺ کا سر مبارک دھودیا کرتی تھیں
- ۳۸۹ * جب شرمگاہیں مل جاتی ہیں تو غسل لازم ہو جاتا ہے، خواہ انزال نہ ہوا ہو
- ۳۹۰ * جو شخص جمعہ کے لئے آئے، وہ وضو کر لے
- ۳۹۱ * جو جمعہ کے لئے آئے، وہ وضو کر لے
- ۳۹۲ * ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مستحاضہ کے بارے وہی حکم دیتی تھیں جو رسول اکرم ﷺ دیا کرتے تھے
- ۳۹۳ * جس عورت کو بے قاعدہ خون آتا ہو، اس کے لئے نماز کا حکم
- ۳۹۴ * عورت خواب میں مردوں والی کیفیت سے دوچار ہو تو وہ غسل کرے
- ۳۹۵ * جو عورت بے قاعدہ خون کے عارضہ میں مبتلا ہو اس کے لئے نماز کا حکم
- ۳۹۶ * بے قاعدہ خون میں مبتلا خاتون عادت کے ایام گزرنے کے بعد ہر نماز کے لئے غسل کر کے نماز پڑھے
- ۳۹۷ * بے قاعدہ خون والی عورت دو دو نمازیں اکٹھی پڑھے، نمازیں اکٹھی پڑھنے کا مخصوص طریقہ یہ ہے
- ۳۹۸ * جس نماز کے وقت میں حیض شروع ہوا، وہ نماز لازم نہیں، جس میں حیض ختم ہوا، وہ پڑھنا ضروری ہے
- ۳۹۹ * جنبی عورت کو حیض آجائے تو اس پر غسل جنابت واجب نہیں
- ۴۰۰ * حیض کا خون ختم ہوا، عورت غسل کرنے میں مشغول ہو گئی، وقت گزر گیا، تو قضا لازم نہیں
- ۴۰۱ * جب غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا بھول جائیں تو بعد میں ان سمیت وضو کر لے
- ۴۰۲ * جمعہ کے دن جس نے غسل کیا، اس نے اچھا کیا، جس نے نہ کیا، اس نے بھی اچھا کیا
- ۴۰۳ * جمعہ کے دن غسل کرنا بھی ٹھیک ہے اور نہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں
- ۴۰۴ * عیدین کے لئے غسل کئے بغیر بھی جانا جائز ہے
- ۴۰۵ * عیدین کی نمازوں کے لئے غسل کے بغیر جانا جائز ہے

- ۴۰۶ * عورت غسل کرے تو پانی کے ساتھ اپنے بالوں کو اچھی طرح دھوئے
- ۴۰۷ * جب شرمگاہیں مل جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے خواہ انزال نہ ہوا ہو
- ۴۰۸ * حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال نہ ہوا ہو
- ۴۰۹ * استحاضہ والی عورت کتنے دن نماز چھوڑے اور کتنے دن نماز پڑھے، اس کے متعلق ایک ضابطہ
- ۴۱۰ * جس عورت کے نفاس کی کوئی عادت نہ ہو، وہ اپنے خاندان کی عورتوں کے نفاس کے مطابق نفاس گزارے
- ۴۱۱ * حاملہ عورت کو خون آئے تو وہ حیض نہیں ہے، عورت نماز پڑھے، روزے بھی رکھے
- ۴۱۲ * حاملہ عورت بچے کی پیدائش تک نماز پڑھے گی اگرچہ اس دوران خون دیکھے، کیونکہ وہ خون حیض نہیں ہوتا
- ۴۱۳ * جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے صرف وضو کیا اس میں بھی کوئی حرج نہیں
- ۴۱۴ * جمعہ کے دن وضو کرنا اچھا ہے، لیکن غسل کرنا تو بہت ہی اچھا ہے

چوتھی فصل پانی اور نجاستوں کے بیان میں

- ۴۱۵ * رسول اکرم ﷺ نے حمام کو پسند نہیں فرمایا
- ۴۱۶ * کھڑے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے
- ۴۱۷ * رسول اکرم ﷺ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے
- ۴۱۸ * خون، پیشاب یا کوئی بھی ناپاک چیز کپڑے یا جسم پر لگی رہ جائے تو نماز ہونے، نہ ہونے کا ضابطہ
- ۴۱۹ * رسول اکرم ﷺ نے بلی کے جوٹھے سے وضو بھی کیا اور اس کو پیا بھی
- ۴۲۰ * مری ہوئی بکری کی کھال کو دباغت دینے کے بعد استعمال میں لا سکتے ہیں
- ۴۲۱ * کسی بھی کھال کو دباغت دینے کے بعد استعمال میں لایا جاسکتا ہے
- ۴۲۲ * دباغت کا عمل کسی بھی کھال کو پاک کر دیتا ہے
- ۴۲۳ * لومڑی اور چیتے کی کھال بھی دباغت دے کر استعمال میں لائی جاسکتی ہے
- ۴۲۴ * ہر وہ عمل جو کھال کو خراب ہونے سے محفوظ کرے، وہ ”دباغت“ کہلاتا ہے
- ۴۲۵ * نجاست ایک درہم کی مقدار میں معاف ہے اس سے زیادہ معاف نہیں
- ۴۲۶ * ام المومنین رسول اکرم ﷺ کے کپڑوں سے آب حیات کھرچ دیا کرتی تھیں
- ۴۲۷ * بلی کے جوٹھے پانی کو پینا، اس سے وضو کرنا جائز ہے
- ۴۲۸ * گدھے، خچر، عام گھوڑے، ترکی گھوڑے، بکری اور اونٹ کے جوٹھے کا حکم
- ۴۲۹ * رسول اکرم ﷺ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا
- ۴۳۰ * جگالی کرنے والے جانوروں کے پیشاب کا حکم

- ۴۳۱ ❀ دودھ پیتا بچہ پیشاب کر دے تو اس پر پانی کے چھینٹے مار دینا کافی ہے
- ۴۳۲ ❀ چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے نجاست ختم کی جاسکتی ہے
- پانچویں فصل موزوں پر مسح اور دیگر امور کے بیان میں
- ۴۳۳ ❀ رسول اکرم ﷺ کو سفر میں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے
- ۴۳۴ ❀ مسافر تین دن و دو تین راتیں جبکہ مقیم ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کر سکتے ہیں
- ۴۳۵ ❀ رسول اکرم ﷺ موزوں پر مسح کیا کرتے تھے
- ۴۳۶ ❀ موزے با وضو پہنے ہوں تو مسافر کو تین دن رات اور مقیم کو ایک دن رات اتارنے کی ضرورت نہیں
- ۴۳۷ ❀ سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد بھی رسول اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا گیا ہے
- ۴۳۸ ❀ رسول اکرم ﷺ نے تنگ آستینوں والے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکال کر وضو کیا
- ۴۳۹ ❀ تنگ آستینوں والے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکال کر وضو کرنا
- ۴۴۰ ❀ مقیم کے لئے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات ہے
- ۴۴۱ ❀ ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ نے وضو کے دوران موزوں پر مسح کیا
- ۴۴۲ ❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے مابین موزوں پر مسح کے بارے اختلاف
- ۴۴۳ ❀ ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تین دن اور تین راتیں موزوں کو اتارے بغیر ان پر مسح کیا
- ۴۴۴ ❀ موزوں پر مسح کرنا جائز ہے
- ۴۴۵ ❀ موزوں پر مسح کرنا رسول اکرم ﷺ کی سنت ہے
- ۴۴۶ ❀ رسول اکرم ﷺ نے وضو کیا، موزوں پر مسح کیا اور پانچ نمازیں پڑھیں
- ۴۴۷ ❀ مدت گزرنے پر موزے اتار دے تو صرف پاؤں دھو کر دوبارہ موزے پہن سکتے ہیں
- ۴۴۸ ❀ فتح مکہ کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے ایک وضو کے ساتھ پانچ نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا
- ۴۴۹ ❀ زخم پر ہٹی بندھی ہو تو غسل کرنے والا اس پر مسح کر لے
- ۴۵۰ ❀ سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد رسول اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے
- ۴۵۱ ❀ رسول اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا ہے
- ۴۵۲ ❀ مسافر کے لئے موزوں پر مسح کی مدت تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات ہے
- ۴۵۳ ❀ موزوں سمیت حمام میں جانا پھر باہر نکل کر ان پر مسح کرنا
- ۴۵۴ ❀ صحابہ کرام نے رسول اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا تھا، اس لئے وہ بھی مسح کرتے تھے

باب (۵)

نماز کا بیان (یہ سات فصلوں پر مشتمل ہے)

پہلی فصل نماز کے اوقات اور قبلہ اور اذان کے بیان میں

- ۴۵۵ * رسول اکرم ﷺ نے تمام نمازوں کے ابتدائی اور انتہائی وقت بیان کر دیے
- ۴۵۶ * ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھنی چاہئے کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی تپش ہوتی ہے
- ۴۵۷ * جب سورج غروب ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سورج کے ”دلوک“ کا وقت ہے
- ۴۵۸ * عصر کی نماز اس وقت پڑھی جاتی تھی جب سورج دوسری رات کے چاند کی مقدار میں ہوتا تھا
- ۴۵۹ * فجر کو روشن کر کے اور مغرب کو جلدی پڑھنے پر صحابہ کرام کا اتفاق مثالی تھا
- ۴۶۰ * گھر میں جماعت کروانی ہو تو بغیر اقامت کے کروا سکتے ہیں
- ۴۶۱ * مؤذن بے وضو اذان دے، تو کوئی حرج نہیں ہے
- ۴۶۲ * دوران اذان باتیں نہیں کرنی چاہئیں، لیکن اگر کوئی اس کا مرتکب ہو تو اذان ہو گئی
- ۴۶۳ * تنویہ یوں ہوتی تھی کہ اذان کے بعد دومرتبہ الصلاۃ خیر من التوم کے الفاظ بولے جاتے تھے
- ۴۶۴ * اذان اور اقامت دونوں کے الفاظ دو، دو ہیں
- ۴۶۵ * عورتوں کے لئے اذان اور اقامت جائز نہیں ہے
- ۴۶۶ * حضرت ”بلال رضی اللہ عنہ“ کی اذان کے آخری الفاظ یہ ہوتے تھے ”اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ“
- ۴۶۷ * حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نوافل پڑھنے والوں کو سزا دیا کرتے تھے
- ۴۶۸ * اذان دینے والے کا گوشت آگ پر حرام ہے
- ۴۶۹ * سب سے افضل عمل وقت پر نماز ادا کرنا ہے
- ۴۷۰ * ایک دفعہ نماز فجر قضا ہو گئی، اس کے لئے بھی اذان دی گئی، اقامت کہی گئی اور ادا نماز کی طرح جماعت کروائی
- ۴۷۱ * جب سورج سرخ ہو جائے اس وقت نماز پڑھنا مناسب نہیں ہے
- ۴۷۲ * جس کی عصر کی نماز رہ گئی، گویا کہ اس کا مال و متاع اور اہل و عیال سب تباہ ہو گئے
- ۴۷۳ * حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھی عصر کی نماز آخری وقت تک موخر کر کے پڑھا کرتے تھے
- ۴۷۴ * ایک انصاری شخص کو اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان کی تعلیم دی گئی تھی
- ۴۷۵ * وتر رات کے کسی بھی وقت پڑھے جاسکتے ہیں، جو رات کی عبادت کا شوقین ہو، وہ رات میں پڑھے
- ۴۷۶ * صاحب ترتیب پہلے قضا شدہ نماز پڑھے بعد میں وقتی نماز پڑھے
- ۴۷۷ * رسول اکرم ﷺ مغرب سے قبل نوافل نہیں پڑھا کرتے تھے
- ۴۷۸ * رسول اکرم ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ مؤذن جو جو لفظ پڑھتا، آپ بھی وہی الفاظ دہراتے

- ۴۷۹ * اول شب میں وتر پڑھنا شیطان کو بہت غصہ دلاتا ہے اور سحری کھانا اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا ہے
- ۴۸۰ * فجر کی نماز خوب روشن کر کے پڑھو، کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے
- ۴۸۱ * رسول اکرم ﷺ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اقامت اور ایک اذان کے ساتھ پڑھا کرتے تھے
- ۴۸۲ * حضرت بلال اور حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم کی اذان کے درمیان وقفے کا بیان
- ۴۸۳ * رسول اکرم ﷺ اپنی رات کی عبادت کے آخر میں وتر پڑھتے اور وتروں میں دعائے قنوت پڑھتے
- ۴۸۴ * عراق میں رہنے والوں کے لئے جہت قبلہ کا تعین
- ۴۸۵ * فجر اور عصر کے بعد نفلی نماز پڑھنا منع ہے
- ۴۸۵ * جو عورت ایمان رکھتی ہے، وہ اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے
- ۴۸۶ * قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی
- ۴۸۷ * سورۃ فاتحہ اور مزید کچھ قرآن کے بغیر نماز نہیں ہوتی
- ۴۸۸ * حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی تعلیم کے لئے نماز میں ثناء بالجبر پڑھی
- ۴۸۹ * حضرت علقمہ امام کے پیچھے جہری اور سری کسی بھی نماز میں قرأت نہیں کرتے تھے
- ۴۹۰ * چار رکعت والی نماز کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا جائے
- ۴۹۱ * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے کسی بھی رکعت میں کچھ بھی قرأت نہیں کرتے تھے
- ۴۹۲ * خلفائے اربعہ نے شام کے جہاد سے پہلے کبھی بھی (وتروں کے علاوہ) قنوت نہیں پڑھی
- ۴۹۳ * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز میں کئی بار ”رب زدنی علما“ پڑھا
- ۴۹۴ * بلا عذر جماعت میں شریک نہ ہونے والوں کے لئے رسول اکرم ﷺ کا اظہار ناراضگی
- ۴۹۵ * اللہ تعالیٰ کو وہ نماز سب سے زیادہ پسند ہے جس میں دعائے سب سے لمبی ہو
- ۴۹۶ * تین آیات سے کم کی قرأت قرأت نہیں ہے
- ۴۹۷ * فجر کی سنتوں میں سورۃ الاخلاص اور سورۃ الکافرون پڑھنا سنت ہے
- ۴۹۸ * وضو نماز کی کنجی ہے، تکبیر اس کی تحلیل ہے اور تسلیم اس کی تحلیل ہے
- ۴۹۹ * رسول اکرم ﷺ کو وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے دیکھا گیا
- ۵۰۰ * رسول اکرم ﷺ سمیت خلفائے اربعہ میں سے کوئی بھی بسم اللہ شریف جہر انہیں پڑھتا تھا
- ۵۰۱ * رسول اکرم ﷺ نے اور خلفائے اربعہ میں سے کسی نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم جہر انہیں پڑھی
- ۵۰۲ * رسول اکرم ﷺ نے اور آپ کے کسی صحابی نے نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھی
- ۵۰۳ * ثناء، تعویذ، تسمیہ اور آمین، امام آہستہ پڑھے گا

- ۵۰۴ * رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام نے نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم جہراً نہیں پڑھی
- ۵۰۵ * رسول اکرم ﷺ و تروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے
- ۵۰۶ * حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورۃ کافرون، دوسری میں سورۃ قریش پڑھی
- ۵۰۷ * ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں سورۃ التین والزیتون کی قرأت فرمائی
- ۵۰۸ * رسول اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں تسمیہ بالجہر نہیں پڑھتے تھے
- ۵۰۹ * فجر کی دونوں رکعتوں میں قرأت فرض ہے
- ۵۱۰ * رسول اکرم ﷺ نے صرف ایک ماہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی تھی
- ۵۱۱ * رسول اکرم ﷺ قرآنی سورتوں کی طرح تشہید، تکبیر اور رکوع و سجود کی تعلیم دیتے تھے
- ۵۱۲ * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی نماز کا تشہید
- ۵۱۳ * رکوع و سجود میں جاتے اور اٹھتے وقت تکبیر پڑھا کرو
- ۵۱۴ * تشہید کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں ہے
- ۵۱۵ * تشہید میں سلام کے الفاظ کا بیان
- ۵۱۶ * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی نماز کا تشہید
- ۵۱۷ * قرآن کریم کی تلاوت میں ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں
- ۵۱۸ * رسول اکرم ﷺ نے سورۃ ص میں سجدہ کیا
- ۵۱۹ * فجر کی نماز میں سورۃ ق کی تلاوت
- ۵۲۰ * حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز میں کبھی بھی دعائے قنوت پڑھتے نہیں سنا گیا
- ۵۲۱ * رسول اکرم ﷺ نے صرف چالیس دن فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی تھی
- ۵۲۲ * حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام عمر کبھی بھی نماز فجر میں دعائے قنوت نہیں پڑھی
- ۵۲۳ * رسول اکرم ﷺ نے صرف جنگ کے دوران فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے
- ۵۲۴ * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پورا سال و تروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے
- ۵۲۵ * سورۃ روم کی آیت نمبر ۳۰ میں لفظ ”ضعف“ کا تلفظ
- ۵۲۶ * جس کا امام ہو، تو امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے
- ۵۲۷ * رسول اکرم ﷺ کے پیچھے اگر کوئی قرأت کرتا تو اس کو روک دیا جاتا تھا
- ۵۲۸ * رسول اکرم ﷺ نے خود اپنے پیچھے مقتدی کو قرأت کرنے سے منع کر دیا
- ۵۲۹ * ایک روایت یہ ہے کہ ظہر و عصر میں مقتدی قرأت کر سکتا ہے، اور کسی نماز میں نہیں

- ۵۳۰ * دوران قرأت آیت میں غلطی لگے تو نماز مکمل کرنے کا ضابطہ
- ۵۳۱ * ایک امام کی سرزنش جو فجر کی دوسری رکعت میں نہ قرأت کرتا تھا نہ رکوع
- ۵۳۲ * رسول اکرم ﷺ نے اپنے پیچھے قرأت کرنے والے کو قرأت سے منع فرمادیا
- ۵۳۳ * رسول اکرم ﷺ نماز مختصر پڑھاتے تھے لیکن اس کے باوجود رکوع و سجود مکمل کرتے تھے
- ۵۳۴ * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے امامت کروائی اور انتہائی مختصر نماز پڑھائی
- ۵۳۵ * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت بالکل اس کے عین مطابق ہے جس طرح قرآن کا نزول ہوا
- ۵۳۶ * رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو نکاح کا خطبہ اور تشہد تعلیم فرمایا
- ۵۳۷ * رسول اکرم ﷺ نے ایک جنگ کے موقع پر فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی تھی
- ۵۳۸ * سورت ص والاسجدہ حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے لئے کیا تھا، ہم وہی سجدہ شکرانے کے طور پر کرتے ہیں
- ۵۳۹ * نماز کا وہ تشہد جو خود رسول اکرم ﷺ نے تعلیم دیا
- ۵۴۰ * جس نماز میں فاتحہ اور اس کے ساتھ مزید کوئی سورۃ نہ پڑھی جائے وہ نماز نہیں ہوتی
- ۵۴۱ * حضرت مسروق کی انگوٹھی کا نقش بسم اللہ الرحمن الرحیم تھا
- ۵۴۲ * رسول اکرم ﷺ نے صرف ایک مہینہ مشرکوں کے خلاف نماز فجر میں دعائے قنوت پڑھی
- ۵۴۳ * حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ الانشقاق میں سجدہ کیا ہے
- ۵۴۴ * رسول اکرم ﷺ نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ آواز میں پڑھتے تھے
- ۵۴۵ * رسول اکرم ﷺ قرآن کی سورت کی طرح تشہد سکھاتے تھے
- ۵۴۶ * سجدہ میں جاتے اور سجدہ سے اٹھتے وقت اللہ اکبر کہنا
- ۵۴۷ * سواری پر آیت سجدہ تلاوت کی تو سواری پر اشارے سے سجدہ کرنا جائز ہے
- ۵۴۸ * صرف قمیص پہن کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے
- ۵۴۹ * صرف قمیص پہن کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے
- ۵۵۰ * رسول اکرم ﷺ نے فرضی اور غیر فرضی نماز ایک کپڑے میں لپٹ کر پڑھائی ہے
- ۵۵۱ * جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ (مشرک) حمام میں ازار باندھے بغیر داخل نہ ہو
- ۵۵۲ * ایک نماز میں شریک مرد و عورت برابر کھڑے ہوں تو مرد کی نماز ٹوٹ جاتی ہے
- ۵۵۳ * صاحب ترتیب جب تک سابقہ نماز ادا نہ کر لے، اس کی وقتی نماز نہیں ہوتی
- ۵۵۴ * عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز کے دوران جوں پکڑی اور اس کو زمین میں دفن کر دیا
- ۵۵۵ * دوران نماز آلہ کی طرف تری محسوس ہو، اگر وہ وضو کے بعد ہوئی تو وضو اور نماز لوٹانے کا حکم

- ۵۵۶ ❀ جب کپڑوں پر تری محسوس ہو تو وہاں پانی کا چھینٹا مارو اور اس کو پانی ہی سمجھو
- ۵۵۷ ❀ دوران نماز سر ڈھانپنے میں حرج نہیں ہے جبکہ منہ اور ناک نہ ڈھانپے ہوں
- ۵۵۸ ❀ رفع یدین صرف سات مواقع پر کرنا جائز ہے
- ۵۵۹ ❀ نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ اور کسی موقع پر رفع یدین نہیں کیا جائے گا
- ۵۶۰ ❀ کوئی نماز پڑھ رہا ہو، اس کا دوست اس کو سلام کہہ دے، نماز کے ضمن میں جواب ہو جاتا ہے
- ۵۶۱ ❀ تشهد کی مقدار بیٹھنے کے بعد مقتدی خود سلام نہ پھیرے جبکہ امام نے ابھی سلام نہ پھیرا ہو
- ۵۶۲ ❀ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے
- ۵۶۳ ❀ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے
- ۵۶۴ ❀ نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے موقع پر رفع یدین کیا جائے گا، اور کسی بھی موقع پر نہیں کیا جائے گا
- ۵۶۵ ❀ نمازی کے آگے سے عورت، کتا، گدھ یا بلی کے گزرنے کے احکام
- ۵۶۶ ❀ مرد مشرقی جانب رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہو، عورت مغربی جانب ہو
- ۵۶۷ ❀ ناف سے گھٹنے تک ستر ہے
- ۵۶۸ ❀ رسول اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، ام المومنین حضور ﷺ کے قریب لیٹی ہوتی تھیں
- ۵۶۹ ❀ وائل بن حجر دیہاتی تھے، انکو رفع یدین کے بارے میں عبد اللہ اور ان کے اصحاب سے زیادہ علم نہیں
- ۵۷۰ ❀ عبد اللہ بن مسعود کے مقابلے میں وائل بن حجر کی دلیل حجت نہ ہونے کے دلائل
- ۵۷۱ ❀ ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے
- ۵۷۲ ❀ اضافی کپڑے ہونے کے باوجود ایک کپڑے میں نماز پڑھنا
- ۵۷۳ ❀ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس گھر میں کتاب یا تصویر ہو
- ۵۷۴ ❀ گھر میں کتاب اور تصویر کی موجودگی کے باعث جبریل کئی دن حاضر بارگاہ نہ ہوئے
- ۵۷۵ ❀ ایک قمیص پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے

چوتھی فصل: نماز عید جمعہ سنتوں اور نوافل کے بیان میں

- ۵۷۶ ❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عید کے دن نماز کے بعد اپنی سواری پر خطبہ دیا
- ۵۷۷ ❀ رسول اکرم ﷺ نفل نمازوں میں فجر کی سنتوں کو سب سے زیادہ اہمیت دیا کرتے تھے
- ۵۷۸ ❀ تکبیرات تشریق ۹ ذی الحج کی فجر سے ۱۳ کی عصر تک پڑھی جاتی ہیں
- ۵۷۹ ❀ عورت، غلام، مر یض اور مسافر پر جمعہ فرض نہیں ہے
- ۵۸۰ ❀ جو جمعہ کے لئے آئے، اس پر جمعہ کا غسل واجب ہے

- ۵۸۱ * جو جمعہ کے لئے آئے، اس کو چاہئے کہ وہ غسل کر لے
- ۵۸۲ * اپنے گھروں میں (نفل) نماز پڑھا کرو، ان گھروں کو قبرستان مت بناؤ
- ۵۸۳ * رسول اکرم ﷺ نے کعبہ کے اندر ستون کے قریب دو رکعتیں پڑھی تھیں
- ۵۸۴ * خطبہ جمعہ کے وقت خاموش رہنے کی حیثیت وہی ہے جو خطبہ عید کے وقت خاموش رہنے کی ہے
- ۵۸۵ * سلام سے دو نمازیں الگ الگ ہو جاتی ہیں
- ۵۸۶ * خطبہ جمعہ کے دوران قرأت پوچھنے والے کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب نہ دیا
- ۵۸۷ * بلی کو بھوکا پیاسا رکھنے کی وجہ سے ایک عورت دوزخ میں گئی
- ۵۸۷ * جب سورج یا چاند کو گرہن لگے تو اس وقت نوافل پڑھنے چاہئیں، یہ اللہ کی نشانیاں ہیں
- ۵۸۸ * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو نماز عید پڑھانے کا طریقہ بتایا
- ۵۸۹ * عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھائی جاتی ہے
- ۵۹۰ * چاند اور سورج کا گرہن، اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، اس وقت نوافل پڑھنے چاہئیں
- ۵۹۱ * رسول اکرم ﷺ نماز عیدین سے پہلے اور بعد عید گاہ میں نفل نماز نہیں پڑھتے تھے
- ۵۹۲ * جمعہ کے دن چار سنتیں نماز جمعہ سے پہلے اور چار بعد میں ہیں
- ۵۹۳ * رسول اکرم ﷺ عیدین میں خواتین کو عید گاہ میں آنے کی اجازت دیتے تھے
- ۵۹۴ * جمعہ کا خطبہ بھی ہو رہا ہو، تب بھی سلام کا اور چھینک پر الحمد للہ کہنے والے کا جواب دو
- ۵۹۵ * رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہر کام کرنے میں استخارے کی تعلیم دیا کرتے تھے
- ۵۹۶ * ظہر سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھنا سنت ہے
- ۵۹۷ * رسول اکرم ﷺ فجر کی دو اور ظہر کی چار سنتوں پر جتنی پابندی کرتے، کسی بھی نفل نماز پر نہیں کرتے تھے
- ۵۹۸ * رسول اکرم ﷺ رات کا زیادہ وقت قیام میں گزارتے تھے
- ۵۹۹ * رسول اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ الم تنزیل پڑھا کرتے تھے
- ۶۰۰ * امام جمعہ کے تشہد میں ہو، اس وقت مقتدی جماعت شریک ہو، تو وہ نماز کیسے پوری کرے
- ۶۰۱ * رسول اکرم ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھا کرتے تھے
- ۶۰۲ * عیدین اور جمعہ میں سورۃ الغاشیہ اور سورۃ الاعلیٰ پڑھنا سنت ہے
- ۶۰۳ * جمعہ کے دن امام منبر پر چڑھے تو خطبہ سے پہلے کچھ دیر بیٹھے
- ۶۰۴ * وتر چھوڑ کر سرخ اونٹ بھی ملیں تو منظور نہیں
- ۸۰۵ * فتح مکہ کے موقع پر حضور ﷺ نے ایک ٹب میں غسل کیا، پھر چار رکعتیں پڑھیں

- ۶۰۶ * رسول اکرم ﷺ جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے تھے
- ۶۰۷ * عیدین کی نمازوں میں کنواری لڑکیوں اور ایام والی خواتین کا آنا
- ۶۰۸ * عورتوں کو عیدین میں شمولیت کی اجازت ہوتی تھی
- ۶۰۹ * ایام معدودات سے مراد ذی الحجہ کے دس دن اور ایام معلومات سے مراد ایام تشریق ہیں
- ۶۱۰ * ظہر کی چار قبلہ اور جمعہ کی چار قبلہ رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھی جائیں
- ۶۱۱ * عشاء کے بعد چار رکعتیں پڑھنے کا ثواب شب قدر میں پڑھی گئی ۴ رکعتوں کے برابر ہے
- ۶۱۲ * تلاوت خوب ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہئے
- ۶۱۳ * نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون پڑھنا رسول اکرم ﷺ کی سنت ہے
- ۶۱۴ * عورتوں کو عیدین میں شمولیت کی اجازت ہوتی تھی
- ۶۱۵ * رسول اکرم ﷺ کا ماہ رمضان میں راتوں کے قیام کا انداز
- ۶۱۶ * جو تنہائی میں نماز پڑھتا ہے، وہ منافق نہیں ہو سکتا، کیونکہ منافق اکیلا نماز نہیں پڑھتا
- ۶۱۷ * فتح مکہ کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھی
- ۶۱۸ * رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام کو ہر کام میں استخارہ کرنا اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن سکھاتے تھے
- ۶۱۹ * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نفل نماز سواری پر پڑھتے، فرض اور وتر نیچے اتر کر پڑھتے تھے
- ۶۲۰ * کعبہ میں اس مقام کی نشاندہی جہاں پر رسول اکرم ﷺ نے نماز پڑھی تھی
- ۶۲۱ * رسول اکرم ﷺ نفل نماز سواری پر اشارے سے پڑھ لیا کرتے تھے
- ۶۲۲ * رات کو اٹھ کر نوافل پڑھنے والے میاں بیوی کا نام کثرت سے ذکر کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے
- ۶۲۳ * رسول اکرم ﷺ کی رات کی نماز بشمول وتر اور فجر کی سنتوں کے ۱۳ رکعت تھی
- ۶۲۴ * حضرت ”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ نفل سواری پر اور فرض وتر نیچے اتر کر پڑھا کرتے تھے
- ۶۲۵ * جمعہ کے دن وضو کرنا بھی ٹھیک ہے، لیکن غسل کرنا افضل ہے
- ۶۲۶ * جمعہ کے لئے غسل کر کے آنے کا فلسفہ
- ۶۲۷ * رسول اکرم ﷺ نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ آواز میں پڑھا کرتے تھے
- ۶۲۸ * وتر فرض نمازوں کی طرح تو فرض نہیں ہیں، لیکن ان کا ترک جائز نہیں ہے
- ۶۲۹ * ظہر کے بعد دو رکعت پڑھنا رسول اکرم ﷺ کی سنت ہے
- ۶۳۰ * تکبیرات تشریق ان لوگوں پر واجب ہیں جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں
- ۶۳۱ * عشاء کے بعد مخصوص انداز میں چار نوافل پڑھنے، والے کی شفاعت قبول ہوگی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ * وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ) (يَقُولُ) أَضْعَفُ عِبَادِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَحْقَرُهُمْ وَأَخَوْجُهُمْ إِلَى عَفْوِهِ وَأَفْقَرُهُمْ مُحَمَّدٌ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعَرَبِيُّ مُحْتَدًا الْخَوَارِزْمِيَّ مَوْلِدًا (الْحَمْدُ) لِلَّهِ الَّذِي سَقَانَا بِطَوْلِهِ مِنْ أَصْفَى شَرَائِعِ وَكَسَانَا بِفَضْلِهِ مِنْ أَصْفَى أَلْمَدَارِ عِ الرِّوَاغِ * وَأَطْلَعَ وَهُوَ مُطْلَعٌ دَرَارِي شَرَائِفِهَا مِنْ أَشْرَفِ الْمَطَالِغِ سَيِّدِ الْأَصْفِيَاءِ * وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ * وَشَفِيعِ الْأُمَمِ يَوْمَ الْجَزَاءِ * صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَنْجَمِ الظُّلُمَاءِ * وَسُيُوفِ الْأَوْلِيَاءِ وَخَتُوفِ الْأَعْدَاءِ *

(وَبَعْدُ) فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَضَّلَ نَبِيَّنَا عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ * فَجَعَلَ فِي أُمَّتِهِ مُجْتَهِدِينَ عُلَمَاءَ * مُتَبَحِّرِينَ فُقَهَاءَ * عَلَى مَا وَصَفَهُمْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ فُقَهَاءُ كَانَهُمْ مِنَ الْفِقْهِ أَنْبِيَاءُ * وَقَالَ تَعَالَى: (إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ) * وَقَدْ شَرَّفَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى بِالثَّنَاءِ عَلَيْهِمْ فِي مَوَاضِعَ مِنَ التَّنْزِيلِ وَجَعَلَهُمْ بِلِسَانِ نَبِيِّهِ كَانِبِيَاءِ أَهْلِ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَانِبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ أَسْبَقُهُمْ اجْتِهَادًا وَأَطْيَبُهُمْ اِعْتِقَادًا * وَأَبَيَّنَهُمْ رِشَادًا وَأَقْوَمَهُمْ طَرِيقًا وَسَدَادًا * إِمَامُ الْأَئِمَّةِ وَسِرَاجُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو حَنِيفَةَ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ الْكُوفِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَحَطَّ عَنْ وَجْهِ الشَّرِيعَةِ لِثَامِ الْإِنْكَتَامِ * وَكَشَفَ عَنْ جَبِينِ الْفِقْهِ غَمَامَ الظُّلَامِ * وَقَدَّمَ حُلُوقَ عُلَمَاءِ عَصْرِهِ بِقَدَامِ الْأَفْحَامِ * وَأَرَسَى قَدَمَهُ فِي مَزَالِقِ الْأَقْدَامِ وَبَذَلَ مَجْهُودَهُ فِي أَحْكَامِ الْأَحْكَامِ * فَمَنْ بَعْدَهُ يَغُوصُونَ فِي عَمَانِ النُّعْمَانِ فَيَسْتَخْرِجُونَ مِنْهُ دُرَرَ قَوَائِدِهِ * وَيَرْتَضِعُونَ أَصْفَى دُرَرِ قَرَائِدِهِ * وَيَتَنَاوَلُونَ أَشْهَى أَغْذِيَةِ الدَّقَائِقِ مِنْ مَوَائِدِهِ * فَمَنْ اسْتَطَعَمَهُ وَاسْتَعْظَمَهُ فَقَدْ تَنَاوَلَ حَلَالًا * وَجَعَلَ النَّاسُ لَهُ فِي الْفِقْهِ عِيَالًا * مِثْلُ الْإِمَامِ الْمُعْظَمِ وَالصَّدْرِ الْمَفْخَمِ الشَّافِعِيِّ الْمُطَّلَبِيِّ ابْنِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُ حَيْثُ قَالَ النَّاسُ عِيَالُ أَبِي حَنِيفَةَ فِي الْفِقْهِ (وَقَدْ نَظَّم) هَذَا الْمَعْنَى أَخْطَبُ الْخُطَبَاءِ شَرْقًا وَغَرْبًا أَبُو الْمُؤَيَّدِ الْمَكِّيُّ الْخَوَارِزْمِيُّ عَلَى مَا أَنْشَدَنِي الصَّدْرُ الْكَبِيرُ شَرْفُ الدِّينِ أَحْمَدُ بْنُ مُؤَيَّدِ بْنِ مَوْفِقِ الْمَكِّيِّ بِخَوَارِزْمٍ قَالَ أَنْشَدَنِي فِي جَدِّي الصَّدْرُ الْعَلَامَةُ أَخْطَبُ خُطَبَاءِ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ صَدْرُ الْأَئِمَّةِ أَبُو الْمُؤَيَّدِ مَوْفِقُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَكِّيُّ الْخَوَارِزْمِيُّ لِنَفْسِهِ فِي عِدَّةِ آيَاتٍ يَمْدَحُ بِهَا أَبَا حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ *

شعر

أَئِمَّةُ هَذِهِ الدُّنْيَا جَمِيعًا ... بِلَا رَيْبَ عِيَالُ أَبِي حَنِيفَةَ

(وَقَدْ بَلَغَ) اللَّهُ تَعَالَى مَذْهَبَهُ حَيْثُ أَشْرَقَتْ أَنْوَارُ الصَّبَاحِ وَانْسَحَبَتْ أَذْيَالُ الرِّيحِ مِنْ حَيْثُ مَدَّتِ الشَّمْسُ جَنَاحَيْهَا إِلَى أَنْ ضَمَّتْهَا لِلْوُقُوعِ فِي أَفْقِ الْغُرُوبِ فَثَوَّى ثَوَاءً عَلَى مَذْهَبِهِ وَطَرِيقَتِهِ وَمَحَبَّتِهِ أَكْثَرَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّنْدِ وَالْهِنْدِ وَالرُّومِ وَطَائِفَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَالشَّامِ عَلَى رَغْمِ حَاسِدٍ مُنْكَرٍ لِتَقْدِيمِهِ بَغِيًّا وَعَدُوًّا وَجَاحِدٍ (وَقَدْ سَمِعْتُ) بِالشَّامِ عَنْ بَعْضِ الْجَاهِلِينَ مَقْدَارُهُ أَنَّهُ يَنْقُصُهُ وَيَسْتَصْغِرُهُ وَيَسْتَغْطِمُ غَيْرَهُ وَيَسْتَخْقِرُهُ وَيُنْسِبُهُ إِلَى قَلَّةٍ رَوَايَةِ الْحَدِيثِ وَيَسْتَدِلُّ بِإِسْتِهَارِ الْمُسْنَدِ الَّذِي جَمَعَهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَصَمُّ لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَمَوْطَأَ مَالِكٍ وَمُسْنَدَ الْإِمَامِ أَحْمَدَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَرَغِمَ أَنَّهُ لَيْسَ لِأَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ مُسْنَدٌ وَكَانَ لَا يَرَوِي إِلَّا عِدَّةَ أَحَادِيثَ فَلَحِقَتْ بِي حِمِيَّةٌ دِينِيَّةٌ رَبَّانِيَّةٌ وَعَصِيَّةٌ حَنِيفِيَّةٌ نِعْمَانِيَّةٌ فَارَدْتُ أَنْ أَجْمَعَ بَيْنَ خَمْسَةِ عَشَرَ مِنْ مَسَانِيدِهِ الَّتِي جَمَعَهَا لَهُ فَحَوْلُ عُلَمَاءِ الْحَدِيثِ

(الْأَوَّلُ) مُسْنَدُ لَهُ جَمَعَهُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَعْقُوبَ ابْنِ الْحَارِثِ الْحَارِثِيُّ الْبُخَارِيُّ الْمَعْرُوفُ بِعَبْدِ اللَّهِ الْأُسْتَاذُ رَحِمَهُ اللَّهُ رَحْمَةً وَاسِعَةً

(الثَّانِي) مُسْنَدُ لَهُ جَمَعَهُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ الشَّاهِدُ الْعَدْلُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(الثَّلَاثُ) مُسْنَدُ لَهُ جَمَعَهُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْخَيْرُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ بْنِ مُوسَى بْنِ عِيسَى بْنِ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(الرَّابِعُ) مُسْنَدُ لَهُ جَمَعَهُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو نَعِيمٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَصْفَهَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(الْخَامِسُ) مُسْنَدُ لَهُ جَمَعَهُ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الثَّقَةُ الْعَدْلُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي ابْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(الْسَّادِسُ) مُسْنَدُ لَهُ جَمَعَهُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ صَاحِبُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِي الْجَرْجَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(السَّابِعُ) مُسْنَدُ لَهُ رَوَاهُ عَنْهُ الْإِمَامُ الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ اللَّؤْلُؤِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(الثَّامِنُ) مُسْنَدُ لَهُ جَمَعَهُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْنَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(التَّاسِعُ) مُسْنَدُ لَهُ جَمَعَهُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ الْكَلَاعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(الْعَاشِرُ) مُسْنَدُ لَهُ جَمَعَهُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ خُسْرُو الْبَلْخِيُّ

رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(الْحَادِي عَشَرَ) مُسْنَدُ لَهُ جَمَعَهُ الْإِمَامُ أَبُو يُوسُفَ الْقَاضِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَرَوَاهُ عَنْهُ يُسَمَّى نُسَخَةً أَبِي يُوسُفَ*

(الثَّانِي عَشَرَ) مُسْنَدُ لَهُ جَمَعَهُ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَرَوَاهُ عَنْهُ يُسَمَّى نُسَخَةً مُحَمَّدٍ*

(الثَّلَاثُ عَشَرَ) مُسْنَدُ لَهُ جَمَعَهُ ابْنُ الْإِمَامِ حَمَادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَوَاهُ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا*

(الرَّابِعُ عَشَرَ) مُسْنَدُ لَهُ جَمَعَهُ أَيْضاً الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ مُعَظَّمُهُ عَنِ التَّابِعِينَ وَرَوَاهُ عَنْهُ يُسَمَّى

الْآثَارُ*

(الْخَامِسُ عَشَرَ) مُسْنَدُ لَهُ جَمَعَهُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أَبِي الْعَوَّامِ السَّغْدِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فَاسْتَوْفَقْتُ اللَّهُ تَعَالَى وَاسْتَخَرْتُهُ فِي جَمْعِ هَذِهِ الْمَسَانِيدِ عَلَى تَرْتِيبِ أَبْوَابِ الْفِقْهِ فِي أَقْرَبِ حَدِّ وَنَظْمِهَا فِي أَقْصَرِ عَقْدٍ بِحَذْفِ الْمَعَادِ وَتَرْكِ تَكْرِيرِ الْإِسْنَادِ إِلَّا إِذَا كَانَ الْحَدِيثُ الْوَاحِدُ مُشْتَمِلاً عَلَى مَسَائِلَ الْحَقِّ لِبُؤَابٍ مُخْتَلِفَةٍ أَوْ اخْتَلَفَتْ أَسَانِيدُهُ لِيُغْلِبَ بِحُجَّتِهِ الْعَالِمُ الْمُسَاعِدُ * وَيَدْحُصُ شُبْهَةُ الْجَاهِلِ الْمَعَانِدِ * وَيَسْتَيَقِنُ مُصَدِّقُ قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارِكِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى حِينَ سَمِعَ طَعْنًا فِي أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مُنْشِئاً هَذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ الْمُكْرَمَيْنِ *

حَسَدُوا الْفَتَى إِذْ لَمْ يَنَالُوا سَعْيَهُ ... فَالْقَوْمُ أَعْدَاءُ لَهُ وَخَصُومُ

كَضَرَائِرِ الْحَسَنَاءِ قُلْنَ لَوْ جَهِهَا ... حَسِداً وَبَعْضاً أَنَّهُ لَدَمِيمٌ

(وَذَكَرَ) الْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصِّيمَرِيُّ بِإِسْنَادِهِ إِلَى الْمَأْمُونِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُ جُمِعَ فِي عَصْرِهِ كِتَابٌ فِي الْأَحَادِيثِ وَوُضِعَ فِي يَدِهِ وَقَالُوا إِنَّ أَصْحَابَ أَبِي حَنِيفَةَ الَّذِينَ هُمْ مُقَدِّمُونَ عِنْدَكَ فَلَانٌ وَقَلَانٌ لَا يَعْلَمُونَ بِهَا فِي قِصَّةٍ طَوِيلَةٍ إِلَى أَنْ صَنَّفَ عَيْسَى بْنُ أَبَانَ (كِتَابَ الْحَجَّةِ الصَّغِيرَةِ) وَبَيَّنَ فِيهِ وَجُوهَ الْأَخْبَارِ وَمَا يَجِبُ قُبُولُهُ وَمَا يَجِبُ رَدُّهُ وَمَا يَجِبُ تَأْوِيلُهُ وَمَا يَجِبُ بِالْعَمَلِ بِالْمُتَضَادِّينِ وَبَيَّنَ فِيهِ حُجَجَ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا قَرَأَهُ الْمَأْمُونُ تَرَحَّمَ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ وَتَمَثَّلَ بِبَيْتِي ابْنِ الْمُبَارَكِ * حَسَدُوا الْفَتَى إِلَى آخِرِهِمَا*

(وَذَكَرَ) أَكْثَرُ أَصْحَابِ الْمَنَاقِبِ بِأَسَانِيدِهِمْ إِلَى مُكْرَمِ بْنِ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ إِمَامُ أَيْمَةِ الْحَدِيثِ الَّذِي بِيَدِهِ زَمَامُ الْجَرَحِ وَالتَّعْدِيلِ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا ذَكَرَ لَهُ مَنْ يَتَكَلَّمُ فِي أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَمَثَّلُ بِهِذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ لِابْنِ الْمُبَارَكِ * حَسَدُوا الْفَتَى إِلَى آخِرِهِمَا*

(أَنْشَدَنِي) الصَّدْرُ الْكَبِيرُ شَرْفُ الدِّينِ أَحْمَدُ بْنُ مُوَيْدٍ بْنِ مُوقٍ الْمَكِّيُّ الْخَوَارِزْمِيُّ قَالَ أَنْشَدَنِي جَدِّي الصَّدْرُ الْعَلَّامَةُ أَخْطَبُ خُطْبَاءِ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ أَبُو الْمُزَيْدِ مُوقٍ بْنُ أَحْمَدَ الْمَكِّيُّ الْخَوَارِزْمِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ

تَعَالَى لِنَفْسِهِ*

شعر

أَيَا جَلِي نِعْمَانَ إِنْ حَصَا كَمَا لَتُحْصَى وَلَا تُحْصَى فَضَائِلُ نِعْمَانَ

جَلَانِلُ كُتُبِ الْفِقْهِ طَالَعَتْ جِدْبَهَا دَقَائِقُ نِعْمَانَ شَقَائِقُ نِعْمَانَ

أَسْأَلُ اللَّهَ الَّذِي سَبَغَتْ نِعْمَتُهُ * وَسَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ * أَنْ يَرْشَ عَلَيْنَا أَهْلَ الْمَعَاصِي مِنْ بَرِيَّتِهِ * قَطْرَةً مِنْ

بَحَارِ مَغْفِرَتِهِ * يَغْسِلُ بِهَا أَوْضَارَنَا * وَيَغْفِرُ بِهَا أَوْزَارَنَا * إِنَّهُ هُوَ الْجَوَادُ الْكَرِيمُ * الْبَرُّ الرَّحِيمُ *

(وَأَرَدْتُ) أَنْ أَجْمَعَ هَذِهِ الْمَسَانِيدَ فِي أَرْبَعِينَ بَابًا عَلَى تَرْتِيبِ الْمُخْتَصَرِ مُبَوَّبَةً رَجَاءَ مَثُوبَةٍ فِي ذَلِكَ

مَأْثُورَةٍ مَرْوِيَّةٍ رَوَاهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ وَأَنَسُ بْنُ

مَالِكٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ بِالْفَافِ مُخْتَلِفَةَ الْمَبَانِي مُتْقَارِبَةَ الْمَعَانِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ لِمَنْ يَنْقُلُ عَنْهُ أَرْبَعِينَ حَدِيثًا * وَيَحْفَظُ عَلَى أَمْتِهِ أَرْبَعِينَ حَدِيثًا *

(أَمَّا حَدِيثُ) ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَدْ أَخْبَرَنِي بِهِ سُلْطَانُ الطَّرِيقَةِ بُرْهَانُ الْحَقِيقَةِ نَجْمُ الدِّينِ أَبُو الْجَنَابِ أَحْمَدُ

بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخُيُوفِيُّ الْخَوَارِزْمِيُّ فِي قِرَاءَةِ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ بِجُرْجَانِيَّةِ خَوَارِزْمٍ عَمَرَهَا

اللَّهُ تَعَالَى ثَانِيًا وَأَمَرَ عَلَيْهَا بَانِيًا بِالنِّظَامِيَّةِ مِنْهَا سَنَةٌ خَمْسٌ عَشْرَةٌ وَسِتُّ مِائَةٍ (وَالشَّيْخُ) الْعَدْلُ الثَّقَةُ الْمَعْمَرُ

صَالِحُ بْنُ شُجَاعٍ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُدَلِّجِيُّ بِمِصْرَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ * (وَالشَّيْخُ) الْمَعْمَرُ أَبُو نَصْرِ

الْأَعْرَبِيُّ ابْنُ أَبِي الْفَضَائِلِ ابْنِ أَبِي نَصْرِ بْنِ الْعَلِيقِ قِرَاءَةٌ عَلَيْهِ بِجَامِعِ الْمَنْصُورِ مِنْ مَدِينَةِ السَّلَامِ وَأَنَا أَسْمَعُ

بِرِوَايَتِهِمْ عَنِ الْإِمَامِ الْحَافِظِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ أَبِي طَاهِرٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ السَّلَفِيِّ الْأَصْفَهَانِيِّ * الشَّيْخُ

الْأَوَّلُ نَجْمُ الدِّينِ سَمَاعًا وَالْآخِرَانِ إِذْنًا * (قَالَ) أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْقَاسِمُ بْنُ فَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ

رئيسُ أَصْحَابِ أَصْفَهَانَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ وَتَوَفَّى سَنَةَ تِسْعٍ وَثَمَانِينَ وَكَانَ مَوْلَدُهُ سَنَةَ ثَمَانٍ

وَتِسْعِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ (قَالَ) أَبَانَا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْكَرَّخِيُّ (قَالَ) أَبَانَا أَبُو بَكْرٍ

مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَجَرِيُّ (قَالَ) أَبَانَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ (قَالَ) أَبَانَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَنْدَقِيُّ وَكَانَ لَهُ حِفْظُ (قَالَ) أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ السَّائِحِ (قَالَ) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ

(عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ (عَنْ) مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى

أَمْتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ *

(وَأَخْبَرَنِي) بِهِ أَيْضًا الْمَشَائِخُ الثَّلَاثَةُ أَبُو الدَّرِّي يَافُوتُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَوْهَرِيُّ بِقِرَاءَةِ تَبِيِّ عَلَيْهِ (وَالشَّيْخُ)

الثَّقَةُ الْعَدْلُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي الْفَضْلِ السَّلَمِيِّ (وَالشَّيْخُ) الْمَعْمَرُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ

مُحَمَّدٌ بِمُضَرَ قَالُوا (أَنْبَاءًا) الْإِمَامُ تَاجُ الدِّينِ أَبُو الْقَاسِمِ مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْعِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدِ الْفَزَارِيِّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ بِشَادَ بَاخٍ نَيْسَابُورُ (قَالَ أَنْبَاءًا) جَدُّ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدِ الْفَزَارِيِّ (قَالَ أَنْبَاءًا) الشَّيْخُ الزَّكِيُّ أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الْقَاهِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَارِسِيُّ كِتَابَةً (قَالَ أَنْبَاءًا) أَبُو حَمْزَةَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَانَ الْجِيزِيِّ (قَالَ أَنْبَاءًا) الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ (قَالَ أَنْبَاءًا) عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نُجَيْجٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنَ السَّنَةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ*

(وَأَمَّا حَدِيثُ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (فَقَدْ أَخْبَرَنِي) بِهِ شَيْخُ شُبُوحِ الطَّرِيقَةِ إِمَامُ أَيْمَةِ الْحَقِيقَةِ نَجْمُ الدِّينِ أَبُو الْجَنَابِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوَارَزْمِيُّ الْخُيُوفِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ بِجُرْجَانِيَّةٍ خَوَارَزْمِ سَنَةِ سِتٍّ عَشْرَةَ وَبِسِتِّ مِائَةٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَافِظُ أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ السَّلْفِيُّ الْأَصْفَهَانِيُّ بِالْإِسْكَندَرِيَّةِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْقَاضِي أَبِي نَصْرِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ وَدْعَانَ حَاكِمِ الْمُوصِلِ قَدِمَ عَلَيْنَا بَغْدَادَ فَاقْرَأَ بِهِ قُلْتُ لَهُ أَخْبَرَكَ عَمَكَ

الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو الْفَتْحِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ وَدْعَانَ قَالَ أَنْبَاءًا أَبُو سَعِيدٍ الْأَمَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَقَلَ عَنِّي إِلَى مَنْ لَمْ يَلْحَقْنِي مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِي جُمْلَةِ الشُّهَدَاءِ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ*

(وَأَمَّا حَدِيثُ) أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ أَخْبَرَنِي بِهِ هَذَا الشَّيْخُ الْمَذْكُورُ بِإِسْنَادِهِ هَذَا إِلَى أَبِي الْفَتْحِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ وَدْعَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُؤَدَّبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَزَارِيُّ بِالرَّمْلَةِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ مَوْلَى ابْنِ سَبَاحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ سُنَّتِي أَدْخَلْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي شَفَاعَتِي*

(وَأَمَّا حَدِيثُ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ أَخْبَرَنِي الْمَشَايِخُ الثَّلَاثَةُ نَجْمُ الدِّينِ أَبُو الْجَنَابِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوَارَزْمِيُّ الْخُيُوفِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ بِجُرْجَانِيَّةٍ خَوَارَزْمِ وَأَنَا أَسْمَعُ * وَالشَّيْخُ الْمَعْمَرُ الصَّالِحُ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُدَلِّجِيُّ بِمُضَرَ * وَالشَّيْخُ الْمَعْمَرُ أَبُو نَصْرِ الْأَعْرُبِيُّ أَبِي الْفَضَائِلِ فَضَائِلُ ابْنِ أَبِي نَصْرِ بْنِ الْعَلِيقِ بِرِوَايَتِهِمْ عَنْ أَبِي طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ السَّلْفِيُّ قَالَ أَنْبَاءًا أَبُو الْمُظَفَّرِ سَعْدُ

بُنُ الْحَسَنِ الْجَصَّاصُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْرَفِيُّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ سَهْلِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ نُجَيْجٍ عَنِ ابْنِ حُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَوَى عَنِّي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا حُسِرَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ*

(وَأَمَّا حَدِيثُ) أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ أَخْبَرَنِي بِهِ الْمَشَائِخُ الثَّلَاثَةُ عَنْ أَبِي طَاهِرٍ السَّلَفِيِّ عَنْ أَبِي سَعْدٍ هَبَةَ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْفَضْلِ الشَّيْرَازِيِّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ غِيْلَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الدُّنْيَا عَنِ الْفَضْلِ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ هَارُونَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا* فَاقُولُ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ*

(الْبَابُ الْأَوَّلُ) فِي ذِكْرِ شَيْءٍ مِنْ فَضَائِلِهِ الَّتِي تَفَرَّدَ بِهَا أَجْمَاعًا*

(الْبَابُ الثَّانِي) فِي ذِكْرِ طُرُقِنَا فِي هَذِهِ الْمَسَانِيدِ إِلَى أَصْحَابِهَا*

(الْبَابُ الثَّلَاثُ) فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالْإِيمَانِ مِمَّا لَا يُذْكَرُ فِي الْفِقْهِ غَالِبًا*

(الْبَابُ الرَّابِعُ) فِي الطَّهَارَةِ*

(الْبَابُ الْخَامِسُ) فِي الصَّلَاةِ*

(الْبَابُ السَّادِسُ) فِي الزَّكَاةِ*

(الْبَابُ السَّابِعُ) فِي الصَّوْمِ*

(الْبَابُ الثَّامِنُ) فِي الْحَجِّ*

(الْبَابُ التَّاسِعُ) فِي الْبُيُوعِ*

(الْبَابُ الْعَاشِرُ) فِي الصَّرْفِ*

(الْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ) فِي الرَّهْنِ*

(الْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ) فِي الْحَجْرِ*

(الْبَابُ الثَّلَاثُ عَشَرَ) فِي الْإِجَارَاتِ*

(الْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ) فِي الشُّفْعَةِ*

(الْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ) فِي الْمُضَارَبَةِ وَالشَّرَكَةِ*

(الْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ) فِي الْكِفَالَةِ*

(الْبَابُ السَّابِعُ عَشَرَ) فِي الصُّلْحِ *

(الْبَابُ الثَّامِنُ عَشَرَ) فِي الْهَبَةِ *

(الْبَابُ التَّاسِعُ عَشَرَ) فِي الْغَصَبِ *

(الْبَابُ الْعِشْرُونَ) فِي الْقَرْضِ وَالْوَدِيعَةِ وَالْعَارِيَةِ *

(الْبَابُ الْحَادِي وَالْعِشْرُونَ) فِي الْمَادُونِ *

(الْبَابُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ) فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُسَافَاةِ *

(الْبَابُ الثَّلَاثُ وَالْعِشْرُونَ) فِي النِّكَاحِ *

(الْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ) فِي الطَّلَاقِ *

(الْبَابُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ) فِي النِّفَقَاتِ *

(الْبَابُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ) فِي الْعَتَاقِ *

(الْبَابُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ) فِي الْمُكَاتِبِ *

(الْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ) فِي الْوَلَاءِ *

(الْبَابُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ) فِي الْجَنَائِزِ *

(الْبَابُ الثَّلَاثُونَ) فِي الْحُدُودِ *

(الْبَابُ الْحَادِي وَالْثَلَاثُونَ) فِي السَّرِقَةِ *

(الْبَابُ الثَّانِي وَالْثَلَاثُونَ) فِي الْأُضْحِيَّةِ وَالصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ *

(الْبَابُ الثَّلَاثُ وَالْثَلَاثُونَ) فِي الْأَيْمَانِ *

(الْبَابُ الرَّابِعُ وَالْثَلَاثُونَ) فِي الدَّعْوَى *

(الْبَابُ الْخَامِسُ وَالْثَلَاثُونَ) فِي الشَّهَادَاتِ *

(الْبَابُ السَّادِسُ وَالْثَلَاثُونَ) فِي آدَبِ الْقَاضِي *

(الْبَابُ السَّابِعُ وَالْثَلَاثُونَ) فِي السَّيْرِ *

(الْبَابُ الثَّامِنُ وَالْثَلَاثُونَ) فِي الْحَظَرِ وَالْإِبَاحَةِ *

(الْبَابُ التَّاسِعُ وَالْثَلَاثُونَ) فِي الْوَصَايَا وَالْمَوَارِيثِ *

(الْبَابُ الْأَرْبَعُونَ) فِي مَعْرِفَةِ مَشَائِخِ هَذِهِ الْمَسَانِيدِ عَلَى حُرُوفِ الْمُعْجَمِ وَفِي هَذَا الْبَابِ فُصُولٌ *

(فُصْلٌ) فِي مَعْرِفَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ لَهُمْ ذِكْرٌ فِي هَذِهِ الْمَسَانِيدِ *

(فُصْلٌ) فِي مَعْرِفَةِ مَشَائِخِ أَبِي حَنِيفَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ وَيَقْرُبُ عَدَدُهُمْ

مِنْ ثَلَاثِ مِائَةِ شَيْخٍ*

(فَصْلٌ) فِي مَعْرِفَةِ أَصْحَابِ أَبِي حَنِيفَةَ الَّذِينَ رَوَوْا عَنْهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَهُمْ خَمْسُ مِائَةٍ أَوْ يَزِيدُونَ*
وَفِيهِ ذِكْرُ مَنْ رَوَى عَنْهُ الْإِمَامُ الْمُعَظَّمُ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مُسْنَدِهِ الَّذِي جَمَعَهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ
يَعْقُوبَ الْأَصَمُّ وَجَمِيعُ مَشَائِخِهِ فِيهِ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي حَنِيفَةَ وَغَيْرِهِمْ اثْنَانِ وَثَلَاثُونَ شَيْخًا* وَفِيهِ ذِكْرُ مَنْ
رَوَى عَنْهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَشَيْوْخُهُمْ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي حَنِيفَةَ*

(فَصْلٌ) فِي مَعْرِفَةِ أَصْحَابِ هَذِهِ الْمَسَانِيدِ*

(فَصْلٌ) فِي مَعْرِفَةِ غَيْرِهِمْ مِنْ مَشَائِخِ هَذِهِ الْمَسَانِيدِ*

الْبَابُ الْأَوَّلُ فِي ذِكْرِ شَيْءٍ مِنْ فَضَائِلِهِ الَّتِي تَفَرَّدَ بِهَا أَجْمَاعًا

فَنَقُولُ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ مَنَاقِبُهُ وَفَضَائِلُهُ كَالْحَصَى وَلَا تَعُدُّ وَلَا تُحْصَى وَلَا يُمَكِّنُ أَنْ يَسْتَقْصَى لَكِنْ مِنْ
فَضَائِلِهِ خَاصَّةٌ الَّتِي تَفَرَّدَ بِهَا وَلَمْ يُشَارِكْهُ أَحَدٌ أَجْمَاعًا مِنْ بَعْدِهِ فِيهَا يُمَكِّنُ حَضْرُهَا وَضَبْطُهَا فِي أَنْوَاعِ
عَشْرَةٍ*

(الْأَوَّلُ) فِي الْأَخْبَارِ وَالْآثَارِ الْمَرْوِيَةِ فِي مَدْحِهِ دُونَ مَدْحٍ مِنْ بَعْدِهِ*

(الثَّانِي) فِي أَنَّهُ وَلَدَ فِي زَمَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَالْقُرْنِ الَّذِي شَهِدَ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

دُونَ مِنْ بَعْدِهِ*

(الثَّلَاثُ) فِي أَنَّهُ رَوَى عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دُونَ مَنْ بَعْدَهُ*

(الرَّابِعُ) فِي تَبَرُّزِهِ فِي عَهْدِ التَّابِعِينَ دُونَ مَنْ بَعْدَهُ*

(الْخَامِسُ) فِي رِوَايَةِ الْكِبَارِ عَنْهُ مِنَ التَّابِعِينَ وَعُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ دُونَ مَنْ بَعْدَهُ*

(الْسَّادِسُ) فِي أَنَّهُ تَلَمَّذَ وَاسْتَفَادَ عَنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ دُونَ مَنْ بَعْدَهُ*

(السَّابِعُ) فِي أَنَّهُ اتَّفَقَ لَهُ مِنَ الْأَصْحَابِ الْعُظَمَاءِ الْمُجْتَهِدِينَ مَا لَمْ يَتَّفَقْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ*

(الثَّامِنُ) فِي أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ اسْتَنْبَطَ حِكْمَ الْأَحْكَامِ وَأَسَسَ قَوَاعِدَ الْإِجْتِهَادِ وَبَالَغَ فِي الْأَحْكَامِ دُونَ مَنْ

بَعْدَهُ*

(التَّاسِعُ) فِي أَنَّهُ لَمْ يَقْبَلِ الْعَطَايَا عَنْ خُلَفَاءِ الْبَرَايَا بَلْ أَفْضَلَ مَنْ كَسَبَهُ الْحَلَالُ عَلَى جَمَاعَاتِ الْفُقَهَاءِ

دُونَ مَنْ بَعْدَهُ*

(الْعَاشِرُ) فِي وَفَاتِهِ وَشَهَادَتِهِ لِسَبَبِ تَوَرُّعِهِ عَنِ الدُّنْيَا وَجَاهِهَا دُونَ مَنْ بَعْدَهُ*

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کامل رحمتیں نازل فرمائے ہم سب کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر، آپ کی آل پاک پر اور آپ کے تمام اصحاب پر۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سب سے زیادہ کمزور اور حقیر شخص، جو عفو و درگزر کا سب سے زیادہ ضرورتمند ہے، اور جو سب سے زیادہ نادار ہے، یعنی محمد بن محمود جو کہ اقامت کے لحاظ سے عربی ہے اور پیدائش کے لحاظ سے ”خوارزمی“ ہے، وہ کہتا ہے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے فضل سے اپنی شریعت کا مشروب پلایا جو کہ سب سے زیادہ صاف ستھرا ہے اور اپنے لطف اور مہربانی سے ہمیں شاندار لباس پہنائے، اور اس نے سب سے اعلیٰ مطلع سے سید الاصفیاء، خاتم الانبیاء، شفیع الامم یوم الجزاء ﷺ (جو کہ قیامت کے دن امت کی شفاعت کریں گے) کو طلوع فرمایا، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں آپ ﷺ پر، آپ کی آل پر اور ان اصحاب پر جنہوں نے اندھیروں کو دور فرمایا، جو کہ اولیاء کی تلواریں ہیں، اور دشمنوں کے لئے نشانہ ہیں۔

اما بعد:

اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول اکرم ﷺ کو تمام انبیاء پر فضیلت عطا فرمائی اور آپ ﷺ کی امت میں مجتہد علماء اور متبحر فقہاء پیدا فرمائے جیسا کہ خود رسول اللہ ﷺ نے ان کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے ”وہ ایسے فقہاء ہیں گویا کہ فقہ کے لحاظ سے وہ نبیوں کی مانند ہیں“ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

انما يخشى الله من عباده العلماء

”بے شک اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر ان کی تعریف و ثناء بیان کی ہے، اور اپنے نبی ﷺ کی زبانی ان کو اہل توراۃ و انجیل کے انبیاء کی مانند قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

”میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔“ (۱)

اور اس امت کے سب سے اعلیٰ مجتہد، سب سے نفیس اعتقاد والے، سب سے زیادہ واضح ہدایت والے، اور سب سے زیادہ اچھے طریق سے صراط مستقیم پر گامزن وہ شخصیت ہیں جو امام الائمہ، اس امت کے چراغ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوئی رحمۃ اللہ علیہ“ ہیں آپ نے شریعت کے چہرے سے چھپانے والے نقاب کو ہٹایا اور فقہ کی پیشانی سے اندھیروں کا بادل ہٹایا، آپ اپنے دلائل کی پختگی کی بناء پر اپنے زمانے کے علماء سے آگے نکلے، اور جہاں پاؤں پھسلنے کا ظن غالب تھا وہاں بھی ان کے قدم جھے

رہے انہوں نے اپنی تمام ترکاوشیں احکام واضح کرنے میں خرچ فرمائیں، ان کے بعد آنے والے علماء و محدثین بھی امام اعظم کے بحر علم میں غوطے لگاتے ہیں، آپ کے افادات کے موتی چنتے ہیں، اور آپ کے یگانہ روزگار قیمتی موتیوں کو حاصل کرتے ہیں۔

جس نے ان کی تعظیم کی اور ان کو دل سے اپنانا چاہا اس نے حلال کو پالیا، اور دیگر فقہاء کو فقہ میں امام اعظم کے عیال قرار دیا، جیسا کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی اولاد امجاد میں سے ہیں: فرماتے ہیں

”لوگ (یعنی علماء) فقہ میں امام اعظم ابوحنیفہ کے عیال (یعنی بچے) ہیں“

اور اسی مفہوم کو شعر کی صورت میں بیان کیا ہے مشرق و مغرب کے سب سے بڑے خطیب ابو موسیٰ کی خوارزمی نے، وہ کہتے ہیں کہ یہ اشعار خوارزم میں مجھے صدر کبیر شرف الدین احمد بن موید بن موفق رحمۃ اللہ علیہ نے سنائے، وہ کہتے ہیں کہ: میرے دادا صدر علماء، اخطب خطباء الشرق والغرب، صدر الامم، ابوالموید، موفق بن احمد کی خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ”امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ کی مدح میں متعدد اشعار لکھے ہیں ان میں سے یہ بھی ہیں

”اس دنیا کے تمام امام بے شک و شبہ امام اعظم ابوحنیفہ کے عیال ہیں“

اللہ تعالیٰ نے حضرت ”امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ کے مذہب کو اس مقام تک پہنچایا ہے جہاں صبح کی کرنیں پھوٹی ہیں، اور ہواؤں کے دامن و باں تک پہنچتے ہیں، جہاں سورج غروب ہونے کے لئے اپنی روشنیاں سمیٹ کر افق کی دوسری جانب لپیٹ لیتا ہے۔ اس مقام تک آپ کے مذہب، آپ کے طریقہ کار اور آپ کے انداز کو مشرق کے اکثر اہل اسلام نے، سند کے لوگوں نے، اہل روم نے اور عراق کی ایک جماعت نے اور شام کے لوگوں نے بہت پسندیدگی کے ساتھ اپنایا ہے، آپ سے حسد کرنے والے آپ سے بغض و عناد رکھنے والے اسی جلن میں جلتے رہیں۔

میں نے شام میں کچھ جاہل لوگوں کو دیکھا جو آپ کی شان میں تنقیص کرتے ہیں، آپ کے مقام کو چھوٹا قرار دیتے ہیں، دوسرے لوگوں کی برائی بیان کرتے ہیں، امام اعظم کی تحقیر کرتے ہیں اور کہتے ہیں: انہوں نے بہت کم احادیث روایت کی ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ حضرت ”ابو العباس محمد بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ“ نے امام شافعی کی مسند کو جمع کیا ہے جو کہ مشہور ہے۔ حضرت ”امام مالک رحمۃ اللہ علیہ“ کا مؤطا مشہور ہے اور حضرت ”امام احمد رحمۃ اللہ علیہ“ کی مسند مشہور ہے اور وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ کی کوئی مسند نہیں ہے، بلکہ وہ چند گنی چنی احادیث روایت کیا کرتے ہیں۔

مجھے دینی ربانی غیرت آئی اور حنفی نعمانی تعلق نے مجھے ابھارا، میں نے ارادہ کر لیا کہ ان ۱۵ مسندات کو جمع کروں گا جن کو معتبر علمائے حدیث نے جمع کیا، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کی ایک مسند ہے، اس کو حضرت ”امام حافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب ابن حارث حارثی بخاری جو کہ ”عبد اللہ الاستاذ“ کے نام سے مشہور ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر وسیع رحمت فرمائے۔

(۲) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کی ایک مسند ہے، اس کو حضرت ”امام حافظ ابو القاسم طلحہ بن محمد بن جعفر شاہد عدل رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا ہے۔

(۳) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی ایک مسند ہے، اس کو حضرت ”امام حافظ ابو الخیر محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد نے جمع کیا ہے۔

(۴) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی ایک مسند ہے، اس کو حضرت ”امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی نے جمع کیا ہے۔

(۵) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی ایک مسند ہے، اس کو حضرت ”امام ثقہ عدل ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری نے جمع کیا ہے۔

(۶) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی ایک مسند ہے، اس کو حضرت ”امام حافظ صاحب الجرح والتعديل ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانیؒ نے جمع کیا ہے۔

(۷) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی ایک مسند ہے، اس کو حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے امام حسن بن زیاد لولوی نے روایت کیا ہے۔

(۸) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی ایک مسند ہے اس کو حضرت ”امام حافظ عمر بن الحسن الاشعریؒ نے جمع کیا ہے۔

(۹) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی ایک مسند ہے، اس کو حضرت ”امام حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن عقیل الکلاعیؒ نے روایت کیا ہے۔

(۱۰) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی ایک مسند ہے اس کو حضرت ”امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن الحسین بن محمد ابن خسرو بلخیؒ نے جمع کیا ہے۔

(۱۱) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی ایک مسند ہے اس کو حضرت ”امام ابو یوسف قاضی یعقوب بن ابراہیم الانصاری نے جمع کیا ہے، امام ابو یوسف نے جن احادیث کو امام اعظم سے روایت کیا ہے اس کو ”نسخہ ابو یوسف“ کہا جاتا ہے۔

(۱۲) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی ایک مسند ہے اس کو حضرت ”امام محمد بن الحسن شیبانی نے روایت کیا ہے۔ امام محمد نے یہ روایات امام اعظم سے لی ہیں اس مجموعے کو ”نسخہ محمد“ کہا جاتا ہے۔

(۱۳) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی ایک مسند ہے اس کو امام اعظم کے صاحبزادے حضرت ”امام حماد بن ابی حنیفہ نے جمع کیا ہے۔ اور انہوں نے یہ روایات خود اپنے والد سے روایت کی ہیں۔

(۱۴) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی ایک مسند ہے اس کو حضرت ”امام محمد بن حسن نے جمع کیا ہے ان میں زیادہ تر ایسی روایات ہیں جو امام اعظم نے تابعین سے روایت کی ہیں۔ اور امام محمد نے یہ احادیث امام اعظم سے روایت کی ہیں۔ ان کو ”آثار“ کہا جاتا ہے۔

(۱۵) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی ایک مسند ہے اس کو حضرت ”امام حافظ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد ابن ابی العوام

السندی رحمہ اللہ نے جمع کیا ہے۔

میں نے اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگی اور ان تمام مسانید کی روایات کو فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق جمع کرنا شروع کیا اور انتہائی مختصر انداز میں ان کو سمیٹنا شروع کیا، ان میں معاذ کو حذف کر دیا جہاں دو حدیثوں کی سند من وعن ایک جیسی تھی وہاں دوسری حدیث کی سند کو ترک کر دیا البتہ جہاں کہیں ایسی حدیث پائی جس میں دو مختلف ابواب کے احکام موجود تھے یا ان کی اسانید میں فرق تھا ان کو میں نے الگ ذکر کیا ہے تاکہ محنت اور کوشش کرنے والے عالم کی دلیل میں مضبوطی آئے اور وہ ہٹ دھرم جاہل کے شبہ کو ختم کر دے۔ اور اس کو یوں یقین حاصل ہو جائے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک نے جب امام اعظم کے بارے میں طعن سنا تو اس کے جواب میں آپ نے یہ دو اشعار کہے۔

لوگ اس جوان کے مرتبے کو جب نہ پہنچ پائے تو ان سے حسد کرنے لگ گئے اس لئے لوگ ان کے دشمن اور مخالف ہیں۔

جیسا کہ حسین و جمیل شخص سے جلنے والیاں حسد اور بغض کی بنا پر کہا کرتی ہیں ”وہ تو بد صورت ہے“

اور قاضی ابو عبد اللہ صمیری مامون تک اپنی اسناد بیان کر کے فرماتے ہیں: انہوں نے خلیفہ مامون کے زمانے میں احادیث کی ایک کتاب لکھی اور مامون کو پیش کی، لوگوں نے کہا: امام اعظم ابو حنیفہ کے فلاں فلاں شاگرد جو آپ کی بارگاہ میں بہت مقرب ہیں وہ ان احادیث سے واقف نہیں ہیں۔ ایک لمبا قصہ بیان کیا پھر بات یہاں تک پہنچی کہ عیسیٰ بن ابان نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ”کتاب الحجة الصغيرة“ ہے، اس میں انہوں نے وجوہ الاخبار بھی بیان کی ہیں جن روایات کو قبول کرنا واجب ہے وہ بھی بیان کی ہیں اور جن کو رد کرنا واجب ہے ان کو بھی بیان کیا ہے، جن کی تاویل واجب ہے اس کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور متضاد احادیث میں سے کس پر عمل واجب ہے یہ بھی بیان کیا ہے۔ اور اس میں انہوں نے امام اعظم ابو حنیفہ کے دلائل بھی ذکر کئے ہیں، جب خلیفہ مامون نے اس کتاب کو پڑھا تو امام اعظم کا گرویدہ ہو گیا اور ابن المبارک کے وہ دونوں اشعار پڑھے، اکثر اصحاب مناقب نے اپنی سند ”مکرم بن احمد“ تک پہنچا کر بیان کیا ہے کہ ہمیں علی بن حسین بن حبان نے اپنے والد کا یہ بیان سنایا ہے (وہ فرماتے ہیں) امام ائمۃ الحدیث جن کے ہاتھ جرح و تعدیل کی لگام ہے یعنی حضرت ”امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ“ کے سامنے جب کسی ایسے شخص کا ذکر کیا جاتا جو امام اعظم پر طعن کرتا تھا تو وہ بھی علامہ ابن المبارک کے وہ دو شعر پڑھتے۔

صدر الکبیر شرف الدین احمد بن مویذ بن موفیق مکی خوارزمی رحمہ اللہ نے مجھے وہ اشعار سنائے اور انہوں نے فرمایا: میرے دادا صدر علامہ، شرق و غرب کے سب سے بڑے خطیب، ابوالموید موفیق بن احمد مکی خوارزمی نے مجھے یہ اشعار سنائے۔

لتحصى ولا تحصى فضائل نعمان

ایا جبلی نعمان ان حصا کما

اے نعمان کے دو پہاڑ و تمہاری کنکریاں گنی جاسکتی ہیں لیکن نعمان کے فضائل نہیں گنے جاسکتے

دقائق نعمان شقائق نعمان

جلال کتب الفقہ طالع تجد بها

فقہ کی بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کر کے دیکھ لو تمہیں ان میں نعمان کی باریکیاں اور نعمان کی تشریحات ملیں گی۔

میں نے اللہ سے سوال کیا جس کی نعمتیں بے انتہا ہیں اور جس کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے کہ وہ ہم گنہگاروں پر اپنی

مغفرت کے سمندروں کی برسات کر دے اس کے ساتھ ہماری سیاہیوں کو دھو دے اور ہمارے گناہوں کو بخش دے بے شک وہی نئی ہے، کریم ہے، اچھا صلہ دینے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔

اور میں نے ارادہ کیا کہ میں ان مسانید کو مختصر کی ترتیب کے مطابق ۴۰ ابواب میں جمع کروں اور اس عمل میں نیت خالص ثواب کی تھی کیونکہ جو شخص رسول اکرم ﷺ کی ۴۰ احادیث نقل کرے اور امت تک پہنچائے اس کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث شریف مروی ہے، اس کو حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابوسعید، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابوالدرداء، اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے، سب نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے ان کے الفاظ اگرچہ مختلف ہیں لیکن مطلب سب کا ایک ہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث

اس حدیث کی اسناد درج ذیل ہے

(۱) حضرت ”سلطان الطریقہ، برہان الحقیقہ، نجم الدین ابو جناب احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خیونی خوارزمی رحمہ اللہ“۔ ۶۱۵ ہجری میں ان کے پاس حدیث کی سماعت ہوئی اور میں بھی وہاں سن رہا تھا یہ بات جرجانیہ خوارزم کی ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوبارہ آباد کرے اور اللہ تعالیٰ اس پر کوئی اچھے نظام والا حکمران بھیج دے۔

(۲) حضرت ”شیخ عدل ثقہ معمر صالح بن شجاع بن محمد مدحی رحمہ اللہ“۔ انہوں نے مصر میں حدیث پڑھائی (اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کی حفاظت فرمائے)

(۳) حضرت ”شیخ معمر ابو نصر اغر بن ابی نصر بن علی رحمہ اللہ“۔ شہر سلام کی جامع مسجد المنصور میں ان کی مجلس میں یہ حدیث پڑھی گئی اور میں بھی ان کی روایت کو سن رہا تھا۔

(۴) حضرت ”امام حافظ شیخ الاسلام ابو طاهر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی رحمہ اللہ“۔ انہوں نے پہلے شیخ سے یہ حدیث سنی ہے۔ اور دوسرے شیخ سے اس حدیث کی روایت کی اجازت ملی ہے۔

(۵) حضرت ”ابو عبداللہ قاسم بن فضل بن محمود ثقفی رحمہ اللہ“ (اصفہان کے علماء کے رئیس ہیں) ۴۸۸ ہجری میں ان سے حدیث پڑھی۔ ان کی ولادت ۳۹۸ ہجری کو ہوئی اور ان کا وصال ۴۸۹ کو ہوا۔

(۶) حضرت ”ابو احمد عبداللہ بن عمر عبدالعزیز کرخی رحمہ اللہ“۔

(۷) حضرت ”ابو بکر محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ“۔

(۸) حضرت ”ابو عبداللہ بن محمد بن مخلد عطار رحمہ اللہ“۔

(۹) حضرت ”ابو محمد جعفر بن محمد خندقی رحمہ اللہ“۔ وہ صاحب حفظ شخص ہیں۔

(۱۰) حضرت ”محمد بن ابراہیم ساحی رحمہ اللہ“۔

(۱۱) حضرت ”عبدالحمید بن عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ“۔

(۱۲) حضرت ”عبدالعزیز بن ابورواد رحمہ اللہ“۔

(۱۳) حضرت ”عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ“۔

(۱۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ”سے مروی ہے“ حضرت ”معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما“ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

”جس نے دینی معاملات میں ۴۰ حدیثیں میری امت تک پہنچائیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو فقہاء کی جماعت میں

اٹھائے گا“

اسی حدیث کی دوسری سند

(۱) حضرت ”ابوالدیریا قوت بن عبداللہ جوہری رحمہ اللہ“ (میں نے یہ حدیث پڑھ کر ان کو سنائی)

○ حضرت ”شیخ ثقہ عدل محمد بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابوفضل سلمیٰ رحمہ اللہ“

○ حضرت ”شیخ معمر حسن بن محمد بن محمد رحمہ اللہ“ نے مصر میں بیان کیا۔ تینوں شیخ فرماتے ہیں:

○ یہ حدیث مجھے حضرت ”امام تاج الدین ابوقاسم منصور بن عبدالمعتم بن عبداللہ بن محمد بن صاعد فراری رحمہ اللہ“ نے بیان کی اس

طرح کہ میں نے یہ حدیث نیشاپور کے شاذباخ کے علاقے میں پڑھ کر ان کو سنائی۔

○ وہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ حدیث حضرت ”ابومحمد بن صاعد فراری رحمہ اللہ“ نے بیان کی ہے۔

○ وہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت ”شیخ ذکی ابوالحسن عبدالقادر بن محمد فارسی رحمہ اللہ“ نے یہ حدیث لکھوائی ہے۔

○ وہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابوجزہ محمد بن احمد بن حمدان حیرزی رحمہ اللہ“ نے بیان کی ہے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”حسن بن سفیان رحمہ اللہ“ نے بیان کی ہے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”علی بن حجر رحمہ اللہ“ نے بیان کی ہے۔

○ وہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت ”اسحاق بن نجیح رحمہ اللہ“ نے روایت کی ہے۔

○ انہوں نے حضرت ”ابن جریج رحمہ اللہ“ سے۔

○ انہوں نے حضرت ”عطاء ابن ابی رباح رحمہ اللہ“ سے۔

○ انہوں نے حضرت ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما“ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس نے سنت میں سے ۴۰ احادیث میری امت تک پہنچائیں قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث

حدیث کی سند درج ذیل ہے

○ حضرت ”شیخ شیوخ الطریقہ امام ائمۃ الحقیقہ نجم الدین ابوجناہ احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خوارزمی خیونی رحمہ اللہ“، میں

نے یہ حدیث ان کے سامنے خوارزم جرجانیہ میں ۱۶ ہجری میں پڑھی۔

○ حضرت ”حافظ ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ“۔ (انہوں نے اسکندریہ میں یہ حدیث پڑھائی)

○ حضرت ”قاضی ابونصر محمد بن علی بن عبد اللہ بن احمد بن صالح بن سلیمان بن ودعان رحمۃ اللہ علیہ“۔ جب وہ ہمارے پاس بغداد

تشریف لائے تو میں نے حضرت ”حاکم موصل رحمۃ اللہ علیہ“ کے سامنے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے میری حدیث کی تائید کی۔ میں نے کہا: آپ کو آپ کے چچا حضرت ”شیخ امام ابوالفتح احمد بن عبد اللہ بن احمد بن ودعان رحمۃ اللہ علیہ“ نے بیان کی ہے۔ انہوں نے اس کی سند یوں بیان کی

○ حضرت ”ابوسعید الاملی رحمۃ اللہ علیہ“

○ حضرت ”قاضی ابو محمد عبد اللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ“

○ حضرت ”قاضی ابو محمد عبد اللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ“ کے والد۔

○ حضرت ”ابوالحسن بن صباح بزار رحمۃ اللہ علیہ“

○ حضرت ”سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ“

○ حضرت ”عمر بن دینار رحمۃ اللہ علیہ“

○ حضرت ”عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما“ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس نے ان لوگوں تک میری ۴۰ حدیثیں پہنچائیں جن کو مجھ سے ملاقات کا شرف حاصل نہ ہو سکا، میں اس کو علماء کے زمرہ

میں دیکھ رہا ہوں اور اس کا حشر شہداء کے ہمراہ کروں گا اور جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

مذکورہ شیخ نے اپنی سند حضرت ”ابوالفتح احمد بن عبد اللہ بن احمد بن ودعان رحمۃ اللہ علیہ“ تک پہنچا کر آگے یہ سند بیان کی

○ حضرت ”ابوالعباس احمد بن حسن مؤدب رحمۃ اللہ علیہ“

○ حضرت ”رملہ میں علی بن شعیب بزار رحمۃ اللہ علیہ“

○ حضرت ”اسماعیل بن ابراہیم اسدی رحمۃ اللہ علیہ“

○ حضرت ”عباد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ“

○ حضرت ”عبدالرحمن بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ“

○ حضرت ”ابن سباع کے آزاد کردہ غلام رحمۃ اللہ علیہ“

○ مذکورہ سند کے ہمراہ حضرت ”ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ“ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس نے میری سنتوں پر مشتمل ۴۰ حدیثیں میری امت تک پہنچائیں قیامت کے دن میں اس کو اپنی شفاعت میں شامل

کروں گا“

○ حضرت ”عبداللہ بن ابی الدنیاؓ“

○ حضرت ”فضل بن غانمؓ“

○ حضرت ”عبدالملک بن ہارونؓ“

○ حضرت ”عبدالملک بن ہارون کے والدؓ“

○ حضرت ”عبدالملک بن ہارون کے داداؓ“

○ (مذکورہ سند کے ہمراہ) حضرت ”ابودرداءؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس نے میری امت کے دینی امور کے متعلق ۴۰ حدیثیں امت تک پہنچائیں، اللہ تعالیٰ اس کو فقہاء میں اٹھائے گا اور

قیامت کے دن میں اس کا گواہ و شفیع ہونگا“

اب میں اللہ کی توفیق سے (اپنا مدعی) عرض کرتا ہوں، میرے لئے وہی کافی ہے اور وہی کارساز ہے۔

جامع المسانید کے ابواب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(باب-۱) اس میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے فضائل کا ذکر ہے۔ جو صرف حضرت ”امام اعظم کا خاصہ ہیں اور

اس پر امت کا اجماع ہے۔

(باب-۲) اس میں ہمارے ان طرق کا تذکرہ ہے جو ان مسانید میں ان کے اصحاب تک پہنچتے ہیں۔

(باب-۳) اس میں ایمانیات سے متعلق ایسی احادیث کا ذکر ہے جن کو عموماً فقہ میں بیان نہیں کیا جاتا۔

(باب-۴) طہارت کے بیان میں

(باب-۵) نماز کے بیان میں

(باب-۶) زکوٰۃ کے بیان میں

(باب-۷) روزہ کے بیان میں

(باب-۸) حج کے بیان میں۔

(باب-۹) بیوع کے بیان میں۔

(باب-۱۰) صرف کے بیان میں۔

(باب-۱۱) رهن کے بیان میں۔

(باب-۱۲) حجر کے بیان میں۔

(باب-۱۳) اجارہ کے بیان میں۔

(باب-۱۴) شفعہ کے بیان میں۔

(باب-۱۵) مضاربہ اور شرکت کے بیان میں۔

(باب-۱۶) کفالہ کے بیان میں۔

(باب - ۱۷) صلح کے بیان میں۔

(باب - ۱۸) ہبہ کے بیان میں۔

(باب - ۱۹) غصب کے بیان میں۔

(باب - ۲۰) قرض، ودیعت اور عاریت کے بیان میں۔

(باب - ۲۱) ماذون کے بیان میں۔

(باب - ۲۲) مزارعہ اور مساقاۃ کے بیان میں۔

(باب - ۲۳) نکاح کے بیان میں۔

(باب - ۲۴) طلاق کے بیان میں۔

(باب - ۲۵) نفقات کے بیان میں۔

(باب - ۲۶) عتاق کے بیان میں۔

(باب - ۲۷) مکاتب کے بیان میں۔

(باب - ۲۸) دلاء کے بیان میں۔

(باب - ۲۹) جنایات کے بیان میں۔

(باب - ۳۰) حدود کے بیان میں۔

(باب - ۳۱) سرقہ کے بیان میں۔

(باب - ۳۲) اضحیہ، صید، ذبائح کے بیان میں۔

(باب - ۳۳) ایمان کے بیان میں۔

(باب - ۳۴) دعویٰ کے بیان میں۔

(باب - ۳۵) شہادات کے بیان میں۔

(باب - ۳۶) ادب القاضی کے بیان میں۔

(باب - ۳۷) السیر کے بیان میں۔

(باب - ۳۸) خطر و اباحت کے بیان میں۔

(باب - ۳۹) وصایا اور موارث کے بیان میں۔

(باب - ۴۰) اس میں ان مسانید کے راویوں کا ذکر حروف تہجی کے لحاظ سے کیا گیا ہے اور اس میں چند فصلیں ہیں۔

(پہلی فصل) اس میں ان صحابہ کرام کا تذکرہ ہے جن کے اسمائے گرامی ان مسانید میں مذکور ہیں۔

(دوسری فصل) اس میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے ان مشائخ کا ذکر ہے جو صحابہ کرام اور تابعین میں سے

ہیں۔ ان کی تعداد ۳۰۰ کے قریب ہے۔

(تیسری فصل) اس میں حضرت ”امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ کے ان کے شاگردوں کا ذکر ہے جنہوں نے اس کتاب میں حضرت ”امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کی ہے۔ ان کی تعداد ۵۰۰ یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ اور ان میں ان محدثین کا ذکر ہے جو حضرت ”امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ کے شاگرد ہیں اور ان سے حضرت ”امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں روایت کی ہے۔ جس کو حضرت ”ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم رحمۃ اللہ علیہ“ نے جمع کیا ہے۔ اور حضرت ”امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ“ کے ایسے جمیع مشائخ کا ذکر ہے جو کہ حضرت ”امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ کے شاگرد ہیں اور کچھ شیوخ کا بھی تذکرہ ہے۔ یہ ۳۲ شیوخ ہیں۔ اسی فصل میں ان مسانید میں مذکور دیگر محدثین کا تذکرہ ہے۔

(چوتھی فصل) اس میں ان مسانید میں مذکور دیگر محدثین کا تذکرہ ہے۔

(پہلا باب) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے وہ فضائل جن میں آپ اجماعاً یکتا ہیں۔

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے فضائل و مناقب اس قدر ہیں کہ ان کو شمار نہیں کیا جاسکتا اور نہ مکمل طور پر ان کو بیان کیا جاسکتا ہے۔ تاہم حضرت ”امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ کے وہ فضائل جو صرف انہی کا خاصہ ہیں اور ان فضائل میں دوسرا کوئی بھی آپ کا شریک نہیں ہے، اور آپ کے بعد یہ مقام و مرتبہ اور کسی کے حصہ میں نہیں آیا۔ ان کو انواع میں بیان کیا جا رہا ہے۔

(پہلی نوع)

اس میں ان اخبار و آثار کا ذکر ہے جو بنفس نفیس حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کی شان میں مروی ہیں اور آپ کے بعد کسی اور کو یہ مقام نہیں ملا۔

(دوسری نوع)

اس نوع میں یہ بیان ہے کہ

”حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ صحابہ کرام کے زمانہ میں پیدا ہوئے“

اور یہ وہ زمانہ ہے جس کے بارے میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی ہے۔ اور یہ مرتبہ بعد کے زمانے والوں کو میسر نہیں ہے۔

(تیسری نوع)

اس بارے میں کہ

”حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے صحابہ کرام سے روایت کی ہے“

آپ کے بعد والوں کو یہ منصب نصیب نہیں ہوا۔

(چوتھی نوع)

اس بارے میں کہ

”آپ کا ظہور تابعین کے زمانہ میں ہے“

آپ کے بعد والوں کو یہ مقام بھی نہیں ملا۔

(پانچویں نوع)

اس بارے میں کہ

”کبار تابعین نے اور علماء مسلمین نے ان سے روایت کی ہیں“

آپ کے بعد والوں کو یہ فضیلت بھی نہیں ملی۔

(چھٹی نوع)

اس بارے میں کہ

”کم و بیش ۴۰۰۰ تابعین سے آپ نے تلمذ کیا (یعنی شاگردی کی)“

آپ کے بعد اور کسی کو یہ مقام نہیں ملا۔

(ساتویں نوع)

اس بارے میں کہ

”بڑے بڑے عظیم مجتہدین آپ کی رائے سے متفق ہو جاتے ہیں“

جب کہ اور کسی مجتہد کی رائے سے اس قدر اتفاق بہت کم ہوتا ہے۔

(آٹھویں نوع)

اس بارے میں کہ

”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے احکام مستنبط کئے اور اجتہاد کے قواعد مقرر کئے“

اور احکام مستنبط کرنے میں بہت محنت فرمائی، آپ کے بعد اور کسی نے ایسا نہیں کیا۔

(نویں نوع)

اس بارے میں کہ

”حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حکمرانوں کے تحائف کبھی قبول نہیں کئے“

بلکہ اپنی حق حلال کی کمائی میں سے فقہاء کی جماعت کی خدمت کیا کرتے ہیں۔ آپ کے بعد یہ فضیلت بھی کسی کے حصہ میں

نہیں آئی۔

(دسویں نوع)

اس بارے میں کہ

”آپ کی وفات اور آپ کی شہادت دنیا سے بے رغبتی کے باعث ہوئی“

اور اس سے دور رہنے کے سبب ہوئی یہ مقام بھی کسی اور کو نہیں ملا۔

☆ أما النوع الأول ☆

[1]

فَقَدْ أَخْبَرَنِي الصَّدْرُ الْكَبِيرُ شَرْفُ الدِّينِ أَحْمَدُ بْنُ مُوَيْدٍ بْنُ مُوَفَّقٍ بْنِ أَحْمَدَ الْمَكِّيَّ بِخَوَارِزْمٍ قَالَ
 أَخْبَرَنِي جَدِّي الصَّدْرُ الْعَلَامَةُ أَبُو الْمُوَيْدِ مُوَفَّقُ ابْنُ أَحْمَدَ الْمَكِّيَّ قَالَ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الزَّاهِدُ مُحَمَّدُ بْنُ
 إِسْحَاقَ السَّرَاجِيَّ الْخَوَارِزْمِيَّ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْكَرَابِيسِيُّ أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ
 بْنُ الْحَسَنِ النَّاصِحِيَّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الطَّوَّافِيُّ
 حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يُونُسُ بْنُ طَاهِرٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاعِظُ فِي رِبَاطِ
 إِبْرَاهِيمَ بْنِ آدَهَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصِيرٍ الْوَرَّاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَأْمُونُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ
 خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُوسَى السَّيْنَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي
 سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ *

(پہلی نوع)

اس میں ان اخبار و آثار کا ذکر ہے جو بنفس نفیس حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کی شان میں مروی ہیں اور آپ کے بعد کسی
 اور کو یہ مقام نہیں ملا۔

(۱)

- مجھے خبر دی ہے حضرت ”الصدر الکبیر شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق احمد کیؒ“ نے خوارزم میں
- وہ کہتے ہیں: مجھے خبر دی ہے میرے دادا حضرت ”الصدر العلامہ ابو المؤید موفق بن احمد کیؒ“ نے
- وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”الشیخ الزاہد محمد بن اسحاق سراجی خوارزمیؒ“ نے
- وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو جعفر عمر بن احمد کرابسیؒ“ نے
- وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”امام ابو الفضل محمد بن حسن ناصحیؒ“ نے
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابو محمد حسن بن محمدؒ“ نے

- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابو سہیل عبد المجید بن محمد طوافی رضی اللہ عنہ“ نے
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابو القاسم یونس بن طاہر بصری رضی اللہ عنہ“ نے
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابو یوسف احمد بن محمد واعظ رضی اللہ عنہ“ نے (ابراہیم بن ادہم کے قلعہ میں)
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن نصیر وراق رضی اللہ عنہ“ نے
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابو عبد اللہ مانون بن احمد بن خالد رضی اللہ عنہ“ نے
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابو علی حنفی رضی اللہ عنہ“ نے
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”فضل بن موسیٰ سینانی رضی اللہ عنہ“ نے
- انہوں نے حضرت ”محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ“ سے
- انہوں نے حضرت ”ابو سلمہ رضی اللہ عنہ“ سے
- انہوں نے حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

”میری امت میں ابو حنیفہ نامی ایک شخص ہوگا، وہ قیامت کے دن میری امت کا چراغ ہوگا“

[2,3]

(وَأَبَاَنَاهُ) عَلِيًّا الْمَشَائِخُ الْخَمْسَةِ * الشَّيْخُ الْمُعَمَّرُ أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَرَّجِ بْنِ مَسْلَمَةَ * وَالشَّيْخُ الْمُعَمَّرُ أَبُو الْفَضْلِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعِرَاقِيُّ كِلَاهُمَا بِدِمَشْقٍ وَالشَّيْخُ الْمُعَمَّرُ ضِيَاءُ الدِّينِ صَفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَفَرٍ * وَالشَّيْخُ الْفَقِيهْ شَرْفُ الدِّينِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كِلَاهُمَا بِحَلَبٍ * وَالشَّيْخُ الْمُعَمَّرُ عَيْسَى بْنُ سَلَامَةَ بْنِ سَالِمٍ الْخِطَّاطُ الْحِرَانِيُّ بِحِرَانَ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي الْفَتْحِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْبَاقِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْبَطِّي عَنْ أَبِي الْفَضْلِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ خَيْرُونَ عَنِ الْقَاضِي أَبِي الْعَلَاءِ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيِّ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْقَصْرِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَامِرٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنَ سَعِيدٍ الْمُرُوزِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَاسِرٍ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بَشَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى السَّيْنَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي رَجُلًا * وَفِي حَدِيثِ الْقَصْرِيِّ * يَكُونُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ اسْمُهُ النُّعْمَانُ وَكُنْيَتُهُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي *

(قَالَ) أَبُو الْعَلَاءِ الْوَاسِطِيُّ كَتَبَ عَنِّي هَذَا الْحَدِيثُ الْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصَّيْمَرِيُّ * وَآخَرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ خَسْرُو الْبُلْخِيُّ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ أَبِي الْفَضْلِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ خَيْرُونَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْوَاسِطِيِّ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقَصْرِيِّ كَمَا أَخْرَجْنَاهُ * وَآخَرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ

ثَابِتِ الْخَطِيبُ فِي تَارِيخِهِ لِبَغْدَادٍ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْوَاسِطِيِّ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الْقَصْرِيِّ
كَمَا أَخْرَجَهُ الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي ابْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنَ
عَلِيِّ بْنِ ثَابِتِ الْخَطِيبِ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ كَمَا أَخْرَجَهُ*
(۳،۲)

سند عالی کے ساتھ ہمیں پانچ مشائخ نے حدیث بیان کی (۱) حضرت ”الشیخ المعمر احمد بن مفرج بن مسلمہ رحمہ اللہ“
(۲) حضرت ”الشیخ المعمر ابو الفضل اسماعیل بن احمد بن حسین عراقی رحمہ اللہ“ ان دونوں بزرگوں نے دمشق میں حدیث بیان کی
(۳) حضرت ”الشیخ المعمر ضیاء الدین صفر بن یحییٰ بن صفر رحمہ اللہ“
(۴) حضرت ”الشیخ الفقیہ شرف الدین عبدالرحمن بن عبدالرحیم بن عبدالرحمن رحمہ اللہ“ ان دونوں بزرگوں نے حلب میں

حدیث بیان کی

(۵) حضرت ”الشیخ معمر عیسیٰ بن سلامہ بن سالم بن سالم خیاط اکرانی رحمہ اللہ“ نے حران میں بیان کی۔
○ یہ پانچوں بزرگ حضرت ”ابوالفتح محمد بن عبدالباقی بن احمد معروف بابن البطحی رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں۔
○ انہوں نے حضرت ”ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون رحمہ اللہ“ سے روایت کی ہے۔
○ انہوں نے حضرت ”قاضی ابوالعلاء محمد بن علی واسطی رحمہ اللہ“ سے
○ اور حضرت ”ابوعبداللہ احمد بن محمد بن علی قصوبی رحمہ اللہ“ سے روایت کی ہے
○ ان دونوں نے حضرت ”ابوزید حسین بن حسن بن علی بن عامر کندی رحمہ اللہ“ سے روایت کی ہے۔
○ انہوں نے حضرت ”ابوعبداللہ محمد بن سعید مرزوی رحمہ اللہ“ سے۔
○ انہوں نے حضرت ”سلیمان بن جابر بن سلیمان بن یاسر بن جابر رحمہ اللہ“ سے۔
○ انہوں نے حضرت ”بشر بن یحییٰ رحمہ اللہ“ سے۔
○ انہوں نے حضرت ”فضل بن موسیٰ سینانی رحمہ اللہ“ سے۔
○ انہوں نے حضرت ”محمد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے (یہ حضرت ”علقمہ بن وقاص لیشی رحمہ اللہ“ کے صاحبزادے ہیں)
○ انہوں نے حضرت ”ابوسلمہ رحمہ اللہ“ سے
○ انہوں نے حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس کے مطابق حدیث میں
”ان فی امتی رجلا“ کے الفاظ ہیں جبکہ قصری سے مروی حدیث میں یہ الفاظ ہیں ”یکون فی امتی رجل“ یعنی)

”میری امت میں ایک شخص ہوگا اس کا نام ”نعمان“ ہوگا اس کی کنیت ”ابو حنیفہ“ ہوگی وہ میری امت کا چراغ ہوگا، وہ میری امت کا چراغ ہوگا، وہ میری امت کا چراغ ہوگا“

حضرت ”ابوالعلاء واسطیؒ“ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث مجھ سے حضرت ”قاضی ابوعبداللہ صمیریؒ“ نے لکھی ہے اور اس کو حضرت ”حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”ابو فضل احمد بن حسن بن خیرونؒ“ کے واسطے سے حضرت ”ابوالعلاء واسطیؒ“ اور حضرت ”ابوعبداللہ قسریؒ“ سے روایت کیا ہے جیسا کہ ہم نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔ اور اسی حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد انصاریؒ“ نے حضرت ”ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیبؒ“ کے واسطے سے حضرت ”ابوالعلاء واسطیؒ“ اور حضرت ”ابوعبداللہ قسریؒ“ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اس کو نقل کیا ہے۔

[4,5]

(وَأَخْبَرَنِي الْمَشَائِخُ الثَّلَاثَةُ) شَرَفُ الدِّينِ الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ بِمَحْرُوسَةٍ دِمَشْقِيٍّ وَشَرَفُ الدِّينِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْمُحْسِنِ الْأَنْصَارِيِّ بِحَمَاهُ مِنْ بِلَادِ الشَّامِ حَمَاهَا اللَّهُ تَعَالَى وَعِزُّ الدِّينِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنُ رِزْقٍ اللَّهُ إِذْنًا كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي الْيُمْنِ زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَزَّازُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ رَوْحِ النَّهْرَوَانِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيْسَى الْقَطِيعِيِّ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ مُحَمَّدَ ابْنِ حَامِدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلْمِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي الْمُعَلَّاتِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ وَيَكُنَّى أَبَا حَنِيفَةَ لِيُحْيِيَ دِينَ اللَّهِ وَسُنَّتِي عَلَى يَدَيْهِ * وَأَخْرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ خُسْرُو عَنْ أَبِي الْحَسَنِ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ رَوْحِ النَّهْرَوَانِيِّ كَمَا أَخْرَجَنَاهُ * وَأَخْرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنُ ثَابِتٍ الْخَطِيبُ فِي تَارِيخِهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ رَوْحِ النَّهْرَوَانِيِّ كَمَا أَخْرَجَنَاهُ * وَأَخْرَجَهُ الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ ثَابِتٍ الْخَطِيبُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ رَوْحِ النَّهْرَوَانِيِّ بِإِسْنَادِهِ كَمَا أَخْرَجَنَاهُ * وَقَدْ أَخْرَجَ هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ جَمَاعَةٌ مِنَ الْحَفَاطِ الثَّقَاتِ يَطُولُ ذِكْرُ طُرُقِهِمَا * وَقَدْ قَالَ الْخَطِيبُ فِي تَارِيخِهِ أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ كَانَ صَدُوقًا أَدِيبًا أَحْسَنَ الْمَذَاكِرَةِ مَلِيحَ الْمُحَاضَرَةِ *

(۵،۴)

اور مجھے مشائخ ثلاثہ نے یہ حدیث بیان کی ہے (مشائخ ثلاثہ سے مراد یہ محدثین ہیں)

(۱) حضرت ”شرف الدین حسن بن ابراہیم بن حسین بن یوسفؒ“ نے محروسہ دمشق میں یہ حدیث بیان کی
 (۲) حضرت ”شرف الدین ابو محمد عبدالعزیز بن محمد عبدالحسن انصاریؒ“ نے بلا دشتام میں یہ حدیث بیان کی اللہ تعالیٰ اس
 علاقے کی حفاظت فرمائے۔

(۳) حضرت ”عزالدین عبدالرزاق بن رزق اللہؒ“ نے بیان کی، اس طرح کہ اس حدیث کی روایت کی اجازت عطا

فرمائی

○ ان تینوں بزرگوں نے حضرت ”ابوالیمین زید بن حسن بن زید کندیؒ“ سے روایت کی ہے۔

○ انہوں نے حضرت ”ابومنصور عبدالرحمن بن محمد قزازؒ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”احمد بن علیؒ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”ابوالحسن احمد بن عمر بن روح نہروانیؒ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”ابوبکر محمد بن اسحاق بن محمد بن عیسیٰ قطعیؒ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”ابواحمد محمد بن حامد بن محمد بن ابراہیمؒ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”محمد بن یزید بن عبداللہ سلمیؒ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”سلیمان بن قیسؒ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”ابوالعلاء مہاجرؒ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”ابان بن ابی عیاشؒ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

”میرے بعد عنقریب ایک شخص پیدا ہوگا، اس کا نام ”نعمان بن ثابت“ ہوگا اس کی کنیت ”ابوحنیفہ“ ہوگی، اس

کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کا دین اور میری سنت زندہ ہوگی۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ سے اور حضرت ”ابو حسن احمد بن عمر بن روح نہروانیؒ“ سے روایت

کیا ہے جیسا کہ ہم نے اس کو روایت کیا ہے۔ اسی کو حضرت ”حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیبؒ“ نے اپنی کتاب ”تاریخ بغداد“ میں

حضرت ”ابو حسن احمد بن عمر بن روح نہروانیؒ“ سے روایت کیا ہے جیسا کہ ہم نے اس کو روایت کیا ہے۔

○ ان دونوں حدیثوں کو حافظ اور ثقہ محدثین کی پوری ایک جماعت نے روایت کیا ہے ان کے طرق کو بیان کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔ خطیب

بغدادی نے اپنی کتاب ”تاریخ بغداد“ میں فرمایا ہے ”احمد بن روح صدوق تھے۔ ادیب تھے حسن المذاکرہ (یعنی اچھے انداز میں مذاکرہ کرنے

والے) تھے اور ملیح المحاضرہ (یعنی میٹھی گفتگو کرنے والے) تھے۔

[6]

وَقَدْ أَنْبَأَنِي الصَّدْرُ الْكَبِيرُ شَرَفُ الدِّينِ أَحْمَدُ بْنُ مُوَيْدٍ بْنِ مُوَفَّقٍ ابْنِ أَحْمَدَ الْمَكِّيَّ الْخَوَارِزْمِيَّ عَنْ جَدِّهِ

صَدْرُ الْأَيْمَةِ أَبِي الْمُؤَيَّدِ مَوْقِقُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَحْمَدَ الْبَرَاتِيِّ عَنِ الْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ السَّرَاجِيِّ الْخَوَارَزْمِيِّ عَنْ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ الْكَرَابِيسِيِّ عَنْ أَبِي الْفَتْحِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ النَّاصِحِيِّ عَنِ الزَّاهِدِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّوَّافِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ يُونُسَ بْنِ طَاهِرٍ النَّضَرِيِّ عَنْ أَبِي نَصْرِ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْأَدِيبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَشَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشَرَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَظْهَرُ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ يُعْرِفُ بَابِي حَنِيفَةً يُحْيِي اللَّهُ سُنَّتِي عَلَى يَدَيْهِ*

(۶)

○ اور مجھے حضرت ”صدر الکبیر شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق ابن احمد کی خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ“ نے بیان کیا ہے

○ انہوں نے ان کے دادا حضرت ”صدر الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد کی رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے

○ انہوں نے حضرت ”عبد الحمید بن احمد برقی رحمۃ اللہ علیہ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”امام محمد بن اسحاق سراجی خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”ابو حفص عمر بن احمد کریمی رحمۃ اللہ علیہ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”ابوالفتح محمد بن حسن ناصحی رحمۃ اللہ علیہ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”الزہاد ابو محمد حسن بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”ابواسہل عبد الحمید بن محمد طوافی رحمۃ اللہ علیہ“ سے

○ انہوں نے اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے،

○ انہوں نے حضرت ”ابوالقاسم یونس بن طاہر نضری رحمۃ اللہ علیہ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”ابونضر احمد بن حسین ادیب رحمۃ اللہ علیہ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”ابوسعید احمد بن محمد بن بشر رحمۃ اللہ علیہ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”محمد بن یزید رحمۃ اللہ علیہ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”سعید بن بشر رحمۃ اللہ علیہ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”حماد رحمۃ اللہ علیہ“ سے

○ انہوں نے ایک آدمی سے

○ انہوں نے حضرت ”نافع رحمۃ اللہ علیہ“ سے

○ انہوں نے حضرت ”ابن عمر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

”میرے بعد ایک آدمی ظاہر ہوگا جو ”ابوحنیفہ“ کے نام سے پہچانا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر میری سنت کو زندہ کرے گا“

[7]

(وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ) إِلَى يُونُسَ بْنِ طَاهِرٍ النَّضَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْقَزْوِينِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ قُحْطَبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْقَاضِي عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ بِسْطَامٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ رَجُلٌ مِنْ كُوفَانَ مِنْ بَلَدِكُمْ هَذِهِ أَوْ مِنْ كُوفَتِكُمْ هَذِهِ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ قَدْ مَلَأَ قَلْبُهُ عِلْمًا وَحُكْمًا وَسَيُهْلِكُ بِهِ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ الْغَالِبُ عَلَيْهِمُ التَّنَابُزُ يُقَالُ لَهُمُ الْبَنَانِيَّةُ كَمَا هَلَكَتْ الرَّافِضَةُ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(۷)

یہی اسناد حضرت ”یونس بن طاہر نضریؒ“ تک پہنچا کر

○ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”محمد بن موسیٰؒ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابوعلیٰ حسین بن محمد رازیؒ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”احمد بن یحییٰ قزوینیؒ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”اسماعیل بن حسن بن قحطبہؒ“ نے

○ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”محمد بن سعید قاضیؒ“ سے

○ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”حجاج بن بسطامؒ“ سے

○ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”عبد اللہ بن حسنؒ“ سے

○ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”عبد اللہ بن مغفلؒ“ سے

○ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت ”علی بن ابی طالبؒ“ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ

”کیا میں تمہیں کوفان کے ایک ایسے شخص کی خبر نہ دوں جو تمہارے اسی شہر سے تعلق رکھتا ہوگا یا تمہارے اسی کوفہ سے تعلق رکھتا

ہوگا اس کی کنیت ”ابوحنیفہ“ ہوگی اس کا دل علم اور حکمت سے بھرا ہوا ہوگا اور اس کی وجہ سے آخری زمانہ میں ایک قوم ہلاک ہو جائے

گی جو ان پر تبرا کریں گے ان کا نام بنانیہ ہے جیسا کہ لوگ حضرت عمرؓ اور حضرت ابو بکرؓ پر تبرا کر کے ہلاک ہوئے“

[8]

(وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ) إِلَى يُونُسَ بْنِ طَاهِرٍ النَّضَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طُورٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ الْحِرَانِيُّ عَنْ عَبْدِ

اللّٰهُ بِنِ وَاَقِدَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جُوَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ يَطْلُعُ
بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَدْرٌ عَلَى جَمِيعِ خُرَّاسَانَ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ

(۸)

اسی اسناد کو حضرت ”یونس بن طاہر نضریؒ“ تک پہنچا کر
○ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی ہے حضرت ”محمد بن طورؒ“ نے
○ وہ کہتے ہیں مجھے یہ حدیث بیان کی ہے حضرت ”محمد بن علیؒ“ نے
○ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”یوسف بن محمدؒ“ نے
○ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”محمد بن عبد الملک مروزیؒ“ نے
○ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابوقادہ حرائیؒ“ نے
○ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”عبداللہ بن واقدؒ“ سے
○ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”جعفر بن محمدؒ“ سے
○ وہ روایت کرتے ہیں، حضرت ”اجیر بن سعیدؒ“ سے
○ انہوں نے حضرت ”ضحاکؒ“ سے
○ انہوں نے حضرت ”ابن عباسؒ“ سے روایت کیا ہے
وہ فرماتے ہیں

”رسول اکرم ﷺ کے بعد پورے خراسان پر ایک چاند طلوع ہوگا اس کی کنیت ”ابو حنیفہ“ ہوگی“

[9]

(وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ) إِلَى يُونُسَ بْنِ طَاهِرِ النَّضَرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ
مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَوَيْنِيُّ ثنا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْهَزْهَارِ قَالَ شَهِدْتُ حَمَادًا وَجَاءَهُ أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ لَهُ حَمَادٌ يَا أَبَا حَنِيفَةَ أَنْتَ النُّعْمَانُ الَّذِي ذَكَرْنَا إِبْرَاهِيمَ
قَالَ سَقَى اللَّهُ زَمَانًا يَكُونُ فِيهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ يُحْيِي أَحْكَامَ اللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولِهِ
وَتَجْرِي بَعْدَهُ أَبَدًا مَا بَقِيَ الْإِسْلَامُ وَلَا يَهْلِكُ مَنْ اتَّخَذَهَا وَعَمِلَ بِهَا فَإِنَّ أَنْتَ لَقَيْتَهُ فَقَرَأَهُ مِنِّي السَّلَامُ

(۹)

اسی اسناد کو حضرت ”یونس بن طاہر نضریؒ“ تک پہنچایا گیا ہے، انہوں نے فرمایا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”احمد
بن یحییٰ قزوینیؒ“ نے
○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”حسن بن اسماعیل بن حسنؒ“ نے

○ وہ اسے روایت کرتے ہیں حضرت ”ابوعبدالرحمن ہزار بنی“ سے

○ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ”حماد بنی“ کے پاس گیا یا ان کے پاس حضرت ”ابوحنیفہ“ آئے تو حضرت ”حماد بنی“ نے کہا: اے ابوحنیفہ! کیا آپ وہی نعمان ہیں جن کا ذکر ہمارے لئے حضرت ”ابراہیم“ نے کیا ہے؟، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس زمانے کو سیراب کرے جس کے اندر ایسا شخص ہو جس کا نام نعمان اور کنیت ”ابوحنیفہ“ ہے، جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو اور اس کے رسول ﷺ اور اس کا مذہب اس کے بعد ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا جب تک کہ اسلام رہے گا اور وہ شخص کبھی ہلاک نہیں ہوگا جو ان کے مذہب پر عمل کرے گا اور ان کی تحقیقات کو اپنا لے گا، اگر تو اس کو ملے تو اس کو میرا سلام کہنا۔

[10]

(وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ) إِلَى يُونُسَ بْنِ طَاهِرٍ النَّضْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْقَزْوِينِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِي عَنْ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ إِنِّي لَأَجِدُ أَسْمَى الْعُلَمَاءِ وَأَهْلِ الْعِلْمِ مَكْتُوبَةً بِصِفَاتِهِمْ وَأَنْسَابِهِمْ أَهْلَ زَمَانٍ زَمَانٍ وَإِنِّي لَأَجِدُ اسْمَ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ وَاجِدُ لَهُ شَأْنًا عَظِيمًا فِي الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَالْحُكْمَةِ وَالْعِبَادَةِ وَالزَّهَادَةِ وَقَدْ سَادَ أَهْلَ زَمَانِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يُشَبِّهُهُمْ وَهُوَ بِدَرَجَتِهِمْ يَعْيشُ مَغْبُوطًا وَيَمُوتُ مَغْبُوطًا

(۱۰)

یہی اسناد حضرت ”یونس بن طاہر بنی“ تک پہنچتی ہے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”محمد بن موسیٰ جرجانی بنی“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابوعلیٰ حسن بن محمد رازی بنی“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”احمد بن یحییٰ قزوینی بنی“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”حسن بن اسماعیل بنی“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابوعبدالرحمن مقری بنی“ نے

○ وہ اس حدیث کو روایت کرتے ہیں حضرت ”مسعودی بنی“ سے

○ وہ حضرت ”محمد بن خالد بنی“ سے

○ وہ حضرت ”کعب الاحبار بنی“ سے روایت کرتے ہیں:

حضرت ”کعب الاحبار بنی“ فرماتے ہیں: میرے پاس ہر زمانے کے لحاظ سے اہل علم کے اسماء گرامی انکی صفات اور انکے نسب لکھے ہوئے ہیں۔ میں ان میں ایسے شخص کو پاتا ہوں جن کا نام ”نعمان بن ثابت“ ہے، کنیت ”ابوحنیفہ“ ہے اور علم، حکمت، فقہ، عبادت اور زہد و تقویٰ میں انکی عظیم شان پاتا ہوں اور وہ اپنے زمانے کے اہل علم لوگوں سے آگے بڑھ جائیں گے اور یہ انکے لئے

چودھویں کے چاند کی حیثیت رکھتے ہوں گے، یہ زندگی اس حال میں گزاریں گے کہ لوگ ان سے حسد کریں گے اور ان کی وفات بھی اسی حال میں ہی ہوگی۔

[11]

(وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ) إِلَى يُونُسَ بْنِ طَاهِرٍ النَّضْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طُورٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَاصِرٍ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ آدَمَ الْمُرُوزِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ قَرْنٍ مِنْ أُمَّتِي سَابِقُونَ وَأَبَوَ حَنِيفَةَ سَابِقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ* (۱۱)

- اسی اسناد کو حضرت ”یونس بن طاہر نضریؒ“ تک پہنچا کر
- وہ فرماتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”محمد بن طورؒ“ نے
 - وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی میرے والد نے
 - وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”محمد بن عبادؒ“ نے
 - وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”محمد بن علیؒ“ نے
 - وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”محمد بن ناصرؒ“ نے
 - وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”حامد بن آدم مروزیؒ“ نے
 - وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی حضرت ”عبداللہ بن مبارکؒ“ نے
 - وہ کہتے ہیں: مجھے خبر دی حضرت ”ابن لہیعہؒ“ نے
 - وہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

ہر صدی میں میری امت میں کوئی نہ کوئی سب سے آگے بڑھنے والا ہوگا اور میری امت میں سب سے آگے بڑھنے والا ”ابو حنیفہ“ ہے۔

[12]

(وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ) قَالَ رَأَى أَبُو حَنِيفَةَ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ نَبَشَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَجَمَعَ عِظَامَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَهَالَهُ ذَلِكَ فَارْتَحَلَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَسَأَلَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ هَذِهِ الرُّوْيَا وَقِيلَ نَفَذَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ لَسْتُ بِصَاحِبِ هَذِهِ الرُّوْيَا صَاحِبُ هَذِهِ الرُّوْيَا أَبُو حَنِيفَةَ فَحَضَرَ أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ أَنَا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ اكْشِفْ عَنْ ظَهْرِكَ وَيَسَارِكَ فَكَشَفَ فَرَأَى بَيْنَ كَتِفَيْهِ أَوْ عَصِدٍ يَسَارِهِ خَالًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ سِيرِينَ صَدَقْتَ أَنْتَ أَبُو حَنِيفَةَ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَقِّهِ يَخْرُجُ فِي أُمَّتِي

رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَبَيْنَ كِتْفَيْهِ * وَفِي رِوَايَةٍ * عَلَى يَسَارِهِ خَالٌ يُحْيِي اللَّهَ تَعَالَى عَلَى يَدَيْهِ سُنَّتِي
(۱۲)

اسی اسناد کے ہمراہ مروی ہے، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے خواب میں دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو کھودا گیا ہے اور آپ کی ہڈیاں مبارک آپ کے سینہ مبارک کی جگہ اکھٹی کی گئیں ہیں، آپ یہ خواب دیکھ کر بہت گھبرائے اور سفر کر کے بصرہ تشریف لے گئے اور حضرت ”امام محمد بن سیرینؒ“ سے اپنے اس خواب کی تعبیر پوچھی اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ”امام اعظم نے کسی آدمی کو حضرت ”امام محمد بن سیرینؒ“ کے پاس اپنے اس خواب کی تعبیر پوچھنے کے لئے بھیجا، حضرت ”امام محمد بن سیرینؒ“ نے اس آدمی سے فرمایا کہ یہ خواب تو نے نہیں دیکھی یہ خواب دیکھنے والا ”ابو حنیفہ“ ہے، پھر حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ ان کے پاس گئے اور عرض کیا: میں ابو حنیفہ ہوں حضرت ”امام محمد بن سیرینؒ“ نے کہا: اپنی پشت سے کپڑا ہٹائیے اور اپنے بائیں کندھے سے پردہ ہٹائیے، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے جب پردہ ہٹایا تو حضرت ”امام محمد بن سیرینؒ“ نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان یا بائیں بازو پر ایک تل دیکھا، دیکھ کر امام سیرین نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے، تم ”ابو حنیفہ“ ہی ہو، تم وہی ہو جن کے حق میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری امت میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کی کنیت ”ابو حنیفہ“ ہوگی اسکے دونوں کندھوں کے درمیان یا ایک روایت کے مطابق بائیں کندھے پر ایک تل ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر میری سنت کو زندہ کرے گا۔

* (أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ مُخْتَصَرًا عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ أَصْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَنَبِشُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ الرَّائِي لِهَذَا عَالِمٌ يُفَحِّصُ عَنْ عِلْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ *

اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند کے اندر مختصر طور پر حضرت ”ابو العباس بن سعیدؒ“ کے واسطے سے حضرت ”ابراہیم بن اسحاقؒ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن بہرامؒ“ سے انہوں نے حضرت ”اصباط بن محمد بن عبد اللہؒ“ سے انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کی قبر کو کھود دیا گیا ہو، ابن سیرین نے کہا: اس خواب کو دیکھنے والا شخص ایسا عالم ہے جو رسول اکرم ﷺ کے علم پر تحقیق کرے گا۔

[13]

(أَخْبَرَنِي) سَيِّدُ الْوَعَاظِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَجِيُّ بِخَوَارَزْمَ إِجَازَةً قَالَ أَخْبَرَنِي الصَّدْرُ الْعَلَّامَةُ صَدْرُ الْأَيْمَةِ أَبُو الْمُؤَيَّدِ مَوْفَّقُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَكِّيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الْإِمَامُ أَبُو الْمَحَاسِنِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الزَّاهِدُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَعْقُوبَ

الْحَارِثِيُّ الْبُخَارِيُّ بِإِسْنَادِهِ إِلَى أَبِي الْبُحْتَرِيِّ قَالَ دَخَلَ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ جَعْفَرٌ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْكَ وَأَنْتَ تُحَيِّي سُنَّةَ جَدِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا أَنْدَرَسَتْ وَتَكُونُ مُفْزِعًا لِكُلِّ مَلْهُوفٍ وَغِيَاثًا لِكُلِّ مَهْمُومٍ بِكَ يَسْلُكُ الْمُتَحَيِّرُونَ إِذَا وَقَفُوا وَتَهْدِيهِمْ إِلَى الْوَاضِحِ مِنَ الطَّرِيقِ إِذَا تَحَيَّرُوا فَلَكَ مِنَ اللَّهِ الْعَوْنُ وَالتَّوْفِيقُ حَتَّى يَسْلُكَ بِكَ الرَّبَّانِيُّونَ الطَّرِيقَ* (۱۳)

مجھے خبر دی ہے حضرت ”سید الوعاظ اسماعیل بن محمد نجی رحمۃ اللہ علیہ“ نے (خوارزم کے اندر اس طور پر کہ مجھے اس حدیث کی روایت کی اجازت دی ہے)

○ وہ کہتے ہیں: مجھے خبر دی حضرت ”صدر علامہ صدر الائمہ ابوالمؤید موفق بن احمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں: مجھے خبر دی ہے حضرت ”ابوالمحسن حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی کتاب میں۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی حضرت ”ابو اسحق ابراہیم بن اسماعیل زاہد صفار رحمۃ اللہ علیہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابوعلی حسین بن علی صفار رحمۃ اللہ علیہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی حضرت ”ابونصر محمد بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی حضرت ”ابوعبداللہ محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی الاستاذ حضرت ”ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے

○ وہ اپنی اسناد حضرت ”ابونختری رحمۃ اللہ علیہ“ تک پہنچا کر کہتے ہیں: حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”جعفر رحمۃ اللہ علیہ“ کے

پاس گئے، جب حضرت ”جعفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے ان کی طرف دیکھا تو فرمایا: میں تمہیں دیکھ رہا ہوں گویا کہ تو میرے دادا کی سنت مٹنے کے بعد زندہ کر رہا ہے، تم ہر خوف زدہ کے لئے ٹھکانہ ہو گے اور ہر پریشان کی مدد کرنے والے ہو گے، پریشان ہونے والے لوگ جب کھڑے ہو جائیں گے تو تمہارے ذریعے وہ راہ پائیں گے، اور جب وہ حیران و ششدر ہو کر رک جائیں گے تو آپ ان کو واضح راستہ دکھاؤ گے، اللہ پاک کی بارگاہ سے تمہیں مدد بھی ملے گی اور توفیق بھی ملے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلنے والے بھی تم سے راستہ پوچھیں گے۔

[14]

(وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ) إِلَى أَبِي الْمَحَاسِنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِإِسْنَادِهِ إِلَى الضَّحَّاكِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ الرَّأْيَ الْحَسَنَ يُغْنِي صَاحِبَهُ وَأَنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِنَا رَأْيٌ حَنِيفٌ تَجْرِي بِهِ الْأَحْكَامُ مَا بَقِيَ الْإِسْلَامُ وَأَنَّهُ كَرَأِينَا وَأَحْكَامِنَا يَقُومُ بِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ وَيُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جَهْدٌ فِي الْعِلْمِ وَالْفَقْهِ بَصَرٌ فِي الْأَحْكَامِ عَلَى وَجْهِهَا حَنِيفِي الدِّينِ وَالرَّأْيُ الْحَسَنُ*

اسی اسناد کو حضرت ”ابوالمحسن حسن بن علیؑ“ تک پہنچا کر بیان کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ”محمد بن حسن فقیہؑ“ نے اپنی اسناد حضرت ”ضحاکؑ“ تک پہنچا کر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن عباسؑ“ سے فرمایا: اچھی رائے اپنے رائے دہندہ کو بے نیاز کر دیتی ہے، ہمارے بعد ایک ایسی الگ تھلگ رائے والا شخص ہوگا کہ جب تک اسلام باقی ہے اس پر احکام جاری ہونگے اسکی رائے ہماری رائے کی طرح ہوگی اور اس کے احکام ہمارے احکام کی طرح ہونگے اس کو ایک آدمی قائم کرے گا جس کا نام ”نعمان بن ثابت“ ہے اور اس کی کنیت ”ابوحنیفہ“ ہے اور وہ کوفہ سے تعلق رکھتا ہوگا اور علم اور فقہ کے اندر ماہر ہوگا، اور احکام کو دین حنفی اور اچھی رائے پر وہی پھیر کر لائے گا۔

[15]

(أَخْبَرَنِي) الشَّيْخُ الثَّقَةُ تَاجُ الدِّينِ أَبِي أَحْمَدَ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ الْعَرَبِيُّ الْحَنْبَلِيُّ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ بِالْجَابِيَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمَشَاحُجُ الثَّلَاثَةُ أَبُو عَلِيٍّ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي الْخَطَّابِ وَأَبُو بَكْرٍ عَتَّابُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْبَنَاءِ وَأَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْمَجْدِ قَالُوا أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ الْخَطِيبُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصِّمَرِيُّ أَخْبَرَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ الْإِمَامَ الشَّافِعِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنِّي لَا تَبْرُكُ بَابِي حَنِيفَةً وَاجِئُ إِلَى قَبْرِهِ فَاسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى الْحَاجَةَ عِنْدَهُ فَمَا تَبَعْدُ عَنِّي حَتَّى تَنْقُضِيَ*

(۱۵)

ہمیں خبر دی ہے حضرت ”شیخ ثقہ تاج الدین ابی احمد بن ابی حسین عربی حنبلیؑ“ نے (جابیہ کے اندر میں نے ان کے سامنے یہ روایت پڑھی تھی)

○ وہ کہتے ہیں: مجھے خبر دی ہے مشائخ ثلاثہ یعنی حضرت ”ابوعلی عبدالسلام بن ابی خطابؑ“ اور حضرت ”ابوبکر عتاب بن حسن بن سعید بن بناءؑ“ اور حضرت ”ابومحمد عبداللہ بن احمد ابی الجعدؑ“ نے

○ یہ تینوں بزرگ فرماتے ہیں: ہمیں خبر دی حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد انصاریؑ“ نے

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی حضرت ”ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیبؑ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی حضرت ”ابوعبداللہ صمریؑ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی حضرت ”قاضی حسین بن علی بن محمدؑ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی حضرت ”ابراہیم مقریؑ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی حضرت ”مکرم بن احمدؑ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی حضرت ”محمد بن اسحاق بن ابراہیمؒ“ نے۔

وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی حضرت ”علی بن میمونؒ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”امام شافعیؒ“ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے تبرک حاصل کرتا ہوں۔ میں آپ کی قبر انور پر جاتا ہوں اور وہاں پر کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہوں، حضرت ”امام اعظمؒ“ مجھے دور ہونے سے پہلے میری حاجت کو پورا کر دیتے ہیں۔

(أَنْشَدَنِي) الصَّدْرُ الْكَبِيرُ شَرَفُ الدِّينِ أَحْمَدُ بْنُ مُوَيْدٍ الْمَكِّيُّ بِخَوَارَزْمٍ قَالَ أَنْشَدَنِي جَدِّي الصَّدْرُ الْعَلَّامَةُ صَدْرُ الْأَئِمَّةِ أَبُو الْمُؤَيَّدِ مُوَفَّقُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَكِّيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى لِنَفْسِهِ*

شعر

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ سِرَاجُ دِينِي
عَدَا بَعْدَ الصَّحَابَةِ فِي الْفَتَاوَى
سَدَى دِيْبَاجُ فُتْيَاهُ اجْتِهَادُ
وَأَمَّتْهُ الْهُدَاةُ أَبُو حَنِيفَةَ
لَا حَمْدَ فِي شَرِيعَتِهِ خَلِيفَةَ
وَلَحْمَتُهُ مِنَ الرَّحْمَنِ خِيفَةَ

حضرت ”صدر کبیر شرف الدین احمد بن مؤیدؒ“ نے خوارزم کے اندر مجھے یہ شعر سنائے، وہ کہتے ہیں: مجھے یہ اشعار میرے دادا حضرت ”صدر علامہ صدر الائمہ ابوالمؤید موفق بن احمدؒ“ نے سنائے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے دین کا، میری امت کا اور ہدایت دینے والوں کا چراغ ”ابو حنیفہ“ ہے۔ صحابہ کرامؓ کے بعد رسول اکرم ﷺ کے فتاویٰ شریعت کے بارے میں دینے کے حوالے سے یہ آپ کے نائب ہیں۔

ان کے فتاویٰ کے دیباچے کا تانا اجتہاد کا ہوتا ہے اور اس کا بانا خوف خدا ہوتا ہے۔

(اس کتاب جامع المسانید کے مولف حضرت شیخ امام ابوالمؤید محمد بن محمود خوارزمیؒ نے اس کتاب کے آغاز میں دس فصول کا ذکر کیا ہے اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کے فضائل پر مشتمل یہ پہلی نوع ان کی کتاب کا حصہ تھی، بعد میں شیخ نجم الدین محمد درکانی نے جامع المسانید پر تحقیق کا کام کیا، اس کی احادیث کی تخریج کی، لیکن افسوس ہے کہ انہوں نے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے فضائل پر مشتمل یہ نوع کتاب سے نکال دی ہے اور عذر یہ پیش کیا ہے کہ اس فصل میں ایسی مرویات ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے ان کا ذکر نہیں کیا، اس کی بجائے شیخ درکانی نے کچھ اور احادیث ذکر کر دی ہیں جو بالواسطہ طور پر امام اعظم ابو حنیفہؒ کے فضائل بنتی ہیں۔ حالانکہ ان کا حق یہ تھا کہ امام خوارزمی کی ذکر کردہ روایات بیان کر دیتے، پھر اگر ان کو ان پر کوئی کلام تھا تو وہ بھی ذکر کرتے، یوں کسی مصنف کی مرویات سرے سے غائب ہی کر دینا مناسب معلوم نہیں ہوتا، بہر حال ہم نے پرانے نسخہ سے لے کر امام خوارزمی کی تصنیف کردہ پہلی نوع کی احادیث ذکر کر دی ہیں اور اب شیخ درکانی کی روایت کردہ وہ مرویات ذکر کر رہے ہیں جو انہوں نے حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی کی کتاب تاریخ اصفہان کے حوالے سے ذکر کی ہیں۔)

1/ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا قَرَأَ: (وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ)، قِيلَ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَلَمْ يَرَجِعْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ: لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثَّرَيَّالِنَا لَرَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے، حضور ﷺ پر سورۃ الجمعہ نازل ہوئی، جب آپ ﷺ نے یہ آیت

وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ

پڑھی، تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ ہیں؟ رسول اکرم ﷺ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا، پوچھنے والے نے جب دو یا تین مرتبہ یہ سوال پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا تو ان میں سے ایک شخص ایسا ہوگا جو وہاں سے بھی ایمان کو پالے گا۔

2/ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ: (وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى سَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ وَقَالَ: لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِالْثَّرَيَّالِنَا لَرَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے، آپ ﷺ پر سورۃ الجمعہ نازل ہوئی، اس میں یہ آیت بھی تھی

وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ

ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ ہیں؟ رسول اکرم ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا، حتیٰ کہ اس شخص نے تین مرتبہ یہی سوال کیا، ہمارے اندر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، رسول اکرم ﷺ نے حضرت سلمان پر اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا: اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا تو ان میں سے ایک شخص وہاں سے بھی ایمان لے آئے گا۔

3/ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: (وَأَنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبَدِلَ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ) فَقَالُوا: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ الَّذِي إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتَبَدَلَ قَوْمًا غَيْرَنَا، ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا، فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى فَيْحِدِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ: هَذَا وَقَوْمُهُ، وَلَوْ كَانَ الدِّينُ مُعَلَّقًا بِالْثَّرَيَّالِنَا لَرَجُلٌ مِنَ الْفُرْسِ

(1) أخرجه أحمد: 2: 417، ومسلم (2546 × 231)، وأبو نعيم في أخبار أصفهان 1: 2، والنسائي في الكبرى (8278)

(2) أخرجه ابن حبان (7123)، وأبو نعيم في تاريخ أصفهان 3: 1، والترمذي (3261) في التفسير: باب ومن

سورة مصدر -

(3) أخرجه أبو نعيم في تاريخ أصفهان 1، 3، 4، 5، والطبري في شرح مشكل الآثار 3: 31، والبيهقي في شرح السنة

186: 6، والبیهقي في دلائل النبوة 6: 334

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی،

وَأَنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ

لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ ہیں؟ کہ اگر ہم اس سے منہ پھیر لیں تو اللہ تعالیٰ ہماری جگہ کوئی اور قوم لے آئے گا اور ہمارا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت سلمان کے ران پر اپنا دست مبارک مارا اور فرمایا: یہ اور اس کی قوم ہے۔ اگر دین ثریا پر بھی ہوگا تو فارس کا ایک شخص ایسا ہوگا جو وہاں سے بھی دین کو لے آئے گا۔

4/ وَعَنْ أَبِوِائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ الدِّينُ مُعْلَقًا بِالشَّرْيَا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَبْنَاءِ

فَارِسٍ

حضرت ابو وائل سے مروی ہے حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دین ثریا پر بھی لٹکا ہوگا تو فارس کا ایک شخص وہاں سے بھی اس کو حاصل کر لے گا۔

5/ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: (وَأَنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ) فَسُئِلَ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: فَارِسٌ، لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالشَّرْيَا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

وَأَنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ

آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فارس۔ اگر دین ثریا پر بھی ہوگا تو فارس کا ایک شخص (ایسا ہے) جو وہاں سے بھی دین حاصل کر لے گا۔

6/ وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، سَمِعْتُ سَلْمَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا سَلْمَانُ، لَوْ كَانَ الدِّينُ مُعْلَقًا بِالشَّرْيَا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ يَتَّبِعُونَ سُنَّتِي وَيَتَّبِعُونَ آثَارِي وَيَكْثُرُونَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ، يَا سَلْمَانُ، أَحَبُّ الْمُجَاهِدِينَ أَحَبُّ الْمُرَابِطِينَ وَأَحَبُّ الْغَزَاةِ

حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دین ثریا کے ساتھ بھی لٹکا ہوگا تو اہل فارس میں سے ایک شخص وہاں سے بھی دین حاصل کر لے گا، وہ میری سنت کی پیروی کریں گے، میرے آثار کی اتباع کریں گے، مجھ پر کثرت سے درود پڑھیں گے، میں مجاہدین سے محبت کرتا ہوں، میں سرحدوں کے محافظین سے محبت کرتا ہوں اور میں غازیوں سے محبت کرتا ہوں۔

7/ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ كَانَ الْعِلْمُ

(4) أخرجه أبو نعيم في تاريخ اصفهان 6:1، والطبرانی في الكبير (10470) والريثمي في مجمع الزوائد

(16688) 65:10، وفي المناقب: باب ما جاء في ناس من أبناء فارس-

(5) أخرجه أبو نعيم في تاريخ اصفهان 7:1-

(6) أخرجه أبو نعيم في تاريخ اصفهان 7:1-

مُعَلَّقًا بِالشَّرِيعَةِ نَاسٌ مِنْ ابْنَاءِ فَارِسٍ

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رحمہ اللہ اپنے والد کے واسطے سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر علم ثریا کے ساتھ بھی لٹکا ہوگا تو فارس سے تعلق رکھنے والا ایک شخص (ایسا ہے جو علم کو وہاں سے بھی) حاصل کر لے گا۔

8/ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالشَّرِيعَةِ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسٍ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فارس کا ایک شخص ایسا ہے کہ اگر ایمان ثریا کے ساتھ بھی لٹکا ہوگا تو وہ اس کو وہاں سے بھی حاصل کر لے گا۔

(یہ وہ روایات ہیں جو جامع المسانید کے محقق علامہ درکانی نے پہلی نوع کے مقام پر نقل کی ہیں، اس کتاب میں احادیث کی جو تخریج پیش کی گئی ہے، یہ انہی کی ہے)

☆ وأما النوع الثاني ☆

فِي مَنَاقِبِهِ وَفَضَائِلِهِ الَّتِي لَمْ يُشَارِكْ فِيهَا مَنْ بَعْدَهُ مِنْ أَرْبَابِ الْمَذَاهِبِ أَنَّهُ وَلَدَ فِي زَمَنِ الصَّحَابَةِ عَلَى مَا أَنْبَأَنِي الشَّيْخُ الْمُعَمَّرُ رَشِيدُ الدِّينِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَرَّجِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَلِيًّا بِدِمَشْقَ عَنِ الْإِمَامِ الْحَافِظِ أَبِي الْقَاسِمِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ هَبَةِ اللَّهِ الشَّافِعِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَرَجِ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الرَّجَاءِ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْأَسْكَافُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُنْدَةَ الْأَصْفَهَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَعْقُوبَ الْحَارِثِيُّ الْبُخَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْخَلَّالُ قَالَ سَمِعْتُ مُزَاحِمَ بْنَ ذَوَادٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَلَدَ أَبُو حَنِيفَةَ سَنَةَ إِحْدَى وَسِتِّينَ وَمَاتَ سَنَةَ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ * وَهَذَا الْقَوْلُ تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ الْخَلَّالُ * فَأَمَّا الْقَوْلُ الْمَشْهُورُ أَنَّهُ وَلَدَ سَنَةَ ثَمَانِينَ عَلَى مَا أَخْبَرَنِي بِهِ الْمَشَايِخُ الثَّلَاثَةُ شَرَفُ الدِّينِ الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ بِدِمَشْقَ وَشَرَفُ الدِّينِ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْمُحْسَنِ بِحَمَاهُ حَمَاهَا اللَّهُ وَعِزُّ الدِّينِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا رِزْقُ اللَّهِ بِالْمَوْصِلِ إِجَازَةً كُلُّهُمْ عَنْ تَاجِ الدِّينِ أَبِي الْيُمَنِ زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَزَّازِ عَنِ الْحَافِظِ أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ ثَابِتِ الْخَطِيبِ قَالَ أَخْبَرَنَا التَّنُوخِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ يَقُولُ وَلَدَ أَبُو حَنِيفَةَ سَنَةَ ثَمَانِينَ مِنَ الْهَجْرَةِ * وَهَكَذَا أَخْرَجَهُ الْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الصِّيمَرِيُّ عَلَى مَا أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَرَّجِ بْنِ مَسْلَمَةَ إِجَازَةً عَنِ ابْنِ الْبُطِّي عَنْ أَبِي الْفَضْلِ الْحَسَنِ بْنِ خَيْرُونَ عَنِ الْقَاضِي الصِّيمَرِيِّ عَنْ

(7) (أضربه أبو نعيم في تاريخه) 7:1- تاريخه 20:1-26:1 لابن نعيم الأصفهاني -

(8) (أضربه أبو نعيم في تاريخه) 8:1- ذواته بالذال المعجمة وتشديد الواو المارني الكوفي لا بأس به -

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَرِيرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي
أَسَامَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَائِدِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حَمَادَ بْنَ أَبِي حَنِيفَةَ يَقُولُ وَلَدَ أَبِي سَنَةَ ثَمَانِينَ*
وَهَكَذَا أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ النَّعَارِيُّ فِي مُسْنَدِهِ قَالَ تُوْفِّي فِي أَيَّامِهِ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ وَوَائِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى
وَجَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ*

(يَقُولُ) أَضْعَفُ عِبَادِ اللَّهِ مُحَمَّدُ الْعَرَبِيُّ الْخَوَارَزْمِيُّ فَبَيَّنْتُ بِهَذَا أَنَّهُ وَلَدَ فِي زَمَنِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْقَرْنِ الَّذِينَ شَهِدَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
بِالْخَيْرِيَّةِ وَوَصَفَهُمْ بِالْعَدَالَةِ فَإِنَّ أَصْحَابَ الْحَدِيثِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ جَعَلَ أَبَا حَنِيفَةَ مِنَ الْقَرْنِ الثَّانِي وَابْنُ
ذَلِكَ بَعْضُهُمْ لَكِنْ اتَّفَقُوا أَنَّهُ مِنَ الْقَرْنِ الثَّالِثِ الَّذِينَ شَهِدَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا
وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ وَلَا دُنُوَّهُ كَانَتْ فِي آخِرِ الْقَرْنِ الْأَوَّلِ وَنَشَأَتْهُ فِي الْقَرْنِ الثَّانِي وَاجْتَهَدَ وَافْتَى فِي آخِرِ الْقَرْنِ
الْبَاقِي وَصَدْرًا مِنَ الْقَرْنِ الثَّالِثِ* (أَنْشَدَنِي) الصَّدْرُ الْكَبِيرُ شَرَفُ الدِّينِ أَحْمَدُ بْنُ مُؤَيَّدٍ قَالَ أَنْشَدَنِي الصَّدْرُ
الْعَلَامَةُ صَدْرُ الْإِمَامَةِ أَبُو الْمُؤَيَّدِ مُوَفَّقُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَكِّيُّ الْخَوَارَزْمِيُّ لِنَفْسِهِ*

شعر

كَذَا الْقَمَرُ الْوَاضِحُ خَيْرُ الْكَوَاكِبِ
فَمَذْهَبُهُ لَا شَكَّ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ

غَدَا مَذْهَبُ النُّعْمَانِ خَيْرَ الْمَذَاهِبِ
تَفَقَّهَ فِي خَيْرِ الْقُرُونِ مَعَ التَّقَى

دوسری نوع

اس میں امام اعظم کے وہ فضائل و مناقب بیان کئے گئے ہیں کہ آپ کے بعد آنے والے دیگر اصحاب مذاہب میں سے کوئی
بھی آپ کے ان فضائل میں شریک نہیں ہے اور وہ فضیلت یہ ہے کہ

❀ امام اعظم صحابہ کرام کے زمانے میں پیدا ہوئے ❀

حضرت ”شیخ المعمر رشید الدین احمد بن مفرج بن مسلمہؒ“ سند عالی کے ساتھ دمشق میں حضرت ”امام حافظ ابوالقاسم علی
بن حسین بن ہبہ اللہ شافعیؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ وہ فرماتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوفرج سعید بن ابی رجاہ صیرفیؒ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوحسین اسکافیؒ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوعبداللہ بن مندہ اصفہانیؒ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے الاستاذ حضرت ”ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاریؒ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”احمد بن محمد کو فی رحمۃ اللہ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”عبداللہ بن ابراہیم رحمۃ اللہ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”حسن خلال رحمۃ اللہ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”مزاحم بن ذواد بن علیہ رحمۃ اللہ“ کو

○ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سن ۶۱ ہجری کو پیدا ہوئے

اور ۱۵۰ ہجری کو فوت ہوئے، لیکن یہ قول صرف حضرت ”حسن خلال رحمۃ اللہ“ کا ہے۔ جب کہ مشہور قول یہ ہے کہ آپ کی ولادت ہوئی ۸۰ ہجری میں ہوئی، اس کی خبر مجھے مشائخ ثلاثہ نے دی ہے (مشائخ ثلاثہ سے مراد)

○ حضرت ”شرف الدین حسن بن ابراہیم بن حسن بن یوسف رحمۃ اللہ“ نے دمشق میں بیان کی

○ حضرت ”شرف الدین بن ابومحمد عبدالعزیز بن محمد بن عبد بن عبد محسن رحمۃ اللہ“ نے جمہیں بیان کی (اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت

فرمائے)

○ اور حضرت ”عزالدین عبدالرزاق رحمۃ اللہ“ بیان کرتے ہیں کہ

○ ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”رزق اللہ رحمۃ اللہ“ نے موصل میں (انہوں نے اس حدیث کی روایت کی اجازت

عطا فرمائی ہے)

○ سب بزرگ روایت کرتے ہیں، حضرت ”تاج الدین ابوالیسین زید بن حسن بن زید کندی رحمۃ اللہ“ سے۔

○ رگوہ روایت کرتے ہیں حضرت ”ابومنصور عبدالرحمن بن محمد قزاز رحمۃ اللہ“ سے۔

○ وہ روایت کرتے ہیں: حضرت ”حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب رحمۃ اللہ“ سے

○ وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”تنوخی رحمۃ اللہ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے میرے والد رحمۃ اللہ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”محمد بن حمدان رحمۃ اللہ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”احمد بن صلت رحمۃ اللہ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”ابو نعیم رحمۃ اللہ“ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے

”حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ ۸۰ ہجری کو پیدا ہوئے۔

یونہی حضرت ”قاضی ابو عبداللہ حسین بن علی صیری رحمۃ اللہ“ نے روایت نقل کی ہے (وہ فرماتے ہیں) ہمیں خبر دی ہے حضرت

احمد بن مفرج بن مسلمہ رحمۃ اللہ نے (اس طرح کہ حدیث روایت کرنے کی اجازت دی ہے) حضرت ”ابن بطی رحمۃ اللہ“ سے۔

○ انہوں نے حضرت ”ابوالفضل حسن بن خیرون رحمۃ اللہ“ سے۔

- انہوں نے حضرت ”قاضی صیری رحمہ اللہ“ سے۔
- انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد صیرفی رحمہ اللہ“ سے۔
- انہوں نے حضرت ”علی بن عمرو حریری رحمہ اللہ“ سے۔
- انہوں نے حضرت ”علی بن محمد نخعی رحمہ اللہ“ سے۔
- انہوں نے حضرت ”حارث بن ابی اسامہ رحمہ اللہ“ سے۔
- انہوں نے حضرت ”محمد بن سعد رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔
- وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”واقدی رحمہ اللہ“ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے
- میں نے حضرت ”حماد بن ابی حنیفہ رحمہ اللہ“ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے

”میرے والد سن ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے“

یونہی حضرت ”حافظ ابو القاسم طلحہ بن محمد بن جعفر نعار رحمہ اللہ“ اپنی مسند میں ذکر کرتے ہیں کہ انہی ایام میں حضرت ”عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رحمہ اللہ“ اور حضرت ”ابو امامہ باہلی رحمہ اللہ“، حضرت ”واثلہ بن اسقع رحمہ اللہ“، حضرت ”عمر بن حریث رحمہ اللہ“، حضرت ”عبداللہ بن ابی اوفی رحمہ اللہ“ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا وصال ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سب سے کمزور حضرت ”محمد عربی خوارزمی رحمہ اللہ“ کہتا ہے، اس تحقیق سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ صحابہ کرام کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے، اور آپ اُس زمانے والوں میں سے ہیں جن کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے خیر کی گواہی دی تھی اور ان کو عادل قرار دیا تھا، اس سلسلہ میں محدثین کا اختلاف ہے، بعض محدثین آپ کو دوسری قرن میں قرار دیتے ہیں اور بعض اس کا انکار کرتے ہیں، تاہم اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ تیسری قرن میں سے ہیں، ان کے بارے میں بھی رسول اکرم ﷺ نے عدالت کی گواہی دی ہے، اور سب کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ آپ کی پیدائش پہلی قرن کے آخر میں ہے اور آپ کی زیادہ عمر دوسری قرن میں گزری ہے، آپ نے اجتہاد اور فتویٰ دینے کا سلسلہ دوسری قرن کے آخر میں شروع کیا، اور تیسری قرن کے شروع تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

حضرت ”صدر الکبیر شرف الدین احمد بن مؤید رحمہ اللہ“ نے مجھے یہ اشعار سنائے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ اشعار حضرت ”صدر العلامة صدر الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد کی خوارزمی رحمہ اللہ“ نے سنائے

نعمان کا مذہب سب سے اچھا مذہب ہو چکا ہے جیسا کہ چمکتا ہوا چاند، ستاروں سے اچھا ہوتا ہے

آپ نے خیر القرون میں فقہ حاصل کی ساتھ ہی ساتھ تقویٰ بھی حاصل کیا، بے شک آپ کا مذہب سب سے اچھا مذہب ہے

☆ وأما النوع الثالث ☆

مِنْ مَنَاقِبِهِ وَفَضَائِلِهِ الَّتِي لَمْ يُشَارِكْ فِيهَا أَحَدٌ بَعْدَهُ أَنَّهُ رَوَى عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَالِهَ وَسَلَّم*

(فَإِنَّ الْعُلَمَاءَ) اتَّفَقُوا عَلَى ذَلِكَ وَإِنْ اخْتَلَفُوا فِي عَدَدِهِمْ *فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ أَنَّهُمْ سِتَّةٌ وَامْرَأَةٌ* وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ خَمْسَةٌ وَامْرَأَةٌ* وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ سَبْعَةٌ وَامْرَأَةٌ*
(أَمَّا الْقَوْلُ الْأَوَّلُ)

9/ فَقَدْ أَخْبَرَنِي بِهِ الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي الْمَعَالِي بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقَاسِمِ ابْنِ مَعْنٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ الْهَذَلِيِّ بِقِرَاءَةِ عَلِيٍّ بِالسَّيِّئَةِ النَّبَوِيَّةِ تَجَاهَ الرُّوْضَةِ الشَّرِيفَةِ زَادَهَا اللَّهُ عَظَمَةً وَمَهَابَةً قَالَ أَخْبَرَنِي الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمَرَ الْقُرْطُبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الصَّالِحُ أَبُو الْفَتْحِ مَحْمُودُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَحْمُودِيُّ*

(وَأَخْبَرَنِي) الشَّيْخُ الْمُعَمَّرُ عَبْدُ الْقَادِرِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْقُرْظِيُّ وَنَاوَلَنِي أَصْلَ كِتَابِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي غَالِبٍ الْعُمَرِيُّ إِجَارَةً كِلَاهُمَا عَنِ الشَّرِيفِ أَبِي السَّعَادَاتِ أَحْمَدَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَيْسَى مُحَمَّدَ ابْنِ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ الْمُعْتَصِمِ بْنِ الرَّشِيدِ بْنِ الْمَهْدِيِّ بْنِ الْمَنْصُورِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ السَّمْنَانِيُّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَيْسَى النَّهْفَقِيِّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ قَدِمَ عَلَيْنَا بَغْدَادَ يُرِيدُ الْحَجَّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ ابْنِ أَحْمَدَ الدَّهْلِيِّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرُوَيْهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُرُورِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ مُغَلِّسِ الْحِمَانِيُّ أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَاضِي عَنْ أَبِي يُونُسَ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقَاضِي أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَلَبَ الْعِلْمَ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ*

10/ (وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ) قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ النَّهْفَقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنِ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْيَمَانِيُّ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ بَابُوَيْهِ الْأَسَوَارِيُّ بِشِيرَارَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

(9) (أَخْرَجَهُ أَبُو يَعْلَى فِي الْمُسْنَدِ (2837) (وَابْنُ مَاجَه (224) فِي الْمَقْدَمَةِ: بَابُ فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَمْدُ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ وَابْنُ نَعِيمٍ فِي حَلِيَةِ الْأَوْلِيَاءِ 323:8 وَالْخَطِيبُ فِي تَارِيخِ بَغْدَادَ 207:4-208:4 وَفِي الرَّهْلَةِ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ (3-2-1) وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ 16:1-

(10) (أَخْرَجَهُ الْمُصَلِّفِيُّ فِي مُسْنَدِ الْإِمَامِ (481) (وَالْحَافِظُ ابْنُ عَسَاكَرٍ فِي تَارِيخِ دِمَشْقٍ 234:4 وَبِشْرٍ لَهُ حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ: أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ (5130) فِي الْأَدَبِ: بَابُ فِي السُّرُوحِ وَاحِدٌ 194:5 وَالْبَيْهَقِيُّ فِي تَعْمِيقِ الْإِيمَانِ 368 (411) (وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ الْكَبِيرِ 172:1:3-

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَصْفَهَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَقَدِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْكُوفَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ وَرَأَيْتُهُ وَسَمِعْتُ مِنْهُ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعٍ عَشْرَةَ سَنَةً سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمَى وَيُصَمُّ*

11/ (وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ) إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْفَقِيِّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ الدِّمَشْقِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو زُفَرٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْحُسَيْنِ الطَّبْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُكْرَمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُكْرَمِ الْبَغْدَادِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَمَاعَةَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ وَلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِينَ وَأَنَا ابْنُ سِتَّةٍ عَشَرَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ رَأَيْتُ حَلَقَةً عَظِيمَةً فَقُلْتُ لِأَبِي حَلَقَةٌ مِنْ هَذِهِ فَقَالَ حَلَقَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ*

12/ (وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ) قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ النَّهْفَقِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ غِيَاثٍ الْقَاضِي الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْجُلُودِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ التَّمْتَامِ يَحْيَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رُزِقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وَلَدًا لِي قَالَ فَإِنَّ أُنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الْإِسْتِغْفَارِ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تُرْزَقُ بِهِمَا الْوَلَدُ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَكْثُرُ الصَّدَقَةَ وَيَكْثُرُ الْإِسْتِغْفَارَ قَالَ جَابِرٌ فَوَلَدَ لَهُ تِسْعَةُ ذُكُورٍ*

(وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ) قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ النَّهْفَقِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ غِيَاثٍ الْقَاضِي الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْجُلُودِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ التَّمْتَامِ يَحْيَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي أُوْفَى يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَحْفَصٍ قِطَاعٍ بَنَى اللَّهُ تَعَالَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ*

13/ (وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ) قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ النَّهْفَقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

(11) أخرجه المصنف في مسند الامام (33) والخطيب في تاريخ بغداد 3: 32، والمراقى في تخریج اھابیت اھباء علوم الدین 1: 6، وذكره المتقی الرندی في كنز العمال (2885)

(12) أخرجه الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی في جزء جمعه قاله الحافظ بدر الدین العینی في العمدة 3: 481 في

الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ الْحَنْفِيُّ إِمْلَاءً بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ سِنَانٍ الْيَامِيُّ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْجُنْدِيِّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُظْهَرُ شِمَاتُهُ لِأَخِيكَ فِيعَافِيهِ اللَّهُ وَيُبْتَلِيكَ *

14/ (وبهذا الإسناد) قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ النَّهْفَقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدُّورِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ صَاحِبَ الرَّأْيِ سَمِعَ عَائِشَةَ ابْنَةَ عَجْرَدٍ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَكْثَرَ جُنْدِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ لَا آكُلُهُ وَلَا أَحْرِمُهُ * فَهَؤُلَاءِ سِتَّةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَامْرَأَةٍ مِنَ الصَّحَابِيَّاتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

(وَأَمَّا مَنْ) قَالَ بَانْتَهُمْ خَمْسَةٌ وَامْرَأَةٌ فَأَخْرَجَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَذَلِكَ لِوَجْهَيْنِ (أَحَدُهُمَا) أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَلِدَ سَنَةَ ثَمَانِينَ عِنْدَ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ فَكَيْفَ يَتَصَوَّرُ أَنْ يَرَوِيَ عَنْهُ (وَالثَّانِي) أَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ مُعْنَعٌ مِنَ الْإِحَادِيثِ الَّتِي يَدْخُلُهَا التَّدْلِيلُ فَيُظَنُّ الرَّاوي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ سَمِعَهُ مِنْهُ وَالذَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ فِي سَائِرِ الْإِحَادِيثِ سَمِعْتُ وَفِي رِوَايَتِهِ عَنْ جَابِرٍ مَا قَالَ سَمِعْتُ وَأَمَّا قَالَ عَنْ جَابِرٍ كَمَا هُوَ عَادَةُ التَّابِعِينَ فِي إِرْسَالِ الْإِحَادِيثِ حَتَّى قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا قُلْتُ لَكُمْ أَخْبَرَنِي فَلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَهُوَ الَّذِي أَخْبَرَنِي عَنْهُ وَإِذَا قُلْتُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَدْ أَخْبَرَنِي عَنْهُ جَمَاعَةٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ *

(وَأَمَّا مَنْ) قَالَ إِنَّهُ لَقِيَ سَبْعَةً مِنَ الصَّحَابَةِ فَالْحَقَّ بِهِؤُلَاءِ السِّتَّةِ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْمُزَنِيُّ وَفِيهِ كَلَامٌ أَيْضاً فَإِنَّهُ مَاتَ فِي إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَمَاتَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَنَةَ سِتِينَ فَكَيْفَ يَتَصَوَّرُ رُؤْيَاهُ وَرِوَايَتُهُ عَنْهُ *

(وَأَمَّا) أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَغَيْرُهُ مِنْ هَؤُلَاءِ فَلَا مَانِعَ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ اشتهرت الروايات في ذلك فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اخْتَلَفُوا فِي وَقَاتِهِ * فَقِيلَ سَنَةَ إِحْدَى وَتِسْعِينَ * وَقِيلَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَتِسْعِينَ * وَقِيلَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ فَيَكُونُ عُمَرُ أَبِي حَنِيفَةَ يَوْمَ مَاتَ أَكْثَرَ مِنْ عَشْرِ سِنِينَ بِالِاتِّفَاقِ * وَعِنْدَ الْبَعْضِ ثَلَاثِينَ سَنَةً فَأَيُّ مَانِعٍ مِنْ صِحَّةِ رِوَايَتِهِ عَنْهُ *

(13) أخرجه المصنف في مسند الامام (482) والترمذي (2506) في صفة القيامة والطبراني في الكبير (127): 22 (وابونعيم في الحلية 186:5 والخطيب في تاريخ بغداد 95:9-96-

(14) أخرجه الحافظ صدر الدين المصنف في "مسند الامام" (٤٠٤) قلت: وقد أخرج ابو داود (٣٨١٣) في الاطعمة: باب في اكل الجراد وابن ماجه (٣٢١٩) في الصيد: باب صيد الحيتان والجراد والخطيب في "تاريخ بغداد" ٧٢:١٤ واللفظ لابي داود عن سلمان قال: مثل النبي عليه وسلم عن الجراد فقال: "أكثر جنود الله لا آكله ولا

تیسری نوع

اس میں امام اعظم کے وہ فضائل و مناقب ذکر کئے گئے ہیں جس میں آپ کے بعد میں آنے والا کوئی بھی شریک نہیں ہو سکا، وہ

یہ کہ

✽ آپ بلا واسطہ صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں ✽

علماء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ نے صحابہ کرام سے روایت لی ہے، لیکن ان کی تعداد کتنی ہے، اس میں اختلاف ہے بعض کا کہنا ہے کہ ۶ صحابہ اور ایک صحابیہ سے روایت لی ہے، بعض کہتے ہیں: پانچ صحابہ کرام اور ایک صحابیہ سے روایت لی ہے اور کچھ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے ۷ صحابہ کرام اور ایک صحابیہ سے روایت لی ہے پہلے قول کی دلیل:

ہمیں خبر دی ہے حضرت ”الشیخ الامام ابو بکر عبد اللہ بن مبارک بن محمد بن ابی معالی بن محمد بن حسن بن علی بن عبد اللہ بن حسن بن علی بن احمد بن علی بن حسن بن محمد بن عقیل بن عثمان بن ابی بکر بن ابی عبد اللہ قاسم بن معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود ہذلی رحمہ اللہ“ نے (اس طرح کہ مدینہ منورہ میں روضہ اطہر ”اللہ تعالیٰ اس کی عزت اور احترام میں اضافہ فرمائے“ کے سامنے میں نے ان کے سامنے یہ حدیث پڑھ کر سنائی)

○ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہمیں بیان کی ہے حضرت ”امام ابو عبد اللہ محمد بن عمر قرطبی رحمہ اللہ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”الشیخ الصالح ابو الفتح محمود بن احمد بن علی محمودی رحمہ اللہ“ نے۔

○ ہمیں خبر دی ہے حضرت ”الشیخ المعمر عبد القادر بن عبد الجبار قزوینی رحمہ اللہ“ نے۔ (اور ان کی اصل کتاب مجھے دی، اس میں روایت ہے) حضرت ”عبد الرحمن بن احمد بن ابی غالب عمری رحمہ اللہ“ سے (اس طرح کہ انہوں نے یہ حدیث روایت کرنے کی اجازت عطا فرمائی)

○ دونوں نے حضرت ”الشریف ابو السعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد بن محمد بن عبد اللہ بن ابی عیسیٰ محمد بن متوکل بن معصم بن رشید بن مہدی بن منصور بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ وہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ حدیث حضرت ”ابو الحسن احمد بن ابی حسن سمعانی رحمہ اللہ“ نے بیان کی ہے۔

○ انہوں نے حضرت ”ابو الحسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنی رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس طرح کہ ان کے ہاں یہ حدیث پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا) آپ سفر حج کے دوران ہمارے پاس بغداد تشریف لائے تھے۔

○ آپ فرماتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو احمد محمد بن عبد اللہ بن خالد بن احمد ذہلی رحمہ اللہ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن عمرو بن عبد الرحمن مروزی رحمہ اللہ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو العباس احمد بن صلت بن مغلس جہانی رحمہ اللہ“ نے۔

- وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”بشر بن ولید قاضی رضی اللہ عنہ“ نے۔
- انہوں نے روایت کی ہے حضرت ”ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم قاضی رضی اللہ عنہ“ سے۔
- وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے۔
- آپ فرماتے ہیں کہ

”میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے“

کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے“

(۱) اسی اسناد کے ہمراہ مروی ہے

- آپ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو الحسن علی بن احمد نہفقنی رضی اللہ عنہ“ نے۔
- وہ فرماتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابو علی حسن بن علی بن محمد بن اسحاق یمانی دمشقی رضی اللہ عنہ“ نے۔
- وہ فرماتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابو الحسن علی بن بابویہ اسواری رضی اللہ عنہ“ نے۔ (شیراز میں)
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”جعفر بن محمد بن علی اصفہانی رضی اللہ عنہ“ نے۔
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”یونس بن حبیب رضی اللہ عنہ“ نے۔
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابوداؤد طیالسی رضی اللہ عنہ“ نے۔
- انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کی۔
- حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں ”میں سن ۸۰ ہجری میں پیدا ہوا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ سن ۹۴ ہجری میں کوفہ تشریف لائے

میں نے ان کی زیارت بھی کی اور ان سے حدیث کا سماع بھی کیا

، اس وقت میری عمر ۱۴ برس تھی، میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تمہیں کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے“

(۲) اسی اسناد کو حضرت ”ابو الحسن علی بن نہفقنی رضی اللہ عنہ“ تک پہنچا کر آگے سند یوں بیان کرتے ہیں

- وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو الحسن بن دمشقی رضی اللہ عنہ“ نے۔
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابوزفر عبدالعزیز بن حسن طبری رضی اللہ عنہ“ نے۔
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابوبکر مکرم ابن احمد بن مکرم بغدادی رضی اللہ عنہ“ نے۔
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”محمد بن سماعۃ رضی اللہ عنہ“ نے
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”بشر بن ولید قاضی رضی اللہ عنہ“ نے۔
- وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابو یوسف قاضی رضی اللہ عنہ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں: میں سن ۸۰ ہجری میں پیدا ہوا اور اپنے والد محترم کے ہمراہ سن ۹۶ ہجری میں حج کیا، اس وقت میری عمر ۱۶ برس تھی جب ہم مسجد حرام میں داخل ہوئے تو وہاں میں نے ایک بہت بڑا حلقہ دیکھا، میں نے اپنے والد محترم سے پوچھا کہ یہ حلقہ کس کا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حلقہ حضرت ”عبداللہ بن حارث بن جزء بیدی رضی اللہ عنہ“ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں ان کا حلقہ ہے،

میں ان کے حلقے میں آیا، میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے

وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ”جو اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تمام ضروریات اور اس کے رزق کا انتظام ایسی جگہ سے کر دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا“
(۳) اسی اسناد کے ہمراہ مروی ہے

آپ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوالحسن علی بن احمد نہفقنی رضی اللہ عنہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوالحسن بن علی دمشقی رضی اللہ عنہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابوالحسن علی بن غیاث قاضی بغدادی رضی اللہ عنہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”محمد بن موسیٰ رضی اللہ عنہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”جلودی محمد بن عیاش رضی اللہ عنہ“ نے

○ انہوں نے حضرت ”تتمام یحییٰ بن قاسم رضی اللہ عنہ“ سے

○ انہوں نے روایت کی ہے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ روایت کرتے ہیں“ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ایک انصاری آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھے کبھی اولاد نہیں ملی اور میرا کوئی بچہ نہیں ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کثرت سے استغفار کیوں نہیں کرتے ہو اور کثرت سے صدقہ کیوں نہیں کرتے ہو؟ کیونکہ ان دونوں کی بدولت اولاد ملتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ آدمی کثرت سے صدقہ کرنے لگا اور کثرت سے استغفار کرنے لگا گیا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے ہاں ۹ بیٹے پیدا ہوئے۔

(۴) اسی اسناد کے ہمراہ مروی ہے

○ آپ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوالحسن علی بن احمد نہفقنی رضی اللہ عنہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوالحسن بن علی دمشقی رضی اللہ عنہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابوالحسن علی بن غیاث قاضی بغدادی رضی اللہ عنہ“ نے

- وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”محمد بن موسیٰؓ“ نے
- وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”جلودی محمد بن عیاشؓ“ نے
- انہوں نے اس کو روایت کیا ہے حضرت ”تمتام تکی بن قاسمؓ“ سے
- انہوں نے روایت کی ہے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے

امام اعظم ابوحنیفہ روایت کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے
 ”رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے اگرچہ کچھور کی گٹھلی کے برابر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔“

(۵) اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے

- آپ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حضرت ”ابوالحسن علی بن احمد نہفقنیؓ“ نے
- وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابوعلی الحسن بن علی دمشقیؓ“ نے
- وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابومحمد عبداللہ بن محمد بن حسین حنفیؓ“ نے
- یہ حدیث انہوں نے ہمیں کوفہ میں املاء کروائی وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”طلحہ بن سنان یامیؓ“ نے
- وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ہناد بن سریؓ“ نے
- انہوں نے یہ حدیث حضرت ”ابوسعید جندیؓ“ سے روایت کی ہے
- انہوں نے یہ حدیث حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے روایت کی

امام اعظم فرماتے ہیں میں نے حضرت واثلہ بن اسقعؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا
 ”رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی آزمائش کو ظاہر مت کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو عافیت عطاء کر دے گا اور تجھے اس میں مبتلا کر دے گا“

(۶) اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے

- آپ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حضرت ”ابوالحسن علی بن احمد نہفقنیؓ“ نے
- وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابوعلی حسن بن علی دمشقیؓ“ نے
- وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابومحمد عبداللہ بن کثیر رازیؓ“ نے
- وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”عبدالرحمن بن ابی حاتم رازیؓ“ نے
- وہ اس حدیث کو حضرت ”عباس بن محمد دوزیؓ“ سے روایت کرتے ہیں

○ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ“ نے
○ وہ کہتے ہیں کہ

امام اعظم ابو حنیفہ جو کہ صاحب رائے (یعنی مجتہد) سیدہ عائشہ بنت عجر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں
، وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا شکر ”نڈی“ ہے میں اس کو کھاتا بھی
نہیں ہوں اس کو حرام بھی قرار نہیں دیتا۔

یہ ہیں ۶ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ایک صحابیہ خاتون جن کا تعلق صحابیات سے ہے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان سے روایت کرتے
ہیں۔

جن لوگوں کا موقف یہ ہے کہ وہ صحابہ کرام جن سے امام اعظم روایت کرتے ہیں ان کی تعداد ۵۵ ہے اور ایک خاتون صحابیہ ہیں
وہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کو امام اعظم کے شیوخ سے خارج کرتے ہیں اور اس کی دو وجہ ہیں
(۱) اکثر علماء کے نزدیک امام اعظم سن ۸۰ ہجری کو پیدا ہوئے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سن ۹۷ ہجری کو فوت ہو گئے، تو کیسے متصور
ہو سکتا ہے کہ امام اعظم ان سے روایت کریں۔

(۲) یہ حدیث معنعن ہے اور معنعن ان احادیث میں سے ہوتی ہے جس کے اندر تدریس داخل ہو جاتی ہے راوی یہ گمان کرتا
ہے کہ اس نے اپنے شیخ سے سنا ہے لیکن اس نے اپنے شیخ سے سنا نہیں ہوتا، اس کی دلیل یہ ہے کہ باقی تمام احادیث میں امام اعظم
نے ”سمعت“ فرمایا ہے جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث میں آپ نے سمعت نہیں فرمایا بلکہ عن جابر فرمایا جیسا کہ حدیث کے
ارسال کرنے میں تابعین کی عادت ہے، حتیٰ کہ حضرت ”ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ نے یہ کہا ہے کہ جب میں تمہیں یہ کہوں کہ مجھے اس حدیث کی
خبر دی ہے فلاں شخص نے حضرت ”عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے یہاں پر روایت کرتے ہوئے لفظ یہ بولوں ”اخبارنی فلاں
عن عبد اللہ بن مسعود“ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مجھے اس شخص نے عبد اللہ بن مسعود کے حوالے سے خبر دی ہے اور جب میں یہ کہوں ”
قال عبد اللہ“ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عبد اللہ کے حوالے سے مجھے پوری ایک جماعت نے خبر دی ہے۔

اور جن کا موقف یہ ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ ۷ صحابہ کرام سے ملے ہیں انہوں نے ان ۶ کے ہمراہ حضرت معقل بن یسار
مزنی رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کیا ہے مگر اس پر بھی اعتراض ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ بن سفیان
رضی اللہ عنہ کی امارت میں فوت ہوئے اور حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سن ۶۰ ہجری کو فوت ہوئے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ امام اعظم نے ان کو
دیکھا ہو اور ان سے ملاقات کی ہو۔

بہر حال حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا امام اعظم کے شیوخ میں سے ہونا اس میں کوئی مانع نہیں ہے اس
سلسلے میں روایات مشہور ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات میں اختلاف ہے بعض مؤرخین نے کہا کہ آپ کا وصال سن ۹۱
ہجری میں ہوا اور بعض نے یہ کہا ہے کہ ۹۲ ہجری میں آپ کا وصال ہوا، بعض نے یہ کہا ہے کہ ۹۳ ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔ اس
طرح امام اعظم کی عمر جس دن حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا وصال ہے وہ بالاتفاق ۱۰ سال سے زیادہ ہی ہے، اور بعض مؤرخین کے

نزدیک ۳۰ سال ہے۔ تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں اور ان کی روایت صحیح ہونے میں کوئی چیز مانع ہے؟

☆ وأما النوع الرابع ☆

مِنْ مَنَاقِبِهِ وَفَضَائِلِهِ الَّتِي تَفَرَّدَ بِهَا وَلَمْ يُشَارِكْ فِيهَا مَنْ بَعْدَهُ أَنَّهُ اجْتَهَدَ وَافْتَى فِي زَمَنِ التَّابِعِينَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

(عَلَى مَا أَخْبَرَنِي) الشَّيْخُ الْمُعَمَّرُ أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَرَّجِ بْنِ مُسْلِمَةَ بِدَمَشْقَ إِجَازَةً قَالَ أَنبَأَنِي الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ هَبَةَ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْفَرَجِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الرَّجَاءِ الصَّرَفِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّجَاءِ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْإِسْكَافِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُنْدَةَ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَعْقُوبَ الْحَارِثِيُّ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ يَقُولُ خَرَجَ الْأَعْمَشُ إِلَى الْحَجِّ فَشِيعَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمَّا أَتَى الْقَادِسِيَّةَ رَأَوْهُ مَغْمُومًا فَقَالُوا فِي ذَلِكَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ شِيعْنَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ اذْعُوهُ لِي فَدَعُونِي وَكَانَ يَعْرِفُنِي بِمُجَالَسَةِ أَبِي حَنِيفَةَ فَقَالَ لِي ارْجِعْ إِلَى الْمِصْرِ وَسَلِّ أبا حَنِيفَةَ أَن يَكْتُبَ لِي الْمَنَاسِكَ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَأَمَّلَا عَلَيَّ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهَا إِلَى الْأَعْمَشِ *

(وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ) قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ الْحَارِثِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرِيَّ يَقُولُ كَانَتْ أَشْيَاخُنَا يُفْتُونَ وَيُهَابُونَ فَإِذَا وَافَقَ فُتْيَاهُمْ فُتْيَا أَبِي حَنِيفَةَ سَرُّوا بِذَلِكَ قُلْتُ مَنْ هُمْ قَالَ مِنْهُمْ الْأَعْمَشُ *

(وَبِهِ) قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيُّ الْبُخَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ صَاحِبُ الْأَمْلَاءِ يَبْلُغُ حَدَّثَنَا بِشَرِّ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ قَالَ لَقِيتُ الْأَعْمَشَ فَقَالَ صَاحِبُ هَذَا الَّذِي يُخَالِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ فِيمَا يُخَالِفُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقُهَا وَصَاحِبُكَ يَقُولُ لَيْسَ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقُهَا فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ حَدَّثْتَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقُهَا فَقَالَ الْأَعْمَشُ وَأَيْنَ حَدِيثُ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ حَدَّثْتَنَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ بَرِيرَةٍ فَقَالَ أَبُو يُوسُفَ فَلَوْ كَانَ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقُهَا لَمَا كَانَ لِلتَّخْيِيرِ مَعْنَى لِأَنَّ عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ اشْتَرَتْهَا فَلَوْ كَانَ بَيْعُهَا طَلَاقُهَا لَمَا خَيْرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْأَعْمَشُ يَا يَعْقُوبُ هَذَا فِي هَذَا قَالَ نَعَمْ *

(قَالَ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيُّ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى أَنَّ الْأَعْمَشَ قَالَ إِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ يُحْسِنُ الْمَعْرِفَةَ بِمَوَاضِعِ الْفِقْهِ الدَّقِيقَةِ وَغَوَرِ غَوَامِضِ الْعُلُومِ الْخَفِيَّةِ رَأَاهَا أَبُو حَنِيفَةَ فِي ظُلْمَةٍ أَمَا كَيْفَ مِنْ فَيَسِّحِ ضَوْءَ سِرَاجٍ قَلْبِهِ حَيْثُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي *

15/ (وَبِهِ) قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ الْبُخَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ بَشْرِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسْئَلَةٍ فَقَالَ عَلَيْكَ بِأَهْلِ تِلْكَ الْحَلْقَةِ فَإِنَّهُمْ إِذَا وَقَعَتْ لَهُمْ مَسْئَلَةٌ لَا يَزَالُونَ يُدِيرُونَهَا حَتَّى يُصِيبُوهَا يَعْنِي حَلْقَةَ أَبِي حَنِيفَةَ*

(وَبِهِ) قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو الْعَبْقَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ صَحِبْتُ الشَّعْبِيَّ فِي السَّفِينَةِ فَقَالَ لَا نَذَرُ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا كُفَّارَةٍ فِيهِ * فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (وَأَنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا) * وَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ فِيهِ الْكُفَّارَةَ فَقَالَ أَقْيَاسُ أَنْتَ*

(وَبِهِ) قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ الْبُخَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّرْحَسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَا تَقُولُ فِي حُرَّةٍ تَحْتَ عَبْدٍ كَمْ طَلَقُهَا فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ فَأَخْبَرْتُ حَمَادًا فَقَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ*

16/ (أَبْنَابِي) أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَرَّجِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ خَيْرُونَ عَنْ أَبِي بَكْرِ الْخَيَّاطِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْعَلَّافِ عَنِ الْقَاضِي عُمَرَ الْأَشْنَانِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبَانَ النَّخْعِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَمَانِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ الْأَعْمَشِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى وَابْنُ شُرْمَةَ فَالْتَفَتَ أَبُو حَنِيفَةَ إِلَيْهِ وَكَانَ اكْبَرَهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّكَ فِي أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ وَآخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَقَدْ كُنْتُ تُحَدِّثُ فِي عَلَيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِأَحَادِيثٍ لَوْ سَكَتَ عَنْهَا كَانَ خَيْرًا لَكَ فَقَالَ الْأَعْمَشُ أَلَمْثَلِي يُقَالُ هَذَا أَسْنِدُونِي أَسْنِدُونِي حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِي وَلِعَلِّي بِنُ أَبِي طَالِبٍ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ أَحَبَّكُمْ وَأَدْخِلِ النَّارَ مَنْ أَبْغَضَكُمْ فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (الْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ) * قَالَ فَقَالَ

أَبُو حَنِيفَةَ قُومُوا لَا يَجِيءُ بِأَظْهَرَ مِنْ هَذَا قُومُوا لَا يَجِيءُ بِأَحْكَمَ مِنْ هَذَا قَوْلَ اللَّهِ مَا خَرَجْنَا مِنَ الْبَابِ

(١٥) أخرجه الحافظ صدر الدين المصكفي في "مسند الامام" (٢٩٤) وابن حبان (٤٢٧١) والبخاري (٦٧٥٤) واحمد

١٨٦:٦ وابوداود (٢٩١٦) في الفرائض: باب في الولاء-

(١٦) أخرجه الامام عبدالرحمان ابن الجوزي في "الموضوعات" ١: ٤٠٠ وقال: لهذا حديث موضوع وكذب على الاعمش. والواضع له اسحاق النخعي. وكذا قال عبد الرحمان السيوطي في "اللائلي المصنوعة في الاحاديث الموضوعه" ٣٨١:١ موضوع. وترتيب الموضوعات للامام تميم الدين الذهبي ١٢١:١ والفوائد المجموعة في الاحاديث الموضوعه ٢٨٢:١٠ للشوكاني -

حَتَّى مَاتَ الْأَعْمَشُ * فَبُكْتُ بِمَا ذُكِّرْنَا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ مُقَدِّمًا فِي الْفُتُوَى مُعَظَّمًا فِي زَمَنِ التَّابِعِينَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

چوتھی نوع

(اس میں امام اعظم کے وہ فضائل و مناقب ذکر کئے گئے ہیں جو صرف آپ ہی کا خاصہ ہیں اور ان میں آپ کے بعد کوئی شخص ان مناقب میں شریک نہیں ہوا۔ اور وہ فضیلت یہ ہے کہ

✽ امام اعظم نے تابعین کے زمانہ میں اجتہاد کیا ہے اور فتویٰ دیا ہے ✽

اس کی دلیل یہ ہے کہ

○ ہمیں خبر دی حضرت ”شیخ معمر احمد بن مفرج بن مسلمہ رحمہ اللہ“ نے دمشق میں اور اس روایت کی اجازت بھی دی ہے۔

○ وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”حافظ ابو القاسم علی بن حسین بن ہبہ اللہ رحمہ اللہ“ نے

○ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”ابو فرج سعید بن ابی رجاہ صیرفی رحمہ اللہ“ سے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو رجاہ حسین بن احمد بن محمد اسکاف رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن مندہ رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے الاستاذ حضرت ”ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”حسن بن معروف رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابو بکر رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”یحییٰ بن معین رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ”علی بن مسہر رحمہ اللہ“ کو کہتے ہوئے سنا

○ وہ کہتے ہیں حضرت ”اعمش رحمہ اللہ“ حج کے لئے روانہ ہوئے تو کوفہ کے بہت سے لوگ ان کے ہمراہ تھے، میں بھی ان میں

شریک ہو گیا، جب آپ قادسیہ پہنچے تو لوگوں نے ان کو پریشان پایا، لوگوں نے ان سے پوچھا تو حضرت ”علی بن مسہر رحمہ اللہ“ نے

دریافت کیا: کیا یہ ہماری جماعت ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اس کو بلاؤ، لوگوں نے مجھے بلایا، وہ مجھے امام اعظم کی

مجالس میں اٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ آپ نے فرمایا: امام اعظم ابو حنیفہ کے پاس جاؤ اور کہو کہ وہ ہمیں مناسک حج کے

بارے میں کچھ لکھ دیں، میں لوٹ کر آیا تو میں نے امام اعظم سے درخواست کی، انہوں نے مجھے مناسک حج لکھوائے پھر میں وہ لے

کر حضرت ”اعمش رحمہ اللہ“ کے پاس آ گیا۔

اسی اسناد کے ہمراہ مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ

○ ہمیں خبر دی حضرت ”ابو محمد بخاری حارثی رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حضرت ”محمد بن احمد بن موسیٰ رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابراہیم بن محمد بن سلام رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے والد نے

○ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ”ابومعاویہ ضریر رحمہ اللہ“ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے بزرگ فتویٰ دیا کرتے تھے اور ان کی بہت ہیبت ہوا کرتی تھی لیکن جب ان کا فتویٰ امام اعظم کے فتویٰ کے موافق ہوتا تو وہ خوش ہو جاتے۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ان میں سے حضرت ”اعمش رحمہ اللہ“ بھی ہیں۔

اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے حضرت ”ابومحمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں کہ

○ ہمیں خبر دی ہے حضرت ”محمد بن حسن رحمہ اللہ“ (جنہوں نے بلخ کے اندر ہمیں یہ روایات املاء کروائیں)

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”بشر بن ولید رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابویوسف رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ”اعمش رحمہ اللہ“ کے ساتھ میری ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا: اسی کا ساتھی ہے جو کہ حضرت ”عبداللہ

بن مسعود رحمہ اللہ“ کی مخالفت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے ان سے کہا: وہ کس معاملے میں ان کی مخالفت کرتے ہیں؟ انہوں

نے کہا: عبداللہ نے کہا ہے ”لوٹڈی کی بیع اس کی طلاق ہے“۔ لیکن تمہارا ساتھی کہتا ہے ”لوٹڈی کی بیع اس کی طلاق نہیں ہے“ میں نے

ان سے کہا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹڈی کی بیع کو طلاق قرار نہیں

دیا“۔ حضرت ”اعمش رحمہ اللہ“ نے کہا: وہ حدیث کہاں ہے؟ میں نے کہا: آپ نے ہی ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”

ابراہیم رحمہ اللہ“ کے واسطے سے، انہوں نے حضرت ”اسود رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا۔ چنانچہ اگر لوٹڈی کی بیع اس کی طلاق ہوتی تو حضرت بریرہ کو اختیار دینے کا

کوئی مطلب نہیں بنتا، اس لئے کہ ام المؤمنین ”سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا“ نے ان کو خرید لیا تھا، اگر لوٹڈی کی بیع اس کی طلاق ہوتی تو

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اختیار نہ دیتے تو حضرت ”اعمش رحمہ اللہ“ نے کہا: اے یعقوب! کیا یہ حدیث اسی بارے میں ہے؟ انہوں نے کہا: جی

ہاں۔

حضرت ”ابومحمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ بیان کرتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ”اعمش رحمہ اللہ“ نے کہا کہ ابوحنیفہ فقہ

کے دقیق مقامات کو بڑے اچھے انداز میں سمجھتے ہیں اور باطنی علوم کی گہرا یوں میں غوطہ زنی کرتے ہیں، انہوں نے حضرت ”امام اعظم

ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کو دیکھا ہے کہ تاریک مقامات میں بھی امام اعظم کا دل چراغ کی طرح چمکتا ہوتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ

میری امت کا چراغ ہے۔

اسی اسناد کے ہمراہ مروی ہے حضرت ”ابومحمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے کہا ہے کہ

○ ہمیں خبر دی میرے والد اور حضرت ”محمد بن عبداللہ بن سہل رحمہ اللہ“ نے

○ وہ دونوں فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”محمد بن احمد بن حفص رحمہ اللہ“ نے

○ انہوں نے اسے حضرت ”بشر بن یحییٰؓ“ سے روایت کیا

○ اور وہ اس کو حضرت ”جریرؓ“ سے روایت کرتے ہیں

○ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ”اعمشؓ“ کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے حضرت اعمش سے کوئی مسئلہ پوچھا تو حضرت اعمش نے فرمایا کہ تم اس حلقے کو لازم پکڑ لو کیونکہ جب ان کو کوئی مسئلہ درپیش آتا ہے تو یہ اس پر مسلسل غور و فکر کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ حق بات تک پہنچ جاتے ہیں اس سے مراد حضرت ”امام اعظمؓ“ کا حلقہ تھا۔

اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؓ“ کہتے ہیں کہ

○ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابراہیم بن علیؓ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”حسین بن عمرو عبقریؓ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابوبکر بن عیاشؓ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ کو سنا آپ فرما رہے تھے کہ میں نے کشتی کے اندر حضرت شععی کی صحبت اختیار کی ہے انہوں نے فرمایا تھا اللہ کی نافرمانی کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہے اور نہ اس کا کوئی کفارہ ہے۔ میں نے ان سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

”وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا“

”اور وہ بیشک بُری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

جبکہ اللہ تعالیٰ نے تو اس میں کفارہ واجب کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ کیا یہ تمہارا قیاس ہے

○ اسی اسناد کے ہمراہ مروی ہے کہ حضرت ”ابو محمد بخاری حارثیؓ“ نے کہا کہ

○ ہمیں خبر دی حضرت ”ابوصالح سرخیؓ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حضرت ”یحییٰ بن آدمؓ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حضرت ”جریر بن عبد الحمیدؓ“ نے

○ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ”شععیؓ“ سے عرض کی: آپ ایسی آزاد عورت کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کسی غلام کے نکاح میں ہو اس کی طلاق کیسے ہوگی؟۔ انہوں نے کہا: حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ نے فرمایا ہے کہ اس کی طلاق اور اس کی عدت عام عورتوں کی طرح ہوگی، میں نے حضرت ”حمادؓ“ کو بتایا تھا، انہوں نے کہا: مجھے حضرت ”ابراہیمؓ“ نے حضرت ”ابن مسعودؓ“ کے واسطے سے اسی کی مثل خبر دی۔

ہمیں خبر دی حضرت ”احمد بن منرج بن مسلمہؓ“ نے

○ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”ابوالفتح محمد بن عبدالباقیؒ“ سے

○ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”ابوالفضل بن خیرونؒ“ سے

○ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”ابوبکر خیاطؒ“ سے

○ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”ابوعبداللہ علافؒ“ سے

○ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”قاضی عمر اشنانیؒ“ سے

○ وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”ابواسحاق بن محمد ان ابان نخعیؒ“ سے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”یحییٰ بن عبدالمجید دحمانیؒ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”شریک بن عبداللہؒ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہم حضرت ”اعمشؒ“ کے پاس تھے جب وہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے، تو ان کے پاس حضرت ”امام ابو

حنیفہ، حضرت ”ابن ابی لیلیٰ اور حضرت ”ابن شرمہؒ“ آئے، حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ نے انکی طرف دیکھا اور وہ ان سب سے بڑے تھے اور کہنے لگے: ابو محمد! اللہ سے ڈرو کیونکہ آپ اس وقت آخرت کے دنوں میں سے سب سے پہلے دن میں ہو اور دنیا کے دنوں میں سب سے آخری دن میں ہو کیونکہ آپ حضرت علیؓ کے بارے میں ایسی باتیں کرتے رہے ہو کہ اگر آپ ان کے بارے میں خاموشی اختیار کرتے تو یہ آپ کے لئے بہتر ہوتا۔ حضرت اعمشؒ نے کہا: اس طرح کی جو روایات بیان کی جاتی ہیں وہ لوگوں نے میری طرف منسوب کر دی ہیں۔

ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابومتوکل ناجیؒ“ نے وہ حضرت ”ابوسعید خدریؓ“ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ”ابوسعید خدریؓ“ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ مجھے اور علیؓ کو فرمائے گا: آپ ان لوگوں کو جنت میں داخل کر دیں جو آپ سے محبت کرتے رہے اور ان لوگوں کو دوزخ میں ڈال دیں جو آپ سے دشمنی کرتے رہے، یہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطلب

”القیافہ فی جہنم کل کفار عنید“

”حکم ہوگا تم وہ لوگ جہنم میں دال دو ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

یہ سن کر حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ انھہ کرکھڑے ہو گئے اور کہا: چلو اٹھو، اس سے زیادہ واضح گفتگو نہیں ہو سکتی، اٹھو تمہارے پاس اس سے اچھی خبر کوئی نہیں لائے گا، اللہ کی قسم! ہم ابھی دروازے سے باہر نہیں آئے تھے کہ حضرت ”اعمشؒ“ کا وصال ہو گیا۔

اس گزشتہ گفتگو سے یہ ثابت ہو گیا کہ امام اعظم فتویٰ کے حوالے سے لوگوں سے آگے تھے اور تابعین کے زمانے میں فتویٰ کے حوالے سے سب سے معظّم سمجھے جاتے تھے۔

☆ وأما النوع الخامس ☆

مِنْ مَنَاقِبِهِ وَفَضَائِلِهِ الَّتِي لَمْ يُشَارِكْ فِيهَا أَحَدٌ مِنَ الَّذِينَ بَعْدَهُ فِي رِوَايَةِ الْكِبَارِ عَنْهُ
(وَالدَّلِيلُ) عَلَى ذَلِكَ مَا أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْمُعَمَّرُ أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَرَّجِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَسْلَمَةَ بِدَمْشَقَ إِجَازَةً
قَالَ أَنبَأَنِي الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ هَبَةِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَرَجِ سَعِيدُ بْنُ أَبِي
الرَّجَاءِ الصَّرِفِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْإِسْكَافِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى ابْنِ مَنَدَةَ
الْأَصْفَهَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَعْقُوبَ الْبُخَارِيُّ الْحَارِثِيُّ فِي كِتَابِ
الْكَشْفِ لَهُ قَالَ لَوْ لَمْ يُسْتَدَلَّ عَلَى فَضَائِلِ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا بِرِوَايَةِ الْكِبَارِ عَنْهُ كَعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ فَإِنَّهُ مِنْ شُيُوخِ
أَبِي حَنِيفَةَ وَكِبَارِ الْعُلَمَاءِ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ وَنُظَرَائِهِ وَأَشْبَاهِهِ كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ - وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ - قَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي الْبُخَارِيُّ رَوَى عَنْهُ عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ وَهَشِيمٌ وَوَكَيْعٌ وَهَمَّامٌ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ
الضَّرِيرُ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ - وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ -
وَفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ - وَذَاوُدُ الطَّائِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّيُّ رَوَى عَنْهُ تِسْعَ مِائَةِ حَدِيثٍ *
وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى وَابْنُ شُبْرُمَةَ رَوَى عَنْهُ حَدِيثًا وَاحِدًا * وَمُسْعَرُ بْنُ كُدَّامٍ - وَاسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي
خَالِدٍ - وَشَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

وَحَمْزَةُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُقَرِّيُّ - رَوَى عَنْهُ الْكَثِيرُ - وَعَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ إِمَامُ الْقُرَاءِ وَشَيْخُ أَبِي حَنِيفَةَ كَانَ
يَسْأَلُهُ وَيَأْخُذُ بِقَوْلِهِ وَيَقُولُ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا يَا أَبَا حَنِيفَةَ وَكَانَ يَقُولُ أَتَيْتَنَّا صَغِيرًا وَاتَيْنَاكَ كَبِيرًا * وَقَدْ ذَكَرَ
أَخْطَبُ خُطْبَاءِ خَوَارَزَمَ صَدْرُ الْأَيْمَةِ أَبُو الْمُؤَيَّدِ مُوَفَّقُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَكِّيُّ فِي مَنَاقِبِ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
سَبْعَ مِائَةِ وَثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ مَشَائِخِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْأَفَاقِ وَأَقْطَارِ الْأَرْضِينَ مِمَّنْ رَوَوْا عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ *

پانچویں نوع

اس نوع میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کے وہ فضائل و مناقب ذکر ہیں جن میں آپ کے بعد کوئی بھی شخص شریک نہیں ہے اور وہ یہ ہے

﴿﴾ کبار تابعین نے آپ سے حدیث روایت کی ہے ﴿﴾

اس کی دلیل یہ ہے کہ ہمیں خبر دی ہے شیخ معمر احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہؒ نے دمشق میں اس طرح کہ ہمیں حدیث روایت کرنے کی اجازت دی ہے،

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حضرت ”حافظ ابو القاسم علی بن حسین بن ہبۃ اللہ شافعیؒ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو فرج سعید بن ابی رجاء صیرفیؒ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو حسین اسکاف رضی اللہ عنہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حضرت ”استاذ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب بخاری حارثی رضی اللہ عنہ“ نے

انہوں نے اپنی کشف کتاب میں لکھا ہے ”کاش کہ امام اعظم کے فضائل پر یہی استدلال لایا جاتا کہ کبار تابعین نے ان سے روایت کی ہے“ مثلاً حضرت ”عمر بن دینار“ یہ امام اعظم کے شیوخ میں سے ہیں، اسی طرح کبار علماء آپ کے شیوخ میں سے ہیں، اور یہ لوگ امام اعظم سے بھی روایت کرتے ہیں اور ان جیسے بہت سے علماء بھی آپ سے روایت کرتے ہیں جیسا کہ عبداللہ بن مبارک اور یزید بن ہارون بھی امام اعظم سے روایت کرتے ہیں۔

محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (درج ذیل محدثین نے) امام اعظم سے روایت کی ہے

○ حضرت عباد بن عوام رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت یثم رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت وکیع رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت ہمام بن خالد رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت ابو معاویہ ضریر رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت عبدالحمید بن عبدالعزیز بن ابی رواد رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت داود بن طائی رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت عبداللہ بن یزید مقرئ رضی اللہ عنہ (انہوں نے امام اعظم ابو حنیفہ سے ۹۰۰ حدیثیں روایت کی ہیں۔)

○ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ۔ (انہوں نے امام اعظم سے ایک حدیث روایت کی ہے)

○ حضرت ابن شبرمہ رضی اللہ عنہ (انہوں نے ان سے ایک حدیث روایت کی ہے۔)

○ حضرت مسعر بن کدام رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت شریک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت حمزہ بن حبیب مقرئ رضی اللہ عنہ نے ان سے بہت ساری حدیثیں روایت کی ہیں

○ حضرت عاصم بن ابی نجود رضی اللہ عنہ، جو کہ امام القراء ہیں اور امام اعظم کے شیخ ہیں، یہ امام اعظم سے پوچھا بھی کرتے تھے اور انہی کے قول کو اختیار بھی کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے ”اے ابو حنیفہ! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے“۔ اور فرمایا کرتے تھے ”تو ہمارے پاس بچپن میں آیا اور ہم تمہارے پاس بوڑھے ہو کر آئے“۔ اور اخطب الخطباء خوارزم صدر الائمه ابو مؤید موفی بن احمد مکی نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے مناقب میں ۷۳۰ ایسے آدمیوں کا ذکر کیا ہے جو روئے زمین پر مسلمانوں کے مشائخ ہیں اور وہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت لیتے ہیں۔

☆ وأما النوع السادس ☆

مِنْ مَنَاقِبِهِ وَفَضَائِلِهِ الَّتِي تَفَرَّدَ بِهَا أَنَّهُ تَلَمَّذَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ آلَافٍ مِنْ شُيُوخِ أَيْمَةِ التَّابِعِينَ دُونَ مَنْ بَعْدَهُ (فَالِدَلِيلُ) عَلَيْهِ مَا أَخْبَرَنَا جَمَاعَةٌ مِنَ الثِّقَاتِ الْمَشَائِخِ عَنِ الصَّدْرِ الْعَلَامَةِ أَخْطَبَ خُطْبَاءِ خَوَارِزْمَ صَدْرُ الْأَيْمَةِ أَبِي النُّزَيْدِ مَوْفِقُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِي حَفْصِ عُمَرَ بْنِ الْإِمَامِ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الزَّرَنْجَرِيِّ عَنْ وَالِدِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ قَالَ وَقَعْتُ مُنَازَعَةً بَيْنَ أَصْحَابِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَصْحَابِ الْإِمَامِ الْمُعْظَمِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ فَفَضَّلَ كُلُّ طَائِفَةٍ صَاحِبَهَا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَفْصٍ الْكَبِيرُ وَهُوَ إِمَامُ أَيْمَةِ الْحَدِيثِ لِأَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ عَدُّوا مَشَائِخَ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ كَمْ هُمْ فَعَدُّوهُمْ فَقَالُوا إِنَّهُمْ بَلَّغُوا ثَمَانِينَ شَخْصًا فَقَالَ لَهُمْ فَعَدُّوا مَشَائِخَ أَبِي حَنِيفَةَ فَعَدُّوهُمْ فَقَالُوا إِنَّهُمْ بَلَّغُوا أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَقَدْ صَنَّفَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ فِي ذَلِكَ وَعَدُّوهُمْ عَلَى حُرُوفِ الْمُعْجَمِ

(وَقَدْ) أَخْبَرَنِي الْمَشَائِخُ الثَّلَاثَةُ مُحْيِي الدِّينِ أَبُو مُحَمَّدٍ يُونُسُ بْنُ أَبِي الْفَرَجِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْجَوْرِيِّ وَآبُو مُحَمَّدٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الشَّائِءِ مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ وَآبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَقَا قَالُوا أَخْبَرَنَا الْمَشَائِخُ الثَّلَاثَةُ ذَاكِرُ بْنُ كَامِلٍ وَآبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ أَسْعَدَ بْنِ يُونُسَ وَالْقَاضِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْعُمَرِيِّ قَالُوا أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حُسْرُو الْبَلَخِيِّ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْحُسَيْنِ الْمُبَارَكُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصِ عُمَرَ بْنُ عُثْمَانَ الْوَاعِظُ أَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَطِيَّةَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ يُونُسَ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ وَعِنْدَهُ عِيسَى بْنُ مُوسَى فَقَالَ لِلْمَنْصُورِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا عَالِمُ الدُّنْيَا الْيَوْمَ فَقَالَ لَهُ الْمَنْصُورُ يَا نَعْمَانُ مِمَّنْ أَخَذَتْ الْعِلْمَ فَقَالَ عَنْ أَصْحَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ (وَعَنْ) أَصْحَابِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ (وَعَنْ) أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ (وَعَنْ) أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمَا كَانَ فِي وَقْتِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَعْلَمُ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الْمَنْصُورُ لَقَدْ

اَسْتَوْثَقْتُ لِنَفْسِكَ*

چھٹی نوع

اس نوع میں امام اعظم کے وہ فضائل ذکر ہیں جن میں آپ یکتا ہیں، اور آپ کے بعد یہ مقام کسی کو نصیب نہیں ہوا (وہ مقام یہ ہے)

❁ امام اعظم ابوحنیفہ نے ۴۰۰۰ کے قریب ائمہ و تابعین کی شاگردی اختیار کی ہے ❁

اس پر دلیل یہ کہ ہمیں خبر دی ہے ثقہ مشائخ کی پوری ایک جماعت نے

انہوں نے روایت کیا حضرت ”صدر، علامۃ اخطب خطباء خوارزم صدر الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد مکی بیہ“ سے

وہ روایت کرتے ہیں حضرت ”ابو حفص عمر بن امام بکر بن محمد بن علی زرینی بیہ“ سے

وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ بیہ“ کے شاگردوں میں اور حضرت ”امام شافعی بیہ“ کے شاگردوں میں اس بارے میں تنازع ہو گیا کہ دونوں میں زیادہ فضیلت کس کی ہے؟۔ ہر جماعت اپنے شیخ کو فضیلت دے رہی تھی تو حضرت ”ابو عبد اللہ بن ابی حفص کبیر بیہ“ جو کہ حضرت ”امام شافعی بیہ“ کے اصحاب میں سے بہت بڑے امام الحدیث ہیں، انہوں نے کہا کہ حضرت ”امام شافعی بیہ“ کے مشائخ کو شمار کرو کہ وہ کتنے ہیں؟ انہوں نے ان کو شمار کیا اور کہنے لگے کہ امام شافعی کے مشائخ کی تعداد ۸۰۰ تک پہنچ رہی ہے۔ پھر انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ بیہ“ کے شاگردوں سے کہا: امام اعظم کے مشائخ کو شمار کرو انہوں نے شمار کیا تو انہوں نے کہا: حضرت ”امام اعظم بیہ“ کے اساتذہ کی تعداد ۴۰۰۰ تک پہنچ چکی ہے۔ اس بارے میں کئی علماء نے کتابیں بھی لکھی ہیں اور حضرت ”امام اعظم بیہ“ کے مشائخ کو حروف تہجی کے اعتبار سے ذکر کیا ہے۔

ہمیں مشائخ ثلاثہ نے خبر دی ہے (مشائخ ثلاثہ سے مراد یہ ہیں) حضرت ”حجی الدین ابو محمد یوسف بن ابی فرج بیہ“، حضرت ”عبد الرحمن بن علی ابن جوزی بیہ“ اور حضرت ”ابو محمد ابراہیم بن ابی ثناء محمود بن سالم بیہ“ اور حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا بیہ“، یہ تینوں بزرگ فرماتے ہیں کہ

ہمیں خبر دی مشائخ ثلاثہ نے (مشائخ ثلاثہ سے مراد یہ ہیں) حضرت ”ذاکر بن کامل بیہ“ اور حضرت ”ابو قاسم یحییٰ بن اسعد بن یونس بیہ“ اور حضرت ”قاضی عبد الرحمن ابن عمری بیہ“، یہ تینوں بزرگ فرماتے ہیں کہ

○ ہمیں خبر دی حضرت ”امام حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لخی بیہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حضرت ”شیخ ابو حسن مبارک بن عبد الجبار صیرفی بیہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حضرت ”ابوالفتح عبدالکریم بن محمد بن احمد بن قاسم بن اسماعیل محالی بیہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حضرت ”ابو حفص عمر بن عثمان واعظ بیہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حضرت ”مکرم بن احمد قاضی بیہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”احمد بن عطیہ کوفی بیہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حضرت ”ابن ابی اولیسؓ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ”ربیع بن یونسؓ“ کو یہ کہتے ہوئے سنا

○ وہ کہہ رہے تھے کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ امیر المؤمنین حضرت ”ابو جعفر منصورؓ“ کے پاس تشریف لائے

، ان کے پاس حضرت ”عیسیٰ بن موسیٰؓ“ موجود تھے، انہوں نے حضرت ”منصورؓ“ سے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ شخص آج پوری دنیا کا عالم ہے۔ حضرت ”منصورؓ“ نے آپ سے کہا: اے نعمان! آپ نے علم کس کس سے حاصل کیا؟۔ امام اعظم نے کہا: حضرت ”عمر بن خطابؓ“ کے شاگردوں سے اور حضرت ”علی بن ابی طالبؓ“ کے شاگردوں سے اور حضرت ”عبد اللہ بن مسعودؓ“ کے شاگردوں سے اور حضرت ”عبداللہ بن عباسؓ“ کے شاگردوں سے اور حضرت ”عبداللہ بن عباسؓ“ سے اور حضرت ”عبداللہ بن عباسؓ“ کے زمانے میں پوری روئے زمین پر ان سے بڑا عالم کوئی نہیں تھا۔ منصور نے کہا: آپ نے اپنے آپ کو بہت مضبوط کر لیا ہے۔

☆ وَأَمَّا النَّوعُ السَّابِعُ ☆

مِنْ مَنَاقِبِهِ وَفَضَائِلِهِ الَّتِي تَفَرَّدَ بِهَا وَلَمْ يُشَارِكْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْ بَعْدِهِ بِالْإِجْمَاعِ أَنَّهُ اتَّفَقَ لَهُ مِنَ الْأَصْحَابِ مَا لَمْ يُتَّفَقْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ*

(فَالذَّلِيلُ) عَلَيْهِ مَا أَخْبَرَنِي الْمَشَائِخُ الثَّقَاتُ عَنْ صَدْرِ الْأَيْمَةِ أَبِي الْمُؤَيَّدِ مُوَفَّقِ ابْنِ أَحْمَدَ الْمَكِّيَّ الْخَوَارَزْمِيَّ إِجَازَةً قَالَ أَخْبَرَنِي الْإِمَامُ الْعَلَّامَةُ رُكْنُ الْإِسْلَامِ أَبُو الْفَضْلِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَمِيرٍ وَنَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنَا قَاضِي الْقُضَاةِ أَبُو بَكْرٍ عَتِيقُ بْنُ دَاوُدَ الْيَمَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي تَرْجِيحِ مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى سَائِرِ الْمَذَاهِبِ فِي كَلَامٍ طَوِيلٍ فَصِيحٍ بَلِيغٍ إِلَى أَنْ قَالَ هُوَ إِمَامُ الْأَيْمَةِ وَسِرَاجُ الْأُمَّةِ ضَخْمُ الدَّسِيعَةِ السَّابِقِ إِلَى تَدْوِينِ الشَّرِيعَةِ ثُمَّ آيَدَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِالتَّوْفِيقِ وَالْعِصْمَةِ فَجَمَعَ لَهُ مِنَ الْأَصْحَابِ وَالْأَيْمَةِ عِصْمَةً مِنْهُ تَعَالَى لِهَذِهِ الْأُمَّةِ مَا لَمْ يَجْتَمِعْ فِي عَصْرِ مِنَ الْأَعْصَارِ فِي الْأَطْرَافِ وَالْأَقْطَارِ*

(منہم) ذو الفقہ والدراية -المعترف له بعلم الحديث والرواية -إمام المسلمين وقاضی قضاة المؤمنین أبو یوسف یعقوب بن ابراهیم الأنصاری رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وَمِنْهُمْ) ذُو الْفَهْمِ وَالْبَيَانِ الْمَاهِرُ فِي عِلْمِي الْفَقْهِ وَاللِّسَانِ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وَمِنْهُمْ) ذُو الدِّكَاةِ الْبَاهِرِ وَالْعِلْمِ الزَّاهِرِ زُفَرُ بْنُ الْهَذِيلِ التَّمِيمِيُّ الْعَبْرِيُّ*

(وَمِنْهُمْ) الْفَاضِلُ النَّزِيهُ وَالْكَامِلُ الْفَقِيهُ الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ اللَّوْلُؤِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ*

(وَمِنْهُمْ) الْفَقِيهُ الْبَصِيرُ الْمُقَرَّرُ لَهُ بِالتَّفْسِيرِ الْوَرَعُ الْفَصَاحُ وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ*

(وَمِنْهُمْ) الْفَقِيهُ الْكَامِلُ الْمَاجِدُ الْوَرَعُ الزَّاهِدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْمَرْوَزِيُّ*

(وَمِنْهُمْ) أَرْهَدُ الْأَئِمَّةِ وَرَاهِبُ هَذِهِ الْأَمَّةِ دَاوُدُ بْنُ نَصِيرٍ الطَّائِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ*
 (وَمِنْهُمْ) إِمَامُ أئِمَّةِ حَدِيثِ النَّبِيِّ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ النَّخَعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*
 (وَمِنْهُمْ) الْإِمَامُ الْمُعْظَمُ وَالْعَالِمُ الْمُقَدَّمُ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ*

(وَمِنْهُمْ) الْإِمَامُ ابْنُ الْإِمَامِ حَمَّادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ وَيُوسُفُ بْنُ خَالِدٍ السَّمْتِيُّ وَعَافِيَةُ بْنُ يَزِيدٍ الْأَوْدِيُّ
 وَحَبَّانُ وَمَنْدَلُ ابْنَا عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَسَدُ بْنُ
 عَمْرِو الْبَجَلِيِّ قَاضِي وَاسِطٍ وَنُوحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْجَامِعِ وَغَيْرِهِمْ مِمَّنْ يَطُولُ ذِكْرُهُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ*
 (وَقَدْ) قَرَأْتُ بِحِطِّ سَيِّدِي وَأُسْتَاذِي وَوَالِدِي رَحِمَهُ اللَّهُ عَنِ الْإِمَامِ سَيْفِ الْأَئِمَّةِ السَّائِلِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ
 قَالَ اشْتَهَرَ وَاسْتَفَاضَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَلَمَّذَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ آلَافٍ مِنْ شُيُوخِ أئِمَّةِ التَّابِعِينَ وَتَفَقَّهَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ
 آلَافٍ فَلَمْ يُفَسِّحْ بِلِسَانِهِ وَلَا بِقَلَمِهِ حَتَّى أَمَرُوهُ فَجَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فِي جَامِعِ الْكُوفَةِ فَاجْتَمَعَ مَعَهُ أَلْفٌ مِنْ
 أَصْحَابِهِ أَجَلُّهُمْ وَأَفْضَلُهُمْ أَرْبَعُونَ قَدْ بَلَغُوا حَدَّ الْجَهْدِ فَقَرَّبَهُمْ وَأَذَنَاهُمْ وَقَالَ لَهُمْ أَنْتُمْ أَجَلَّةُ أَصْحَابِي
 وَمَسَارُ قُلُوبِي وَجَلَاءُ أَحْزَانِي وَإِنِّي أَلْجَمْتُ هَذَا الْفَقْهَ وَأَسْرَجْتُهُ لَكُمْ فَأَعِينُونِي فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ جَعَلُونِي جَسْرًا
 عَلَى النَّارِ فَإِنَّ الْمَتَهَنَّا لَغَيْرِي وَالْعَبَاءُ عَلَى ظَهْرِي* وَكَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا وَقَعَتْ وَاقِعَةٌ شَاوَرَهُمْ وَنَاطَرَهُمْ
 وَحَاوَرَهُمْ وَسَأَلَهُمْ فَيَسْمَعُ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْأَخْبَارِ وَالْأَثَارِ وَيَقُولُ مَا عِنْدَهُ وَيُنَاطِرُهُمْ شَهْرًا أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى يَسْتَقَرَّ
 أَحَدُ الْأَقْوَالِ فَيُثَبِّتُهُ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ حَتَّى أَثَبَّتَ الْأُصُولَ عَلَى هَذَا الْمِنْهَاجِ شُورَى لَا أَنَّهُ تَفَرَّدَ بِذَلِكَ
 كَغَيْرِ مِنَ الْأَئِمَّةِ (وَالدَّلِيلُ) عَلَى ذَلِكَ مَا أَخْبَرَنِي بِهِ الْمَشَائِخُ الثَّلَاثَةُ شَرَفُ الدِّينِ الْحَسَنُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ
 بَدَمَشْقِي وَشَرَفُ الدِّينِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْمُحْسِنِ الْأَنْصَارِيُّ بِحِمَاةٍ وَعِزُّ الدِّينِ عَبْدُ
 الرَّزَّاقِ رِزْقُ اللَّهِ بِالْمَوْصَلِ إِجَازَةً قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيُمَنِ زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ الْكِنْدِيِّ الْأَوَّلِ سَمَاعًا
 وَالْآخِرَانِ إِجَازَةً قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَنْصُورٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَرَّازُ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ
 ابْنُ عَلِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ الْخَطِيبُ أَخْبَرَنَا الْخَلَّالُ أَخْبَرَنَا الْجَرِيرِيُّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيَّ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا نَجِيعُ
 بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَرَامَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ يَوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ أَخْطَأَ أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ وَكِيعٌ كَيْفَ
 يَقْدِرُ أَبُو حَنِيفَةَ أَنْ يُخْطِئَ وَمَعَهُ مِثْلُ أَبِي يُوسُفَ وَزُفَرٍ وَمُحَمَّدٌ فِي قِيَاسِهِمْ وَاجْتِهَادِهِمْ وَمِثْلُ يَحْيَى ابْنِ زَكَرِيَّا
 بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَحَبَّانُ وَمَنْدَلُ ابْنَا عَلِيٍّ فِي حِفْظِهِمْ لِلْحَدِيثِ وَمَعْرِفَتِهِمْ بِهِ وَالْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ
 يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَعْرِفَتِهِ بِاللُّغَةِ وَالْعَرَبِيَّةِ وَدَاوُدُ بْنُ نَصِيرٍ
 الطَّائِيُّ وَفُضَيْلُ ابْنِ عِيَّاضٍ فِي زُهْدِهِمَا وَوَرَعِهِمَا مَنْ كَانَ أَصْحَابُهُ هَؤُلَاءِ وَجُلَسَاؤُهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَ لِأَنَّهُ إِنْ
 أَخْطَأَ رَدُّهُ إِلَى الْحَقِّ ثُمَّ قَالَ وَكِيعٌ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالَّذِي يَقُولُ مِثْلُ هَذَا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَصْلُ* فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ
 الْحَقَّ فِيمَنْ خَالَفَ أَبَا حَنِيفَةَ وَوَضَعَ الْمَذْهَبَ وَحَدَّثَهُ أَقُولُ لَهُ مَا قَالَ الْفَرَزْدَقُ لِحَجْرٍ*

شعر

أُولَئِكَ آبَائِي فَجِنِّ بِمِثْلِهِمْ
إِذَا جَمَعْتَنَا يَا جَرِيرُ الْمُجَامِعُ

ساتویں نوع

اس نوع میں امام اعظم ابو حنیفہ کے وہ فضائل و مناقب مذکور ہیں جن میں آپ یکتا ہیں ان فضائل میں آپ کے ساتھ دوسرا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ

✽ آپ کی رائے کے ساتھ آپ کے بہت سارے اصحاب کا اتفاق ہے ✽

اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

ہمیں ثقہ مشائخ نے حضرت ”صدر الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد کی خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے بیان کیا، اس طرح کہ انہوں نے یہ حدیث روایت کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے

وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حضرت ”امام علامہ رکن الاسلام ابو الفضل عبدالرحمن بن محمد بن امیر ویہ رحمۃ اللہ علیہ“ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”قاضی القضاۃ ابو بکر عتیق بن داؤد یمنانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے

انہوں نے دیگر تمام مذاہب پر امام اعظم کو ترجیح دینے کے سلسلے میں بہت طویل اور بہت فصیح و بلیغ کلام کیا ہے اس میں یہ بھی فرمایا: وہ امام الائمہ ہیں، وہ امت کے چراغ ہیں، وہ طبیعت کے نخی ہیں، وہ شریعت کے امور کی تدوین میں سب سے آگے نکل گئے، اللہ تعالیٰ توفیق اور حفاظت کے ساتھ ان کی مدد فرمائے۔ اسباب اور ائمہ، امام اعظم کے لئے اس طرح جمع ہو جاتے ہیں کہ کسی بھی زمانے میں روئے زمین میں کہیں بھی اتنے ائمہ کا ایک مسئلہ پر اجماع نہیں ہوتا۔

ان میں سے چند ایک مشہور فقہاء کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں

(۱) یہ امام اعظم کے لئے علم حدیث اور علم روایت کا اعتراف کرنے والے امام المسلمین قاضی القضاۃ المؤمنین ذوالفقہ

والدراۃ حضرت ”امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری رحمۃ اللہ علیہ“

(۲) ذوالفہم والبیان علم فقہ و لسان کے ماہر عالم ربانی محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۳) ذوالزکاء، الباہر والعلم الزاھر زفر بن ہذیل التمیمی عنبری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۴) فاضل التزییہ والکامل الفقیہ حسن بن زیاد لؤلؤی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۵) فقیہ البصر جن کے لئے تفسیر کا اقرار کیا گیا، پرہیزگار، فصیح گفتگو کے مالک، حضرت امام وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ

(۶) فقیہ الکامل، الماجد، الورع، الزاهد عبداللہ بن مبارک مہروزی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۷) ازہد الائمہ اور اس امت کے راہب حضرت ”داؤد بن نصیر لاطی رحمۃ اللہ علیہ“۔

(۸) امام الائمہ امام المحدثین حضرت ”حفص بن غیاث نخعی رحمۃ اللہ علیہ“۔

(۹) امام المعظم العالم المتقدم حضرت ”محمد بن زکریا بن ابی زائدہ رحمۃ اللہ علیہ“۔

(۱۰) امام ابن الامام حضرت ”حماد بن ابی حنیفہؒ“۔

(۱۱) حضرت ”یوسف بن خالد سمتیؒ“۔

(۱۲) حضرت ”عافیہ بن یزید اودیؒ“۔

(۱۳) حضرت ”حبان اور مندلؒ“ جو کہ دونوں علی کے بیٹے ہیں۔

(۱۴) حضرت ”علی بن مسہرؒ“۔

(۱۵) حضرت ”قاسم بن معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعودؒ“۔

(۱۶) حضرت ”اسد بن عمرو بکلیؒ“ جو کہ واسط کے قاضی ہیں۔

(۱۷) حضرت ”نوح بن ابی مریم جامع اور دیگر محدثین بھی ہیں جن کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا۔

میں نے اپنے استاذ المکرم جناب والد محترم کی ایک تحریر پڑھی ہے اس میں امام سیف الائمہ الساکلی کا یہ بیان لکھا تھا ”یہ بات خوب مشہور و معروف ہے کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے ۴۰۰۰ تابعین ائمہ کے سامنے زانوائے تلمذ تہہ کیا اور ۴۰۰۰ فقہاء سے فقہ سیکھی لیکن جب تک آپ کے شیوخ نے اجازت نہ دی تب تک آپ نے اپنی زبان سے اور اپنے قلم سے کوئی فتویٰ جاری نہیں فرمایا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ کوفہ کی جامع مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے گرد ایک ہزار کے قریب آپ کے اصحاب جمع ہو گئے، ان میں سے زیادہ علم و فضل والے ۴۰ افراد تھے، یہ سب مقام اجتہاد پر فائز تھے۔ امام اعظم نے ان کو اپنے قریب بلوایا، اپنے نزدیک کیا اور فرمایا: تم میرے انتہائی معتمد علیہ شاگرد ہو، میرے دل کا چین ہو اور میری پریشانیوں کا مداوا ہو۔ میں نے اس فقہ کو سمیٹا ہے اور تمہارے لئے واضح کیا ہے لہذا تم میری مدد کرو کیونکہ لوگوں نے مجھے آگ کے اوپر سے گزرنے والا بل بنا لیا ہے کیونکہ اس سے شاباش دوسروں کو ملے گی جبکہ اس کا بوجھ میری پشت پر ہے گا۔

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کی عادت کریمہ تھی جب بھی کوئی اہم واقعہ پیش آتا تو آپ اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے، ان سے مناظرہ کرتے، ان سے بحث و تمحیص کرتے اور ان سے مسئلہ کا جواب پوچھتے۔ آپ وہ اخبار اور آثار بھی سنتے جو ان کے پاس موجود ہوتے اور اپنے دلائل بھی پیش کرتے، پورا پورا مہینہ بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ ان کے درمیان مناظرہ چلتا حتیٰ کہ تمام کے اقوال میں سے کوئی ایک قول دلائل سے ثابت ہو جاتا، حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ اس ثابت شدہ قول کو لکھ لیتے اور اسی طرح مشاورت کے ساتھ اصول وضع کئے جاتے۔ ایسا نہیں ہے کہ دیگر فقہاء کی طرح اکیلے بیٹھ کر قوانین مرتب نہیں کر لیتے۔

اس بات پر دلیل درج ذیل روایت ہے

ہمیں مشائخ ثلاثہ نے خبر دی ہے (مشائخ ثلاثہ سے مراد) حضرت ”شرف الدین حسن بن ابراہیمؒ“ نے دمشق میں روایت کی، حضرت ”شرف الدین ابو محمد عبدالعزیز بن محمد بن عبد الحسین انصاریؒ“ نے حماہ میں بیان کی، حضرت ”عزالدین عبدالرزاق رزق اللہؒ“ نے موصل میں بیان کی اس طرح کہ اس کی روایت کی اجازت دی، یہ تینوں کہتے ہیں

ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوالحسن زید بن حسن بن زید کندیؒ“ نے پہلے دو بزرگوں سے یہ حدیث سنی ہے اور دوسرے

دونوں نے اس کی اجازت دی ہے وہ فرماتے ہیں

ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو منصور عبد الرحمن بن محمد قزاز رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”خلال رحمہ اللہ“ نے۔

○ وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”جریر رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ”علی بن محمد نخعی رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے۔

○ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”نجیح بن ابراہیم رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابن کرامہ رحمہ اللہ“ نے۔

○ وہ فرماتے ہیں: ہم ایک دن حضرت ”وکیع بن جراح رحمہ اللہ“ کے پاس موجود تھے، ایک آدمی نے کہا:

حضرت ”ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ نے غلطی کی ہے۔ حضرت ”وکیع رحمہ اللہ“ نے فرمایا: حضرت ”ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے غلطی کیسے سرزد ہو سکتی ہے؟

جبکہ ان کے پاس ان کے قیاس اور ان کے اجتہاد میں شریک حضرت ”ابو یوسف، زفر، اور محمد رحمہم اللہ“ جیسی شخصیات موجود ہیں۔ یونہی

حضرت ”یحییٰ بن زکریا بن زائدہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حفص بن غیاث رحمہ اللہ“ حضرت ”حبان بن مندل رحمہ اللہ“ جو کہ دونوں

حضرت ”علی رحمہ اللہ“ کے بیٹے ہیں ان کے پاس حفظ حدیث اور معرفت حدیث کے سلسلے میں موجود ہیں اور لغت عربی کی معرفت کے

معاملے میں حضرت ”قاسم بن معن یعنی ابن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود رحمہم اللہ“ موجود ہیں اور زہد و ورع میں تقویٰ اور پرہیز

گاری میں حضرت ”داؤد بن نصیر الطائی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”فضیل بن عیاض رحمہ اللہ“ جیسے لوگ موجود ہیں جس شخص کے دوست

واحباب اور ہم نشین ایسے عظیم المرتبت لوگ ہوں (اور وہ ان سے باہم مشاورت بھی کرتے ہوں تو ایسا شخص غلطی نہیں کر سکتا کیونکہ اگر

بالفرض حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ سے غلطی ہوگی تو یہ تمام لوگ ان کو راہ حق پر لے آئیں گے پھر حضرت ”وکیع رحمہ اللہ“ نے فرمایا: جو

شخص ایسی بات کرتا ہے (کہ حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ سے غلطی ہوئی) وہ خود جانور کی مثل ہے بلکہ جانوروں سے بھی گمراہ ہے۔

جو شخص سمجھتا ہے کہ حق اس مذہب میں ہے جو حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ کا مخالف ہے اور جو کہتا ہے کہ حضرت ”امام

اعظم رحمہ اللہ“ نے اپنا الگ مذہب بنایا ہوا ہے میں اس کے بارے میں وہی بات کہتا ہوں جو حضرت ”فرزدق رحمہ اللہ“ نے

کہا ہے۔ جس کو حضرت ”جریر رحمہ اللہ“ نے روایت کیا ہے

وہ میرے آباؤ اجداد ہیں تو ان کی مثل لا کر دکھا اے جریر تو جب ہمارے سامنے تمام خوبیوں والے لوگ جمع کرے گا،

(تب بھی وہ ہمارے آباء کے مقابلے کے نہیں ہیں)

☆ وَأَمَّا النَّوعُ الثَّامِنُ ☆

مِنْ مَنَاقِبِهِ وَفَضَائِلِهِ الَّتِي لَمْ يُشَارِكْ فِيهَا مَنْ بَعْدَهُ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ عِلْمَ الشَّرِيعَةِ وَرَتَّبَهُ أَبَوَابًا ثُمَّ تَابَعَهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي تَرْتِيبِ الْمُوطَأِ لَمْ يَسْبِقْ أَبَا حَنِيفَةَ أَحَدًا لِأَنَّ الصَّحَابَةَ رَضَوْنَ اللَّهَ عَلَيْهِمْ

وَالْتَابِعِينَ بِإِحْسَانٍ لَمْ يَضَعُوا فِي عِلْمِ الشَّرِيعَةِ أَبَوًا مُبَوَّبَةً وَلَا كُتُبًا مُرْتَبَةً وَإِنَّمَا كَانُوا يَعْتَمِدُونَ عَلَى قُوَّةِ حِفْظِهِمْ فَلَمَّا رَأَى أَبُو حَنِيفَةَ الْعِلْمَ مُنْتَشِرًا فَخَافَ عَلَيْهِ الْخَلْفَ السُّوءَ أَنْ يُضَيِّعُوهُ عَلَى مَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

17/ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ وَانَّمَا يَقْبِضُهُ بِمَوْتِ الْعُلَمَاءِ فَبَقِيَ رُؤْسًا جُهَالًا فَيَفْتُونَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيُضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ * فَلِذَلِكَ دَوَّنَهُ أَبُو حَنِيفَةَ فَجَعَلَهُ أَبَوًا مُبَوَّبَةً وَكُتُبًا مُرْتَبَةً فَبَدَأَ بِالطَّهَارَةِ ثُمَّ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ بِالصَّوْمِ ثُمَّ سَائِرُ الْعِبَادَاتِ ثُمَّ بِالْمُعَامَلَاتِ ثُمَّ خَتَمَ الْكِتَابَ بِالْمَوَارِيثِ وَإِنَّمَا بَدَأَ بِالطَّهَارَةِ وَالصَّلَاةِ لِأَنَّهَا أَهَمُّ الْعِبَادَاتِ وَأَعَمُّهَا وَإِنَّمَا خَتَمَهَا بِالْمَوَارِيثِ لِأَنَّهَا آخِرُ أَحْوَالِ النَّاسِ *

(وَهُوَ أَوَّلُ) مَنْ وَضَعَ كِتَابَ الْفَرَائِضِ وَأَوَّلُ مَنْ وَضَعَ كِتَابَ الشُّرُوطِ وَالِدَّلِيلُ عَلَيْهِ مَا أَنْبَأَنِي الشَّيْخُ الثِّقَّةُ أَحْمَدُ بْنُ الْمُسْتَفْرِجِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُسْلِمَةَ بِدِمَشْقَ عَنْ أَبِي الْفَتْحِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْبَاقِي إِجَازَةً عَنْ أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ عَنِ الْقَاضِي الصِّمَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُكْرَمٌ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ الْجَوَزْجَانِيُّ قَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَاضِي الْبَصْرَةِ نَحْنُ أَبْصَرُ بِالشُّرُوطِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ الْإِنْصَافَ بِالْعُلَمَاءِ أَحْسَنُ إِنَّمَا وَضَعَ هَذَا

أَبُو حَنِيفَةَ فَانْتَمَ زِدْتُمْ وَنَقَّصْتُمْ وَحَسَنْتُمْ الْأَلْفَاظَ وَلَكِنْ هَاتُوا شُرُوطَكُمْ وَشُرُوطَ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَبْلَ أَبِي حَنِيفَةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ التَّسْلِيمُ لِلْحَقِّ أَوَّلِي مِنَ الْمَجَادَلَةِ فِي الْبَاطِلِ *

(وَالِدَّلِيلُ) عَلَى أَنَّ الْعُلَمَاءَ بَعْدَ أَبِي حَنِيفَةَ اتَّبَعُوهُ وَزَادُوا وَنَقَّصُوا إِلَّا أَنَّهُمْ وَضَعُوا مَا اشتهَرَ وَاسْتَفَاضَ عَنِ الْإِمَامِ الْكَامِلِ الْمُصَنِّفِ ابْنِ سُرَيْجٍ رَحِمَهُ اللَّهُ وَهُوَ أَزْكَى أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا جَاهِلًا يَقَعُ فِي أَبِي حَنِيفَةَ فَقَالَ لَهُ يَا هَذَا اتَّقِ فِي أَبِي حَنِيفَةَ وَثَلَاثَةُ أَرْبَاعِ الْعِلْمِ مُسَلَّمَةٌ لَهُ وَهُوَ لَا يُسَلِّمُ لَهُمُ الرُّبْعَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ لِأَنَّ الْعِلْمَ سُؤَالٌ وَجَوَابٌ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ وَضَعَ الْأَسْئَلَةَ فَلَهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَأَجَابَ عَنْهَا فَقَالَ مُخَالَفُهُ فِي الْبَعْضِ أَصَابَ وَفِي الْبَعْضِ أَخْطَأَ فَإِذَا قَابَلْنَا صَوَابَهُ بِخَطِئِهِ فَلَهُ نِصْفُ النِّصْفِ أَيْضًا فَسَلَّمَ لَهُ ثَلَاثَةُ أَرْبَاعِ الْعِلْمِ بَقِيَ الرُّبْعُ فَهُوَ يَدَّعِيهِ وَمُخَالَفُوهُ يَدَّعُونَهُ وَهُوَ لَا يُسَلِّمُهُ لَهُمْ * وَقَدْ قِيلَ بَلَغَتْ مَسَائِلُ أَبِي حَنِيفَةَ خَمْسُ مِائَةِ أَلْفِ مَسْئَلَةٍ وَكُتِبَ وَأَصْحَابُهُ تَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ مَعَ مَا تَضَمَّنَ مَذْهَبُهُ مِنَ الْمَسَائِلِ الْغَامِضَةِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَى دَقَائِقِ النُّحُوِّ وَالْحِسَابِ مَا يَتَعَبُّ فِي اسْتِخْرَاجِهَا الْعُلَمَاءُ بِالْعَرَبِيَّةِ وَالْجَبْرِ وَالْمُقَابَلَةِ وَفُقُونِ الْحِسَابِ *

(وَذَكَرَ) أَبُو بَكْرٍ الرَّازِيُّ فِي شَرْحِ الْجَامِعِ الْكَبِيرِ وَقَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ بَعْضَ مَسَائِلِ الْجَامِعِ الْكَبِيرِ عَلَى بَعْضِ الْمُبَرِّزِينَ فِي النُّحُوِّ قِيلَ هُوَ أَبُو عَلِيٍّ الْفَارِسِيُّ فَكَانَ يَتَعَجَّبُ مِنْ تَعَلُّغِهِ وَأَضِيعَ هَذَا الْكِتَابُ فِي النُّحُوِّ

(١٧) أَضْرَجَهُ ابْنُ حِبَانَ (٦٧١٩) وَاصْبُدَ ١٦٢٠٢ وَالبخاري (١٠٠) فِي الْعِلْمِ: بَابُ كَيْفِ يَطْلُبُ الْعِلْمَ وَمُسْلِمٌ (٢٦٧٣) (١٣) فِي

يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ وَإِنَّمَا نَقَلَهَا مِنْ عِلْمِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَبْطَأَ عِلْمَ الْأَحْكَامِ وَأَسَّسَ قَوَاعِدَ الْاجْتِهَادِ عَلَى سَبِيلِ الْأَحْكَامِ*

(وَالدَّلِيلُ) عَلَيْهِ مَا اشتهر واستفاض عَنِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ قَالَ عِيَالٌ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ فِي الْفِقْهِ

(أَخْرَجَهُ) الْخَطِيبُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ فِي تَارِيخِهِ

عَنِ التَّنُوخِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِدْرِيسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْرِفَ الْفِقْهَ فَلْيَلْزَمْ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَصْحَابَهُ فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ عِيَالٌ عَلَيْهِ فِي الْفِقْهِ* وَأَخْرَجَهُ الْقَاضِي الصِّمَرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَيْضًا فِي مَنَاقِبِهِ* وَقَدْ أَخْبَرَنِي الْمَشَائِخُ الثَّلَاثَةُ شَرَفُ الدِّينِ الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ بِدَمَشْقٍ وَشَرَفُ الدِّينِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ عَبْدِ الْمُحْسَنِ الْأَنْصَارِيِّ بِحِمَاةٍ وَعَزُّ الدِّينِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ رِزْقٍ اللَّهِ بِالْمَوْصِلِ إِجَازَةً قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيُمَنِ زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْعَيْقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الدَّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ يَقُولُ لَا نَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ مَا سَمِعْنَا بِأَحْسَنَ مِنْ رَأْيِ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَدْ أَخَذَ بِأَكْثَرِ أَقْوَالِهِ* قَالَ إِمَامُ أَيْمَةِ الْحَدِيثِ يَحْيَى ابْنُ مَعِينٍ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَذْهَبُ فِي الْفُتُوَى إِلَى قَوْلِ الْكُوفِيِّينَ وَيَخْتَارُ قَوْلَهُ مِنْ أَقْوَالِهِمْ*

آٹھویں نوع

اس میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے وہ فضائل و مناقب ذکر کئے گئے ہیں جن میں آپ کے بعد کوئی آپ کا شریک نہیں

ہے وہ یہ ہیں کہ

🌸 آپ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے شریعت کو ابواب میں مرتب فرمایا 🌸

آپ کے بعد حضرت ”امام مالک بن انسؒ“ نے آپ کی اتباع کرتے ہوئے ”موطا“ کو مرتب کیا لیکن حضرت ”امام اعظمؒ“ سے پہلے یہ کام کسی نے نہیں کیا کیونکہ صحابہ کرام اور تابعین شریعت کے امور میں نہ کوئی ابواب باندھتے تھے اور نہ کوئی کتاب مرتب کرتے تھے، وہ اپنے قوت حافظہ پر اعتماد کرتے تھے، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے جب علم کو بکھرتے دیکھا تو آپ کو یہ خدشہ ہوا کہ بعد میں آنے والے لوگ اس عظیم ورثہ کو ضائع نہ کر دیں گے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ علماء کے سینوں سے علم نہیں اٹھائے گا بلکہ علماء کو وفات دے کر علم اٹھائے گا۔ (علماء اٹھتے جائیں گے اور) جاہل لوگ سربراہ بن جائیں گے وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

اس لئے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے شریعت کو مدون کیا، اس کے ابواب بنائے، اور ترتیب کے لحاظ سے کتابیں

مقرر کیں، کتاب الطہارت، سے آغاز کیا پھر کتاب الصلوٰۃ رکھی، پھر کتاب الصوم، اس کے بعد دیگر عبادات، پھر معاملات، اور آخر میں وراثت، کتاب الطہارت اور کتاب الصلوٰۃ سے آغاز کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمام عبادات سے زیادہ بھی ہیں اور سب سے اہم بھی اور کتاب الوراثت پر اختتام اس لئے کیا کہ انسان کے آخری حال سے اس کا تعلق ہے،

✽ امام اعظم وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ”کتاب الشروط“ وضع کی ✽

اس پر دلیل درج ذیل روایت ہے۔

مجھے خبر دی ہے حضرت ”شیخ ثقہ احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہ رحمہ اللہ“ نے دمشق میں حضرت ”ابوالفتح محمد بن عبدالباقی رحمہ اللہ“ سے اس طوطی کہ روایت کرنے کی اجازت دی ہے۔

○ انہوں نے روایت کیا ہے حضرت ”ابوالفضل بن خیرون رحمہ اللہ“ سے

○ انہوں نے روایت کیا ہے حضرت ”قاضی صمیری رحمہ اللہ“ سے

○ وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”عمر بن ابراہیم رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”مکرم رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”احمد بن عطیہ رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے حضرت ”ابوسلیمان جوزجانی رحمہ اللہ“ نے

وہ فرماتے ہیں: مجھے قاضی بصرہ حضرت ”احمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ نے بتایا کہ وہ اہل کوفہ سے زیادہ شروط کو سمجھنے والے ہیں، میں نے ان سے کہا: علماء کے ساتھ انصاف بہتر ہوتا ہے، یہ قانون حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ نے مقرر کیا ہے تم لوگوں نے اس میں کمی زیادتی کر کے الفاظ میں رد و بدل کر لیا ہے تم اپنی شرائط اور اہل کوفہ کی کوئی ایسی شرط کو پیش کرو جو حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ سے پہلے کی مقرر شدہ ہوں، وہ خاموش ہو گئے، پھر کہنے لگے: حق کو قبول کر لینا بلا وجہ جھگڑتے رہنے سے بہتر ہے۔

اس بات پر دلیل یہ ہے کہ

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کے بعد علماء کرام نے آپ کی پیروی کی ہے، اور (آپ کے مسائل میں) کچھ کمی زیادتی بھی کی ہے۔ اس سلسلے میں امام الکلی، منصف حضرت ”ابن سرتج رحمہ اللہ“ جو کہ حضرت ”امام شافعی رحمہ اللہ“ کے اصحاب میں سب سے زیادہ با اعتماد ہیں، ان کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے ایک جاہل شخص کو حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کی شان میں نازیبا الفاظ بولتے سنا، انہوں نے فرمایا: اے شخص! تو حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کے بارے میں ایسے الفاظ بول رہا ہے، حالانکہ ان کو تین چوتھائی علم حاصل تھا جبکہ تمہیں تو ایک چوتھائی بھی میسر نہیں ہے۔ اُس آدمی نے پوچھا: وہ کیسے؟ ان (سرتج) نے کہا: اس لئے کہ علم ”سوال و جواب“ کا نام ہے۔ اور سب سے پہلے (دینی امور کے بارے میں) سوالات حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ نے ہی مرتب کئے ہیں، اس لئے نصف علم تو ان کا ہے، پھر آپ نے ان سوالوں کے جوابات بھی دیئے، تاہم ان کے کئی مخالفین کہتے ہیں کہ بعض سوالات کے جوابات درست ہیں اور بعض کے غلط ہیں۔ (فرض کر لیں کہ آپ کے آدھے جوابات غلط

اور آدھے درست ہیں تب بھی) جب ہم موازنہ کریں گے تو آدھا درست ہوگا، اور یہ باقی نصف کا نصف ہوا، اس سے ثابت ہوا کہ علم کا تین چوتھائی حصہ تو حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ کے پاس ہے باقی بچا ایک چوتھائی، اس کے بارے میں بھی امام اعظم کا اور مخالفین کا دعویٰ ہے کہ وہ ان کے پاس ہے۔ یعنی وہ چوتھائی بھی مکمل طور پر مخالفین کے پاس نہیں ہے۔ (ایک موقف یہ بھی ہے کہ) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کے سوالات پانچ لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ آپ کی کتابیں اور آپ کے اصحاب کی کتب اس بات کا بین ثبوت ہیں، ان کتب میں آپ کے مذہب مہذب کے وہ دقیق مسائل موجود ہیں جو کہ نحو اور حساب کی ان پیچیدگیوں پر مشتمل ہیں، جن کے استخراج میں لغت عرب، جبر، مقابلہ اور فنون حساب کے ماہرین عاجز آچکے ہیں۔

حضرت ”ابوبکر رازی رحمہ اللہ“ نے جامع کبیر کی شرح میں فرمایا ہے: میں جامع کبیر کے کچھ مسائل، نحو کے ایک بہت بڑے عالم (کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت ”ابوعلی الفارسی رحمہ اللہ“ تھے) کے سامنے بیان کئے، وہ اس کتاب کے مصنف کی نحو میں مہارت سے بہت متعجب ہو رہے تھے (اس کتاب کے مصنف حضرت ”محمد بن حسن رحمہ اللہ“ ہیں اور حضرت ”محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے یہ کتاب حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کے افادات سے اخذ کر کے لکھی تھی۔) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے

”علم الاحکام“ ایجاد کیا اور احکام کے لئے اجتہاد کے قواعد مقرر فرمائے

اس بات پر دلیل حضرت ”امام شافعی رحمہ اللہ“ کا یہ ارشاد ہے ”(دوسرے علماء) فقہ میں امام اعظم کے (سامنے) بچوں کی طرح ہیں، اس کو حضرت ”ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب رحمہ اللہ“ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ آپ روایت کرتے ہیں حضرت ”تنوخی رحمہ اللہ“ سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت ”محمد بن حمدان رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”احمد بن صلت رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابوعبید رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”امام شافعی محمد ادریس رحمہ اللہ“ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جو فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہو، وہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ اور ان کے اصحاب کو اختیار کرے، کیونکہ فقہ میں سب لوگ ان کے بچے ہیں۔“

حضرت ”قاضی صمیری رحمہ اللہ“ نے بھی اس روایت کو آپ کے مناقب میں ذکر کیا ہے۔

اور مجھے مشائخ ثلاثہ یعنی حضرت ”شرف الدین حسن بن ابراہیم بن حسن رحمہ اللہ“ نے دمشق میں یہ حدیث بیان کی اور حضرت ”شرف الدین ابو محمد عبدالعزیز بن محمد بن عبدالحسن انصاری رحمہ اللہ“ نے حمہ میں بیان کی اور حضرت ”عزالدین عبدالرزاق بن رزق اللہ رحمہ اللہ“ نے موصل میں بیان کی، (اس طرح کہ انہوں نے حدیث بیان کرنے کی اجازت عطا فرمائی) تینوں بزرگ فرماتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابوالیمن زید بن حسن بن زید کندی رحمہ اللہ“ نے

انہوں نے حضرت ”ابومنصور عبدالرحمن بن محمد قزاز رحمہ اللہ“ سے

انہوں نے حضرت ”ابوبکر احمد بن علی بن ثابت رحمہ اللہ“ سے

وہ کہتے ہیں: مجھے حدیث بیان کی ہے حضرت ”عتقی رحمہ اللہ“ نے

وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”عبدالرحمن دمشقیؒ“ نے

وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے میرے والد نے

وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”احمد بن علیؒ“ نے

وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”یحییٰ بن معینؒ“ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے

(وہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ”سعید بن قطانؒ“ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں باندھتے، ہم

نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی رائے سے زیادہ اچھی رائے کسی کی نہیں سنی، اور انہوں نے اکثر حضرت ”امام اعظم

ابوحنیفہؒ“ ہی کے اقوال کو اپنایا ہے۔

امام ائمہ حدیث حضرت ”یحییٰ بن معینؒ“ فرماتے ہیں: حضرت ”یحییٰ بن سعیدؒ“ فتویٰ دینے میں کوفہ کے فقہاء کے

موقف کو اپناتے تھے اور ان میں سے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے قول کو ترجیح دیتے تھے۔

☆ وَأَمَّا النَّوْعُ التَّاسِعُ ☆

مِنْ مَنَاقِبِهِ وَقَضَائِلِهِ الَّتِي لَمْ يُشَارِكْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْ بَعْدِهِ أَنَّهُ كَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَتَعَيَّشُ بِكَسْبِهِ وَحَلَالِهِ

وَيَفْضُلُ وَيُنْفِقُ عَلَى جَمَاعَةِ الْمَشَائِخِ وَلَمْ يَقْبَلِ الْجَوَائِزَ وَالْعَطَايَا*

(أَمَّا الدَّلِيلُ) عَلَى الْأَوَّلِ فَمَا أَنْبَأَنِي الْمَشَائِخُ الثَّلَاثَةُ الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْحَسَنِ بِدِمَشْقٍ وَأَبُو

مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِحِمَاةٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ رَزْقٍ اللَّهِ إِذْنًا بِالْمَوْصِلِ عَنْ أَبِي الْيُمَنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ

عَنِ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْخَطِيبِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الْأَصْفَهَانِيِّ إِذْنًا عَنْ أَبِي أَحْمَدَ

الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعُكْبَرِيِّ بِإِسْنَادِهِ إِلَى مُسْعَرِ بْنِ كُدَامٍ قَالَ كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ كُلَّمَا اشْتَرَى

شَيْئًا لِعِيَالِهِ أَنْفَقَ عَلَى شُيُوخِ الْعُلَمَاءِ مِثْلَهُ وَإِذَا اكْتَسَبَ ثَوْبًا فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا جَاءَتْ الْفَاكِهَةُ أَوْ

الرُّطْبُ فَكُلُ شَيْءٍ يُرِيدُ أَنْ يَشْتَرِيَهُ لِنَفْسِهِ وَعِيَالِهِ لَا يَفْعَلُ حَتَّى يَشْتَرِيَ لَشُيُوخِ الْعُلَمَاءِ مِثْلَهُ وَكَذَلِكَ إِذَا

اِكْتَسَبَ ثَوْبًا ثُمَّ يَشْتَرِي بَعْدَ ذَلِكَ لِنَفْسِهِ الْحِكَايَةَ بِطُولِهَا وَآخَرَجَهَا الْقَاضِي الصَّيْمَرِيُّ أَيْضًا*

(وَبِهِ) إِلَى الْخَطِيبِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا اسْلَمُ بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ

الْبَلَخِيَّ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي حَنِيفَةَ فِي طَرِيقٍ نَعُودُ مَرِيضًا فَرَأَهُ رَجُلٌ مِنْ بَعِيدٍ فَاخْتَبَأَ مِنْهُ وَأَخَذَ فِي طَرِيقِي آخَرَ

فَلَمَّا عَلِمَ الرَّجُلُ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ أَبْصَرَهُ حَجَلَ وَوَقَفَ فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ لِمَ عَدَلْتَ عَنِ الطَّرِيقِ فَقَالَ لَكَ عَلَيَّ

عَشْرَةُ آلَافٍ دِرْهَمٍ وَقَدْ طَالَ الْوَقْتُ وَامْتَدَّ وَلَمْ أَقْدِرْ أَنْ أُوْدِيَ فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ سُبْحَانَ اللَّهِ بَلَغَ بِكَ الْأَمْرُ

إِلَى هَذَا حَتَّى إِذَا رَأَيْتَنِي تَوَارَيْتَ عَنِّي قَدْ وَهَبْتَهُ لَكَ كُلَّهُ وَاجْعَلْنِي فِي حِلٍّ مِمَّا دَخَلَ فِي قَلْبِكَ حِينَ رَأَيْتَنِي

قَالَ شَقِيقٌ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ زَاهِدٌ حَقِيقٌ*

نویں نوع

اس میں امام اعظم رحمہ اللہ کے ان فضائل و مناقب کا ذکر کے جن میں آپ کے ساتھ دوسرا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ یہ کہ

✽ آپ اپنی گزراوقات اپنی کمائی سے کیا کرتے تھے ✽

لوگوں سے تحائف وغیرہ قبول نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے علماء و مشائخ پر بھی خرچ کرتے تھے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ

○ ہمیں مشائخ ثلاثہ یعنی حضرت ”حسن بن ابراہیم بن حسن رحمہ اللہ“ نے ہمیں دمشق میں بیان کیا

○ حضرت ”ابو محمد عبدالعزیز بن محمد رحمہ اللہ“ نے حماہ میں ہمیں بیان کیا

○ حضرت ”عبدالرزاق بن رزق اللہ رحمہ اللہ“ نے موصل میں ہمیں اس کی (روایت کی) اجازت عطا فرمائی

○ وہ حضرت ”ابوالیسین زید بن حسن رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں

○ وہ حضرت ”قزاز رحمہ اللہ“ سے

○ وہ حضرت ”ابوبکر خطیب احمد بن علی بن ثابت رحمہ اللہ“ سے

○ وہ حضرت ”محمد بن علی اصفہانی رحمہ اللہ“ سے روایت (اجازت کے ساتھ) کرتے ہیں

○ وہ حضرت ”ابواحمد حسن بن عبداللہ عکبری رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں

○ وہ اپنی اسناد حضرت ”مسعر بن کدام رحمہ اللہ“ تک پہنچا کر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کی

عادت کریمہ تھی کہ آپ (جب بھی اپنے گھر والوں کے لئے کوئی چیز خریدتے تو اسی طرح کی چیز علماء و مشائخ کے لئے بھی خریدتے، یونہی جب کبھی اپنے لئے کوئی کپڑا خریدتے تو علماء و مشائخ کے لئے بھی خریدتے) (یہ روایت اسی طرح بہت طویل بیان کی ہے اور اس کو حضرت ”قاضی صمیری رحمہ اللہ“ نے بھی بیان کیا ہے۔

اور اسی اسناد کو حضرت ”خطیب رحمہ اللہ“ تک پہنچانے کے بعد (آگے یوں سند بیان کی)

○ ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”اسماعیل بن بشر رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”اسلم بن یحییٰ رحمہ اللہ“ نے

○ وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ“ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے

”میں ایک مریض کی عیادت کرنے کے لئے حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ کے ہمراہ کسی راستہ سے گزر رہا تھا، امام اعظم رحمہ اللہ کی

نظر ایک آدمی پر پڑ گئی، وہ بندہ چھپ گیا اور اس نے دوسرا راستہ اختیار کر لیا، جب اُس شخص کو پتہ چلا کہ حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ نے

اس کو دیکھ لیا ہے تو وہ بہت شرمندہ ہوا، اور وہیں رک گیا، حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ نے فرمایا: تو نے راستہ کیوں بدل لیا؟ اس نے کہا:

میں نے آپ کے دس ہزار درہم دینے ہیں، وقت بہت گزر گیا ہے اور میں آپ کا قرضہ واپس نہیں کر سکا ہوں۔ حضرت ”امام اعظم

رحمہ اللہ“ نے فرمایا: سبحان اللہ! نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ تو مجھے دیکھ کر چھپ رہا ہے؟ میں نے تمام قرضہ تجھے معاف

کر دیا ہے، اور مجھے دیکھ کر تیرے دل پر جو گہرا ہٹ طاری ہوئی، وہ مجھے معاف کر دے۔ حضرت ”شقیقؓ“ فرماتے ہیں: تب مجھے یقین ہو گیا کہ آپ حقیقی زاہد ہیں۔

☆ وَأَمَّا النَّوعُ الْعَاشِرُ ☆

مِنْ مَنَاقِبِهِ الَّتِي لَمْ يُشَارِكْ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ بَعْدَهُ أَنَّهُ مَاتَ مَظْلُومًا أَوْ مَحْبُوسًا مَسْمُومًا*
(فَالدَّلِيلُ) عَلَى ذَلِكَ مَا أَنْبَأَنِي الشَّيْخُ الْمُعَمَّرُ أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَرَّجِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَسْلَمَةَ بِدَمْشَقٍ عَنْ أَبِي
الْفَتْحِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْبَاقِيِّ عَنْ أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ عَنِ الْقَاضِي الصِّمَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُكَرَّمِ
بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ بَعَثَ الْمَنْصُورُ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ وَسُفْيَانَ
الشَّوَرِيِّ وَشَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَذْخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ لَمْ أَدْعُكُمْ إِلَّا لِخَيْرٍ وَكَتَبَ قَبْلَ ذَلِكَ ثَلَاثَةَ عُهُودٍ* فَقَالَ
لِسُفْيَانَ هَذَا عَهْدُكَ عَلَى قَضَاءِ الْبَصْرَةِ فَخُذْهُ وَالْحَقُّ بِهَا وَقَالَ لَشَرِيكَ هَذَا عَهْدُكَ عَلَى قَضَاءِ الْكُوفَةِ فَخُذْهُ
وَالْحَقُّ بِهَا* وَقَالَ لِأَبِي حَنِيفَةَ هَذَا عَهْدُكَ عَلَى مَدِينَتِي هَذِهِ ثُمَّ قَالَ لِحَاجِبِهِ وَجَّهْ مَعَهُمْ أَوْ كَمَا قَالَ فَمَنْ أَبِي
فَاضِرْبُهُ مِائَةَ سَوْطٍ* فَأَمَّا شَرِيكَ فَآخَذَ عَهْدَهُ وَمَضَى* وَأَمَّا سُفْيَانُ فَآخَذَ عَهْدَهُ وَتَرَكَهُ فِي الْمَنْزِلِ وَهَرَبَ إِلَى
الْيَمَنِ* وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَلَمْ يَقْبَلِ الْعَهْدَ فَضْرَبَ مِائَةَ سَوْطٍ وَحَبَسَ فَمَاتَ بِالْحَبْسِ* وَقَدْ اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّهُ
ضُرِبَ عَلَى الْقَضَاءِ فَلَمْ يَقْبَلْ وَمَاتَ فِي الْحَبْسِ ثُمَّ اخْتَلَفُوا* فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَاتَ مِنَ الضَّرْبِ* وَقَالَ بَعْضُهُمْ
سُقِيَ السُّمُّ* وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ أَشْيَاءَ آخَرَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ بِالْحَقِيقَةِ*

دسویں نوع

اس نوع میں آپ کے وہ فضائل و مناقب مذکور ہیں جن میں آپ کے ساتھ دوسرا کوئی شریک نہیں ہے، وہ یہ کہ

آپ کا وصال مبارک مظلومیت میں ہوا، قید میں ہوا، یا زہر سے ہوا۔

اس کی دلیل یہ ہے

ہمیں خبر دی ہے حضرت ”شیخ معمر احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہؓ“ نے دمشق میں

انہوں نے حضرت ”ابوالفتح محمد بن عبدالباقیؓ“ سے

انہوں نے حضرت ”ابوالفضل بن خیرونؓ“ سے

انہوں نے حضرت ”قاضی صمیریؓ“ سے

انہوں نے حضرت ”عمر بن ابراہیمؓ“ سے

انہوں نے حضرت ”مکرّم بن احمد بن عبد الوہاب بن محمدؓ“ سے

انہوں نے حضرت ”عبید بن اسماعیلؓ“ سے روایت کیا ہے

(وہ فرماتے ہیں) حضرت ”منصورؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“، حضرت ”سفیان ثوریؒ“ اور حضرت ”شریک بن عبد اللہؒ“ کو اپنے پاس بلوایا، یہ سب لوگ اس کے پاس گئے۔ اس نے کہا: میں نے تمہیں فقط بھلائی کے لئے بلوایا ہے، اس سے پہلے اس نے ۳ عہد نامے تیار کر رکھے تھے، اس نے حضرت ”سفیانؒ“ سے کہا: یہ لو بصرہ کی قضا کی ذمہ داری تمہارے پاس ہے، یہ سنبھالو اور وہاں چلے جاؤ۔

حضرت ”شریکؒ“ سے کہا: کوفہ کی مسند قضا تمہارے سپرد ہے، یہ اپنا خط لو اور وہاں جا کر اپنی ذمہ داریاں سنبھالو۔ پھر حضرت ”امام اعظمؒ“ سے کہا: میرے شہر کا منصب قضا آپ کے سپرد ہے، پھر اُس نے اپنے محافظ سے کہا: ان کو روانہ کر دو، اور اگر یہ منصب کے قبول کرنے سے انکار کریں تو ان کو ۱۰۰ اکوڑے مارو۔ حضرت ”شریکؒ“ نے ذمہ داری قبول کر لی اور وہاں چلے گئے۔ حضرت ”سفیانؒ“ نے وہ اتھارٹی لیٹروصول تو کر لیا، لیکن گھر جا کر اس کو رکھ دیا اور خود یمن کی جانب فرار ہو گئے۔ جبکہ حضرت ”امام اعظمؒ“ نے وہ خط ہی قبول نہیں کیا۔ جس کی پاداش میں آپ کو ۱۰۰ اکوڑے مارے گئے اور آپ کو قید کر دیا گیا، اور قید ہی میں آپ کا وصال ہوا۔

اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ آپ کو منصب قضا کی پیشکش کی گئی تھی لیکن آپ نے اس کو ٹھکرا دیا تھا اور آپ کا وصال قید کی حالت میں ہوا تھا لیکن اس کے آگے علماء کا اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ کوڑے لگنے سے آپ کا وصال ہوا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کو زہر پلا دیا گیا تھا اس کی وجہ سے وصال ہوا۔ کچھ دیگر مورخین نے اور بھی کئی وجوہ کا ذکر کیا ہے جبکہ حقیقت حال اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(فَإِنْ قِيلَ) قَدْ ذَكَرَ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بِنِ ثَابِتِ الْخَطِيبُ فِي تَارِيخِ بَعْدَادَ مِنَ الْمَطَاعِينَ فِي أَبِي حَنِيفَةَ وَمَعَانِيهِ وَنَقَائِصِهِ وَمَثَالِهِ مَا يُعَارِضُ مَا ذُكِرَتْ مِنْ فَضَائِلِهِ وَمَنَاقِبِهِ * (فَالْجَوَابُ) عَنْهُ مِنْ وَجْهِ خَمْسَةٍ (أَرْبَعَةٌ) مِنْ حَيْثُ الْأَجْمَالِ (وَالْخَامِسُ) مِنْ حَيْثُ التَّفْصِيلِ * (أَمَّا الْأَوَّلُ) فَإِنَّ الْأَخْبَارَ إِذَا تَعَارَضَتْ تَسَاقَطَتْ وَتَهَادَرَتْ وَتَهَاقَرَتْ وَجُعِلَتْ كَأَنَّهَا لَمْ تَرُدْ وَلَمْ تُرَوِّ عَنْ أَحَدٍ وَقَدْ ذَكَرَ الْخَطِيبُ الْحُسُودُ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ مِنْ مَنَاقِبِ الْإِمَامِ الْمُحْسُودِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَفَاخِرِهِ وَمَحَامِدِهِ وَمَآثِرِهِ الَّتِي حَدَّثَتْ بِهَا الرُّكْبَانُ فِي الْفُلُواتِ وَالنِّسْوَانِ فِي الْخَلُواتِ وَجَرَتْ بِهَا أَلْسِنَةُ أَهْلِ الْأَفَاقِ وَخِيَارِ أَهْلِ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ وَأَنَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفَضَائِلُهُ *

شِعْرُ

كَالشَّمْسِ فِي كَبِدِ السَّمَاءِ وَضَوْئُهَا يُغْشِي الْبِلَادَ مَشَارِقاً وَمَغَارِباً
أَضْعَافُ أَضْعَافٍ مَا حَكِي عَنْ حُسَادِهِ وَمَنَاوِيهِ طَنَّا مِمَّا أَنَّ ذَلِكَ يُدْنِيهِ إِلَى مَبَاغِيهِ فَلَمَّا تَعَارَضَتْ رِوَايَاتُهُ وَتَسَاقَطَتْ تَهَادَرَتْ وَتَسَاقَطَتْ وَجُعِلَتْ كَأَنَّ الْخَطِيبَ مَا هَذَا بِهَا وَلَا ذَكَرَهَا فِي تَارِيخِهِ وَلَا رَوَاهَا وَبَقِيَ مَا ذَكَرْنَا وَسَائِرُ أَيْمَةِ الْإِسْلَامِ

فَحَوْلَ الْأَنَامِ بِلَا مُعَارِضٍ*

(وَالدَّلِيلُ) عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَنَّ التَّعْدِيلَ مَتَى تُرْجِعُ عَلَى الْجَرْحِ يُجْعَلُ الْجَرْحُ كَأَن لَّمْ يَكُنْ وَقَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ إِمَامُ التَّحْقِيقِ أَبُو الْفَرَجِ ابْنُ الْجَوَازِيِّ فِي (كِتَابِ التَّحْقِيقِ فِي أَحَادِيثِ التَّعْلِيلِ) فِي مَوَاضِعَ مِنْهُ فَقَالَ فِي حَدِيثِ الْمُضْمَضَةِ وَالِاسْتِنشَاقِ الَّذِي يَرَوِيهِ جَابِرُ الْجُعْفِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمُضْمَضَةُ وَالِاسْتِنشَاقُ مِنَ الْوُضُوءِ الَّذِي لَا يَتِمُّ الْوُضُوءُ إِلَّا بِهِمَا (فَإِنْ قَالَ) الْخَصْمُ أَعْنَى الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ فَإِنَّهُ يَرَاهُمَا سُنَّةً فِيهِ جَابِرُ الْجُعْفِيُّ قَدْ كَذَّبَهُ أَيُّوبُ السُّخْتِيَانِيُّ وَزَائِدَةٌ*

(قُلْنَا) قَدْ وَثَّقَهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَكَفَى بِهِمَا* وَقَالَ فِي حَدِيثِ الْأُذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ* فِيمَا يَرَوِيهِ سِنَانُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

18/ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْأُذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ*

(فَإِنْ) قَالَ الْخَصْمُ أَعْنَى الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ فَإِنَّهُ قَالَ يَأْخُذُ لَهُمَا مَاءً أَجْدِيدًا سِنَانُ بْنُ رَبِيعَةَ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ وَشَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ* (قُلْنَا) فِي الْجَوَابِ أَمَّا شَهْرٌ فَقَدْ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَأَمَّا سِنَانٌ فَاضْطَرَّابُ حَدِيثِهِ لَا يَمْنَعُ ثِقَتَهُ* وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَسِّ الَّذِي يَرَوِيهِ إِسْحَاقُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

19/ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ*

(فَإِنْ) قَالَ الْخَصْمُ إِسْحَاقُ لَيْسَ بِثِقَةٍ قَالَ النَّسَائِيُّ إِسْحَاقُ لَيْسَ بِثِقَةٍ* (قُلْنَا) وَثَّقَهُ يَحْيَى وَشُعْبَةُ وَهَكَذَا فَعَلَ غَيْرُهُ مِنْ عُلَمَاءِ الْحَدِيثِ مَتَى تُرْجِعُ التَّعْدِيلُ جُعِلَ الْجَرْحُ كَأَن لَّمْ يَكُنْ فَالَّذِي يَرَوِي عَنْ بَعْضِ الْمُحَدِّثِينَ تَوْثِيقُهُ لَا يُعْتَبَرُ فِيهِ طَعْنُ الطَّاعِنِينَ فَاِمَامُ الْمُسْلِمِينَ الَّذِي قَلَّدَتْهُ الْأُمَّةُ إِلَى أَقْطَارِ الْأَرْضَيْنِ أُولَى أَنْ لَا يُعْتَبَرَ فِيهِ طَعْنُ الْحَاسِدِينَ الْمُعَانِدِينَ*

(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّ شَهَادَةَ الَّذِي لَيْسَ بِعَدْلٍ وَرَوَاتُهُ غَيْرُ مَقْبُولَةٍ وَالْمُحَدِّثُونَ طَعَنُوا فِي الْخَطِيبِ وَذَكَرُوا فِيهِ خِصَالًا مُوجِبَةً عَدَمِ قَبُولِ رَوَاتِهِ وَلَوْ لَا مَوَانِعُ ثَلَاثٍ لَذَكَرْنَاهَا* (الْمَانِعُ الْأَوَّلُ) أَنَّ إِمَامَنَا الَّذِي نُقَلِّدُهُ وَهُوَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَمْ يُنْقَلْ عَنْهُ أَنَّهُ ذَكَرَ أَعْدَاءَهُ بِسُوءٍ أَوْ

(١٨) اخرجہ محمد بن الحسن السیبانی فی "الآثار" (٣) وابوداود (١٣٤) فی الطہارۃ: باب صفۃ وضوء النبی علیہ وسلم
والترمذی (٢٧) فی الطہارۃ: باب الاذنان من الرأس-

(١٩) اخرجہ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" ٧٤:١ فی الطہارۃ: باب من الفرع والبرزاز (١٤٨:١-کشف) (٢٨٥)
والدارقطنی ١٤٧:١ فی الطہارۃ: باب ما روى فی لمس القبل والحاکم فی "المستدرک" ١٣٨١-

سَبَّ أَحَدًا مِنَ الْأَمْوَاتِ بَلْ مَذْهَبُهُ حُسْنُ الظَّنِّ بِالْمُسْلِمِينَ حَتَّى قَالَ بَعْدَ التَّهْمِ إِلَّا إِذَا وَجِدَ دَلِيلًا * وَمَذْهَبُهُ أَنَّهُ لَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِنَ الْإِيمَانِ بِذَنْبٍ وَلَا يُوجَدُ فِي كُتُبِ أَصْحَابِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ ذِكْرُ أَحَدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ إِلَّا بِخَيْرٍ قَالُوا يَجِبُ عَلَيْنَا الْاهْتِدَاءُ بِهِمْ وَالْإِقْتِدَاءُ بِهِمْ * (وَالْمَانِعُ الثَّانِي)

20/ ظَاهِرُ قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَذْكُرُوا أَمْوَاتِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ وَالْخَطِيبُ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ ظَلَمْنَا فِيمَا أَحَبَّ أَنْ يُشْنَعَ فِي إِمَامِنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ قَالَ تَعَالَى (لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ) لَكِنَّ الْوَاجِبَ الْإِقْتِدَاءُ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَيْثُ رَأَى رَجُلًا يَتَنَفَّلُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ فَلَمْ يَنْهَهُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ مِنْهَى عَنْهَا فَقَالَ أَخَافُ أَنْ أَدْخُلَ تَحْتَ قَوْلِهِ تَعَالَى (أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى) *

(وَالْمَانِعُ الثَّالِثُ) أَنَّ سَبَّ الْخَطِيبِ وَذِكْرَ مَا قِيلَ فِيهِ اشْتِغَالَ بِمَا لَا يَعْنِينَا

21/ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ * وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْرِفَ سَرِيرَةَ الْخَطِيبِ فَلْيُطَالِعْ تَرْجَمَتَهُ مِنْ (كِتَابِ التَّارِيخِ الْكَبِيرِ لِدمشق) الَّذِي جَمَعَهُ الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ هَبَةَ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ وَ (كِتَابِ الْإِنْتِصَارِ لِإِمَامِ أَئِمَّةِ الْأَمْصَارِ) الَّذِي جَمَعَهُ الْحَافِظُ يُوسُفُ سِبْطُ ابْنِ الْجَوَازِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ فَتَرَى مِنْ سِيرَتِهِ وَسَرِيرَتِهِ مَا يَقْضِي مِنْهُ الْعَجَبُ كَيْفَ يَتَكَلَّمُ مِثْلَهُ فِي الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ *

(وَالْجَوَابُ الثَّالِثُ) أَنَّ رِوَايَةَ مَنْ كَانَ كَثِيرُ الْعَلَطِ وَالزَّلَلِ وَإِنْ كَانَ وَرَعًا غَيْرُ مَقُولَةٍ وَالْخَطِيبُ بِهِذِهِ الْمَثَابَةِ وَقَدْ كَفَى تَقْرِيرُ ذَلِكَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ ابْنُ الْجَوَازِيِّ فِي كِتَابِهِ الْمَوْسُومِ (بِالسَّهْمِ الْمُصِيبِ فِي الرَّدِّ عَلَى الْخَطِيبِ) وَغَيْرِهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ فَلَا نَذْكُرُهَا عَمَلًا بِالْمَوَانِعِ السَّابِقَةِ *

(وَالْجَوَابُ الرَّابِعُ) أَنَّ الَّذِي حَكَمَ عَنْهُمْ الْمَطَاعُونَ حَمَلَهُمُ الْحَسَدَ فَإِنَّ ذَا الْفَضْلِ لَا يَزَالُ مُحْسُودًا وَأَنَّ الْحَاسِدَ لَمْ يَزَلْ مَطْرُودًا وَلَعُمْرِي إِنَّ الْحَسَدَ قَلَمًا يَنْجُو مِنْهُ أَحَدٌ وَسَبَبُهُ أَنَّ الْأَدَمِيَّ لَا يُحِبُّ أَنْ يَقُوقَهُ أَحَدٌ مِنْ أَبْنَاءِ جَنْسِهِ فَإِذَا رَأَى مَنْ قَدْ بَرَزَ عَلَيْهِ أَمْتَعَصَ فِي بَاطِنِهِ فَإِنْ كَانَ عَاقِلًا تَقِيًّا فَهَرَفَتْ نَفْسُهُ وَحَفِظَ لِسَانَهُ وَتَمَنَّى مِثْلَ تِلْكَ النِّعْمَةِ لِنَفْسِهِ وَلَا يَتَمَنَّى زَوَالَهَا عَنْهُ فَهُوَ فِي غِبْطَةٍ وَهُوَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

22/ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْحَدِيثُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ تَقِيٍّ

(٢٠) اورده المتقى السمردي في "كنز العمال" (٤٢٧١٢) والمرضى الزبيدي في "اتحاف سادة المتقين" ٤٩٠:٧ والنسائي

-٥٢:٤

(٢١) أخرجه أحمد ٢٠١:١ والطبرانی في "الكبير" (٢٨٨٦) وفي "الصغير" (١٠٨٠) والقضاعي في "مسند

الشراب" (١٩٤) ولفظ في "الزهد" (١١١٧) من حديث حسين بن علي رضي الله عنهما -

غَلَبَتْ فَسُهُ الْأَمَّارَةُ بِالسُّوءِ فَتَعَرَّضَ لِلْمَحْسُودِ * ثُمَّ هُمْ عَلَى مَرَاتِبَ * فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَرَّضُ لَهُ بِالسَّيْفِ وَالسِّنَانِ * وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَرَّضُ لَهُ بِاللِّسَانِ * وَمِنْهُمْ مَنْ تَغْلِبُهُ النَّفْسُ الْأَمَّارَةُ بِالسُّوءِ تَارَةً وَتَارَةً يَغْلِبُهَا وَهُمْ الْعُلَمَاءُ الَّذِينَ حَسَدُوا أَبَا حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ فَتَارَةً مَدْحُوهُ وَتَارَةً قَدْ حَوَا فِيهِ وَهَكَذَا حَالُ الْمُؤْمِنِ يَغْلِبُ الشَّيْطَانُ تَارَةً وَيَغْلِبُهُ أُخْرَى وَقَدْ صَرَّحُوا بِذَلِكَ وَاعْتَرَفُوا بِهِ مِنْهُمْ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَإِنَّهُ كَانَ يَقَعُ فِي أَبِي حَنِيفَةَ تَارَةً وَيَمْدَحُهُ تَارَةً أُخْرَى فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ الْفَتَى مَحْسُودٌ*

(یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے)

آپ نے حضرت ”امام اعظمؒ“ کے اس قدر فضائل و مناقب بیان کر دیئے ہیں جبکہ خطیب بغدادی حضرت ”ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیبؒ“ نے اپنی کتاب ”تاریخ بغداد“ میں اُن پر بہت طعن کیا ہے اور ان کے بہت سارے عیوب اور نقائص بیان کئے ہیں اور اُن کا بیان آپ کے بیان سے بالکل ٹکراتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب: اس اعتراض کے پانچ جواب ہیں، چار اجمالی طور پر ہیں اور ایک قدرے تفصیل کے ساتھ ہے۔

جواب نمبر (۱)

قانون یہ ہے کہ جب کسی کے بارے میں روایات آپس میں ٹکراتی ہیں تو وہ ساقط ہو جاتی ہیں، ان میں سے کسی کا بھی کوئی اعتبار نہیں رہتا، ان کی حیثیت یوں ہو جاتی ہے گویا کہ وہ روایات کسی سے مروی ہی نہیں۔ اور خطیب بغدادی نے حضرت ”امام اعظمؒ“ کے ساتھ حسد کی وجہ سے وہ باتیں ذکر کی ہیں (اللہ تعالیٰ اُن کی یہ لغزش معاف فرمائے) جبکہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے فضائل و مناقب تو ایسے ظاہر باہر ہیں کہ میدانوں میں قافلوں والے، گھروں میں عورتیں ان کو کثرت سے بیان کرتی ہیں۔ پوری دنیا کی زبان پر حضرت ”امام اعظمؒ“ کے فضائل کے چرچے ہیں، شام اور عراق کے معتبر لوگ آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے

جیسا کہ آسمان کے جگر پر سورج، جس کی روشنی مشرق و مغرب میں تمام کائنات کو روشن کرتی ہے۔

حسد کرنے والوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے جو باتیں ذکر کی ہیں، اُن کے مقابلے میں آپ کے فضائل بیان کرنے والوں کی تعداد کئی گنا زیادہ ہے۔ اور جب روایات آپس میں ٹکراتی ہیں تو ان کی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے خطیب بغدادی کی مرویات کی حیثیت دوسرے لوگوں کی مرویات سے ٹکرا کر اپنی معنویت اس طرح کھو چکی ہیں گویا کہ خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں حضرت ”امام اعظمؒ“ کے بارے میں کچھ لکھا ہی نہیں ہے۔ اور نہ انہوں نے کوئی روایت ذکر کی ہے۔ اس کے بعد وہ باتیں باقی بچ جاتی ہیں جو ہم نے ذکر کی ہیں اور جن کو باقی دیگر ائمہ مسلمین نے ذکر کیا ہے۔ اور یہ دلائل ایسے ہیں جن سے ٹکراتی ہوئی کوئی روایت موجود نہیں ہے۔

دلیل۔

ہمارے دعوے کی دلیل یہ ہے کہ جب کسی شخص کے بارے میں تعدیل بھی موجود ہو اور جرح بھی موجود ہو (یعنی کچھ علماء نے اس کو عادل قرار دیا ہو اور دیگر نے اس پر طعن کیا ہو اور تعدیل والے لوگ قوی ہوں) تو ایسی صورت میں جرح کی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔ اس بات کا ذکر امام ائمہ التحقیق حضرت ”ابوالفرج ابن جوزی رحمہ اللہ“ نے ”کتاب التحقیق فی احادیث التعلیق“ میں کئی مقامات پر کیا ہے۔ ان میں سے ایک جگہ یہ ہے

وضو کے دوران کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے والی حدیث جو کہ حضرت ”جابر جعفی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ابن عباس رضی اللہ عنہما“ کے واسطے سے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا وضو سے ہے۔ اور ان کی حیثیت یہ ہے کہ ان کے بغیر وضو مکمل نہیں ہوتا۔ مقابلے میں حضرت ”امام شافعی رحمہ اللہ“ اس عمل کو سنت سمجھتے ہیں۔ اگر وہ فرمائیں کہ اس روایت میں حضرت ”جابر جعفی رحمہ اللہ“ موجود ہے اور حضرت ”ایوب سختیانی رحمہ اللہ“ اور زائدہ نے ان کو جھوٹا قرار دیا ہے۔

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ اس روایت کی توثیق حضرت ”سفیان ثوری رحمہ اللہ“ اور حضرت ”شعبہ رحمہ اللہ“ نے کی ہے، اور کسی بھی حدیث کی توثیق کے لئے ان دونوں کی رائے کافی ہوتی ہے۔ (لہذا حضرت ”جابر جعفی رحمہ اللہ“ پر جرح کی حیثیت ختم ہوگئی)

اور ”الاذنان من الراس“ والی حدیث جو کہ حضرت ”سنان بن ربیعہ رحمہ اللہ“ نے حضرت ”شہر بن حوشب رحمہ اللہ“ کے واسطے سے حضرت ”ابو امامہ رضی اللہ عنہ“ کے ذریعے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کان سر میں سے ہیں۔“

اس حدیث کے مقابلے میں حضرت ”امام شافعی رحمہ اللہ“ کا کہنا ہے کہ کانوں کے لئے نیا پانی لیا جائے گا۔ اور اس حدیث میں حضرت ”سنان بن ربیعہ رحمہ اللہ“ مضطرب الحدیث ہیں اور حضرت ”شہر بن حوشب رحمہ اللہ“ کی مروی حدیث سے دلیل نہیں پکڑی جاسکتی۔ حضرت ”ابن عدی رحمہ اللہ“ نے کہا ہے کہ ”لیس بقوی“ وہ قوی نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

ہم جواب میں یہ کہیں گے کہ حضرت ”شہر بن حوشب رحمہ اللہ“ کو حضرت ”امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ“ اور حضرت ”یحییٰ بن معین رحمہ اللہ“ نے مضبوط قرار دیا ہے اور حضرت ”سنان بن ربیعہ رحمہ اللہ“ اگرچہ مضطرب الحدیث ہیں لیکن ان کی حدیث کا اضطراب ان کے ثقہ ہونے میں کوئی فرق نہیں ڈالتا۔ (حضرت ”امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ“ اور حضرت ”یحییٰ بن معین رحمہ اللہ“ کے موقف کے بعد حضرت ”شہر بن حوشب رحمہ اللہ“ پر جرح کی حیثیت ختم ہوگئی)

حضرت ”اسحاق بن محمد فروی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”عبید اللہ بن عمر رحمہ اللہ“ کے واسطے سے حضرت ”نافع رحمہ اللہ“ کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے آلہ تناسل کو ہاتھ لگایا، وہ نماز کے

وضوحیسا وضو کرے۔

اب اگر سامنے والا کہے کہ ”اسحاق“ ثقہ راوی نہیں ہیں جیسا کہ حضرت ”امام نسائی رحمہ اللہ“ نے کہہ بھی دیا ہے کہ ”اسحاق ثقہ نہیں ہے“

ہم جواب میں یہ کہیں گے کہ حضرت ”یحییٰ رحمہ اللہ“ اور حضرت ”شعبہ رحمہ اللہ“ نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ (اور ان کے ثقہ قرار دینے کے بعد ان پر جرح کی حیثیت ختم ہو جاتی ہے)

الغرض: علماء حدیث کا یہی وطیرہ ہے کہ جب جرح و تعدیل میں سے تعدیل کو ترجیح مل جائے تو جرح کو یوں کر دیتے ہیں گویا کہ جرح ہوئی ہی نہیں۔

وہ روایات جن کی توثیق چند محدثین کر دیں، ان مرویات میں کسی طعن کرنے والے کے طعن کو قبول نہیں کیا جاتا، تو وہ امام المسلمین، کہ روئے زمین پر امت کی ایک تعداد ان کی مقلد ہے، ان کے بارے میں کسی حسد کرنے والے کے حسد اور کسی بغض رکھنے والے کا طعن قابل قبول کیسے ہو سکتا ہے۔

دوسرا جواب:

خطیب بغدادی ایسا شخص ہے جس کی گواہی سچی نہیں ہے، جس کی روایت قابل قبول نہیں ہے، محدثین کرام نے اس پر طعن کیا ہے، اور اس میں ایسی عادات ثابت کی ہیں جو کسی بھی شخص کی روایت قبول کئے جانے میں رکاوٹ ہیں۔ اگر میرے پیش نظر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں خطیب بغدادی کی وہ خصال کھول کھول کر بیان کر دیتا۔ وہ تین باتیں یہ ہیں۔

(۱)

ہمارے وہ امام جن کی ہم تقلید کرتے ہیں وہ ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ ہیں۔ آپ نے اپنے کسی فوت شدہ دشمن کی کبھی بھی عیب جوئی نہیں کی اور نہ کبھی کسی کو سب و شتم کیا ہے، بلکہ آپ نے ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ حسن ظن ہی رکھا۔ اور اگر کسی کو متہم کیا بھی ہے تو اس کے بعد فرمایا: مگر جب کہ دلیل مل جائے۔

حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ کا موقف یہ ہے کہ کوئی مومن کسی گناہ کی وجہ سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا اور ہمارے اصحاب کی جمیع کتب میں تمام ائمہ کا ذکر اچھائی کے ساتھ ہی ملتا ہے، سب یہی درس دیتے ہیں کہ ہمیں ان کی اقتداء اور پیروی کرنی چاہئے۔

(۲)

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے فوت شدگان کو اچھے لفظوں میں یاد کیا کرو۔ (جیسا کہ درج ذیل حدیث میں ہے)

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، ثنا إِيَّاسُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ، ثنا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ، ذُكِرَ عِنْدَهَا رَجُلٌ فَنَالَتْ مِنْهُ، فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ قَدْ مَاتَ فَتَرَحَّمْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهَا تَرَحَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَذْكُرُوا مَوْتَكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ

”ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی کا ذکر ہوا تو ام المؤمنین نے ان سے بیزاری کا اظہار کیا، ان کو بتایا گیا کہ وہ تو فوت ہو گیا ہے تب ام المؤمنین نے اس کے لئے دعائے رحمت مانگی۔ ان سے عرض کی گئی کہ آپ اب ان کے لئے دعائے رحمت کیوں مانگ رہی ہیں؟ تو فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ”اپنے فوت شدگان کو ہمیشہ اچھے لفظوں میں یاد کیا کرو“ (الدعاء للطبرانی، حدیث نمبر ۲۰۶۵)

خطیب بغدادی نے ہمارے حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ پر تشنیع کر کے اگرچہ ہم پر ظلم کیا ہے (میں نے ان کے عمل کو ظلم اس لئے قرار دیا ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا (النساء: 148)

”اللہ پسند نہیں کرتا بڑی بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے اور اللہ سنتا جانتا ہے“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رضی اللہ عنہ)

لیکن ہم پر لازم ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء کریں، جیسا کہ ایک مرتبہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ عید والے دن نماز عید سے پہلے نوافل پڑھ رہا تھا، آپ نے اس کو نفل پڑھنے سے منع نہیں فرمایا۔ آپ سے کسی نے کہا: آپ تو جانتے ہیں کہ عید سے پہلے نوافل پڑھنا منع ہے (تو پھر آپ نے اس شخص کو روکا کیوں نہیں؟) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات کا خوف تھا کہ میں کہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک کی زد میں نہ آ جاؤں۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى

”بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھے“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رضی اللہ عنہ)

(۳)

خطیب بغدادی کو برا بھلا کہنا اور مورخین نے اس کے بارے میں جو اعتراضات کئے ہیں، ان کا ذکر کرنا، یہ فضول کام میں مشغول ہونے کے مترادف ہے اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کے حسن میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ فضولیات کو چھوڑ دے۔ تاہم جو شخص خطیب بغدادی کے بارے میں حقائق جاننے کا شوق رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ حضرت ”حافظ ابوالقاسم علی بن حسن ابن ہبہ اللہ شافعی رضی اللہ عنہ“ کی تحریر کردہ کتاب ”کتاب التاریخ الكبير لدمشق“ کا مطالعہ کرے اور حضرت ”امام حافظ یوسف سبط ابن جوزی رضی اللہ عنہ“ کی لکھی ہوئی کتاب ”کتاب الانتصار لامام ائمة الانصار“ کو پڑھے، اس میں آپ کے سامنے خطیب بغدادی صاحب کی شخصیت کے بارے میں ایسے ایسے حیرت انگیز انکشافات ہونگے جن کو پڑھ کر آپ یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ایسے شخص کو حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے بارے میں طعن کرنے کا حق کیسے پہنچتا ہے۔

تیسرا جواب:

ایسا شخص جو اکثر غلطیاں کرتا ہو اور اس سے بہت زیادہ خطا سرزد ہوتی ہو، وہ اگرچہ بذات خود بہت نیک اور متقی ہی کیوں نہ ہو، اس کی روایت قابل قبول نہیں رہتی۔ اور خطیب بغدادی صاحب کی کیفیت بھی اس سے کچھ مختلف نہیں ہے۔ امام ابن جوزی نے اپنی کتاب ”السهم المصیب فی الرد علی الخطیب“ میں اور دیگر کئی علماء نے اپنی اپنی کتابوں میں اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن

سابقہ تین رکاوٹوں کی بناء پر ہم اس کا ذکر بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

چوتھا جواب:

خطیب بغدادی نے جن لوگوں کے حوالے سے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ پر طعن نقل کیا ہے، یہ سب حسد کی وجہ سے تھا کیونکہ فضیلت والے شخص سے ہمیشہ حسد کیا گیا ہے اور حاسد کی بات کو کبھی بھی مانا نہیں جاتا، اور یہ بات امر واقعی ہے کہ حسد سے بہت کم لوگ محفوظ ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو یہ کبھی بھی اچھا نہیں لگتا کہ اسی جیسا کوئی دوسرا بندہ اس سے اوپر ہو جائے، اور جب وہ دیکھتا ہے کہ دوسرا شخص اس سے آگے بڑھ گیا ہے تو اس کے دل میں اس کی برائی آنا شروع ہو جاتی ہے، اگر وہ عقل مند اور متقی شخص ہوگا تو اپنے نفس کو دبا لے گا اور اپنی زبان کو بچائے گا، اور یہ تمنا کرے گا کہ اُسی جیسی نعمت مجھے بھی مل جائے جبکہ اُس کی نعمت کے زوال کی خواہش نہیں کرے گا، اس کو رشک کہتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں پر جائز ہے، وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا، وہ اُس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے الحدیث۔

اور اگر وہ شخص متقی نہیں ہے تو اس کا نفس امارہ اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ حسد کا شکار ہو جاتا ہے۔ پھر حسد کے کئی درجے

ہیں۔

(۱) ایک یہ ہے کہ بندہ اپنی تلوار اور زبان کے ساتھ اس سے دشمنی کرتا ہے

(۲) دوسرا یہ ہے کہ بندہ اُس کے خلاف اپنی زبان استعمال کرتا ہے۔

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن پر کبھی ان کا نفس امارہ غالب آ جاتا ہے اور کبھی وہ نفس پر غالب آ جاتے ہیں، اس بات کی کئی بزرگوں نے تصریح بھی کی ہے اور اعتراف کیا ہے۔ مثلاً حضرت ”ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ“، کبھی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے بہت عیب بیان کرتے اور کبھی بہت تعریف کرتے ہیں۔ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواباً کہا: وہ جوان (یعنی امام اعظم) محسود ہے (یعنی اس کے ساتھ حسد کیا گیا ہے)

(وَالْجَوَابُ) الْخَامِسُ مِنْ حَيْثُ التَّفْصِيلُ عَمَّا ذَكَرَهُ الْخَطِيبُ (فَمِنْهَا) مَا شَنَعَ هُوَ وَغَيْرُهُ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَا يَعْمَلُ بِالْخَبَرِ وَأَنَّمَا يَعْمَلُ بِالرَّأْيِ وَهَذَا قَوْلُ مَنْ لَا يَعْرِفُ شَيْئاً مِنَ الْفِقْهِ وَمَنْ شَمَّ رَائِحَتَهُ وَأَنْصَفَ اعْتَرَفَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِالْأَخْبَارِ وَاتِّبَاعِ الْآثَارِ وَالِدَّلِيلُ عَلَى بُطْلَانِ مَا قَالُوا مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ*

(أَحَدُهَا) أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَرَى الْمَرَاسِيلَ حُجَّةً وَيَقْدِّمُهَا عَلَى الْقِيَاسِ خِلَافاً لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ

اللَّهُ*

(وَالثَّانِي) أَنَّ أَنْوَاعَ الْقِيَاسِ أَرْبَعَةٌ (أَحَدُهَا) الْقِيَاسُ الْمُؤَثَّرُ وَهُوَ الَّذِي يَكُونُ بَيْنَ الْأَصْلِ وَالْفَرْعِ مَعْنَى مُشْتَرِكُ مُؤَثَّرٌ (وَالثَّانِي) الْقِيَاسُ الْمُنَاسِبُ وَهُوَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَصْلِ وَالْفَرْعِ مَعْنَى مُنَاسِبٌ (وَالثَّالِثُ) قِيَاسُ الشَّبهِ وَهُوَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَصْلِ وَالْفَرْعِ مُشَابَهَةٌ صُورَةً فِي الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ (وَالرَّابِعُ) قِيَاسُ الطَّرْدِ وَهُوَ أَنْ

يَكُونُ بَيْنَ الْأَصْلِ وَالْفُرْعِ مَعْنَى مُطَرِّدٌ * وَأَبُو حَنِيفَةَ وَأَصْحَابُهُ رَحِمَهُمُ اللَّهُ قَالُوا بَانَ قِيَاسُ الشَّبهِ وَالْمُنَاسَبَةِ بَاطِلٌ وَاخْتَلَفَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فِي قِيَاسِ الطَّرْدِ فَانْكَرَهُ بَعْضُهُمْ *

(وَقَالَ) أَبُو زَيْدٍ الْكَبِيرُ رَحِمَهُ اللَّهُ بَانَ الْقِيَاسُ الْمُؤَثِّرُ حُجَّةً (وَالْبَاقِي) لَيْسَ بِحُجَّةٍ * وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بَانَ الْأَنْوَاعُ الْأَرْبَعَةُ مِنَ الْقِيَاسِ حُجَّةٌ وَيُسْتَعْمَلُ قِيَاسُ الشَّبهِ كَثِيرًا فَمِنْ ذَلِكَ قِيَاسُ الْمَطْعُومَاتِ عَلَى الْمَنْصُوصَاتِ لِلْمُشَابَهَةِ بَيْنَهُمَا فِي الطَّعْمِ وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الطَّعْمُ مُؤَثِّرًا فِي الزِّيَادَةِ وَفِي الْمَقْدَارِ كَالْكَيْلِ وَالْوَزْنِ (وَمِنْ ذَلِكَ) قَوْلُهُ أَنَّ الْعَاقِلَةَ تَتَحَمَّلُ قَلِيلَ الْجَنَابَةِ لِمُشَابَهَتِهَا الْكَثِيرَةَ (وَمِنْ ذَلِكَ) قَوْلُهُمُ الْخَلُّ مَائِعٌ لَا تَبْنِي الْقَطْرَةَ عَلَى جَنْبِهَا فَلَا يُزِيلُ النَّجَاسَةَ كَاللَّذْنِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مُؤَثِّرًا فَجَمَعَ الشَّافِعِيُّ بَيْنَ الْخَلِّ وَاللَّذْنِ لِمُشَابَهَتِهِمَا فِي الصُّورَةِ وَأَبُو حَنِيفَةَ جَمَعَ بَيْنَ الْخَلِّ وَالْمَاءِ فِي الْمَعْنَى الْمُؤَثِّرِ فِي إِزَالَةِ النَّجَاسَةِ مِنَ التَّرْقِيقِ بِالْمَجَاوِرَةِ وَالشَّيْءِ بِالذِّكِّ وَالتَّقَاطُرِ وَالزَّوَالِ بِالْعَصْرِ وَلِذَلِكَ امْتِلَأَ كَثِيرَةٌ ثُمَّ الْعَجَبُ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ لَا يَسْتَعْمِلُ إِلَّا نَوْعًا وَنَوْعَيْنِ وَالشَّافِعِيُّ يَسْتَعْمِلُ الْأَنْوَاعَ الْأَرْبَعَةَ وَيَرَاهَا حُجَّةً *
پانچواں جواب:

خطیب بغدادی کے ذکر کئے ہوئے اعتراضات کا تفصیلی جواب

خطیب بغدادی اور دیگر کئی لوگوں کو حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ پر یہ اعتراض ہے کہ وہ حدیث پر عمل نہیں کرتے بلکہ اپنی رائے پر عمل کرتے ہیں۔

جواب:

یہ بات ایسا شخص کر سکتا ہے جو فقہ کی بنیادی اکائی سے بھی واقف نہیں ہے، اور جس نے فقہ کی تھوڑی سی خوشبو بھی سونگھی ہے اور وہ منصف مزاج ہو، وہ اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ اخبار و آثار پر دوسرے لوگوں سے زیادہ عمل کرتے تھے۔ اس بات کا اعتراض کرنے والوں کے موقف کے باطل ہونے پر تین دلیلیں پیش کر رہا ہوں۔
دلیل نمبر ۱۔

(احادیث صحیحہ تو بہت عظیم چیز ہے) حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ تو مرسل احادیث کو بھی حجت مانتے ہیں اور اس کو قیاس پر مقدم رکھتے ہیں، جبکہ حضرت ”امام شافعیؒ“ مرسل حدیث پر قیاس کو ترجیح دیتے ہیں۔
دلیل نمبر ۲۔

قیاس کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) قیاس موثر۔ یہ وہ قیاس ہے جس کی اصل اور فرع میں کوئی معنی مشترک موثر ہو۔

(۲) قیاس مناسب۔ یہ وہ قیاس ہے جس میں اصل اور فرع کے درمیان مناسبت رکھنے والا کوئی مفہوم موجود ہو۔

(۳) قیاس شبہ۔ یہ وہ قیاس ہے جس میں اصل اور فرع کے مابین احکام شرعیہ میں صورت کے لحاظ سے مشابہت ہوتی ہے۔

(۴) قیاس طہرہ۔ یہ وہ قیاس ہے، جس کی اصل اور فرع کے مابین معنی مطرد موجود ہو۔

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ اور آپ کے اصحاب کا موقف یہ ہے کہ قیاس شبہ اور قیاس مناسبت باطل ہے جبکہ قیاس طہرہ کے بارے میں بھی حضرت ”امام اعظمؒ“ اور آپ کے اصحاب میں اختلاف پایا جاتا ہے، کچھ احناف علماء نے اس کا بھی انکار ہی کیا ہے۔

حضرت ”ابوزید الکبیرؒ“ فرماتے ہیں: صرف قیاس موثر حجت ہے اور باقی کوئی بھی قیاس حجت نہیں ہے۔ جبکہ حضرت ”امام شافعیؒ“ فرماتے ہیں کہ قیاس کی چاروں قسمیں حجت ہیں اور قیاس شبہ تو بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے اسی بناء پر مطعومات (کھائی جانے والی چیزوں) کو منصوبات (بیان کی جانے والی چیزوں) پر قیاس کرتے ہیں کیونکہ ان دونوں کے درمیان ”طعم“ کی مشابہت پائی جاتی ہے اگرچہ ”طعم“ زیادت اور مقدار میں ”کیل اور وزن“ کی مانند موثر نہیں ہے۔ اسی بناء پر انہوں نے یہ فیصلہ بھی کر ڈالا کہ مجرم کے قریبی رشتہ دار معمولی جرم کی بھی دیت دینے کے پابند ہونگے کیونکہ معمولی جرم کو غیر معمولی جرم کے ساتھ مشابہت حاصل ہے۔ (تو جس طرح بڑے جرم کے مرتکب کی دیت اس کے عاقلہ یعنی قریبی رشتہ داروں کے ذمہ ہوتی ہے اسی طرح معمولی جرم کی دیت بھی ان کے ذمہ لازم ہوگی)

اسی بناء پر انہوں نے یہ فیصلہ بھی کر ڈالا کہ سرکہ مائع ہے اس کے قطرے نہیں ٹپکتے لہذا تیل کی مانند یہ بھی نجاست کو زائل نہیں کر سکتا۔ اس میں جو علت ہے وہ سرکہ اور تیل میں موثر نہ ہونے کے باوجود حضرت ”امام شافعیؒ“ نے قیاس کر ڈالا صرف اتنی بات پر کہ بظاہر دیکھنے میں سرکہ اور تیل ایک جیسے لگتے ہیں۔ اور حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ نے سرکہ اور پانی کو ایک جیسا قرار دیا اور اس کی وجہ یہ بیان کی کہ یہ دونوں نجاست زائل کرنے میں موثر ہیں کیونکہ یہ جس چیز میں شامل ہو جاتے ہیں، اس میں رقت (یعنی نرمی) پیدا کر دیتے ہیں، اور رگڑنے سے یہ پھیل جاتے ہیں، اور نچوڑنے سے یہ الگ بھی ہو جاتے ہیں اور ان کے قطرے بھی ٹپکتے ہیں، اس کی دیگر بہت ساری مثالیں موجود ہیں۔

تعب اور حیرانگی کی بات تو یہ ہے کہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ قیاس کی صرف ایک قسم کو استعمال کرتے ہیں (تین کو چھوڑتے ہیں) پھر بھی اُن پر یہ الزام ہے کہ وہ قیاس کو ترجیح دیتے ہیں، جبکہ حضرت ”امام شافعیؒ“ قیاس کی چاروں قسموں کو مانتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کا حدیث پر زیادہ عمل ہے۔

(وَيَقُولُ) الْخَطِيبُ وَأَمْسَالُهُ بَأَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَسْتَعْمِلُ الْقِيَاسَ دُونَ الْأَخْبَارِ وَهَذَا لِغَلَبَةِ الْهَوَىٰ وَقِلَّةِ الْوُقُوفِ عَلَى الْفِقْهِ * وَالْوَجْهُ لِإِبْطَالِ مَا قَالَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَتَّبِعُ الْأَخْبَارَ أَنَّ مَنْ عَرَفَ مَا خَذَ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَصْحَابَهُ عَرَفَ بَطْلَانَ مَا قَالَهُ * (وَيَبَيِّنُ) ذَلِكَ مِنْ حَيْثُ التَّفْصِيلُ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ بَأَنَّ الْفَقْهَةَ فِي الصَّلَاةِ نَافِضَةٌ لِحَدِيثِ الْأَعْمَى الَّذِي وَقَعَ فِي الرَّبِّيَةِ فَضَحَكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَهَقَّهُهٗ

23/ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَنْ فَهَقَهُ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ وَهَذَا

(۲۳) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الانار" (۱۶۶) والدارقطني في "السنن" ۱: ۱۶۶ في الطهارة باب اهاريت القرقرية في الصلاة وعبد الرزاق (۳۷۶۰) في الصلاة باب التسميم والضحك في الصلاة-

الْحَدِيثُ وَإِنْ كَانَ ضَعِيفًا فَقَدْ قَالَ بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَتَرَكَ بِهِ قِيَاسَ الْقَهْقَهَةِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِ الصَّلَاةِ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ فَإِنَّهُ أَخَذَ بِالْقِيَاسِ*

وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِنَيْدِ التَّمْرِ لِحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ لَيْلَةَ الْحَجِّ وَإِنْ كَانَ ضَعِيفًا فَقَدْ أَخَذَ بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَتَرَكَ بِهِ قِيَاسَ النَّبِيِّ عَلَى سَائِرِ الْأَشْرَبَةِ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّهُ أَخَذَ بِالْقِيَاسِ* (فَعِلْمٌ) أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ يُقَدِّمُ الْإِحَادِيثَ الضَّعِيفَةَ عَلَى الْقِيَاسِ وَلَكِنَّ رَأْيَ الْخَطِيبِ وَأَمثَالِهِ أَنَّهُ تَرَكَ أَبُو حَنِيفَةَ الْعَمَلَ بِبَعْضِ الْإِحَادِيثِ الَّتِي أَخَذَ بِهَا الشَّافِعِيُّ وَظَنُوا أَنَّهُ تَرَكَهَا بِالْقِيَاسِ وَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ تَرَكَهَا لِإِحَادِيثٍ أَصَحَّ مِنْهَا*

خطیب بغدادی صاحب اور دیگر کئی انہی جیسے لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ قیاس استعمال کرتے ہیں اور حدیث کو چھوڑ دیتے ہیں، یہ محض نفسانی خواہشات کے غلبہ اور فقہ کے بارے میں معلومات کم ہونے کا شاخسانہ ہے۔ ان لوگوں نے اپنے موقف پر یہ دلیل دی کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ احادیث کا تتبع اور چھان بین نہیں کرتے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کی مرویات کے ماخذ کو جانتا ہے، اس کو پتہ ہے کہ ان کا یہ موقف سراسر غلط ہے

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے فرمایا: نماز کے دوران قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک نابینا صحابی گڑھے میں گر پڑے اور کچھ لوگ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص قہقہہ لگا کر ہنسا، وہ وضو اور نماز لوٹائے، یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے اس کو اپنایا ہے (اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو شخص بھی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے کا وضو اور نماز ٹوٹ جائے گی) لیکن اس پر قیاس کرتے ہوئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ جس طرح نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز اور وضو ٹوٹ جاتے ہیں اسی طرح خارج نماز بھی قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جبکہ حضرت ”امام شافعیؒ“ نے قیاس کو اپنایا ہے اور یہ خارج نماز بھی قہقہہ کو ناقض وضو قرار دیا ہے۔

حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ کے بارے میں مروی ہے کہ ”لیلۃ الحجن“ میں حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے، جب صبح کے وقت رسول اکرم ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے) پوچھا: اے ابن مسعود! تمہارے پاس پانی ہے؟ انہوں نے کہا: (یا رسول اللہ ﷺ، پانی تو نہیں ہے تاہم) ایک برتن میں نبیذ تمر موجود ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اچھا پھل ہے اور اس کا پانی پاک ہے، یہ کہہ کر آپ ﷺ نے وہ نبیذ تمر پکڑ کر اس سے وضو کیا۔

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن پھر بھی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے اس کو اپنایا ہے اور ایسا نہیں کیا کہ اس پر قیاس کرتے ہوئے دیگر مشروبات سے بھی وضو جائز قرار دیا جائے۔ جبکہ حضرت ”امام شافعیؒ“ نے اس موقع پر بھی قیاس کا سہارا لیا اور نبیذ تمر پر قیاس کرتے ہوئے دیگر مشروبات کے ساتھ بھی وضو جائز قرار دیا۔

ان دونوں مثالوں سے اتنا ثابت ہو گیا کہ حدیث پاک چاہے ضعیف ہی کیوں نہ ہو، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ اس کو قیاس پر ترجیح دیتے ہیں۔

24/ (فَمِنْهَا) قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ يَحْمَلْ خُبْنًا * تَرَكَهُ أَبُو حَنِيفَةَ لِأَنَّهُ لَيْسَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا نَ الْقَلَّةِ اسْمٌ مُشْتَرَكٌ وَاسْنَادُهُ مُضْطَرَبٌ وَآخَذَ بِالْحَدِيثِ الَّذِي اتَّفَقَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى إِخْرَاجِهِ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَهُوَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

25/ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ * وَلَفْظُ مُسْلِمٍ رَحِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ

(۱) رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ يَحْمَلْ خُبْنًا

”جب پانی دو قلعے ہو جائے تو وہ نجاست کا احتمال نہیں رکھتا“

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے اس حدیث کو ترک کر دیا کیونکہ ”قلہ“ مشترک لفظی ہے (یعنی اس کا صرف ایک ہی معنی نہیں ہے بلکہ اس کے معانی ایک سے زیادہ ہیں) اور اس کی اسناد میں بھی اضطراب ہے۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم میں درج نہیں کیا گیا۔ جبکہ حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ نے جس حدیث کو اپنایا ہے، اس کو حضرت ”امام بخاری رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”امام مسلم رضی اللہ عنہ“ دونوں نے اپنی اپنی صحیح میں لکھا ہے وہ حدیث یہ ہے

لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

”کوئی شخص ایسا ہرگز نہ کرے کہ وہ کھڑے پانی میں پیشاب کر لے، پھر اسی میں سے وضو کر لے۔“

اوپر دیئے گئے الفاظ حدیث بخاری کے ہیں جبکہ امام مسلم نے وضو کی جگہ غسل کا لفظ استعمال کیا ہے (اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب پانی کھڑا ہو تو نجاست گرنے سے وہ ناپاک ہو جاتا ہے، اس حدیث میں کوئی لفظ مشترک استعمال نہیں ہوا، اس کی سند میں بھی کوئی اضطراب نہیں ہے، اس لئے امام اعظم نے اضطراب والی، مشترک الفاظ والی روایت کو اگر چھوڑا ہے تو اُس سے زیادہ صحیح حدیث پر عمل کرتے ہوئے چھوڑا ہے، پھر یہ الزام دینا کہ امام اعظم حدیث پر عمل نہیں کرتے کتنی بڑی زیادتی ہے)

(وَمِنْهَا) حَدِيثُ أُمِّ هَانِءٍ أَنَّهَا كَرِهَتْ أَنْ تَتَوَضَّأَ بِالْمَاءِ الَّذِي يَبُلُّ فِيهِ شَيْءٌ * تَرَكَهُ أَبُو حَنِيفَةَ لِأَنَّ أُمَّ هَانِءٍ رَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا يُخَالِفُ هَذَا وَالْحَدِيثُ الصَّحِيحُ الَّذِي اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى إِخْرَاجِهِ وَهُوَ حَدِيثُ أُمِّ عَطِيَّةَ

26/ قَالَتْ تُوَفِّتُ أَحَدَايَ بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إغْسِلْنَهَا بِسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي

(۲۴) أخرجه أبو داود (۶۲) في الطهارة: باب ما ينجس الماء * والترمذي (۵۰) في الطهارة: باب ما ينجس في الماء * ۱۸:۱ في الطهارة: باب الماء الراكد * واحد ۲: ۲۷ * وابن ماجه (۵۱۷) في الطهارة: باب مقدار الماء الذي لا ينجس -

(۲۵) أخرجه ابن حبان (۱۲۵۱) واحد ۲: ۴۹۲ * وعبد لرزاق (۳۰۰) وابو عوانة ۱: ۲۷۶ * وابن الجارود في المنتقى (۵۴) والطحاوی فی شرح معانی الآثار ۱: ۱۴ -

الْآخِرَةَ كَافُورًا فَلِهَذَا الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ بَانَ الْمَاءُ الْمُطْلَقُ إِذَا زَالَ بِاخْتِلَاطِ شَيْءٍ طَاهِرٍ كَالسِّدْرِ وَالْكَافُورِ وَالْأَشْنَانِ وَالصَّابُونِ وَالزَّعْفَرَانِ يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِهِ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ *
(۲) سیدہ ”ام ہانی رضی اللہ عنہا“ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ایسے پانی کے ساتھ وضو کرنا مکروہ سمجھتی تھیں جس میں کوئی دوسری چیز مل گئی ہو۔

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے اس روایت کو ترک کیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ خود حضرت ”ام ہانی رضی اللہ عنہا“ نے رسول اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک حدیث روایت کی ہے اور وہ حدیث اس روایت کے مخالف ہے۔
اور وہ صحیح حدیث جس کو حضرت ”امام بخاری رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”امام مسلم رضی اللہ عنہ“ نے بھی اپنی صحیح میں درج کیا ہے، وہ حضرت ”ام عطیہ رضی اللہ عنہا“ کی روایت ہے۔ (وہ حدیث یہ ہے

- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَقَّيْتُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا - أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ - فَإِذَا فَرَّغْتَنَ فَأَذِنَنِي، (البخاری: 1253) (المسلم: 939)

”آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ کی کسی صاحبزادی کا وصال ہو گیا، حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور آخر میں کافور (یعنی خوشبو) شامل کر دو۔“

اس صحیح حدیث کی بناء پر حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: مطلق پانی میں جب کوئی پاک چیز مل جائے مثلاً بیری کے پتے، کافور، اشنان (ایک خاص قسم کی گھاس) صابن اور زعفران وغیرہ۔ تو اس سے وضو جائز ہے۔ جبکہ حضرت ”امام شافعی رضی اللہ عنہ“ اس روایت پر عمل نہیں کرتے۔

(وَمِنْهَا) أَحَادِيثُ وَرَدَتْ فِي عَدَمِ جَوَازِ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ لَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا فِي الصَّحَاحِ تَرَكَ الْعَمَلُ بِهَا لِلْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي ذَكَرَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ وَهُوَ حَدِيثٌ مَيِّمُونَةٌ
27/ قَالَتْ أُجْنِبْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَغْتَسَلْتُ فِي جَفْنَةٍ فَفَضَلْتُ فَضْلَةً فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيَغْتَسِلَ مِنْهَا قُلْتُ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنْهَا قَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَيْسَ عَلَيْهِ جَنَابَةٌ وَلَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَأَغْتَسَلَ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ فَلِهَذَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِذَلِكَ خِلَافًا لِبَعْضِ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ *

(۲۶) اخرجہ احمد ۴۰۸:۶ وابن سعد فی الطبقات ۴۵۵:۸ والشافعی فی المسند ۲۰۳:۱ وعبد لرزاق (۴۰۹۰) والبخاری (۱۲۶۲) وابوداود (۴۱۴۴) وابن الجارود فی المنتقى (۵۲۰)۔

(۲۷) اخرجہ البخاری (۲۵۳) فی الفسل: باب الفسل بالصاع ونحوه: ومسلم (۴۷) فی الحيض: باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة: والترمذی (۶۲) فی الطهارة: باب ما جاء فی وضوء الرجل والمرأة من انا واحد۔

(۳) ایسی بہت ساری روایات ہیں کہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً مسند امام احمد بن حنبل میں

ہے

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرِو الْعِفَارِيِّ، "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ (1) وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

(مسند احمد: 20657)

لیکن ان میں سے کوئی بھی روایت بخاری اور مسلم میں نہیں ہے، حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" نے ان احادیث پر عمل ترک کیا اور اس صحیح حدیث پر عمل کیا جس کو امام ترمذی نے اپنی جامع کے اندر ذکر کیا ہے، (وہ حدیث یہ ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (الترمذی: 62)

سیدہ "میمونہ رضی اللہ عنہا" فرماتی ہیں: مجھ پر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر غسل فرض ہو گیا، میں نے ایک ٹب میں پانی ڈال کر غسل کیا، کچھ پانی بچ گیا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی سے وضو کرنے کے لئے تشریف لائے، میں نے عرض کی: اس پانی سے تو میں نے غسل کیا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پر جنابت نہیں ہوتی اور کوئی چیز اس کو ناپاک نہیں کرتی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی سے غسل فرمایا۔ حضرت "امام ترمذی رحمہ اللہ" فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح حسن ہے۔

اس حدیث کی بناء پر حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" نے فرمایا: عورت کے بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے۔ جبکہ کئی محدثین اس حدیث پر عمل نہیں کرتے اور عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع کرتے ہیں)

(وَمِنْهَا) الْاِحَادِيثُ الْعَامَّةُ الَّتِي وَرَدَتْ فِي نَجَاسَةِ الْمَاءِ بِمَوْتِ الْحَيَوَانِ تَرَكَهَا أَبُو حَنِيفَةَ فِي مَوْتِ مَا لَيْسَ لَهُ دَمٌ سَائِلٌ كَالْبَقِ وَالذَّبَابِ وَالزَّنَابِيرِ وَالْعَقَّارِبِ لِلْحَدِيثِ الْخَاصِّ الَّذِي أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ 28/ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ *

(۴) بہت ساری ایسی احادیث بھی ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ پانی میں کسی جانور کے مرجانے سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے، لیکن حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" نے ایسے جانوروں کے معاملے میں اس حدیث پر عمل چھوڑ دیا ہے جن میں خون جاری نہیں ہوتا۔ مثلاً مچھر، مکھی بھڑ اور بچھو وغیرہ۔ اس کی وجہ یہ حدیث پاک ہے

(حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي إِنَاءٍ

(۲۸) أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي "نَرْحِ مَسْكِلِ الْأَنَارِ" (۳۲۹۰) وَالنَّسَائِيُّ فِي "الْمَجْنَبِيِّ" ۱۷۸:۷ وَابُو يَعْلَى (۹۸۶) وَابْنُ حِبَّانَ

أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ، ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً، وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ (بخاری: 5782)

حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اس کو مکمل طور پر ڈبو کر باہر نکالے، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاء ہوتی ہے اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔ اس حدیث پاک کو حضرت ”امام بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ (آپ غور کریں، کیا جرم کیا ہے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے؟ سوائے اس کے کہ ایک صحیح حدیث پر عمل کیا ہے، خطیب صاحب کو ضعیف احادیث کا ترک تو نظر آ جاتا ہے لیکن صحیح حدیث پر حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ کے عمل سے ان کی آنکھیں کیوں بند ہو جاتی ہیں؟)

(وَمِنْهَا) الْعُمُومَاتُ الَّتِي وَرَدَتْ فِي الْمِيتَةِ تَرَكَهَا أَبُو حَنِيفَةَ فِي جَوَازِ دِبَاحِ جِلْدِهَا خَاصَّةً لِلْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي اتَّفَقَ الشَّيْخَانُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى إِخْرَاجِهِ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ 29/ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ أَلَا تَنْتَفَعْتُمْ بِهَا هَابَهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا فَلِهَذَا قَالَ يُطَهَّرُ جِلْدُهَا بِالْذَّبَاحِ خِلَافًا لِجَمَاعَةٍ*

(۵) کچھ احادیث ایسی ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ مردار کا جسم پاک نہیں ہوتا، حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ ان روایات پر عمل نہیں کرتے کیونکہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے پیش نظر وہ حدیث ہے جس کو حضرت ”امام بخاری رحمہ اللہ“ اور حضرت ”امام مسلم رحمہ اللہ“ دونوں نے نقل کیا ہے، وہ حضرت ”عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما“ سے مروی حدیث ہے (حدیث یہ ہے:

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ، فَقَالَ: (ص: 82) هَلَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا هَابَهَا؟ قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا (البخاری: 2221) (مسلم: 363))

آپ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ کا گزرا ایک مری ہوئی بکری سے ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ مردار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا کھانا حرام ہے (اس کو کھائے بغیر استعمال میں لانا حرام نہیں ہے)

اس حدیث کے پیش نظر حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ نے فرمایا: مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ جبکہ فقہاء کی ایک جماعت ہے جو اس موقف کے قائل نہیں ہیں۔ (اور وہ اس صحیح حدیث کے ترک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ترک حدیث کا الزام حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ کے سر ہے۔)

(وَمِنْهَا) هَذِهِ الْعُمُومَاتُ الْوَارِدَةُ فِي الْمِيتَةِ أَيْضًا تَرَكَهَا أَبُو حَنِيفَةَ لِهَذَا الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ وَهُوَ قَوْلُهُ

(۲۹) أخرج الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" ۶: ۶۶۹، وابن حبان (۱۲۸۲) "مسلم" (۳۶۶) فی المیزان: باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، والبيهقي فی "السنن الكبرى" ۲: ۲۳، والصبيدي (۴۹۱) "وابو عوانة" ۱: ۲۱۱، والطبرانی فی "المعجم الكبير" (۱۱۳۸۲) -

إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ شَعَرَ الْمَيِّتَةِ وَعَظْمَهَا وَقَرْنَهَا وَصُوفَهَا طَاهِرٌ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ*
(۶) ایسی روایات بھی عموماً منقول ہیں کہ مردار کے جسم کو استعمال میں نہ لایا جائے، لیکن حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ نے ان روایت پر عمل ترک کیا کیونکہ آپ کے پیش نظر صحیح حدیث تھی، وہ یہ کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کا کھانا حرام ہے، (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے) اس بناء پر حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ نے فرمایا: مردار کے بال، ہڈیاں، سینگ اور اون پاک ہیں۔ اس میں حضرت ”امام شافعیؒ“ کا اختلاف ہے وہ مردار کے بال، ہڈیوں، سینگوں اور اون کو پاک تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

(وَمِنْهَا) أَحَادِيثُ وَرَدَتْ فِي عَدَمِ وَجُوبِ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَجَوَازِ الْقُرْصِ وَالْفَرْكِ ظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ تَرَكَهَا حَيْثُ قَالَ بِسَجَاسَةِ الْمَنِيِّ وَلَمْ يَتْرُكْهَا بَلْ عَمِلَ بِهَا فَقَالَ يُجْزَى الْفَرْكُ فِي الْيَابِسِ وَيَجِبُ غُسْلُ الرُّطْبِ لِلْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى إِخْرَاجِهِ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَهُوَ حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ

30/ أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ وَيُصَلِّي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْبُقْعِ فِي ثَوْبِهِ مِنْ أَثَرِ الْغُسْلِ فَلِهَذَا قَالَ إِنَّهُ نَجَسٌ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*
(۷) کچھ احادیث اس بارے میں منقول ہیں کہ منی کو دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ کپڑے سے اس کو کھرچ دینا بھی جائز ہے

وہ حدیث یہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمَنِيِّ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مسلم: 106)
اور خطیب صاحب اور ان کے ساتھیوں کو یہ خدشہ ہوا کہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ نے اس حدیث کو ترک کر دیا ہے، کیونکہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ نے منی کے پلید ہونے کا فتویٰ دیا ہے (اس وجہ سے کئی لوگوں کو یہ خدشہ ہو گیا کہ حضرت ”امام اعظمؒ“ نے حدیث کو ترک کر دیا حالانکہ بات یہ نہیں ہے۔ بلکہ بات دراصل یہ ہے کہ) حضرت ”امام اعظمؒ“ نے حدیث کو ترک نہیں کیا بلکہ آپ نے تو اس پر عمل کیا ہے اور فرمایا: اگر منی خشک ہے (جو کپڑے میں جذب نہ ہوئی ہو) اس کو کھرچ دینا ہی کافی ہے (کیونکہ ام المؤمنین اپنے ناخن کے ساتھ اس کو کھرچتی تھیں جیسا کہ اس حدیث میں ہے

وَأَنِّي لَا أَحْكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابِسًا بِظُفْرِي (مسلم: 109)

اور ناخن کے ساتھ کسی چیز کو بھی کھرچا جاسکتا ہے جب وہ خشک ہو چکی ہو۔ اسی لئے حضرت ”امام اعظمؒ“ نے موقف اپنایا ہے کہ اگر خشک ہو تو اس کو کھرچ دینا کافی ہے، کیونکہ اس طرح وہ کپڑے سے الگ ہو جائے گی اور کپڑا پاک ہو جائے گا) اور اگر منی تر ہے (اور وہ کپڑے میں جذب ہو گئی) تو اس کو دھونا ضروری ہے۔ اس پر دلیل ایک صحیح حدیث ہے

(۲۰) اضرجه ابن حبان (۱۳۸۱) وابو داود الطيالسي ۴۴:۱ والبغاري (۲۲۹) في الوضوء ومسلم (۲۸۹) وابن خزيمة في صحيحه (۲۸۷) وابن ماجه (۵۳۶) والبيهقي في السنن الكبرى ۴۲۸:۲ و۴۱۹-

سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَعْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِنَّ بُقْعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ (بخاری: 229)

حضرت ”عطاء“ (سلیمان) بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ام المومنین حضرت ”عائشہ رضی اللہ عنہا“ نے بتایا ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے کپڑوں سے مادہ کو دھو دیتی تھیں، آپ ﷺ وہ کپڑے پہن کر نماز کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور میں کپڑے کا وہ دھلا ہوا مقام دیکھ رہی ہوتی تھی۔

(مادہ کو دھونے کی ضرورت تب پیش آتی جب وہ تر ہوتی کیونکہ گیلے مادہ کو ناخن سے کھرچا نہیں جاسکتا اور کپڑا پاک نہیں ہو سکتا اس لئے اس کو پانی کے ساتھ دھونا ضروری ہے۔ بہر حال مادہ کو کھرچنا، اور دھونا، یہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ منی کپڑے پر ہوتے ہوئے نماز نہیں ہوگی اس کو کپڑے سے بہر طور جدا کرنا ضروری ہے کیونکہ اگر مادہ پاک ہوتا تو کوئی ایک روایت تو ایسی ہوتی کہ اس کے کپڑے پر موجود ہوتے ہوئے نماز پڑھی گئی)

اس بناء پر حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے کہ مادہ منویہ ناپاک ہے۔ اس میں بھی حضرت ”امام شافعی رحمہ اللہ“ کا اختلاف ہے، اُن کے نزدیک منی ناپاک نہیں ہے۔ (بتائیے، حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ نے صحیح حدیث پر عمل کیا ہے، اور خطیب صاحب کو نظر آ رہا ہے کہ امام اعظم حدیث کو ترک کر رہے ہیں)

31/ (وَمِنْهَا) حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَقِيتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ مُسْتَدْبِرَ الشَّامِ فَظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ تَرَكَ الْعَمَلَ بِهِ بَلْ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ يَحْتَمِلُ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَلَمَّا ابْتَدَأَ فِي قِضَائِهَا اسْتَدْبَرَ الْقِبْلَةَ جَمْعًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى إِخْرَاجِهِ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَهُوَ حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ

32/ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا فَلِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَا يَجُوزُ اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ فِي قِضَاءِ الْحَاجَةِ فِي الصَّحَارَى وَالْبُنْيَانِ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَبَعْضِ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ*

کئی فقہاء نے یہ موقف اپنایا ہے کہ قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ کی جانب پشت کر سکتے ہیں اس پر دلیل یہ حدیث لاتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۲۱) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۲۳۴:۴ وابن حبان (۱۴۱۸) واحمد ۴۱:۲ والبخاری (۱۴۹) فی الوضوء: باب التبرز فی البیوت وابن ماجہ (۲۲۲) وابو عوانہ ۲:۱-۲-

(۲۲) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۲۳۴:۴ واحمد ۴۱:۵ وابو عوانہ ۱:۱۹۹ والطبرانی فی ”المعجم“ (۳۹۳۵) والشافعی فی ”المسند“ ۲۵:۱ والصبیری (۳۷۸) والبخاری (۳۹۴) فی الصلاة: باب قبله الفل المدینة والهل الشام

وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ، مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کے گھر کی چھت پر چڑھا، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قبلہ کی جانب پیٹھ کر کے اور شام کی جانب چہرہ کر کے بیٹھے قضاے حاجت فرما رہے تھے۔

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ اس کو ناجائز قرار دیتے ہیں، اور حضرت ”امام اعظم بیہقیہ“ کے اس موقف کو دوسرے فقہاء یہ سمجھتے ہیں کہ امام اعظم نے حدیث کو ترک کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے، امام اعظم نے اس حدیث کو ترک نہیں کیا بلکہ اس کی تاویل کی ہے اور اس میں یہ احتمال بیان کیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کے لئے جب بیٹھے ہوں تو اس وقت چہرہ قبلہ کی جانب ہو، لیکن جب قضاے حاجت کا آغاز فرمایا، قبلہ سے رخ ہٹا لیا ہو۔ اس حدیث میں یہ احتمال ثابت کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے پیش نظر حضرت ”ابوایوب رضی اللہ عنہ“ سے مروی وہ حدیث ہے کہ

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ، فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ، شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا (بخاری: 144)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی جانب نہ چہرہ کرو اور نہ پیٹھ کرو، بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب کرو۔ اس حدیث کو حضرت ”امام بخاری رضی اللہ عنہ“ نے بھی نقل کیا ہے اور حضرت ”امام مسلم بیہقیہ“ نے بھی نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی بناء پر حضرت ”امام اعظم بیہقیہ“ نے فرمایا کہ قضاے حاجت میدان میں کر رہے ہوں یا مکان میں، کسی بھی صورت میں قبلہ کی جانب چہرہ یا پشت کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت ”امام شافعی بیہقیہ“ اور حدیث دانی کے کئی دیگر دعوے داروں کو اس سے اختلاف ہے۔ (حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے تو دونوں حدیثوں پر عمل کیا ہے، کسی کو بھی ترک نہیں کیا، اور صاحبوں کو ناراضگی ہے کہ حضرت ”امام اعظم بیہقیہ“ حدیث کو ترک کر رہے ہیں)

(وَمِنْهَا) الْأَحَادِيثُ الَّتِي وَرَدَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا فَظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ لَمْ يَعْمَلْ بِهِ حَتَّى لَمْ يَنْكُرْ لَمْ يَكُنْ مُسْتَحَبًّا وَكَوْ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ الْوُضُوءُ هُوَ الْغُسْلُ فَيَسْتَحَبُّ فِيهِ التَّكْرَارَ فَأَمَّا الْمَسْحُ فَلَيْسَ بِوُضُوءٍ فَلَا يَسْتَحَبُّ فِيهِ لَتَكْرَارٍ لِلْحَدِيثِ الَّذِي رَوَاهُ أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ فِي حَدِيثٍ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَكَى وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيهِ أَنَّهُ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ*

(۹) کچھ احادیث کا مفہوم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو کیا (اس سلسلے میں ایک حدیث درج ذیل ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. (الترمذی: 43)

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے مسح کو تین مرتبہ کرنا مستحب قرار نہیں دیا۔ اس سے خطیب صاحب نے یہ فتویٰ جڑ دیا کہ حضرت ”امام اعظم بیہقیہ“ نے حدیث کو ترک کر دیا۔ حضرت ”امام اعظم بیہقیہ“ کا موقف یہ ہے کہ وضو تو دھونے کا نام ہے، لہذا جن

اعضاء کو دھویا جائے گا ان میں تکرار مستحب ہوگا، اور مسح کیونکہ وضو (یعنی دھونا) نہیں ہے اس لئے اس میں تکرار بھی مستحب نہیں ہے اور حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ نے یہ موقف اپنی رائے سے قائم نہیں کیا، بلکہ آپ کے سامنے ایک صحیح حدیث ہے جس کو حضرت ”امام ترمذی رحمہ اللہ“ نے اپنی جامع میں نقل بھی کیا ہے، (وہ حدیث یہ ہے)

عَنْ أَبِي حَيَّةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى انْقَاهُمَا، ثُمَّ مَضَمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذَرَعَ عَيْنَهُ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: أَحَبُّتُ أَنْ أَرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ طَهُورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(الترمذی: (48)

حضرت ”ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ”علی رحمہ اللہ“ کو دیکھا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے وضو جیسا وضو کر کے دکھایا، اس میں یہ بھی ذکر ہے کہ حضرت ”علی رحمہ اللہ“ نے اس دوران اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر حضرت ”امام ترمذی رحمہ اللہ“ نے اپنی جامع میں اس کو نقل بھی کیا ہے اور اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (اس میں بھی حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ حدیث پر عمل کرتے ہوئے سر کے مسح کے تکرار کے عدم استحباب کا قول فرما رہے ہیں اور خطیب صاحب کہتے ہیں کہ امام اعظم حدیث کا ترک فرما رہے ہیں)

(وَمِنْهَا) الْاِحَادِيثُ الَّتِي وَرَدَتْ فِي تَعْجِيلِ الْمَغْرِبِ وَكَرَاهَةِ تَاخِيرِهِ فَظَنُّوا أَنَّ اَبَا حَنِيفَةَ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا حَيْثُ قَالَ لِلْمَغْرِبِ وَقَتَانِ كَسَائِرِ الصَّلَاةِ وَابُو حَنِيفَةَ يَقُولُ يَكْرَهُ تَاخِيرَهُ لِهَذِهِ الْاِحَادِيثِ وَلَا تَدُلُّ كَرَاهَةُ التَّأخِيرِ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ وَقْتُ جَوَازِ الْاِدَاءِ كَتَاخِيرِ الْعَصْرِ إِلَى وَقْتِ اصْفَرَارِ الشَّمْسِ فَيَجُوزُ الْمَغْرِبُ لَوْ اَدَّاهُ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ لِلْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى اخْرَاجِهِ فِي صَحِيحَيْهِمَا

33/ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا قَدِمَ الْعِشَاءُ فَأَبْدُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ فَلِهَذَا قَالَ بِالْجَوَازِ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

(۱۰) کچھ احادیث اس بارے میں مروی ہیں کہ مغرب کی نماز جلدی پڑھنی چاہئے اور اس میں تاخیر مکروہ ہے۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ نے فرمایا: اگر شفق کے غائب ہونے سے پہلے نماز پڑھ لی تو نماز ادا ہو جائے گی۔ (اس پر خطیب صاحب کو اعتراض ہے کہ امام اعظم نے حدیث کو ترک کر دیا ہے، حالانکہ اصل بات خطیب بغدادی صاحب کو سمجھ ہی نہیں آئی وہ یہ ہے کہ) حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: باقی نمازوں کی طرح اس نماز کے بھی دو وقت ہیں۔ اس حدیث سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ اگر کسی نے نماز مغرب میں تاخیر کی تو وہ کراہت سے خالی نہیں ہوگی، اس کو امام اعظم بھی مانتے ہیں لیکن اس حدیث سے یہ

(۲۲) اضرجه الطحاوی فی ”شرح منسلک الآثار“ (۱۹۸۶) والبیہقی فی ”السنن الكبرى“ ۴۵۷:۱ وابوداود (۲۷۵۷) واحمد

۲۰:۲ والبخاری (۶۷۳) ومسلم (۵۵۹) والطبرانی فی ”الصفیر“ (۹۹۵) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

ثابت نہیں ہوتا کہ جس نے تاخیر سے مغرب کی نماز پڑھی، اس کی نماز ادا بھی نہیں ہوگی، جیسا کہ عصر کی نماز کو سورج کے زرد ہونے تک لیٹ کرنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی شخص اتنی تاخیر سے پڑھے گا تو اس کی نماز میں اگرچہ کراہت ہوگی لیکن اس کی نماز بہر حال ادا ہو جائے گی۔ اسی طرح مغرب کی نماز بھی اگرچہ لیٹ کرنا مکروہ ہے، لیکن شفق کے غائب ہونے سے پہلے کسی نے پڑھ لی تو ادا ہو جائے گی۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے یہ موقف اس لئے اپنایا ہے کہ آپ کے سامنے ایک صحیح حدیث پاک موجود تھی اور اس کو امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں بھی نقل کیا ہے، وہ یہ ہے

عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وُضِعَ الْعِشَاءُ وَأُقِمَتِ الصَّلَاةُ، فَأَبْدَأُوا

بِالْعِشَاءِ (بخاری: 671)

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب شام کا کھانا تیار ہو جائے (اور نماز کے لئے اقامت ہو جائے، پھر بھی) نماز مغرب پڑھنے سے پہلے کھانا کھاؤ (اور کھانا چھوڑ کر پہلے نماز مت پڑھو)“ اس حدیث کے پیش نظر امام اعظم شفق سے پہلے پڑھی گئی نماز کے جائز ہونے کے قائل ہیں۔ لیکن حضرت ”امام شافعیؒ“ کو اس سے اختلاف ہے (اور خطیب بغدادی صاحب کو یہاں بھی لگ رہا ہے کہ امام اعظم نے حدیث کو ترک فرمادیا)

(وَمِنْهَا) الْأَحَادِيثُ الَّتِي وَرَدَتْ فِي آدَاءِ الصَّلَوَاتِ لِمَوَاقِيتِهَا وَفِي أَوَّلِ الْوَقْتِ فَظَنُّوا أَنَّ حَنِيفَةَ لَمْ يَعْمَلُوا بِهَا حَيْثُ قَالَ بَانَ الْإِسْفَارُ أَفْضَلُ وَأَنَّمَا جَمَعَ أَبُو حَنِيفَةَ بَيْنَهَا لِاحْتِمَالِهَا وَبَيْنَ الْحَدِيثِ الْآخِرِ الصَّحِيحِ الصَّرِيحِ الَّذِي رَوَاهُ أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

34/ قَالَ أَصْبَحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ فَلِهَذَا قَالَ يَسْتَحِبُّ الْإِسْفَارُ جَمْعًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَدِيثِ الْآخِرِ الصَّحِيحِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ آدَاءُ الصَّلَاةِ لَوَقْتِهَا فَإِنَّ آخِرَ الْوَقْتِ أَيْضًا وَقْتُهَا وَأَمَّا قَوْلُهُ أَوَّلِ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللَّهِ وَآخِرُهُ عَفْوُ اللَّهِ فَهُوَ مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ أَشَارَ إِلَيْهِ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي (كِتَابِ التَّحْقِيقِ) وَلَمْ يُصَرِّحْ بِكَوْنِهِ مَوْضُوعًا وَقَدْ صَرَّحَ بِهِ غَيْرُهُ

(۱۱) کچھ احادیث اس بارے میں مروی ہیں کہ نمازیں اول وقت میں ادا کرو۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ فرماتے ہیں کہ فجر کی نماز دن اچھی طرح روشن ہونے پر پڑھنا افضل ہے۔ (اس سے خطیب بغدادی صاحب کو یہ سمجھ آئی کہ امام اعظم نے حدیث کو ترک کر دیا ہے، حالانکہ حدیث کو ترک نہیں کیا گیا بلکہ امام اعظم اس حدیث سمیت دیگر احادیث پر عمل کر رہے ہیں۔) وہ اس طرح کہ (حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے اس حدیث کو بھی اپنایا ہے اور ایک دوسری حدیث صحیح صریح ہے

(عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اسْفَرُوا بِالْفَجْرِ، فَإِنَّهُ

أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ. (الترمذی: 154)

(۲۴) اضربه الطحاوی فی شرح مسانی الآثار ۱۷۹:۱- والبیہقی فی السنن الکبریٰ ۶۵۷:۱ والطحاوی

(۹۵۹) (والترمذی ۱۵۴) فی الصلاة: باب ما جاء فی الاسفار بالفجر والطبرانی فی الکبیر (۴۲۸۶) عن رافع بن

خدیج قال قال رسول الله ﷺ: اسفروا بالفجر فإنه اعظم للاجر۔

حضرت ”رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ“ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فجر کی نماز کو اچھی طرح صبح ہونے پر پڑھو کہ اس میں ثواب زیادہ ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی جامع میں نقل کیا ہے اور اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ ”یہ حدیث حسن صحیح ہے“ اس حدیث کی بناء پر حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا کہ فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا مستحب ہے اور ایک دوسری صحیح حدیث پاک ہے

(عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَتْهَا

حضرت ”عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”وقت کے اندر نماز پڑھنا“ اور صبح کا آخری وقت بھی کیونکہ نماز کا وقت تو بہر حال ہوتا ہی ہے، اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہو گیا کہ پہلی حدیث کی بناء پر فجر کو روشن کر کے پڑھ لیا گیا اور دوسری کی بناء پر وقت کے اندر پڑھا گیا۔ اور ایک حدیث جو پیش کی جاتی ہے

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللَّهِ، وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللَّهِ، (الترمذی: 172)

”اول وقت اللہ کی رضا ہے اور آخری وقت اللہ کی معافی ہے“ یہ موضوع (یعنی من گھڑت) ہے، علامہ ابن جوزی نے اپنی کتاب (کتاب التحقیق) میں اس کی جانب اشارہ کیا ہے (امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ محدثین کے نزدیک یہ حدیث قوی نہیں ہے) ابن جوزی نے وضاحت کے ساتھ اس کا موضوع (یعنی من گھڑت) ہونا بیان نہیں کیا ہے البتہ دیگر محققین نے صراحت کے ساتھ اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

(وَمِنْهَا) الْإِحَادِيثُ الَّتِي وَرَدَتْ أَنَّ الصَّلَاةَ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْفَجْرِ * فَظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا حَيْثُ قَالَ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَإِنَّمَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ بِمَوْجِبِ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى إِخْرَاجِهِ فِي صَحِيحَيْهِمَا عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ

35/ مَلَأَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَعَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ * فَلِهَذَا قَالَ إِنَّ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّهُ قَالَ الْفَجْرُ * (۱۲) کچھ احادیث ایسی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صلوٰۃ الوسطی (یعنی درمیانی نماز) نماز فجر ہے۔

جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

(۲۵) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۱۷۲: ۱ واحمد ۷۹: ۱ وابو یعلیٰ (۲۸۴) * ومسلم (۶۲۷ X ۲۰۳) فی المساجد والنسائی (۴۷۴) فی الصلوة: باب المحافظة علی صلاة العصر والبخاری (۲۹۳۱) فی الجہاد: باب الدعاء علی المشرکین بالحضریة۔

(مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا أَمَامَةَ، عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى، فَقَالَ: لَا أَحْسَبُهَا إِلَّا الصُّبْحَ) (مصنف ابن ابی شیبہ: 8601)

”حضرت ”معاویہ بن صالحؓ“ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ”موسیٰ بن یزیدؓ“ نے بتایا کہ میں نے حضرت ”ابو امامہؓ“ سے ”نماز وسطیٰ“ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں تو نماز وسطیٰ فجر کی نماز کو سمجھتا ہوں۔“

حضرت ”امام اعظمؒ“ کا موقف ہے کہ: صلوٰۃ الوسطیٰ ”نماز عصر“ ہے۔ (اس پر خطیب صاحب پھر پریشان ہو گئے کہ امام اعظم نے حدیث کو ترک کر دیا حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ) حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے پیش نظر وہ صحیح حدیث ہے جو عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ (ص: 44) الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ (بخاری: 2931، مسلم: 627)

حضرت ”علیؓ“ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے جنگ احزاب کے دن فرمایا: اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے دلوں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے، انہوں نے ہمیں ”صلوٰۃ الوسطیٰ“ نماز عصر سے مصروف رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا (جس کی وجہ سے ہم صلوٰۃ الوسطیٰ یعنی نماز عصر نہ پڑھ سکے) حضرت ”امام اعظمؒ“ نے اس حدیث کی بناء پر کہا ہے کہ صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد ”نماز عصر“ ہے۔ اس میں بھی حضرت ”امام شافعیؒ“ کو اختلاف ہے، وہ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد ”نماز فجر“ ہے۔

(وَمِنْهَا) الْإِحَادِيثُ الَّتِي وَرَدَتْ فِي الْجَهْرِ بِالتَّسْمِيَةِ ظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ خَالَفَهَا بِالْقِيَاسِ وَإِنَّمَا لَمْ يَعْمَلْ بِهَا لِأَنَّهَا لَمْ تَصَحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَأَمَّا عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ فَقَدْ صَحَّ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَمْ يَصَحَّ الْبَاقِي وَالْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ مِنْ عَلِيٍّ بْنِ عُمَرَ الدَّارِقُطَنِيِّ حَيْثُ صَنَّفَ كِتَابًا فِي الْجَهْرِ بِالتَّسْمِيَةِ تَعْصَبَ وَأُورِدَ فِيهِ أَحَادِيثُ مَوْضُوعَةٌ فَانْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ الْمُحَدِّثُونَ وَرَمَوْهُ عَنْ قَوْسٍ وَاحِدَةٍ فَلَمَّا قَدِمَ مِصْرَ قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمَالِكِيَّةِ أَنْشَدَكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْ صَحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ فِي الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ لَا فَلِهَذَا لَمْ يَعْمَلْ بِهَا أَبُو حَنِيفَةَ وَإِنَّمَا عَمِلَ بِالْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى إِخْرَاجِهِ فِي صَحِيحَيْهِمَا

36/ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَخَلَفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَكَانُوا لَا يَجْهَرُونَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفِي لَفْظٍ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفِي لَفْظٍ كَانُوا لَا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَلِهَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَا يَجْهَرُ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

(۱۳) کچھ احادیث اس بارے میں وارد ہیں کہ نماز میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بلند آواز سے پڑھی جائے۔ حضرت ”امام

(۳۶) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۲: ۲۰۲، والبخاری فی ”القراءۃ“ ضلف الامام (۱۲۱) وابو لیلی (۲۹۸۱) وابو

اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل نہیں ہیں۔ اس سے (خطیب صاحب اور دوسرے) لوگوں کو یہ خدشہ لاحق ہو گیا کہ حضرت ”امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ نے قیاس پر عمل کیا ہے اور اپنے قیاس کے مقابلے میں حدیث کو ترک کر دیا ہے۔ حالانکہ ایسی بات ہرگز نہیں ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بلند آواز سے پڑھنے کے بارے میں کوئی بھی صحیح حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے البتہ کچھ صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ لیکن اگر بعض صحابہ کرام سے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کا بلند آواز سے پڑھنا ثابت ہے تو دیگر صحابہ کرام سے بلند آواز سے نہ پڑھنا بھی ثابت ہے اور انتہائی حیرانگی کی بات تو یہ ہے کہ حضرت ”علی بن عمر الدارقطنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ“ نے تو تعصب کی حد کر دی۔ انہوں نے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کے بلند پڑھنے کے موضوع پر پوری کتاب لکھ ماری۔ اور اس میں من گھڑت روایت ڈالنے سے بھی گریز نہ کیا۔ محدثین نے ان کی اس کتاب کا انکار کر دیا ہے اور سب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دارقطنی کی وہ کتاب ”موضوع“ یعنی من گھڑت ہے۔ جب دارقطنی مصر میں آئے تو ایک مالکی عالم صاحب نے ان سے کہا: میں تجھے اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے کیا ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بلند آواز سے پڑھنے کی بابت کوئی حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے؟ انہوں نے (صاف لفظوں میں کہہ دیا) جی نہیں۔ اس بناء پر حضرت ”امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ اس حدیث پر عمل نہیں کیا۔ ہاں حضرت ”انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ“ کی اس حدیث پر عمل کیا ہے

(عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: "صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ") (الفاتحة: (صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة، حديث نمبر 399)

حضرت ”انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ“ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے، حضرت ”ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ“ کے پیچھے، حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ کے پیچھے اور حضرت ”عثمان رضی اللہ عنہ“ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، یہ لوگ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بلند آواز سے نہیں پڑھا کرتے تھے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں

فلم أسمع أحداً منهم يقول بسم الله الرحمن الرحيم
”میں نے ان میں سے کسی کو بھی ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھتے نہیں سنا“
اور ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں

كانوا لا يستفتحون القراءة بسم الله الرحمن الرحيم
”یہ نفوس قدسیہ قرأت کا آغاز ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ سے نہیں کیا کرتے تھے“

ان روایات کی بناء پر حضرت ”امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ نے فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھی جائے گی۔ اس میں بھی حضرت ”امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ“ کا اختلاف ہے (اور خطیب صاحب کو یہ خدشہ ہو رہا ہے کہ امام اعظم نے حدیث کو ترک کر دیا)

37/ (وَمِنْهَا) الْاِحَادِيثُ الَّتِي وَرَدَتْ فِي الْفَاتِحَةِ نَحْوُ قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا صَلَوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ *

38/ وَقَوْلُهُ كُلُّ صَلَوةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خَدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ * ظَنُّوا اَنَّ اَبَا حَنِيفَةَ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا

حَيْثُ قَالَ بَانَ الصَّلَاةَ بِدُونِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ صَحِيحَةً إِذَا قَرَأَ غَيْرَهَا وَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا عَمِلَ بِهَا أَبُو حَنِيفَةَ وَإِنَّمَا جَمَعَ بَيْنَ الْكُلِّ أَبُو حَنِيفَةَ لِأَنَّهُ قَالَ الصَّلَاةُ بِغَيْرِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ خِدَاجٌ نَاقِصَةٌ غَيْرُ تَامَةٍ فَإِنْ كَانَ تَرَكَهَا عَمْدًا فَهُوَ عَاصٍ وَصَلَاتُهُ نَاقِصَةٌ غَيْرُ تَامَةٍ وَإِنْ كَانَ تَرَكَهَا نَاسِيًا يُجْبَرُ ذَلِكَ النُّقْصَانُ بِسُجُودِ السُّهُوِّ وَقَالَ لَا صَلَوةَ كَامِلَةً فَاضِلَةً إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَكِنْ لَا تَبْطُلُ بِتَرْكِ الْفَاتِحَةِ لِلْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي تَلَقَّتهُ الْأُمَّةُ بِالْقَبُولِ وَاتَّفَقَ الشَّيْخَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى اخْرَاجِهِ فِي صَحِيحَيْهِمَا

39/ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ الْأَعْرَابِيَّ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُهَا كُلَّهَا فَقَالَ كَبُرْتُ ثُمَّ أَقْرَأُ مَا تَيْسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ * وَالْعَمَلُ بِهِ وَاجِبٌ لِأَنَّهُ مُوَافِقٌ لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَيْثُ قَالَ: (فَاقْرَأْ وَامَّا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ) * فَلِهَذَا قَالَ لَا تَبْطُلُ الصَّلَاةُ بِتَرْكِهَا خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(۱۳) کچھ احادیث نماز میں سورت فاتحہ پڑھنے کے بارے میں منقول ہیں مثلاً ان میں سے ایک یہ ہے

(عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ص: 152) قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب وجوب القراءة للامام والماموم، حديث نمبر 756) حضرت "عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ" سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی نماز نہیں ہوئی جس نے سورت فاتحہ نہ پڑھی

ایک دوسری حدیث ہے

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ (صحيح المسلم، كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، حديث نمبر 395) حضرت "ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ" سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ نماز جو سورت فاتحہ کے بغیر پڑھی جائے وہ نامکمل ہے

حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" کا مذہب یہ ہے کہ اگر نماز میں قرآن کریم کی کوئی دوسری سورت پڑھ لی گئی ہو اور سورت فاتحہ نہ پڑھی ہو تب بھی (سجدہ سہو کر لینے سے) نماز ہو جائے گی (اس سے خطیب صاحب اور دیگر علماء کو یہ خدشہ ہوا کہ امام اعظم نے (۲۷) اخرجہ ابن حبان (۱۷۸۲) وابن ابی شیبہ (۳۶۰:۱) ومن طريقه اخرجہ مسلم (۳۹۴) فی الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة. والشافعی فی "المسنود" ۷۵:۱ والصمیری (۲۸۶) واحمد (۳۱۴:۵) والبخاری (۷۵۶) فی الاذان: باب وجوب القراءة للامام والمأموم فی الصلوات كلها. عن عبادة بن الصامت -

(۲۸) اخرجہ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" ۲۱۶:۱ واحمد (۲۴۱:۲) والصمیری (۹۷۳) ومسلم (۳۹۵) (۲۸) فی الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة. والبیہقی فی "السنن الكبرى" ۴:۴۰ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ - (۲۹) اخرجہ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" ۲۲۳:۱ وابن حبان (۱۸۹۰) والبخاری (۷۵۷) فی الاذان: باب وجوب القراءة للامام والمأموم فی الصلوات كلها. والبیہقی فی "السنن الكبرى" ۱۲۲:۲ واحمد (۴۳۷:۳) من حديث ابی ہریرة رضی اللہ عنہ -

حدیث کو ترک کر دیا، حالانکہ اصل بات ان لوگوں کو سمجھ ہی نہیں آئی، اصل بات یہ ہے کہ) حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ تمام احادیث پر عمل کر رہے ہیں، مذکورہ حدیث کی بناء پر آپ کا کہنا ہے کہ جو نماز سورت فاتحہ کے بغیر پڑھی جائے وہ نامکمل ہے، پوری نہیں ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر بندہ جان بوجھ کر چھوڑے گا تو وہ گنہگار ہوگا اور اس کی پڑھی ہوئی نماز ناقص اور غیر تام ہوگی اور اگر اس نے بھول کر چھوڑا ہے تو اس نقصان کو سجدہ سہو کے ذریعے پورا کیا جاسکتا ہے، آپ کا کہنا ہے کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نماز فاتحہ کے بغیر کامل نہیں ہوتی، اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ترک فاتحہ سے نماز سرے سے باطل ہی ہو جائے گی۔

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے یہ موقف ایک صحیح حدیث کے پیش نظر اپنایا ہے، وہ حدیث امت مسلمہ میں مشہور معروف ہے، اس کو امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے، وہ حدیث یہ ہے

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ قَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَارْجِعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى تَعْمَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسِنُ غَيْرَ هَذَا عَلَّمَنِي، قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَأْسَكَ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ

حضرت ”ابو ہریرہؓ“ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، ایک آدمی نے مسجد میں آکر نماز پڑھی، پھر اس نے آکر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا، رسول اکرم ﷺ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: تم واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تمہاری نماز نہیں ہوئی، اس آدمی نے جا کر دوبارہ پہلے کی طرح نماز پڑھی، پھر حضور ﷺ کی بارگاہ میں آکر سلام عرض کیا۔ رسول اکرم ﷺ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: جا کر دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ حضور ﷺ نے تین بار اس کو نماز دہرانے کا فرمایا: تیسری مرتبہ نماز پڑھنے کے بعد اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے اس سے زیادہ بہتر انداز میں نماز پڑھنا نہیں آتی، آپ مجھے سکھا دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ”اللہ اکبر“ پڑھ کر پھر قرآن کریم میں سے جو آتا ہو، وہ پڑھ، پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر رکوع سے سر اٹھا اور اطمینان کے ساتھ کھڑا ہو جا پھر تسلی کے ساتھ سجدہ کر، پھر سجدے سے سر اٹھا اور اطمینان سے بیٹھ جا، اپنی پوری نماز اسی طرح (اطمینان کے ساتھ) ادا کر۔

اس حدیث کی بنیاد پر حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے فرمایا ہے کہ سورت فاتحہ ترک کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی (البتہ کمی ضرور واقع ہوتی ہے، جس کو سجدہ سہو کے ذریعے پورا کیا جاسکتا ہے)

حضرت ”امام شافعیؒ“ کا اس میں بھی اختلاف ہے (اور خطیب صاحب کو یہاں بھی یہی لگ رہا ہے کہ امام اعظم نے حدیث کو ترک کر دیا حالانکہ امام اعظم تو دونوں حدیثوں پر عمل کر رہے ہیں)

(وَمِنْهَا) تَشْهَدُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ تَرَكَهُ بِرَأْيِهِ وَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ إِنَّمَا أَخَذَ بِتَشْهَدِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ أَصَحُّ مَا نُقِلَ قَالَ أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَصَحُّ حَدِيثٍ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشْهَدِ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ ثُمَّ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ*

(۱۵) حضرت ”عبداللہ بن عباسؓ“ سے ایک تشہد مروی ہے (وہ تشہد یہ ہے)

(ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا التَّشْهَدَ كَمَا يَعْلَمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ”عبداللہ بن عباسؓ“ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ہمیں قرآن کی سورت کی طرح یہ تشہد سکھایا کرتے تھے

التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ یہ تشہد نہیں پڑھتے۔ اس سے خطیب صاحب کو لگتا ہے کہ امام اعظم حدیث کو ترک کر رہے ہیں حالانکہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ اُس حدیث پر عمل کر رہے ہیں جو حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ سے مروی ہے (وہ حدیث یہ ہے)

(ابْنُ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَفَى بَيْنَ كَفَيْهِ، التَّشْهَدُ، كَمَا يَعْلَمُنِي السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

(صحيح البخارى، كتاب الاستئذان، باب الاخذ باليدين، حديث نمبر 6265)

حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ بیان کرتے ہیں کہ میرے دونوں ہاتھ رسول اکرم ﷺ کے ہاتھوں میں تھے اور آپ ﷺ

نے مجھے یہ تشہد اُس طرح سکھایا جیسے آپ ہمیں قرآن کریم کی سورتوں کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ (وہ تشہد یہ ہے)

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

حضرت ”امام ترمذیؒ“ نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا ہے ”یہ حدیث تشہد کے بارے میں مروی تمام روایات

سے زیادہ صحیح ہے“ پھر امام ترمذی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ”اسی حدیث پر اکثر اہل صحابہ کرام اور تابعین کا عمل ہے۔ (دیکھ لیجئے،

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ ترک حدیث نہیں کر رہے بلکہ عمل بالحدیث کر رہے ہیں جس کی سمجھ خطیب بغدادی صاحب

اور دیگر حاسدین کو نہیں آ رہی)

اور سجدہ سہوا دیا کیا پھر سلام پھیر دیا، پھر ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر نماز کا طریقہ تبدیل ہوا ہوتا تو میں تمہیں ضرور آگاہ کرتا، میں تمہاری طرح انسان ہوں تمہاری طرح مجھے بھی بھول ہو جاتی ہے اسلئے (آئندہ کبھی) بھول جاؤں تو مجھے یاد دلادیا کرو اور جب تمہیں نماز میں شک ہو تو درستی پر غور کرلو (پھر جدھر دل ٹھہرے) اسی کے مطابق نماز مکمل کر کے سلام پھیر دو اور آخر میں سجدہ سہو کرلو“)

اس حدیث کو حضرت ”امام بخاری رحمہ اللہ“ اور حضرت ”امام مسلم رحمہ اللہ“ دونوں نے روایت کیا ہے۔ اس میں بھی حضرت ”امام شافعی رحمہ اللہ“ کا اختلاف ہے۔ وہ فرماتے ہیں: جو صورت یقینی ہو اسی پر عمل کیا جائے گا۔ حالانکہ اس بارے میں مذکور حدیث کا مطلب (یہ نہیں ہے بلکہ اُس کا مطلب) یہ ہے کہ غور و فکر کیا جائے اور جدھر یقین ٹھہرے اس پر عمل کیا جائے۔ امام احمد بن حنبل نے اسی حدیث کو روایت کیا ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى، فَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ، حَتَّى إِذَا اسْتَيْقَنَ أَنْ قَدْ أَتَمَّ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، (مسند امام احمد بن حنبل 11689)

حضرت ”ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ“ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو نماز میں شک واقع ہو اور اس کو پتہ نہ چلے کہ کتنی رکعتیں پڑھ چکا ہے تو اس کو چاہئے کہ یقینی صورت حال کو اپنالے اور اگر اس کو یہ یقین ہو کہ اس نے نماز مکمل کر لی ہے تو وہ سجدہ سہو کر لے“

اس حدیث کا آخری جملہ یہی بتا رہا ہے کہ اس کو غور و فکر کرنا چاہئے، غور و فکر کے بعد اگر فیصلہ ہو کہ نماز مکمل کر چکا ہے تو مزید کوئی رکعت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف دو سجدے کر لے اس کی نماز ہو جائے گی۔ یہی موقف حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ نے اپنایا ہے اور یہ تمام احادیث کے عین موافق ہے)

(وَمِنْهَا) الْاِحَادِيثُ الَّتِي وَرَدَتْ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ظَنُّوا أَنَّ اَبَا حَنِيفَةَ تَرَكَهَا بِرَأْيِهِ وَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اَبَا حَنِيفَةَ عَلِمَ أَنَّهَا مَنْسُوخَةٌ وَالِدَلِيلُ عَلَيْهِ مَا اَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ

42/ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ*

(۱۷) کچھ احادیث نماز فجر میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں مروی ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ، قَتَلَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَرَبَّمَا قَالَ: " إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ " يَجْهَرُ بِذَلِكَ، وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ

(۴۲) اضرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار ۴۵۰:۱ وابن صبان (۱۹۸۲) والبخاری (۴۰۸۹) فی المفاز: باب غزوة

الرجيع ومسلم (۶۷۷ X ۲۰۴) فی المساجد: باب استحباب القنوت فی جميع الصلاة-

فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ: اللَّهُمَّ الْعَنُ فَلَانًا وَفُلَانًا، لَا حَيَاءَ مِنَ الْعَرَبِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) (آل عمران: 128) الْآيَةُ

حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب کسی کے حق میں دعا کرنا چاہتے یا کسی کو بددعا دینا چاہتے تو رکوع کے بعد دعا مانگتے۔ بعض اوقات یوں ہوتا کہ جب آپ ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ لیتے تو ”اللہم ربنا لک الحمد“ کہنے کے بعد ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کے لئے بددعا فرماتے، اور آپ یہ دعا بلند آواز سے مانگتے اور بعض اوقات آپ ﷺ نماز فجر میں عرب کے مخصوص قبیلوں کے لئے بددعا فرماتے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمادیں۔

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ اس کو جائز نہیں سمجھتے۔ اس سے خطیب صاحب اور دیگر کئی لوگوں کو یہ غلط فہمی ہو گئی کہ امام اعظم نے حدیث کو ترک کر دیا۔ جبکہ اصل بات یہ ہے کہ امام اعظم جانتے تھے کہ یہ حدیث منسوخ ہے، اس لئے اس پر عمل نہیں کیا۔ اور اس حدیث کے منسوخ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے عرب کے کئی قبیلوں کے لئے ایک مہینہ تک نماز فجر میں بددعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے بھی نقل کیا ہے اور امام مسلم نے بھی۔

(وَمِنْهَا) الْعُمُومَاتُ الْوَارِدَةُ فِي صَلَاةِ الْجَنَازَةِ ظَنُّوْا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ خَالَفَهَا بِرَأْيِهِ حَيْثُ كَرِهَ صَلَاةَ الْجَنَازَةِ فِي الْأَوْقَاتِ الْمَكْرُوهَةِ الثَّلَاثَةِ وَأَنَّمَا خَصَّصَهَا أَبُو حَنِيفَةَ بِالْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الْخَاصِّ الَّذِي أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ فَرَوَاهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ كَانَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ وَأَنْ نُقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا*

(۱۸) نماز جنازہ کے بارے میں احادیث وارد ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مکروہ اوقات میں جیسے عام نماز منع ہے اس طرح نماز جنازہ مکروہ نہیں ہے، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں کہ عام نماز کی طرح مکروہ اوقات میں نماز جنازہ بھی مکروہ ہے۔ (اس سے خطیب بغدادی اور دیگر لوگوں کو غلط فہمی ہوئی کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے قیاس کی وجہ سے حدیث کو ترک کر دیا حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ) حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے قیاس کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک دوسری حدیث کی وجہ سے اس کو ترک کیا ہے، وہ حدیث یہ ہے

43/ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، يَقُولُ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ، أَوْ أَنْ نُقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ، وَحِينَ تَضَيِّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ

حضرت ”عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں: تین اوقات میں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں (عام) نماز اور نماز جنازہ پڑھنے

(۴۳) أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي ”شرح معاني الآثار“ ۱: ۵۵۵ وابن حبان (۱۵۴۶) وأحمد ۴: ۱۵۴ والنسائي ۴: ۸۴ في الجنائز: باب

سے منع فرمایا ہے (۱) جب سورج طلوع ہو رہا ہو، اچھی طرح بلند ہونے تک (۲) جب سورج بالکل سر پر آ جائے، اس کے ڈھلنے تک (۳) جب سورج غروب ہونے سے پہلے زرد ہو جائے، غروب ہونے تک۔

44/ (وَمِنْهَا) قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَفَوْتُ عَنْ أُمَّتِي صَدَقَةَ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ * ظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ لَمْ يَعْمَلْ بِهِ بِرَأْيِهِ وَإِنَّمَا أَخَذَ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى إِخْرَاجِهِ فِي صَحِيحَيْهِمَا

45/ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْخَيْلَ فَقَالَ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَمْنَعْ حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِلذَّكَاءِ سِتْرٌ * فَلِهَذَا قَالَ فِي الْخَيْلِ زَكَاةٌ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ رَسَمَهُ اللَّهُ

(۱۹) حدیث پاک میں ہے، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میری امت کو گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی گئی ہے۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا موقف ہے کہ گھوڑوں کی زکوٰۃ دی جائے گی، اس سے خطیب صاحب اور ان کے رفقاء کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ حضرت ”امام اعظمؒ“ نے حدیث کو ترک کر دیا ہے حالانکہ حضرت ”امام اعظمؒ“ کے پیش نظر ایک دوسری حدیث تھی جس میں رسول اکرم ﷺ نے گھوڑوں کا تذکرہ کیا اور فرمایا: ایک آدمی تھا، جس نے گھوڑے کو باندھ رکھا تھا، پھر اس نے اس کی گردن اور اس کی پشت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے حق کو روکا نہیں، وہ (قیامت کے دن) اس کیلئے (عذاب سے) بچاؤ (کا باعث) ہوگا۔ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے، اس حدیث کی بناء پر امام اعظم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی زکوٰۃ بھی دی جائے گی۔ جبکہ حضرت ”امام شافعیؒ“ کا اس میں اختلاف ہے۔

46/ (وَمِنْهَا) قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْطَرَ الْحَاجِمَ وَالْمَحْجُومَ * ظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ تَرَكَ الْعَمَلَ بِهِ بِرَأْيِهِ وَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ عَلِمَ مَعْنَاهُ وَتَأْوِيلَهُ فَعَمِلَ بِمَعْنَاهُ وَالْحَجَامَةُ لَا تَفْطِرُ لِلْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي رَوَاهُ أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ

47/ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ * قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ

(۴۴) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۲۹:۲ واحمد ۱۲۱:۱ والصبیری (۵۴) وابن ابی شیبہ ۱۵۲:۳ وابن ماجہ (۱۸۱۳) والابو یعلیٰ (۲۹۹) والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ ۷:۱۴۱ والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ ۴:۱۱۸ من حدیث علی بن ابی طالبؓ۔

(۴۵) اخرجہ البخاری (۱۴۰۲) ومسلم (۹۸۷) والتمسانی فی ”اعلاء السنن“ ۹:۲۳ (۲۳۶۲) فی الزلاۃ: باب الزلاۃ فی الضبین وعدمہ۔

(۴۶) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۲:۹۸ والحاکم فی ”المستدرک“ ۱:۴۲۷ واحمد ۲۸۰:۵ وابن خزیمہ (۱۹۶۳) والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ ۴:۲۶۵ وعبد الرزاق (۷۵۲۲) والطیالسی (۹۸۹) والدارمی ۲:۱۴۰ وابوداود (۲۳۶۷) فی الصوم: باب فی الصائم یتجم۔

(۴۷) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۲:۱۰۱ واحمد ۲۱۵:۱ وابو یعلیٰ (۲۴۷۱) والتمسانی ۱:۲۵۵ وعبد الرزاق (۷۵۴۱) والصبیری (۵۰۱) وابن ماجہ (۱۶۸۲) والطبرانی فی ”الکبیر“ (۱۲۱۲۸) والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ ۴:۲۶۳۔

صَحِيحٌ

(۲۰) رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حجامہ کرنے والے والے اور کروانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں کہ حجامہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس سے خطیب صاحب کو اور دیگر کئی علماء کو خدشہ ہو گیا کہ حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ نے اپنے قیاس کی وجہ سے حدیث کو ترک کر دیا ہے، حالانکہ یہ بات نہیں ہے، اصل بات یہ ہے کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ اس حدیث کے اصل معنی اور تاویل کو سمجھتے ہیں، اس لئے آپ نے اس کے حقیقی معنی پر عمل کیا ہے، اور یہ فتویٰ دیا ہے کہ حجامہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے پیش نظر حضرت ”عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما“ سے مروی وہ حدیث تھی کہ ”رسول اکرم ﷺ نے روزہ کی حالت میں حجامہ کروایا“۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور فرمایا ہے ”یہ حدیث صحیح ہے“

48/ (وَمِنْهَا) الْحَدِيثُ الَّذِي أُرْوَاهُ مُسْلِمٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ * فَظَنُوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ تَرَكَهُ بِرَأْيِهِ حَيْثُ قَالَ الْقُرْآنُ أَفْضَلُ وَأَنَّمَا رَجَّحَ أَبُو حَنِيفَةَ الْحَدِيثُ الصَّحِيحَ الَّذِي اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى إِخْرَاجِهِ

49/ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ * (۲۱) حضرت ”امام مسلم نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ”حج افراد“ کیا تھا (وہ حج جس میں حج اور عمرہ کا احرام الگ الگ باندھا جاتا ہے) حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: حج قرآن (جس میں حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا جائے) افضل ہے۔ اس سے خطیب بغدادی صاحب اور دیگر علماء نے یہ سمجھا کہ حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ نے حدیث کو ترک کر دیا حالانکہ حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ ایک دوسری حدیث پر عمل پیرا ہیں، یہ حدیث حضرت ”انس رضی اللہ عنہ“ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حج اور عمرہ کا اکٹھا تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے بھی نقل کیا ہے اور امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے اس حدیث کی بناء پر فرمایا ہے کہ افضل حج ”قرآن“ ہے۔

50/ (وَمِنْهَا) قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ * أَنْفَرَدَ مُسْلِمٌ بِإِخْرَاجِهِ فَظَنُوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ تَرَكَ الْعَمَلَ بِهِ بِالْقِيَاسِ وَأَنَّمَا عَمِلَ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْحَدِيثِ الَّذِي اتَّفَقَا عَلَى صِحَّتِهِ وَآخَرَجَاهُ فِي صَحِيحَيْهِمَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

(۴۸) اخرج الطحاوی فی شرح معانی الآثار ۴: ۱۶۰ واحد ۳: ۳۹۴ ومسلم (۱۲۱۳) (۱۳۶) وابوداود (۱۷۸۵) والنسائی ۵: ۱۶۶ وابن خزيمة (۳۰۲۵) والحاكم فی المستدرک ۶: ۴۸۰ والبيهقي فی شرح السنة (۱۸۸۸) عن جابر ابن عبد الله قال: اقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مرتلين بالحج مفردا.....

(۴۹) اخرج الطحاوی فی شرح معانی الآثار ۲: ۱۵۳ واحد ۳: ۹۹ وابوداود (۱۷۹۵) ومسلم (۱۲۵۱) وابن خزيمة (۲۶۱۹) وابن ماجه (۲۹۶۹) وابو يعلى (۳۶۴۸) -

(۵۰) اخرج الطحاوی فی شرح معانی الآثار ۳: ۲۸۶ واحد ۱: ۵۷ والسافعی فی المستدرک ۱: ۳۱۶ ومسلم (۱۴۰۹)

(۴۱) وابوداود (۱۸۴۱) وابن ماجه (۱۹۶۶) وابن خزيمة (۲۶۴۹) وابن الجارود (۴۴۴) من حديث عثمان بن عفان رضي الله عنه

(۲۲) رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: محرم نکاح نہ کرے، نہ اُس سے نکاح کیا جائے اور نہ وہ پیغام نکاح دے۔ حضرت ”امام مسلم رحمہ اللہ“ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا موقف ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح جائز ہے، خطیب صاحب کو یوں لگا جیسے امام اعظم نے حدیث کو ترک کر دیا، حالانکہ حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ کے پیش نظر حضرت ”عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما“ سے مروی ایک دوسری حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے بھی نقل کیا ہے اور امام مسلم نے بھی۔

51/ (وَمِنْهَا) قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الشَّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يَقْسَمَ *ظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ تَرَكَهُ بِالْقِيَاسِ وَإِنَّمَا أَخَذَ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى إِخْرَاجِهِ وَهُوَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ*

(۲۳) رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شفعہ اس جائیداد میں ہے جو قابل تقسیم نہیں ہوتی، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ“ فرماتے ہیں جو چیز قابل تقسیم ہے اس میں بھی شفعہ ہو سکتا ہے (خطیب صاحب سمجھے کہ حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ نے حدیث کو ترک کر دیا ہے حالانکہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے پیش نظر رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے ”پڑوسی اپنے شہیر کا زیادہ حقدار ہے، اس حدیث کو حضرت ”امام بخاری رحمہ اللہ“ اور حضرت ”امام مسلم رحمہ اللہ“ دونوں نے نقل کیا ہے۔

(وَمِنْهَا) الْعُمُومَاتُ الْوَارِدَةُ فِي الْحَتِّ عَلَى نَوَافِلِ الْعِبَادَاتِ *ظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ تَرَكَهَا بِالْقِيَاسِ حَيْثُ قَالَ الْإِسْتِعَالُ بِالنِّكَاحِ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا أَخَذَ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْحَدِيثِ الصَّحِيحِ 52/ وَلَكِنِّي أَصُومُ وَأُفِطِرُ وَاتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُتْنِي فَلَيْسَ مِنِّي*

(۲۴) کچھ احادیث نقلی عبادت کی ترغیب میں وارد ہیں، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ نے فرمایا: نکاح میں مشغولیت، نقلی عبادت میں مصروف ہونے سے بہتر ہے۔ خطیب بغدادی سمیت کئی علماء کو یہ سمجھ آئی کہ حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ نے حدیث کو ترک کر دیا ہے حالانکہ حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ نے صحیح حدیث پر عمل کیا ہے۔ وہ حدیث یہ ہے کہ (رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) میں روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، اور میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں اور جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں۔ (اس حدیث کی بنیاد پر حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ نے فرمایا: نکاح میں مشغولیت نقلی عبادت سے بہتر ہے۔)

(وَمِنْهَا) الْعُمُومَاتُ الْوَارِدَةُ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلِيِّ فِي النِّكَاحِ نَحْوُ قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

53/ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ *ظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ تَرَكَ الْعَمَلَ بِهَا بِالْقِيَاسِ حَيْثُ قَالَ إِنَّهُ يَصِحُّ النِّكَاحُ بِغَيْرِ وَلِيِّ

(۵۱) اخرجہ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" ۱۲۱:۴ وابن حبان (۵۱۸۵) والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" ۱۰۳:۶ وابن ماجہ (۲۴۹۷) فی السفحة: باب اذا وقعت الحدود فلا نفقة: وابوداود (۳۵۱۵) فی البیوع: باب فی السفحة من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

(۵۲) اخرجہ ابن حبان (۱۴) واحمد ۲۴۱:۳ ومسلم (۱۴۰۱) فی النکاح: باب اسحاب النکاح لمن تاققت نفسه الیه ووجد المؤونة والنسائی ۶۰:۶ فی النکاح: باب النکاح: باب التبتل والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" ۷۷:۷ من حدیث انس رضی اللہ عنہ۔

فِي الْبَالِغَةِ وَأَنَّمَا عَمِلَ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْحَدِيثِ الْخَاصِّ الصَّحِيحِ الَّذِي رَوَاهُ أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

54/ الْإِيْمَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَادْنُهَا صَمَاتُهَا* وَبِالْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ

55/ أَنَّ خُنْسَاءَ زَوَّجَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ وَكَانَتْ ثَيِّبَةً فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُ

فَلِهَذَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ الْإِيْمَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ*

(۲۵) رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نکاح ولی (کی اجازت) کے بغیر نہیں ہوتا۔ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“

فرماتے ہیں کہ بالغ لڑکی کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر بھی ہو جاتا ہے۔ اس سے خطیب بغدادی اور دیگر علماء کو یہ خدشہ ہوا کہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے حدیث پاک کو ترک کر دیا ہے۔ یہ بات نہیں، بلکہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے اس صحیح حدیث پر عمل کیا ہے جس میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ”ثیبه اپنی ذات کا ولی کی بہ نسبت زیادہ حق رکھتی ہے جبکہ نابالغ سے بھی اس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے اور اس کی اجازت، خاموشی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی جامع کے اندر ذکر کیا ہے۔

ایک اور صحیح حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ خنساء (نامی عورت) کا نکاح اس کے والد نے کر دیا، خنساء کو یہ نکاح پسند نہیں تھا یہ عورت ثیبه (یعنی بالغہ) تھی۔ رسول اکرم ﷺ نے اس نکاح کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس حدیث کی بناء پر امام حضرت ”امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: بالغہ اپنے ولی کی بہ نسبت اپنی ذات کا زیادہ حق رکھتی ہے جبکہ باکرہ (یعنی کنواری) سے اجازت لی جائے۔ اس میں بھی حضرت ”امام شافعی رحمہ اللہ“ کا اختلاف ہے۔

(وَمِنْهَا) الْعُمُومَاتُ الدَّالَّةُ عَلَى اشْتِرَاطِ التَّسْمِيَةِ فِي النِّكَاحِ ظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ تَرَكَ الْعَمَلَ بِهَا بِالْقِيَاسِ وَأَنَّمَا عَمِلَ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي رَوَاهُ أَبُو عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَدْ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ وَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَفْرُضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَرَى لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَشَهِدَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانَ الْأَشْجَعِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

(۵۳) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۹: ۳۰۳ وابن حبان (۴۰۷۷) وابن الجارود (۷۰۳) والحاکم فی ”المستدرک“ ۱۷۱: ۲ والبیہقی فی ”السنن الكبرى“ ۱۰۷: ۷ والترمذی (۱۱۰۱) فی النکاح: باب ما جاء لانکاح الا بولی وابن ماجہ (۱۸۸۱) فی النکاح: باب لا نکاح الا بولی من حدیث ابی موسیٰ الأشعری۔

(۵۴) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۱۱: ۳۰۳ واحمد ۱: ۲۱۹ ومالك ۵۲۴: ۲ ومن طریقہ اخرجہ الشافعی فی ”المسند“ ۱۲: ۲ وعبد الرزاق (۱۰۴۸۲) وسعيد بن منصور (۵۵۶) وابن ابی ثیبه ۱۳۶: ۴ وابن حبان (۴۰۸۴) من حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ۔

(۵۵) اخرجہ احمد ۶: ۲۲۸ ومالك فی ”الموطأ“ ۵۳۵: ۲ ومن طریقہ اخرجہ الشافعی فی ”المسند“ ۱۲: ۲ وابن سمر فی ”الطبقات“ ۵۶: ۸ والبخاری (۵۱۳۸) وابوداود (۲۱۰۱) والنسائی فی ”المجتبی“ ۸۶: ۶ وابن الجارود فی ”المنتقى“ (۷۱۰)۔

وَسَلَّمَ

56/ قَضَى فِي بَرُوعَ بَنَتْ وَاشِقِ الْأَشْجَعِيَّةِ مِثْلَ مَا قَضَى بِهِ عَبْدُ اللَّهِ * قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ فَلِهَذَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ يَصَحُّ النِّكَاحُ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى *

(۲۶) کچھ احادیث کے مفہوم سے ثابت ہے کہ نکاح میں حق مہر مقرر کرنا ضروری ہے، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ فرماتے ہیں کہ اگر حق مقرر نہ بھی کیا، تب بھی نکاح منعقد ہو جائے گا اور مہر مثل واجب ہوگا۔ اس سے خطیب بغدادی اور دیگر علماء کو یہ خدشہ لاحق ہوا کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے حدیث کو ترک کر دیا ہے جبکہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے صحیح حدیث پر عمل کیا ہے، وہ صحیح حدیث یہ ہے ”ایک عورت حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ کے پاس آئی، اس نے ایک آدمی سے نکاح کیا تھا، اس نے اس عورت کا حق مہر مقرر نہیں کیا تھا، وہ آدمی ہمستری کرنے سے پہلے فوت ہو گیا۔ حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ نے فرمایا: اس مرد کے خاندان کی خواتین کو جیسا مہر عام طور پر دیا جاتا ہے، وہ عورت اتنے حق مہر کی حقدار ہے اور یہ عدت بھی گزارے گی۔ حضرت معقل بن سنان الاشجعیؒ نے اس موقع پر گواہی دے کر کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے ”بروع بنت واشق اشجعیہؓ“ کے بارے میں بالکل اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا جیسا کہ حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ نے اس خاتون کے بارے میں کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا ”یہ حدیث صحیح ہے“ اس حدیث کی بناء پر حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے فرمایا: حق مہر مقرر کئے بغیر بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔ اس میں بھی حضرت ”امام شافعیؒ“ کا اختلاف ہے۔

(وَمِنْهَا) الْعُمُومَاتُ الْوَارِدَةُ فِي إِبَاحَةِ الطَّلَاقِ * ظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ تَرَكَهَا بِالْقِيَاسِ حَيْثُ قَالَ بِحُرْمَةِ إِرْسَالِ الثَّلَاثِ إِنَّمَا اعْتَمَدَ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى إِخْرَاجِهِ فِي الصَّحِيحَيْنِ 57/ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي حَالِ الْحَيْضِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَرُّهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ تَبِينَ فِتْلِكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ *

(۲۷) احادیث سے طلاق کا جائز ہونا ثابت ہے، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے فرمایا: تین طلاقیں اکٹھی دینا حرام ہے۔ خطیب بغدادی اور دیگر علماء کو غلطی لگی کہ شاید حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے حدیث کو ترک کر دیا ہے حالانکہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے حضرت ”عبداللہ بن عمرؓ“ والی اس صحیح حدیث پر عمل کیا ہے جس میں یہ ہے کہ انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حضرت ”عمرؓ“ نے رسول اکرم ﷺ سے اس بارے میں مسئلہ پوچھا تو حضور ﷺ نے

(۵۶) اخرجہ ابن حبان (۴۰۹۸) وابن ابی شیبہ (۳۰۰۴) و ابو داود (۲۱۱۴) فی النکاح: باب فیمن تزوج ولا بفرض لہا فیسوت علی ذلك والحاکم فی المستدرک ۱۸۰:۴ والبیہقی فی السنن الکبری ۴۵۰:۷-

(۵۷) اخرجہ الطحاوی فی شرح معانی الآثار ۵۲:۳-۵۳:۲ و مسلم (۱۴۷۱) و عبد الرزاق (۱۰۹۵۴)

(۱) والطبرانی فی الأوسط (۱۶۶۶) والدارقطنی فی السنن ۹۰:۴-۱۰۰:۱ و ابو یعلیٰ (۵۶۵۰) وابن حبان (۴۲۶۴) والنسائی فی

المجتبیٰ ۱۴۱:۶-

فرمایا: اُس سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجوع کر لے اور اس کو پاکی کے ایام آنے تک اپنے پاس رکھے، پھر جب اس کو حیض آئے اور اُس حیض سے بھی پاک ہو جائے تو اس کے بعد چاہے تو اپنے پاس رکھے اور چاہے تو بائن ہونے سے پہلے طلاق دے دے، یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ عورتوں کو ان کی عدت کے لئے طلاق دو۔ (اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تین طلاقیں اکٹھی دینا جائز نہیں ہے اور حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے) اس حدیث کو حضرت ”امام بخاری رحمہ اللہ“ نے بھی نقل کیا ہے اور حضرت ”امام مسلم رحمہ اللہ“ نے بھی۔

(وَمِنْهَا) جَرِيَانُ الْقِصَاصِ فِي كَسْرِ السِّنِّ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ * طُنُوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَهُ بِالْقِيَاسِ وَإِنَّمَا اعْتَمَدَ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ وَهُوَ حَدِيثُ أَنَسٍ أَنَّ الرَّبِيعَ بِنْتَ النَّضْرِ عَمَّتُهُ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ سِنَهَا فَعَرَضُوا عَلَيْهِمُ الْأَرْضَ فَأَبَوْا فَأَعْرَضُوا عَلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمُ بِالْقِصَاصِ الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ*

(۲۸) اگر کسی نے کسی کا دانت توڑ ڈالا تو اس میں دیت اور معافی کے بارے میں احادیث وارد ہیں، جبکہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں کہ اگر صاحب حق معاف نہ کرے اور دیت بھی نہ لے تو قصاص ضروری ہے۔ حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ کے بارے میں خطیب صاحب کی یہ رائے ہے کہ حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ نے یہ فیصلہ اپنے قیاس سے کیا ہے، ان کا یہ خیال فاسد ہے کیونکہ حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ نے اپنے قیاس سے نہیں، بلکہ حضرت ”انس رضی اللہ عنہ“ سے مروی ایک صحیح حدیث کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا ہے، وہ حدیث یہ ہے کہ ”ربیع بنت النضر کی پھوپھی نے اپنی لونڈی کو تھپڑ مارا، جس کی وجہ سے اس کا دانت ٹوٹ گیا، اُس کے گھر والوں نے دیت پیش کی، لیکن لونڈی کے گھر والوں نے اس کو قبول نہ کیا، انہوں نے معافی طلب کی تو انہوں نے اس کو بھی قبول نہ کیا، یہ لوگ رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، رسول اکرم ﷺ نے قصاص کا حکم صادر فرمایا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے (اس کے بعد مفصل حدیث بیان کی)

(وَمِنْهَا) الْعُمُومَاتُ الْوَارِدَةُ بِقَتْلِ الْمُشْرِكِينَ طُنُوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ مَا عَمِلَ بِهَا بَلْ بِالْقِيَاسِ حَيْثُ قَالَ لَا تُقْتَلُ الْمَرْأَةُ وَلَا الشَّيْخُ الْفَانِي وَلَا الرَّهْبَانُ وَلَا الْعُمَيَّانُ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ وَإِنَّمَا اعْتَمَدَ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ

58/ أَنَّ امْرَأَةً وَجِدَتْ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَانْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

(۲۹) مشرکین کے قتل کے بارے میں بھی کچھ احادیث وارد ہیں، حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں کہ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، عبادت گزاروں اور اندھوں کو قتل نہیں کیا جائے گا (اس میں حضرت ”امام شافعی رحمہ اللہ“ کا اختلاف ہے)، اس سے خطیب

(۵۸) أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي "نَرْحِ مَعَانِي الْأَشْرَارِ" ۲: ۲۲۰ وَاصْبَحَ ۲: ۲۲۰ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۱۲: ۳۸۱ وَابُو عَوَانَةَ

۹۳: ۴ وَالدَّارِمِيُّ ۲: ۲۲۲ وَابُو بَزْزَارٍ (۲۰۱۵) وَمُسْلِمٌ (۱۷۴۴ X ۲۵) مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بغدادی اور دیگر لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے حدیث کو ترک کیا، حالانکہ حضرت ”امام اعظمؒ“ نے ایک صحیح حدیث پر عمل کیا ہے، وہ حدیث یہ ہے کہ ایک غزوہ میں ایک عورت مقتول پائی گئی، رسول اکرم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے کو بہت ناپسند فرمایا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے جامع ترمذی میں نقل کیا ہے اور اس کے بارے میں فرمایا ہے ”یہ حدیث صحیح ہے“

(وَمِنْهَا) الْعُمُومَاتُ الْوَارِدَةُ فِي إِبَاحَةِ صَيْدِ الْكَلْبِ ظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا بَلْ بِالْقِيَاسِ حَيْثُ قَالَ بَأَنَّهُ لَا يُؤْكَلُ صَيْدُ الْكَلْبِ إِذَا أَكَلَ مِنْهُ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ فِي أَحَدِ قَوْلَيْهِ وَأَنَّمَا اعْتَمَدَ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي صَحِيحَيْهِمَا أَنَّ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

59/ إِذَا أَرَسَلْتَ كَلْبَكَ الْمَعْلَمَ فَقَتَلَ فُكُلٌ وَإِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ*

(۳۰) کتے کے شکار کے جواز میں کئی احادیث وارد ہیں، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ فرماتے ہیں: اگر کتے نے اس میں سے کھالیا تو اس کا شکار کھانا جائز نہیں ہے، حضرت ”امام شافعیؒ“ کا ایک قول اس موقف کے خلاف ہے، اس سے خطیب بغدادی اور دیگر علماء کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ حضرت ”امام اعظمؒ“ نے اپنے قیاس پر عمل کیا اور حدیث کو ترک کر دیا، حالانکہ بات دراصل یہ ہے کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے ایک صحیح حدیث پر عمل کیا ہے، وہ یہ کہ حضرت ”عدی بن حاتمؒ“ نے رسول اکرم ﷺ سے (کتے کے شکار کے بارے میں) پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنا سدھایا ہوا کتا (شکار پر) چھوڑو، وہ شکار کو مار ڈالے، اس کو کھا لو اور اگر وہ خود اس کو کھانے لگ جائے تو اس کو مت کھاؤ، کیونکہ اس نے یہ شکار خود اپنے لئے کیا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ (حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے اس حدیث کی بناء پر فرمایا ہے کہ اگر کتا اُس میں سے کھائے تو وہ حلال نہیں ہے)

(وَمِنْهَا) الرَّدُّ عَلَى ذَوِي السَّهَامِ إِلَّا عَلَى الزَّوْجِ وَالزَّوْجَةِ وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ يُؤْضَعُ فِي بَيْتِ الْمَالِ *ظَنُّوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ ذَلِكَ بِالْقِيَاسِ وَأَنَّمَا اعْتَمَدَ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الَّذِي أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَهُوَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

60/ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بَغْرَةً عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ تَوَقَّيْتُ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى لَهَا بِالْغُرَّةِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَأَنِّ مِيرَآئِهَا لِنِسْئِهَا

(۵۹) اضرجه ابن حبان (۵۸۸۱) ومسلم (۱۹۲۹) (۱) في الصيد: باب الصيد بالكلاب المعلمة والبسرقي في السنن الكبرى ۲۳۵: ۹ وابوداود (۲۸۴۷) في الصيد: باب في اخذ الكلاب للصيد واحمد ۴۵۸: ۴ عن عدی بن حاتم -

(۶۰) اضرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" ۲۰۵: ۳ وابو یعلیٰ (۵۹۱۷) واحمد ۴۲۸: ۲ وابوداود (۴۵۷۹) فی الديات: باب ما جاء فی دية الجنين وابن ماجة (۲۶۳۹) فی الديات: باب دية الجنين ومالك (۵) فی المقول: باب عقل الجنين والبخاری (۵۷۵۹) فی الطب: باب الكرامة من حديث ابی هريرةؓ -

وَزَوُجَهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصِيَّتِهَا وَآخِرُ أَحَدِيْثُ أُخْرٍ أَخْرَجَهَا مُسْلِمٌ فِي صَحِيْحِهِ

(۳۱) جب ذوی الفروض کو ان کے حصص دینے کے بعد میت کا کوئی عصبہ رشتہ دار (ایسا رشتہ دار جو ذی فرض سے بچا ہوا تمام مال لیتا ہے اور ذوی الفروض نہ ہونے کی صورت میں کل مال لیتا ہے) نہ ہو تو ذوی الفروض کو دوبارہ حصے دیئے جاتے ہیں اور اس صورت میں شوہر اور بیوی کو دوبارہ حصہ نہیں ملتا۔ جبکہ حضرت ”امام شافعی رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں کہ ذوی الفروض کو دوبارہ نہیں دیا جائے گا، بلکہ ان کے حصے دینے کے بعد اگر مال بچ جائے تو وہ بیت المال میں رکھا جائے گا۔ خطیب بغدادی اور دیگر علماء کو یہ فکر ہے کہ حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ نے اپنے قیاس کی بناء پر حدیث کو ترک کر دیا ہے حالانکہ آپ نے ایک صحیح حدیث پر عمل کیا ہے، وہ حدیث یہ ہے کہ حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ سے مروی ہے کہ بنی لحيان کی ایک عورت کا پیٹ کا بچہ مر گیا تھا رسول اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں ایک لونڈی یا غلام دینے کا فیصلہ فرمادیا، پھر وہ عورت فوت ہو گئی جس کے لئے رسول اکرم ﷺ نے لونڈی یا غلام کا فیصلہ فرمایا تھا۔ تو رسول اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس عورت کی میراث اس کے بیٹوں اور شوہر کے لئے ہے اور دیت عورت کے عصبات کے ذمہ لازم ہوگی۔ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ اسی طرح کئی احادیث امام مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کی ہیں۔

(فَعِلِمَ) بِهَذَا كُتِبَ أَنَّ الَّذِي قَالَهَ الْخَطِيبُ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَعْمَلُ بِالْقِيَاسِ وَالرَّأْيِ دُونَ الْإِخْبَارِ بُهْتٌ وَافْتِرَاءٌ وَهُوَ وَأَصْحَابُهُ بُرَاءٌ وَأَتَمَّا يَعْمَلُونَ بِالْقِيَاسِ عِنْدَ عَدَمِ الْحَدِيثِ وَكَذَلِكَ جَمِيعُ الْمُجْتَهِدِينَ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ فَهَذَا هُوَ الْجَوَابُ بِقَدْرِ الْإِسْطَاعَةِ عَنْ قَوْلِهِ هَذَا* (وَأَمَّا) قَوْلُهُ بِأَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ لَحَنَ حَيْثُ قَالَ فِي مَسْئَلَةِ الْقَتْلِ بِالْمُثْقَلِ وَلَوْ رَمَاهُ بِأَبَا قُبَيْسٍ* (فَالْجَوَابُ عَنْهُ) مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ (أَحَدُهَا) أَنَّهَا لُغَةٌ مَشْهُورَةٌ قَالَ ابْنُ الْأَثَرِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذِهِ لُغَةُ الْحَارِثِيِّينَ قَالَ شَاعِرُهُمْ*

إِنَّ أَبَاهَا وَأَبَا أَبَاهَا
قَدْ بَلَغَا فِي الْمَجْدِ غَايَتَاهَا
وَقَالَ سَيِّبُوهُ قَدْ جَاءَنَا الْقُرْآنُ بِذَلِكَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (إِنَّ هَذَانِ لَسَاحِرَانِ) وَأَنْشَدَ سَيِّبُوهُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى
أَتَى قُلُوصٍ رَاكِبٌ نَرَاهَا
طَارَ وَأَعْلَاهُنَّ فَطَرَ عَلَاهَا
وَأَنْشَدَ الرَّجَاجُ وَهُوَ بَيْتُ الْكِتَابِ*
شِعْرٌ

تَزَوَّجَهَا مَا بَيْنَ أَذْنَاهُ ضَرْبَةً
دَعَتْهُ إِلَى هَالِي الشَّرَابِ عَقِيمٌ
يَقُولُ الْعَبْدُ الضَّعِيفُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ بِحِطِّ إِمَامِ الْمُسْلِمِينَ وَآمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ
وَجْهَهُ بِدِيَارِ مِصْرَ عِنْدَ أَوْلَادِ تَمِيمِ الدَّارِيِّ تَوَارَثُوهُ عَنْ آبَائِهِمْ مَا كَتَبَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جِرُونَ وَكَذَا وَكَذَا قَرَى مِنَ الشَّامِ مِنْهَا قَرْيَةً

الْحَنِيلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَتَمِيمِ الدَّارِي وَآخُوته وَكَتَبَ فِي آخِرِهِ بِخَطِّهِ الشَّرِيفِ كَتَبَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَشَهِدَ
بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ وَقُلَانُ وَقُلَانُ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَأَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا أَفْصَحَ الْعَرَبِ بَعْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ أَبُو طَالِبٍ وَأَبُو قُحَافَةَ وَأَبُو سُفْيَانَ *لَأَنَّهَا اشْتَهَرَتْ كَذَلِكَ فَلَمْ يُغَيِّرْهَا
فَأَنَّى يُعَابُ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ لَوْ قَالَ أَبَا قُبَيْسٍ لَأَنَّ الْجَبَلَ اشْتَهَرَ بِذَلِكَ فَلَا يُغَيِّرُ بِعَامِلٍ *
(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّهُ ذَكَرَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ سَبْطُ بْنُ الْجَوَزِيِّ أَنَّهُ افْتَرَأَ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ وَأَنَّمَا الْمَنْقُولُ
بِأَبِي قُبَيْسٍ كَذَا قَالَهُ الثَّقَاتُ مِنْ أَرْبَابِ النُّقْلِ *

(وَالْجَوَابُ الثَّلَاثُ) مَنْ أَرَادَ أَنْ يُعْرِفَ مَقْدَارَ أَبِي حَنِيفَةَ فِي عِلْمِ النَّحْوِ وَالْإِعْرَابِ وَيَزِنُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ
غَيْرِهِ مِنَ الْأَيْمَةِ فَلْيَطْلُعْ مَسَائِلَ الْإِيْمَانِ مِنَ الْجَامِعِ الْكَبِيرِ يَعْرِفُ تَبَحُّرَهُ فِي عِلْمِ الْإِعْرَابِ لِأَنَّ مُحَمَّدًا رَحِمَهُ
اللَّهُ مَا أَخَذَهَا وَمَا اعْتَرَفَهَا إِلَّا مِنْ بَحْرِ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَدْ شَرَحَهَا أَيْمَةُ النَّحْوِ ابْنُ جَنِّي وَالْقَاضِي أَبُو سَعِيدٍ
السَّرَافِي وَأَبُو عَلِيٍّ الْفَارِسِيُّ وَشَهِدُوا بِأَجْمَعِهِمْ عَلَى تَوَغُّلِ صَاحِبِهَا وَبُلُوغِهِ فِي عِلْمِ النَّحْوِ الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا
وَالنِّهَائَةِ الْقُصْوَى وَأَنَّهُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْخَطِيبَ مَا طَالَعَ مِنْ مَسَائِلِ الْإِيْمَانِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِالنَّحْوِ وَمَا وَقَفَ عَلَيْهَا
إِذْ لَوْ وَقَفَ عَلَى شَيْءٍ مِنْهَا لَمَا اجْتَرَى مِثْلَ هَذِهِ الْجُرْأَةِ وَإِنْ غَلَبَهُ الْهَوَى لَأَنَّ الْعَالِمَ بِمَقْدَارِ الْعَالِمِ الْآخِرِ لَا
يُمْكِنُهُ بِالطَّبْعِ الْقُدْحُ فِيهِ وَالْمُكَابَرَةُ وَأَمَّا الْجَاهِلُ فَيَجْتَرَى لِجَهْلِهِ *

(وَقَدْ أَجَادَ وَأَفَادَ) السُّلْطَانُ الْفَاضِلُ الْكَامِلُ الْمَلِكُ الْمُعَظَّمُ عِيْسَى ابْنُ الْمَلِكِ الْعَادِلِ أَبِي بَكْرٍ بْنُ
أَيُّوبٍ صَاحِبِ الشَّامِ قَدَسَ اللَّهُ رُوحَهُ فِي كِتَابِهِ الَّذِي صَنَفَهُ فِي الرَّدِّ عَلَى الْخَطِيبِ فِيمَا طَعَنَ عَلَى إِمَامِ
الْأَيْمَةِ وَسِرَاجِ الْأُمَّةِ أَبِي حَنِيفَةَ وَبَيَّنَ فِيهِ مَا يَلِيقُ بِهِ جَزَاءُ اللَّهِ عَنِ الْإِسْلَامِ خَيْرًا *

ہمارے مذکورہ دلائل سے یہ ثابت ہو گیا کہ خطیب بغدادی اور دیگر علماء نے جو کہا ہے کہ حضرت ”امام اعظمؒ“ صرف
رائے اور قیاس پر عمل کرتے تھے، احادیث کو ترک کرتے تھے، یہ سراسر بہتان اور الزام تراشی ہے، حضرت ”امام اعظمؒ“ اور ان
کے اصحاب اس جرم سے بری ہیں، یہ لوگ صرف وہاں پر قیاس سے کام لیتے ہیں جہاں کوئی حدیث نہیں ملتی، بلکہ تمام مجتہدین کا یہی
دستور ہے۔ میرا خیال ہے ہمارے اس قدر جواب سے معترضین کے اعتراضات اٹھ گئے ہونگے اور ان کو حقیقت حال کا صحیح ادراک
ہو گیا ہوگا۔

(یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے)

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے قتل کے مسئلہ میں ایک بہت بڑی غلطی ہوئی ہے، کیونکہ انہوں نے قتل کا قصاص بیان
کرتے ہوئے یہ لفظ بولے ہیں ”ولور ماہ باباقیس“ اس میں انہوں نے ”ب“ (جو کہ اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے) کو (حرف
جار کے بعد الف کے ساتھ منصوب) پڑھا ہے، (اس کی حالت نصبی الف کے ساتھ آتی ہے حالانکہ حرف جار کے بعد یاء کے ساتھ
اس کی حالت جری آتی چاہئے تھی)

اس اعتراض کے تین جواب ہیں۔

جواب نمبر (۱)

یہ مشہور لغت ہے۔ حضرت ”ابن الانباریؒ“ نے کہا ہے: یہ حارثین کی لغت ہے، ان کے کسی شاعر نے کہا ہے

إن أباهَا وأبَا أبَاهَا ... قد بلغا في المجد غايتهما

اس شعر میں ”وآبَا أبَاهَا“ کے اندر پہلا ”آبَا“ مضاف اور دوسرا ”آبَاهَا“ مضاف الیہ ہے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ یہ بھی وہی لفظ ہے، یہاں بھی تو یہ اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہی ہے۔ مضاف کے بعد اس کو مجرور ہونا چاہئے لیکن شاعر نے اس کو یہاں پر منصوب پڑھا ہے۔ صاحب لسان شاعر خود ”آب“ کو ”جر“ کے مقام پر الف کے ساتھ پڑھ رہے ہیں، اگر حضرت ”امام اعظمؒ“ نے اس لفظ کو الف کے ساتھ پڑھ دیا تو لغت کا ایسا کون سا نقصان ہو گیا جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

سیبویہ نے کہا: قرآن کریم میں بھی یہ وارد ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

إن هذان لساحران

اس آیت میں بھی ”ان“ حرف مشبہ بالفعل کے بعد ”هذان“ آیا، حالانکہ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم کو نصب دیا کرتا ہے اور تشنیہ کی حالت نصی یا قبل مفتوح اور نون مکسور کے ساتھ آتی ہے، اس قانون کے مطابق ”ان هذين لساحران“ ہونا چاہئے۔ لیکن قرآن کریم میں بھی یاء کے ساتھ آنے کا تقاضا ہونے کے باوجود اس کو الف کے ساتھ پڑھا گیا۔

اور سیبویہؒ نے یہ اشعار پڑھے

أى قلو ص راکب نراها ... طار وأعلاهن فطر علاها

ان اشعار میں بھی ”فطر“ مضاف اور ”علاها“ مضاف الیہ ہے۔ مضاف الیہ مجرور ہونا چاہئے الف کے ساتھ نہیں آنا چاہئے لیکن الف کے ساتھ آیا۔

اور زجاج نے یہ اشعار پڑھے اور یہ اشعار کتاب کا بیت ہے

تزوجها ما بین أذناه ضربة ... دعتہ إلى هالی التراب عقیم

اس شعر میں ”بین“ مضاف ہے اور ”أذناه“ مضاف الیہ ہے۔ قانون کے مطابق ”أذنیہ“ (یاء کے ساتھ) ہونا چاہئے تھا لیکن یہاں بھی اس کو الف کے ساتھ پڑھا گیا۔

مصنف کہتے ہیں: میں نے مصر کے علاقے میں حضرت ”تمیم داریؒ“ کی اولاد امجاد کے ہاں امیر المومنین، امام المسلمین حضرت ”علیؒ“ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے وہ خطوط دیکھے ہیں جو رسول اکرم ﷺ نے ان کو لکھوائے تھے، اس میں یہ تھا کہ رسول اکرم ﷺ نے جیرون (کی سرزمین) اور شام کے فلاں فلاں علاقے جن میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی بستی بھی شامل ہے، تمیم داری اور ان کے بھائیوں کو عطا فرمائی۔ اس خط کے آخر میں آپ ﷺ نے بقلم خود لکھا ”اس کو حضرت ”علی ابن ابوطالبؒ“ نے لکھا ہے اور حضرت ”ابوبکر بن ابوقحافہؒ“، حضرت ”معاویہ بن ابوسفیانؒ“ اور فلاں فلاں شخص نے اس کی گواہی دی

ہے۔ اس بارے میں شک نہیں ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد حضرت ”علی رضی اللہ عنہ“ سب سے زیادہ فصیح ہیں، آپ نے بھی اس خط میں یہ الفاظ اسی طرح استعمال کئے ہیں

آپ نے لکھا ہے ”کتبہ علی ابن ابوطالب“ حالانکہ یہاں ”ابو“ مضاف الیہ واقع ہو رہا ہے، اس کو ”ابی“ ہونا چاہئے تھا۔ آپ نے لکھا ہے ”ابوبکر بن ابوقحافہ“ اور ”معاویہ بن ابوسفیان“ ان دونوں مقامات پر بھی ”ابو“ مضاف الیہ ہے، ان کو بھی ”ابی“ ہونا چاہئے تھا۔ لیکن کیونکہ یہ الفاظ اسی طرح مشہور ہیں، اس لئے ان کو اسی طرح استعمال کیا گیا ہے بالکل اسی طرح قبیس پہاڑ بھی ”بابقیس“ کے لفظ کے ساتھ مشہور ہے اس لئے اس میں بھی عامل کا اثر نہیں ہوگا۔ حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ نے اس کو حرف جر کے دخول کے باوجود الف کے ساتھ ”بابقیس“ پڑھ دیا ہے تو آپ پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔

دوسرا جواب:

یہ جواب امام حافظ حضرت ”سبط ابن جوزی رحمہ اللہ“ کی جانب سے ہے، وہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ پر صریح بہتان ہے۔ امام اعظم سے ”بابی قبیس“ (حالت جری یا کے ساتھ) ہی منقول ہے علوم نقلیہ کے ماہر با اعتماد علماء نے یہی کہا ہے۔

تیسرا جواب:

جس کو حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے نحو اور اعراب میں علمی تبحر کا اندازہ کرنے کا شوق ہو، اور حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ کا دیگر ائمہ کے ساتھ تقابلی جائزہ لینا چاہتا ہو، اس کو جامع کبیر میں ایمان کے مسائل کا مطالعہ کرنا چاہئے، اس کو پتا چلے گا کہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ علم اعراب میں کس قدر مضبوط علم کے حامل تھے۔

آپ اس بات سے اندازہ لگائیے کہ یہ کتاب حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ کی لکھی ہوئی ہے، اور حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے ہی سیکھا ہے، حضرت ”ابن جنی رحمہ اللہ“، حضرت ”قاضی رحمہ اللہ“، حضرت ”ابوسعید سیرانی ابوعلی فارسی رحمہ اللہ“ ایسے جلیل القدر ائمہ نحو نے اس کتاب کی شرح لکھی ہے، سب نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ علم نحو میں سب سے بلند پایہ عالم ہیں اور اس علم میں (بھی) آپ مہارت تامہ اور دقت نظر رکھتے ہیں۔ اور یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ خطیب بغدادی صاحب نے مسائل الایمان اور اس میں نحو سے متعلق جوابات شریفہ ہیں ان کا مطالعہ ہی نہیں کیا اور نہ ہی ان کو اس بارے میں کچھ واقفیت ہے۔ کیونکہ خطیب صاحب کو اگر حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ کے شاگرد (حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“) کے علم کا تھوڑا سا بھی ادراک ہوتا ہے، تو وہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ پر اتنی جسارت نہ کرتے، بس ان (خطیب صاحب) پر خواہشات کا غلبہ تھا، ورنہ جس کو دوسرے کے علم کا اندازہ ہو، ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اس پر اس طرح ضد بازی میں اعتراضات کرے، اور اس کی شخصیت پر کیچڑ اچھالے، ہاں جس کو سامنے والے کے علم کا اندازہ ہی نہیں ہے وہ اپنی جہالت کی وجہ سے ایسی حرکت کرتا ہے (جیسا کہ خطیب بغدادی نے کی ہے)

سلطان الفاضل الکامل الملک المعظم حضرت ”عسائی بن ملک عادل ابوبکر بن ایوب شامی رحمہ اللہ“ نے خطیب بغدادی کے

حضرت ”امام اعظمؒ“ پر کئے ہوئے اعتراضات کے رد میں ایک کتاب لکھی ہے، اس میں انہوں نے خطیب بغدادی صاحب کو صحیح آئینہ دکھایا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(وَأَمَّا) قَوْلُهُ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ فِيمَا حُكِيَ عَنِ ابْنِ عِيَّاشٍ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ مَا ضَرَبَ عَلَى الْقَضَاءِ وَإِنَّمَا ضَرَبَ عَلَى أَنْ يَكُونَ عَرِيفًا عَلَى الْخَزَائِنِ*

(فَالْجَوَابُ عَنْهُ) مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ (أَحَدُهَا) أَنَّ الْخَطِيبَ أَرَادَ أَنْ يُفَضِّحَ الْإِمَامَ فَمَا فَضَحَ إِلَّا نَفْسَهُ إِذِ الْمَعْرُوفُ الْمَشْهُورُ الَّذِي بَلَغَ قَرِيبًا مِنْ حَدِّ التَّوَاتُرِ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ضَرَبَ عَلَى الْقَضَاءِ وَقَدْ رَوَاهُ الْخَطِيبُ بِنَفْسِهِ وَحَكَاهُ عَنْ جَمَاعَةٍ فَكَيْفَ يُمَكِّنُ انْكَارَهُ بَلْ كُلُّ مَنْ رَأَى هَذَا مِنَ الْخَطِيبِ يَقْضِي الْعَجَبَ مِنْ غَلِيَةِ الْهَوَى وَقِلَّةِ الْحَيَاءِ عَلَيْهِ*

(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّ الْخَطِيبَ ذَكَرَ فِي مَوَاضِعَ مِنْ كِتَابِهِ طَعْنًا فِي ابْنِ عِيَّاشٍ وَقَالَ كَانَ كَثِيرُ الْغَلَطِ وَحَكَاهُ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ فَلَيْتَ شَعْرِي مَا الَّذِي جَرَحَهُ ثُمَّ وَعَدَلَهُ هُنَا وَأَقْلَّ دَرَجَاتِ الْعَاقِلِ أَنْ لَا يَنْقِصَ فِي كَلَامِهِ*

(وَالْجَوَابُ الثَّلَاثُ) أَنَّ امْتِنَاعَ الْإِمَامِ عَنْ أَنْ يَكُونَ عَرِيفًا وَأَمْرَ مُلُوكَ بَنِي مَرْوَانَ إِيَّاهُ لِمَحَبَّتِهِ آلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَدُلُّ عَلَى نَقْصِ أَبِي حَنِيفَةَ بَلْ يَدُلُّ عَلَى قُبْحِ ظُلْمِ ظَالِمِهِ كَيْفُ وَقَدْ حَكِيَ الْخَطِيبُ بِنَفْسِهِ أَنَّ ابْنَ هُبَيْرَةَ ضَرَبَ أَبَا حَنِيفَةَ عَلَى الْقَضَاءِ*

حضرت ”ابن عیاشؒ“ سے منقول ہے کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کو قضاء کی وجہ سے نہیں مارا گیا تھا بلکہ ان کو خزازین کے ذمہ دار ہونے پر مارا گیا تھا۔

اس کے تین جواب ہیں۔

پہلا جواب:

خطیب بغدادی صاحب حضرت ”امام اعظمؒ“ کو رسوا کرنا چاہتے ہیں، لیکن انہوں نے یہ رسوائی خود اپنے گلے ڈال لی ہے کیونکہ یہ بات اس قدر مشہور و معروف ہے بلکہ تقریباً حد تو اتر تک پہنچی ہوئی ہے کہ حضرت ”امام اعظمؒ“ کو قضاء کی وجہ سے مارا گیا تھا۔ خطیب بغدادی نے خود بھی یہ بیان کیا ہے اور اس کو متعدد درایوں سے روایت کیا ہے تو (جس چیز کو وہ خود بیان کر رہے ہیں) اس کا انکار کیسے کر سکتے ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جو بھی خطیب بغدادی کے اس موقف کو دیکھتا ہے وہ حیران ہو جاتا ہے اور وہ اسی نتیجے پر پہنچتا ہے کہ خطیب بغدادی پر خواہشات کا شدید غلبہ تھا اور اس میں حیاء کی بہت زیادہ کمی تھی۔

دوسرا جواب:

خطیب بغدادی صاحب نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر ابن عیاش پر طعن کیا ہے اور کہا ہے کہ ”ابن عیاش بہت زیادہ غلطیاں کیا کرتا تھا“ اور اس بات کو ابو نعیم اور یحییٰ بن معین کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ مجھے یہ بات سمجھ نہیں آرہی کہ وہ کونسا فارمولا

ہے جس کی وجہ سے وہاں تو ابن عیاش پر جرح کی ہے اور یہاں وہی ابن عیاش عادل قرار پایا۔ کسی عقل مند کی گفتگو کا کم از کم درجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی اپنی باتوں میں تضاد نہ ہو۔

تیسرا جواب:

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کا ذمہ دار بننے سے انکار کرنا اور بنی مروان کے ملوک کا حضرت ”امام اعظمؒ“ کو اہل بیت اطہار کے محبت ہونے کی بناء پر ان کو عریف بننے کا حکم دینا، حضرت ”امام اعظمؒ“ کے عیب پر دلالت نہیں کرتا بلکہ ظالم کے ظلم کی قباحت پر دلالت کرتا ہے۔ اور خطیب صاحب نے بذات خود یہ بیان بھی کیا ہے کہ ابن ہبیرہ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کو قضاء کے معاملے میں سزا دی تھی۔

(وَأَمَّا قَوْلُهُ) بَأَنَّهُ عَمِلَ بِالْأَخْبَارِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْهَا*

(فَالْجَوَابُ عَنْهُ) مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ (أَحَدُهَا) أَنَّ الرُّجُوعَ إِلَى الْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ التَّمَادِي فِي الْبَاطِلِ وَإِذَا لَاحَظَ أَنَّ تِلْكَ الْأَخْبَارَ مَنْسُوخَةً أَوْ مَأْوَلَةً أَوْ مَرْجُوحَةً أَوْ مُخَالِفَةً لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى يَجِبُ الرُّجُوعُ عَنْهَا وَلَا يَجُوزُ الْفَتْوَى عَلَيْهَا إِصْرَارًا عَلَى الْبَاطِلِ وَمَحَامَاةً عَلَى الرِّيَاسَةِ وَالْجَاهِ فَقَدْ أَرَادَ الْخَطِيبُ أَنْ يَذُمَّهُ وَوَصَفَهُ بِالْوَرَعِ وَالِدِّيَانَةِ وَعَدَمِ الْإِصْرَارِ عَلَى الْبَاطِلِ*

(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَإِنْ رَجَعَ عَنْ بَعْضِ أَقْوَالِهِ فَرُجُوعُ الشَّافِعِيِّ

رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ أَقْوَالِهِ الْقَدِيمَةِ أَضْعَافَ ذَلِكَ وَكَذَلِكَ فَعَلَ ذَلِكَ غَيْرُهُ وَهُوَ دَلِيلٌ عَلَى دِيَانَتِهِمْ وَوَرَعِهِمْ وَإِثَارِهِمُ الْحَقَّ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ*

(وَالْجَوَابُ الثَّلَاثُ) أَنَّ الرُّجُوعَ فِي الْمَذْهَبِ وَالْقَوْلِ لَا يَتَعَلَّقُ بِهِ عَرَضٌ دُنْيَوِيٌّ بِوَجْهِ مِنَ الْوُجُوهِ بَلْ يَتَعَلَّقُ بِهِ نَقْصٌ فِي الْأُمُورِ الدُّنْيَوِيَّةِ فَكَيْفَ يَذْكُرُ هَذَا عَلَى وَجْهِ الدَّمِّ وَالْقَدْحِ فِيهِ*

(حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ پر ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے)

حضرت ”امام اعظمؒ“ نے کئی اخبار پر او لا عمل کیا، بعد میں ان پر عمل چھوڑ دیا۔

اس اعتراض کے تین جواب ہیں۔

پہلا جواب:

حق کی جانب لوٹ آنا، باطل پر ہٹ دھرمی سے بہتر ہے۔ جب حضرت ”امام اعظمؒ“ پر یہ بات روشن ہوئی کہ فلاں حدیث منسوخ ہے، یا اس کی تاویل کی گئی ہے یا وہ مرجوح ہے یا کتاب اللہ تعالیٰ کے مخالف ہے، تو ان احادیث سے رجوع واجب ہو گیا، ایسا ہرگز جائز نہیں ہے کہ اپنے باطل موقف پر بلا وجہ اڑے رہیں اور حکومت اور منصب کی حمایت میں ان احادیث پر فتویٰ دیں۔ خطیب بغدادی صاحب کا ارادہ تو حضرت ”امام اعظمؒ“ کی برائی بیان کرنے کا تھا لیکن ثابت یہ کر بیٹھے کہ آپ بہت متقی اور پرہیزگار تھے اور بہت دیانتدار تھے اور باطل پر ہٹ دھرمی نہیں دکھاتے تھے۔

دوسرا جواب:

اگر حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے اپنے کچھ اقوال سے رجوع کیا ہے تو کیا ہوا، رجوع تو حضرت ”امام شافعیؒ“ نے بھی بہت سارے پرانے اقوال سے کیا ہے اور حضرت ”امام شافعیؒ“ کے رجوع، حضرت ”امام اعظمؒ“ کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہیں۔ اسی طرح دیگر کئی مجتہدین سے بھی رجوع ثابت ہے اور یہ رجوع ان کے لئے وجہ تنقید نہیں ہے بلکہ یہ تو ان کی دیانتداری، تقویٰ اور قبول حق کو ترجیح دینے کی دلیل ہے۔

تیسرا جواب:

مذہب اور موقف سے رجوع کرنے میں کسی قسم کی کوئی دنیاوی غرض نہیں ہوتی، بلکہ اس میں دنیاوی طور پر انسان کی عزت نفس میں فرق آتا ہے، تو اس بات کو خطیب صاحب نے برائی کے طور پر پتہ نہیں کس طرح ذکر کر دیا۔

(وَأَمَّا قَوْلُهُ) حَاكِيًا عَنْ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ نَحْنُ مُؤْمِنُونَ وَلَا نَدْرِي مَا حَالُنَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ وَكِيعٌ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ مَنْ قَالَ بِقَوْلِ سُفْيَانَ فَهُوَ شَاكٌ فِي إِيْمَانِهِ نَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ هُنَا وَعِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ وَكِيعٌ وَنَحْنُ نَقُولُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ وَقَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ جَرَاءٌ عَلَى اللَّهِ * فَالْجَوَابُ عَنْهُ مِنْ وَجْهِهِ أَرْبَعَةٌ *

(أَحَدُهَا) إِنْ أَرَادَ الْخَطِيبُ بِهِ أَنْ يَذْمَ أَبَا حَنِيفَةَ فَمَدَحَهُ وَحَكَى مَا ظَهَرَ الْفَرْقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ غَيْرِهِ فِي مَعْرِفَتِهِ بِاللَّهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ وَتَبَحُّرِهِ فِي عِلْمِ الْكَلَامِ *

(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّ هَذِهِ الْمَسْئَلَةَ مِنْ عِلْمِ الْكَلَامِ وَلَكِنْ ذَلِكَ لَا يَخْفَى عَلَى الْعُلَمَاءِ وَإِنَّمَا يَرُوجُ كَلَامُ الْخَطِيبِ عَلَى الْجَهَّالِ الَّذِينَ مَا لَهُمْ حِطٌّ مِنَ الْعِلْمِ غَيْرَ رَوَايَةِ الْفَاطِ الْ حَدِيثِ *

(وَالْجَوَابُ الثَّالِثُ) أَنَّ الشَّكَّ فِي الْإِيْمَانِ شَكٌّ فِي أَصْلِ الدِّينِ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَقٌّ أَمْ بَاطِلٌ وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِحَارِثَةَ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا * حُجَّةٌ عَلَى مَنْ يُثْبِتُ الشَّكَّ فِي الْإِيْمَانِ * وَقَدْ حُكِيَ عَنْ سُفْيَانَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَنَا مُؤْمِنٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِلَى أَنْ يَبْلُغَهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ قَوْلِهِ وَكَذَا مُعْظَمُ مَسَائِلِ سُفْيَانَ مُسْتَفَادَةٌ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ *

(وَالْجَوَابُ الرَّابِعُ) أَنَّ الْخَطِيبَ ضَعَّفَ وَكِيعًا وَحَكَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَالَ غَيْرُ وَكِيعٍ اثْبُتْ عِنْدِي مِنْ وَكِيعٍ وَالْعَجَبُ مِنَ الْخَطِيبِ كَيْفَ يُضَعِّفُ رَجُلًا تَمَّ يَنْقُلُ عَنْهُ طَعْنًا فِي أَبِي حَنِيفَةَ وَكَانَهُ يُثْبِتُ بِهِ طَعْنَهُ فِيهِ لَا فِي أَبِي حَنِيفَةَ *

خطیب بغدادی نے حضرت ”وکیع بن جراحؒ“ کا یہ قول نقل کیا ہے ”سفیان ثوری نے کہا ہے کہ ”ہم مومن ہیں، ہمیں نہیں معلوم کہ اللہ کی بارگاہ میں ہمارا کیا حال ہوگا (یعنی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم مومن ہیں بھی یا نہیں)“ واقعہ کہتے ہیں: اور ابو حنیفہ کا موقف یہ ہے کہ جس نے سفیان کا موقف اپنایا، وہ اپنے ایمان میں شک کرنے والا ہے، ہم یہاں بھی مومن ہیں اور اللہ

تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی مومن ہیں،“ وکیع کہتے ہیں: ہم سفیان کے موقف کو تسلیم کرتے ہیں اور ابوحنیفہ کا موقف اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہت بڑی جرات ہے۔

اس کے چار جواب ہیں۔

پہلا جواب:

خطیب صاحب چاہتے تو تھے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی مذمت کرنا، لیکن کر بیٹھے اُن کی تعریف۔ اور ایسی گفتگو کر گئے جس سے معرفت الہی میں حضرت ”امام اعظمؒ“ کا دیگر علماء سے فرق واضح ہو گیا اور علم الکلام میں امام اعظم کا تبحر علمی ثابت ہو گیا۔

دوسرا جواب:

یہ مسئلہ علم کلام کا ہے اور یہ علماء پر مخفی بھی نہیں ہے، خطیب صاحب کا کلام صرف ان جاہل لوگوں میں عام ہوا ہے جن کو الفاظ حدیث کی روایت کے سوا علم کی ہوا تک نہیں لگی۔

تیسرا جواب:

ایمان کے بارے میں شک، دراصل رسول اکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین میں شک ہے یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمیں معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ دین حق ہے یا باطل۔ جبکہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت حارثہ سے پوچھا: تم نے کیسے صبح کی؟ انہوں نے کہا: میں نے پکا مومن ہونے کی حالت میں صبح کی۔ یہ حدیث ان لوگوں کے خلاف دلیل ہے جو ایمان میں شک رکھتے ہیں، اور سفیان ثوری کے بارے میں مروی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے ”میں ان شاء اللہ مومن ہوں“ پھر ان تک امام اعظم کا موقف پہنچا (انہوں نے امام اعظم کے قول کو اپنا لیا) اسی طرح حضرت سفیان کے بہت سارے بڑے بڑے مسائل امام اعظم کے موقف سے اخذ کئے ہوئے ہیں۔

چوتھا جواب:

خطیب صاحب نے خود وکیع کو ضعیف قرار دیا ہے، اور حضرت ”امام احمد بن حنبلؒ“ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ”میرے نزدیک دیگر محدثین وکیع کی بہ نسبت زیادہ ثبت ہیں“ ہمیں تو خطیب صاحب پر حیرانگی ہو رہی ہے کہ ایک شخص کو خود ضعیف قرار دے رہے ہیں اور جب بات آتی ہے امام اعظم پر طعن کی تو اُسی اپنے ضعیف قرار دیئے ہوئے راوی کی روایت نقل بھی کر لیتے ہیں۔ خطیب صاحب کا کیا ہوا یہ طعن، وکیع پر ثابت ہوتا ہے، امام اعظم پر نہیں۔

(وَأَمَّا قَوْلُهُ) حَاكِيًا عَنْ وَكِيعٍ أَنَّهُ اجْتَمَعَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَشَرِيكُ وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ وَأَبُو حَنِيفَةَ فَقَالُوا لِأَبِي حَنِيفَةَ مَا تَقُولُ فِيمَنْ قَتَلَ أَبَاهُ وَزَنَى بِأُمِّهِ وَشَرِبَ الْخَمْرَ فِي رَأْسِ أَبِيهِ أَيْخَرُجُ عَنِ الْإِيمَانِ فَقَالَ لَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لَا قَبْلْتُ لَكَ شَهَادَةً أَبَدًا وَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ لَا كَلَّمْتُكَ أَبَدًا وَقَالَ لَهُ شَرِيكُ لَوْ كَانَ لِي أَمْرٌ لَفَعَلْتُ وَفَعَلْتُ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ وَجْهِي مِنْ وَجْهِكَ حَرَامٌ

فَالْجَوَابُ عَنْهُ مِنْ وُجُوهِ أَرْبَعَةٍ*

(أَحَدُهَا) أَنَّ الْخَطِيبَ أَرَادَ أَنْ يُشْنَعَ بِهَا عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ فَأَظْهَرَ بِهِ فَضْلَهُ وَصَدَعَهُ بِالْحَقِّ وَقَدَحَ فِي ذَلِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ لِأَنَّ إِخْرَاجَ صَاحِبِ الْكِبِيرَةِ بِكِبَرَتِهِ عَنِ الْإِيمَانِ مَذْهَبُ الْخَوَارِجِ فَأَمَّا مَذْهَبُ الْجَمْهُورِ أَنَّهُ لَا يَخْرُجُ عَنِ الْإِيمَانِ الْمُطْلَقِ وَلَا يَصِيرُ كَافِرًا فَمَا قَالَهُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ الْحَقُّ وَمَا قَالُوهُ هُوَ مَذْهَبُ الْخَوَارِجِ* (وَالْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّ الْخَطِيبَ قَدْ ضَعَّفَ وَكَيْعًا فَكَيْفَ يُنَاقِضُ فِي كَلَامِهِ وَمَا الَّذِي ضَعَّفَهُ ثُمَّ وَعَدَّ لَهُ فِي الطَّعْنِ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ*

(الْجَوَابُ الثَّلَاثُ) أَنَّهُ مُنَاقِضَةٌ مِنْ وَكَيْعٍ وَالْخَطِيبُ حَيْثُ حَكَى الْخَطِيبُ عَنْ وَكَيْعٍ مَدْحَهُ لِأَبِي حَنِيفَةَ وَأَنَّهُ مِنْ أَصْحَابِهِ*

(وَالْجَوَابُ الرَّابِعُ) أَنَّ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةَ لَا يُعْتَبَرُ طَعْنُهُمْ فِي أَبِي حَنِيفَةَ لَوْ جَهِلْنَا (أَحَدُهُمَا) أَنَّهُ لَا خَفَاءَ أَنَّهُ أَعْلَمَ مِنْهُمْ وَأَقْفَهُ (وَالثَّانِي) أَنَّهُمْ حَسَدُوهُ وَأَظْهَرُوا الْحَسَدَ وَرُبَّمَا اعْتَرَفُوا بِذَلِكَ فَكَيْفَ يُعْتَبَرُ طَعْنُهُمْ فِيهِ* (یہاں یہ اعتراض بھی کیا جاسکتا ہے)

حضرت ”وکیعؒ“ نے بیان کیا ہے، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ”سفیان ثوریؒ“، حضرت ”محمد بن عبد الرحمنؒ“، حضرت ”ابن ابی لیلیٰؒ“، حضرت ”شریکؒ“، حضرت ”حسن بن صالحؒ“ اور حضرت ”ابو حنیفہؒ“ ایک جگہ پر اکٹھے ہوئے، باقی لوگوں نے حضرت ”ابو حنیفہؒ“ سے کہا: جو شخص اپنے باپ کو قتل کرے، ماں کے ساتھ زنا کرے، شراب پئے، کیا وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے؟ حضرت ”ابو حنیفہؒ“ نے کہا: نہیں۔ تو حضرت ”ابن ابی لیلیٰؒ“ کہنے لگے: میں آج کے بعد کبھی بھی تمہاری گواہی قبول نہیں کروں گا۔ سفیان نے کہا: میں تم سے کبھی بھی کلام نہیں کروں گا اور شریک نے کہا: اگر میرے پاس حکومت ہوتی تو میں یہ کر دیتا، میں وہ کر دیتا۔ حسن بن صالح نے کہا: میرا چہرہ اتیرے چہرے پر حرام ہے (یعنی آج کے بعد میں کبھی تیرے سامنے نہیں آؤں گا)

اس کے چار جواب ہیں۔

(۱) خطیب صاحب نے یہ واقعہ بیان کر کے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کی تنقیص کرنا چاہی تھی، لیکن کر بیٹھے حضرت ”امام اعظمؒ“ کی تعریف۔ اور حقیقت پر مبنی فیصلہ دے بیٹھے، اور اس بارے میں چاروں بزرگوں پر الزام لگا بیٹھے کیونکہ کبیرہ گناہ کے مرتکب کا گناہ کبیرہ کے باعث ایمان سے خارج ہونا یہ خوارج کا مذہب ہے، جبکہ جمہور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے انسان مطلق ایمان سے نہیں نکلتا اور نہ کافر ہوتا ہے، اس لئے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے جو کچھ فرمایا ہے، وہ برحق ہے اور جو ان لوگوں نے کہا، وہ خوارج کا مذہب ہے۔

(۲) خطیب صاحب تو خود ”وکیع“ کو ضعیف قرار دیتے ہیں، اب وہ اپنی بات کا رد بھی کر رہے ہیں، کیونکہ آخر کوئی تو وجہ ہوگی کہ ایک مقام پر خطیب صاحب ”وکیع“ کو ضعیف قرار دے رہے ہیں اور حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ پر طعن کے موقع پر اُسی

”وکیع“ کو عادل بھی مان لیا۔

(۳) یہاں پر وکیع اور خطیب کے موقف میں ٹکراؤ موجود ہے کیونکہ خطیب صاحب نے وکیع کے حوالے سے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کی تعریف بھی نقل کی ہے اور ویسے بھی حضرت وکیع رضی اللہ عنہ، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

(۴)

ان چاروں لوگوں کا طعن حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے بارے میں قابل قبول نہیں ہے، اس کی دو وجہیں ہیں (۱) اس بارے میں کوئی دورائے نہیں ہیں کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ ان چاروں سے زیادہ علم اور زیادہ فقہ والے تھے (تو کم علم والے کا طعن زیادہ علم والے کے بارے میں کیسے مانا جاسکتا ہے)

دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ چاروں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے حسد رکھتے تھے اور ان لوگوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے ساتھ اپنے حسد کا اظہار بھی کیا ہے۔ بلکہ کئی مقامات پر انہوں نے اس حسد کا اعتراف بھی کیا ہے۔

(وَأَمَّا قَوْلُهُ) عَفَا اللَّهُ عَنْهُ حَاكِيًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثْتُ أَبَا حَنِيفَةَ بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَخْذُ بِهِ*

(فَالْجَوَابُ) عَنْهُ أَيْضًا مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ (أَحَدُهَا) أَنَّ الْخَطِيبَ هُوَ طَعَنَ فِي عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ وَحَكَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ لَمَّا قِيلَ لَهُ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ لَا بَأْسَ بِهِ لَيْسَ بِكَذَّابٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَنْدَهُ بَثْقَةٌ وَلَا حَدَّثَ عَنْهُ بِحَدِيثٍ فَكَيْفَ صَارَ الْيَوْمَ ثِقَةً عَنْدَهُ*

(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) مَا بَيَّنَّا مِنْ مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ فِي الْأَخْذِ بِالْمَرَاسِيلِ وَرَوَايَاتِ الضُّعَفَاءِ فَضْلًا عَنْ الْأَحَادِيثِ الصَّحَاحِ فَكَيْفَ يَتْرُكُ مَذْهَبَهُ فِي ذَلِكَ*

(وَالْجَوَابُ الثَّالِثُ) أَنَّهُ إِنْ صَحَّ ذَلِكَ عَنْهُ فَالْحَقُّ مَا قَالَهُ أَنِّي لَا أَخْذُ بِهِ لِكُونِهِ مَنْسُوخًا أَوْ مُؤَوَّلًا أَوْ مُعَارِضًا لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى أَوْ غَيْرِ صَحِيحٍ وَكَمْ مِنْ أَحَادِيثٍ مَا أَخَذَ بِهَا الشَّافِعِيُّ وَمَالِكٌ وَغَيْرُهُمَا وَلَا يَظُنُّ بِهِمْ إِلَّا أَنَّهُمْ مَا أَخَذُوا بِهَا إِلَّا لِمَا عَلِمُوا فِيهَا مِنَ الْإِعْتِلَالِ بِأَحْدَى الْمَعَانِي الَّتِي ذَكَرْنَاَهَا* (حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ پر یہ اعتراض بھی ہے)

خطیب صاحب نے یہ اعتراض علی بن عاصم کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت ”ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی جاتی تو وہ آگے سے کہتے ”میں اس پر عمل نہیں کرتا“

اس اعتراض کے تین جواب ہیں

(۱) خطیب صاحب نے علی بن عاصم پر طعن کیا ہے اور یحییٰ بن معین کے حوالے سے لکھا ہے کہ جب ان سے کہا گیا کہ ”اجر بن حنبل“ علی بن عاصم کو ”لاباس بہ“ قرار دیتے اور کہتے ہیں کہ ”وہ کذاب نہیں ہے“ تو یحییٰ بن معین نے کہا: اللہ کی قسم! اُن کے

نزدیک وہ ثقہ نہیں ہیں، اور نہ ہی انہوں نے اس سے کوئی حدیث لی ہے تو آج وہ اُن کے نزدیک ثقہ کیسے ہو گئے۔

(۲) ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ تو مرسل اور ضعیف احادیث کو بھی حتی الامکان ترک نہیں فرماتے، چہ جائیکہ صحیح احادیث کو ترک کریں، تو اب امام صاحب اپنا مذہب کیوں چھوڑیں گے۔

(۳) فرض کریں کہ امام صاحب نے واقعی کسی حدیث کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ میں اس کو نہیں لیتا تو اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہوگی، یا اس کی کوئی دوسری تاویل ہوگی یا وہ کتاب اللہ کے معارض ہوگی یا غیر صحیح ہوگی۔ پھر یہ بھی تو دیکھیں کہ بے شمار احادیث ایسی ہیں کہ حضرت ”امام شافعیؒ“ اور دیگر فقہاء نے ان کو نہیں لیا، ان لوگوں کے بارے میں بھی تو یہی گمان ہے کہ ان کو اُن احادیث کے بارے میں کسی علت یا ترک حدیث کی کسی دوسری وجہ کا علم ہو گیا ہوگا۔ (اگر دیگر فقہاء ان وجوہات کی بناء پر احادیث ترک کر دیں تو کوئی بات نہیں اور یہی کام حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کریں تو اعتراض شروع ہو جاتا ہے)

(وَأَمَّا قَوْلُهُ) عَفَا اللَّهُ عَنْهُ حَاكِيًا عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى السِّنَانِيِّ قُلْتُ لِأَبِي حَنِيفَةَ حَدِيثُ الْقَلَتَيْنِ مَشْهُورٌ قَالَ لَا أَعْتَمِدُ عَلَيْهِ * فَالْجَوَابُ * عَنْهُ مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ

(أَحَدُهَا) أَنَّ مَا قَالَهُ حَقٌّ بِدَلِيلٍ أَنَّ حَدِيثَ الْقَلَتَيْنِ لَمْ يُخْرَجْ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي أَحَدِهِمَا وَحَدِيثُ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْمَاءِ الدَّائِمِ بَعْدَ الْبَوْلِ فِيهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِلَفْظِ الْغُسْلِ وَالْبُخَارِيُّ بِلَفْظِ الْوُضُوءِ *

(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) مَا قَرَّرَهُ الطَّحَاوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ اسْمَ الْقَلَّةِ اسْمٌ مُشْتَرِكٌ وَقَدْ جَعَلَهُ الشَّافِعِيُّ اسْمًا لِقِلَالٍ هَجَرَ مِنْ غَيْرِ حَدِيثٍ صَحِيحٍ وَلَا دَلِيلٍ مَعْقُولٍ وَالْمُشْتَرِكُ لَا يَجُوزُ الْعَمَلُ بِهِ إِلَّا بِدَلِيلٍ مِنْ خَارِجٍ وَقَدْ انْعَدَمَ فَكَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ مِثْلُ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ مَعَ عِلْمِهِ بِكَيْفِيَةِ التَّمَسُّكِ بِالْأَحَادِيثِ وَمَعَانِيهَا *

(وَالْجَوَابُ الثَّالِثُ) أَنَّهُ أَخْبَرَ عَنْ حَالِ نَفْسِهِ أَنَّهُ لَا يَتَّقِي أَنْ يَنْقُصُ

مَا اعْتَمَدَ عَلَيْهِ الشَّافِعِيُّ لِأَنَّ الدَّلِيلَ الْوَاحِدَ يَتَرَجَّحُ عَلَى الْبَاقِي عِنْدَ بَعْضِ الْمُجْتَهِدِينَ وَلَا يَتَرَجَّحُ عِنْدَ الْبَعْضِ وَذَلِكَ لِأَسْبَابٍ مُخْتَلِفَةٍ مَوْضِعُ ذِكْرِهَا عِلْمُ أَصُولِ الْفِقْهِ وَلِهَذَا اجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى رَفْعِ الْإِثْمِ عَنْهُمَا * (حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ پر یہ بھی اعتراض کیا گیا)

خطیب بغدادی نے فضل بن موسیٰ سینانی کا یہ قول نقل کیا ہے (وہ کہتے ہیں) میں نے حضرت ”ابوحنیفہؒ“ سے کہا: ”قلتین“ والی حدیث مشہور ہے، انہوں نے جواب دیا: میں اس کو نہیں اپناتا۔

اس کے تین جواب ہیں۔

(۱) حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ نے جو فرمایا وہ بالکل برحق ہے، اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ ”قلتین“ والی حدیث کو نہ امام بخاری نے نقل کیا ہے اور نہ امام مسلم نے نقل کیا ہے جبکہ کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کے بعد اُسی کے پانی سے غسل کرنے کی بابت حدیث کو حضرت ”امام بخاریؒ“ نے بھی نقل کیا ہے اور حضرت ”امام مسلمؒ“ نے بھی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ حضرت ”امام مسلمؒ“ نے اس میں ”غسل“ کے الفاظ استعمال کئے ہیں اور حضرت ”امام بخاریؒ“ نے ”وضو“ کے الفاظ

استعمال کئے ہیں۔

(۲) جیسا کہ حضرت ”امام طحاوی رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے: لفظ ”قلہ“ مشترک ہے۔ اور حضرت ”امام شافعی رحمہ اللہ“ نے اس کو ”قلال ہجر“ کا نام قرار دیا ہے حالانکہ اس موقف پر ان کے پاس نہ کوئی صحیح حدیث ہے اور نہ کوئی عقلی دلیل ہے۔ اور مشترک لفظ پر اس وقت تک عمل نہیں کر سکتے جب تک اس پر الگ سے کوئی دلیل موجود نہ ہو۔ اور یہاں پر کوئی خارجی دلیل بھی موجود نہیں ہے تو پھر حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ جیسا کہ تبحر عالم دین جو کہ احادیث سے استدلال اور ان کے معانی کا خوب علم رکھتے ہیں، وہ ایسی حدیث پر کیسے اعتماد کر سکتے ہیں۔

(۳) حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ نے تو اپنے حال کی خبر دی ہے کہ میں اس پر اعتماد نہیں کرتا اور یہ بات حضرت ”امام شافعی رحمہ اللہ“ والی حدیث کے منافی نہیں ہے کیونکہ ایک دلیل کسی مجتہد کی نگاہ میں ترجیح پاتی ہے اور وہی دلیل دوسرے مجتہد کی نگاہ میں راجح نہیں ہوتی۔ اس کی مختلف وجوہات ہیں، اس کو اصول فقہ میں بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے، اسی لئے پوری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ خطاء پر بھی مجتہد گناہ نہیں ہے۔

(وَأَمَّا قَوْلُهُ) عَفَا اللَّهُ عَنْهُ حَاكِياً عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي حَنِيفَةَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ حَدِيثُ الْبَرَاءِ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ كَأَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَطَّيَّرَ*

(فَالْجَوَابُ عَنْهُ مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ) (أَحَدُهَا) أَنَّ حَدِيثَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ لَمْ يَصَحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ فِي تَارِيخِهِ حَدِيثُ الْبَرَاءِ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ لَمْ يَصَحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا عَلِمَ أَبُو حَنِيفَةَ اعْتِلَالَهُ وَلَمْ يَسْتَحْسِنْ ذِكْرَ الرُّوَاةِ الْأَمْوَاتِ بِسُوءِ دَفْعِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَلَى وَجْهِ الْمَدَاعِبَةِ وَالْمُلَاطَفَةِ إِكْرَاماً مِنْهُ إِذْ لَمْ يَرِدْ أَنْ يُلْقِمَهُ حَجَرًا كَمَا فَعَلَهُ فِي حَقِّ الْأَوْرَاعِيِّ لَمَّا سَأَلَهُ عَنْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى مَا حَكَى عَنْهُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ*

(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّ مُسْلِمًا رَحِمَهُ اللَّهُ ذَكَرَ فِي صَحِيحِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالِي أَرَاكُمْ تَرْفَعُونَ أَيْدِيَكُمْ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهَُا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ*

(وَالْجَوَابُ الثَّالِثُ) مَا يَجِيءُ فِي بَابِ الصَّلَاةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مِمَّا أَسْنَدَ أَبُو حَنِيفَةَ مِنَ الْأَحَادِيثِ وَالْآثَارِ مَا يَظْهَرُ بِهِ أَنَّ الرَّفْعَ بِدَعَاةٍ وَالْذَّلِيلُ عَلَى هَذَا أَنَّ حَدِيثَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَدِيثُ رُوَاتِهِ مَدَنِيُونَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَأْخُذْ بِهِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ وَأَنَّهُ أَعْلَمَ بِرَوَايَةِ أَهْلِ بَلَدِهِ مِنْ غَيْرِهِ*

(حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ پر ایک اور اعتراض)

”خطیب بغدادی“ نے حضرت ”ابن المبارک رحمہ اللہ“ کی یہ بات لکھی ہے (وہ کہتے ہیں) میں نے رفع الیدین کے معاملے میں حضرت ”براء بن عازب رحمہ اللہ“ والی حدیث حضرت ”ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کو سنائی تو حضرت ”ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ نے کہا: یوں لگتا ہے جیسے وہ اڑنا چاہتا ہو۔

اس اعتراض کے تین جواب ہیں

(۱) رفع الیدین کے بارے میں حضرت ”براء بن عازب رضی اللہ عنہ“ والی حدیث صحیح نہیں ہے، حضرت ”یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ“ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے ”رفع الیدین کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے حوالے سے حضرت ”براء بن عازب رضی اللہ عنہ“ کی جو روایت پیش کی جاتی ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔ جب حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کو اس حدیث کی علت کا علم ہوا اور آپ فوت شدگان کو برے الفاظ میں یاد کرنا اچھا نہیں سمجھتے تھے، اس لئے آپ نے ابن المبارک کے احترام کو ملحوظ

رکھتے ہوئے ان کو ترک کر دیا ہے کیونکہ آپ نہیں چاہتے تھے کہ ان کو لا جواب کیا جائے۔ جیسا کہ اوزاعی کے ساتھ ہوا، جس وقت ان سے رفع الیدین کے بارے میں پوچھا گیا، سفیان بن عیینہ نے اس کو بیان کیا ہے۔

(۲) حضرت ”امام مسلم بن الحجاج“ نے اپنی تصحیح میں ذکر کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے، میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم نماز کے دوران سرکش گھوڑوں کی دموں کی مانند اپنے ہاتھ اٹھاتے ہو، نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔

(۳) نماز کے باب میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کی مسند احادیث اور آثار آرہے ہیں، جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رفع یدین کرنا بدعت ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ رفع الیدین والی حدیث کے تمام راوی مدنی ہیں اور حضرت ”مالک بن انس رضی اللہ عنہ“ نے اس حدیث کو نہیں لیا اور نہ اس پر عمل کیا ہے حالانکہ آپ دیگر محدثین بہ نسبت اپنے شہر والوں کی روایات سے زیادہ واقف ہیں۔

(وَأَمَّا قَوْلُهُ) حَاكِيًا عَنْ يُونُسَ بْنِ أَسْبَاطٍ أَنَّهُ قَالَ رَدَّ أَبُو حَنِيفَةَ أَرْبَعَ مِائَةِ حَدِيثٍ أَوْ أَكْثَرَ وَعَدَّ مِنْهَا قَوْلُهُ لِلْفَارِسِ سَهْمَانَ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ * وَأَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ لَا أَجْعَلُ سَهْمَ الْبَهِيمَةِ أَكْثَرَ مِنْ سَهْمِ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِلْمُقَدَّادِ يَوْمَ بَدْرٍ سَهْمَانِ لِفَرَسِهِ وَلَهُ سَهْمٌ (فَالْجَوَابُ) عَنْهُ مِنْ وُجُوهِ ثَلَاثَةٍ (أَحَدُهَا) أَنَّ رَدَّ بَعْضِ الْأَحَادِيثِ وَاجِبٌ إِمَّا لِكُونِهَا مَنْسُوخَةً أَوْ مَأْوَلَةً أَوْ مُعَارِضَةً لِكِتَابِ اللَّهِ وَبِهِ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ قَالَ

61 سَيَاتِيكُمْ عَنِّي أَحَادِيثٌ مُخْتَلِفَةٌ فَمَا يَكُونُ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ مِنِّي وَمَا يَكُونُ مُخَالِفًا لِكِتَابِ اللَّهِ فَسَانًا مِنْهُ بَرِيءٌ * فَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ كِبَارُ الْمُجْتَهِدِينَ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ الْعَارِفِينَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ دُونَ الْجَهْلَةِ بِالْعُلُومِ الَّذِينَ يَقُولُونَ كَمَا يَسْمَعُونَ وَيَعْمَلُونَ بِهِ نَاسِخًا كَانَ أَوْ مَنْسُوخًا مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللَّهِ أَوْ مُخَالِفًا*

(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّ قَوْلَهُ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِلْمُقَدَّادِ يَوْمَ بَدْرٍ بِسَهْمَيْنِ * فَقَدْ ذَكَرَهُ الْوَاقِدِيُّ كَذَلِكَ فِي الْمَعَارِزِ وَقَدْ طَعَنُوا فِيهِ فَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَضَعَ الْوَاقِدِيُّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ * وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْوَاقِدِيُّ يَرْكَبُ الْأَسَانِيدَ * وَقَالَ ابْنُ

الْمَدِينِي لَا يَكْتَبُ حَدِيثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ * وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ كُتِبَ
الْوَاقِدِيُّ كَذِبٌ * وَلَمْ يَعْمَلِ الْإِمَامُ أَبُو حَنِيفَةَ بِحَدِيثِهِ هَذَا وَلَكِنْ لَمْ يَسْبَهُ كَمَا فَعَلَ غَيْرُهُ فَإِنَّ مَا خَذَ عَلَيْهِ *
(وَالْجَوَابُ الثَّلَاثُ) مَا يَأْتِي فِي مَسَانِيدِ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي بَابِ السَّيْرِ مَا يَظْهَرُ بِهِ صِحَّةُ
مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ لَكِنْ لَمْ نَذْكُرْهُ هَاهُنَا احْتِرَازًا مِنَ التَّطْوِيلِ *
(حضرت ”امام اعظم ابو حنيفه رضى الله عنه“ پر یہ بھی اعتراض ہے)

خطیب بغدادی نے یہ یوسف بن اسباط کے حوالے سے یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ انہوں (یوسف بن اسباط) نے کہا ہے ”
حضرت ”ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے ۴۰۰ بلکہ اس سے بھی زائد احادیث کو رد کیا ہے“ ان میں وہ حدیث بھی ذکر کی ہے جس میں حضور ﷺ
نے فرمایا ہے ”سوار کے لئے دو حصے ہیں اور پیدل کیلئے ایک“ جبکہ حضرت ”ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے کہا ہے ”میں جانور کا حصہ مومن کے
حصے سے زیادہ قرا نہیں دے سکتا“ حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر حضرت مقداد کو دو حصے دیئے تھے، ایک اُن کا
اور ایک ان کے گھوڑے کا۔
اس اعتراض کے تین جواب ہیں۔

(۱) کچھ احادیث ایسی ہوتی ہیں جن کو رد کرنا ضروری ہوتا ہے کیونکہ یا تو وہ منسوخ ہوتی ہیں، یا ان کی کوئی تاویل کی جاتی ہے یا
وہ کتاب اللہ کے مد مقابل ہوتی ہے۔ اور یہی رسول اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ عنقریب تمہارے پاس میرے حوالے سے مختلف
احادیث لائی جائیں گی، اُن میں تم جو احادیث کتاب اللہ کے موافق پاؤ، ان کو میری حدیث سمجھنا اور جو کتاب اللہ کے مخالف ہو
، میں اُن سے بری ہوں۔ یہ کام کبار مجتہدین رضی اللہ عنہم نے کیا ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول کی جزئیات کو گہرائی سے جاننے والے
ہیں، البتہ وہ لوگ جو ان علوم سے ناواقف ہیں، وہ جو کچھ سنتے ہیں اُسی طرح نقل کر دیتے ہیں، وہ ہر حدیث پر عمل کرتے ہیں، چاہے
وہ ناسخ ہو یا منسوخ، کتاب اللہ کے موافق ہو یا مخالف۔

(۲) یہ کہنا کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو جنگ بدر کے موقع پر دو حصے عطا فرمائے، واقدی نے یہ روایت اسی
طرح مغازی میں نقل کی ہے، محدثین نے اس پر جرح کی ہے۔
یحییٰ بن معین اس سلسلے میں کہتے ہیں:

”واقدی نے بیس ہزار حدیثیں خود بنائی ہیں“

حضرت ”امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ“ کہتے ہیں:

”واقدی اسانید کو جوڑ دیتا ہے“

ابن مدینی کہتے ہیں:

”حضرت ”واقدی رحمہ اللہ“ کی رسول اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کردہ کوئی حدیث نہ لکھی جائے“

حضرت ”امام شافعی رحمہ اللہ“ نے فرمایا:

”واقدی کی کتابیں جھوٹ کا پلندہ ہیں“

حضرت ”امام اعظمؒ“ نے واقدی کی اس حدیث پر عمل نہیں کیا لیکن دیگر محدثین کی طرح واقدی کو برا بھلا نہیں کہا، تو

حضرت ”امام اعظمؒ“ نے کیا برا کیا؟

(۳) حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کی مسانید میں باب السیر میں وہ روایات آرہی ہیں جن سے اس مسئلہ میں حضرت

امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مذہب کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ طوالت کے خوف سے وہ روایات ہم یہاں درج نہیں کر رہے۔

(وَأَمَّا قَوْلُهُ) عَفَا اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ الْبُذُنِ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ الْإِشْعَارُ مُثْلَةٌ* (وَالْجَوَابُ) عَنْهُ مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ (أَحَدُهَا) أَنَّهُ إِنَّمَا يُنَكِّرُ هَذَا مَنْ لَا يَعْرِفُ مَذْهَبَ أَبِي حَنِيفَةَ فَإِنَّ مَذْهَبَهُ أَنَّ إِشْعَارَ زَمَانِهِ مُثْلَةٌ وَهُوَ مُخَالَفَةٌ لِإِشْعَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَقَّ سِنَامَهَا مِنَ الْجَانِبِ الْإِيسَرِ شِقًّا لَطِيفًا غَيْرَ مُوجِعٍ لِلْحَيَوَانَ وَلَا مُؤَدٍّ إِلَى تَعَذُّبِهِ وَقَدْ بَالِغَ الْجَهَالِ فِي ذَلِكَ فَجَعَلُوا يَشْقُونَ السِّنَامَ شِقًّا عَنِيفًا مُخَالَفًا لِشِقِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَعُونَ الْحَيَوَانَ أَوَّلًا ثُمَّ يَنْقَبِحُ الْجُرْحُ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَتَتَدَوَّدُ فَيَصِيرُ مُثْلَةً فَلَمَّا رَأَى أَبُو حَنِيفَةَ ذَلِكَ كَرِهَ ذَلِكَ الْإِشْعَارَ لِكُونِهِ مُخَالَفًا لِلسُّنَّةِ وَمُثْلَةٌ وَإِنْ كَانَ الْخَطِيبُ لَمْ يَعْرِفْ مَذْهَبَهُ أَقْلَمَ يَنْظُرُ إِلَى لَفْظِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَيْثُ قَالَ الْإِشْعَارُ مُثْلَةٌ أَدْخَلَ الْأَلْفَ وَاللَّامَ وَهُمَا لِلْعَهْدِ فِي الْأَصْلِ يَعْنِي الْإِشْعَارَ الْمَعْهُودَ الْمُعَايَنَ ثُمَّ قَالَ مُثْلَةٌ وَاشْعَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ مُثْلَةً* وَالْخَطِيبُ بِهَذَا الطَّعْنِ فَضَحَ نَفْسَهُ حَيْثُ ظَهَرَ بِهِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَعْرِفُ مَذْهَبَهُ ثُمَّ عَبَّاهُ عَلَى مَا لَا يَعْرِفُهُ وَلَيْسَ مِنَ الْعَدْلِ سُرْعَةُ الْعَدْلِ نَصَّ الطَّحَاوِيُّ عَلَى هَذَا وَقَالَ أَمَّا الْإِشْعَارُ الْمَسْنُونُ فَلَا بَأْسَ بِهِ*

(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّ الْإِشْعَارَ كَانَ فِي ابْتِدَاءِ الْإِسْلَامِ حِينَ كَانَتِ الْمَثَلَةُ مَبَاحَةً كَمَا فِي حَدِيثِ الْعَرَبِيِّينَ ثُمَّ نَسَخَتِ الْمَثَلَةُ فَنَسَخَ الْإِشْعَارُ كَمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَثَلَةِ لِلْكَفَّارِ الْمُعَانِدِينَ الْمُحَارِبِينَ فَكَيْفَ بِالْحَيَوَانَ الَّذِي هُوَ غَيْرُ مُكَلَّفٍ وَالْمَقْصُودُ مِنَ الْإِشْعَارِ الْإِعْلَامُ وَذَلِكَ يَحْصُلُ بِتَعْلِيْقِ الْمَزَادَةِ وَالتَّعْلِيقِ*

(وَالْجَوَابُ الثَّالِثُ) أَنَّ الْكُفَّارَ فِي ابْتِدَاءِ الْإِسْلَامِ كَانُوا لَا يَتَعَرَّضُونَ لِلْهَدَايَا وَيَتَعَرَّضُونَ لِغَيْرِهَا فَاحْتِجَجَ إِلَى الْإِعْلَامِ لئَلَّا يَتَعَرَّضَ لَهَا فَلَمَّا ظَهَرَ الْإِسْلَامُ وَحَصَلَ الْأَمْنُ لَمْ يَبْقَ الْإِشْعَارُ مِنْ تِلْكَ السُّنَنِ* وَاعْتَمَدَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ بِحَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ شَيْئًا فَاشْعِرُ وَإِنْ شَيْئًا فَلَا تُشْعِرُ* وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ الرَّازِيُّ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ أَسَنَدَ حَدِيثِ الْإِشْعَارِ غَيْرُ أَبِي حَيَّانَ رَوَاهُ عَنْهُ قَتَادَةُ*

(حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ پر ایک اور اعتراض)

”خطیب بغدادی“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ پر یہ اعتراض بھی اٹھایا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے قربانی کے

جانوروں کا اشعار (نثانی کے طور پر اونٹ کی کوہان کو چیر دینا) کیا ہے جبکہ ابوحنیفہ اشعار کو مثلہ (شکل بگاڑنا) کہتے ہیں۔

اس اعتراض کے بھی تین جواب ہیں

(۱) اس بات کا انکار صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے مذہب سے واقف نہیں ہے کیونکہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کا مذہب یہ ہے کہ ہمارے زمانے میں جس اشعار کا رواج ہو چکا ہے وہ مثلہ کے حکم میں ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے جانور کی کوہان کی بائیں جانب ہلکا سا چیرا دیا تھا جس سے جانور کو تکلیف نہیں ہوتی تھی اور آپ ﷺ کا یہ عمل جانور کو اذیت دینے کی زد میں نہیں آتا تھا لیکن ہمارے زمانے میں جابلوں نے اس سلسلے میں اس قدر مبالغہ کیا ہے کہ اب لوگ اونٹ کی کوہان کو اچھا خاصا گہرا زخم کر دیتے ہیں، یہ رسول اکرم ﷺ کے اشعار کے خلاف بھی ہے اور جانور کے لئے تکلیف کا باعث بھی ہے مزید برآں یہ کہ سخت گرمی میں جانور کے اس زخم میں پیپ پڑ جاتی ہے، بعض اوقات کیڑے پڑ جاتے ہیں یہ مثلہ ہی بن جاتا ہے۔ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ نے یہ دیکھا تو اس اشعار کو مکروہ قرار دیا کیونکہ یہ سنت کے مخالف ہے اور مثلہ (شکل بگاڑنا) ہے۔ خطیب بغدادی کو حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے مذہب کی سمجھ نہیں، اُن کو کم از کم حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی اس عبارت پر ہی غور کر لینا چاہئے تھا آپ نے فرمایا ”الاشعار مثلہ“ اس میں اشعار پر جو الف لام داخل کیا ہے یہ عہد کے لئے اور اس کا معبود وہ اشعار ہے جو آپ کے زمانے میں مروج تھا، جس کا آپ مشاہدہ کر چکے تھے، پھر آپ نے فرمایا ”الاشعار مثلہ“ اور رسول اکرم ﷺ کا اشعار مثلہ نہیں تھا۔ خطیب بغدادی نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ پر یہ اعتراض کر کے دراصل خود کو ذلیل کر لیا ہے کیونکہ یہ بات کہہ کر انہوں نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ اُن کو حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کا مذہب سمجھ ہی نہیں آیا، پھر نقص اُس بات میں نکالا جو خود کو سمجھ نہیں آیا، اعتراض قائم کرنے میں جلد بازی کرنا انصاف نہیں ہے۔ حضرت ”امام طحاویؒ“ نے یہ بیان کیا ہے۔ ہاں جو اشعار سنت ہے، اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲) اشعار ابتداء اسلام میں جائز تھا جس وقت مثلہ بھی جائز تھا جیسا کہ عربین والی حدیث میں ہے پھر مثلہ کو منسوخ کر دیا گیا، ساتھ ہی اشعار بھی منسوخ ہو گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے تو ان کفار کا مثلہ کرنے سے بھی منع کیا ہے جو اسلام و مسلمین کے دشمن ہیں بلکہ ان کی مخالفت میں لڑتے ہیں تو بے زبان جانوروں کا مثلہ کیونکر جائز ہوگا۔ نیز یہ بھی وجہ ہے کہ اشعار کا مقصد صرف نثانی رکھنا ہے اور یہ مقصد جانور کے گلے میں کوئی چیز اٹکا کر بھی حاصل ہو سکتا ہے۔

(۳) ابتداء اسلام میں کفار قربانی کے جانوروں کو کچھ نہیں کہتے تھے دیگر جانوروں کو پکڑ لیتے تھے، اس لئے ضرورت تھی کہ جانور پر اس کے قربانی کے لئے ہونے کی کوئی نشانی لگا دی جائے تاکہ وہ اُس جانور کو کچھ نہ، جب اسلام غالب آ گیا اور ہر طرف امن و امان ہو گیا تو اشعار کی ضرورت ہی نہ رہی۔

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ نے ”سیدہ عائشہؓ“ کی اُس حدیث کو پیش نظر رکھا ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے ”تم اشعار کرنا چاہو تو کر لو، نہ کرنا چاہو تو نہ کرو“

حضرت ”محمد بن مقاتل الرازیؒ“ کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ اہل عراق میں سے ابو حیان کے علاوہ اور کسی محدث نے

اشعار والی حدیث کو مسند بیان کیا ہو۔

62/ (وَأَمَّا قَوْلُهُ) عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُتَبَايعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا عَنْ مَجْلِسِ الْعَقْدِ * وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ إِذَا وَجَبَ الْبَيْعُ فَلَا خِيَارَ *

(فَالْجَوَابُ) عَنْهُ مِنْ ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ (أَحَدُهَا) أَنَّ مَالِكًا رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ثُمَّ هُوَ لَمْ يَعْمَلْ بِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِأَحَادِيثِ نَافِعٍ وَصَحَّتْهَا وَاعْتَلَلَهَا فَقَدْ عَمِلَ بِهِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ غَيْرُ صَحِيحٍ

(الْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّ مَالِكًا رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ وَجَدْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ عَلَى خِلَافِهِ فَلَوْ صَحَّ هَذَا الْحَدِيثُ لَمَا خَفِيَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ *

(وَالْجَوَابُ الثَّالِثُ) أَنَّهُ إِنْ صَحَّ فَمَعْنَاهُ خِيَارُ الْقَبُولِ جَمْعًا بَيْنَ الْعَمَلِ بِهِ وَبَيْنَ الْعَمَلِ بِسَائِرِ الْأَحَادِيثِ (حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ پر ایک اور اعتراض)

خطیب بغدادی کو یہ بھی اعتراض ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ”خرید و فروخت کرنے والے دونوں افراد جب تک اُس جگہ سے چلے نہ جائیں جہاں پر سودا طے ہوا ہے تب تک دونوں کو سودا کا عدم کرنے کا اختیار ہے“ حضرت ”ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کہتے ہیں ”جب سودا ہو گیا تو کالعدم کرنے کا کسی کو اختیار نہیں ہے“ اس اعتراض کے تین جوابات ہیں

(۱) اس حدیث کو روایت کرنے والے حضرت ”امام مالک رحمہ اللہ“ ہیں، آپ نے یہ حدیث حضرت ”نافع رحمہ اللہ“ کے ذریعے حضرت ”ابن عمر رحمہ اللہ“ سے روایت کی ہے، خود حضرت ”امام مالک رحمہ اللہ“ بھی اس حدیث پر عمل نہیں کر رہے، حالانکہ وہ حضرت ”نافع رحمہ اللہ“ کی احادیث کو، اُن کے صحیح یا معلل ہونے کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں، لہذا حضرت ”امام مالک رحمہ اللہ“ کا اس حدیث پر عمل نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اُن کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

(۲) حضرت ”امام مالک رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: میں نے اہل مدینہ کو اس حدیث کے خلاف عمل کرتے ہوئے پایا ہے، اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو یہ اہل مدینہ کی نگاہوں سے اوجھل نہ رہتی۔

(۳) اگر بالفرض یہ حدیث صحیح ثابت ہو بھی جائے تو اس حدیث اور دیگر تمام احادیث پر عمل کرنے کے لئے اس حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث میں اختیار سے مراد ایک شخص کے ایجاب کو قبول کرنے کا اختیار ہے (یعنی مطلب یہ ہے کہ جب خرید و فروخت کرنے والوں میں سے کسی ایک نے ایجاب کر دیا تو وہاں سے ہٹنے سے پہلے سامنے والے کو اس کا ایجاب قبول کرنے کا اختیار ہے وہ قبول کرنا چاہے تو بھی ٹھیک ہے، انکار کرنا چاہے تو بھی ٹھیک ہے)

(۶۱) اخرجہ ابن مبان (۴۹۱۶) واحمد ۵۶:۱ والبخاری (۲۱۱۱) فی البیوع: باب البیمان بالخیار سالم
یتفرقا ومسلم (۱۵۳۱) فی البیوع: باب ثبوت خیار المجلس وابوداود (۲۴۵۴) فی البیوع: باب خیار المتبايعين -

(وَأَمَّا قَوْلُهُ) عَفَا اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ * قَالَ: أَبُو حَنِيفَةَ الْقُرْعَةُ قِمَارٌ*

(فَالْجَوَابُ) عَنْهُ مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ (أَحَدُهَا) أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ عَمَلَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِيمَا وَرَدَ فِيهِ فَقَالَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُسَافِرَ يُقْرَعُ بَيْنَ نِسَائِهِ وَكَذَا فِي الْقِسْمَةِ الَّتِي فِي مَعْنَى الْمُسَافِرَةِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا إِبْطَالٌ حَقٌّ ثَابِتٌ * (وَالْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ تَفَطَّنَ لِلْفَرْقِ بَيْنَ الْمُسَافِرَةِ بِبَعْضِ أَرْوَاجِهِ وَبَيْنَ الْحَكْمِ لِأَحَدِ الْمُدْعِيَيْنِ فَاِمْتَنَعَ عَنِ الْقِيَاسِ وَعَمَلَ بِالْحَدِيثِ الَّذِي وَرَدَ فِيهِ *

(وَالْجَوَابُ الثَّالِثُ) مَا يَأْتِي مُفَصَّلًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فِي أَثْنَاءِ الْمَسَانِيدِ * (حضرت ”امام اعظم ابو حنيفہؒ“ پر ایک اور اعتراض)

”خطیب بغدادی“ نے یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ اندازی کرتے (جس کے نام قرعہ نکلتا اس کو سفر میں اپنے ہمراہ لے جاتے) اور حضرت ”ابو حنیفہؒ“ کہتے ہیں کہ قرعہ ڈالنا قمار یعنی جوا ہے۔

اس اعتراض کے تین جواب ہیں

(۱) حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ جب بندہ سفر کا ارادہ کرے، اس کو چاہئے کہ اپنی بیویوں میں قرعہ اندازی کر لے، یونہی جو کام بھی سفر کا مفہوم رکھتا ہے، جس میں کسی کا ثابت شدہ حق ضائع کرنا نہ ہو، اس میں قرعہ اندازی کرنا جائز ہے۔ (اور حدیث پاک سے یہی ثابت ہوتا ہے)

(۲) حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سمجھ گئے تھے کہ کسی بیوی کو ہمراہ لے کر سفر کرنے میں اور قرعہ اندازی کے جواز کے دعویداروں کے ثابت کئے ہوئے حکم میں کتنا فرق ہے، اس لئے آپ نے حدیث کے مفہوم پر عمل کر لیا اور مزید کسی قرعہ اندازی کو اس پر قیاس کرنے سے منع فرما دیا۔

(۳) تیسرا جواب مسانید کی اثناء میں تفصیل کے ساتھ آئے گا۔

(وَأَمَّا قَوْلُهُ) عَفَا اللَّهُ عَنْهُ بِأَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ لَوْ رَأَى النَّبِيَّ لَأَخَذَ بِكَثِيرٍ مِنْ قَوْلِي * (وَالْجَوَابُ عَنْهُ مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ) (أَحَدُهَا) أَنَّ هَذَا تَصْحِيفٌ مِنَ الْخَطِيبِ وَقَعَ مِنْهُ وَافْتَضَحَ بِهِ فَإِنَّ الرِّوَايَةَ الَّتِي يَرَوِيهَا أَبُو يُوسُفَ أَنَّهُ لَمَّا ظَهَرَ عُثْمَانُ النَّبِيُّ وَأَظْهَرَ مَذْهَبَهُ فِي الْأَصُولِ بَلَغَ ذَلِكَ أَبَا حَنِيفَةَ فَقَالَ لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ بِالْبَاءِ وَالنَّاءِ رَأَى لَأَخَذَ بِكَثِيرٍ مِنْ أَقْوَالِي *

(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّ الْخَطِيبَ هُوَ الَّذِي رَوَى أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ مَخْصُوصًا بِالْعَقْلِ وَالذِّكَاةِ وَالْعَاقِلِ لَا يَقُولُ هَذَا *

(وَالْجَوَابُ الثَّالِثُ) أَنَّهُ إِنْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ فَالْمُرَادُ مِنْهُ أُمُورُ الدُّنْيَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يُشَاوِرُ أَصْحَابَهُ فِي أُمُورِ الدُّنْيَا وَيَأْخُذُ بِأَقْوَالِهِمْ وَرُبَّمَا يُخْطِئُ فِي ذَلِكَ وَاتَّمَا الْإِيحَاءَ وَالْعِصْمَةَ لَهُ فِي الزَّلَّلِ فِي أَمْرِ الشَّرَائِعِ وَمَوْضِعُ هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ أَصُولُ الْفِقْهِ*

(حضرت ”امام اعظم ابوحنيفہؒ“ پر ایک اور اعتراض)

حضرت ”ابوحنيفہؒ“ نے کہا ہے کہ ”اگر کوئی نبی مجھے دیکھ لیتا تو وہ بھی میرے بہت سارے اقوال کو اپنالیتا“

اس کے تین جواب ہیں

(۱) یہ ”خطیب بغدادی“ کی غلطی ہے اور یہ اعتراض کر کے وہ خود ہی رسوا ہوا ہے کیونکہ یہ واقعہ حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے منقول ہے، وہ یہ ہے کہ ”عثمان البتّی“ جب ظاہر ہوا اور اس نے اپنا مذہب ظاہر کیا تو حضرت ”امام اعظم ابوحنيفہؒ“ نے ”بتّی“ کے بارے میں فرمایا تھا کہ ”اگر بتّی (یعنی عثمان البتّی) مجھے دیکھ لیتا تو میرے بہت سارے اقوال اپنالیتا“

(۲) ”خطیب بغدادی“ خود کہتے ہیں حضرت ”ابوحنيفہؒ“ عقل اور سمجھداری میں سب سے زیادہ تھے، اور عقل مند ایسی بات کر ہی نہیں سکتا۔

(۳) اگر بالفرض یہ روایت درست بھی ہو تو اس سے مراد یہ ہے کہ دنیاوی امور میں میرے مشورے کو ترجیح دیتے کیونکہ رسول اکرم ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ آپ دنیاوی معاملات میں اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کرتے تھے، اور (بسا اوقات) ان کے مشورے کو اپنا بھی لیتے تھے، کبھی کبھی اس میں آپ ﷺ سے خطا بھی ہو جاتی تھی کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کا معصوم ہونا دینی معاملات میں ہے، اس مسئلہ کی مکمل تفصیل اصول فقہ میں ہے۔

(وَأَمَّا قَوْلُهُ) عَفَا اللَّهُ عَنْهُ حَاكِيًا عَنْ أَبِي مُطِيعٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ الْأَشْرَبَةِ فَمَا سَمِعَ عَنْ شَيْءٍ مِنْهَا إِلَّا قَالَ حَلَالٌ*

(فَالْجَوَابُ) عَنْهُ مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ (أَحَدُهَا) أَنَّ الَّذِي قَالَهُ أَبُو حَنِيفَةَ مَذْهَبُ كِبَارِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فَكَيْفَ يُخَالِفُ الْأَثَارَ وَيُفْسِقُ الصَّحَابَةَ وَهُوَ الْمَرْوِيُّ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ نَبِيذِ التَّمْرِ وَابَا حَةَ مَا لَمْ يُسْكِرْ فَقَالَ كَيْفَ أَحْرَمَهُ وَأَفْسَقَ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ*

(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) مَا يَأْتِي مُفْصَلًا فِي أَثْنَاءِ الْمَسَائِدِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْأَخْبَارِ وَالْأَثَارِ مَا يَتَّصِحُّ بِهِ صِحَّةُ مَا قَالَهُ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وَالْجَوَابُ الثَّالِثُ) مَا قَالَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةُ أَحَادِيثَ لَمْ تَصَحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمَ وَالْمَحْجُومَ* وَمَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ* وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ* قَالَ عَبَّاسُ الدُّورِيِّ لَمَّا سَمِعْتُ هَذَا مِنْ يَحْيَى ابْنِ مَعِينٍ مَضَيْتُ إِلَى أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عُدْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ فِي مَسْرِ الذَّكَرِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَيْسَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ* قَالَ عَبَّاسٌ فَعَدَوْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ يَحْيَى قُلْ لَهُ مَكْحُولٌ لَمْ يَلَوْ عُبَيْسَةَ* وَذَكَرَ ابْنُ الْمُنْدَرِ فِي كِتَابِ الْأَشْرَافِ أَنَّ الْعُلَمَاءَ اخْتَلَفُوا فِي

الطَّلَاءِ وَكَثُرَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّهُ إِذَا ذَهَبَ ثُلَاثُهُ وَبَقِيَ ثُلَاثُهُ فَشَرِبُهُ مُبَاحٌ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَمِنَ التَّابِعِينَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَالشَّعْبِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعِكْرَمَةُ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَالْعَجَبُ مِنَ الْخَطِيبِ كَيْفَ يَشْنَعُ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ وَمَا حَمَلَ أَبَا حَنِيفَةَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا الْإِفْتِدَاءُ بِكَبِيرِ الصَّحَابَةِ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ إِذَا شَرِبَ النَّبِيذَ وَمَنْ عَزَمَهُ أَنَّهُ يَشْرِبُ حَتَّى يَسْكُرَ فَالْجُرْعَةُ الْأُولَى حَرَامٌ وَكَذَا إِذَا شَرِبَهُ لَهْوًا وَطَرَبًا وَأَمَّا إِذَا شَرِبَ مِنْهُ مَا يَغْلِبُ فِي طَبْعِهِ أَنَّهُ لَا يُسْكِرُهُ مِنْ غَيْرِ لَهْوٍ وَلَا طَرَبٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ فَأَمَّا الْخَمْرُ فَحَرَامٌ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ وَقَدْ صَرَّحَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى مَا هُوَ عَيْنُ مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ حُرْمَتِ الْخَمْرِ قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا لِعَيْنِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ قَالَ الْخَطَّابِيُّ السُّكْرُ بَفَتْحِ السِّينِ خَطَاءٌ وَأَمَّا الصَّوَابُ السُّكْرُ بِضَمِّ السِّينِ *

(حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ پر ایک اور اعتراض)

(۱) اللہ تعالیٰ ”خطیب بغدادی“ کو معاف فرمائے، انہوں نے ابو مطیع کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت ”ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے کسی بھی مشروب کے بارے میں مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے اس کے حلال ہونے کا ہی فتویٰ دیا۔
اس اعتراض کے تین جواب ہیں

(۱) حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے جو فرمایا ہے وہ کبار صحابہ کرام اور تابعین کا مذہب ہے، تو آپ اُن کے آثار کی مخالفت کیسے کر سکتے تھے اور صحابہ کرام پر فسق کا فتویٰ کیسے لگاتے؟ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے بارے میں یہ مروی ہے کہ ان سے نبیذ تمر (کھجوروں کے مشروب) کے بارے میں پوچھا گیا اور جو چیز نشہ آور نہ ہو، اس کے حلال ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں اس کو کیسے حرام قرار دے دوں اور رسول اکرم ﷺ کے ستر صحابہ کرام کو فاسق کیسے قرار دے دوں؟
(۲) مسانید کی اثناء میں ایسی احادیث اور آثار آرہے ہیں جن سے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے موقف کا صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(۳) حضرت ”یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ“ کہتے ہیں: تین حدیثیں (جو) رسول اکرم ﷺ کے حوالے سے (بیان کی جاتی ہیں وہ) صحیح نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک ”حجامہ کرنے والے اور کروانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے“ دوسری ”جس نے اپنے آلہ تناسل کو ہاتھ لگالیا، وہ (دوبارہ) وضو کرے“ اور تیسری ”ہرنشہ آور چیز حرام ہے“۔ حضرت ”عباس دوری رضی اللہ عنہ“ کہتے ہیں: میں نے یہ وضاحت جب حضرت ”یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ“ کی زبان سے سنی تو میں حضرت ”امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ“ کے پاس گیا اور ان کو یہ بات بتائی، انہوں نے فرمایا: حضرت ”یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ“ کے پاس دوبارہ جاؤ اور ان کو بتاؤ کہ آلہ تناسل کے چھونے کے بارے میں صحیح حدیث موجود ہے اور وہ حضرت ”مکحول رضی اللہ عنہ“ کے واسطے سے عنبنہ کے ذریعے سیدہ ”ام حبیبہ رضی اللہ عنہا“ سے مروی ہے۔ حضرت ”عباس دوری رضی اللہ عنہ“ کہتے ہیں: میں اگلے دن صبح سویرے حضرت ”یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ“ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، اور

حضرت ”امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ“ کی بات بتائی، جواب میں حضرت ”یحییٰ بن معین رحمہ اللہ“ نے کہا ”اُن سے کہنا: حضرت ”مکحول رحمہ اللہ“ کی تو حضرت ”عنبسہ رحمہ اللہ“ سے ملاقات ہی ثابت نہیں ہے۔ اور حضرت ”ابن منذر رحمہ اللہ“ نے ”کتاب الاشراف“ میں لکھا ہے کہ علماء کا انگوروں کے گاڑھے رس میں اختلاف ہے، اکثر اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ جب اس کا دو تہائی ختم ہو جائے اور صرف ایک تہائی باقی بچ جائے تو اس کا پینا جائز ہے، یہی قول عمر بن خطاب کا ہے، یہی مذہب علی ابن ابی طالب، ابو عبیدہ بن جراح، معاذ بن جبل، ابوطحہ انصاری، انس بن مالک، عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اور تابعین میں سے حضرت ”حسن بصری رحمہ اللہ“، حضرت ”شععی رحمہ اللہ“، حضرت ”ابراہیم نخعی رحمہ اللہ“، حضرت ”عکرمہ رحمہ اللہ“ اور حضرت ”لیث بن سعد رحمہ اللہ“ کا یہی مذہب ہے، مجھے تو اس بات پر حیرانگی ہے کہ خطیب صاحب حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ پر یہ اعتراض کیسے کر رہے ہیں، جبکہ حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ تو صرف اکابر صحابہ کرام کی اتباع کرتے ہوئے یہ موقف قائم کر رہے ہیں۔ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ نے یہ فرمایا ہے ”جو شخص نبیذ پئے اور پیتے وقت اس کا ارادہ ہو کہ اس کے پینے سے اُسے نشہ آئے گا، اس کا پہلا گھونٹ ہی حرام ہے، اسی طرح اگر کوئی نبیذ کو لبو و لعب اور کھیل کود کے طور پر پئے تب بھی حرام ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص نبیذ پئے اور پیتے وقت اس کے نشہ آور ہونے کا اس کو ظن غالب نہ ہو اور وہ لبو و لعب اور مستی کے لئے اس کو نہ پی رہا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک تعلق ہے شراب کا تو وہ تھوڑی بھی حرام ہے اور زیادہ بھی حرام ہے۔

حضرت ”عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما“ نے بھی اس کی تصریح کی ہے جو کہ بعینہ حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ کا مذہب ہے، آپ فرماتے ہیں ”شراب تھوڑی ہو یا زیادہ بذات خود حرام ہے، اور (دیگر ہر طرح کے) مشروب کا نشہ حرام ہے۔ خطابی کہتے ہیں ”سکر“ میں سین پر زبر پڑھنا غلط ہے اور درست یہ ہے کہ سین پر پیش پڑھا جائے۔

(وَأَمَّا قَوْلُهُ) حَاكِيًا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَرَى مَا فِيهِ النَّاسُ مِنَ الْاِخْتِلَافِ قَالَ فِي آيِ شَيْءٍ قُلْتُ فِيمَا بَيْنَ أَبِي حَنِيفَةَ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ فَقَالَ أَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَلَا أَعْرِفُهُ وَأَمَّا مَالِكٌ فَكَتَبَ الْعِلْمَ وَأَمَّا الشَّافِعِيُّ فَمِنِّي وَلِي* (فَالْجَوَابُ) عَنْهُ مِنْ وَجْهَيْنِ (أَحَدُهُمَا) أَنَّ فِي مَتْنِهِ مَا يَدُلُّ عَلَى وَهْنِهِ وَكَذِبِهِ لِأَنَّهُ صَحَّ فِي الْحَدِيثِ أَنَّهُ يُعْرَضُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعْمَالُ أُمَّتِهِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ * فَكَيْفَ لَا يَعْرِفُهُ وَأَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْرِفُ كُلَّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ تُعْرَضُ أَعْمَالُهُمْ عَلَيْهِ فَكَيْفَ لَا يَعْرِفُ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَعْمَالُ أَكْثَرِ أُمَّتِهِ عَلَى مَذْهَبِهِ*

(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّ هَذِهِ الرُّوْيَا مُعَارِضَةٌ بِمَا رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّالِحِينَ وَعُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ رُؤْيَاهُمْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَرْكِهٖ أَبَا حَنِيفَةَ (مِنْهَا) مَا رُوِيَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كُنْتُ أَبْغَضُ أَبَا حَنِيفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ كَلَامُ أَبِي حَنِيفَةَ كَكَلَامِ لُقْمَانَ بَلْ أَزِيدُ* فَتُبْتُ وَأَحْبَبْتُ أَبَا حَنِيفَةَ*

(حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ پر ایک اور اعتراض)

”خطیب بغدادی“ نے یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ حضرت ”احمد بن حسن ترمذیؒ“ نے لکھا ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا، میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ لوگوں کا آپس میں جو اختلاف ہو چکا ہے، اس سلسلے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: کون سا اختلاف؟ میں نے کہا: جو ابوحنیفہ، مالک اور شافعی کے مابین ہو رہا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوحنیفہ کو تو میں جانتا ہی نہیں ہوں، البتہ مالک علم کی بات لکھتا ہے اور شافعی مکمل طور پر میری بات کرتا ہے۔

اس اعتراض کے دو جواب ہیں

(۱) اس روایت کے متن میں ایسا مفہوم موجود ہے جو اس کے من گھڑت اور جھوٹا ہونے پر دلالت کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ صحیح حدیث میں یہ ہے کہ ہر سوموار اور جمعرات کو رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آپ ﷺ کی امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، پھر جب سب لوگوں کے اعمال رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کئے جانے کی وجہ سے آپ ہر اچھے برے شخص کو جانتے ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ ابوحنیفہ کو جانتے نہ ہوں حالانکہ آپ ﷺ کی امت کی اکثریت امام اعظم ابوحنیفہ کے مذہب پر ہی عمل پیرا ہے۔

(۲) یہ خواب ان خوابوں کے متضاد ہے جو علماء مسلمین اور صالحین کی ایک جماعت سے منقول ہیں کہ ان لوگوں نے خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت کی اور اس میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کی تعریف کی۔ ذیل میں ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے

حضرت ”فضل بن خالدؒ“ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ”ابوحنیفہؒ“ سے بغض رکھتا تھا، پھر ایک مرتبہ میں نے خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ابوحنیفہ کی باتیں لقمان کی باتوں جیسی ہیں بلکہ اس سے بھی اچھی ہیں۔ تب میں نے توبہ کی اور حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے محبت کرنے لگ گیا۔

(وَأَمَّا قَوْلُهُ) عَفَا اللَّهُ عَنْهُ حَاكِيًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنَّ مَيِّتًا دُفِنَ وَاحْتَاجَتْ وَرَثَتُهُ إِلَى كَفْنِهِ فَلَهُمْ أَنْ يَنْبَشُوهُ*

(فَالْجَوَابُ) عَنْهُ مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ*

(أَحَدُهَا) أَنَّ هَذَا الرَّاَوِي كُنِيَ أَبُو جَعْفَرٍ الشَّبَّاكُ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ كَذَّابٌ ذَكَرَهُ الْخَطِيبُ فَلَيْتَ شِعْرِي مَا الَّذِي عَدَلَ الْكَذَّابِينَ إِذَا رَوَوْا طَعْنًا فِي أَبِي حَنِيفَةَ*

(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّ مَذْهَبَ أَبِي حَنِيفَةَ عَلَى خِلَافِ هَذَا فَإِنَّ مَذْهَبَهُ أَنَّ الْكُفْنَ إِذَا نُبِشَ يَجِبُ عَلَى الْوَرَثَةِ أَنْ يُكَفَّنُوهُ*

(وَالْجَوَابُ الثَّالِثُ) أَنَّهُ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ كُفْنٌ زَائِدٌ عَلَى حَالِهِ كُفِنَ بِهِ بَغَيْرِ إِذْنِ الْوَرَثَةِ وَاحْتَاجُوا فَلَهُمْ أَنْ يَأْخُذُوهُ لِأَنَّهُ حَقَّهُمْ*

(حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ پر ایک اور اعتراض)

”خطیب بغدادی“ نے حضرت ”محمد بن غالبؒ“ کے حوالے سے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر میت کو دفن کر دیا گیا ہو، پھر اس کے وارثوں کو اس کے کفن کی ضرورت پڑ جائے تو ورثاء اُس کی قبر کھود سکتے ہیں۔ اس اعتراض کے تین جواب ہیں

(۱) اس راوی کی کسیت ”ابو جعفر شاک“ ہے، یہ متروک الحدیث ہے، کذاب (جھوٹا) ہے، خطیب بغدادی نے خود اس بات کا ذکر کیا ہے، مجھے نہیں سمجھ آتی کہ آخر وہ کونسی چیز ہے جس نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ پر طعن کرنے کے لئے کذابوں کو بھی عادل بنادیا۔

(۲) حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا مذہب تو اس کے برخلاف ہے، حضرت ”امام اعظمؒ“ کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی میت کا کفن پڑ لیا جائے تو ورثاء پر لازم ہے کہ وہ اس کو دوبارہ کفن دیں۔

(۳) اگر کسی میت کو اس کے کفن میں اُس کے حال سے زیادہ کپڑا لگادیا جائے اور وہ کفن ورثاء کی اجازت کے بغیر دیا گیا ہو، اور وارثوں کو اس کی ضرورت ہو تو اُن کو وہ زائد کپڑا لینا جائز ہے کیونکہ وہ ان کا حق ہے۔

(وَأَمَّا قَوْلُهُ) حَاكِيًا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَيْبَ أَبُو حَنِيفَةَ مِنَ الْكُفْرِ مَرَّتَيْنِ * (فَالْجَوَابُ) عَنْهُ مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ

(أَحَدُهَا) أَنَّ سُفْيَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي حَنِيفَةَ عِدَاوَةٌ ظَاهِرَةٌ لِأَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يُبْهَتُهُمْ وَيُلْقِمُهُمُ الْحَجَرَ فَلَا يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يَتَكَلَّمُوا وَكَانَ سُفْيَانُ وَأَمْثَالُهُ مِنَ الْبَشَرِ تَأْمُرُهُمُ النَّفْسُ الْأَمَّارَةُ بِالسُّوءِ عَلَى الْوَقِيعَةِ فِيهِ بِحُكْمِ الْبَشَرِيَّةِ كَأَخْوَةِ يُوسُفَ أَوْلَادِ يَعْقُوبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَتَذَكَّرُونَ فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ فَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهُ * وَالِدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ مَا قُلْنَا أَنَّهُ مَا حُكِيَ عَنْ أَحَدٍ مِنْ هَؤُلَاءِ الطَّعْنِ فِي أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا حُكِيَ عَنْهُ ثَنَاءٌ وَمَدْحٌ فِي وَقْتٍ آخَرَ فَلَا أَوَّلَ كَانَ بِحُكْمِ الْبَشَرِيَّةِ وَالنَّفْسِ الْأَمَّارَةِ بِالسُّوءِ وَالثَّانِي بِحُكْمِ وَرَعِهِمْ وَتَقْوَاهُمْ وَإِلَيْهِ وَقَعَتِ الْإِشَارَةُ بِقَوْلِهِ تَعَالَى (إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ) * إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَيَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ فَلَمْ يَغْتَبِ أَحَدًا كَأَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَمْ يُنْقَلْ عَنْهُ أَنَّهُ ذَكَرَهُمْ بِسُوءٍ عَلَى مَا حَكَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سُفْيَانَ فَوَقَعَ فِي أَبِي حَنِيفَةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَبْعَدَ أَبَا حَنِيفَةَ مِنَ الْغِيَةِ مَا رَأَيْتُهُ يَغْتَابُ أَحَدًا فَقَالَ سُفْيَانُ إِنَّهُ لَا عَقْلَ مِنْ أَنْ يُسَلِّطَ أَحَدًا عَلَى حَسَنَاتِهِ *

(وَالْجَوَابُ الثَّانِي) أَنَّ أَبَا يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَسَّرَ ذَلِكَ فَقَالَ لَمَّا دَعَا ابْنُ هُبَيْرَةَ أَبَا حَنِيفَةَ إِلَى الْقَضَاءِ فَاِمْتَنَعَ وَكَانَ مَذْهَبُ ابْنِ هُبَيْرَةَ أَنَّ مَنْ خَرَجَ عَنْ طَاعَةِ الْإِمَامِ كَفَرَ فَقَالَ لَهُ كَفَرْتَ يَا أَبَا حَنِيفَةَ تَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ كُلِّ سُوءٍ ثُمَّ دَعَاهُ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ حَبَسَهُ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ

حَتَّىٰ أَشَاوَرَ أَصْحَابِي وَآتَانِي فِي أَمْرِي فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَرَكَبَ دَابَّتَهُ وَلَحِقَ بِمَكَّةَ فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى تَصَرَّمَتِ الدَّوْلَةُ الْمُرَوَّانِيَّةُ وَانْتَقَلَ الْأَمْرُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ السَّفَاحِ فَوَقَدَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ فَهَذَا مَعْنَى قَوْلِ سُفْيَانَ اسْتَيْبَ أَبُو حَنِيفَةَ مِنَ الْكُفْرِ مَرَّتَيْنِ *

(وَالْجَوَابُ الثَّلَاثُ) مَا قِيلَ أَنَّ الْخَوَارِجَ دَخَلُوا الْكُوفَةَ وَقَصَدُوا أَبَا حَنِيفَةَ بِالسُّيُوفِ الْمُشْهَرَةِ وَقَالُوا أَنْتَ تَزْعُمُ أَنَّهُ لَا يُكْفَرُ أَحَدٌ بِذَنْبٍ * وَالْحِكَايَةُ مَشْهُورَةٌ إِلَى أَنْ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ اتُّوبَ إِلَى اللَّهِ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَقَالَ أَعْدَاؤُهُ اسْتَيْبَ أَبُو حَنِيفَةَ مِنَ الْكُفْرِ مَرَّتَيْنِ وَعَنَّا بِهِ هَذَا * وَحُكِيَ هَذَا عَنِ الْكُرْخِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحِكَايَةِ فَلَمَّا أُخْرِجُوا عَنْهُ قِيلَ لِكَبِيرِهِمْ إِنَّمَا عَنِ أَبُو حَنِيفَةَ بِالْكَفْرِ الَّذِي تَابَ عَنْهُ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَاسْتَرَدَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا تُبْتُ مِنَ الْكُفْرِ الَّذِي تَعْتَقِدُ أَنَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ اتَّقُولْ هَذَا عَنْ ظَنِّ أَمٍّ عَنْ عِلْمٍ فَقَالَ بَلْ عَنْ ظَنِّ قَالٍ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ) * وَهَذِهِ خَطِئَتُهُ مِنْكَ وَهِيَ كُفْرٌ فَتُبَّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْكُفْرِ فَقَالَ وَأَنْتَ فَتُبَّ فَقَالَ أَنَا تَائِبٌ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ كُلِّ كُفْرٍ فَهَذَا مَعْنَى قَوْلِهِمْ اسْتَيْبَ أَبُو حَنِيفَةَ مِنَ الْكُفْرِ مَرَّتَيْنِ *

(حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ پر ایک اور اعتراض)

حضرت ”سفیان ثوری رحمہ اللہ“ سے مروی ہے حضرت ”ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے کفر سے دو مرتبہ توبہ کی ہے۔

اس کے تین جواب ہیں

(۱) حضرت ”سفیان ثوری رحمہ اللہ“ اور حضرت ”ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے مابین بالکل واضح عداوت تھی، کیونکہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ اُن کو لا جواب کر دیا کرتے تھے اس لئے وہ حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ کے سامنے توبہ کرنے کی جرات نہیں کر سکتے تھے بلکہ بتقاضائے بشریت سفیان وغیرہ دیگر لوگوں کو ان کے نفس امارہ نے حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ پر یہ الزام عائد کرنے پر مجبور کیا جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ سلوک کیا، حالانکہ وہ تو سب ایک نبی کی اولاد تھے لیکن پھر ان کو سمجھ آگئی تو وہ لوگ تائب بھی ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے مدح خوان بھی بن گئے

ہم نے جو دعویٰ کیا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ جس جس شخص سے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے بارے میں طعن مروی ہے، کسی دوسرے مقام پر انہی لوگوں نے حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ کی تعریف بھی کی ہے۔ پہلی بات (یعنی طعن و تشنیع) بتقاضائے بشریت اور نفس امارہ کے ابھارنے کی وجہ سے ہوتا رہا اور دوسری بات (یعنی تعریف و مدح سرائی) ان کے تقویٰ اور پرہیزگاری کی بناء پر ہوتا رہا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اسی بات کی جانب اشارہ کیا گیا ہے

ہاں اللہ تعالیٰ جس کو پچائے تو وہ غصے کی حالت میں خود پر کنٹرول کر لیتا ہے اور کسی کی غیبت میں مبتلا نہیں ہوتا جیسا کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ تھے، کہ آپ نے کبھی کسی کو برے الفاظ میں یا نہیں کیا۔ جیسا کہ حضرت ”عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ“ بیان کرتے ہیں ”ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں حضرت ”سفیان ثوری رحمہ اللہ“ کے پاس موجود تھا، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کی

عیب جوئی کی۔ میں نے اُن سے کہا: حضرت ”ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ تو غیبت سے بہت دور ہیں، میں نے ان کو کبھی کسی کی غیبت کرتے ہوئے نہیں سنا، حضرت ”سفیان رضی اللہ عنہ“ نے کہا: وہ بہت سمجھدار ہیں، وہ اپنی نیکیوں پر دوسرے کو قابض نہیں ہونے دیتے۔

(۲) حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ جب ابن ہبیرہ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کو قاضی بننے کی پیشکش کی، تو حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے انکار کر دیا، ابن ہبیرہ کا مذہب یہ تھا کہ جو اپنے امام (یعنی حکمران) کی اطاعت نہ کرے، وہ کافر ہو گیا، اُس نے حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ سے کہا ”اے ابو حنیفہ! تم نے کفر کیا ہے، تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو“ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے کہا ”میں ہر گناہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں“ ابن ہبیرہ نے دوسری بار پھر حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ کو بلایا اور (اُسی طرح منصب قضاء کی پیشکش کی، لیکن حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ نے حسب سابق انکار کر دیا) یہ معاملہ تین مرتبہ پیش آیا۔ پھر ابن ہبیرہ نے حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ کو قید کروا دیا، پھر حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: مجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کرنے کا موقع دو، ابن ہبیرہ نے آپ کو چھوڑ دیا، آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور مکہ مکرمہ آ گئے، پھر آپ مسلسل یہیں پر رہے حتیٰ کہ مروان کی حکومت ختم ہوئی اور عبداللہ سفاح نے اقتدار سنبھالا، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ اُس کے پاس تشریف لائے۔ یہ ہے مطلب حضرت ”سفیان ثوری رحمہ اللہ“ کے قول کا کہ ”حضرت ”ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے دو مرتبہ کفر سے توبہ کی“

(۳) روایت ہے کہ خوارج کوفہ میں داخل ہوئے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ پر تلواریں سونت لیں اور کہنے لگے: تم یہ سمجھتے ہو کہ گناہ کی وجہ سے کوئی کافر نہیں ہوتا، یہ واقعہ بہت مشہور ہے، اس واقعہ میں یہ ہے کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا ”میں ہر گناہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں“ اس سے آپ کے دشمن یہ سمجھے کہ حضرت ”ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے دو مرتبہ کفر سے توبہ کی۔

یہی واقعہ حضرت ”کرخی رحمہ اللہ“ نے بھی بیان کیا ہے، انہوں نے اس واقعہ کے آخر میں کہا ہے ”جب وہ (خوارج) لوگ حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ سے واپس آئے تو کسی نے ان کے بڑے سے کہا: حضرت ”ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے جس کفر سے توبہ کی ہے، اس سے اُس کی مراد وہ کفر ہے جس پر آپ ہیں۔ وہ دوبارہ لوٹ کر حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ کے پاس آ گیا اور کہنے لگا: آپ نے اس کفر سے توبہ کی ہے جو آپ کے زعم میں میرے اندر پایا جاتا ہے حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: آپ یہ بات یقین سے کہہ رہے ہیں یا فقط آپ کا گمان ہے؟ اُس نے کہا: (یقین تو نہیں ہے البتہ) میرا گمان ہے۔ حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ

”بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمہ اللہ)

اور یہ آپ سے گناہ سرزد ہوا ہے جو کہ (آپ کے مذہب کے مطابق) کفر ہے، اور آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کفر سے توبہ کریں، اُس نے کہا: اور آپ بھی توبہ کریں، حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: میں ہر قسم کے کفر سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ

کرتا ہوں۔ یہ مطلب ہے حضرت ”سفیان ثوری رضی اللہ عنہ“ کے کہنے کا کہ ”ابو حنیفہ نے دو مرتبہ کفر سے توبہ کی ہے“
(وَأَمَّا قَوْلُهُ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ حَاكِياً عَنْ أَحْمَدَ أَنَّهُ سِئِلَ عَنِ النَّظَرِ فِي كُتُبِ أَبِي حَنِيفَةَ أَيْجُوزُ فَقَالَ لَا
فَالْجَوَابُ) عَنْهُ مِنْ وَجْهِ ثَلَاثَةٍ*

۱ (أَحَدُهَا) أَنَّ الْخَطِيبَ هُوَ الَّذِي حَكَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيِّ أَنَّهُ ذَكَرَ أَحْمَدُ يَوْمًا مَسَائِلَ دَقِيقَةً فَقُلْتُ لَهُ
مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا قَالَ مِنْ كُتُبِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فَإِذَا كَانَ هُوَ يَنْظُرُ فِيهَا وَيَسْتَفِيدُ مِنْهَا فَكَيْفَ يَنْهَى غَيْرَهُ*
(وَالثَّانِي) أَنَّ كُتُبَ أَبِي حَنِيفَةَ لَا يُخَالِفُهَا أَحْمَدُ إِلَّا فِي عِدَّةٍ مَسَائِلَ أَقَلِّ مِمَّا يُخَالِفُ فِيهَا الشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُ
وَقَدْ كَتَبْتُ مِائَةً وَخَمْسَةً وَعِشْرِينَ مَسْئَلَةً مِنْ أَصُولِ الْمَسَائِلِ الَّتِي وَافَقَ فِيهَا أَحْمَدُ أَبَا حَنِيفَةَ وَخَالَفَهُمَا
الشَّافِعِيُّ فَكَيْفَ يُتَصَوَّرُ أَنَّ الْمَسَائِلَ الَّتِي هِيَ مَذْهَبُهُ مُخَالَفَةٌ لِمَا أَخَذَ بِهِ*

(وَالثَّالِثُ) أَنَّ الْخَطِيبَ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ قَدْ طَعَنَ فِي أَحْمَدَ أَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَقَالَ قَدْ وَثَّقَ أَحْمَدُ بْنُ حَبَلٍ حَرِيرُ
بْنِ عُثْمَانَ فَقَالَ هُوَ ثِقَةٌ ثِقَةٌ وَحَرِيرُ كَانَ يُبْغِضُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَا فَرْقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَنْ
يُبْغِضُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ ثُمَّ قَالَ الْخَطِيبُ وَكَانَ حَرِيرُ كَذَّابًا فَاسِقًا* وَرَوَى عَنْهُ ابْنُ عِيَّاشٍ أَنَّهُ قَالَ هُوَ الَّذِي
يَرَوِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي بَنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ مَنِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى* خَطَأً قَالَ
ابْنُ عِيَّاشٍ فَقُلْتُ لَهُ فَمَا هُوَ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ يَرَوِيهِ عَلَى الْمَنْبَرِ فَيَقُولُ عَلِيُّ مَنِي بِمَنْزِلَةِ
هَارُونَ مِنْ مُوسَى* ثُمَّ أَكَّدَ الْخَطِيبُ هَذِهِ الشَّاعَةَ عَلَى أَحْمَدَ فَقَالَ بَلَّغْنِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ
رَبَّ الْعِزَّةِ فِي النَّوْمِ فَقَالَ يَا يَزِيدُ تَكْتُبُ عَنْ حَرِيرِ بْنِ عُثْمَانَ فَقُلْتُ يَا رَبِّ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ يَا
يَزِيدُ لَا تَكْتُبُ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَسُبُّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ* وَهَذِهِ حِكَايَةٌ عَنْ أَحْمَدَ أَنَّهُ طَعَنَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَصَدَ الْخَطِيبُ بِهِ تَنْفِيرَ الْقُلُوبِ عَنْهُ فَكَذَلِكَ جَازَ أَنْ يَكُونَ مَقْصُودُهُ فِي حِكَايَةِ الطَّعْنِ عَنْهُ
فِي أَبِي حَنِيفَةَ تَنْفِيرَ قُلُوبِ أَصْحَابِهِ عَنْهُ* وَقَدْ قَالَ الْخَطِيبُ أَيْضًا فِي حَقِّ أَحْمَدَ أَنَّهُ وَهَمَ فِي مَوَاضِعَ ذَكَرَهَا
الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيٍّ ابْنُ الْجَوَازِيِّ فِي كِتَابِهِ الْمَوْسُومِ (بِالسَّهْمِ الْمُصِيبِ فِي الرَّدِّ
عَلَى الْخَطِيبِ) وَأَجَابَ عَنْهَا*

(فَهَذَا تَمَامُ) الْجَوَابِ الْخَامِسِ عَلَى التَّفْصِيلِ مِمَّا ذَكَرَ الْخَطِيبُ فِي حَقِّ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ وَلِنُصَرِّفَ
الْآنَ فِي هَذَا الْمَقَامِ عَنَانَ الْكَلَامِ لِتَلَا نَقَعَ فِي اغْتِيَابِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ* جَعَلَنَا اللَّهُ مِنَ الْعَامِلِينَ بِقَوْلِهِ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا)* وَجَعَلَنَا اللَّهُ
تَعَالَى مُتَّبِعِينَ لِأَمَامِنَا أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَيْثُ يَسْمَعُ مِنْهُمْ مَا يَسْمَعُ وَيَمْلِكُ نَفْسَهُ فَلَمْ يَنْقُلْ عَنْهُ أَنَّهُ
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى ذَكَرَهُمْ وَلَا أَحَدًا بِسُوءٍ بَلْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ وَيَحْلُمُ وَيَحْتَمِلُ*

(أَخْبَرَنِي) يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سِبْطُ بْنُ الْجَوَازِيِّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ بِسَفْحِ جَبَلِ الصَّالِحِينَ بِدِمَشْقٍ قَالَ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ خَيْرُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَلِيٍّ الطَّحَّانُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ بْنَ هَمَّامٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحْلَمَ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ كُنَّا جُلُوسًا فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مُغْطًى الْوَجْهَ فَسَالَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَالَ يَا ابْنَ الْفَاعِلَةِ سَفَاهَةٌ فَقَالَ عَافَاكَ اللَّهُ يَا هَذَا مَا الَّذِي تُرِيدُ قَالَ الْمَسْئَلَةُ الْقَلَانِيَّةُ سُلِّتُ عَنْهَا فَافْتِيتُ بِخِلَافِ مَا قَالَ بِهِ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فَقَالَ أَخْطَا الْحَسَنُ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا كَافِرُ يَا زَنْدِيقُ تَخْطِئُ الْحَسَنَ فَقَامَ أَصْحَابُهُ لِيَضْرِبُوهُ فَتَنَاهُمُ عَنْهُ وَقَالَ أَصَابَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَخْطَا الْحَسَنُ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ اسْتَطَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ هُوَ يَعْلَمُ مِنِّي خِلَافَ مَا قُلْتَ مَا عَدَلْتُ بِهِ أَحَدًا مُنْذُ عَرَفْتُهُ وَلَا رَجَوْتُ قَطُّ إِلَّا عَفْوَهُ وَلَا خَشِيتُ إِلَّا عِقَابَهُ ثُمَّ بَكَى عِنْدَ ذِكْرِ الْعِقَابِ حَتَّى اخْتَلَجَ صُدْعَاهُ فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِوَجْهِ اللَّهِ أَلَا جَعَلْتَنِي فِي حِلٍّ فَقَدْ أَخْطَأْتُ وَاعْتَرَفْتُ بِجَهْلِي فَأَزْدَادَ بُكَاءُ أَبِي حَنِيفَةَ حَتَّى تَحَرَّكَ مِنْكَابُهُ وَقَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ فَقَدْ وَكَّلْتُكَ إِلَى اللَّهِ رَبِّي فَقَالَ أُرِيدُ أَيْسَرَ مِنْ هَذَا فَقَالَ أَنْتَ فِي حِلٍّ وَسِعَةٍ وَكُلُّ مَنْ يَسْئَلُنِي ثُمَّ قَالَ يَا أَخِي مَا أَضْرُ الشُّهْرَةَ مَا أَضْرُ الشُّهْرَةَ (وَبِالْإِسْنَادِ) الْمَذْكُورِ إِلَى أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيِّ قَالَ لِي يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ مَا رَأَيْتُ أَحْلَمَ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ كَانَ إِذَا بَلَغَهُ عَنْ رَجُلٍ أَنَّهُ نَالَ مِنْهُ وَذَكَرَهُ بِسُوءٍ بَعَثَ إِلَيْهِ بِرَفْقٍ وَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَخِي فَقَدْ وَكَّلْتُكَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَعْلَمُ مِنِّي خِلَافَ مَا قُلْتُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الطَّاهِرِينَ

(حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ پر ایک اور اعتراض)

”خطیب بغدادی“ نے یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ حضرت ”امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ“ سے پوچھا گیا ”کیا ابو حنیفہ کی کتابیں پڑھنا جائز ہے؟“ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

اس کے تین جواب ہیں

(۱) خطیب بغدادی ہی نے حضرت ”ابراہیم حربی رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ ایک دن حضرت ”امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ“ نے بہت پیچیدہ مسئلہ بیان کیا، میں نے ان سے پوچھا ”آپ نے یہ مسئلہ کس سے لیا؟“ انہوں نے کہا ”حضرت“ محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ کی کتاب سے۔ جب حضرت ”امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ“، حضرت ”محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ کی کتابوں سے مسائل سیکھتے ہیں تو ان کے شیخ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کی کتابوں سے منع کیسے کر سکتے ہیں؟

(۲) حضرت ”امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ“ کا حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے ساتھ چند مسائل میں اختلاف ہے، جبکہ حضرت ”امام شافعی رضی اللہ عنہ“ اور دیگر فقہاء کا تو حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے ساتھ بہت زیادہ اختلاف ہے۔ تقریباً ۱۲۵ اصول مسائل ایسے ہیں جن میں حضرت ”امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے ساتھ موافقت کی ہے جبکہ حضرت ”امام شافعی رضی اللہ عنہ“ نے اختلاف کیا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ مسائل جو حضرت ”امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ“ کا مذہب ہے وہ

اپنے ماخذ کے مخالف ہو۔

(۳) ”خطیب بغدادی“ کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے، انہوں نے حضرت ”امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ“ پر اس سے بھی زیادہ اعتراضات کئے ہیں، ایک جگہ پر انہوں نے کہا ”حضرت“ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے حریر بن عثمان کو ثقہ قرار دیا ہے، اور کہا ہے کہ وہ ثقہ ہے، ثقہ ہے، ثقہ ہے جبکہ حریر امیر المومنین حضرت ”علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ“ سے بغض رکھتا تھا اور اس بات میں کوئی فرق نہیں ہے کہ کوئی حضرت ”علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ“ سے بغض رکھے یا حضرت ”ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما“ سے بغض رکھے، پھر خطیب بغدادی نے کہا ”اور حریر کذاب تھا فاسق تھا“

حضرت ”عیاش رضی اللہ عنہ“ نے انہی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ وہی ہیں جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ”علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ“ کے بارے میں یہ ارشاد روایت کیا ہے ”علی کا میرے ساتھ وہی تعلق ہے جو حضرت ہارون رضی اللہ عنہ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا“ یہ غلط ہے، حضرت ”ابن عیاش رضی اللہ عنہ“ کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے یہی روایت حضرت ”ولید بن عبد الملک رضی اللہ عنہ“ کو منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا ہے ”علی کا تعلق میرے ساتھ وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کا ہارون علیہ السلام کے ساتھ تھا“ پھر ”خطیب بغدادی“ نے حضرت ”امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ“ پر اس شاعت کو مزید پختہ کرنے کے لئے کہا: مجھے حضرت ”یزید بن ہارون رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے وہ کہتے ہیں ”میں نے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے یزید تو حریر بن عثمان کی روایات لکھتا ہے؟ میں نے کہا: اے میرے رب میں اُس کے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے یزید اُس کی مرویات مست لکھا کرو کیونکہ وہ علی ابن ابی طالب کو برا بھلا کہتا ہے۔

یہ واقعہ ہے حضرت ”امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ“ کا کہ انہوں نے حضرت ”علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ“ کی شان میں گستاخی کی ہے اور یہ بیان کر کے ”خطیب بغدادی“ صاحب لوگوں کے دلوں میں حضرت ”امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ“ کے بارے میں نفرت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جب ”خطیب بغدادی“ حضرت ”امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ“ کے ساتھ ایسا سلوک کر سکتے ہیں تو کیا بعید ہے کہ وہ حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ کے شاگردوں کے دلوں میں بھی اُن کے بارے میں نفرت ڈالنے کے لئے ایسی حکایات بیان کر رہے ہوں۔ مزید برآں یہ کہ خطیب صاحب نے حضرت ”امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ“ کے بارے میں یہ بھی کہا ہے ”ان سے کئی مقامات پر غلطی سرزد ہوئی ہے“ حضرت ”امام حافظ ابو احمد عبد الرحمن بن علی بن جوزی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی کتاب ”السهم المصیب فی الرد علی الخطیب“ میں اس کا ذکر کیا ہے اور ان کے اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے۔

”خطیب بغدادی“ کے حضرت ”امام اعظم رضی اللہ عنہ“ پر کئے گئے اعتراضات کا پانچواں تفصیلی جواب مکمل ہوا، اب ہم اپنی گفتگو کا رخ موڑ لیتے ہیں تاکہ ہم اہل اسلام کی غیبت کا ارتکاب نہ کر بیٹھیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس فرمان پر عمل کرنے والا بنائے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا

”اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔“ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے امام، حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کا سچا پیروکار بنائے جیسے آپ کو اپنی ذات پر مکمل کنٹرول حاصل تھا کسی مورخ نے آج تک آپ کے بارے میں یہ بات نہیں لکھی کہ آپ نے کبھی کسی کی غیبت کی ہو، بلکہ آپ کی عادت کریمہ غفو و درگزر، حوصلے اور بردباری کی تھی۔ آپ کے غفو و درگزر کی چند حکایات درج ذیل ہیں۔

(۱)

یوسف بن عبد اللہ (جو کہ ابن جوزی کے نواسے ہیں) نے مجھے دمشق کے جبل الصالحین میں بیان کیا (اس طرح کہ میں نے ان کو پڑھ کر سنایا) وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حضرت ”عبدالوہاب بن علی رحمۃ اللہ علیہ“ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حضرت ”محمد بن ابی منصور رحمۃ اللہ علیہ“ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابن خیرون رحمۃ اللہ علیہ“ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حضرت ”عبدالعزیز بن علی طحان رحمۃ اللہ علیہ“ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حضرت ”محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حضرت ”احمد بن منصور رمادی رحمۃ اللہ علیہ“ نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ”عبدالرزاق بن ہمام رحمۃ اللہ علیہ“ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے (وہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے زیادہ بردبار شخص کوئی نہیں دیکھا، ہم مسجد خیف میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی ان کے پاس آیا، اس نے اپنا چہرہ ڈھانپا ہوا تھا، اس نے آکر حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے بارے میں پوچھا، اور ”یا ابن الفاعلہ، یا ابن سفاه“ جیسے نازیبا الفاظ میں آپ کو پکارنے لگا، حضرت ”امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ نے فرمایا: اے فلاں شخص! اللہ تعالیٰ تجھے عافیت عطا فرمائے کیا بات ہے؟ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا: تم سے فلاں مسئلہ پوچھا گیا تھا، تم نے حضرت ”حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ“ کے موقف کے خلاف فتویٰ دیا ہے، حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ نے فرمایا: حضرت ”حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ“ سے خطا ہوئی ہے، یہ سن کر وہ آدمی آپ کو کافرو زندقہ قرار دیتے ہوئے کہنے لگا ”تم حضرت ”حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ“ کو غلط کہتے ہو“ حضرت ”امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ کے شاگرد اٹھ کر کھڑے ہوئے اور اس کو مارنے لگے لیکن حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ نے ان کو منع فرمادیا اور فرمایا: حضرت ”ابن مسعود رحمۃ اللہ علیہ“ کا موقف صحیح ہے لیکن حضرت ”حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ“ کا موقف غلط ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ کسی شخص نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے بہت زیادہ فضائل و مناقب بیان کئے، حضرت ”امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ نے اُس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری مغفرت کرے، تم نے میرے بارے میں جو کچھ کہا ہے، اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اُس کے برعکس ہوں، میں نے جب سے اُس کو پہچانا ہے تب سے کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرایا اور میں ہمیشہ اس کے غفو و درگزر کی امید رکھتا ہوں، اور مجھے خوف صرف اُس کے عذاب کا ہے، جب عذاب کا ذکر کیا تو آپ زار و قطار رونے لگ گئے حتیٰ کہ روتے روتے آپ کی ہچکیاں بندھ گئیں، ایک آدمی نے اٹھ کر پوچھا: میں اللہ کی قسم دے کر آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ مجھے معاف فرمادیں، مجھ سے غلطی ہو گئی ہے اور میں اپنی جہالت کا اعتراف کرتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ مزید رونے لگ گئے حتیٰ کہ آپ کے کندھے ہلنے لگ گئے، آپ نے فرمایا: اے شخص! میں نے تجھے اپنے رب، اپنے اللہ کے سپرد کیا،

اُس نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ معافی چاہتا ہوں، حضرت ”امام اعظمؒ“ نے فرمایا: میں نے تجھے معاف کیا اور ہر اس شخص کو معاف کیا جو مجھے گالی دے۔ پھر فرمایا: اے میرے بھائی، شہرت کتنی نقصان دہ چیز ہے، شہرت کتنی نقصان دہ چیز ہے۔

مذکورہ اسناد حضرت ”احمد بن منصور رماذیؒ“ تک پہنچا کر حضرت ”یزید بن ہارونؒ“ نے مجھے بتایا ”میں نے حضرت ”ابو حنیفہؒ“ سے زیادہ بردبار شخص نہیں دیکھا، آپ کو اگر اطلاع ملتی کہ کسی شخص کو آپ سے شکایت ہے اور اُس نے آپ کی گستاخی کی ہے تو آپ اس کی جانب بہت نرم پیغام بھیجتے اور فرماتے ”اے میرے بھائی اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، میں نے تجھے اُس اللہ کے سپرد کیا جو میرے بارے میں جانتا ہے کہ جو باتیں آپ نے میرے بارے میں کہی ہیں، وہ مجھ میں نہیں پائی جاتیں۔ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه الطاهرين۔“

الْبَابُ الثَّانِي فِي ذِكْرِ طُرُقِنَا فِي هَذِهِ الْمَسَانِيدِ عَنْ أَصْحَابِنَا

(أَمَّا الْمُسْنَدُ الْأَوَّلُ) وَهُوَ مُسْنَدُ الْأُسْتَاذِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيِّ الْبُخَارِيِّ فَقَدْ أَخْبَرَنِي بِهِ الْأَيْمَةُ الْأَرْبَعَةُ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِمُ (الْإِمَامُ) أَقْضَى قُضَاةِ الْأَنَامِ أَخْطَبُ خُطَبَاءِ الشَّامِ

جَمَالُ الدِّينِ أَبُو الْفَضَائِلِ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي الْفَضْلِ الْاَنْصَارِيِّ الْحَرَسَتَانِي (وَالشَّيْخُ) الشُّقَّةُ صَفِيُّ الدِّينِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَحْيَى الدَّرَجِيُّ الْقَرَشِيُّ الْمُقَدَّسِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِمَا بِجَامِعِ دِمَشْقٍ (وَالشَّيْخُ) الْإِمَامُ شَمْسُ الدِّينِ يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَزَاعَلِي سِبْطُ الْإِمَامِ الْحَافِظِ أَبِي الْفَرَجِ الْجَوَزِيِّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ بِسَفْحِ جَبَلِ الصَّالِحِينَ بِظَاهِرِ دِمَشْقٍ (وَالشَّيْخُ) الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُمَرَ الْفَرْغَانِيُّ بِجَامِعِ دِمَشْقٍ عِنْدَ رَأْسِ يَحْيَى بْنِ زَكْرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ (قَالُوا) جَمِيعًا أَخْبَرَنَا الْقَاضِي الْإِمَامُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ جَمَالُ الدِّينِ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي الْفَضْلِ الْاَنْصَارِيُّ الْحَرَسَتَانِي قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَنَحْنُ نَسْمَعُ بِجَامِعِ دِمَشْقٍ إِلَّا شَمْسُ الدِّينِ سِبْطُ ابْنِ الْجَوَزِيِّ فَإِنَّهُ قَالَ إِجَازَةً (قَالَ) أَخْبَرَنِي الْإِمَامَانِ أَبُو الْفَرَجِ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الرَّجَاءِ الصَّيْرَفِيُّ وَأَبُو الْخَيْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَاغْبَانِيُّ إِجَازَةً (قَالَ الْبَاغْبَانِيُّ) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ يَحْيَى بْنِ مُنْدَةَ الْأَصْفَهَانِيُّ (وَقَالَ الصَّيْرَفِيُّ أَخْبَرَنَا) أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَاطِرْقَانِيُّ (قَالَ أَخْبَرَنَا) الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ مُنْدَةَ الْأَصْفَهَانِيُّ (قَالَ أَخْبَرَنَا) الْحَافِظُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَعْقُوبَ ابْنِ الْحَارِثِ الْبُخَارِيِّ صَاحِبِ الْمُسْنَدِ*

دوسرا باب

اس باب میں ہمارے اصحاب کے وہ طرق بیان کئے گئے ہیں جو ان مسانید میں مذکور ہیں۔

پہلی مسند

یہ استاذ حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ کی مسند ہے، ہمیں ائمہ اربعہ نے خبر دی ہے

(۱) سب سے بڑے قاضی اور شام کے سب سے بڑے خطیب حضرت ”جمال الدین ابوالفحائل عبدالکریم بن عبدالصمد

بن محمد بن ابی الفضل انصاری حرستانی رحمہ اللہ“

(۲) حضرت ”شیخ الثقہ صفی الدین اسماعیل بن ابراہیم بن یحییٰ درجی قرشی مقدسی رحمہ اللہ“ (انہوں نے جامع دمشق میں بیان

کیا)

(۳) حضرت ”شیخ الامام شمس الدین یوسف بن عبد اللہ قزاعلیؒ“ (جو کہ امام حافظ ابو فرج جوزی کے نواسے ہیں، انہوں نے جبل الصالحین دمشق میں بیان کیا ہے)

(۴) حضرت ”شیخ الامام ابوبکر بن محمد بن عمر فرغانیؒ“ نے جامع دمشق حضرت ”یحییٰ بن زکریاؒ“ کے مزار مبارک کے سر کے قریب بیان کیا۔

سب نے کہا کہ ہمیں بیان کیا ہے حضرت ”قاضی امام شیخ الاسلام جمال الدین ابوقاسم عبدالصمد بن محمد ابو الفضل انصاری حرستانیؒ“ (ان کے سامنے حدیث پڑھی گئی اور ہم سن رہے تھے، یہ حدیث جامع دمشق میں بیان کی گئی) البتہ حضرت ”شمس الدینؒ“ (جو کہ حضرت ”ابن جوزیؒ“ کے نواسے ہیں) نے یہ روایت اجازت کے طور پر کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے دوا امام، حضرت ”ابو الفرج سعید بن ابی رجاء صیرفیؒ“ اور حضرت ”ابو خیر محمد بن احمد باغبانیؒ“ نے اجازت کے طور پر بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”عبدالوہاب بن محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن مندہ اصفہانیؒ“ نے اور صیرفی نے کہا: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوبکر احمد بن فضل باطرقانیؒ“ نے، ان دونوں نے کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے حضرت ”شیخ الامام ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن اسحاق بن مندہ اصفہانیؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”حافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی بخاریؒ“ صاحب المسند نے۔

(وَأَمَّا الْمُسْنَدُ الثَّانِي) وَهُوَ جَمَعَ طَلْحَةَ (فَقَدْ أَخْبَرَنِي) بِهِ الْمَشَايخُ الثَّلَاثَةُ (الصَّاحِبُ) الصَّدْرُ الْكَبِيرُ الْعَالِمُ الْمُتَبَحَّرُ النَّحْوِيُّ الْعَلَّامَةُ أَسَازُ دَارِ الْخَلَاةِ الْمُعَظَّمَةِ وَالْإِمَامَةِ الْمُكْرَمَةِ ضَاعَفَ اللَّهُ تَعَالَى جَلَالَهَا وَمَدَّ عَلَى الْخَافِقِينَ ظِلَالَهَا مُحْيِي الدِّينِ أَبُو مُحَمَّدٍ يُوسُفُ بْنُ شَيْخِ الْإِسْلَامِ أَبِي الْفَرَجِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْجَوَازِيِّ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ بِدَارِ الْخَلَاةِ (وَالْقَاضِي) الْإِمَامُ فَخْرُ الدِّينِ نَصْرُ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّشِيدِ سِبْطِ الْحَافِظِ أَبِي الْعَلَاءِ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ الْهَمْدَانِي إِذْنًا قَالَا أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو الْإِمَامِ الْمُسْتَضَيُّ بِأَمْرِ اللَّهِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ابْنِ الْإِمَامِ أَبِي الْمُظَفَّرِ يُوسُفَ الْمُسْتَنْجِدَ بِاللَّهِ إِجَازَةً (قَالَ أَخْبَرَنِي) الشَّيْخُ عَبْدُ الْمُغِيثِ بْنُ زُهَيْرٍ الْحَرَبِيُّ إِجَازَةً (ح) وَأَخْبَرَنِيهِ عَلِيًّا الشَّيْخَانِ الْمُعَمَّرَانِ أَبُو مَنْصُورٍ عَبْدُ الْقَادِرِ بْنِ أَبِي نَصْرِ الْقُرُونِيِّ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ أَيْضًا (و) الشَّيْخُ يُوسُفُ بْنُ أَحْمَدَ مُنَاوَلَةً كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْمُغِيثِ بْنِ زُهَيْرٍ بْنِ زُهَيْرٍ إِجَازَةً (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو الْبَرَكَاتِ عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ الْمُبَارَكِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَنْمَاطِي (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ النَّقُورِ (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يُوسُفَ بْنِ دُوسَيْتِ الْعَلَّافِ (قَالَ أَخْبَرَنَا) الْحَافِظُ أَبُو الْقَاسِمِ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ الْعَدْلُ الْمَعْرُوفُ بِالْعَارِ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ

دوسری مسند

اس مسند کو حضرت ”طلحہؒ“ نے جمع کیا ہے، وہ کہتے ہیں: مجھے تین مشائخ نے خبر دی (ان تین مشائخ کے اسمائے گرامی یہ ہیں)

(۱) صاحب صدر الکبیر العالم المتبحر الخیر العلامة، استاذ دار الخلافہ المعظمہ والامامۃ المکرمہ، اللہ تعالیٰ ان کا مرتبہ بلند فرمائے اور ان کے پیروکاروں پر ان کا سایہ تادیر قائم و دائم فرمائے ”حضرت“ محی الدین ابو محمد یوسف بن شیخ الاسلام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی رحمہ اللہ“ (دار الخلافہ میں، میں نے یہ احادیث پڑھ کر ان کو سنائیں)

(۲) حضرت ”قاضی الامام فخر الدین نصر اللہ بن علی بن عبد الرشید رحمہ اللہ“ (جو کہ حضرت ”حافظ ابو العلاء حسن بن احمد ہمدانی رحمہ اللہ“ کے نواسے ہیں، انہوں نے احادیث روایت کرنے کی مجھے اجازت دی) یہ دونوں بزرگ فرماتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے، حضرت ”امام بن امام مستضیٰ بامر اللہ ابو محمد حسن امیر المومنین بن امام ابو مظفر یوسف مستجد باللہ رحمہ اللہ“ (انہوں نے روایت حدیث کی اجازت دی) وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حضرت ”شیخ عبد المغیث بن زہیر حربی رحمہ اللہ“ نے (انہوں نے بھی روایت حدیث کی اجازت دی ہے)

التحویل

سند عالی کے ہمراہ مجھے دو شیوخ نے خبر دی ہے (دونوں شیوخ کے اسمائے گرامی یہ ہیں) حضرت ”ابو منصور عبد القادر بن ابوالنصر قزوینی رحمہ اللہ“ (میں نے احادیث ان کے سامنے بھی پڑھی ہیں) اور حضرت ”شیخ یوسف بن احمد مناوہ رحمہ اللہ“، دونوں نے حضرت ”عبد المغیث بن زہیر بن زہیر رحمہ اللہ“ سے روایت کی ہے (اس طرح کہ انہوں نے ان کو روایت حدیث کی اجازت دی ہے) وہ فرماتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوالبرکات وہاب ابن مبارک بن احمد انماطی رحمہ اللہ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو حسن احمد بن محمد بن عبد اللہ بن نقور رحمہ اللہ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف بن دوست علاف رحمہ اللہ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے بلغار میں حضرت ”حافظ ابو القاسم طلحہ بن محمد بن جعفر عدل معروف رحمہ اللہ“ نے، یہ صاحب سند ہے۔

(وَأَمَّا الْمُسْنَدُ الثَّلَاثُ) وَهُوَ جَمَعَ ابْنُ الْمُظَفَّرِ (فَقَدْ أَخْبَرَنِي بِهِ) الْمَشَائِخُ الْأَرْبَعَةُ الصَّدْرُ الصَّاحِبُ الْكَبِيرُ الْمُعْظَمُ ابْنُ الْجَوَازِيِّ الْمَذْكُورُ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ دَاخِلَ دَارِ الْخِلَافَةِ (وَالشَّيْخُ) أَبُو الْمُظَفَّرِ يُونُسُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَسَنِ وَ (الشَّيْخُ) عَلِيُّ بْنُ مَعَالِي (وَالشَّيْخُ) عَبْدُ اللَّطِيفِ الْمَعْرُوفُ بِالْخَيْمِيِّ إِذْنًا كُلُّهُمْ (عَنِ) الْقَاضِي الْإِمَامِ شَمْسُ الدِّينِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْجَلِيلِ السَّائِي إِجَازَةً قَالَ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْبَرَكَاتِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْمُبَارَكِ بْنِ أَحْمَدِ الْأَنْمَاطِيُّ (قَالَ أَخْبَرَنَا) الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ الْمُبَارَكُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّيْرَفِيِّ (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ بْنِ مُوسَى بْنِ عِيسَى بْنِ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمُسْنَدِ*

تیسری سند

اس کو حضرت ”ابن مظفر رحمہ اللہ“ نے جمع کیا ہے، وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے چار مشائخ نے (ان چار مشائخ عظام کے اسمائے گرامی یہ ہیں) حضرت ”صدر الصاحب الکبیر المعظم ابن جوزی رحمہ اللہ“، جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے (دار الخلافہ میں، میں نے

چوتھی مسند

(وَأَمَّا الْمُسْنَدُ الْخَامِسُ) وَهُوَ الَّذِي جَمَعَهُ (الشَّيْخُ) الثَّقَةُ الْعَدْلُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعْرُوفُ بِقَاضِي بِيْمَارِ سْتَانَ (أَخْبَرَنِي بِهِ) أَيْضاً الْمَشَائِخُ الْأَرْبَعَةُ (الشَّيْخُ) الثَّقَةُ تَاجُ الدِّينِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْعَرَنِيِّ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ بِالْخَرِيبَةِ مِنْ مَدِينَةِ السَّلَامِ عَلَى مَا لِكُهَا أَلْفَ تَحِيَّةٍ وَسَلَامٍ بِرِوَايَتِهِ عَنِ الْمَشَائِخِ الثَّلَاثَةِ أَبِي عَلِيٍّ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ وَأَبِي بَكْرٍ عَتَابِ بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ الْبُنَاءِ (و) أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْمَجْدِ بِرِوَايَتِهِمْ جَمِيعاً (عَنِ) الْقَاضِي أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْبَاقِي صَاحِبِ الْمُسْنَدِ (و) الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَالِمٍ (و)

الصَّاحِبُ الصَّدْرُ الْكَبِيرُ الْعَلَّامَةُ أَسْتَادُ دَارِ الْخَلَافَةِ وَالْإِمَامَةِ مُحْيِي الدِّينِ أَبُو مُحَمَّدٍ يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْجَوَازِيِّ (و) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَقَاءٍ إِذْنًا بِرِوَايَتِهِمْ (عَنِ) الْمَشَايخِ الثَّلَاثَةِ أَبِي الْفَرَجِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْجَوَازِيِّ (و) أَبِي الْقَاسِمِ ذَاكِرُ بْنُ كَامِلٍ (و) أَبِي الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ أَسْعَدَ بْنِ نُوشٍ بِرِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا (عَنِ) الْقَاضِي الْإِمَامِ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ الْمُسْنَدِ رَحِمَهُ اللَّهُ

پانچویں مسند

اس کو جمع کیا ہے الشیخ الثقه العدل حضرت ”ابوبکر محمد بن عبد الباقي ابن محمد بن عبد اللہ معروف بقاجی رحمہ اللہ“ (انہوں نے بیمارستان میں حدیث بیان کی) وہ فرماتے ہیں: مجھے چار مشائخ نے خبر دی ہے، (چاروں مشائخ عظام کے اسمائے گرامی یہ ہیں) الشیخ الثقه حضرت ”تاج الدین بن احمد بن ابوحسن بن احمد بن عرینی“ حضرت ”محمد بن عبد الباقي رحمہ اللہ“ کہتے ہیں: مدینہ منورہ کے علاقہ خریبہ میں، میں نے یہ حدیث حضرت ”تاج الدین بن احمد رحمہ اللہ“ کو پڑھ کر سنائی، اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ کے مالک، پر لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے) اور یہ روایت تین مشائخ سے مروی ہے حضرت ”ابوعلی عبد السلام بن ابی خطاب رحمہ اللہ“ اور حضرت ”ابوبکر عتاب بن حسن بن سعید بن بنا اور ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن ابومجد رحمہ اللہ“، ان تینوں بزرگوں نے حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے (یہ مسند ان کی ہے) اور حضرت ”شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم اور حضرت ”صاحب الصدر الکبیر العلّامہ استاذ دار الخلافہ والامامہ محی الدین ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن جوزی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”ابو عبد اللہ محمد ابن علی بن بقاء رحمہ اللہ“ (ان کی روایت کی مجھے اجازت ملی ہے) انہوں نے تین مشائخ سے روایت کی ہے حضرت ”ابوالفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی رحمہ اللہ“، حضرت ”ابوالقاسم ذاکر بن کامل رحمہ اللہ“ اور حضرت ”ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش رحمہ اللہ“، ان سب نے حضرت ”قاضی الامام ابوبکر محمد بن عبد الباقي بن محمد بن عبد اللہ انصاری رحمہ اللہ“ سے روایت کی ہے (یہ مسند ان کی ہے)

(وَأَمَّا الْمُسْنَدُ السَّادِسُ) الَّذِي جَمَعَهُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ صَاحِبُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ الْجُرْجَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَدْ أَخْبَرَنِي بِهِ الْمَشَائِخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ هَبَةَ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ هَبَةَ اللَّهِ إِذْنًا (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو الْمَحَاسِنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْخَالِقِ الْجَوْهَرِيُّ (قَالَ أَخْبَرَنَا) السَّيِّدُ ظَفَرُ بْنُ دَاعِي الْعَلَوِيِّ (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو الْقَاسِمِ حَمْزَةُ بْنُ يُوسُفَ السَّهْمِيُّ (قَالَ أَخْبَرَنَا) الْحَافِظُ أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ صَاحِبِ الْمُسْنَدِ

چھٹی مسند

اس کو حضرت ”امام حافظ صاحب الجرح والتعديل ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمہ اللہ“ نے جمع کیا ہے، (آپ فرماتے ہیں کہ) مجھے خبر دی ہے حضرت ”ابو محمد حسن بن احمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ رحمہ اللہ“ نے (انہوں نے ان احادیث کی روایت کی مجھے اجازت دی ہے) وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو محاسن محمد بن عبد الخالق جوہری رحمہ اللہ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی

ہے حضرت ”سید ظفر بن داعی علویؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوالقاسم حمزہ بن یوسف سہمیؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”حافظ ابوالاحمد عبداللہ بن عدیؒ“ نے (یہ مسند ان کی ہے)

(وَأَمَّا الْمُسْنَدُ السَّابِعُ) الَّذِي رَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ اللَّؤْلُؤِيُّ صَاحِبُ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ فَقَدْ أَخْبَرَنِي بِهِ الْمَشَائِخُ الْأَرْبَعَةُ الصَّاحِبُ الصَّدْرُ الْكَبِيرُ الْعَلَّامَةُ أَسَازُ دَارِ الْخَلَاةِ وَالْإِمَامَةُ مُحْيِي الدِّينِ أَبُو مُحَمَّدٍ يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوَزِيُّ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ بِدَارِ الْخَلَاةِ شَيْدَ اللَّهِ أَرَكَانَهَا وَمَهَّدَ بُنْيَانَهَا (و) الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَالِمٍ (و) الشَّيْخُ أَبُو نَصْرِ الْأَعْرُابِيُّ أَبُو الْفَضَائِلِ ابْنِ أَبِي نَصْرِ (و) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَقَا وَآخَرُونَ إِذْنًا (قَالُوا جَمِيعًا أَخْبَرَنَا) الْحَافِظُ أَبُو الْفَرَجِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوَزِيُّ أَنَبَاهُ سَمَاعًا وَالْبَاقُونَ إِذْنًا إِنْ لَمْ يَكُنْ سَمَاعًا (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو الْقَاسِمِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ السَّمَرَقَنْدِيُّ (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَلَّالُ (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خُنَيْسٍ الْبَغَوِيُّ (قَالَ حَدَّثَنَا) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْبَلْخِيُّ (قَالَ حَدَّثَنَا) الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ اللَّؤْلُؤِيُّ صَاحِبُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ساتویں مسند

اس کو حضرت ”امام اعظمؒ“ نے روایت کیا ہے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے شاگرد حضرت ”امام حسن بن زیادؒ“ کوئی بیسہ نے، مجھے خبر دی ہے چار مشائخ نے (ان چار کے اسمائے گرامی یہ ہیں) حضرت ”صاحب الصدر الکبیر العلامہ استاذ دار الخلافہ والامامہ شی الدین ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی جوزیؒ“ نے (میں نے دار الخلافہ میں یہ احادیث ان کے سامنے پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس دار الخلافہ کے ارکان کو مضبوط فرمائے اور اس کی بنیادوں کو پختہ کرے) اور حضرت ”شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالمؒ“ اور حضرت ”شیخ ابونصر اخرا بن ابی الفضائل بن ابی نصر اور ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقاؒ“ اور آخری تین مشائخ نے ان روایات کی مجھے اجازت دی ہے، وہ سب کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”حافظ ابوالفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزیؒ“ نے، انہوں نے روایت حدیث کی اجازت دی ہے سماع کی بنیاد پر اور باقیوں کا سماع اگر ثابت نہ بھی ہو (تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے کیونکہ انہوں نے) روایت حدیث کی اجازت دی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوالقاسم اسماعیل بن احمد بن عمر بن احمد سمرقندیؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوالقاسم عبداللہ بن حسن بن محمد خللؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو الحسن عبد الرحمن بن عمر بن احمدؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوالحسن محمد بن ابراہیم بن خنیس بغویؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن شجاعؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے جو کہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے شاگرد ہیں، انہوں نے حضرت ”امام اعظمؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(وَأَمَّا الْمُسْنَدُ الثَّامِنُ) الَّذِي جَمَعَهُ الْقَاضِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَشْثَانِيُّ فَقَدْ أَخْبَرَنَا بِالْأَخْبَارِ الَّتِي أَوْدَعْتُهَا فِي هَذَا الْكِتَابِ وَنَقَلَهَا الْمَشَائِخُ الثَّلَاثَةُ تَقَى الدِّينِ يُونُسُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْأَسْكَافِ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ بِبَغْدَادَ (و) الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَالِمٍ (و) الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَقَاءٍ إِذْنًا (قَالُوا أَخْبَرَنَا الْمَشَائِخُ الثَّلَاثَةُ أَبُو الْقَاسِمِ ذَاكِرُ بْنُ كَامِلٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حُسَيْنٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَقَّافِ (و) أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نُوشٍ وَالْقَاضِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْعُمَرِيُّ إِذْنًا (قَالُوا أَخْبَرَنَا) الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حُسْرُو الْبَلْخِي (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ خَيْرُونَ (قَالَ أَخْبَرَنَا) خَالِي أَبُو عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَشْثَانِيُّ *

آہویں مسند

اس کو حضرت ”قاضی ابوالحسن اشثانیؒ“ نے جمع کیا ہے، ہمیں ان احادیث کی خبر دی ہے جن کو میں نے اس کتاب میں درج کیا ہے اور ان کو نقل کیا ہے تین مشائخ نے (ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں) حضرت ”تقی الدین یوسف بن احمد بن ابی حسن اسکافؒ“ (بغداد میں، میں نے ان کے سامنے احادیث پڑھ کر سنائیں) اور حضرت ”شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالمؒ“ اور حضرت ”شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقاءؒ“ (ان سے روایت حدیث کی اجازت ملی ہے) سب کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے تین مشائخ نے (ان مشائخ کے اسمائے گرامی یہ ہیں) حضرت ”ابوالقاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین بن محمد خفافؒ“، حضرت ”ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش اور قاضی عبد الرحمن عمریؒ“ (انہوں نے روایت حدیث کی اجازت دی ہے) یہ سب کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخیؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوالفضل احمد بن حسین بن خیرونؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوعلیٰؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”قاضی ابوالحسن اشثانیؒ“ نے۔

(وَأَمَّا الْمُسْنَدُ التَّاسِعُ) الَّذِي جَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلَاعِيِّ (فَقَدْ أَخْبَرَنِي) بِهِ الْمَشَائِخُ الْأَرْبَعَةُ عَبْدُ اللَّطِيفِ بْنُ عَبْدِ الْمُنْعِمِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ الْحَرَّانِيِّ (و) الشَّيْخُ شَرْفُ الدِّينِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَلِيٍّ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ بِمَدِينَةِ السَّلَامِ فِي مَجْلِسَيْنِ مُتَفَرِقَيْنِ (وَالشَّيْخَانِ) أَبُو الْمَنْصُورِ عَبْدُ الْقَادِرِ بْنِ أَبِي نَصْرِ الْقُرُونِيِّ (و) يُونُسُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ إِذْنًا قَالُوا جَمِيعًا (أَخْبَرَنَا) عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ سَكِينَةَ (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَشَرِيُّ (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ خَشْنَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلَاعِيِّ صَاحِبِ الْمُسْنَدِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

نویس مسند

اس کو حضرت ”ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعیؒ“ نے جمع کیا ہے۔

مجھے اس کی خبر دی ہے چار مشائخ نے (ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں) حضرت ”عبد اللطیف بن عبد المنعم بن علی بن نصر حرانیؒ“، حضرت ”شیخ شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد الوہاب بن علی بن علی بن علیؒ“، شہر سلام میں، میں نے دو الگ الگ مجلسوں میں اُن کو یہ روایات پڑھ کر سنائی ہیں۔ اور حضرت ”ابو منصور عبد القادر بن ابونصر قزوینیؒ“ اور حضرت ”یوسف بن احمد بن ابوحسنؒ“، ان دونوں نے مجھے روایت حدیث کی اجازت دی ہے، یہ سب کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”عبد الوہاب بن علی بن علی بن سکینےؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو القاسم علی بن احمد بن محمد بشریؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوحسن محمد بن عبد الرحمن بن جعفر بن خثامؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعیؒ“ نے (یہ مسند انہی کی ہے)

(وَأَمَّا الْمُسْنَدُ الْعَاشِرُ) الَّذِي جَمَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خُسْرُو فَقَدْ (أَخْبَرَنِي) بِهِ الْمَشَائِخُ الثَّلَاثَةُ الصَّدْرُ الْكَبِيرُ الْمُعْظَمُ ابْنُ الْجَوَزِيِّ الْمَذْكُورُ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ بِبَغْدَادَ (و) الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَالِمٍ (و) الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَقَا إِذْ نَا قَالُوا أَخْبَرَنَا الْمَشَائِخُ الثَّلَاثَةُ أَبُو الْقَاسِمِ ذَاكِرُ بْنُ كَامِلٍ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَقَّافُ وَأَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ أَسْعَدَ بْنِ نُوشٍ الْخَبَّازُ وَأَبُو الْفَرَجِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْجَوَزِيِّ إِذْ نَا قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خُسْرُو الْبَلْخِيُّ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

دسویں مسند

اس کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے جمع کیا ہے۔

مجھے ان کی خبر دی ہے تین مشائخ نے۔ (ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں) حضرت ”صدر الکبیر المعظم ابن جوزیؒ“ مذکور (بغداد میں، میں نے حدیث پاک پڑھ کر اُن کو سنائی) اور حضرت ”شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالمؒ“، اور حضرت ”شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقاؒ“ (انہوں نے روایت حدیث کی اجازت دی ہے) سب بزرگ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے تین مشائخ نے (ان مشائخ کے اسمائے گرامی یہ ہیں) حضرت ”ابو القاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین بن محمد خفافؒ“ اور حضرت ”ابو القاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش خبازؒ“ اور حضرت ”ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزیؒ“ (انہوں نے روایت حدیث کی اجازت دی ہے) سب کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے (یہ مسند انہی کی ہے)

(وَأَمَّا الْمُسْنَدُ الْحَادِي عَشَرَ) الَّذِي يَرْوِيهِ أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَاضِي عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَيُسَمَّى نُسْخَةً أَبِي يُوسُفَ (فَقَدْ أَخْبَرَنِي) بِهِ الْمَشَائِخُ الصَّدْرُ الْكَبِيرُ الْعَلَّامَةُ أَسْتَاذُ دَارِ الْخِلَافَةِ وَالْإِمَامَةِ أَبُو مُحَمَّدٍ يُوسُفُ بْنُ أَبِي الْفَرَجِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْجَوَزِيِّ وَالشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ

بْنِ سَالِمٍ (و) الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَقَا وَآخَرُونَ إِذْنًا (قَالُوا أَخْبَرَنَا) الْمَشَائِخُ الثَّلَاثَةُ أَبُو الْفَرَجِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْجَوَزِيِّ (و) أَبُو الْقَاسِمِ ذَاكِرُ بْنُ كَامِلٍ (و) أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ أَسَدٍ بْنُ نُوشٍ إِذْنًا (قَالُوا أَخْبَرَنَا) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْإِنصَارِيُّ إِجَازَةً (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ (أَخْبَرَنَا) أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ الْإِبْهَرِيُّ (قَالَ حَدَّثَنَا) أَبُو عَرُوبَةَ الْحُسَيْنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَوْدُودٍ الْحِرَانِيُّ (قَالَ حَدَّثَنَا) جَدِّي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ (حَدَّثَنَا) أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَاضِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

گیارہویں مسند

اس کو حضرت ”ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم قاضی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے جمع کیا ہے، اس کو ”نسخہ ابی یوسف“ کہا جاتا ہے۔

مجھے خبر دی ہے ان مشائخ نے، حضرت ”صدر الکبیر علامہ استاذ دار الخلافہ والامامۃ، ابو محمد یوسف بن ابی الفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم رحمہ اللہ“ اور حضرت ”شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقاء رحمہ اللہ“ اور باقیوں نے روایت حدیث کی اجازت دی ہے، سب کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ انصاری رحمہ اللہ“ نے (انہوں نے بھی روایت حدیث کی اجازت دی ہے) وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو محمد حسن جوہری رحمہ اللہ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو بکر محمد ابہری رحمہ اللہ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابو عمرو بہ حسین بن محمد بن مودود حرانی رحمہ اللہ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمارے دادا حضرت ”عمرو بن ابی عمرو رحمہ اللہ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم قاضی رحمہ اللہ“ نے۔ (یہ مسند انہی کی ہے)

(وَأَمَّا الْمُسْنَدُ الثَّانِي عَشَرَ) الَّذِي يَرْوِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَيُسَمَّى نُسْخَةً مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ (فَأَخْبَرَنَا بِهِ) هَؤُلَاءِ الْمَشَائِخُ الثَّلَاثَةُ إِذْنًا بِإِسْنَادِهِمْ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ الْإِبْهَرِيِّ (عَنْ) أَبِي عَرُوبَةَ الْحِرَانِيِّ (عَنْ) جَدِّهِ (عَنْ) مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

بارہویں مسند

اس کو حضرت ”امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم رحمہ اللہ“ کے حوالے سے جمع کیا ہے، اس کو ”نسخہ محمد بن ابی حنیفہ“ کہا جاتا ہے۔

ان روایات کی ہمیں خبر دی ہے تین مشائخ نے اپنی اسناد حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ تک پہنچا کر ان روایات کو نقل کرنے کی ہمیں اجازت عطا فرمائی ہے (حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ نے) اس کو حضرت ”ابو بکر ابہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عمرو بہ حرانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے (یہ مسند ان کی ہے)

(وَأَمَّا الْمُسْنَدُ الثَّلَاثُ عَشَرَ) الَّذِي يَرْوِيهِ حَمَّادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (فَقَدْ أَخْبَرَنِي) بِهِ الْمَشَائِخُ تَقَى الدِّينِ يُوسُفُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْإِسْكَافِيِّ بِمَدِينَةِ السَّلَامِ (و) مُوقُّ الدِّينِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّلَعْبِيِّ (و) جَمَالُ الدِّينِ أَبُو الْفَتْحِ نَصْرُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْيَاسِ الْأَنْصَارِيِّ (و) أَخُوهُ نَجْمُ الدِّينِ أَبُو غَالِبٍ الْمُظْفَرِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْيَاسِ وَغَيْرُهُمْ إِذْنًا وَكِتَابَةً بِدَمَشْقٍ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي طَاهِرٍ بْنِ بَرَكَاتٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَاهِرٍ بْنِ بَرَكَاتٍ الْخُشُوعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّلْمِيُّ قَالَ (أَخْبَرَنَا) أَبُو نَصْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ الصُّوفِيُّ قَالَ (أَخْبَرَنَا) أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ (أَخْبَرَنَا) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصِ الطَّالْقَانِيُّ قَالَ (حَدَّثَنَا) صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

تیرہویں مسند

اس کو حضرت ”حماد بن ابوحنیفہؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے واسطے سے لکھا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ان مشائخ نے، حضرت ”تقی الدین یوسف بن احمد بن ابوحسن اسکافؒ“ سے، انہوں نے مدینۃ السلام میں حدیث پڑھائی، اور حضرت ”موفق الدین ابوعبداللہ محمد بن ہارون بن محمد ثعلبیؒ“ اور حضرت ”جمال الدین ابوالفتح نصر اللہ بن محمد بن الیاس انصاریؒ“، ان کے بھائی حضرت ”نجم الدین ابوغالب مظفر بن محمد بن الیاسؒ“ اور دیگر محدثین نے دمشق میں یہ احادیث روایت کرنے کی اجازت بھی دی اور تحریری اجازت نامہ بھی دیا، انہوں نے حضرت ”ابوطاہر بن برکات بن ابراہیم بن طاہر بن برکات خشوعیؒ“ سے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوحسن علی بن مسم بن محمد سلمیؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابونصر احمد بن محمد بن سعید صوفیؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوحسن علی بن ابی ربیعہؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوعبداللہ محمد بن حفص طالقانیؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”صالح بن محمد ترمذیؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”حماد بن ابوحنیفہؒ“ نے (یہ مسند ان کی ہے)

(وَأَمَّا الْمُسْنَدُ الرَّابِعُ عَشَرَ) الَّذِي جَمَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ وَرَوَاهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ فَقَدْ أَخْبَرَنِي) بِهِ الْمَشَائِخُ الْأَرْبَعَةُ الصَّدْرُ الْكَبِيرُ الْعَلَامَةُ أَسْتَاذُ دَارِ الْخِلَافَةِ وَالْإِمَامَةِ مُحْيِي الدِّينِ أَبُو مُحَمَّدٍ يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْجَوَزِيِّ بِقَرَاءَتِي عَلَيْهِ بِدَارِ الْخِلَافَةِ مِنْ مَدِينَةِ السَّلَامِ (و) أَبُو مُحَمَّدٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَالِمٍ (و) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَقَا (و) أَبُو الْمُظْفَرِ يُوسُفُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَسَنِ إِذْنًا بِرَوَايَتِهِمْ (عَنْ) الْمَشَائِخِ الْأَرْبَعَةِ أَيْضًا أَبِي الْفَرَجِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ كُلَيْبٍ (و) أَبِي الْقَاسِمِ ذَاكِرُ بْنُ كَامِلٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ (و) أَبِي الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ أَسْعَدَ بْنِ نُوشٍ (و) أَبِي السَّعَادَاتِ نَصْرُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَزَّازِ إِذْنًا بِرَوَايَتِهِمْ جَمِيعًا (عَنْ) أَبِي سَعْدٍ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصَّرِفِيِّ إِذْنًا قَالَ (أَخْبَرَنَا)

الْقَاضِي أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ الْمُحْسِنِ التَّوَحُّجِيُّ قَالَ (أَخْبَرَنَا) أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمَ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبْرِيُّ (قَالَ أَخْبَرَنَا) مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّازِي (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو عَامِرٍ عُمَرُ بْنُ تَمِيمٍ بْنُ سَيَّارٍ (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو سُلَيْمَانَ مُوسَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجَوَزِيُّ جَانِي (قَالَ أَخْبَرَنَا) مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَرَضِيَ عَنْهُ*

(وَزَادَ عَلَيْهِمُ) الشَّيْخُ الْأَوَّلُ مُحْيِي الدِّينِ ابْنُ الْجَوَزِيِّ فَرَوَاهُ (عَنْ) وَالِدِهِ الْإِمَامِ الْحَافِظِ أَبِي الْفَرَجِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْجَوَزِيِّ إِذْنًا (عَنْ) أَبِي الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْبُطِّي (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) الْقَاضِي أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الصِّمَرِيُّ (عَنْ) أَبِي إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَحْمَدَ الطَّبْرِيِّ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ كِ الرَّازِيِّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ بْنِ تَمِيمٍ بْنِ سَيَّارٍ (عَنْ) أَبِي سُلَيْمَانَ الْجَوَزِيِّ جَانِي (عَنْ) مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ*

(وَأَبْنَانَا) بِهِ عَلِيًّا الْمَشَائِخُ الْأَرْبَعَةُ ضِيَاءُ الدِّينِ صَفَرُ (و) شَرْفُ الدِّينِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كِلَاهُمَا بِحَلَبٍ (و) رَشِيدُ الدِّينِ أَحْمَدُ ابْنُ الْمُفَرَّجِ بْنِ مَسْلَمَةَ بَدَمَشْقِي (و) أَبُو مُحَمَّدٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَالِمٍ بَغْدَادِي (قَالُوا أَخْبَرَنَا) أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْبُطِّي بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورِ إِلَى صَاحِبِ الْكِتَابِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ*

چودہویں مسند

اس کو حضرت ”امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے جمع کیا ہے، اور انہوں نے یہ مرویات حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے

لی ہیں۔

ہمیں خبر دی ہے چار مشائخ نے (ان چار کے اسمائے گرامی یہ ہیں) حضرت ”صدر الکبیر علامہ استاذ دار الخلافہ والامامہ محی الدین ابو محمد یوسف بن عبدالرحمن بن علی بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ“ نے (مدینۃ السلام میں، دار الخلافہ میں، میں نے یہ احادیث پڑھ کر ان کو سنائیں)، اور حضرت ”ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”ابو عبداللہ محمد بن علی بن بقا رحمۃ اللہ علیہ“، اور حضرت ”ابو مظفر یوسف بن علی بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ (انہوں نے روایت حدیث کی اجازت دی ہے) ان سب نے چار مشائخ سے روایت کی ہے (ان چار کے اسمائے گرامی یہ ہیں) حضرت ”ابوالفرج عبدالمعتمد بن عبد الوہاب بن کلیب، ابوالقاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین، ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش، ابوالسعادات نصر اللہ بن عبدالرحمن قزاز رحمۃ اللہ علیہ“ (چاروں مشائخ نے روایت حدیث کی اجازت دی ہے) سب نے حضرت ”ابوسعدا احمد بن عبد الجبار صیرفی رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کی ہے، انہوں نے روایت حدیث کی اجازت دی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوالقاسم علی بن محسن تنوخی رحمۃ اللہ علیہ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابواسحاق ابراہیم بن احمد طبری رحمۃ اللہ علیہ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”محمد بن احمد رازی رحمۃ اللہ علیہ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوعامر بن تمیم بن سیار رحمۃ اللہ علیہ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوسلیمان موسیٰ بن سلیمان جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے (یہ مسند ان کی ہے)

اس مسند کے روات پر کچھ مزید اضافہ کیا ہے، پہلے بزرگ حضرت ”محی الدین ابن جوز جانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے، انہوں نے اس کو اپنے والد حضرت ”امام حافظ ابو الفرج عبد الرحمن علی بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے (ان کے والد نے ان کو روایت حدیث کی اجازت عطا فرمائی ہے) انہوں نے اس کو حضرت ”محمد بن عبد الباقی معروف بابن بطی رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اس کو حضرت ”ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اس کو حضرت ”قاضی ابو عبد اللہ حسین بن علی صمیری رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اس کو حضرت ”ابو اسحاق ابراہیم بن احمد طبری رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر محمد بن احمد بن عیسیٰ بن عبدک رازی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عامر بن تمیم بن سیار رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سلیمان جوز جانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمود بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے (یہ مسند ان کی ہے) اسی مسند کی ایک دوسری سند عالی بھی ہے، وہ اس طرح کہ ہمیں مشائخ اربعہ (یعنی چار مشائخ) نے خبر دی ہے (چار مشائخ کے اسمائے گرامی یہ ہیں) حضرت ”ضیاء الدین صفر رحمۃ اللہ علیہ“، حضرت ”شرف الدین عبد الرحمن بن عبد الرحیم بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ“ (ان دونوں نے حلب میں حدیث بیان کی) اور حضرت ”رشید الدین احمد بن مفرج بن مسلمہ رحمۃ اللہ علیہ“ (انہوں نے دمشق میں حدیث بیان کی) اور حضرت ”ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم رحمۃ اللہ علیہ“ (انہوں نے بغداد میں حدیث بیان کی) سب کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوالفتح محمد بن عبد الباقی معروف بابن بطی رحمۃ اللہ علیہ“ نے، انہوں مذکورہ اسناد صاحب کتاب حضرت ”امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ“ تک پہنچا کر احادیث بیان کی ہیں۔

(وَأَمَّا الْمُسْنَدُ الْخَامِسُ عَشَرَ) الَّذِي جَمَعَهُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ ابْنُ أَبِي الْعَوَّامِ السَّعْدِيُّ كُنْيَتُهُ أَبُو الْقَاسِمِ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ فَقَدْ (أَنْبَأَنِي) بِهِ عَلِيًّا الْمَشَائِخُ الْخَمْسَةُ شَيْخُ شُيُوخِ أَرْبَابِ الطَّرِيقَةِ وَإِمَامُ أئِمَّةِ أَصْحَابِ الْحَقِيقَةِ نَجْمُ الدِّينِ أَبُو الْجَنَابِ أَحْمَدُ بْنُ عَمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوَّارِ زَمِيَّ الْخُيُوفِ بِجَرْجَانِيَّةٍ خَوَّارَ زَمَ عَمَرَهَا اللَّهُ تَعَالَى ثَانِيًا وَأَمَرَ عَلَيْهَا بَانِيًا (و) نَجْمُ الدِّينِ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ خَلْفِ الْبَلَخِيِّ وَرَشِيدُ الدِّينِ أَبُو الْفَضْلِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْعِرَاقِيِّ كِلَاهُمَا بِدِمَشْقٍ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى وَضِيَاءُ الدِّينِ صَفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَفَرٍ بِحَلَبٍ (و) أَبُو نَصْرِ الْأَعْرُ بْنُ أَبِي الْفَضَائِلِ فَضَائِلُ بْنُ أَبِي نَصْرِ بِبَغْدَادَ بِرِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا (عَنِ) الْإِمَامِ الْحَافِظِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ أَبِي طَاهِرٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّلْفِيِّ الْأَصْفَهَانِيِّ إِجَازَةً إِنْ لَمْ يَكُنْ سَمَاعًا (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ الرَّازِيِّ (قَالَ أَخْبَرَنَا) الْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامَةَ الْقُضَاعِيُّ (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ (قَالَ أَخْبَرَنَا) أَبِي أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ رَحِمَهُ اللَّهُ*

پندرہویں مسند

اس کو حضرت ”امام حافظ ابن ابوالعوام سعدی رحمۃ اللہ علیہ“ نے جمع کیا ہے، ان کی کنیت ”ابوالقاسم“ ہے، ان کا نام ”عبد اللہ بن محمد

بن ابی العوام“ ہے۔

مجھے خبر دی ہے سند عالی کے ہمراہ پانچ مشائخ نے (ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں) شیخ شیوخ ارباب الطریقہ، امام ائمہ اصحاب الحقیقہ حضرت ”نجم الدین ابوالجناح احمد بن عمر بن محمد بن عبد اللہ خوارزمی خیونیؒ“ نے (انہوں نے خوارزم کے علاقے جرجان میں روایت بیان کی) اللہ تعالیٰ اس شہر کو دوبارہ آباد فرمائے اور کسی خیر خواہ کو اس کا حکمران بنائے۔ اور نجم الدین حضرت ”ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابوبکر احمد بن خلف بلخیؒ“ اور حضرت ”رشید الدین ابوالفضل اسماعیل بن احمد بن حسن عراقیؒ“ (ان دونوں بزرگوں نے دمشق میں روایت بیان کی، اللہ تعالیٰ اس شہر کی حفاظت فرمائے) اور حضرت ”ضیاء الدین صفر بن یحییٰ بن صفرؒ“ (انہوں نے حلب میں حدیث بیان کی) اور حضرت ”ابونصر اغرب بن ابی الفضائلؒ“، حضرت ”فضائل بن ابی نصرؒ“ (انہوں نے بغداد میں یہ حدیث بیان کی) سب نے امام حافظ شیخ الاسلام حضرت ”ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد بن محمد سلفی اصفہانیؒ“ سے (اگر ان لوگوں کا ان سے سماع ثابت نہ بھی ہو تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے کیونکہ ان کا ان سے اجازت لینا ثابت ہے) وہ فرماتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”احمد بن ابی عباس رازیؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”قاضی ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ قضائیؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابوعباس احمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی عوامؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: مجھے خبر دی ہے میرے والد حضرت ”ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن ابی عوامؒ“ نے۔ (یہ مسند ان کی ہے)

الْبَابُ الثَّالِثُ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالْإِيمَانِ مِمَّا لَا يُذَكَّرُ فِي الْفَقْهِ عَالِيًا وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى أَرْبَعَةِ فُصُولٍ

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ التَّحْرِيطُ عَلَى الْحَسَنَاتِ وَالتَّحْذِيرُ عَنِ السَّيِّئَاتِ

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْإِيمَانِ وَالتَّصَدِيقِ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدْرِ وَالشَّفَاعَةِ وَغَيْرِهَا

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالتَّأْسِي وَالتَّخَلُّقِ بِأَخْلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وَأَصْحَابِهِ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْفَضَائِلِ

تیسرا باب

اس باب میں وہ احادیث مروی ہیں جن کا تعلق ایمانیات سے ہے اور فقہ کی کتابوں میں عموماً ان کو ذکر نہیں کیا جاتا۔ یہ باب چار فصلوں پر مشتمل ہے

پہلی فصل: نیکیوں پر برا بیچتے کرنے اور گناہوں سے بچاؤ کے بارے میں

دوسری فصل: قضاء، تقدیر، شفاعت اور اس طرح کے دیگر امور کے بارے میں

تیسری فصل: دنیا سے بے رغبتی اور لا تعلقی اختیار کرنے اور رسول اکرمؐ اور آپ کے صحابہ کرام کے اخلاق حسنہ اپنانے کے

بارے میں۔

چوتھی فصل: فضائل کے بارے میں۔

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ التَّحْرِیْضُ عَلَى الْحَسَنَاتِ وَالتَّحْذِيرُ عَنِ السَّيِّئَاتِ
پہلی فصل: نیکیوں میں دلچسپی پیدا کرنے اور گناہوں سے نفرت دلانے کے بیان میں۔

❖ کسی چیز کی محبت انسان کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے ❖

63 (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِي وَيُصِمُّ
۱۱ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبداللہ بن ابی انیسؒ“ (صحابی رسول) سے روایت کرتے ہیں
رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی چیز کی محبت تمہیں (اپنے محبوب کی برائی دیکھنے سے) اندھا اور (اس کی برائی سننے سے) بہرا کر دیتی ہے۔

* أخرجه أبو عبد الله الحسن بن محمد بن خسرو البخاري في مسنده (عن) الشيخ الفقيه أبي الفضل أحمد ابن الحسن بن حيرون (عن) القاضي عبد الملك بن عبد الرحمن بن محمد أبي بكر السرخسي (عن) أبيه القاضي الإمام أبي بكر عبد الرحمن بن أبي بكر بن محمد السرخسي (عن) أبي حمزة محمد بن عبد الله بن بنت الوزير أبي العباس الأسفرائني (عن) أبي علي الحسن بن علي (عن) علي بن بابويه الأسفرائي (عن) جعفر بن محمد بن علي بن الحسن (عن) يونس بن حبيب (عن) أبي داود الطيالسي (عن) أبي حنيفة رحمه الله أنه قال ولدت سنة ثمانين وقدم عبد الله بن أنيس الكوفة سنة أربع وتسعين وسبعت منه وأنا ابن أربع عشرة سنة سمعته يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حبك للشيء يعمي ويصم *

(ورواه) أيضاً (عن) السعمر بن محمد بن الحسن بن محمد بن جامع (عن) القاضي الإمام المنزني أبي جعفر محمد بن أحمد بن حامد (عن) أبي سعد إسماعيل بن علي السمان الرازي (عن) أبي علي الحسن بن علي (عن) علي بن بابويه (عن) جعفر ابن محمد بن علي بن الحسن (عن) يونس بن حبيب (عن) أبي داود الطيالسي (عن) أبي حنيفة رحمه الله تعالى *

(ورواه) عن أبي العلاء صاعد بن يسار بن محمد الدمان الهروي (عن) القاضي أبي محمد عبد الله بن أبي حفص عمر بن محمد الأنصاري (عن) القاضي أبي العلاء محمد بن أبي الفضل الحمداي (عن) أبي بكر محمد بن أحمد بن محمد الطالقاني (عن) أبي سعيد السمان الرازي (عن) الحسن بن علي بن محمد بن إسحاق (عن) أبي الحسن علي بن بابويه (عن) جعفر بن محمد بن علي بن الحسن (عن) يونس بن حبيب (عن) أبي داود الطيالسي (عن) أبي حنيفة رحمه الله تعالى *

(وأخرجه) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي في مسنده (عن) أبي السعادات أحمد ابن أحمد بن عبد الواحد المتوكلي (عن) أبي الحسين أحمد بن محمد بن أحمد السمانی (عن) أبي الحسن علي بن أحمد بن عيسى

النہفقنی عن الحسن بن علی بن إسحاق التمار (عن) أبی الحسن علی بن بابویہ الأسواری (عن) جعفر بن محمد بن علی بن الحسن (عن) یونس بن حبیب (عن) أبی داود الطیالسی (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ الحسین بن محمد بن خسر و بخیؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد میں رواۃ کی ترتیب یوں ہے) ”الشیخ الفقیہ ابو الفضل حضرت ”احمد بن الحسن بن خیرونؒ“، حضرت ”قاضی عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد ابوبکر ارحسیؒ“، ان کے والد حضرت ”قاضی امام ابوبکر عبد الرحمن بن ابوبکر بن محمد ہر حسیؒ“، حضرت ”ابو احمد محمد بن عبد اللہ بن بنت وزیر ابو عباس اسفرائینیؒ“، حضرت ”ابو علی حسن بن علیؒ“، حضرت ”علی بن بابویہ اسواریؒ“، حضرت ”جعفر بن محمد بن علی بن الحسن بن علیؒ“، حضرت ”یونس بن حبیبؒ“، حضرت ”ابوداؤد طیالسیؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ (امام اعظم فرماتے ہیں) میں سن ۸۰ ہجری میں پیدا ہوا، حضرت ”عبد اللہ بن انیسؒ“، ۹۴ ہجری کو کوفہ میں آئے، اس وقت میری عمر ۱۴ برس تھی، میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے

”رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی چیز کی محبت تجھے اندھا اور بہرا کر دیتی ہے“

○ اسی حدیث کو حضرت ”معمر بن محمد بن الحسن بن محمد بن جامعؒ“ نے روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) ”حضرت ”قاضی امام مومن ابو جعفر محمد بن احمد بن حامدؒ“، حضرت ”ابوسعید اسماعیل بن علی سامان رازیؒ“، حضرت ”ابو علی الحسن بن علیؒ“، حضرت ”علی بن بابویہؒ“، حضرت ”جعفر ابن محمد بن علی بن حسنؒ“، حضرت ”یونس بن حبیبؒ“، حضرت ”ابوداؤد طیالسیؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“

○ اسی حدیث کو انہوں نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی ذکر کیا ہے (وہ اسناد درج ذیل ہے) ”حضرت ”ابوالعلاء صاعد بن یسار بن محمد دہان ہرویؒ“، حضرت ”قاضی ابو محمد عبد اللہ بن ابی حفص عمر بن محمد انصاریؒ“، حضرت ”قاضی ابو العلاء محمد بن ابی الفضل حمدانیؒ“، حضرت ”ابوبکر محمد بن احمد بن محمد طالقانیؒ“، حضرت ”ابوسعید سامان رازیؒ“، حضرت ”حسن بن علی بن محمد بن اسحاقؒ“، حضرت ”ابو الحسن علی بن بابویہؒ“، حضرت ”جعفر بن محمد بن علی بن حسنؒ“، حضرت ”یونس بن حبیبؒ“، حضرت ”ابوداؤد طیالسیؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“

○ اسی حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقیؒ“ نے اپنی مسند میں لکھا ہے (اسناد یوں ہے) ”حضرت ”ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد متوکلؒ“، حضرت ”ابو حسین احمد بن محمد بن احمد سمنانیؒ“، حضرت ”ابو حسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنیؒ“، حضرت ”حسن بن علی بن اسحاق تمارؒ“، حضرت ”ابو حسن علی بن بابویہ اسواریؒ“، حضرت ”جعفر بن محمد بن علی بن حسنؒ“، حضرت ”یونس بن حبیبؒ“، حضرت ”ابوداؤد طیالسیؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“

✽ ٹڈی دل کو حضور ﷺ نے خود تناول نہیں فرمایا اور اس کو حرام بھی قرار نہیں دیا ✽

64/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عن) عَائِشَةَ بِنْتِ عَبْرَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ حُنْدِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“، سیدہ ”عائشہ بن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا شکر ”نڈی“ (نڈی دل ایک چھوٹا سا پرندہ ہے جو لاکھوں کی تعداد میں آتے ہیں، جدھر سے گزر جاتے ہیں فصل در فصل تباہ کرتے جاتے ہیں) ہے۔ میں اس کو کھاتا نہیں ہوں، لیکن اس کو حرام بھی قرار نہیں دیتا ہوں۔

* (آخر جہ) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي العلاء صاعد بن سيار بن محمد الدهان الهروي (عن) القاضي أبي العلاء محمد ابن أبي الفضل الهمداني (عن) أبي بكر محمد بن أحمد بن محمد الطالقاني (عن) أبي سعيد إسماعيل بن الحسن السمان (عن) أبي علي الحسن بن علي الدمشقي (عن) أبي محمد عبد الله بن كثير الرازي (عن) عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي (عن) عباس ابن محمد الدوري (عن) يحيى بن معين أن أبا حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ عَائِشَةَ بِنْتَ عَجْرَدٍ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَكْثَرَ جَنْدِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ لَا أَكَلَهُ وَلَا أَحْرَمَهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أبي نصر معمر بن محمد بن حسين (عن) القاضي أبي جعفر بن محمد بن أحمد بن حامد (عن) أبي سعيد الرازي (عن) علي بن الحسين الدمشقي (عن) أبي محمد عبد الله بن كثير الرازي (عن) عباس بن محمد الدوري (عن) يحيى ابن معين أن أبا حنيفة سمع عائشة الحديث *

(وآخر جہ) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي في مسنده (عن) أبي السعادات أحمد بن عبد الواحد المتوكلي (عن) أبي الحسين أحمد بن أحمد بن محمد بن أحمد السمناني (عن) أبي الحسن علي بن أحمد بن عيسى (عن) أبي علي الحسن بن علي الدمشقي (عن) أبي محمد عبد الله بن كثير الرازي (عن) عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي عن عباس الدوري (عن) يحيى بن معين رحمه الله أن أبا حنيفة صاحب الرأي سمع عائشة بنت عجرد الحديث *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی مسند میں (درج ذیل اسناد کے ہمراہ) ذکر کیا ہے: حضرت ”ابو العلاء صاعد بن سيار بن محمد بن ہارون ہرویؒ“، حضرت ”قاضی ابو العلاء محمد بن ابی الفضل ہمدانیؒ“، حضرت ”ابو بکر محمد بن احمد بن محمد طالقانیؒ“، حضرت ”ابو سعید اسماعیل بن حسن سمانؒ“، حضرت ”ابو علی حسن بن علی دمشقیؒ“، حضرت ”ابو محمد عبد اللہ بن کثیر الرازیؒ“، حضرت ”عبد الرحمن بن ابی حاتم رازیؒ“، حضرت ”عباس بن محمد دوریؒ“، حضرت ”یحییٰ بن معینؒ“، حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“، سیدہ عائشہ بنت عمرؓ بیان کرتی ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ”زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا شکر ”نڈی“ ہے، میں اس کو کھاتا نہیں ہوں اور اس کو حرام بھی قرار نہیں دیتا ہوں“

○ اسی حدیث کا ایک سلسلہ اسنادیوں بھی ہے ”حضرت ”ابو نصر معمر بن محمد بن حسینؒ“، حضرت ”قاضی ابو جعفر بن محمد بن احمد بن حامدؒ“، حضرت ”ابو سعید رازیؒ“، حضرت ”علی بن حسین دمشقیؒ“، حضرت ”ابو محمد عبد اللہ بن کثیر رازیؒ“، حضرت ”عباس بن محمد دوریؒ“، حضرت ”یحییٰ بن معینؒ“، حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“، سیدہ عائشہ بنت عمرؓ

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقيؒ“ نے اپنی مسند میں لکھا ہے (اور اس کی اسناد میں راویوں کی ترتیب یوں ہے)

حضرت ”ابو السعادات احمد بن عبد الواحد متوکلؒ“، حضرت ”ابو حسین احمد بن احمد بن محمد بن احمد سمنانیؒ“، حضرت ”ابو حسن علی بن احمد بن عیسیٰؒ“، حضرت ”ابو علی حسن بن علی دمشقیؒ“، حضرت ”ابو محمد عبد اللہ بن کثیر رازیؒ“، حضرت ”عبد الرحمن بن ابی حاتمؒ“، حضرت ”عباس دوریؒ“، حضرت ”یحییٰ بن معینؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“، صاحب الرائے، سیدہ عائشہ بنت عبد اللہؓ

✽ امام اعظم ابو حنیفہؒ نے ۱۶ برس کی عمر میں حج کیا ✽

✽ دین اسلام میں مشغول لوگوں کے رزق کا انتظام خود اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ سے فرما دیتا ہے ✽

✽ امام اعظم ابو حنیفہؒ نے حضرت عبد اللہ بن جزءؒ زبیدیؒ سجدیث کا سماع کیا ہے ✽

65/ (أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ وَلَدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ سِتٍّ وَتَسْعِينَ وَأَنَا ابْنُ سِتِّ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ رَأَيْتُ حَلَقَةً عَظِيمَةً فَقُلْتُ لِأَبِي حَلَقَةٌ مِنْ هَذِهِ قَالَ حَلَقَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَزَاءِ الزُّبَيْدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ (خود) فرماتے ہیں: میں ۸۰ ہجری میں پیدا ہوا ہوں، میں اپنے والد کے ہمراہ ۹۶ ہجری کو سفر حج پر گیا، اس وقت میری عمر ۱۶ برس تھی، جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک بہت بڑا حلقہ لگا دیکھا، میں نے اپنے والد سے پوچھا: یہ حلقہ کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا ”یہ حلقہ رسول اکرم ﷺ کے صحابی حضرت ”عبد اللہ بن جزءؒ زبیدیؒ“ کا ہے۔ میں بھی آگے بڑھ کر اس حلقے میں شامل ہو گیا، وہ اس وقت کہہ رہے تھے: میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے

”جو اللہ کے دین کی سمجھ حاصل کرتا ہے (اور شب و روز اُسی میں لگا رہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کے رزق اور اس کی ضروریات کا انتظام ایسے مقام سے کر دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا“

* (آخر جہ) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي في مسنده (عن) الشيخ الفقيه أبي الفضل أحمد بن الحسن بن محمد بن خيرون (عن) أبي سعيد عبد الملك بن عبد الرحمن بن محمد السرخسي (عن) أبيه القاضي أبي بكر عبد الرحمن بن محمد السرخسي (عن) أبي أحمد محمد بن عبد الله ابن بنت الوزير أبي العباس الإسفراني (عن) أبي علي الحسين بن علي الدمشقي (عن) أبي زفر عبد العزيز بن الحسن الطبري (عن) أبي بكر مكرم بن أحمد بن مكرم البغدادی (عن) محمد بن أحمد بن سماعة (عن) بشر بن الوليد القاضي (عن) أبي يوسف القاضي (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) أيضاً عن المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) القاضي أبي عبد الله الصيمري (عن) أبي بكر هلال بن هلال ابن أخي هلال الرازي (عن) أبيه (عن) محمد بن حمدان الطنافسي (عن) أحمد بن الصلت (عن) محمد بن شعاع (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواہ) عن الشيوخ الثلاثة أبی محمد عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ (و) أبی منصور محمد بن عبد الملك بن الحسن (و) أبی منصور عبد الرحمن بن زریق کلہم (عن) أبی بکر أحمد بن علی بن ثابت الخطیب (عن) القاضی أبی العلاء الواسطی (عن) أبی القاسم علی بن الحسن العدنی (عن) أبی العباس محمد بن عمر بن الحسن ابن الخطاب (عن) جعفر بن علی الحافظ (عن) أحمد بن محمد الحماني (عن) محمد بن سماعة القاضی (عن) بشر بن الولید القاضی (عن) أبی یوسف القاضی (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ*

(وأخرجه) القاضی أبو بکر محمد بن عبد الباقي الأنصاري في مسنده (عن) أبی السعادات أحمد بن عبد الواحد المتوكلي (عن) أبی الحسن أحمد بن محمد بن أحمد السمناني (عن) أبی الحسن علی بن أحمد بن عيسى النهفقي (عن) أبی علی الحسن بن علی الدمشقي (عن) أبی زفر عبد العزيز بن الحسن الطبري (عن) أبی بکر مكرم بن أحمد بن مكرم (عن) محمد بن أحمد بن سماعة (عن) بشر بن الولید القاضی (عن) أبی یوسف (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ*

(ورواہ) (عن) أبی بکر أحمد بن علی بن ثابت الخطیب (عن) القاضی أبی العلاء الواسطی (عن) أبی القاسم علی بن الحسن العدنی (عن) أبی العباس محمد بن عمر بن الحسن (عن) جعفر بن علی الحافظ (عن) أحمد بن محمد الحماني (عن) محمد بن سماعة القاضی (عن) بشر بن الولید عن أبی یوسف القاضی (عن) أبی حنیفة رحمہ اللہ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ الحسین بن محمد بن خسر وُلّٰی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“ نے اپنی مسند میں درج ذیل اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے ”شَخَّ الْفَقِيْهِ أَبُو الْفَضْلِ حضرت ”أحمد بن حسن بن محمد ابن خيرون رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أبو سعيد عبد الملك بن عبد الرحمن بن محمد سرخسي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، ان کے والد حضرت ”قاضي أبو بكر عبد الرحمن بن محمد سرخسي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أبو أحمد محمد بن عبد الله ابن بنت وزير أبو العباس اسفرائني رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أبو علي حسين بن علي دمشقي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أبو زفر عبد العزيز بن حسن طبري رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أبو بكر مكرم بن أحمد بن مكرم بغدادي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”محمد بن أحمد بن سماعة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”بشر بن وليد قاضي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أبو يوسف قاضي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”إمام أعظم أبو حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وُلّٰی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“ نے (درج ذیل اسناد کے ہمراہ بھی نقل کیا ہے) ”حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صيرفي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”قاضي أبو عبد الله صيري رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أبو بكر هلال بن هلال ابن أخی هلال رازي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، ان کے والد حضرت ”محمد بن حمدان طائفي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أحمد بن صلت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”محمد بن شجاع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أبو يوسف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”إمام أعظم أبو حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“

○ حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وُلّٰی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“ نے ۲۱ حدیث کو درج ذیل تین شیوخ کی اسانید کے ہمراہ بھی نقل کیا ہے ”حضرت ”أبو محمد عبد الله بن علي بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أبو منصور محمد بن عبد الملك بن حسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أبو منصور عبد الرحمن بن زریق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“ ان سب محدثین کی اسناد درج ذیل ہے ”حضرت ”أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت خطيب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”قاضي أبو العلاء واسطي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أبو القاسم علي بن حسين عدني رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أبو عباس محمد بن عمر بن حسين ابن خطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”جعفر بن علي حافظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أحمد بن محمد حماني رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”محمد بن سماعة قاضي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”بشر بن وليد قاضي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”أبو يوسف قاضي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“، حضرت ”إمام أعظم أبو حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ“

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (درج ذیل اسناد کے ہمراہ) درج کیا ہے ”
حضرت ”ابو السعادات احمد بن عبد الواحد متوکل رحمہ اللہ“، حضرت ”ابو حسین احمد بن محمد بن احمد سمنانی رحمہ اللہ“، حضرت ”ابو حسن علی بن احمد بن عیسیٰ
نہفقنی رحمہ اللہ“، حضرت ”ابو علی حسن بن علی دمشقی رحمہ اللہ“، حضرت ”ابو زفر عبد العزیز بن حسن طبری رحمہ اللہ“، حضرت ”ابو بکر مکرم بن احمد بن
مکرم رحمہ اللہ“، حضرت ”محمد بن احمد بن سماء رحمہ اللہ“، حضرت ”بشر بن ولید قاضی رحمہ اللہ“، حضرت ”ابو یوسف رحمہ اللہ“، حضرت ”امام اعظم
ابو حنیفہ رحمہ اللہ“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب رحمہ اللہ“ نے بھی ذکر کیا ہے (اس کی اسناد درج ذیل ہے) ”حضرت ”قاضی ابو
العلاء واسطی رحمہ اللہ“، حضرت ”ابو القاسم علی بن حسین عدنی رحمہ اللہ“، حضرت ”ابو العباس محمد بن عمر بن حسین رحمہ اللہ“، حضرت ”جعفر بن علی
حافظ رحمہ اللہ“، حضرت ”احمد بن محمد حمائی رحمہ اللہ“، حضرت ”محمد بن سماء قاضی رحمہ اللہ“، حضرت ”بشر بن ولید رحمہ اللہ“، حضرت ”ابو یوسف
قاضی رحمہ اللہ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“

✽ تعمیر مسجد میں جس قدر حصہ شامل کیا جائے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنا دیتا ہے ✽

66/ أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصٍ قَطَاةٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ
✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“، حضرت ”ابو معاویہ عبد اللہ بن ابی اوفی رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے
ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے

”جس نے اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائی (اگرچہ اس کی تعمیر میں بہت تھوڑا حصہ شامل کیا) جتنا سنگوہار جانور کے انڈے دینے
کا سوراخ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔“

* (آخر جہ) الحافظ أبو عبد الله الحسين ابن محمد بن خسرو البلخي في مسنده (عن) الشيخ العدل أبي الفضل
أحمد ابن الحسن بن محمد بن خيرون (عن) أبي سعيد عبد الملك بن عبد الرحمن بن محمد السرخسي (عن)
أبيه القاضي أبي بكر عبد الرحمن بن محمد السرخسي (عن) أبي أحمد محمد بن عبد الله ابن بنت الوزير بن أبي
العباس الإسفرايني (عن) أبي علي الحسين بن علي بن غياث القاضي (عن) محمد بن موسى (عن) الجلودي
محمد بن عياش (عن) التستام يحيى بن القاسم (عن) أبي حنيفة *

(ورواه) (عن) أبي نصر المعمر بن محمد بن الحسن بن محمد بن جامع (عن) أبي جعفر محمد بن أحمد بن طاهر
(عن) أبي سعيد بن علي الرازي السمان (عن) الحسن بن علي الدمشقي (عن) الحسن بن غياث القاضي (عن)
محمد بن موسى (عن) الجلودي محمد بن عياش (عن) التستام يحيى بن القاسم (عن) أبي حنيفة رحمه الله *

(٦٦) أخرجه الحافظ صدر الدين المصكفي في ”مسند الامام“ (٩٣) وقال الحافظ بدر الدين العيني في ”عمدة
القارئ“ ٤/٨٠:٣ - الطبع الجديد - وصحبت عبد الله ابن أبي اوفى أخرجه الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمشقي في جزء
جمعه في فضل المسجد -

(ورواہ) (عن) أبی العلاء صاعد بن یسار بن محمد الدهان الهروی (عن) القاضی أبی محمد عبد اللہ بن أبی حفص عمر بن محمد الأنصاری (عن) القاضی الإمام أبی العلاء محمد بن أبی الفضل الحمدانی (عن) القاضی الفقیہ أبی القاسم عبد الجبار بن زید بن أحمد کلاهما (عن) أبی بکر محمد بن أحمد ابن محمد (عن) أبی سعید إسماعیل بن الحسن السمان (عن) أبی علی الحسن بن علی بن محمد بن إسحاق الدمشقی (عن) أبی الحسن علی بن غیاث القاضی (عن) محمد بن موسی (عن) الجلودی محمد بن عیاش (عن) التمام یحیی بن القاسم (عن) أبی حنیفہ رحمہ اللہ*

(وأخرجہ) القاضی أبو بکر محمد بن عبد الباقي الأنصاری فی مسنده (عن) أبی السعادات أحمد بن أحمد بن عبد الواحد الستوکلّی (عن) أبی الحسن أحمد بن محمد بن أحمد السمنانی (عن) أبی الحسن علی بن أحمد بن عیسیٰ النهفقنی (عن) أبی علی الدمشقی (عن) أبی الحسن علی بن غیاث القاضی (عن) محمد بن موسی (عن) الجلودی محمد بن عیاش (عن) التمام یحیی بن القاسم (عن) أبی حنیفہ رَضِیَ اللہ عَنْہُ*

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بکلی" نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اور اس کی اسناد میں راویوں کی ترتیب یوں ہے) "حضرت" شیخ العدل ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون "بسیہ"، حضرت "ابو سعید عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد سرخسی" "بسیہ"، ان کے والد حضرت "قاضی ابو بکر عبد الرحمن بن محمد سرخسی" "بسیہ"، حضرت "ابو احمد محمد بن عبد اللہ ابن بنت وزیر بن ابی العباس اسفرائینی" "بسیہ"، حضرت "ابو علی حسین بن علی بن غیاث قاضی" "بسیہ"، حضرت "محمد بن موسی جلودی" "بسیہ"، حضرت "محمد بن عیاش" "بسیہ"، حضرت "تمام مکی بن القاسم" "بسیہ"، حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ"

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بکلی" نے ایک اور اسناد کے ساتھ بھی روایت کیا ہے (اس کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) "حضرت" ابو نصر معمر بن محمد بن حسن بن محمد بن باع "بسیہ"، حضرت "ابو جعفر محمد بن احمد بن طاہر" "بسیہ"، حضرت "ابو سعید بن علی رازی" "بسیہ"، حضرت "حسن بن علی دمشقی" "بسیہ"، حضرت "حسن بن غیاث قاضی" "بسیہ"، حضرت "محمد بن موسی" "بسیہ"، حضرت "جلودی محمد بن عیاش" "بسیہ"، حضرت "تمام مکی بن قاسم" "بسیہ"، حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ"

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بکلی" نے ایک اور اسناد کے ساتھ بھی روایت کیا ہے (اس کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) "حضرت" ابو العلاء صاعد بن یسار بن محمد دہان ہروی "بسیہ"، حضرت "قاضی ابو محمد عبد اللہ بن ابی حفص عمر بن محمد انصاری" "بسیہ"، حضرت "قاضی امام ابو العلاء محمد بن ابی الفضل حمدانی" "بسیہ"، اور حضرت "قاضی فقیہ ابو القاسم عبد الجبار بن زید بن احمد" "بسیہ"، دونوں نے اس حدیث کو، حضرت "ابو بکر محمد بن احمد بن محمد" "بسیہ" سے روایت کیا ہے اور آگے راویوں کی ترتیب یوں ہے "حضرت" ابو سعید اسماعیل بن حسن السمان "بسیہ"، حضرت "ابو علی حسین بن علی بن محمد بن إسحاق دمشقی" "بسیہ"، حضرت "ابو حسن علی بن غیاث قاضی" "بسیہ"، حضرت "محمد بن موسی" "بسیہ"، حضرت "جلودی محمد بن عیاش" "بسیہ"، حضرت "تمام مکی بن قاسم" "بسیہ"، حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ"

○ اس حدیث کو حضرت "قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقي الأنصاری" نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اور اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) "حضرت" ابو السعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد متوکل "بسیہ"، حضرت "ابو حسین احمد بن محمد بن احمد سمنانی" "بسیہ"، حضرت "ابو الحسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنی" "بسیہ"، حضرت "ابو علی دمشقی" "بسیہ"، حضرت "ابو الحسن علی بن غیاث قاضی" "بسیہ"، حضرت "محمد بن موسی" "بسیہ"

✽ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے ✽

67 (ابو حنیفہ) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

(ورواه) أيضاً (عن) أبي سعيدات أحمد بن أحمد بن عبد الواحد المتوكلي عن أبي الحسين أحمد بن محمد بن أحمد السمناني (عن) أبي الحسن علي بن أحمد ابن عيسى (عن) أبي أحمد محمد بن عبد الله بن خالد الذهلي (عن) أبي إسحاق إبراهيم بن أحمد بن عمروية (عن) أبي العباس أحمد بن الصلت (عن) بشر بن الوليد (عن) أبي

(٦٧) اضرجه ابو علي (٢٨٢٨) وابو نعيم في "العلية" ٢٢٢:٨ والمحيط في "تاريخ بغداد" ٢٠٧:٤ وفي "الرحلة في طلب الحديث" (١) والطبراني في "المصنف" ١٦:١ وابن ساجة (٢٤) في "المقدمة" والبهراني في "نسب الأعيان" (١٦٦٤) والبغوي في "شرح السنة" في ريل (١٣٥) -

یوسف (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حافظ حسین بن محمد بن خسرولہجیؒ“ (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت“ شیخ ابو محمد عبد اللہ بن علی بن عبد اللہؒ اور حضرت ”ابو منصور محمد بن عبد الملک بن حسنؒ“، حضرت ”احمد بن علی بن ثابتؒ“، حضرت ”ابو اسحاق ابراہیم بن محمد ارمویؒ“، حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہؒ“، حضرت ”ابو اسحاق ابراہیم بن محمد واعظ المعروف بالعبد الذلیلؒ“، حضرت ”ابو العباس احمد بن صلت بن مغلس حمانیؒ“، حضرت ”بشر بن ولید قاضیؒ“، حضرت ”ابو یوسف قاضیؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حافظ حسین بن محمد بن خسرولہجیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت“ ابو محمد عبد اللہ بن علی انصاریؒ، حضرت ”ابو بکر احمد بن علی بن ثابتؒ“، حضرت ”قاضی ابو العلاء واسطی محمد بن یعقوبؒ“، حضرت ”ابو عثمان بن ابی سعیدؒ“ (یہ حضرت ”سعید بن احمد بن محمد بن جعفر نیشاپوریؒ“ ہیں)، حضرت ”ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن عمرو بن مروزیؒ“، حضرت ”ابو العباس احمد بن صلت بن مغلس حمانیؒ“، حضرت ”بشر بن ولیدؒ“، حضرت ”ابو یوسفؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حافظ حسین بن محمد بن خسرولہجیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت“ ابو العلاء صاعد بن یسار بن محمد ہرویؒ، حضرت ”قاضی ابو محمد بن عبد اللہ بن ابی حفص عمرو بن محمدؒ“، حضرت ”قاضی ابو العلاء محمد بن ابی الفضلؒ“، حضرت ”ابو بکر محمد بن احمد بن محمد طالقانیؒ“، حضرت ”اسماعیل بن حسن رازیؒ“، حضرت ”ابو حسن احمد بن محمد بن محمود ستریؒ“، حضرت ”ابو سعید حسن بن احمد بن صلتؒ“، حضرت ”بشر بن ولیدؒ“، حضرت ”ابو یوسفؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاریؒ“ نے روایت کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت“ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیبؒ، حضرت ”اسحاق بن ابراہیم بن محمد مہدیؒ“، حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حافظؒ“، حضرت ”ابو اسحاق ابراہیم بن محمد واعظؒ“، حضرت ”ابو العباس احمد بن صلت بن مغلس حمانیؒ“، حضرت ”بشر بن ولیدؒ“، حضرت ”ابو یوسفؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ساتھ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت“ ابو السعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد متوکلؒ، حضرت ”ابو حسین احمد بن محمد بن احمد سمناویؒ“، حضرت ”ابو حسن علی بن احمد بن عیسیٰؒ“، حضرت ”ابو احمد محمد بن عبد اللہ بن خالد ذہلیؒ“، حضرت ”ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن عمرو بن عبد اللہؒ“، حضرت ”ابو العباس احمد بن صلتؒ“، حضرت ”بشر بن ولیدؒ“، حضرت ”ابو یوسفؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“

ابو حنیفہؒ

نیک کی ہدایت کرنا بھی نیکی ہے اور مظلوم کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

68/ (أَبُو حَنِيفَةَ) رَحِمَهُ اللَّهُ (عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ وَاللَّهُ يُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ*

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”انس بن مالکؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی پر راہنمائی کرنے والا، خود نیکی کرنے والے کی طرح ہے، اور اللہ تعالیٰ مظلوم کی امداد کرنا پسند کرتا ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنَ خُسْرُو بَلْخِي فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْحُسَيْنِ الْمُبَارَكِ بْنِ عَبْدِ الْجُبَارِ الصِّرَفِيِّ (عَنْ) الْقَاضِي الْإِمَامِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الصِّرَفِيِّ (عَنْ) هِلَالِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَخِي هِلَالِ الرَّازِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الطَّنَافِسِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ بْنِ الْمَغْلَسِ الْحَمَانِيِّ (عَنْ) بَشَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْقَاضِي (عَنْ) أَبِي يُوسُفَ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقَاضِي (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى* (وَرَوَى أَيْضاً أَوَّلَ الْحَدِيثِ) وَقَوْلُهُ الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ (عَنْ) أَبِي نَصْرِ الْمَعْمَرِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ جَامِعٍ (عَنْ) الْقَاضِي أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ حَامِدٍ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ الرَّازِيِّ السَّمَانِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ أَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ بْنِ الْمَغْلَسِ (عَنْ) بَشَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْقَاضِي (عَنْ) أَبِي يُوسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى* (وَرَوَى أَيْضاً) آخِرَ الْحَدِيثِ وَهُوَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهِفَانِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ*

(وَرَوَاهُ أَيْضاً) (عَنْ) أَبِي الْعَلَاءِ صَاعِدَ بْنِ يَسَارٍ (عَنْ) الْقَاضِي عَبْدِ اللَّهِ بَنَ أَبِي حَفْصٍ (عَنْ) الْقَاضِي أَبِي الْعَلَاءِ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي الْفَضْلِ الْحَمْدَانِيِّ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّالِقَانِيِّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَسَنِ الرَّازِيِّ (عَنْ) أَبِي الْحُسَيْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ مُحَمَّدٍ التَّسْتَرِيِّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ ابْنِ الْمُبَارَكِ الطُّوسِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ (عَنْ) بَشَرَ بْنِ الْوَلِيدِ (عَنْ) أَبِي يُوسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (وَرَوَى أَيْضاً) أَوَّلَ الْحَدِيثِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ حسین بن محمد بن خروثیؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد میں راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت ”ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“، حضرت ”قاضی امام ابو عبد اللہ حسن بن علی صیرفیؒ“، حضرت ”ہلال بن محمد بن محمد بن انہی ہلال رازیؒ“، ان کے والد حضرت ”محمد بن حمدان طنافسیؒ“، حضرت ”احمد بن صلت بن مغلس حمائیؒ“، حضرت ”بشر بن ولید قاضیؒ“، حضرت ”ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم قاضیؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“

○ اس حدیث کا اول حصہ اور ”الدال علی الخیر کفاعلہ“ کے الفاظ، حضرت ”ابو نصر معمر بن علی بن حسن بن جامعؒ“ نے روایت کئے ہیں (ان کی روایت کے رواۃ کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت ”قاضی ابو جعفر محمد بن احمد بن حامدؒ“، حضرت ”ابو سعید اسماعیل بن ابی علی رازی سمانیؒ“، حضرت ”احمد بن محمدؒ“، حضرت ”حسین بن احمدؒ“، حضرت ”ابو العباس احمد بن صلت بن مغلسؒ“، حضرت ”بشر بن ولید قاضیؒ“، حضرت ”ابو یوسفؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“

نیز حدیث کا آخری حصہ ”ان الله يحب إغاثة الله فان“ بھی اسی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ حسین بن محمد بن خسرو بنی ہشیم“ نے ایک اور اسناد کے ساتھ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت“ ابو العلاء صاعد بن یسار ہشیمی، ”حضرت“ قاضی عبداللہ بن ابی حفص ہشیمی، ”حضرت“ قاضی ابو العلاء محمد بن ابی الفضل حمدانی ہشیمی، ”حضرت“ ابوبکر محمد بن احمد بن محمود طالقانی ہشیمی، ”حضرت“ ابوسعید اسماعیل بن حسن رازی ہشیمی، ”حضرت“ ابوحسین احمد بن محمد بن محمود تری ہشیمی، ”حضرت“ ابوسعید حسن بن احمد ابن مبارک طوسی ہشیمی، ”حضرت“ احمد بن صلت ہشیمی، ”حضرت“ بشر بن ولید ہشیمی، ”حضرت“ ابویوسف ہشیمی، ”حضرت“ امام اعظم ابو حنیفہ ہشیمی۔

○ نیز انہوں نے اسی اسناد کے ہمراہ حدیث کا اول حصہ بھی روایت کیا ہے۔

✽ کسی کی تکلیف پر ہنسنے والے ایسا نہ ہو کہ اُسے عافیت مل جائے اور تو پھنس جائے ✽

69/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَطْهَرَنَّ شِمَاتَةً

لَا حِيكَ فَيَعَا فِيهِ اللَّهُ وَيُتْلِكَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ ہشیمی“ حضرت ”وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی آزمائش (دوسرے کے سامنے) ہرگز بیان مت کر (ایسا نہ ہو) کہ اللہ تعالیٰ اُسے عافیت عطا فرمادے اور تجھے اُس آزمائش میں مبتلا کر دے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خَسْرٍ وَبُلْخِي فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) أَبِيهِ الْقَاضِي أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّرْحَسِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ الْقَاضِي أَبِي بَكْرٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِي أَحْمَدٍ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَنْتِ الْوَزِيرِ أَبِي الْعَبَّاسِ الْإِسْفَرَايْنِيِّ (عَنْ) أَبِي عَلِيٍّ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الدِّمَشْقِيِّ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْحَنْفِيِّ (عَنْ) طَلْحَةَ بْنِ سَنَانٍ (عَنْ) هِنَادِ بْنِ السَّرِيِّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَدِيثَ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَبِي نَصْرِ الْمَعْمَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ جَامِعٍ (عَنْ) الْقَاضِي الْإِمَامِ الْمُؤْتَمِنِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَامِدٍ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْبُخَارِيِّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيٍّ الرَّازِيِّ السَّمَانِيِّ (عَنْ) عَلِيٍّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حَزَامٍ (عَنْ) الْمُظْفَرِ بْنِ سَهْلٍ (عَنْ) مُوسَى بْنِ عِيسَى بْنِ الْمُنْذَرِ عَنْ أَبِيهِ (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي السَّعَادَاتِ أَحْمَدَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمُتَوَكِّلِيِّ (عَنْ) أَبِي الْحُسَيْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ السَّمْنَانِيِّ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ عَلِيٍّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى (عَنْ) أَبِي عَلِيٍّ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الدِّمَشْقِيِّ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحُسَيْنِ (عَنْ) طَلْحَةَ بْنِ سَنَانٍ الْيَامِيِّ (عَنْ) هِنَادِ بْنِ السَّرِيِّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلیغیؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت“ ابو الفضل احمد بن حسن ابن خیرونؒ، ان کے والد حضرت ”قاضی ابو سعید عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد سرحسیؒ“، ان کے والد حضرت ”قاضی ابو بکر عبد الرحمن بن محمدؒ“، حضرت ”ابو احمد محمد بن عبد اللہ ابن بنت وزیر ابو العباس اسفرائنیؒ“، حضرت ”ابو علی حسین بن علی دمشقیؒ“، حضرت ”ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن حسن حنفیؒ“، حضرت ”طلحہ بن سنانؒ“، حضرت ”ہناد بن سریؒ“، حضرت ”ابو سعیدؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“، حضرت ”وائلہ بن اسقعؒ“ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے (اس کے بعد سابقہ حدیث بیان کی)

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلیغیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت“ ابو نصر معمر بن محمد بن حسن بن محمد بن جامعؒ، حضرت ”قاضی امام مؤتمن ابو جعفر محمد بن احمد بن حامد بن عبید اللہ بخاریؒ“، حضرت ”ابو سعید اسماعیل بن علی رازی سمانؒ“، حضرت ”علی بن احمد بن عبید اللہ بن حزامؒ“، حضرت ”مظفر بن سہلؒ“، حضرت ”موسیٰ بن عیسیٰ بن منذرؒ“، حضرت ”موسیٰ بن عیسیٰ بن منذرؒ“ کے والد، حضرت ”اسماعیل بن عیاشؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقیؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت“ ابو السعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد متوکلؒ، حضرت ”ابو حسین احمد بن محمد بن احمد سمنانیؒ“، حضرت ”ابو حسن علی بن احمد بن عیسیٰؒ“، حضرت ”ابو علی حسن بن علی دمشقیؒ“، حضرت ”ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن حسینؒ“، حضرت ”طلحہ بن سنان یامیؒ“، حضرت ”ہناد بن سریؒ“، حضرت ”ابو سعیدؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“

☆ صدقہ اور کثرت سے استغفار کے ذریعے بے اولادوں کو اولاد مل جاتی ہے ☆

70/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رُزِقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وَلَدًا لِي قَالَ فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الْإِسْتِغْفَارِ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تَرْزُقُ بِهِمَا الْوَلَدَ قَالَ جَابِرٌ فَكَانَ الرَّجُلُ يَكْثُرُ الصَّدَقَةَ فَوَلَدَ لَهُ تِسْعَةُ ذُكُورٍ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“، حضرت ”جابر بن عبد اللہ انصاریؒ“ سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں:) ایک آدمی رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میرے ہاں اولاد نہیں ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کثرت سے استغفار کیوں نہیں کرتے اور کثرت سے صدقہ کیوں نہیں کرتے؟ انہی دو چیزوں کی بدولت اللہ تعالیٰ بندے کو اولاد عطا فرماتا ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: (اس نے صدقہ دینا شروع کر دیا اور استغفار شروع کر دی) اُس آدمی کے ہاں اُس کے بعد ۹ لڑکے پیدا ہوئے۔

(أَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي السَّعَادَاتِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمُتَوَكِّلِيِّ

(عَنْ) أَبِي الْحُسَيْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَحْمَدَ السَّمْنَانِيِّ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عِيْسَى النَّهْفَقِيِّ (عَنْ)

أَبَى عَلِيٍّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الدِّمَشْقِيَّ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ غِيَاثٍ الْقَاضِي (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى (عَنْ) الْجَلُودِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عِيَاشٍ (عَنْ) التَّمْتَامِيِّ يَحْيَى بْنِ الْقَاسِمِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*
(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُسْرُو بُلْخِي فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقیؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت ”ابو السعادات احمد بن عبد الواحد متوکلؒ“، حضرت ”ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد سمنانیؒ“، حضرت ”ابو حسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنیؒ“، حضرت ”ابو علی حسن بن علی دمشقیؒ“، حضرت ”ابو حسن علی بن غیاث قاضیؒ“، حضرت ”محمد بن موسیٰؒ“، حضرت ”جلودی محمد بن عیاشؒ“، حضرت ”تمتام یحییٰ بن قاسمؒ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“
○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخیؒ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے اس کو ذکر کیا ہے۔

☆ دین کی تعلیم دینے والے کے میزان کانیکیوں والا پلڑا تعلیم کی وجہ سے بھاری کر دیا جائے گا ☆

71/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَضَعْتُ حَسَنَاتُ الرَّجُلِ فِي كَفَّةِ الْمِيزَانِ وَوُضِعَتْ سَيِّئَاتُهُ فِي الْكَفَّةِ الْأُخْرَى فَشَالَتْ سَيِّئَاتُهُ حَسَنَاتِهِ حَتَّى إِذَا آيَسَ فَظَنَّ النَّارَ جَاءَهُ شَيْءٌ مِثْلَ السَّحَابِ فَيَقْعُ فِي حَسَنَاتِهِ فِي كَفَّةِ الْمِيزَانِ فَتَشِيلُ حَسَنَاتُهُ سَيِّئَاتِهِ فَيَقَالُ أَتَدْرِي مَا هَذَا فَيَقُولُ مَا أَعْرِفُ هَذَا مِنْ عَمَلِي فَيَقَالُ هَذَا مَا عَلَّمْتَ لِلنَّاسِ مِنَ الْخَيْرِ فَعَمَلُوا بِهِ بَعْدَكَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں، (وہ فرماتے ہیں) قیامت کے دن ایک آدمی کی نیکیاں میزان کے ایک پلڑے میں رکھی جائیں گی اور دوسرے پلڑے میں اس کے گناہ رکھے جائیں گے، گناہوں والا پلڑا بھاری ہو جائے گا، وہ شخص بہت مایوس ہوگا اور اس کو اپنے دوزخ میں جانے کا غالب گمان ہو جائے گا، اس وقت بادل کی صورت میں کوئی چیز آئے گی اور آکر اس کے نیکیوں والے پلڑے میں شامل ہو جائے گی، اس کی وجہ سے نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو جائے گا، (اور اس کی نجات ہو جائے گی) اس آدمی سے پوچھا جائے گا: یہ کیا چیز تھی جو آ کر تیری نیکیوں میں شامل ہوئی؟ وہ کہے گا: یہ میرا کوئی عمل تو نہیں تھا۔ اس کو بتایا جائے گا کہ یہ تیرا وہ علم ہے جو تو نے لوگوں کو سکھایا تھا، تیرے بعد لوگ اس پر عمل کرتے رہے (اور اس کا ثواب تجھے بھی ملتا رہا)

(أَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِيِّ الْأَنْصَارِيُّ فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) وَالِدِهِ أَبِي طَاهِرٍ عَبْدِ الْبَاقِيِّ الْأَنْصَارِيِّ (عَنْ) أَبِي الْقَاسِمِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَثْمَانَ الصِّرَفِيِّ (عَنْ) عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَثْمَانَ الدَّقَاقِ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمَصْرِيِّ (عَنْ) مَالِكِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مَالِكِ بْنِ غَسَّانِ الْهَمْدَانِيِّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَهْتَدِيِّ بِاللَّهِ (عَنْ) أَبِي حَفْصِ عَمْرِو بْنِ أَحْمَدَ بْنِ شَاهِينَ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ الْمَصْرِيِّ (عَنْ) مَالِكِ بْنِ يَحْيَى (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

○ حضرت ”قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”ان کے والد حضرت ”ابوطاہر عبد الباقی انصاری رحمہ اللہ“، حضرت ”ابوالقاسم عبید اللہ بن احمد بن عثمان صیرفی رحمہ اللہ“، حضرت ”عبید اللہ بن عثمان دقاق رحمہ اللہ“، حضرت ”ابو حسین علی بن محمد بن یحییٰ مصری رحمہ اللہ“، حضرت ”مالک بن یحییٰ بن مالک بن غسان ہمدانی رحمہ اللہ“، حضرت ”علی بن عاصم رحمہ اللہ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“

○ اسی حدیث کو حضرت ”قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت ”ابو حسن محمد بن علی مبتدی باللہ رحمہ اللہ“، حضرت ”ابو حفص عمر ابن احمد بن شاہین رحمہ اللہ“، حضرت ”علی بن محمد مصری رحمہ اللہ“، حضرت ”مالک بن یحییٰ رحمہ اللہ“، حضرت ”علی ابن عاصم رحمہ اللہ“، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“

✽ کبریائی اور عظمت، فقط اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان ہے ✽

12/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ (عَنْ) أَبِي مُسْلِمٍ الْأَعْرَصِ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعُظْمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِي جَهَنَّمَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عطاء بن سائب رحمہ اللہ“ کے واسطے سے حضرت ”ابو مسلم الاغر رحمہ اللہ“ (جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے صاحب ہیں) سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”کبریائی میری چادر ہے، اور عظمت میرا زار ہے، جس نے ان میں سے ایک چیز بھی مجھ سے چھیننے کی کوشش کی، میں اس کو دوزخ میں ڈال دوں گا“

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرُو بَلْخِي فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) الشَّيْخِ أَبِي السَّعْدِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ أَحْمَدَ الْخَطِيبِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ رَشِيقٍ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَفْصٍ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) حَمَادِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ابن خسرو بلخی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت ”شیخ ابوسعود احمد بن علی بن محمد رحمہ اللہ“ نے، انہوں نے محمد بن احمد خطیب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ربیعہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشیق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن حفص رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ظلم سے بچو، کیونکہ (آج کا ایک) ظلم قیامت کے دن کئی ظلم شمار ہوگا ✽

73/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ (عَنْ) مَحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”عطاء بن سائبؒ“ کے حوالے سے حضرت ”محارب بن دثارؒ“ کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ظلم سے بچو، کیونکہ (دنیا کا) ایک ظلم قیامت کے دن کئی ظلم بن کر سامنے آئے گا۔

(أَخْرَجَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَمْرٍوس الهمداني (عَنْ) الْعَبَّاسِ بْنِ يَزِيدٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”ابراہیم ابن عمرو ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباس بن یزیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے“

✽ آزمائشیں اور تکالیف بھی انسان کے لئے بلندی درجات کا باعث ہے ✽

74/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الْأَسْوَدِ (عَنْ) عَائِشَةَ (عَنْ) رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَكْتُبُ لِلنَّاسِ الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَكُونُ لَهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَبْلُغُهَا فَلَا يَزَالُ يُبْتَلِيهِ حَتَّى يَبْلُغَهَا

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابراہیمؒ“ کے ذریعے حضرت ”اسودؒ“ سے روایت کرتے ہیں ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہؓ“ بیان کرتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک بندے کے لئے جنت میں ایک بلند مقام (اس کی قسمت میں) لکھ دیتا ہے لیکن وہ بندہ ایسے عمل نہیں کرتا جن کی بدولت وہ اس مقام تک پہنچ پائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس بندے کو مسلسل آزمائشوں میں ڈالے رکھتا ہے (بندہ ان آزمائشوں پر صبر کرتا ہے) اس طرح وہ اُس مقام کو پالیتا ہے۔

(أَخْرَجَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنَ صَالِحِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنَ يَعْقُوبَ بُلْخِي (عَنْ) أَبِي يَحْيَى الْحَمَّانِي*

(وَرَوَاهُ) عَلِيٌّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ الْفَتْحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَسْكَرِيِّ (عَنْ) حَمِيدِ بْنِ الرَّبِيعِ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ الْحَكَمِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّعَالِيُّ فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ الْحَسَنِ الهمدانيين كلاهما (عَنْ) يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ الْغَسَّانِيِّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرٍ وَبُلْخِي فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) الشَّيْخِ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ السَّرَاجِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي

(۷۳) (أَضْرَجَهُ) ابْنُ هِبَانَ (۵۱۷۶) (وَالطَّبَايَسِيُّ (۲۲۷۲) (وَأَصْبَحَ ۱۹۵۰:۲) (وَالْمَاكِمِيُّ فِي "الْمُسْتَدْرَكِ" ۱:۱۱) (وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "السنن الكبرى" ۱:۲۴۳) (وَالدَّارِمِيُّ ۲:۲۴۰-

الطیب محمد بن أحمد بن موسى الشروطی (عن) محمد بن أحمد بن یعقوب المدنی (عن) محمد بن یوب بلخی (عن) یحیی بن هاشم الغسانی عن أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وآخرجه) الحافظ ابن خسرو بلخی فی مسنده (عن) الشيخ أبي محمد بن السراج عن أحمد بن علي عن أبي الطيب محمد بن أحمد بن موسى الشروطی (عن) محمد بن أحمد بن یعقوب المدنی (عن) محمد بن یوب بلخی (عن) یحیی بن هاشم الغسانی عن أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ*.

(وآخرجه) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي عن القاضي أبي الحسين محمد ابن علي بن المهتدي بالله (عن) أبي القاسم عبد الله بن أحمد بن علي بن الحسين الصيدلاني (عن) ابن مخلد بن جعفر العطار (عن) أحمد بن الحسن الهمداني (عن) یحیی بن هاشم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد البخاریؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”احمد بن صالح ابن ابی صالحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن یعقوب بلخیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حمانيؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمد بن بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”علی بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن فتح بن عبد اللہ عسکریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حمید بن ربیعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد نعالؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”علی بن عبیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن محمد ہمدانیؒ“ اور حضرت ”قاسم بن حسن ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن ہاشم غسانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اسی حدیث کو حضرت ”حافظ ابن خسرو بلخیؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”شیخ ابو محمد بن سراجؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو الطیب محمد بن احمد بن موسیٰ شروطیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن یعقوب مدنیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یوب بلخیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن ہاشم غسانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اسی حدیث کو حضرت ”حافظ ابن خسرو بلخیؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”شیخ ابو محمد بن سراجؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو الطیب محمد بن احمد بن موسیٰ شروطیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن یعقوب مدنیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یوب بلخی غسانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن ہاشم غسانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اسی حدیث کو حضرت ”قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقيؒ“ نے بھی روایت کیا ہے (اور اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”حضرت ”قاضی ابو حسین محمد ابن علی بن مہدی باللہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو القاسم عبد اللہ بن احمد بن علی بن حسین صیدلانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابن مخلد بن جعفر عطارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حسن ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن

ہاشمؓ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

☀ قبروں پر جانے کی اجازت ہے، لیکن وہاں خلاف شرع بات کرنا منع ہے ☀

75/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ وَحَمَادٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ (عَنْ) زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُورُوا هَا وَلَا تَقُولُوا هَجْرًا

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”علقمہ بن مرثدؒ“ اور حضرت ”حمادؒ“ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں، حضرت ”عبداللہ بن بریدہؒ“ اپنے ”والدؒ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں قبروں پر جانے سے منع کیا تھا (اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں اب) تم قبروں کی زیارت کے لئے جاسکتے ہو (لیکن وہاں جا کر) خلاف شرع کوئی بات مت کرنا۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَحْمَدَ ابْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ (عَنْ) أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) اللَّيْثِ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُرَاسَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) الْقِيَّاسِ السَّنْدِيِّ الْأَنْطَاكِيِّ (عَنْ) أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) اللَّيْثِ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُرَاسَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

(وَرَوَاهُ) أَيْضًا (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ جَرِيرٍ بْنِ الْمُسَيْبِ اللَّؤْلُؤِيِّ بَلْخِيِّ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ أَكْثَمٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ (عَنْ) اللَّيْثِ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُرَاسَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن اسماعیلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو صالحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیثؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن خراسانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے“

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے اور اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قیاس سندی انطاکیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو صالحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیثؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن خراسانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے اور اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”احمد بن جریر بن مسیب لؤلؤی بلخیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن اکثمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن صالحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیثؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن خراسانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور عورتوں پر رحم کرنے کا حکم دیا ✽

76/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) شَيْخٍ لَهُ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِرْحَمُوا الضَّعِيفِينَ الضَّعِيفِينَ

وَالْمَرَاةَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ اپنے شیخ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں (کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) دو نازک صنفوں (یعنی) بچوں اور عورتوں پر ترس کھایا کرو۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے آثار میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ متکبر کا سر اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان باندھ کر اس کو آگ کے تابوت میں ڈالا جائے گا ✽

77/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ الْمُتَكَبِّرَ رَأْسُهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ فِي تَابُوتٍ مِنْ نَارٍ مُقَقَّلٌ عَلَيْهِ فَلَا يَخْرُجُ مِنَ التَّابُوتِ أَبَدًا فِي النَّارِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”ابراہیم بن محمد بن منتشر رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ان تک یہ خبر پہنچی کہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) متکبر کا سر آگ کے تابوت کے اندر اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان باندھ دیا جائے گا اور وہ اس آگ کے تابوت سے کبھی بھی باہر نہیں نکل سکے گا۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرٍ وَبُلْخِي فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخَطِيبِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ رَسِيٍّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) حَمَادِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ابن خسر و بُلْخِي رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”احمد بن علی بن محمد خطیب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشیق رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حفص رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے

✽ بندہ خود چیز کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس پر پردہ ڈال دیتا ہے ✽

78/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَسْرَوْا مَا شِئْتُمْ وَأَعْلِنُوا مَا شِئْتُمْ فَمَا مِنْ عَبْدٍ يُسْرِ شَيْئًا إِلَّا

(۷۶) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَارِ“ (۹۲۳) - الطبع الجديد - فِي الدَّارِ: بَابُ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا بَسَّهَ اللَّهُ رِءَاؤُهُ دَفَارَ حَمَوِ الضَّعِيفِينَ: الْمَرَاةَ وَالضَّعِيفَ -

(۷۷) أَخْرَجَهُ الْحَكْفِيُّ فِي ”مُسْنَدِ الْإِمَامِ“ (۴۵۵) -

اَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رِدَآءَ ؕ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ اور حضرت ”ابراہیمؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ (رسول اکرم ﷺ نے فرمایا) تم جو چاہو چھپا لو اور جو چاہو ظاہر کر دو (لیکن اتنی بات ضرور یاد رکھنا کہ) بندہ جس چیز کو (اپنے طور پر) چھپاتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ بھی چا در اوڑھا دیتا ہے۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی*
○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے آثار میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

☀ خوش اخلاقی دکھائی دینے والی چیز ہوتی تو یہ سب۔ سے خوبصورت ہوتی ☀

☀ بد اخلاقی اگر دکھائی دینے والی چیز ہوتی تو اس سے بد صورت کچھ نہ ہوتا ☀

79/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الْأَسْوَدِ (عَنْ) عَمَّارٍ شَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ الرَّفَقَ خَلْقٌ يُرَى لَمَّا رُئِيَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ أَحَدٌ سَنُ مِنْهُ وَلَوْ أَنَّ الْحَزَقَ خَلْقٌ يُرَى لَمَّا رُئِيَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ أَقْبَحُ مِنْهُ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ اور حضرت ”ابراہیمؒ“ کے حوالے سے اور سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہؓ“ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں (رسول اکرم ﷺ نے فرمایا) اگر ”نرم مزاجی“ دکھائی دینے والی چیز ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہ ہوتی، اور اگر بد اخلاقی کوئی دکھائی دینے والی چیز ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں اس سے بد صورت کوئی چیز نہ ہوتی۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) علی بن الحسن بن سعید عن عمر بن حمید عن نوح بن دراج عن اَبی حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی*

(وآخر جہ) القاضی عمر بن الحسن الأشنانی (عن) یحییٰ بن إسماعیل الجریری عن أسد بن عدس عن اَبی حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

(وآخر جہ) الحافظ ابن خسرو فی مسنده (عن) اَبی الفضل بن خیرون عن خاله اَبی علی الباقلانی عن اَبی عبد اللّٰہ بن دوست العلاف عن القاضی عمر الأشنانی بإسناده المذكور إلى اَبی حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”علی بن حسن بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن حمیدؒ“ سے

(۷۸) أخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (۹۲۲) الطبع الجدید۔ فی الادب: باب من عمل بمثلہ: لَبَسَهُ اللّٰهُ رِدَآءَ وَفَارَصُوا الضَّعِيفِینَ الْمَرَاةَ وَالصَّبِیَّ وَابْنِ عِمْرٍ فی ”المالیه“ ۲: ۲۲۱۔

(۷۹) أخرجه الحافظ صدر الدین المصطفیٰ فی ”مسند الامام“ (۴۵۷) والشرباب فی ”المسند“ ۱: ۱۸۱۔ رعبد بن حمید ۴۳۳، وذكره العجلونی فی ”کشف الخفاء“ ۱: ۱۶۱ والفرائطی فی ”مکارم الاخلاق“ ۶: ۶۰ وفیه: لو کان من الخلق رجلاً یشی فی الناس لکان رجلاً صالحاً۔

سے، انہوں نے حضرت ”نوح بن دراج رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔
 ○ اسی حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”یحییٰ بن اسماعیل جریری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔
 ○ اسی حدیث کو حضرت ”حافظ ابن خسرو رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”ابو الفضل بن خیرون رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی باقلانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشنانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ تک اسناد مکمل کر کے روایت بیان کی ہے۔

☆ حسن خلق سے زیادہ خوبصورت اور بد اخلاقی سے زیادہ بد صورت کوئی چیز نہیں ☆

80/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَيُّوبَ بْنِ عَائِدٍ (عَنْ) مُجَاهِدٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ نَظَرَ النَّاسُ إِلَى صُورَةِ الرَّفِيقِ لَمَا نَظَرُوا أَحْسَنَ مِنْهُ وَلَوْ نَظَرُوا إِلَى صُورَةِ الْحَزَقِ لَمَا نَظَرُوا أَقْبَحَ مِنْهُ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”ایوب رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”مجاہد رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) ”اگر لوگ حسن خلق کی شکل دیکھ پاتے تو ان کو اس سے زیادہ حسین کوئی چیز نہ دکھائی دیتی اور اگر لوگ بد خلقی کی شکل دیکھ پاتے تو ان کو اس سے زیادہ بد صورت کوئی چیز نظر نہ آتی۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعید (عن) يحيى بن إسماعيل (عن) الحسين بن إسماعيل (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رضي الله تعالى عنه*
 (وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) يحيى بن إسماعيل الجريري (عن) الحسين بن إسماعيل الجريري (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*
 (وأخرجه) الحافظ الحسين بن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) خاله أبي علي (عن) أبي عبد الله العلاف (عن) القاضي عمر الأشناني بإسناده المذكور (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*
 (وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”یحییٰ بن اسماعیل جریری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن اسماعیل جریری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”حافظ حسین بن خسرو رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے

نے حضرت ”ابو الفضل بن خیرون رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ علاف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشثانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ تک اسناد مکمل کر کے حدیث روایت کی ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے آثار میں روایت کیا ہے۔

✽ جماعت کے ساتھ رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا ✽

81/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ لَمَّا خَرَجَ أَبُو مَسْعُودٍ مِنَ الْمَدِينَةِ اتَّبَعْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ أَوْصِنِي فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَلِزُومِ الْجَمَاعَةِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَنْ يَجْمَعَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَصْبِرْ حَتَّى تَسْتَرِيحَ أَوْ يُسْتَرَاخَ مِنْ فَاجِرٍ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“، حضرت ”عبد الملک بن ایاس رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”عمر شیبانی رحمۃ اللہ علیہ“ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: جب حضرت ”ابو مسعود رضی اللہ عنہ“ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تو میں ان کے پیچھے گیا، میں نے ان سے عرض کی: آپ مجھے کوئی نصیحت فرمادیں، انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جماعت کے ساتھ رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور صبر اختیار کرنا یہاں تک کہ تمہیں سکون مل جائے، یا فساد کی شخص سے دوسروں کو سکون مل جائے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُسْرٍ وَبُلْخِي فِي اسناده (عَنْ) الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) خَالِه أَبِي عَلِيٍّ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُوسْتِ الْعَلَّافِ (عَنْ) الْقَاضِي عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْثَانِيِّ (عَنْ) الْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (عَنْ) أَبِي يُوسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *
(وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عَمْرِو بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْثَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورِ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”فضل بن خیرون رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی سابقہ اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۸۱) قلت: وقد اخرج ابن حبان (۲۱۰۱) واحمد (۱۹۶: ۵) وابوداود (۵۴۷) في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة: والمالك في المستدرک (۲۱۱: ۱) والبيهقي في السنن الكبرى (۵۴: ۳) والبيهقي في تاريخ السنة (۷۹۳) عن ابي السرياء قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: "ما من ثلاثة في قرية ولا بدوى الا تقام فيهم الصلاة الا استهزؤ عليهم الشيطان فاعليكم بالجماعة فانما يأكل الذئب القاصية"۔

☀ فوت شدگان کو برے الفاظ سے یاد نہیں کرنا چاہئے ☀

☀ اس کو مبارک ہو جس کے نامہ اعمال میں کثرتِ استغفار موجود ہے ☀

82/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ (عَنْ) مَنْصُورِ ابْنِ صَفِيَّةَ (عَنْ) أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ وَقَالَ طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا

✽ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "سفیان ثوری رحمہ اللہ" اور حضرت "منصور ابن صفیہ رحمہ اللہ" کے حوالے سے سیدہ "عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رحمہا" کے واسطے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے مردوں کو برا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو مبارک ہو جس کے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار ہو۔

(أَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْقَاضِي (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ الْخَطِيبِ الْبَغْدَادِي عَنْ أَبِي نَعِيمٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْوَرَّاقِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْحَافِظِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ مَنْدَةَ عَنْ الْهَذِيلِ بْنِ مَعَاوِيَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ *

○ اس حدیث کو حضرت "قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی قاضی رحمہ اللہ" نے حضرت "ابو بکر خطیب بغدادی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو نعیم رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن اسماعیل وراق رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "سعید بن قاسم حافظ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن یحییٰ ابن مندہ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ہذیل بن معاویہ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابراہیم بن ایوب رحمہ اللہ" انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

☀ اہل و عیال کی پریشانی میں وفات پانے والا شہداء کے مقام کو پا لیتا ہے ☀

83/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ مَغْمُومًا مَهْمُومًا مِنْ سَبَبِ الْعِيَالِ كَانَ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ أَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

✽ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "حماد بن سعید رحمہ اللہ" اور حضرت "سعيد بن جبیر رحمہ اللہ" کے حوالے سے حضرت "ابن عباس رضی اللہ عنہما" کے واسطے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اہل و عیال کی وجہ سے دکھ اور پریشانی کے عالم میں وفات پائے، اس کا رتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس شخص سے بھی بلند ہے جس کے جسم پر جہاد فی سبیل اللہ میں ہزاروں زخم آئے ہوں۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ هَمَّامٍ الشَّيرَازِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ يَزِيدٍ

(۸۲) أَضْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ۵۲:۴ وَالْمُرْتَضَى الزَّيْبَدِيُّ فِي "الْإِتْحَافِ" ۹۱:۷ وَالْمَتَقِيُّ الرَّهْمِيُّ فِي "الْكُنْزِ" (۴۲۷۱۲) وَالسَّيَوْتِيُّ

فِي "الْجَامِعِ الصَّغِيرِ" ۳۹۴:۶ مَعَ فَيْضِ الْقَدِيرِ (۹۷۶۵) -

(۸۳) أَضْرَجَهُ الْحَافِظُ صَدْرُ الدِّينِ الْمُصَلِّفِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْمَامِ" (۲۰۲) -

النيسابورى عن المقرئ عن أبى حنيفة رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”محمد بن ہشام بن ہمام شیرازی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یحییٰ بن یزید نیشاپوری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے مقرئ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ حکومت، ایک امانت ہے جس نے اس کا حق ادا نہ کیا، وہ قیامت میں ذلیل و رسوا ہوگا ✽

84/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي عَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ الْإِمَارَةُ أَمَانَةٌ وَهِيَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ حِزْبٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَ بِحَقِّهَا وَآدَى الَّذِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ فِيهَا وَأَتَى لَهُ ذَلِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ

✽ ✽ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ حضرت ”ابو عسان بن علی“ اور ”حضرت حسن بصری رحمہ اللہ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! امارت (حکومت) امانت ہوتی ہے یہ قیامت کے دن ذلت اور ندامت کا باعث ہوگی تاہم جو اس کا مستحق ہونے کی بنا پر اس کو لے گا اور اس کی تمام ذمہ داریاں پوری کرے گا (اس کے لئے ذلت اور ندامت نہیں ہوگی) لیکن اے ابو ذر! ایسا کون کر سکتا ہے؟

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں اس کو ذکر کیا ہے۔

✽ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے ✽

85/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد بن علی“ اور حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ کے واسطے سے حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَبِي رَمِيحٍ (عَنْ) الْعَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ (عَنْ) عُمَرَ (عَنْ) دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن ابی رمیح“ سے، انہوں نے حضرت ”عباس بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”معاویہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”داود بن علیہ رحمہ اللہ“ سے انہوں نے

(۸۴) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّيْسَابُورِيُّ فِي ”الْأَثَارِ“ (۹۲۵) وَالْمُحَافِظُ صَدْرُ الدِّينِ الْمُصَلِّفِيُّ فِي ”مُسْنَدِ

الْإِمَامِ“ (۴۸۹) وَمُسْلِمٌ (۱۸۲۵) فِي الْمَارَةِ: بَابُ كَرَامَةِ الْأَمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرْبٍ وَاحِدٍ ۱۷۳:۵-

(۸۵) أَخْرَجَهُ صَدْرُ الدِّينِ الْمُصَلِّفِيُّ فِي ”مُسْنَدِ الْإِمَامِ“ (۳۱) وَالطَّبْرَانِيُّ فِي ”الْكَبِيرِ“ (۱۰۴۳۹) وَفِي ”الْأَوْسَطِ“ (۱۸) مَجْمَعُ

الْبَحْرَيْنِ (وَالرِّيْثِيُّ فِي ”مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ“ ۱۱۹:۱) وَالْمُحَافِظُ فِي ”الْمَطَالِبِ الْعَالِيَةِ“ (۳۰۶۵)-

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ مرنے کے بعد بھی اولاد کی دعاؤں، تعلیم اور صدقہ جاریہ کا ثواب ملتا رہتا ہے ☀

86/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُوجَرُ فِيهِنَّ الْمَيِّتُ بَعْدَ مَوْتِهِ وَلَكَ يَدْعُو لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ فَهُوَ يُوجَرُ فِي دُعَائِهِ - وَرَجُلٌ عِلْمًا يَعْمَلُ بِهِ وَيُعَلِّمُهُ النَّاسَ فَهُوَ يُوجَرُ عَلَى مَا عَمِلَ وَعَلَّمَ - وَرَجُلٌ تَرَكَ أَرْضًا صَدَقَةً

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ اور حضرت ”ابراہیمؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں (رسول اکرم ﷺ نے فرمایا) ”تین آدمی ایسے ہیں کہ ان کو وفات کے بعد بھی ان کے کاموں کا اجر ملتا رہتا ہے۔

○ آدمی کی اولاد جو آدمی کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعا کرتی ہے اس کی دعا کی بناء پر مرنے والے کو ثواب دیا جاتا

ہے۔

○ ایسا آدمی جس نے علم حاصل کیا پھر اس عمل پر کرتارہا اور لوگوں کو وہ علم سکھاتا رہا اس کو اس علم اور عمل دونوں کا ثواب ملتا رہتا

ہے۔

○ ایسا آدمی جس نے کوئی زمین صدقہ کر دی۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

☀ انسان عام طور اپنی باتوں کی وجہ سے پھنستا ہے ☀

87/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْكَلَامِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ اور حضرت ”ابراہیمؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے

ہیں (رسول اکرم ﷺ نے فرمایا) آزمائش گفتگو کے تابع کر دی گئی ہے (یعنی عام طور پر انسان پر آزمائش اس کی باتوں کی وجہ سے آتی ہے۔)

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

(۸۶) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (۹۲۴) - قلت: قد أخرج ابن حبان (۲۰۱۶) والطحاوي في "مسند

الآثار" (۲۴۶) والبزار في "الادب المفرد" (۲۸) عن أبي بصير أن النبي ﷺ قال: "إذا مات الإنسان انقطع عمله إلا من ثلاث: صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدعو له" -

(۸۷) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (۹۲۶) وابن أبي شيبة (۵۷۸: ۵۵۹۹) في "الادب: باب ما قالوا في

النسبي والوقعة في الرجل والفيلة -

☆ لوگوں کو سکھایا ہوا علم قیامت کے دن میزان میں رکھا جائے گا تو نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو جائے گا ☆

88/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ) * قَالَ لَمَّا يَجَاءُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ فَيُجْعَلُ فِي مِيزَانِهِ فَيُخَفُّ فَيَجَاءُ بِشَيْءٍ كَالسَّحَابِ أَوْ كَالْغَمَامِ فَيُوضَعُ فِي مِيزَانِهِ فَتَرَجَّحَ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ تَذَرِي مَا هَذَا فَيَقُولُ لَا فَيَقَالُ هَذَا عِلْمُكَ عَلَّمْتَهُ فَتَعَلَّمُوهُ وَعَمِلُوا بِهِ بَعْدَكَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن محمدؒ“ کے واسطے سے حضرت ”ابراہیم نخعیؒ“ سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد

ونضع الموازين القسط ليوم القيامة

”اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ کا عمل لا کر میزان میں رکھا جائے گا وہ عمل ہلکا ہوگا پھر بادل کی مانند کوئی چیز آئے گی، وہ اس آدمی کے میزان میں رکھ دی جائے گی تو اس کا پلڑا بھاری ہو جائے گا، اس آدمی سے پوچھا جائے گا: تمہیں معلوم ہے وہ کیا ہے؟ وہ کہے گا: جی نہیں۔ اس کو بتایا جائے گا ”وہ تیرا وہ علم ہے جو تو نے خود حاصل کیا، دوسروں کو سکھایا اور تیرے بعد لوگ اس پر عمل کرتے رہے۔“

(آخر جہ) الحافظ محمد بن المظفر فی مسنده (عن) عبد الصمد بن علی (عن) ابی ابراہیم اسماعیل ابن یوسف

(عن) مسلم (عن) حماد بن زید (عن) ابی حنیفۃ رَحِمَهُ اللہُ تَعَالٰی *

(وأخرجه) الحافظ الحسين بن محمد بن خسرو فی مسنده (عن) المبارك ابن عبد الجبار الصيرفي (عن) ابی

محمد الحسن بن علی الفارسی (عن) الحافظ محمد بن المظفر بإسناده المذكور إلى ابی حنیفۃ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے

حضرت ”عبد الصمد بن علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو ابراہیم اسماعیل ابن یوسفؒ“ سے، انہوں نے

حضرت ”مسلمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن زیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”حافظ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں

ہے) ”انہوں نے حضرت ”مبارک ابن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد حسن بن علی فارسیؒ“ سے، انہوں نے

حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ سے، انہوں نے اپنی اسناد حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ تک پہنچا کر اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

☆ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے ☆

89/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ (عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَلَبَ الْعِلْمَ فَرِيضَةً عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

(۸۸) وقد اخرج ابن ماجه (۲۴۲) ومسلم ۷۳:۵ وابوداود (۲۸۸۰) والترمذی (۱۳۷۶) عن ابی هريرة قال: قال رسول الله

ﷺ: "ان ما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته: علما علمه ونشرة..."

(۸۹) وقد مر في (۸۵) من حديث عبد الله بن مسعود -

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ اور حضرت ”ابراہیم نخعیؒ“ کے حوالے سے حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں (رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا) ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) قبيصة بن الفضل بن عبد الرحمن الطبري (عن) عثمان الشجري (عن) أبي عاصم النبيل (عن) أبي حنيفة رحمه الله *

(ورواه) (عن) صالح ابن أبي رميح كتابة (عن) أبي أمية الطرطوسي (عن) عبد الرحمن بن صالح (عن) حماد بن زيد (عن) أبي حنيفة رحمه الله تعالى *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”قبیصہ بن فضل بن عبد الرحمن طبریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عثمان شجریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عاصم نبیلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”صالح ابن ابی رمیحؒ“ سے (تحریری صورت میں)، انہوں نے حضرت ”ابو امیہ طرطوسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن صالحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن زیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✦ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے ✦

90/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ✦ ✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ اور حضرت ”ابراہیم نخعیؒ“ کے واسطے سے حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں (رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا) ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

(أخرجه) أبو محمد البخاری *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے بھی روایت کیا ہے۔

✦ امام اعظم ماں باپ سے بھی پہلے اپنے شیخ کے لئے دعا کیا کرتے تھے ✦

91/ (أَبُو حَنِيفَةَ) رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ إِنِّي لَأَدْعُو لِحَمَادٍ فَأَبْدَأُ بِهِ قَبْلَ أَبِي ✦ ✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ فرماتے ہیں: میں (اپنے شیخ) حضرت ”حمادؒ“ کے لئے دعا کرتا ہوں بلکہ اپنے والدین کے لئے دعا کرنے سے بھی پہلے ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔

(أخرجه) الحافظ بن خسرو في مسنده (عن) أبي سعيد أحمد بن القاسم المقرئ (عن) القاضي أبي القاسم التنوخي (عن) أبي القاسم الثلاثي (عن) أبي العباس ابن عقدة (عن) القاسم بن عبد الله بن عامر الحضرمي (عن) عمير بن عمار الهمداني (عن) محمد بن أبان القرشي (عن) أبي حنيفة رحمه الله تعالى *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ بن خسرو رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”ابو سعید احمد بن قاسم مقرئ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابو القاسم تنوفی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قاسم ثلاج رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو العباس ابن عقدہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن عبد اللہ بن عامر حضرمی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمیر بن عمار ہمدانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابان قرشی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ بیمار شخص خود کو بیمار تسلیم کر لے تو سمجھو کہ وہ بیمار نہیں ہے ✽

92/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا عَرَفَ الثَّقِيلُ نَفْسَهُ أَنَّهُ ثَقِيلٌ فَلَيْسَ

بِثَقِيلٍ *

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے حضرت ”ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں ”جب بیمار شخص خود کو بیمار تسلیم کر لے تو سمجھو کہ وہ بیمار نہیں ہے“

(أَخْرَجَهُ) ابْنُ خُسْرُو فِي مَسْنَدِهِ فَقَالَ قُرَأَتْ فِي تَارِيخِ بَخَارِي بِغُنْجَارٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَعْقُوبَ الصُّوفِي (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَفْصِ الْبَيْكَنْدِيِّ (عَنْ) عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْفَضْلِ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ حَازِمٍ (عَنْ) بَكْرِ بْنِ مَعْرُوفٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابن خسرو رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) اس میں انہوں نے کہا ہے کہ میں نے غنجاہ میں تاریخ بخاری کی قرأت میں پڑھا ہے، انہوں نے اس کی اسناد یوں بیان کی ہے ”وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حضرت ”ابو بکر محمد بن ابراہیم بن یعقوب صوفی رضی اللہ عنہ“ نے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حاتم بن سعید ابن حفص رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بیکندی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الصمد بن فضل رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن حازم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بکر بن معروف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جو بیماری سے بے خوف ہو جاتا ہے، وہ بیمار ہو جاتا ہے ✽

93/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَمِنَ الثَّقَلَ ثَقُلَ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ کے واسطے سے حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں ”جو بیماری سے بے خوف ہو جاتا ہے، وہ بیمار ہو جاتا ہے۔“

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرُو فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رِزْمَةَ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ الْمَغِيرَةِ الْجَوْهَرِيِّ (عَنْ) أَبِي عَيْسَى أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ الْمَقْدِسِيُّ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَمَامَةِ الْمَدَائِنِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ (عَنْ) شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ابن خروزمیؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”ابوالفضل احمد بن حسن ابن خیرونؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوالحسین محمد بن عبد الواحد بن علی بن ابراہیم بن رزمہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابومحمد علی بن عبد اللہ بن العباس ابن المغیرۃ جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعیسیٰ احمد بن محمد وراق مقدسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابومحمد حارث بن محمد بن امامۃ مدائنیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن منصورؒ“ سے، انہوں نے اہل الکوفہ کے ایک شیخ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے قضا نماز کی جماعت اذان اور اقامت کے ساتھ کروائی ✽

94/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ (عَنْ) عَلْقَمَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَعَرَّسَ وَأَمَرَ بِبَلَالٍ أَنْ يَكَلِّمَ الصُّبْحَ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَنَامَ الرَّهْطُ وَبَلَالٌ حَتَّى كَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ بَلَالٌ فَأَمَرَ أَنْ يَفْتَادُوا الرَّوَاحِلَ مِنْ ذَلِكَ الْمَحَلِّ وَأَمَرَ بِبَلَالٍ فَاذِنَ ثُمَّ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكْعَتِي الْفَجْرِ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ اور حضرت ”ابراہیم بن عمارؒ“ کے واسطے سے اور حضرت ”علقمہ بن عمارؒ“ کے حوالے سے حضرت ”عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: ہم رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے (ایک مقام پر) آپ نے رات کو پڑاؤ ڈالا، حضرت ”بلال رضی اللہ عنہ“ کے ذمہ لگایا کہ فجر طلوع ہونے کا خیال رکھے، (یہ ذمہ داری دے کر) رسول اکرم ﷺ اور پورا قافلہ سو گیا، حضرت ”بلال رضی اللہ عنہ“ کو بھی نیند آ گئی (فجر طلوع ہو گئی، نماز کا وقت بھی ختم ہو گیا، لیکن کسی کی آنکھ نہ کھلی) سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ کی آنکھ کھلی، اس کے بعد حضرت ”بلال رضی اللہ عنہ“ بیدار ہوئے، رسول اکرم ﷺ نے وہاں سے فوراً روانگی کا حکم دیا، (لوگ فوراً وہاں سے نکل پڑے، آگے ایک مقام پر پہنچ کر) رسول اکرم ﷺ نے حضرت ”بلال رضی اللہ عنہ“ کو حکم دیا، حضرت ”بلال رضی اللہ عنہ“ نے اذان دی پھر رسول اکرم ﷺ نے پہلے وتر پڑھے پھر فجر کی دو سنتیں پڑھیں، پھر اقامت ہوئی، اور رسول اکرم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی۔

(أَخْرَجَهُ) طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَيْدٍ (عَنْ) عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْجُبَارِ (عَنْ) أَبِي مُسْلِمٍ بَشَرِ بْنِ مُسْلِمٍ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے ”انہوں نے حضرت ”علی بن محمد بن عبید بن عمارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید اللہ بن عبد الجبارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مسلم بشر بن مسلمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن صالحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خالدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ سورۃ اللیل میں حسنیٰ سے مراد کلمہ شریف ہے ☀

95/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي الزُّبَيْرِ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ تَعَالَى (وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى) قَالَ بَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى قَالَ بَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابوزبیرؒ“ کے حوالے سے حضرت ”جابر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى

”اور سب سے اچھی کو سچ مانا“

اور فرمایا: (اس اچھی چیز کو ماننے سے مراد) ”لا الہ الا اللہ“ کو (ماننا ہے) پھر یہ آیت پڑھی

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى

”اور سب سے اچھی کو جھٹلایا“

اور فرمایا: (اس سب سے اچھی چیز سے بھی مراد) ”لا الہ الا اللہ“ ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) بَشَرَ بْنِ مُوسَى (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمَقْرِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ*

(وَأَخْرَجَهُ) أَيْضاً زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ النِّسَابُورِيُّ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ يَوْسُفَ الرَّازِي (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) الْمَقْرِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ النُّغَارِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ أَيْضاً (عَنْ) بَشَرَ بْنِ مُوسَى (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمَقْرِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ أَنْ قَالَ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى قَالَ بَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى قَالَ بَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”احمد بن محمد ابن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن یزید مرقیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) ”انہوں نے حضرت زکریا بن یحییٰ بن حارث نیشاپوریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یوسف رازیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقریؒ“ انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن نغارؒ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن یزید مرقیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ اس میں ”صدق بالحسنیٰ“ کے ساتھ ”لا الہ الا اللہ“ اور ”کذب بالحسنیٰ“ (کے ساتھ) ”لا الہ الا اللہ“ کا اضافہ بھی ہے۔

✽ علم چھپانے والے کو قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی ✽

96/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سُئِلَ (عَنْ) عِلْمٍ فَكَنَّمَهُ الْجَحْمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عطاء بن ابی رباحؒ“ کے واسطے سے حضرت ”ابو ہریرہؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے علم کے بارے میں کوئی بات پوچھی جائے اور وہ اس کو چھپالے، اس کو قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ الْمُظَفَّرِ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدَّبِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ الرَّازِي (عَنْ) إِدْرِيسَ (عَنْ) عَلِيٍّ (عَنْ) السَّنْدِيِّ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) أَبِي يُونُسَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ابن مظفرؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”ابو بکر محمد بن قاسم بن سلیمان مؤدبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یوسف رازیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اوریسؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سندی بن عمرو یہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ کسی بھی مالدار یا فقیر کے ساتھ کی گئی بھلائی صدقہ ہے ✽

97/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ (عَنْ) جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ فَعَلْتُهُ إِلَى غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ صَدَقَةٌ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عطاءؒ“ کے حوالے سے حضرت ”جابرؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مالدار یا فقیر کے ساتھ کی ہوئی نیکی صدقہ ہے“

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) صَالِحِ التِّرْمِذِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ خَلْفِ التَّمِيمِيِّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”صالح ترمذیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خلف تمیمیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن عبد الحمیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن معنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۹۶) اضرجه ابن حبان (۹۵) واحمد ۲: ۲۶۳ وابو داود (۲۶۵۸) في العلم: باب كراهية منع العلم والترمذی (۲۶۶۹) في العلم: باب ما جاء في كتمان العلم -

(۹۷) اضرجه احمد ۳: ۳۶۰ وابن ابی ثیبة ۵۵: ۸ والبخاری في الصحيح (۶۰۲۱) وفي الادب المفرد (۲۲۴) وابن حبان (۲۳۷۹) والطبرانی في الصغير (۶۷۲) -

☆ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرض ہے، لیکن اس کا تارک کافر نہیں ہے ☆

98/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَرِيضَةٌ قُلْتُ فَمَنْ تَرَكَهُ كَفَرَ قَالَ لَا

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عطاء بن ابی رباحؒ“ کے حوالے سے حضرت ”عبداللہ بن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھلائی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا فرض ہے۔ (عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں) میں نے پوچھا: جس نے یہ ترک کیا، کیا اس نے کفر کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔“

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ (عَنْ) عَبَادِ بْنِ يَعْقُوبَ (عَنْ) عَفَانَ بْنِ سَنَانَ الْجُرْجَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ*

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَا (عَنْ) عَبَادِ بْنِ يَعْقُوبَ (عَنْ) عَفَانَ الْجُرْنِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ فَمَنْ تَرَكَهُ كَفَرَ قَالَ نَعَمْ*

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرُو بُلْخِي (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ الصِّيرَفِيِّ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَا (عَنْ) عَبَادِ بْنِ يَعْقُوبَ (عَنْ) عَفَانَ الْجُرْجَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ كَمَا أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ فِي مُسْنَدِهِ*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”محمد بن اسماعیلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن عباسؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن یعقوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عفان بن سنان جرجانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”محمد بن قاسم بن زکریاؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن یعقوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عفان جرجانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ اس میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے ”میں نے ان سے کہا: جس نے اس کو ترک کیا، کیا اس نے کفر کیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔“

○ اسی حدیث کو حضرت ”حافظ ابن خسرو بلخیؒ“ نے حضرت ”ابو الحسن صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو الحسن بن قاسم بن زکریاؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن یعقوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عفان جرجانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت ”ابن مظفرؒ“ نے اس کو اپنی مسند میں ذکر کیا ہے۔

☆ وقفے وقفے سے ملنے سے محبت بڑھتی ہے ☆

99/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ زُرْ غَبَّا تَزِدُّ حُبًّا

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”عطاء بن ابی رباحؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وقفے وقفے سے ملا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔

(أخرجه) الحافظ محمد ابن المظفر فی مسنده (عن) أبی بکر أحمد بن محمد بن الحسن الدینوری (عن) محمد ابن عبد العزيز الدینوری (عن) محمد بن العباس بن الفضل الأنصاری (عن) محمد بن الحسن الشیبانی (عن) أبی حنیفة رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی *

(وأخرجه) القاضي أبو بکر محمد بن عبد الباقي الأنصاری (عن) القاضي أبی الحسين بن المهتدي بالله (عن) عمر الديلمي المقرئ (عن) أبی بکر أحمد ابن محمد الضراب الدینوری (عن) أبی جعفر محمد بن عبد الله (عن) عبد العزيز (عن) محمد بن عباس بن الفضل الأنصاری (عن) محمد بن الحسن الشیبانی (عن) أبی حنیفة رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد ابن مظفرؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”ابو بکر احمد بن محمد بن حسن دینوریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد العزيز دینوریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عباس بن فضل انصاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”قاضي ابو بکر محمد بن عبد باقی انصاریؒ“ نے حضرت ”قاضي ابو الحسين بن مهتدي باللهؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر ديلمی مقرئؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر احمد ابن محمد ضراب دینوریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن عبد اللهؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد العزيزؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عباس بن فضل انصاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو باغی گروہ سے جہاد کرنے اور گرمیوں کے روزے رکھنے کا شوق تھا ☆

100/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ (عَنْ) ابْنِ عُصَمَرَ قَالَ مَا آسَى عَلَى شَيْءٍ إِلَّا أَنْ أَكُونَ قَاتِلُ الْفِتْنَةِ

الْبَاغِيَّةِ وَعَلَى صَوْمِ الْهَوَاجِرِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”عطاء بن ابی رباحؒ“ کے واسطے سے حضرت ”ابن عمر رضی اللہ عنہما“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے دو چیزوں کے علاوہ کبھی کسی چیز کی حسرت نہیں ہوئی (۱) باغی گروہ کو میں قتل کروں (۲) گرمیوں کے دنوں کے روزے رکھوں“

(۹۹) أخرجه الطبرانی فی ”الوسط“ ۹: ۶ (۵۶۴) والبزار (۱۹۳۳) والخطيب فی ”تاريخ بغداد“ ۵۷: ۶ وابو نعیم فی ”الملیة“ ۳: ۲۳۲-

(۱۰۰) أخرجه الماکم فی ”المستدرک“ ۳: ۶۴۳ والبیہقی فی ”السنن الكبرى“ ۸: ۱۷۴ باب ما جاء فی قتال أهل البغی والخوارج-

(آخر جہ) الحافظ محمد ابن المظفر فی مسنده (عن) ابي عبد الله محمد بن القاسم بن زكريا البخاري (عن) عباد بن يعقوب (عن) عفان بن سنان الجرجاني (عن) ابي حنيفة رحمه الله *

(وآخر جہ) الحافظ ابن خسرو بلخي فی مسنده (عن) الشيخ ابي الحسن (عن) ابي محمد الجوهری (عن) ابي الحسين (عن) ابي عبد الله محمد بن القاسم بن زكريا البخاري (عن) عباد بن يعقوب (عن) عفان الجرجاني (عن) ابي حنيفة رحمه الله تعالى *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد ابن مظفر رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن زکریا بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن یعقوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عفان بن سنان جرجانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”حافظ ابن خسرو بلخی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد کے راویوں کی ترتیب یوں ہے) ”انہوں نے حضرت ”شیخ ابوالحسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن زکریا بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن یعقوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عفان جرجانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ رات کو کہیں سے گزرتے تو آپ اپنی خوشبو سے پہچانے جاتے تھے ✽

101/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي الزُّبَيْرِ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ بِرِيحِ الطِّيبِ إِذَا أَقْبَلَ بِاللَّيْلِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ابو زبیر رحمہ اللہ“ کے واسطے سے حضرت ”جابر رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ جب رات کے وقت تشریف لاتے تو آپ اپنی عمدہ خوشبو کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے (یعنی رات کی تاریکی میں اگر گلی سے گزرتے ہوئے آپ ﷺ کا چہرہ انور دکھائی نہ دیتا تھا لیکن آپ ﷺ کی خوشبو سے پتا چل جاتا تھا کہ آپ ﷺ گزرے ہیں۔

(آخر جہ) ابو محمد البخاری (عن) صالح بن ابي رميح (عن) محمد بن ابي شجاع المعدل (عن) محمد بن عبد العزيز بن ابي رزمة (عن) ابيه (عن) عبد الله بن المبارك (عن) ابي حنيفة رحمه الله تعالى *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن ابی ریح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابوشجاع معدل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمة رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے ”اپنے والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے

(۱۰۱) أخرجه المصنف في مسنده (۲۵۸) والدارمي ۴۶:۱ (۶۶) وابن سعد في الطبقات ۳۹۹:۱ وابن أبي شيبة ۲۵:۹ في اللدب: ما يستحب للرجل ان يوجد ريحه منه وعبد الرزاق (۷۹۳۴) وابوداود في المراسيل (۴۴۵) -

روایت کیا ہے۔

✽ جس نے معذرت خواہ کی معذرت قبول نہ کی وہ سخت کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے ✽

102/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ، فَوَزَّرَهُ كَوَزْرٍ صَاحِبِ مَكْسٍ أَيْ عَشَارٍ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”نافعؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت کرنے آیا، اس نے اس کی معذرت کو قبول نہ کیا اس کو ”صاحب مکس“ یعنی عشر وصول کرنے والے جتنا گناہ ملے گا۔“ (یعنی جتنا گناہ عشر کی وصولی پر مامور شخص کو عشر میں خرد برد کرنے پر ملتا ہے)

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَقْدَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيِّ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَطَّانِ الْمَرْوَزِيِّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ الرَّازِيِّ (عَنْ) حَكَمِ بْنِ يَزِيدَ قَاضِي مَرُوفٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوالعباسؒ“ نے حضرت ”عقدہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوالفضل عباسؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد العزیز قطان مروزیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن سلیمان رازیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکم بن یزید قاضی مرویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ندامت توبہ ہے ✽

103/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَدَّمُ تَوْبَةً

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبد الکریم بن معقلؒ“ کے حوالے سے حضرت ”عبد اللہ بن مسعودؓ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ندامت توبہ ہے۔“

(أَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ خَسْرٍ وَابْنُ الْقُرَاتِ فِي كِتَابِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ كَامِلٍ يَعْرِفُ بَغْنَجَارٍ فِي تَارِيخِ بَخَارِي لَهُ (عَنْ) أَبِي سَهْلٍ بِنِ عِثْمَانَ بِنِ سَعِيدٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِي زَكْرِيَّا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ بِنِ الْحُسَيْنِ بِنِ عِثْمَانَ (عَنْ) جَدِّهِ الْحُسَيْنِ بِنِ عِثْمَانَ (عَنْ) مُخَلَّدِ بْنِ

(۱۰۲) أَضْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲۷۱۸) فِي الدَّبَابِ الْمُسْنَدِ فِي "التَّرْغِيبِ" ۴: ۴۹۳ وَابْنُ دَاوُدَ فِي "الْمَرَايِلِ" (۵۱۷) مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَّادٍ -

(۱۰۳) أَضْرَجَهُ الطَّهَافِيُّ فِي "تَرْغِيبِ الْمَعَانِي الْآثَارِ" ۲: ۱۹۹ وَالْحَاكِمُ فِي "الْمُسْتَدْرَكِ" ۴: ۲۴۳ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "الْسَّنَنِ الْكُبْرَى" ۱۰: ۱۵۴ وَابْنُ مَاجَةَ (۴۲۵۲) -

عمر (عن) ابی یوسف (عن) ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) آپ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف غنجار رحمہ اللہ“ کی (کتاب) تاریخ بخاری میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”ابو ہل بن عثمان ابن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوزکریا یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”حسن بن عثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مخلد بن عمر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ کو ناموں میں سب سے زیادہ پسند ”عبد اللہ اور عبد الرحمن“ تھا ✽

104/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَحَبَّ الْأَسْمَاءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”نافع رحمہ اللہ“ کے حوالے سے حضرت ”ابن عمر رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں ”رسول اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نام ”عبد اللہ اور عبد الرحمن“ تھے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ قَبِيصَةَ) (عَنْ) زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ الْمَهْدِيِّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ مَرْزُوقٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”قبیصہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زکریا بن یحییٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مہدی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن عاصم بن مرزوق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ حضرت عامر شععی اپنے بدخواہ کو بھی اچھے لفظوں سے مخاطب کرتے تھے ✽

105/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ وَرَجُلٌ خَلَفَهُ يَغْتَابُهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ وَقَالَ *

شعر

هَيْنًا مَرِيئًا غَيْرَ دَاءٍ مُخَامِرٍ ... لِعِزَّةٍ مِنْ أَعْرَاضِنَا مَا اسْتَحَلَّتْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عامر شعبی“ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ حدیث بیان کر رہے ہوتے، ایک شخص ان کے پیچھے ان کی غیبت بیان کرتا تھا، آپ اس آدمی کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: تو صحت مند، تندرست و توانا رہے، تجھے کوئی بیماری نہ آئے، ہماری عزت کو خراب کرنے کے سبب تو نے خود پر آزمائشوں کا دروازہ کھول لیا۔

(آخر جہ) أبو عبد الله الحسين بن خسرو البلخي في مسنده (عن) الشيخين أبي نصر المعمر بن محمد بن الحسن (و) أبي منصور عبد الرحمن بن محمد بن عبد الواحد كلاهما (عن) الخطيب (عن) أبي القاسم ابن الحسن الشاهد بالبصرة (عن) علي بن إسحاق (عن) أبي قلابه (عن) علي بن الجعد (عن) أبي يعلى العلاء ابن هارون أخى يزيد بن هارون (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو نصر معمر بن محمد بن حسنؒ“ اور حضرت ”ابو منصور عبد الرحمن بن محمد بن عبد الواحدؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”خطیبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قاسم بن حسن شاہدؒ“ سے (بصرہ میں) انہوں نے حضرت ”علی بن اسحاقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قلابہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن جعدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یعلیٰ علاء بن ہارون (یزید بن ہارونؒ)“ (کے بھائی) سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✽ نیکی کبھی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ کبھی بھلایا نہیں جاتا ✽

106/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ لَا يُبْلَى وَالْإِثْمُ لَا يُنْسَى
✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”نافعؒ“ کے واسطے سے حضرت ”ابن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”نیکی کبھی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ کبھی بھلایا نہیں جاتا۔“

(آخر جہ) أبو محمد البخاری عن صالح بن أبي رميح عن يحيى بن إبراهيم عن محمد بن عبد الرحمن بن أبي ليلى (عن) حميد بن عبد الرحمن الرواسي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”صالح بن ابی رمیحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حمید بن عبد الرحمنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✽ خضاب لگایا کرو اور اس معاملے میں اہل کتاب کی مخالفت کرو ✽

107/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْضِبُوا وَخَالَفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”نافعؒ“ کے واسطے سے حضرت ”(عبد اللہ) ابن عمرؓ“ سے

(۱۰۶) أخرجه الحافظ صدر الدين في "مسند الامام" (٤٦٧) والديلمي في "مسند الفردوس" (٢٢٠٣) وابن عدي في "الكامل" ١٥٨:٦ ترجمة (١٦٤٩) عبد الرزاق (٢٠٦٢)۔

(۱۰۷) قلت: وقد اورد الريسمي في "مجمع الزوائد" ١٦٣:٥ عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: "الصفرة خضاب المؤمن والعمرة خضاب المسلم والسواد خضاب الكافر"۔

روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”خضاب لگایا کرو اور اس معاملے میں اہل کتاب کی مخالفت کرو۔“

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) صالح بن أبي رميح (عن) أبي جعفر القاسم بن مساور الجوهري (عن) سوار بن عبد الله (عن) مزاحم بن العوام (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن ابی رمیح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر قاسم بن مساور رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سوار بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مزاحم بن عوام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ جس نے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے ☀

108/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الزُّهْرِيِّ (عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ*

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”زہری رحمہ اللہ“ کے حوالے سے حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس نے جان بوجھ کر میرے بارے میں جھوٹ بولا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔“

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) الحارث بن أسد بن الحارث (عن) عبد الله بن المرزبان (عن) عبد الله بن أبي سلم الجلي عن عمار بن ربيع عن أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رحمہ اللہ“ نے حضرت ”حارث بن اسد بن حارث رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن مرزبان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن ابی سلم بجلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمار بن ربیع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ پڑوسی کے حقوق اور رات کے قیام پر جبریل امین علیہ السلام کی رسول اکرم ﷺ کو تاکید ☀

109/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ وَمَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِاللَّيْلِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ خِيَارَ أُمَّتِي لَنْ يَنَامُوا إِلَّا قَلِيلًا

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عبد الرحمن بن حزم رحمہ اللہ“ کے حوالے سے حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جبریل امین علیہ السلام مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے یوں لگنے لگا کہ اسے وراثت میں حصہ دار بنادیں گے، اور مجھے رات کے قیام کی مسلسل وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ

(۱۰۸) اخرجہ الحافظ صدر الدین المصنفی فی ”مسند الامام“ (۴۰) (وابو یعلیٰ (۲۹۰۹) واحمد (۲۷۸:۳ -

(۱۰۹) اخرجہ البزار (۱۸۹۷) والریسی فی ”مجمع الزوائد“ ۸: ۱۶۵ -

مجھے لگا کہ میری امت کے نیک لوگ راتوں کو بہت کم سویا کریں گے“

(آخر جہ) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخی فی مسنده (عن) أحمد بن علی بن محمد (عن) أبي طاهر محمد بن أحمد الخطیب (عن) أبي الحسن علی بن ربیعہ بن علی (عن) الحسن بن رشیق (عن) محمد بن حفص بن عبد الملك (عن) صالح بن محمد الترمذی (عن) حماد بن أبي حنيفة (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخیؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن علی بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو طاہر محمد بن احمد خطیبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن علی بن ربیعہ بن علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشیقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حفص بن عبد الملكؒ“ سے، انہوں نے اس حدیث کو حضرت ”صالح بن محمد ترمذیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ ہر رات سورہ بقرہ کی آخری تین آیات کی تلاوت کرنے والے نے کافی تلاوت کی ☀

110/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَوْتَرَ مِنْكُمْ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ مَنْ أَوْتَرَ مِنْكُمْ بِالثَّلَاثِ الْآيَاتِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ

✦ ✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”یحییٰ بن عمرو بن سلمہؒ“ اور ان کے ”والدؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابن مسعودؓ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس نے ہر رات وتر میں سورہ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھیں اس نے کافی قرأت کر لی اور عمدہ کام کیا۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى*

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

☀ قرآن کریم کو اشعار کی صورت میں گنگنا کر پڑھنا منع ہے ☀

111/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا تَهَذُّوا الْقُرْآنَ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ وَلَا تَشْرَأْ كَثْرَ الدَّقْلِ

✦ ✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ اور حضرت ”ابراہیمؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے

(۱۱۰) أخرجه الطبرانی فی ”الکبیر“ (۸۶۷۱) و (۸۶۷۲) وأوردہ السیسی فی ”مجمع الزوائد“ ۲: ۲۷۰۔

(۱۱۱) أخرجه محمد بن الحسن السیبانی فی ”الآثار“ (۲۷۱) وابن ابی شیبہ ۲: ۵۲۱ فی الصلوات: باب فی قراءة القرآن

والطبرانی فی ”الکبیر“ (۹۸۵۵) وأبو داود (۱۳۹۶) فی الصلاة: باب تخريب القرآن۔

ہیں کہ حضرت ”ابن مسعود رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا ”قرآن کریم کو شعروں کی طرح گنگنا کر مت پڑھو اور نہ ہی ردی کھجوروں کے بکھیرنے کی طرح بے ڈھنگا پڑھو۔“

(أخرجه) الإمام محمد ابن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ * قال محمد وبه نأخذ ينبغي للقارى أن يفهم ما يقول وهو قول أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ حضرت امام ”محمد رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ پڑھنے والے کو چاہئے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے سمجھ کر پڑھے۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کا یہی موقف ہے۔

✽ ٹڈی دل کو رسول اکرم ﷺ نے خود نہیں کھایا، لیکن اسے حرام بھی قرار نہیں دیا ✽

112/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) فَاطِمَةَ بِنْتِ عَجْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَكْثَرُ جُنْدِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَّادُ لَا آكُلُهُ، وَلَا أَحْرِمُهُ *

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سیدہ ”فاطمہ بنت عجرہ رضی اللہ عنہا“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا شکر ”ٹڈی“ ہے، میں اس کو خود نہیں کھاتا اور (دوسروں کے لئے) حرام نہیں کرتا“

(أخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل أحمد بن الحسن بن خيرون (عن) القاضي أبي سعيد عبد الملك بن عبد الرحمن بن محمد السرخسي (عن) القاضي أبي بكر بن عبد الرحمن بن محمد (عن) أبي أحمد محمد بن عبد الله بن بنت الوزير أبي العباس الإسفرائني (عن) الحسن بن علي الدمشقي (عن) أبي محمد عبد الله بن كثير الرازي (عن) عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي (عن) عباس الدوري (عن) يحيى بن معين أن أبا حنيفة صاحب الرأي سمع فاطمة بنت عجرد هكذا رواه ابن خسرو البلخي في مسنده في حرف الفاء وإنما المشهور عن عائشة بنت عجرد *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”ابو الفضل احمد بن حسن بن خيرون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضي ابو سعيد عبد الملك بن عبد الرحمن بن محمد سرخسی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضي ابو بكر بن عبد الرحمن بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو احمد محمد بن عبد الله بن بنت الوزير ابو العباس اسفرائنی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن علي دمشقي رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد عبد الله بن كثير رازی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن ابي حاتم رازی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباس دوری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”يحيى بن معين رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ (جو کہ صاحب رائے تھے) نے سیدہ ”فاطمہ بنت عجرہ رضی اللہ عنہا“ سے سماع کیا ہے۔ حضرت ”ابن خسرو رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں حرف فاء کے تحت اسی طرح ذکر کیا ہے۔ جبکہ یہ حدیث مشہور سیدہ ”عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا“ کے حوالے سے ہے۔

✽ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے ✽

113/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التِّيمِيِّ (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ (عَنْ) عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرَأٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”یحییٰ بن سعید انصاریؒ“ اور حضرت ”محمد بن ابراہیم تیمیؒ“ کے واسطے سے حضرت ”علقمہ بن وقاص لثیؒ“ اور حضرت ”عمر بن خطابؓ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو، اس کی ہجرت اسی کی طرف سمجھی جائے گی، اور جس کی ہجرت حصول دنیا یا کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہو، اس کی ہجرت اسی کی طرف سمجھی جائے گی، جس کی اس نے نیت کی“

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ يَحْيَى الْمَازَنِيِّ (عَنْ) حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ اللَّخْمِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي الْعَيْتِكِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن یحییٰ مازنیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن سعید لخمیؒ“ سے، انہوں نے ”اپنے والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زکریا بن ابوعتیکؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✽ فوت شدہ اپنے قرضوں کی وجہ سے پھنسا رہتا ہے ✽

114/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) فَرَّاسٍ (عَنْ) الشَّعْبِيِّ (عَنْ) رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَلَمِيتْ مُرْتَهَنٌ بِدِينِهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”فراسؒ“ اور حضرت ”شعبیؒ“ کے واسطے سے رسول اکرم کے صحابہ میں سے ایک صحابی کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مردہ اپنے واجب الاداء قرضہ جات کے ہاتھوں پر غلام ہوتا ہے“ (یعنی اس کی نجات نہیں ہوتی جب تک اپنے قرضہ جات ادا نہ کر لے)۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَسْرٍ الْبَلْخِيُّ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) ابْنِ الْفَضْلِ ابْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) خَالِهِ

أَبِي عَلِيٍّ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَوْسْتِ الْعَلَّافِ (عَنْ) الْقَاضِي عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْنَانِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْشِ بْنِ

(۱۱۳) أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ صَدْرُ الدِّينِ فِي ”مُسْنَدِ الْإِمَامِ“ (۶) وَابْنُ حِبَّانَ (۲۸۸) وَاصْبَحَ ۱: ۲۵۱ وَابْنُ خَيْرٍ (۱) بَابُ كَيْفَ بَدَأَ

الْوَحْيُ وَابْنُ دَاوُدَ (۲۲۰۱) فِي الطَّلَاقِ: بَابُ فِيمَا عَنِ بِهِ الطَّلَاقِ -

(۱۱۴) أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ الْخَوَارِزْمِيُّ فِي ”جَامِعِ الْمَسَانِيدِ“ ۲: ۷۴ فِي هَذَا الْكِتَابِ -

إسماعیل (عن) أبیه (عن) عمر بن القاسم التمار (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*
 ○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لُحیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن الفضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن قریش بن اسماعیلؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن قاسم تمارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ ذکر الہی کی محفلوں کو فرشتے اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں ☆

115/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ (عَنْ) الْأَغَرِ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى فَقَالَ أَنْتُمْ مِنَ الَّذِينَ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ وَمَا جَلَسَ عِدَّتْكُمْ مِنَ النَّاسِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنَحَتِهَا وَعَشِيَّتَهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”علی بن اقرمؒ“ کے واسطے سے حضرت ”اغرؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے، جو اللہ کا ذکر کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے ہو جن کے ہمراہ مجھے خود کور کھنے کا حکم دیا گیا ہے، اور جب کچھ لوگ مل کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں، فرشتے ان کو اپنے پروں میں چھپا لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اس جماعت میں یاد فرماتا ہے جو اس کے پاس موجود ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) الْفَضْلِ بْنِ بِسَامٍ الْبُخَارِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ (عَنْ) خَلْفِ بْنِ أَيُّوبَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَادٍ (عَنْ) أَبِي يُونُسَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ شَيْبَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيِّ (عَنْ) الصَّلْتِ بْنِ الْحِجَّاجِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مَنْذَرٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ غَيْرَ أَنَّهُ جَاوَزَ بِهِ الْأَغَرُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ*

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ بْنِ قُرَيْشٍ (عَنْ) الْمَخْتَارِ بْنِ سَابِقِ الْحَنْظَلِيِّ (عَنْ) نَعِيمِ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَجَاوِزْ بِهِ ابْنَ الْأَقْمَرِ فَقَالَ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”فضل بن بسام بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابو منصورؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”خلف بن ایوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۱۱۵) اخبرجه المصنف في "سند الامام" (۲۵) واحمد ۹۴: ۳ وعبد الرزاق (۲۰۵۵۷) ومن طريقه عبد بن حميد في "المنتخب" (۸۶۱) والبيهقي في "ترغيب السنة" (۹۴۷) والطبراني في "الدعاء" (۱۴۱) من حديث ابي سعيد الخدري ر.هـ.

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؓ“ نے حضرت ”فضل بن بسام بخاریؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمدؓ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے اسماعیل بن حمادؓ کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسفؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؓ“ نے حضرت ”فضل بن بسام بخاریؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن زکریا بن شیبانؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن عبد الرحمن کندیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”صلت بن حجاجؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؓ“ نے حضرت ”فضل بن بسام بخاریؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن منذر بن محمدؓ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ ابن زبیرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں حضرت ”اغرؓ“ نے ایک صحابی رسول کا ذکر کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؓ“ نے حضرت ”فضل بن بسام بخاریؓ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”محمد بن رجاء بن قریشؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”مختار بن سابق حظلیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”نعم بن عمروؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔ لیکن حضرت ”ابن اقرمؓ“ نے تجاویز نہیں کیا بلکہ انہوں نے حضرت ”علی بن اقرمؓ“ کے واسطے سے رسول اکرم ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے۔

✽ پڑوسی تمہاری دیوار پر اپنی لکڑی رکھنا چاہے تو اس کو منع مت کرو ✽

116/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ (عَنْ) مَسْرُوقٍ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى جَارًا أَنْ يَضَعَ خَشْبَتَهُ عَلَى جِدَارٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعُهُ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”علی بن اقرمؓ“ اور حضرت ”مسروقؓ“ کے واسطے سے ام المومنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا پڑوسی تمہاری دیوار پر اپنی لکڑی رکھنا چاہے تو اس کو منع مت کرو۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُخَلَّدٍ (عَنْ) أَبِي يَعْلَى مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) بَشْرِ بْنِ الْمُنْذَرِ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ غَصْنٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) ابْنِ الْخَفَّاجِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ الدِّينَوْرِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّمْلِيِّ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ غَصْنٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

(۱۱۶) أَخْرَجَهُ الْمُصَنِّفُ فِي ”مُسْنَدِ الْإِمَامِ“ (۳۵۳) قُلْتُ: وَقَدْ أَضْرَجَ ابْنُ حَبَّانَ (۵۱۵) ”وَالْبَيْهَقِيُّ فِي ”السَّنَنِ الْكُبْرَى“ ۱۵۷:۶ وَأَبُو نَعِيمٍ فِي ”الْحَلِيقَةِ“ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَسْتَمْنُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَفْرَزَ خَشْبَتَهُ عَلَى جِدَارِهِ“ -

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن مغلہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یعلیٰ محمد بن احمد بن عبد اللہ بن مروان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن منذر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن غصن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ شیطان کا جو چیلہ جتنا بڑا فتنہ پھیلاتا ہے، اس کو شیطان کے پاس اتنی زیادہ عزت دی جاتی ہے ✽

117/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) ابْنِ الزُّبَيْرِ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَرَّشَ إِبْلِيسُ عَلَى الْبَحْرِ فَيُتُّ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”ابن زبیر رضی اللہ عنہ“ کے واسطے سے حضرت ”جابر رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”شیطان پانی پر اپنا تخت بچھاتا ہے، اور اپنی ذریت کو دنیا میں پھیلا دیتا ہے، وہ لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرتے ہیں، ان میں جو جتنا زیادہ بڑا فتنہ برپا کرتا ہے، اس کو اتنی زیادہ عزت دی جاتی ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي (عَنْ) هِنَادِ النَّسْفِيِّ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عَثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ (عَنْ) الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْأَوَّلِ (عَنْ) مُصْعَبِ بْنِ الْمَقْدَامِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”ہناد نفی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن احمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عثمان بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن عبد الاول رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب بن مقدم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جس نے رسول اکرم ﷺ کی جانب جان بوجھ کر جھوٹ منسوب کیا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے ✽

118/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَى مَتَعِدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ“ کے واسطے سے حضرت ”ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس نے جان بوجھ کر میرے بارے میں جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔“

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَحْيَى النِّسَابُورِيِّ (عَنْ) الْجَارُودِ بْنِ يَزِيدَ (عَنْ) أَبِي

(۱۱۷) أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ ۳: ۲۳۲ وَمُسْلِمٌ (۲۱۵۳) -

(۱۱۸) أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ صَدْرُ الدِّينِ فِي ”مُسْنَدِ الْإِمَامِ“ (۲۸) وَابْنُ مَاجَةَ (۲۷) فِي الْمَقْدَمَةِ: بَابُ التَّفْلِيطِ فِي تَعْمِدِ الْكَذِبِ

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۸: ۵۷۴ وَاحْمَدُ ۳: ۳۹۰ وَابُو يَعْلَى (۱۲۰۹) -

حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن الحسن البزاز (عن) يحيى بن طلحة اليربوعي (عن) القاسم بن يزيد الجرمي عن أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(ورواه) (عن) محمد بن همام الشيرازي (عن) محمد بن يزيد (عن) حفص ابن عبد الله (عن) الهياج بن بسطام (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد الهمداني (عن) فاطمة بنت محمد بن حبيب* (عن) أبيها قال هذا كتاب حمزة فقرأت فيه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد بن الحسن بن علي قال هذا كتاب الحسين ابن علي فقرأت فيه أخبرنا يحيى بن حسن (عن) زياد عن أبيه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ*

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن علي بن ساوي السرخسي (عن) وهب ابن زمعة (عن) ابن المبارك (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(ورواه) أيضاً (عن) أبيه (و) سعيد بن ذاکر (عن) أحمد بن زهير (عن) المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن الحسن الخثعمي (عن) عباد بن يعقوب (عن) الحمامي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) أيوب بن هانء (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن رميح (عن) صالح بن محمد (عن) حماد بن أَبِي حَنِيفَةَ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن الحسن البزار (عن) بشر بن الوليد (عن) أبي يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(ورواه) (عن) محمد بن إسحاق السمسار (عن) جمعة بن عبد الله (عن) أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(ورواه) (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد ابن الحسن الشيباني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) المنذر بن محمد (عن) أبيه (و) (عن) أبي سهلان بشر بن سهل (عن) الفتح بن عمر كلاهما (عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(ورواه) (عن) أحمد بن يونس (عن) سعيد جناح (عن) صالح بن أحمد (عن) محمد بن شوكة (عن) القاسم بن الحكم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(ورواه) (عن) عبد الله بن محمد بن علي البلخي (عن) يحيى بن موسى (عن) محمد بن الميسر الصغاني (عن)

أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواه) (عن) عبد الله بن محمد بن علي الحافظ (عن) يزيد بن شيبان (عن) أبي قطن عمرو بن الهيثم القطمي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواه) أيضاً (عن) الحارث بن أسد بن الحارث (عن) عبيد الله بن المرزبان (عن) عبد الله بن أبي أسلم (عن) عمار بن بزيع عن أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) عبد الله بن إبراهيم المهلب (عن) علي ابن الحسن (عن) علي بن يزيد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) إبراهيم بن الوليد (عن) محمد بن الحارث عن أبيه (عن) محمد بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) يحيى بن زكريا (عن) حسين بن عبد الرحمن الكندي (عن) الصلت بن الحجاج (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد قال أعطاني إسماعيل بن محمد بن إسماعيل كتاب جده وكان فيه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) المنذر بن محمد عن أبيه (عن) عمه سعيد بن أبي الجهم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواه) (عن) محمد بن الحسن البزار (عن) بشر بن الوليد (عن) أبي يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى * (وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) محمد بن شوكة عن القاسم بن الحكم عن أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواه) عن ابن عقدة عن ابن أبي ميسرة عن أبي عبد الرحمن عن أَبِي حَنِيفَةَ * (قال الحافظ)

ورواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ حمزة بن حبيب والحسن بن زياد وأيوب ابن هانء والحماني وأبو قطن ومحمد بن الحسن وعلي بن يزيد وأسد بن عمرو والصلت بن الحجاج *

(وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر في مسنده (عن) الحسين بن محمد بن شعبة (عن) محمد بن عمران الهمداني (عن) بشر بن الحكم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *

(ورواه) عن أبي بكر القاسم بن عيسى العصار بدمشق (عن) عبد الرحمن ابن عبد الصمد عن جده (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواه) (عن) أبي علي محمد بن سعيد (عن) أبي فروة يزيد بن محمد (عن) أبيه (عن) سابق (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواه) (عن) الحسين بن الحسن (عن) أحمد بن عبد الله الكندي (عن) علي بن معبد (عن) محمد بن الحسن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(وآخره) أبو عبد الله بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي طالب ابن يوسف (عن) أبي محمد الجوهري (عن) أبي بكر الأبهري (عن) أبي عروبة الحراني عن جده عن محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى* (ورواه) عن المبارك بن عبد الجبار الصيرفي عن أبي محمد الجوهري (عن) الحافظ محمد بن المظفر بأسانيدهِ وألفاظهِ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابراہیم بن علی بن یحییٰ نیشاپوری رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”جارود بن یزید رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے روایت کیا ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن حسن بزاز رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن طلحہ یربوعی رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن یزید جرمی رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن ہمام شیرازی رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یزید رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص ابن عبد اللہ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”ہیان بن بسطام رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد ہمدانی رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”فاطمہ بنت محمد بن حبیب رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ حضرت ”حمزہ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن حسن بن علی رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، وہ کہتے ہیں: یہ حضرت ”حسین بن علی رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ کا تحریر ہے، میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: مجھے خبر دی ہے حضرت ”یحییٰ بن حسن رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ نے، انہوں نے حضرت ”زیاد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن علی بن سادی سرسی رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”وہب بن زمعہ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”ابن مبارک رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) اپنے ”والد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے اور حضرت ”سعید بن ذاکر رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن زہیر رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”مقری رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن حسن ثعمری رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن یعقوب رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو

”حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن ہانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن ریحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن حسن بزارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن ولیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابویوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن اسحاق سمسارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن عبد اللہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے اور حضرت ”ابوسہلان بن بشر بن ہلؒ“ کے واسطے سے، حضرت ”فتح بن عمرؒ“ سے، دونوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن یونسؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید جناحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن توکتؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی بلخیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن میسر صغانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علیؒ“

حافظ رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”یزید بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقطن عمرو بن یثیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) انہوں نے حضرت ”حارث بن اسد بن حارث رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید اللہ بن مرزبان رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن ابی اسلم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمار بن بزیج رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن ابراہیم مہلبی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن یزید رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن ولید رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حارث رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن زکریا رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن عبدالرحمن کندی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صلت بن جاج رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: حضرت ”اسماعیل بن محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ“ نے مجھے اپنے دادا کی کتاب دی، اس میں یہ تھا کہ انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”سعید بن ابوجہم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن حسن بزار رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن ولید رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”صالح بن احمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکت رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابن عقده رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابن ابی میسرۃ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام

اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے، ان راویوں کے اسماء یہ ہیں) ”حمزہ بن حبیب، حسن بن زیاد، ایوب بن ہانی، حمانی، ابوقطن، محمد بن حسن، علی بن یزید، اسد بن عمر اور صلت بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حسین بن محمد بن شعبہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عمران ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن حکم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوبکر قاسم بن عیسیٰ عصار رحمۃ اللہ علیہ“ سے (دمشق میں)، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عبد الصمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”دادا رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو علی محمد بن معید رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوفروہ یزید بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سابق رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حسین بن حسین رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرولنجی رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو طالب بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر ابہری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عمرو بجرانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”دادا رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرولنجی رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ سے ان کی اسانید اور الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

✽ جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جان بوجھ کر جھوٹ منسوب کیا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے گا ✽

119/ (أَبُو حَنِيفَةَ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعِمِدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

ﷺ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”شداد بن عبد الرحمنؒ“ اور حضرت ”ابوسعید خدریؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس نے جان بوجھ کر میرے بارے میں جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔“

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) محمود ابن والان (عن) حامد بن آدم (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة* (ورواه) أحمد بن محمد بن منذر بن محمد (عن) حسين بن محمد (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة* رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی*

(ورواه) (عن) القاسم بن عباد بن صالح بن محمد (عن) حماد بن أبي حنيفة (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی* (ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی*

(وآخر جہ) القاسم بن عبد الله البغلاني (عن) محمد بن عبد الله البغلاني (عن) محمود بن آدم (عن) أسد بن عمرو عن أبي حنيفة رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی*

(وآخر جہ) أبو عبد الله خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي سعيد محمد بن عبد الملك (عن) الحافظ أبي بكر أحمد بن محمد بن أحمد بن غالب الخوارزمي (عن) أبي حفص عمر بن محمد بن علي (عن) أحمد بن محمد بن إبراهيم (عن) أبي فروة (عن) أبيه (عن) سابق (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی* (وآخر جہ) أيضاً في نسخة فرواه عن أبي حنيفة بطوله وتماه*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”محمود بن والانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حامد بن آدمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ساتھ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن منذر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ساتھ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”قاسم بن عباد بن صالح بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ساتھ بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاسم بن عبد اللہؒ“ نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بغلانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمود بن آدمؒ“ سے

”سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروہی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سعید محمد بن عبد الملک رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب خوارزمی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حفص عمر بن محمد بن علی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوفروہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سابق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروہی رضی اللہ عنہ“ نے اپنے ایک نسخہ میں مفصل طور پر نقل کیا ہے۔

✽ خیر بہت زیادہ ہے لیکن اس کے کرنے والے بہت کم لوگ ہیں ✽

120/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) وَلَا دِ بْنِ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَدَنِيِّ (عَنْ) أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ كَثِيرٌ وَقَلِيلٌ فَاعِلُهُ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”ولاد بن داود بن علی مدنی رضی اللہ عنہ“ کے واسطے سے حضرت ”ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر بہت زیادہ ہے، لیکن اس کے کرنے والے بہت کم ہیں۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ مَهَاجِرٍ الْعَبْدِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو العباس بن عقدہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن حسین رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن مہاجر عبدی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ نیکیوں میں صلہ رحمی کا ثواب اور گناہوں میں جھوٹی قسم کا عذاب بہت جلدی ملتا ہے ✽

121/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَاصِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ (عَنْ) أَبِي سَلَمَةَ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا أُطِيعَ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ أَعْجَلَ ثَوَابًا مِنْ صَلَاةِ الرَّحْمِ وَلَا عَمَلٍ مِمَّا عُصِيَ اللَّهُ بِهِ أَعْجَلَ عِقُوبَةً مِنَ الْبَغْيِ وَالْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ تَدْعُ الدِّيَارَ بِلَاقِعٍ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”ناصح بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے حضرت ”ابو سلمہ رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱۲۰) أَخْرَجَهُ الْخَطِيبُ فِي "تَارِيخِ بَغْدَادَ" ۸: ۱۷۷، وَأَبُو نَعِيمٍ فِي "تَارِيخِ أَصْفَرِيَّانَ" ۱: ۲۰۳۔

(۱۲۱) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْبَرَاءِ" (۸۸۳) وَالْحَافِظُ صَدْرُ الدِّينِ الْعِصْلَفِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ"

(۲۰۷) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "السَّنَنِ الْكُبْرَى" ۱۰: ۲۵، وَفِي "تَعْبِ الْإِسْبَانِ" (۴۸۶۲) وَالطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" ۱: ۱۵۵۔

اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری والے کاموں میں سب سے جلدی ثواب ”صلہ رحمی“ کا ملتا ہے (یعنی دنیا میں بھی اس کا ثواب مل جاتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں میں بغاوت اور جھوٹی قسم ایسی چیزیں ہیں جن کا عذاب سب سے جلدی ملتا ہے، (یعنی دنیا میں بھی اس کا عذاب مل جاتا ہے) اور یہ (جھوٹی قسم) ملکوں کو کھنڈر بنا دیتی ہے۔

(آخر جہ) الحافظ أبو بکر أحمد بن محمد بن خالد بن خلی الکلاعی فی مسنده (عن) أبیه محمد بن خالد بن خلی (عن) محمد بن خالد الوهبی (عن) أبی حنیفة رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ نے (اپنی مسند میں ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) اپنے والد ”محمد بن خالد بن خلی رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خالد الوهبی رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جس کی بینائی زائل ہو جائے، وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت عطا فرماتا ہے ✽

122/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ أَذْهَبْتُ كَرِيمَتِي لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ حضرت ”عطیہ عوفی رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ کے واسطے سے حضرت ”ابن عمر رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں جس کی دو پیاری چیزیں (یعنی آنکھیں) لے لیتا ہوں (وہ اس پر صبر کرے تو) اس کا ثواب صرف جنت ہے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) إسماعيل بن بشر (عن) مقاتل ابن إبراهيم عن نوح بن أبي مريم عن أبي حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ نے حضرت ”اسماعیل بن بشر رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ سے، انہوں نے حضرت ”مقاتل ابن ابراہیم رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ سے، انہوں نے حضرت ”نوح بن ابی مریم رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ سے روایت کیا ہے۔

✽ قرآن کریم کو اپنی سریلی آوازوں کے ساتھ خوبصورت انداز میں پڑھو ✽

123/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ حضرت ”حماد رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ کے حوالے سے حضرت ”عمر بن خطاب رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قرآن کریم کو اپنی (سریلی) آوازوں کے ساتھ خوب

(۱۲۲) أخرجه احمد ۲۶۵:۲ والترمذی (۲۹۳۲) ابن حبان (۲۹۳۰) من حدیث ابی هريرة رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

(۱۲۲) أخرجه الطبرانی فی ”الکبیر“ (۱۱۱۱۳) و (۱۲۶۴۳) والربیعی فی ”مجمع الزوائد“ ۷: ۱۷۰ و محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (۲۷۵) وابن ابی شیبہ ۱۰: ۴۶۴۔

صورت کرو

(أخرجه) القاضی أبو بکر محمد بن عبد الباقي فی مسنده (عن) القاضی أبی المظفر ہناد بن ابراہیم النسیفی (عن) أبی الحسن الغمامی المقرئ (عن) أبی بکر الشافعی (عن) أحمد بن إسحاق بن صالح (عن) خالد بن خدّاش (عن) خوئلد الصفار (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) انہوں نے حضرت ”قاضی ابومظفر ہناد بن ابراہیم نسفی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن غمامی مقرئ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر شافعی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن اسحاق بن صالح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالد بن خدّاش رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”خوئلد صفار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا، اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا ☀

124/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ (عَنْ) زَرِّ (عَنْ) صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَ بَابًا مِنَ الْمَشْرِقِ مَسِيرَتُهُ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ لِلتَّوْبَةِ وَسَيُغْلَقُ وَيُفْتَحُ بِالْمَغْرِبِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَلَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ حضرت ”معاویہ بن اسحاق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، وہ حضرت ”صفوان بن عسال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مشرق کی جانب توبہ کا ایک دروازہ کھولا ہے اس کی مسافت ۵۰۰ سال ہے یہ دروازہ مغرب کی جانب کھلے گا اور یہ سورج کے مغرب کی جانب سے طلوع ہونے تک کھلا رہے گا، (جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا تب) اس وقت اگر کوئی ایمان لائے گا جو اس دن تک ایمان نہیں لایا تھا یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہیں کی تھی تو اس کا ایمان اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن علی (عن) ابن کاس (عن) ابراہیم بن مخلد (عن) عثمان بن عبد اللہ الأموی (عن) مسلمة بن سنان عن أبی حنیفۃ رَحِمَهُ اللہُ تَعَالٰی*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے اپنی سند میں حضرت ”احمد بن علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابن کاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن مخلد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عثمان بن عبد اللہ اموی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”مسلمہ بن سنان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جو انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا، وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہے ✽

125/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ عَطِيَّةِ الْعُرْفِيِّ (عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عطیہ عوفیؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابوسعید خدریؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو بندوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار نہیں ہے۔“

(أَخْرَجَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي رَمِيحٍ كِتَابَةً عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيٍّ الْحِمْرَانِيِّ (عَنْ سَعْدِ بْنِ يَزِيدَ الْفَرَاءِ عَنْ سَالِمِ بْنِ سَالَمٍ (عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن ابی رمیحؒ“ سے تحریری طور پر حضرت ”یحییٰ بن علی ہمرانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعد بن یزید فراءؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سالم بن سالمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ اپنی آوازوں کو قرآن کریم کی بدولت خوبصورت کرو ✽

126/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ حَسَنُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْآنِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ کے واسطے سے حضرت ”عمر بن خطابؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی آوازوں کو قرآن کے ساتھ خوبصورت بناؤ

(أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ بِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّ الْقِرَاءَةَ كَمَا رَوَى طَاوُسُ قَالَ إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ قِرَاءَةَ الَّذِي إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ حَسْبَتْهُ يَخْشَى اللَّهُ تَعَالَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا موقف ہے کہ ”(جیسا کہ طاؤس نے روایت کیا ہے) لوگوں میں سب سے اچھی قرأت اس کی شمار ہوگی کہ جب تم اس کو قرأت کرتے ہوئے سنو تو تمہیں پتا چلے کہ یہ اللہ سے ڈرتا ہے۔“

✽ خوش الحانی کی اجازت فقط قرآن کریم کو اچھے لہجے میں پڑھنے کے لئے ہے ✽

127/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَأْذَنْ لَشَيْءٍ إِذْنَهُ لِلصَّوْتِ

(۱۲۵) (أَخْرَجَهُ أَبُو يَعْقَبٍ (۱۱۲۲) وَأَحْمَدُ ۳۲۲:۳ وَ۷۴ وَ۷۵ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱۹۵۶) فِي الْبَرِّ وَالصَّلَاةِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ

الْبَلَدِ وَالطَّبْرَانِيِّ فِي "الْأَوْسَطِ" (۳۶۰۶) وَأَوْرَدَهُ الرَّسَيْسِيُّ فِي "مَجْمَعِ الزَّوَانِدِ" ۱۸۱:۸-

(۱۲۶) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَنَارِ" (۲۷۵) وَأَبْنُ أَبِي نَيْبَةَ ۶۶۴:۱۰ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي (۱۲۳)-

الْحَسَنُ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم بن محمدؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خوبصورت آواز کی اجازت صرف اس صورت میں دی ہے کہ قرآن کریم کو خوبصورت آواز میں پڑھا جائے۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى*

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✦ جو سورۃ الاخلاص سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے ✦

128/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ إِذَا قَرَأَ سُورَةَ اتَّبَعَهَا بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أُحِبُّهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ أَحَبَّكَ اللَّهُ بِحُبِّكَ آيَاهَا

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عوف بن عبد اللہ بن مسعودؒ“ سے، وہ حضرت ”عتبہ بن مسعودؒ“ (جو کہ حضرت ”عبد اللہ بن مسعودؒ“ کے بھائی ہیں) سے روایت کرتے ہیں: ایک آدمی کی عادت تھی کہ وہ جب بھی (نماز میں) کوئی سورت پڑھتا تو اس کے بعد ”قل هو الله احد“ پڑھتا، اس بات کا ذکر رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کیا گیا، آپ ﷺ نے اس سے اس کی وجہ پوچھی، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھے اس سورت سے محبت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اس سورت سے محبت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرتا ہے۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في نسخة فرواه عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى*

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✦ اپنے بارے میں نفاق کا خوف ہی ایمان کی علامت ہے، منافق کو خود پر نفاق کا خوف نہیں ہوتا ✦

129/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) جَوَابِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ (عَنِ) الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ أَنَّ إِنْشَانَا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْيَفَاقَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ ذَلِكَ مُنَافِقٌ فَأَبْشُرْ

(۱۲۷) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۲۷۷)

(۱۲۸) أخرجه احمد ۴: ۱۶۱ وابن حبان (۷۹۲) والترمذي (۲۹۰۱) في فضائل القرآن: باب ما جاء في سورة الاخلاص والدارمي ۲: ۶۶ في فضائل القرآن: باب في فضل (قل هو الله احد) من حديث انس بن مالك رضي الله عنه

(۱۲۹) ... قلت: وقد اخرج مسلم ۱: ۱۱۹ (۱۲۳) عن ابي هريرة قال: جاء ناس من اصحاب رسول الله عليه وسلم فسألوه انا نجد في انفسنا ما يتعظم احدنا ان يتكلم به فقال: وقد وجدتموه قالوا نعم قال: ذاك صريح اليمان -

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”جواب بن عبید اللہ تیمیؒ“ اور حضرت ”حارث بن سویدؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ”عمر بن خطابؓ“ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! میں اپنے اوپر نفاق کا خوف کھاتا ہوں۔ حضرت ”عمرؓ“ نے فرمایا: سبحان اللہ جو منافق ہوتا ہے اس کو اپنے اوپر نفاق کا ڈر نہیں ہوتا۔ تجھے مبارک ہو۔ (کہ تو منافق نہیں ہے)

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أبی العباس أحمد بن محمد بن سعید عن إسماعیل بن محمد بن أبی کثیر الفارسی عن مکی بن إبراهیم عن أبی حنیفة رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی*

(وأخرجه) الحافظ الحسین بن محمد بن خسرو فی مسنده عن أبی الفضل أحمد ابن الحسن بن خیرون (عن) خاله أبی علی (عن) أبی عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر الأشنانی (عن) إسماعیل بن محمد بن أبی کثیر القاضي (عن) مکی بن إبراهیم (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ* (وأخرجه) القاضي الأشنانی بإسناده المذكور إلى أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں حضرت ”ابو عباس احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن محمد بن ابو کثیر فارسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل احمد ابن حسن بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اپنے ماموں ابو علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشنانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن محمد بن ابو کثیر قاضیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی اشنانیؒ“ نے اپنی مذکورہ اسناد حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ تک پہنچا کر روایت کیا ہے۔

✦ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا ✦

130/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) وَاصِلِ بْنِ حَيَّانٍ الْأَسَدِيِّ الْكُوفِيِّ (عَنْ) أَبِي وَائِلٍ (عَنْ) حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”واصل بن حیان اسدی کوفیؒ“ سے، وہ حضرت ”وائلؒ“ کے حوالے سے حضرت ”حذیفہؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قات (چغلخو) جنت میں نہیں جائے گا“

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) الجعابی (عن) محمد بن عبید الله (عن) عبد الرحمن بن

(۱۳۰) أخرجه ابن حبان (۵۷۶۵) ومسلم (۱۰۵ X ۱۶۹) فی الایمان: باب غلط تمریم النمیمة والطیالسی (۴۲۱) واحمد: ۳۹۷: ۵ والصمدی (۴۴۳) والبزری (۶۰۵۶) فی الادب: باب ما یکره من النمیمة۔

یحییٰ (عن) سحیم (عن) محمد بن الحسن (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے، حضرت ”جعابی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالرحمن بن یحییٰ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سحیم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جس نے رسول اکرم ﷺ کی جانب جان بوجھ کر جھوٹ منسوب کیا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے

131/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي رُوْبَةَ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَصْرِيِّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”ابوروبہ شداد بن عبدالرحمن بصری رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے حضرت ”ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس نے جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے“

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّيْبِرِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ* (وَرَوَاهُ) أَيْضًا (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) مَنْذَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَسَدِ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے

✽ جس نے رسول اکرم ﷺ کے حوالے سے وہ بات بیان کی جو آپ ﷺ نے نہیں کہی، وہ جہنمی ہے

132/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا وَقَالَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”قاسم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ“ سے، وہ اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ کے واسطے سے

(۱۳۱) أخرجه أحمد ۳: ۳۹۰ والطحاوی فی شرح مسند الآثار (۴۰۲) والخطیب فی تنقیح العلم ۳: ۲۰۰ مسلم (۲۰۰۴)۔

(۱۳۲) أخرجه الحافظ صدر الدين الحسكفي فی مسند الامام (۲۸) وابن ماجه (۲۷) فی المقدمة: باب التفليظ فی تعدد الكذب على رسول الله عليه وسلم وقد تقدم۔

حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ باندھا اور میرے حوالے سے وہ کچھ بیان کیا جو میں نے نہیں کہا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

(أخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن إبراهيم بن زيادة الزيات (عن) عمر بن حميد (عن) علي بن غراب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بن زیادہ زیات رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن حمید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن غراب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ اللہ تعالیٰ کو وہ نماز زیادہ پسند ہے جس میں دعا لمبی مانگی جائے ✽

133/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مَيْمُونِ بْنِ سَيَّاهِ الْبَصْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ فَقَالَ إِنِّي أَصَلِي بِخَمْسٍ مِائَةِ آيَةٍ فَتَعَجَّبَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى طُولُ الْقُنُوتِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”میمون بن سیاہ بصری رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں: ایک آدمی حضرت ”حسن بصری رضی اللہ عنہ“ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نماز میں ۵۰۰ آیات پڑھتا ہوں، حضرت ”حسن بصری رضی اللہ عنہ“ کو اس پر بہت تعجب ہوا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو وہ نماز سب سے زیادہ پسند ہے جس میں دعا زیادہ لمبی مانگی جائے۔

(أخرجہ) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي العباس ابن عقدة (عن) القاسم بن محمد (عن) أبي بلال (عن) أبي يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس ابن عقدة رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بلال رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ایک ایسی دعا جس کو انسان مخلص ہو کر مانگ لے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ✽

134/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) لَاحِقِ بْنِ الْعِزَّارِ الْيَمَانِيِّ (عَنْ) أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ جُرْمِهِ إِنْ كَانَ مُخْلِصًا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”لاحق بن عیزار یمنی رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے حضرت ”ابو ذر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے مخلص ہو کر یہ دعا مانگی:

(۱۳۳) اضرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۲۹۹:۱ والحمیری (۱۲۷۶) و”مسلم“ (۱۶۴) فی صلاة المسافرين والبسرقی فی ”السنن الکبریٰ“ ۸:۳-

(۱۳۴) اضرجه الحاكم فی ”المستدرک“ ۱۱۸:۲۰۵۱۱:۱ والمتقی السندی فی ”الکنز“ (۲۱۰۶) والبخاری فی ”التاریخ الکبیر“

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

(آخر جہ) الحافظ طلحہ بن محمد فی مسندہ (عن) أحمد بن محمد بن عبیدہ المقرئ (عن) أحمد بن حفص
(عن) علی بن عبد اللہ (عن) إبراہیم بن طہمان (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”احمد بن محمد بن عبیدہ مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حفص رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن طہمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے

☀ قبر میں تین سوالات ہونگے، پہلا سوال اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہوگا ☀

135/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ (عَنْ) أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) أُمِّ هَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْقَبْرِ ثَلَاثُ سُؤَالٍ (عَنْ) اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَدَرَجَاتٍ فِي الْجَنَّاتِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عِنْدَ رَأْسِكَ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”اسماعیل بن عبد الملک رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابو صالح رحمہ اللہ“ کے حوالے سے سیدہ ”ام ہانی رحمہا اللہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر میں تین سوال ہونگے، ان میں ایک سوال اللہ تبارک و تعالیٰ کے بارے میں ہوگا اور جنت میں مختلف درجات ہیں۔ اور قرآن کریم کی تلاوت (قبر میں) تیرے سر کے پاس ہوگی۔ اس لئے تم قرآن کریم کی تلاوت پابندی سے کیا کرو۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری عن أحمد بن محمد بن سعيد عن أحمد الطالقانی (عن) أبي جعفر محمد بن القاسم عن أبي مقاتل السمرقندی (عن) أَبِي حَنِيفَةَ

* (آخر جہ) الحافظ طلحہ بن محمد فی مسندہ (عن) أحمد بن محمد بن سعيد بهذا الإسناد سواء *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد طالقانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن قاسم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مقاتل سمرقندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ جس طرح سابقہ اسناد ہے۔

☀ جس نے بھوکا رہنا گوارا کر لیا، لیکن محرمات کا مرتکب نہ ہوا، وہ جنت کی نعمتیں کھائے گا ☀

136/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ (عَنْ) أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ جَاعَ وَاجْتَنَبَ الْمَحَارِمَ وَلَمْ يَأْكُلْ مَالَ الْمُسْلِمِينَ بَاطِلًا إِلَّا

أَطْعَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”اسماعیل بن عبد الملکؒ“ اور حضرت ”ابو صالحؒ“ کے واسطے سے سیدہ ”ام ہانیؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو مومن بھوکا رہا، محرمات سے دور رہا، اس نے مسلمانوں کا مال ناحق نہ کھایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جنت کی نعمتیں کھلائے گا“

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) محمد بن أحمد الطالقانی (عن) أبي جعفر محمد بن القاسم الطالقانی (عن) أبي مقاتل السمرقندی (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد طالقانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن قاسم طالقانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مقاتل سمرقندیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✽ ماں باپ کا نافرمان، کینہ پرور کو سب سے سخت عذاب ہوگا ✽

137/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ (عَنْ) أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) أُمِّ هَانٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلْعَاقُ وَالْمَشَاحِنُ وَسَيِّئُ التَّقَاضِي وَأَنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مَدِينَةً مِنْ مَسْلُكٍ إِذْفَرٍ فِي جَنَّةٍ عَدْنٍ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا كُلُّ سَمَحٍ فِي تَقَاضِيهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”اسماعیل بن عبد الملکؒ“ سے، وہ حضرت ”ابو صالحؒ“ کے واسطے سے سیدہ ”ام ہانیؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے سخت عذاب تین لوگوں ہوگا ○ ماں باپ کا نافرمان - ○ کینہ پرور - ○ بد تمیزی کے ساتھ اپنے حق کا مطالبہ کرنے والا - اور جنت عدن میں اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا اذفر اور مشک کا ایک شہر ہے اس میں صرف وہ لوگ داخل ہونگے جو احسن انداز میں تقاضا کرنے والے ہیں۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد (عن) أبي عبد الله محمد بن أحمد الطالقانی (عن) أبي جعفر محمد بن القاسم (عن) أبي مقاتل السمرقندی (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”ابو العباس احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن قاسمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مقاتل سمرقندیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✽ جس نے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے ✽

138/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ مُسْرُوقٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ (عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✦✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”سعید بن مسروقؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم تیمیؒ“ کے حوالے سے حضرت ”انس بن مالکؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس نے جان بوجھ کر میرے بارے میں جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔“

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) صالح بن أبي رميح كتابة (عن) نصر بن يحيى (عن) أبي زياد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”صالح بن ابی رمیحؒ“ سے تحریری طور پر روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”نصر بن یحییٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✦ سورة البقرة کی آیت نمبر ۲۰۳ میں لائتم علیہ کا مطلب ہے کہ یہ اس کو معاف ہے ✦

139/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَى) قَالَ مَغْفُورٌ لَهُ ✦✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابراہیم تیمیؒ“ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ (البقرة: 203)

”تو جو جلدی کر کے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

کا مطلب ہے کہ اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(آخر جہ) الحافظ ابن خسر و فی مسنده (عن) أحمد بن علي بن محمد الخطيب (عن) محمد ابن أحمد الخطيب (عن) علي بن ربيعة (عن) الحسن بن رشيق (عن) محمد ابن محمد بن حفص (عن) صالح بن محمد (عن) حماد بن أبي حنيفة (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن علی بن محمد خطیبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد خطیبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ربیعہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشیقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محمد بن حفصؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

(۱۳۸) أخرجه الحافظ صدر الدين المصكفي في "مسند الامام" (۴۰) وابو يعلى (۲۹۰۹) وأحمد (۲۷۸:۳) وأطيا السی (۳۸:۱) (۹۷) وقد تقدم -

(۱۳۹) أخرجه الطبرانی في "الكبير" (۹۰۲۸) وابن أبي شيبة (۵۹:۴) في الصحيح: في قوله تعالى: (فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه) وأوردته الريسمي في "مجمع الزوائد" ۳۱۸:۶ -

☀ جو مشورہ مانگے، اس کو اچھا مشورہ دو، غلط مشورہ دینا خیانت ہے ☀

140/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) شَيْبَانَ (عَنْ) عَبْدِ الْمَلِكِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَشَارَكَ فَأَشْرَهُ بِالرُّشْدِ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَقَدْ خَنْتَهُ

✦ ✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”شیبانؒ“ اور حضرت ”عبدالملکؒ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے ان کو یہ حدیث حضرت ”ابو ہریرہؓ“ کے حوالے سے بیان کی ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو تم سے مشورہ مانگے اس کو نیک مشورہ دو، اگر تم نے اس کو درست مشورہ نہ دیا تو تم نے اس سے خیانت کی“

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) الْحَسَنِ ابْنِ يَزِيدَ بْنِ يَعْقُوبَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرَانَ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ الْحَكَمِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”حسن بن یزید بن یعقوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عمرانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

☀ نیکیوں سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے، گناہوں کے ارتکاب سے رزق میں کمی ہوتی ہے ☀

141/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ (عَنْ) ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَأَنَّ الْعَبْدَ لَيَحْرُمَ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ

✦ ✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”سفیان ثوریؒ“ سے، وہ حضرت ”عبداللہ بن عیسیٰؒ“ کے واسطے سے حضرت ”عبداللہ بن ابی جعدؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ثوبانؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمر میں اضافہ صرف نیکی کرتی ہے، اور تقدیر کو صرف دعا بدل سکتی ہے اور بندہ گناہ کا ارتکاب کر کے اپنے حصے کے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْأَنْصَارِيُّ (عَنْ) أَبِي الْمُظَفَّرِ هِنَادِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الْفَقِيهِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَالِكِيِّ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ عَمْرِو الدَّارِقَطْنِيِّ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّرَابِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُبَارَكِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الدِّينَوْرِيِّ (عَنْ) أَبِي نَعِيمٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ*

(۱۴۰) أَخْرَجَهُ الْمُصَافِي صَدْرُ الدِّينِ الْمُصْطَفَى فِي "مُسْنَدِ الْأَمَامِ" (۴۷۶) وَالْبُخَارِيُّ فِي "الْأَدَبِ الْمَفْرُودِ" (۲۵۹) بِابٍ اَنْهَمُ مِنْ اَشَارِ عَلِيٍّ اَخِيهِ بِغَيْرِ رُشْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "السَّنَنِ الْكُبْرَى" ۱۱۲:۱۰ وَاحْمَدُ ۳۲۱:۲ وَالْمَالِكِيُّ فِي "الْمُسْتَدْرَكِ" ۱۳۱:۴- (۱۴۱) أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي "شَرْحِ مُسْئَلِ الْأَنْتَارِ" (۲۰۶۹) وَاحْمَدُ ۲۷۷:۵ وَابْنُ مَاجَةَ (۹۰) وَ (۴۰۲۲) وَابْنُ هِبَانَ (۸۷۲) وَابْنُ الْمُبَارَكِ فِي "الزُّهْدِ" (۸۶) وَاطْبَرَانِيُّ فِي "الْكَبِيرِ" (۱۴۴۲)۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”ابومظفر ہناد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فقیہ حسن بن محمد بن حسن مالکی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن علی بن عمر دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر احمد بن محمد بن حسن ضراب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد العزیز بن مبارک بن محمد دینوری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ کبریائی اللہ تعالیٰ کی چادر اور عظمت اس کا ازالہ ہے، جس نے یہ اختیار کیں، وہ جہنم میں جائے گا ✽

142/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ (عَنْ) أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعِظْمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِي جَهَنَّمَ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ“ سے، وہ حضرت ”ابو مسلم الاغر رحمۃ اللہ علیہ“ (جو کہ حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ کے ساتھی ہیں) کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کبریائی میری چادر ہے، عظمت میرا زار ہے جس نے ان میں سے کوئی چیز بھی مجھ سے چھینی، میں اس کو دوزخ میں ڈال دوں گا۔“

(أَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَسْرٍ وَفِي مُسْنَدِهِ عَنْ أَبِي السَّعْدِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْخَطِيبِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ رَشِيقٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) حَمَادِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”سعود احمد بن علی ابن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد خطیب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشیق رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حفص رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ اگر دل درست ہو تو سارا جسم درست ہے، یہ بیمار ہو تو سارا جسم بیمار ہوتا ہے ✽

143/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ (عَنْ) الشَّعْبِيِّ (عَنْ) النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ بِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ وَإِذَا سَقُمَتْ سَقُمَ بِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ

(۱۴۲) أخرجه المصنف في مسند الامام (۴۵۴) وابن حبان (۳۲۸) والطحاوي (۲۳۸۷) وابو

داود (۴۰۹۰) في اللباس: باب ما جاء في الكبر والحميد (۱۱۴۹) واحمد (۲۴۸: ۲۴۸)

(۱۴۳) أخرجه احمد (۲۴۷: ۲۴۷) والحميد (۲: ۹۱۹) والطحاوي (۷۸۸) وعبد الرزاق (۲: ۳۷۶) -

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حسن بن عبید اللہؒ“ سے، وہ حضرت ”شععیؒ“ کے واسطے سے حضرت ”نعمان بن بشیرؒ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان میں ایک لوتھڑا ہے، اگر وہ درست ہو تو پورا جسم درست ہوتا ہے، اور وہ بیمار ہو جائے تو پورا بدن بیمار ہو جاتا ہے، خبردار! وہ دل ہے۔

(وأخرجه) أبو محمد البخاری (عن) صالح بن أبي رميح (عن) خلف بن شاذان (عن) عمه (عن) أبي حمزة السكري (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”صالح بن ابی رمیحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”خلف بن شاذانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اپنے چچاؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حمزہ سگریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✦ حلال اور حرام تو واضح ہیں، جو مشتبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور عزت کی حفاظت کر لی ✦

144/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ ابْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدْ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حسن بن عبید اللہؒ“ اور حضرت ”شععیؒ“ کے حوالے سے حضرت ”نعمان بن بشیرؒ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، لیکن ان کے درمیان کچھ امور مشتبہات ہیں، جو شخص ان مشتبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت دونوں کو محفوظ کر لیا۔“

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن إبراهيم بن زياد الرازي عن عمرو بن حميد (عن) سليمان بن عمرو (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بن زیاد رازیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمرو بن حمیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سلیمان بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✦ نیکیوں میں صلہ رحمی کا ثواب اور گناہوں میں بغاوت کا عذاب بہت جلد ملتا ہے ✦

145/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَاصِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ (عَنْ) أَبِي سَلَمَةَ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ

(۱۴۴) (أخرجه ابن هبان (۷۲۱) والنسائي ۳۲۷:۸ في الاثرية: باب الحمت على ترك الشبهات والبغاري (۲۰۵) في البيوع: باب الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات واور داود (۲۳۲۹) في البيوع: باب في اجتناب الشبهات- (۱۴۵) (أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۸۸۳) (والحافظ صدر الدين المصكفي في "مسند الامام" (۲۰۷) (والبيهقي في "السنن الكبرى" ۳۵:۱۰ واسحاق بن راهويه في "السنن" ۲۷۱:۵ (والطبراني في "الوسط" ۱۹:۲ (۱۰۹۲) وعبد الرزاق (۲۰۳۱) -

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا عَصَى اللَّهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْجَلَ عِقَابًا مِنَ الْبُغْيِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَطِيعَ اللَّهَ تَعَالَى بِهِ أَسْرَعَ ثَوَابًا مِنَ الصَّلَاةِ وَالْيَمِينِ الْفَاجِرَةُ تَدْعُ الدِّيَارَ بِبَلَاغٍ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنيفه رحمہ اللہ“ حضرت ”ناصح بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ“ کے واسطے سے حضرت ”ابوسلمہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے حضرت ”ابو ہریرہ رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں میں بغاوت ایسی چیز ہے جس کا عذاب بہت جلدی مل جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری والے کاموں میں سے صلہ رحمی ایسی چیز ہے جس کا ثواب سب سے جلدی مل جاتا ہے، اور جھوٹی قسم ملکوں کو برباد کر دیتی ہے۔

(أخرجه) الحافظ محمد بن المظفر في مسنده (عن) أبي الحسين عبد الصمد بن علي بن محمد (عن) الحسين بن جعفر بن محمد (عن) جعفر بن حميد (عن) علي بن طبيان (عن) أبي حنيفة رحمه الله تعالى* (وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رحمه الله تعالى*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”ابو حسین عبد الصمد بن علی بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن جعفر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن حمید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن طبيان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنيفه رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنيفه رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✽ کسی میں موجود برائی بیان کرنا غیبت ہے، وہ برائی جو اس میں نہ ہو تو اس کو بہتان کہتے ہیں ✽

146/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ إِذَا قُلْتَ فِي الرَّجُلِ مَا فِيهِ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ قُلْتَ فِيهِ مَا لَيْسَ

فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنيفه رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں اگر تم نے کسی شخص کی وہ برائی بیان کی جو اس میں پائی جاتی ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر تم نے اس کی ایسی برائی بیان کی جو اس میں نہیں پائی جاتی تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔

(أخرجه) الحافظ أبو بكر أحمد بن محمد بن خالد بن خلی الكلاعی في مسنده و (عن) أبيه محمد بن خالد بن خلی (عن) محمد بن خالد الوهبي (عن) أبي حنيفة رحمه الله تعالى*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں اپنے والد حضرت ”محمد بن خالد بن خلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنيفه رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

147/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَاصِحِ بْنِ عَجَلَانَ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ (عَنْ) أَبِي سَلَمَةَ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

✦ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "ناصح بن عجلان رحمہ اللہ" سے، وہ حضرت "یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ" کے واسطے سے، حضرت "ابو سلمہ رحمہ اللہ" کے حوالے سے حضرت "ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ الْحَكَمِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد رحمہ اللہ" نے حضرت "احمد بن ابوصالح رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "قاسم بن حکم رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

حکومت ایک امانت ہے، لیکن یہ قیامت کے دن رسوائی کا باعث ہوگی

148/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي غَسَّانَ (عَنْ) الْحَسَنِ (عَنْ) أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْإِمَارَةُ أَمَانَةٌ وَهِيَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَذَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ وَإِنِّي ذَلِكُ

✦ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "ابو غسان رحمہ اللہ" سے، وہ حضرت "حسن رحمہ اللہ" کے حوالے سے حضرت "ابو ذر رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "حکومت ایک امانت ہے، اور یہ قیامت کے دن ذلت و رسوائی کا باعث ہے، البتہ جو مستحق ہو کر اس کو لے اور تمام ذمہ داریاں پوری کرے (اس کے لئے باعث ندامت نہیں) لیکن اے ابو ذر! تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔"

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) حَمْدَانَ بْنِ ذِي النُّونِ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ بَشِيرٍ وَأَحْمَدَ بْنَ الْحُسَيْنِ كُلَّهُمْ (عَنْ) مَكِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) عَمِّهِ جَبْرِيلَ بْنِ يَعْقُوبَ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ نَصْرِ الْعَتَكِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ وَأَبِي مِقَاتِلَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمَادِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَجَنْدِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) النَّضْرِ

(۱۶۷) اخرجہ الحافظ صدر الدین المصنفی فی "مسند الامام" (۳۲)۔

(۱۶۸) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (۹۱۵) والحافظ صدر الدین المصنفی فی "مسند

الامام" (۴۸۹) ومسلم (۱۸۲۵) فی الامارة: باب كراهية الامارة بغير ضرورة واحمد ۱۷۳:۵ وابن سعد فی "الطبقات"

۱۷۴:۴ والحاكم فی "المستدرک" ۹۲:۴۔

بن محمد عن أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواہ) (عن) عبد اللہ بن عبد اللہ بن شریح (عن) علی بن خشرم عن یحییٰ ابن نصر بن حاجب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواہ) (عن) أبی أسامة بن زید بن یحییٰ الفقیہ البلخی (عن) یحییٰ بن موسیٰ (عن) عبد الحمید الحماني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حمدان بن ذی النون واسماعیل بن بشیر واحد بن حسین کلیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمد رحمہ اللہ“ نے اپنے چچا حضرت ”جبریل بن یعقوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن نصر عسکلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے اور حضرت ”ابو مقاتل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمد رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الواحد بن حماد بن حارث نجدی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نضر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمد رحمہ اللہ“ نے حضرت ”عبد اللہ بن عبد اللہ بن شریح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن خشرم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ ابن نصر بن حاجب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ابو اسامة بن زید بن یحییٰ الفقیہ بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الحمید حماني رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے

✽ مشرق میں ایک توبہ کا دروازہ ہے جس کی مسافت ۷۰۰ برس ہے ✽

149/ (أَبُو حَنِيفَةَ) سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ إِسْحَاقَ (عَنْ) زُرٍّ (عَنْ) صَفْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَتَحَ بَابًا بِالْمَشْرِقِ مَسِيرَةَ سَبْعِ مِائَةِ خَرِيفٍ لِلتَّوْبَةِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”معاویہ بن اسحاق رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”زر رحمہ اللہ“ کے واسطے سے حضرت ”صفوان رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے مشرق میں ایک توبہ کا دروازہ کھولا ہے جس کی مسافت ۷۰۰ برس ہے۔“

(آخر جہ) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخی فی مسنده (عن) أبی سعید أحمد بن عبد الجبار (عن)

أبي القاسم التنوخي (عن) أبي القاسم بن الثلاث (عن) أبي العباس بن عقدة (عن) أبي محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب المازني قال وفيما كتب إلى زكريا بن يحيى النيسابوري وحدثني قبيصة الطبري عنه (عن) عثمان بن عبد الله الأموي (عن) سلمة بن سنان الأنصاري الكوفي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروہیؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوسعید احمد بن عبد الجبارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم تنوخیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم بن ثلاثؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوالعباس بن عقدةؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب مازنیؒ“ سے، وہ فرماتے ہیں: حضرت ”زکریا بن یحییٰ نیشاپوریؒ“ نے جو احادیث لکھ کر مجھے بھیجیں اور جو احادیث حضرت ”قبيصة طبريؒ“ نے روایت کی ہیں، انہوں نے حضرت ”عثمان بن عبد اللہ امویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سلمة بن سنان انصاري کوفيؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

☆ ایک ایسی دعا جس کے ثواب تک صرف وہی پہنچ سکتا ہے جو یہی دعا پڑھے ☆

150/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ (عَنْ) أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى فِي كِتَابِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ اللَّهِ مَلَكَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَسْبِقْهُ بِفَضْلِ عَمَلٍ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ أَوْ أَكْثَرَ فَإِنْ قَالَ ذَلِكَ مَسَاءً كَانَ لَهُ كَذَلِكَ

✦ ✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہؒ کے حوالے سے حضرت ”ابو امامہؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى فِي كِتَابِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ اللَّهِ مَلَكَ كُلِّ شَيْءٍ اسی طرح الحمد لله بھی کہا، یعنی

(الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى فِي كِتَابِهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَلَكَ كُلِّ شَيْءٍ)

اس کے ثواب کے برابر صرف وہی پہنچ سکتا ہے جو یہ دعا پڑھے گا، اور اگر شام کے وقت کوئی یہ پڑھتا ہے تب اس کے ثواب تک بھی کوئی نہیں پہنچ سکتا صرف وہی پہنچ سکتا ہے جس نے یہ دعا پڑھی ہو۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَيْدٍ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ

(۱۵۰) أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ ۲۴۹:۵ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ ۵۱۳:۱ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى (۱۳۲) وَالطَّبْرَانِيُّ فِي

الْكَبِيرِ (۷۹۸۷) بِالْفَاظِ أَخْرَجَ -

(عن) أبيه (عن) أبي يوسف عن أبي حنيفة*

(وأخرجه) القاضى عمر بن الحسن الأثنانى (عن) القاسم بن محمد بن حماد (عن) أبى بلال الأشعرى عن أبى يوسف عن أبى حنيفة رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى*

(وأخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخى فى مسنده (عن) أبى الفضل بن خيرون (عن) خاله (عن) أبى على (عن) أبى عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضى الأثنانى بإسناده المذكور إلى أبى حنيفة رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”علی بن محمد بن عبیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن عبد الملک بن عبد ربہؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اثنانیؒ“ نے حضرت ”قاسم بن محمد بن حمادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بلال اشعرىؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخیؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو الفضل بن خيرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”ماموںؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی اثنانیؒ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ تک پہنچا کر حدیث بیان کی ہے۔

☆ جبریل امین علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ میں تحفہ لاتے ہیں تو خود بھی خوش ہوتے ہیں ☆

151/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) لَيْثٍ (عَنْ) مُجَاهِدٍ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ لَمْ يَأْتِهِ فِي مِثْلِهَا قَطُّ ضَاحِكًا مُسْتَبْشِرًا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَ إِلَيْكَ سُبْحَانَهُ بِهَدِيَّةٍ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ وَمَا هِيَ تِلْكَ الْهَدِيَّةُ وَذُكِرَ فِي الْحَدِيثِ يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”لیثؒ“ سے، وہ حضرت ”مجاہدؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابن عباسؒ“ سے روایت کرتے ہیں، ایک مرتبہ حضرت جبریل امین علیہ السلام اکرم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بڑی حسین و جمیل شکل و صورت میں ہنستے مسکراتے حاضر ہوئے، اس سے پہلے کبھی بھی اتنے خوش دکھائی نہیں دیئے، انہوں نے آکر حضور ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کیا، پھر کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے آپ کی خدمت میں ایک خوبصورت تحفہ بھیجا ہے، رسول اکرم ﷺ نے پوچھا: اے جبریل! وہ تحفہ کیا ہے؟ اس کے بعد مفصل حدیث بیان کی۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں ”یا من اظهر الجمیل وستر القبیح“ (اے وہ ذات جو ہماری اچھائیوں کو ظاہر کرتا ہے اور ہماری برائیوں پر پردہ ڈالتا ہے) الخ۔

(أخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخى فى مسنده قال قرأت فى تاريخ بخارى لأبى عبد الله

محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بغنجار (عن) ابی محمد سهل بن عثمان (عن) القاسم بن محمد بن العلیل (عن) ابراہیم ابن المہدی (عن) ابی سعید حاتم بن نصر (عن) ابی العباس البخاری (عن) ابی حذیفہ (عن) مقاتل (عن) حفص بن مسلم (عن) ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروئنی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف غنجار رحمہ اللہ“ کی کتاب تاریخ بخاری میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد سهل بن عثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن محمد بن علیل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم ابن مہدی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سعید حاتم بن نصر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو العباس بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حذیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقاتل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن مسلم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ جو قرآن نہیں پڑھ سکتا، وہ یہ دعا پڑھ لے تو اس کو کفایت کرے گی ☆

152/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْسَكِيِّ الدِّمَشْقِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رُجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَعَلَّمَنِي مَا يُجْزِيْنِي عَنْهُ فَقَالَ لَهُ، قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ فَقَالَ هَذَا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَمَالِي فَقَالَ قُلْ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَاعْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ابراہیم بن عبد الرحمن سکسکی دمشقی رحمہ اللہ“ کے واسطے سے حضرت ”عبد اللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا: میں قرآن سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا، آپ مجھے کوئی آسان سی چیز سکھا دیجئے جو مجھے کفایت کرے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھو

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“

اس بندے نے کہا: یہ تو میرے رب کے لئے ہے، میں اپنے لئے کیا مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا مانگا کرو

”اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَاعْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي“

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ بْنِ عِبَادٍ الْمُرُوزِيِّ (عَنْ) سَهْلِ بْنِ عَمَارٍ (عَنْ) الْجَارُودِ بْنِ يَزِيدٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(۱۵۲) اخرجہ احمد ۴: ۳۵۳ وابو داود (۸۳۲) وبنیوی فی ”شرح السنۃ“ (۶۱۰) ودارقطنی فی ”السنن“ ۱: ۳۱۴ وعبید الرزاق (۲۷۴۷) والمہدی (۷۱۷) - اخرجہ المصنف فی ”مسند الامام“ (۵۰۳) والطبری فی ”التفسیر“ ۱۲: ۱۲۸ قلت: وقد اخرج سعید بن منصور وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو السیخ والبیہقی فی ”معجم الاصبان“ عن الضحاك انه سئل عن قوله: (انا نراك من المصنمين) ما كان احسان يوسف عليه السلام! قال: كان اذا مرض انسان في السجن قام عليه واذا ضاق عليه المکان او سع له واذا احتاج جمعه له كذا الدر المنثور ۴: ۵۳۷ الطبع الجديد -)

(وأخرجه) الحافظ ابن خسرو فی مسنده (عن) أبی الفضل بن خیرون (عن) خاله أبی علی (عن) أبی عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضی عمر الأشنانی (عن) محمد بن زرعة بن شداد (عن) سهل بن عمار البلخی (عن) الجارود بن یزید (عن) أبی حنیفة رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى *

(وأخرجه) القاضی عمر الأشنانی بإسناده (عن) محمد بن زرعة بن شداد (عن) سهل بن عمار البلخی (عن) الجارود بن یزید (عن) أبی حنیفة رحمه الله *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن تمیم بن عباد مروزی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سهل بن عمار رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جارود بن یزید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو الفضل بن خیرون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالہ ابو علی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشنانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن زرعة بن شداد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سهل بن عمار بلخی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جارود بن یزید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر اشنانی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”محمد بن زرعة بن شداد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سهل بن عمار بلخی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جارود بن یزید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۲۶ کی تشریح ☆

153/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) سَلَمَةَ بْنِ نَبِيْطٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاهِمٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ (عَنْ) هَذِهِ الْآيَةِ (نَبْنُنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ) مَا كَانَ إِحْسَانُهُ قَالَ كَانَ إِذَا رَأَى مُضِيقًا عَلَيْهِ وَسِعَ لَهُ وَإِذَا رَأَى مَرِيضًا قَامَ عَلَيْهِ وَإِذَا رَأَى مُحْتَاجًا سَأَلَ لَهُ، وَجَمَعَ لَهُ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”سلمۃ بن نبیط رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ”ضحاک بن مزاحم رضی اللہ عنہ“ کے پاس تھا کہ ان سے کسی شخص نے اس آیت کے بارے میں پوچھا

نَبْنُنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (یوسف: 36)

”ہمیں اس کی تعبیر بتائیے بیشک ہم آپ کو نیکو کار دیکھتے ہیں“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس میں ان کا احسان کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا احسان یہ تھا کہ جب وہ ان کے حالات تنگ دیکھتے تو ان پر وسعت کر دیتے، کسی کو مریض دیکھتے تو اس کی خوب تیمارداری کرتے، کسی کو محتاج اور ضرورت مند دیکھتے تو فنڈ جمع کر کے اس کو دیتے

(أخرجه) أبو عبد الله بن خسرو فی مسنده (عن) أبي السعد أحمد بن علي بن محمد الخطيب (عن) علي بن ربيعة (عن) الحسن بن رشيق (عن) محمد بن حفص (عن) صالح بن محمد الترمذی (عن) ~~عن~~ بن أبي حنیفة (عن) أبی حنیفة رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خضر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سعید احمد بن علی بن محمد خطیب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشیق رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حفص رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد ترمذی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی تھی ✽

154/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ وَحَمَادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ أُذِنَ لِمَحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”علقمہ بن مرثد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، وہ حضرت ”حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ“ کے واسطے سے، حضرت ”عبد اللہ بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے ان کے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی والدہ مرحومہ کی قبر مبارک کی زیارت کی اجازت دی گئی تھی۔

(أَخْرَجَهُ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ الْحَدِيثَ بَطُولَهُ *

اس پوری حدیث کو مکمل طوالت کے ساتھ حضرت ”امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✽ سیدہ اسماء بنت عمیس اپنے دو بیٹوں کو دم کروانے کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لائیں ✽

155/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي نَجِيحٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنٍ لَهَا مِنْ جَعْفَرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِمَا أَلْعَيْنَ فَارْفِهِمَا قَالَ نَعَمْ إِذَا لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدْرَ لَسَبَقْتُهُ الْعَيْنُ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”عبد اللہ بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، وہ حضرت ”نجیح رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے حضرت ”عبد اللہ بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے ہیں سیدہ ”اسماء بنت عمیس رحمۃ اللہ علیہا“ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنا ایک بیٹا لائیں جو کہ حضرت ”ابوبکر“ سے تھا اور ایک بیٹا لائیں جو حضرت ”جعفر“ سے تھا، اور کہنے لگی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ڈر ہے کہ کہیں ان کو نظر نہ لگ جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دم کر دیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے نکل سکتی ہے تو وہ نظر ہے۔

(۱۵۴) أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ ۳۵۹:۵ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۴۶۳:۴ وَالنَّسَائِيُّ فِي "الْقَنْدَرِ فِي ذِكْرِ عُلَمَاءِ سَمَرْقَنْدَ" ۱۲۴:۱ وَالْحَاكِمُ فِي "الْمُسْتَدْرَكِ" ۲۷۵:۱۔

(۱۵۵) أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي "تَرْغِ مَعَانِي الْأَثَارِ" ۳۲۷:۴ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي "الْكَبِيرِ" ۳۷۷:۲۴ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۵۷:۸ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْرَافٍ (۲۰۵۹) وَالنَّسَائِيُّ فِي "الْكَبَرِيِّ" (۷۵۳۷) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "السَّنَنِ الْكَبَرِيِّ" ۳۴۹:۹۔

(أخرجه) اليحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) إبراهيم بن محمد بن شهاب (عن) عبيد الله بن عبد الرحمن الواقدي مولى المهدي (عن) أبيه (عن) محمد بن الحسن عن أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*
(وأخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي طالب بن يوسف (عن) أبي محمد الجوهري (عن) أبي بكر الأبهري (عن) أبي عروبة الحراني (عن) جده (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*
○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”ابراہیم بن محمد بن شہابؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن عبد الرحمن واقدی مولى مہدیؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو طالب بن یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر ابہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عروبة حرانیؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”داداؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے ایک یہودی نو جوان کو بار بار تبلیغ کر کے بالآخر اسلام قبول کرنے پر راضی کر لیا ✽

156/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ (عَنْ) ابْنِ بُرَيْدَةَ (عَنْ) أَبِيهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ انْهَضُوا بِنَا نَعُودُ جَارَنَا الْيَهُودِيَّ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي الْمَوْتِ فَسَأَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَظَنَرِ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَظَنَرِ إِلَى أَبِيهِ فَلَمْ يَكَلِّمْهُ أَبُوهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَظَنَرِ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ أَشْهَدُ لَهُ فَقَالَ الْفَتَى أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَ بِي نَسَمَةً مِنَ النَّارِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“، حضرت ”علقمہ مرشدؒ“ سے، وہ حضرت ”ابن بریدہؒ“ کے حوالے سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے، آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو ہم اپنے پڑوسی یہودی کی تیمارداری کرنے جا رہے ہیں، رسول اکرم ﷺ اس کے گھر تشریف لے گئے، اس پر نزع کا عالم طاری تھا، رسول اکرم ﷺ نے اس کی خیریت دریافت کی، پھر فرمایا: تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے اپنے والد کی جانب دیکھا، اس کا باپ کچھ نہ بولا، رسول اکرم ﷺ نے اس کو پھر فرمایا: تم گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے پھر اپنے والد کی

جانب دیکھا، اس بار بھی اس کا والد خاموش رہا، رسول اکرم ﷺ نے تیسری بار پھر ارشاد فرمایا: تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے پھر اپنے باپ کی جانب دیکھا، اس کے باپ نے کہا: گواہی دے دو، اس نوجوان نے کہا ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں“ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں آس اللہ کے لئے ہیں جس نے میرے سبب ایک شخص کو دوزخ میں جانے سے بچالیا۔“

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن الأشرس بن موسى السلمی (عن) الجارود بن يزيد (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواه) أيضاً (عن) قبيصة بن الفضل بن عبد الرحمن الطبري (عن) إسحاق بن إبراهيم الفارسي (عن) سعد بن الصلت (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواه) (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى * (ورواه) (عن) محمد بن يزيد بن خالد البخاری الكلاباذي (عن) الحسن بن محمد بن رشيق (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة غير أنه لم يجاوز به علقمة ابن مرثد (عن) النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الحديث سواء * (ورواه) (عن) صالح بن أحمد بن أبي مقاتل (عن) سويد بن يحيى (عن) محمد بن الحسن الهمداني (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواه) (عن) أحمد بن عبد الرحمن بن خالد الرازي القلانسي (عن) عبد الله ابن الجراح (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة غير أنه قال فأتيناه فقال كيف أنت وكيف حالك ثم قال يا فلان اشهد أن لا إله إلا الله الحديث إلى قوله الحمد لله الذي أعتق بي رقبة من النار *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي (عن) محمد بن الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله *

(وأخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البخعي في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) أبي علي بن شاذان (عن) القاضي أبي نصر بن اشكاب (عن) عبد الله بن طاهر (عن) إسماعيل بن توبة القزويني (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواه) أيضاً (عن) أبي الغنائم محمد (عن) ابن أبي عثمان (عن) أبي الحسن زرقويه (عن) أبي سهل بن زياد (عن) الحسن بن محمد بن حاتم (عن) سعيد بن يحيى الأموي *

(وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشثاني (عن) الحسن بن سلام (عن) عيسى بن أبان (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة * ثم قال محمد وبه نأخذ ولا بأس بعبادة اليهودي والنصراني والمجوس وهو قول أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (وأخرجه) أيضاً في نسخه فرواه (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رحمہ اللہ“ نے حضرت ”محمد بن اشرس بن موسیٰ سلمیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جارود بن یزید رحمہ اللہ“

”سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”قیصۃ بن فضل بن عبد الرحمن طبریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن ابراہیم

فارسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعد بن صلتؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”محمد بن رضوانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلامؒ“ سے، انہوں نے

حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”محمد بن یزید بن خالد بخاری کلاباذیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن محمد بن

رشیقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ اس میں

حضرت ”عالمہ بن مرشدؒ“ نے تجاوز نہیں کیا ہے، انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے حدیث روایت کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”صالح بن احمد بن ابو مقاتلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سوید بن

یحییٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”احمد بن عبد الرحمن بن خالد رازی قلانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ ابن

جراحؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ لیکن اس میں یہ

الفاظ بھی موجود ہیں ”پھر ہم ان کے پاس گئے، رسول اکرم ﷺ نے اس کا حال چال پوچھا، پھر فرمایا: اے فلاں! تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ

کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے یہ حدیث یہاں تک بیان کی ”اس اللہ کا شکر ہے جس نے میری بدولت ایک شخص کو دوزخ سے

آزاد فرمایا۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمدؒ“

سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن یحییٰ بن سعید امویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام

اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروطنیؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

ابو الفضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی بن شاذانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابو نصر بن

اشکابؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن طاہرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ قزوینیؒ“ سے، انہوں نے

حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروطنیؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

ابو الغنائم محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابن ابی عثمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن زرقویہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”

ابو ہبل بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن محمد بن حاتمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن یحییٰ امویؒ“ سے روایت

کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانیؒ“ نے حضرت ”حسن بن سلامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن

ابان رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔
 ○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمد رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہودی، نصرانی اور مجوسی کی عیادت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
 حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کا یہی موقف ہے۔
 ○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور نسخے میں بھی ذکر کیا ہے، وہ بھی انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ نیکی پر رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے ☆

157/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ (عَنْ) سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ (عَنْ) أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ
 ✦ ✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”علقمہ بن مرثد رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے ان کے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا، نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) أَبِي بَكْرِ بْنِ بَشَارٍ (عَنْ) إِسْحَاقَ بْنِ يَوْسُفَ الْأَزْرَقِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *
 (وَأَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ خُسْرٍ وَابُلْخِي فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) أَبِي يَاسِرِ بْنِ بَنْدَارٍ (عَنْ) أَبِي طَالِبِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ (عَنْ) أَبِي بَكْرِ بْنِ مَالِكِ الْقُطَيْعِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) إِسْحَاقَ بْنِ يَوْسُفَ الْأَزْرَقِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر بندار بن بشار رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن یوسف ازرق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو الفضل بن خیرون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یاسر بن بندار رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو طالب بن ابوبکر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر بن مالک قطیعی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن یوسف ازرق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ قبرستان میں جا کر سلام کرنے کا سنت طریقہ ☀

158/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ (عَنْ) ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْمَقَابِرِ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”علقمہ بن مرثدؒ“ سے، وہ حضرت ”ابن بریدہؒ“ کے حوالے سے ان کے ”والدؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ جب قبرستان تشریف لے جاتے تو یوں سلام کرتے السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ مسلمانوں کے شہر والو! تم پر سلامتی ہو، عنقریب ہم بھی تم میں ملنے والے ہیں ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے ہیں۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ مَنْصُورِ بْنِ نَصْرِ الصَّغَانِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”صالح بن منصور بن نصر صغانیؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”نصر بن عبد الکریمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

☀ رسول اکرم ﷺ کے گھوڑے، گدھے، تلوار اور نچر کے اسمائے گرامی ☀

159/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَجَلَانَ الْأَمْوِيِّ الْجَزَرِيِّ الْأَفْطَسِيِّ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الْمُرْتَجَزُ - وَحِمَارٌ يُقَالُ لَهُ يَعْفُورٌ - وَسَيْفٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْفَقَارِ - وَبَعْلَةٌ يُقَالُ لَهَا ذُلْدُلٌ - وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ إِلَّا سَمَاهُ بِاسْمٍ يُحِبُّهُ وَكَانَ يَأْتِيهِ الرَّجُلُ لَهُ اسْمٌ مُسْتَنَكِرٌ فَيَسْمِيهِ بِاسْمٍ حَسَنٍ - جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ فَقَالَ شِهَابٌ فَقَالَ بَلْ أَنْتَ هِشَامٌ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”سالم بن عجلان اموی جزیری افطسیؒ“ حضرت ”سعید بن جبیرؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابن عباسؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا تھا، اس کا نام ”مرتجز“ تھا، آپ ﷺ کا ایک گدھا تھا اس کا نام ”یعفور“ تھا، آپ ﷺ کی ایک تلوار تھی، اس کا نام ”ذوالفقار“ تھا، آپ ﷺ کا

(۱۵۸) اخرجہ البیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ ۷۹:۴ واصلہ ۳۵۳:۵ واصلہ ۹۷۵ (وابن ماجہ ۱۵۴۷) والبیہقی فی ”شرح السنة“ (۱۵۵۵) (وابن السنی فی ”عمل اليوم والليلة“ (۱۰۹۱)۔

(۱۵۹) اخرج احمد ۷۵:۶ والطیالسی (۱۵۰۱) والبخاری فی ”الادب المفرد“ (۸۲۵) والطبرانی فی ”الوسط“ (۲۴۰۸) والحاکم فی ”المستدرک“ ۲۷۶:۴ عن عائشة قالت: سمع النبي عليه وسلم رجلاً يقول لرجل: ما اسمك! قال: شهاب. فقال: أنت هشام۔

ایک فخر تھا، اس کا نام ”دلّیل“ تھا، رسول اکرم ﷺ کی جو بھی چیز تھی، آپ ﷺ نے اس کا بہت پسندیدہ نام رکھا ہوا تھا، آپ ﷺ کے پاس اگر کوئی شخص ایسا آتا جس کا نام اچھا نہ ہوتا، آپ ﷺ اس کا بہت اچھا نام رکھ دیتے تھے، ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں آیا، آپ ﷺ نے اس کا نام پوچھا، اس نے اپنا نام ”شہاب“ بتایا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم (آج سے شہاب نہیں ہو بلکہ آج سے تم) ہشام ہو۔“

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) أحمد بن عبد الله التستري (عن) محمد بن عبد الله الراسبي البصري (عن) علي بن عاصم بن فيروز (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ تستریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ راسبی بصریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن عاصم بن فیروزؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ منکرین تقدیر پر اللہ تعالیٰ کی اور انبیاء کرام کی لعنت ہے، ان سے کلام کرنا منع ہے ✽

160/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ (عَنْ) سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ (عَنْ) أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ الْقَدْرِيَّةَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ وَلَا رَسُولٍ إِلَّا لَعَنَهُمْ وَنَهَى أُمَّتَهُ عَنْ كَلَامِهِمْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت علقمہ بن مرثدؒ سے، وہ حضرت سلیمان بن بریدہؒ کے حوالے سے ان کے ”والدؒ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ”قدریہ“ (اس فرقے کے بنیادی عقائد میں سے یہ ہے کہ بندہ اپنے تمام افعال کفر و معصیت کا خالق خود ہی ہے۔ اور ان اعمال کے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہونے کا انکار کرتے ہیں) پر لعنت فرمائی، اللہ کے نبی اور رسول نے ان پر لعنت کی ہے، اور اپنی امتوں کو ان کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاري عن غيلان بن يعقوب العلاف (عن) صالح بن يحيى بن غيلان (عن) أبيه (عن) عبد الملك بن بزيغ (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”غیلان بن یعقوب علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن یحییٰ بن غیلانؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الملک بن بزیغؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ امام اعظم فرماتے ہیں: میں نے حضرت زید بن علی بن حسین سے زیادہ حاضر جواب کوئی نہیں دیکھا ✽
 161/ (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحْضَرَ جَوَابًا مِنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ قُلْتُ لَهُ أَقْدَرَ اللَّهُ الْمَعَاصِيَ
 قَالَ أَفَيْعَصِي قَهْرًا فَأَلْقَمَنِي حَجَرًا
 ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”زید بن علی بن حسینؒ“ سے زیادہ حاضر جواب
 کوئی شخص نہیں دیکھا، میں نے ایک دفعہ ان سے کہا: کیا اللہ تعالیٰ گناہ پر قادر ہے؟ انہوں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ کی زبردستی نافرمانی کی
 جاسکتی ہے؟ اس طرح انہوں نے مجھے لا جواب کر دیا۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَزِيدَ الْحَارِثِيِّ
 (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادَ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) مُطَلِّبِ بْنِ زِيَادَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحْضَرَ جَوَابًا مِنْ زَيْدِ بْنِ
 عَلِيٍّ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوالعباس بن
 عقدہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن احمد بن یزید حارثیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد بن عمرؒ“ سے، انہوں
 نے حضرت ”مطلب بن زیادؒ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کو یہ فرماتے ہوئے
 سنا ہے ”میں نے حضرت ”زید بن علیؒ“ سے زیادہ حاضر جواب کوئی شخص نہیں دیکھا“

✽ جو شخص ان پانچ چیزوں کی معیت میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا ✽

162/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) يُونُسَ بْنِ زُهْرَانَ (عَنْ) الْحَشْخَاشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى بِخُمْسٍ أَعْتَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّارِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”یونس بن زہرانؒ“ کے حوالے سے حضرت ”خشخاشؒ“ سے
 روایت کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے پانچ چیزوں کی معیت میں ملے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بخش
 دے گا (وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) (۱) سبحان اللہ (۲) الحمد للہ (۳) لا الہ الا اللہ (۴) اللہ اکبر (۵) لا حول ولا قوۃ الا باللہ

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَتِيْبَةَ (عَنْ)
 الْحَسَنِ بْنِ مَالِكٍ نَسِيبِ بْنِ أَبِي عَنَانَ (عَنْ) زَافَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوالعباس بن
 عقدہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن مالک نسیب بن ابی عنانؒ“ سے

(۱۶۲) اخرج احمد ۴: ۴۴۳ والحاكم في المستدرک ۱: ۵۱۱ وابن سعد في الطبقات ۶: ۵۸ وابن حبان (۸۳۳) عن مولى
 رسول الله عليه وسلم قال ”بخ بخ لخمس ما اتقلسن في الميزان: لا اله الا الله والله اكبر وسبحان الله والحمد لله...“

سے، انہوں نے حضرت ”زافر بن سلیمانؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے

☀ سب سے اچھا شخص وہ ہے جو خود قرآن پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے ☀

163/ (أَبُو حَنِيفَةَ) وَشُعْبَةُ وَمِسْعَرٌ وَسَفْيَانٌ وَقَيْسٌ كُلُّهُمْ (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ (عَنْ) سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ (عَنْ) عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”شعبہؓ“ اور حضرت ”مسعرؓ“ اور حضرت ”سفیانؓ“ اور حضرت ”قیسؓ“ کے واسطے سے حضرت ”علقمہ بن مرثدؓ“ سے، وہ حضرت ”سعد بن عبیدہؓ“ سے، وہ حضرت ”عبد الرحمن سلمیؓ“ کے حوالے سے حضرت ”عثمان بن عفانؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو خود قرآن پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خُسْرٍ وَابُلْخِي فِي مُسْنَدِهِ عَنْ كِتَابِ تَارِيخِ بَخَارِي لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلِيمَانَ بْنِ كَامِلٍ يَعْرِفُ بَغْنَجَارَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (عَنْ) أَبِي عَلِيٍّ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْجَبَالِ الرَّازِي وَكَانَ عَلَى حَسْبَةِ بَخَارِي (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) سَلِيمَانَ بْنِ الرَّبِيعِ (عَنْ) كَادِحِ الزَّاهِدِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ وَشُعْبَةَ وَمِسْعَرٍ وَسَفْيَانَ وَقَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ* (وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي (عَنْ) الْقَاضِي أَبِي يَعْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْفَرَاءِ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَالِكِ الْبَيْعِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ رَبِيعَةَ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ بِسَامٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؓ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بغنجارؓ“ کی کتاب تاریخ بخاری کے حوالے سے روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”محمد بن موسیٰ بن جعفرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی بکر بن عبد اللہ بن محمد بن خالد بن یزید جبال رازیؓ“ سے (بخاری کے رہنے والے تھے) انہوں نے اپنے ”والدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”سلیمان بن ربیعؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”کادح زاہدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔ نیز حضرت شعبہؓ، مسعرؓ، حضرت سفیانؓ اور حضرت قیسؓ سے بھی مروی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقیؓ“ حضرت ”قاضی ابو یعلیٰ محمد بن حسن بن الفراءؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن مالک بن بیعؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن احمد بن ربیعہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبید بن ناصحؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن بسامؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے

(۱۶۳) أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ ۵۷:۱ وَالْبَخَارِيُّ (۵۲۷) فِي فَضَائِلِ الْقُرْآنِ: بَابُ خَيْرِ كَمَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ وَأَبُو دَاوُدَ (۱۴۵۲) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ ثَوَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالتَّرْمِذِيُّ (۲۹۰۹) فِي ثَوَابِ الْقُرْآنِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ -

☆ بچھو سے حفاظت کی دعا ☆

164/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ الصِّرَفِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ عَقْرُبٌ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي لَمْ يَضُرَّهُ عَقْرُبٌ حَتَّى يُصْبِحَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ہیثم بن حبیب صیرفیؒ“ سے، وہ حضرت ”ابو صالحؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابو ہریرہؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کے وقت یہ دعا مانگی اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اس کو شام تک بچھو نہیں کاٹے گا اور جو شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا اس کو صبح تک بچھو نہیں کاٹے گا۔

(أَخْرَجَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) نَصْرِ بْنِ أَحْمَدَ الْكِنْدِيِّ وَمُحَمَّدَ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ عَمْرَانَ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ الْحَكَمِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ* (وَرَوَاهُ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْأَصْفَهَانِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ رَبِيعَةَ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ الْمَغِيرَةِ (عَنْ) الْحَكَمِ عَنْ زُفَرٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ عَقْرُبٌ يَوْمَئِذٍ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي لَمْ يَضُرَّهُ لَيْلَتَهُ* (وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ الْحَسَنِ الْبَزَارِيِّ (عَنْ) بَشْرِ بْنِ الْوَلِيدِ (عَنْ) أَبِي يَوْسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ (عَنِ) الْهَيْثَمِ (عَنْ) ذَكْوَانَ فِيمَا أَحْسَبَ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ لَفْظِ زُفَرٍ* (وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) شُعَيْبِ بْنِ أَيُّوبَ (عَنْ) أَبِي يَحْيَى الْحَمَّانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ (وَأَخْرَجَهُ) الْخَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) شُعَيْبِ بْنِ أَيُّوبَ (عَنْ) أَبِي يَحْيَى الْحَمَّانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ (وَأَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبُلْخِيُّ فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ الْخِطَّاطِ الْمَقْرِي (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَوْسِتِ الْعَلَّافِ (عَنْ) الْقَاضِي عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْنَانِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَعْمُورِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ شَوْكَةَ (عَنْ) قَاسِمِ بْنِ الْحَكَمِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ* (وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عَمْرِو بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْنَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ هَذَا إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”نصر بن احمد کندی اور محمد بن منذر بن سعیدؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”محمد بن عمرانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؓ“ نے حضرت ”عبداللہ بن محمدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن ربیعہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکمؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اگر وہ صبح کے وقت طلوع آفتاب سے پہلے تین مرتبہ پڑھ لے گا تو شام تک اس کو کوئی بچھونقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر وہ شام کے وقت پڑھ لے گا تو پوری رات کوئی بچھونہیں کاٹے گا۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؓ“ نے حضرت ”محمد بن حسن بزارؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن ولیدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسفؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔
حضرت ”یثیمؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ذکوانؓ“ سے (میرے خیال کے مطابق) انہوں نے حضرت ”ابو ہریرہؓ“ سے انہی الفاظ میں روایت کیا ہے جو حضرت ”زفرؓ“ کی روایت کے ہیں۔ انہوں نے احمد بن محمدؓ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمدؓ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن زبیرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؓ“ نے حضرت ”صالح بن احمدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوبؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماتیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؓ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوبؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماتیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہؓ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوالفضل بن خیرونؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر خیاط مقریؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبداللہ بن دوست علافؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن محمد عورؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکتؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔
اور اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانیؓ“ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جس نے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے ✽

165/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”عطیہ عوفیؓ“ کے حوالے سے حضرت ”ابوسعید خدریؓ“ سے

روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔

(آخر جہ) القاضی أبو بکر محمد بن عبد الباقي (عن) أبي بكر الخطيب (عن) أحمد بن الحسين السكري (عن) جده علي بن عمر (عن) أبي بكر محمد بن الحسن بن علي بن حامد البخاري (عن) عبد الله بن يحيى السرخسي (عن) الحسن بن المبارك (عن) إسماعيل بن عياش (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقيؒ“ نے حضرت ”ابو بکر خطیبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حسین سکرىؒ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”علی بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر محمد بن حسن بن علی بن حامد بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن یحییٰ سرخسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن مبارکؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن عیاشؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جس نے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے ✽

166/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ (عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”یحییٰ بن سعید انصاریؒ“ کے واسطے سے حضرت ”انس بن مالکؒ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے جان بوجھ کر میرے بارے میں جھوٹ بولا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے“

(آخر جہ) أبو محمد البخاري (عن) صالح بن أبي رميح (عن) علي بن الحسن ابن بشر (عن) داود بن المحبر (عن) القاسم بن معن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”صالح بن ابی رمیحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن حسن ابن بشرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”داود بن محبرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن معنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ایسی ذمہ داری قبول نہیں کرنی چاہئے جو نبھانہ سکتے ہوں ✽

167/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَذُلَّ نَفْسَهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَذُلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَطِيقُ

(۱۶۶) أخرجه المصنف في "مسند الامام" (۴۰) وابو يعلى (۲۹۰۹) واحمد ۲۷۸:۳ والطبرانی (۲۸) برقم (۹۷) -

(۱۶۷) أخرجه الطبرانی في "الكبير" (۱۳۵۰۷) وفي "الوسط" (۵۳۵۷) والبزار (۳۳۲۳) - كشف الاستار - واورده الريثی فی "مجمع الزوائد" ۲۷۴:۷ وفي "مجمع البحرين" ۱۴۳:۴ (۴۳۹۵) -

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبداللہ بن دینارؒ“ کے حوالے سے حضرت ”عبداللہ بن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مومن کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ خود کو ذلیل کرے، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ بندہ خود کو کیسے ذلیل کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے اوپر خود ایسی ذمہ داری ڈال لیتا ہے جس کو وہ نبھا نہیں سکتا۔“

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) أبي سعيد البجيري في كتابه (عن) أحمد بن سعيد (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”ابوسعید بخیریؒ“ سے ان کی کتاب کے حوالے سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✦ قرآن کے ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں ✦

168/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ (عَنْ) أَبِي الْأَحْوَصِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَرْفٍ تَتْلُوهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ الْم حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ فَبِتِلْكَ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عاصم بن ابی النجودؒ“ سے، وہ حضرت ”ابوالاحوصؒ“ کے حوالے سے حضرت ”عبداللہ بن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں قرآن کریم کے ہر حرف کی تلاوت کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ ”الم“ ایک حرف ہے بلکہ الف الگ حرف ہے، لام الگ اور میم الگ حرف ہے۔ اس طرح ان حروف کی تلاوت پر تیس نیکیاں ملتی ہیں۔

(أخرجه) أبو عبد الله بن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل أحمد بن خيرون (عن) أبي علي الحسن بن أحمد بن شاذان (عن) القاضي أبي بكر بن أشكاب (عن) عبد الله بن طاهر القزويني (عن) إسماعيل بن توبة القزويني (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوالفضل احمد بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعلی حسن بن احمد بن شاذانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابوبکر بن اشکابؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن طاهر قزوینیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ قزوینیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✦ چھیننے والا الحمد للہ کہے، سننے والا یرحمنا اللہ وایاک کہے ✦

169/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَقُلْ

يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ وَلْيَقُلْ الَّذِي عَطَسَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن سلیمانؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں جب کسی کو چھینک آئے تو وہ ”الحمد لله“ پڑھے، سننے والا ”يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ“ کہے، پھر چھینکنے والا کہے ”يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكَ“

(أخرجه) محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✦ راہ گیزوں سے مذاق کرنا اور ان سے جاہلانہ سلوک کرنا بڑی برائیاں ہیں ✦

170/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ (عَنْ) أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) أُمِّ هَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ الْمُنْكَرُ الَّذِي كَانُوا يَأْتُونَ قَالَ يَحْبِقُونَ وَيَسْخَرُونَ مِنْ أَهْلِ الطَّرِيقِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”سماک بن حربؒ“ سے، وہ حضرت ”ابو صالحؒ“ کے حوالے سے سیدہ ”ام ہانیؓ“ سے روایت کرتے ہیں سیدہ ام ہانیؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ لوگ جن برائیوں کا ارتکاب کیا کرتے تھے وہ کیا برائیاں تھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ راستے سے گزرنے والوں سے مذاق کیا کرتے تھے، اور ان سے جاہلانہ سلوک کرتے تھے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) صالح بن أبي رميح (عن) الحسن بن سلام السواق (عن) عبيد الله بن موسى (عن) أَبِي حَنِيفَةَ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”صالح بن ابی رمیحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن سلام سواقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✦ تفرقہ ڈالنے والا واجب القتل ہے ✦

171/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) زِيَادِ بْنِ عُلَاقَةَ (عَنْ) عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَيَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ آتَاكُمْ لِيَشْتِ أَمْرَكُمْ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ فَاقْتُلُوهُ كَأَيُّنَا مَنْ كَانَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”زیاد بن علقمہؒ“ کے حوالے سے حضرت ”عرفجہؒ“ سے روایت

(۱۶۹) (أخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۲۰۰) قلت: وقد اخرج الطبراني في "الكبير" (۹۹۹۸) عن عبد الله قال: كان رسول الله ﷺ يعلمنا اذا عطس احدنا ان نشتمه۔

(۱۷۰) (أخرجه) الحافظ في "مسند الامام" (۵۰۷) (واحد ۳۶۱: ۴۲۴ والطبري في "التفسير" ۱۴۵: ۲۰) والبخاري في "التاريخ الكبير" ۱۹۶: ۶ (وذكر ابن كثير في "التفسير" في تفسير هذه الآية وعزاه لاحمد۔

(۱۷۱) (أخرجه) ابن حبان (۴۴۰۶) والطحاوي (۱۲۲۴) (واحد ۲۶۱: ۲۶۱) ومسلم (۱۸۵۲) (۵۹) في الامارة: باب حكم من فرو امر المسلمين وهو مجتمع وابوداود (۴۷۶۲) في السنة: باب قتل الخوارج۔

کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد تم پر طرح طرح کی مصیبتیں آئیں گی، ان میں جو بھی تمہارے پاس تمہاری اجتماعیت اور اتفاق کو بکھیرنے کے لئے آئے (یعنی تمہارے اندر اختلافات پیدا کرنے کے لئے آئے) تم اس کو مار ڈالو، وہ کوئی بھی ہو۔

(آخر جہ) الحافظ محمد بن المظفر فی مسنده (عن) أبی محمد عبد الله بن محمد الدمشقی (عن) أحمد بن عبيد ابن ناصح (عن) صالح بن بیان (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (ورواه) (عن) محمد بن سليمان (عن) عثمان بن أبی شیبہ (عن) أمه (عن) العوام ابن حوشب (عن) زیاد بن علاقة (عن) عرفة الحديث *

(وأخرجه) الحافظ ابن خسر البلیخی فی مسنده (عن) المبارك بن عبد الجبار الصیرفی (عن) أبی محمد الحسن بن علی الفارسی (عن) محمد بن المظفر الحافظ یاسناده إلى أبی حنیفة *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو محمد عبد اللہ بن محمد دمشقی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبيد ابن ناصح رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن بیان رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے

○ اسی حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”محمد بن سليمان رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عوام بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زیاد بن علاقہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عرفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے مفصل حدیث بیان کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروثی رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد حسن بن علی فارسی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مظفر حافظ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ انسان کی خوبیوں میں سب سے اچھی چیز حسن اخلاق ہے ☆

172/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ (عَنْ) أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”زیاد بن علاقہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے حضرت ”اسامہ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”اسامہ بن شریک رحمۃ اللہ علیہ“ بیان کرتے ہیں، میں رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا، دیہاتی لوگ آپ ﷺ سے پوچھا کرتے تھے: یا رسول اللہ ﷺ بندے کو جو بھلائی عطا کی گئی ہے، اس میں سب سے اچھی چیز کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اخلاق۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) حاتم بن موسى (عن) إسحاق بن القاسم (عن) محمد بن عبيد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”حاتم بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن قاسمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✽ رسول اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا تھا کہ ہر مسلمان کے ساتھ بھلائی کریں ✽

173/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُمِرَ بِالنَّصْحِ لِكُلِّ

مُسْلِمٍ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”زیاد بن علقہؒ“ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ کو ہر مسلمان کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا گیا تھا۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) علي بن محمد ابن عبد الرحمن السرخسي (عن) محمد بن حميد (عن) علي بن مجاهد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حمیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن مجاہدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✽ نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر رسول اکرم ﷺ کی بیعت کی جاتی تھی ✽

174/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ (عَنْ) جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”زیاد بن علقہؒ“ کے حوالے سے حضرت ”جریر بن عبد اللہ بجلّیؒ“ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی پر رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

(أخرجه) الحافظ محمد بن المظفر في مسنده (عن) عبد الله بن محمد (عن) أحمد بن عبيد بن ناصح (عن) صالح بن بيان (عن) أبي حنيفة

(ورواه) (عن) عبد الله بن محمد بن عبد العزيز (عن) خلف بن هشام (عن) أبي عوانة (عن) زياد بن علقاة* (ورواه) بطريق آخر غير طريق أبي حنيفة*

(وأخرجه) الحافظ ابن خسر و البلخي في مسنده (عن) المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي محمد الحسن

(١٧٣) أخرجه المحصفي في "مسند الامام" (٤٥٣) وابن حبان (٤٥٤٦) والطبراني في "الكبير" (٢٤١٤) وابوداود

(٤٩٤٥) في الادب: باب في النصيحة والنسائي ١٤٠: ٧ والبيري في "السنن الكبرى" ٢٧١: ٥-

(١٧٤) وقد تقدم وهو الحديث السابق-

بن علی الفارسی (عن) محمد بن مظفر الحافظ بإسناده المذكور إلى أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*
 ○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبید بن صالح رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن بیان رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خلف بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عوانہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زیاد بن علاقہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔
 ○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک دوسری اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کا تذکرہ نہیں ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروثی رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد حسن بن علی فارسی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْإِيمَانِ وَالتَّصَدِيقِ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدْرِ وَالشَّفَاعَةِ وَغَيْرِهِ

(دوسری فصل: میں ایمان لانے، قضاء و قدر پر اور شفاعت وغیرہ کا یقین رکھنے کا بیان ہے)

✽ حضرت جبریل امین علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ میں دین سکھانے کے لئے بھی سائل کے انداز میں آتے ہیں ✽

175/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَلْقَمَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي صُورَةٍ شَابٍ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ أَدْنُو فَقَالَ أَدْنُو فَقَدْ نَأْتَمُّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهِ صَدَقْتَ كَأَنَّهُ يَدْرِي ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا شَرَائِعُ الْإِسْلَامِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِتْيَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهِ صَدَقْتَ كَأَنَّهُ يَدْرِي ثُمَّ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْمَلَ لِلَّهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ قَالَ فَمَتَى قِيَامُ السَّاعَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطَلَبْنَاهُ فَلَمْ نَرِ أَثَرَهُ فَأَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ جِبْرِيلُ جَاءَ كُمْ يَعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”حماد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ کے واسطے سے حضرت

”عالمہ ہسینہ“ کے حوالے سے حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں، حضرت جبریل امین علیہ السلام ایک نوجوان کی شکل میں رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئے، انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے، (انہوں نے آکر) عرض کی السلام علیک یا رسول اللہ۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کو سلام کا جواب دیا۔ اس نے عرض کی: کیا میں قریب ہو جاؤں؟ حضور ﷺ نے اس کو قریب ہونے کی اجازت دے دی، پھر اس نے عرض کی:

یا رسول اللہ ﷺ ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے۔

(یہ سن کر اس نوجوان نے) کہا: آپ ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔

ہمیں اس کی یہ بات ”آپ نے سچ فرمایا ہے“ سن کر بہت حیرانگی ہوئی، لگتا تھا کہ وہ اس سوال کا جواب پہلے سے جانتا تھا۔

اس نے پھر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ اسلام کے ارکان کیا ہیں؟

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا، جنابت کا غسل کرنا۔

اس نے پھر کہا ”آپ نے سچ فرمایا“ ہمیں پھر تعجب ہوا کہ یہ جواب میں ”آپ نے سچ فرمایا“ کیوں کہہ رہا ہے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ اس کا جواب پہلے سے جانتا ہو۔

اُس نے پھر پوچھا: احسان کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کے لئے اس طرح عمل کرو جیسا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس کو نہیں دیکھ پا رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اس نے کہا ”آپ نے سچ فرمایا“

پھر اس نے کہا: قیامت کب قائم ہوگی؟ (یعنی وقوع قیامت کا معین و مقرر وقت کونسا ہے؟) حضور ﷺ نے فرمایا: رک جا رک جا، کیونکہ (وقوع قیامت کے معین وقت کے بارے میں) جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔ تو اس نے یہ سوال چھوڑ دیا (وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو بلا کر میرے پاس لاؤ، (صحابہ کرام فرماتے ہیں) ہم اس کو ڈھونڈنے نکلے لیکن ہمیں اس کا کہیں بھی نام و نشان تک نہ ملا، ہم نے واپس آ کر رسول اکرم ﷺ کو بتایا (کہ وہ ہمیں کہیں دکھائی نہیں دیا) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حضرت ”جبریل امین علیہ السلام“ تھے، وہ تمہارے پاس تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سعید الهمدانی (عن) عبد الواحد بن حماد بن الحارث

أبی سهل الخجندی (عن) أبیه حماد بن الحارث الخجندی عن نوح بن أبی مریم فی کتاب الإیمان (عن) أبی

حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد ہسینہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالواحد بن حماد بن حارث

ابوہل خجندی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”حماد بن حارث خجندی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نوح بن ابی مریم رضی اللہ عنہ“ سے

کتاب الایمان میں، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✽ جس نے کلمہ پڑھ لیا وہ جنتی ہے چاہے چور ہو، چاہے زانی ہو ✽

176/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَرَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ سَرَقَ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْتُ لَهُ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ سَرَقَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ سَرَقَ فَقَالَ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصْبَعِ أَبِي الدَّرْدَاءِ السَّبَابَةِ يُومِي بِهَا إِلَى أَرْنَبَتِهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”عبداللہ بن ابی حبیبہؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابودرداءؓ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سواری پر سوار تھا، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو درداء! جس نے اس بات کی گواہی دی ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں“ وہ جنتی ہے، حضرت ”ابودرداءؓ“ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: وہ اگرچہ چور ہو اور زانی ہو؟ رسول اکرم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے، پھر کچھ سفر طے کیا پھر فرمایا: جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، وہ جنتی ہے، میں نے پھر کہا: اگرچہ وہ چور اور زانی ہو؟ رسول اکرم ﷺ پھر خاموش ہو گئے، پھر کچھ سفر طے کرنے کے بعد فرمایا: جو اس بات کی گواہی دے کہ ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں“ وہ جنتی ہے۔ میں نے پھر کہا: وہ آدمی اگرچہ چور اور زانی ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اگرچہ چور اور زانی ہو، اور اگرچہ ابودرداءؓ کی ناک خاک آلود ہو جائے (حضرت ”عبداللہ بن ابی حبیبہؒ“ فرماتے ہیں) مجھے آج بھی یونہی دکھائی دے رہا ہے جیسے حضرت ”ابودرداءؓ“ اپنی ناک کی جانب اشارہ کر کے بتا رہے ہوں۔

(أَخْرَجَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ (عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَزِيزٍ الْقَطَّانِ السَّرُوزِيِّ (عَنْ بَشْرِ بْنِ يَحْيَى (عَنْ النَّضْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَسَدِ بْنِ عَمْرِو وَكُلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ أَبِي مُوسَى هَارُونَ بْنِ هِشَامٍ (عَنْ أَبِي حَفْصٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ كُلَاهُمَا (عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ (عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هَارُونَ الْبَخَارِيِّ (عَنْ يَوْسُفَ بْنِ عِيسَى (عَنْ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى (عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ فَكَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ كُلَّ جُمُعَةٍ عِنْدَ مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَحْدُثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ *

(۱۷۶) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَرِ" (۲۷۲) وَاحِدًا ۶: ۴۴۲، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" (۲۹۵۲) وَفِي

"مُسْنَدُ السَّامِيِّ" (۲۱۱۳) وَابُو نَعِيمٍ فِي "الْحَلِيقَةِ" ۱۰: ۳۹۸-

(ورواہ) كذلك (عن) عبد الله بن عبيد الله (عن) عيسى بن أحمد (عن) زكريا بن يحيى (عن) محمد بن الفضل كلاهما (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة *

(ورواہ) (عن) الربيع بن حسان (عن) يحيى بن عبد الغفار (عن) أبي عتاب (عن) أبي حنيفة *

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد ابن سعيد (عن) علي بن الحسن الذهلي (عن) يحيى بن اليمان الهمداني (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أبي حنيفة *

(ورواہ) (عن) علي بن الحسن الذهلي (عن) يحيى بن اليمان (و) عمرو بن محمد العبقرى وعلى بن عاصم كلهم (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد الشاهد العدل البقا (عن) أبي عبد الله محمد بن مخلد (عن) محمد بن الفضل بن سعيد بن سليمان (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) أيضاً (عن) ابن مخلد (عن) علي بن إبراهيم الواسطي (عن) يزيد بن هارون (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(وأخرجه) الحافظ ابن خسرو البلخي (عن) أبي الفضل أحمد بن الحسن بن خيرون (عن) أبي علي بن شاذان (عن) القاضي أبي نصر بن اشكاب البخاري (عن) عبد الله ابن طاهر (عن) إسماعيل بن توبة (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ *

(ورواہ) (عن) أبي سعيد محمد بن عبد الملك بن عبد القاهر بن أسد (عن) أبي الحسن بن قشيش (عن) أبي بكر الأبهري (عن) أبي عروبة الحراني (عن) جده (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(ورواہ) أيضاً (عن) الشيخ أبي طالب بن يوسف (عن) أبي محمد الجوهري (عن) أبي بكر الأبهري (عن) أبي عروبة (عن) جده (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة *

(وأخرجه) القاضي عمر الأشناني (عن) محمود بن محمد (عن) الشاه بن مخلد (عن) أبي سليمان الجوزجاني (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”عباس بن عزیز قطان مروزیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن یحییٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”نضر بن محمدؒ“ اور حضرت ”اسد بن عمروؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”ابو موسیٰ ہارون بن ہشامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حفصؒ“ اور حضرت ”محمد بن سلامؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”احمد بن ہارون بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یوسف بن عیسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”فضل بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں یہ اضافہ

ہے ”حضرت“ ابو درداء رضی اللہ عنہ“ ہر جمعہ کے دن رسول اکرم ﷺ کے منبر شریف کے پاس کھڑے ہو جاتے اور یہی حدیث بیان کرتے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمد رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”عبداللہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن احمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زکریا بن یحییٰ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن فضل رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقبری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمد رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”ربیع بن حسان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن عبدالغفار رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عتاب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمد رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد ابن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن حسن ذہلی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن یمان ہمدانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”ابو محمد رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”علی بن حسن ذہلی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن یمان رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”عمرو بن محمد عبقری رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”علی بن عاصم رضی اللہ عنہ“ سے، ان سب نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد شاہد عدل بقاء رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”ابو عبداللہ محمد بن مخلد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن فضل بن سعید بن سلیمان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد شاہد عدل بقاء رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن مخلد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ابراہیم واسطی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یزید بن ہارون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خروطنی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی بن شاذان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابونصر بن اشکاب بخاری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن طاہر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خروطنی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوسعید محمد بن عبد الملک بن عبد القاهر بن اسد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن بن قشیش رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر ابہری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعروہ حرائی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”دادا رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خروطنی رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے)

حضرت ”شیخ ابو طالب بن یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر ابہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عروبہؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”داداؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر اشانیؒ“ نے حضرت ”محمود بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”شاہ بن مخلصؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سلیمان جوزجانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ المرحوف مقطعات کی ایک تاویل ☆

177/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ (عَنْ) أَبِي الصُّلْحَى (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ

تَعَالَى الْمَرَأَةُ اللَّهُ أَعْلَمُ وَأَرَى

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عطاء بن سائبؒ“ کے واسطے سے، وہ حضرت ”ابو الصلحیؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابن عباسؒ“ سے روایت کرتے ہیں حضرت ”ابن عباسؒ“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد (المر)، یعنی حروف مقطعات کے بارے میں فرماتے ہیں (اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے) میں اللہ ہوں، میں جانتا ہوں، دیکھتا ہوں، یعنی ”ا“ اور ”ل“ سے مراد ”انا اللہ“ ہے اور ”م“ سے مراد ”علم“ ہے اور ”ر“ سے مراد ”اری“ ہے)

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرُو الْبَلْخَى (عَنْ) أَبِي السَّعْدِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورِ فِي الْحَدِيثِ الْمَتَقَدِّمِ حَدِيثَ الْكِبَرِيَاءِ إِلَى حَمَادِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخیؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سعید احمد بن علی بن محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنی اس اسناد کے ہمراہ جو ”الکبرياء“ والی حدیث میں گزری ہے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

☆ حضرت علیؑ نے پتھروں اور ڈھیلوں کو رسول اکرم ﷺ کا سلام کہا، سب نے جواب دیا ☆

178/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ (عَنْ) ابْنِ عُيَيْنَةَ السَّلْمَانِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِرْكَبْ نَاقَتِي ثُمَّ امْضِ إِلَى الْيَمَنِ فَإِذَا وَرَدْتَ عَقَبَةَ الشَّقِ وَرَقِيتَ عَلَيْهَا وَرَأَيْتَ النَّاسَ مُقْبِلِينَ يُرِيدُونَكَ فَقُلْ يَا حَجْرُ يَا مَدْرُ رَسُولُ اللَّهِ يُقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ فَلَمَّا رَقِيتُ الْعَقَبَةَ رَأَيْتُ قَوْمًا مُقْبِلِينَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا حَجْرُ يَا مَدْرُ رَسُولُ اللَّهِ يُقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ فَارْتَجَبَتِ الْأَرْضُ وَقَالُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ فَلَمَّا سَمِعَ الْقَوْمُ أَقْبَلُوا إِلَيْهِ مُسْلِمِينَ

(۱۷۷) أَخْرَجَهُ الْمُصَلِّفِيُّ فِي ”سُنَنِ الْأَمَامِ“ (۵۰۲) وَابْنُ كَثِيرٍ فِي ”التَفْسِيرِ“ ۳۶:۱ وَالطَّبْرِيُّ فِي ”التَفْسِيرِ“

۶۷:۱ وَالْبَغَوِيُّ فِي ”التَفْسِيرِ“ فِي أَوَّلِ الْبَقَرَةِ -

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عطاء بن سائبؒ“ سے، وہ حضرت ”عبید اللہ سلیمانیؒ“ سے، وہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”علی ابن ابی طالبؓ“ فرماتے ہیں: مجھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اونٹنی پر سوار ہو جاؤ اور یمن چلے جاؤ، جب تم پہاڑی کی پھٹن کے پیچھے پہنچ جاؤ گے اور اس پر چڑھ جاؤ گے، جب تم دیکھو کہ لوگ تمہاری جانب آرہے ہیں، تو وہاں کے پتھروں اور ڈھیلوں کو میرا سلام کہنا (انہیں کہنا) اللہ کے رسول تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ جب میں گھائی پر چڑھا اور لوگوں کو اپنی جانب آتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: اے پتھرو! اے مٹی کے ڈھیلو: السلام علیکم، اللہ کے رسول تمہیں سلام کہتے ہیں۔ تو زمین ہلنے لگ گئی اور انہوں (سب پتھروں اور مٹی کے ڈھیلوں) نے سلام کا جواب دیا۔ جب لوگوں نے (پتھروں کا جواب سنا تو) سب حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

(أخرجہ) الحافظ ابن خسر و البلخی فی مسنده (عن) أبی الفضل بن خیرون (عن) خالہ أبی علی (عن) أبی عبد اللہ العلاف عن القاضي أبی الحسن الأشعری (عن) جعفر بن محمد بن مروان (عن) أبیہ (عن) عبد اللہ بن الزبیر (عن) أبی حنیفہ*

(وأخرجہ) الحافظ عمر بن الحسن الأشعری فی مسنده (عن) جعفر بن محمد بن مروان (عن) أبیہ (عن) عبد اللہ بن الزبیر (عن) أبی حنیفہ*

(وأخرجہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده لكن عطاء غير منسوب وقال فيه نظر (عن) العباس بن أحمد بن محمد بن سعيد (عن) الحسن بن علی بن رفیع (و) الحسن بن علی بن زریع كلاهما (عن) محمد بن عمرو الجرجانی (عن) أبی حنیفہ*

(وأخرجہ) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي (عن) أبی بكر أحمد بن علی بن ثابت الخطیب (عن) أحمد بن أحمد القصري (عن) محمد بن أحمد بن سفيان (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) الحسن بن علی بن زریع (عن) محمد بن عمرو الجرجانی (عن) بشر بن غياث (عن) أبی يوسف (عن) أبی حنیفہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و ثنیؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابو حسن اشعریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد بن مروانؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ عمر بن حسن اشعریؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”جعفر بن محمد بن مروانؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) لیکن اس سند میں عطاء غیر منسوب ہے، اور فرمایا: اس میں غور و فکر کی ضرورت ہے (انہوں نے حضرت ”عباس بن احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن علی بن رفیعؒ“ اور حضرت ”حسن بن علی بن زریعؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”محمد بن عمرو جرجانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن احمد قسری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن سفیان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن علی بن زریع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عمرو جرجانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن غیاث رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابویوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ وہ کیسا شخص تھا جو جہنم میں مبتلائے عذاب ہو کر بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوا، اور بخشا گیا ✽

179/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَلْقَمَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَبْقَى أَحَدٌ مِنَ الْمُؤَحِّدِينَ فِي النَّارِ قَالَ نَعَمْ رَجُلٌ فِي قَعْرِ جَهَنَّمَ يُنَادِي يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتَهُ جِبْرِئِيلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَيَتَعَجَّبُ مِنْ ذَلِكَ الصَّوْتِ فَقَالَ الْعَجَبُ الْعَجَبُ حَتَّى يَصِيرَ بَيْنَ يَدَيِ عَرْشِ الرَّحْمَنِ سَاجِدًا فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا جِبْرِئِيلُ مَا رَأَيْتُ مِنَ الْعَجَائِبِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا رَأَاهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ قَعْرِ جَهَنَّمَ يُنَادِي بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذَلِكَ الصَّوْتِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا جِبْرِئِيلُ اذْهَبْ إِلَى مَالِكٍ وَقُلْ لَهُ أَخْرِجِ الْعَبْدَ الَّذِي يُنَادِي بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَيَذْهَبُ جِبْرِئِيلُ إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ جَهَنَّمَ فَيَضْرِبُهُ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ مَالِكٌ فَيَقُولُ لَهُ جِبْرِئِيلُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَخْرِجِ الْعَبْدَ الَّذِي يُنَادِي بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَيَدْخُلُ فَيَطْلُبُهُ فَلَا يَجِدُهُ وَإِنَّ مَالِكًا أَعْرِفَ بِأَهْلِ النَّارِ مِنَ الْأُمَمِ بِأَوْلَادِهَا فَيَخْرُجُ فَيَقُولُ إِنَّ جَهَنَّمَ زَفَرَتْ زَفْرَةً لَا أَعْرِفُ الْحِجَارَةَ مِنَ الْحَدِيدِ وَلَا الْحَدِيدَ مِنَ الرِّجَالِ فَيَرْجِعُ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَقَعَ بَيْنَ يَدَيِ عَرْشِ الرَّحْمَنِ سَاجِدًا فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا جِبْرِئِيلُ لَمْ تَجِءْ بِعَبْدِي فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّ مَالِكًا يَقُولُ إِنَّ جَهَنَّمَ زَفَرَتْ زَفْرَةً لَا أَعْرِفُ الْحِجَارَةَ مِنَ الْحَدِيدِ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيدَ مِنَ الرِّجَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا جِبْرِئِيلُ قُلْ لِمَالِكٍ أَنَّ عَبْدِي فِي قَعْرِ كَذَا وَكَذَا فِي زَاوِيَةِ كَذَا وَكَذَا فَيَدْخُلُ مَالِكٌ فَيَجِدُهُ مَطْرُوحًا مَنكُوسًا مَشْدُودًا نَاصِيَتُهُ إِلَى قَدَمِهِ وَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْحَيَّاتُ وَالْعَقَّارِبُ وَيَجْدِبُهُ جَذْبَةً حَتَّى تَسْقُطَ عَنْهُ الْحَيَّاتُ وَالْعَقَّارِبُ ثُمَّ يَجْدِبُهُ جَذْبَةً أُخْرَى تَنْقُطُ عَنْهُ السَّلَاسِلُ وَالْأَغْلَالُ ثُمَّ يُخْرِجُهُ مِنَ النَّارِ فَيَضْرِبُهُ فِي مَاءِ الْحَيَوَانِ وَيَذْفَعُهُ إِلَى جِبْرِئِيلَ فَيَأْخُذُ بِنَاصِيَتِهِ وَيَمُدُّهُ مَدًّا فَمَا مَرَّ عَلَى مَلَأَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا وَهُمْ يَقُولُونَ أَفْ لِهَذَا الْعَبْدِ أَفْ لِهَذَا الْعَبْدِ حَتَّى يَصِيرَ بَيْنَ يَدَيِ رَبِّ الْعَرْشِ وَيَخْرُجُ جِبْرِئِيلُ سَاجِدًا فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا جِبْرِئِيلُ وَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَمَا أَخْلَقَكَ بِخَلْقِي حَسَنَ أَلَمْ أُرْسِلْ

(۱۷۹) أخرجه المصنف في "مسند الامام" (۲۸) وابن حبان (۷۴۲۷) وأحمد (۳۷۸) ومسلم (۱۸۶) (۲۰۹) في الايمان:

باب آخر أهل النار خروجاً والترمذي (۲۵۹۵) في صفة جهنم: باب (۱۰) مختصراً بنحوه -

إِلَيْكَ رَسُولًا أَلَمْ يَقْرَأْ عَلَيْكَ كِتَابِي أَلَمْ يَأْمُرْكَ أَلَمْ يَنْهَكَ حَتَّى يَقْرَأَ الْعَبْدُ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَلِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ الْعَبْدُ يَا رَبِّ ظَلَمْتُ نَفْسِي حَتَّى بَقِيتُ فِي النَّارِ كَذَا وَكَذَا خَرِيفًا لَمْ أَقْطَعْ رَجَائِي عَنْكَ يَا رَبِّ دَعَوْتُكَ بِالْحَنَانِ الْمَنَّانِ فَأَخْرَجْتَنِي بِفَضْلِكَ فَأَرْحَمَنِي بِرَحْمَتِكَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا مَلَايِكَتِي اشْهَدُوا عَلَيَّ أَنِّي قَدْ رَحِمْتُهُ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بنہادیہؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم بنہادیہؒ“ کے واسطے سے، وہ حضرت ”علقمہ بنہادیہؒ“ کے حوالے سے حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ کیا موحّدین (اللہ کو ایک ماننے والوں) میں سے کوئی شخص دوزخ میں ہمیشہ رہے گا؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! ایک شخص دوزخ کی گہرائیوں میں ہوگا، وہاں سے ”یا حنان یا منان“ کی آوازیں بلند کرے گا، حتیٰ کہ حضرت ”جبریل امین علیہ السلام“ اس کی آوازیں سنیں گے، وہ آواز سن کر بہت حیران ہوں گے اور کہیں گے: العجب العجب۔ یہ کہتے ہوئے حضرت ”جبرائیل علیہ السلام“ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سامنے سجدے میں گر پڑیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جبرائیل! اپنا سر اٹھاؤ! (اور مجھے بتاؤ کہ) تم نے کونسی عجیب بات دیکھ لی ہے؟ حالانکہ جو کچھ جبرائیل امین نے دیکھا، اللہ تعالیٰ اس کو بہتر جانتا ہے۔ حضرت ”جبریل امین علیہ السلام“ عرض کریں گے: اے میرے رب! میں نے دوزخ کی گہرائی سے ایک بندے کو ”یا حنان یا منان“ پکارتے ہوئے سنا ہے، مجھے اس پر تعجب ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جبریل! مالک (داروغہ جہنم) کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: اس بندے کو باہر نکالو جو ”یا حنان یا منان“ پکارتا رہا ہے۔ جبریل امین علیہ السلام دوزخ کے دروازے کے پاس جائیں گے اور اس پر دستک دیں گے، مالک (داروغہ جہنم) باہر نکلے گا، جبریل امین علیہ السلام اس سے کہیں گے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس بندے کو دوزخ سے باہر نکال دو جو ”یا حنان یا منان“ پکارتا رہا ہے، مالک اس بندے کو لینے دوزخ میں جائیں گے، لیکن وہ شخص وہاں موجود نہ ہوگا، حالانکہ مالک تو دوزخیوں کو اتنا پہچانتے ہیں کہ ماں بھی اپنی اولاد کو اتنا نہیں پہچانتی۔ مالک باہر آئیں گے اور آکر کہیں گے: بے شک دوزخ میں آگ بھڑک رہی ہے اور اس میں لوہے، پتھر اور انسان میں فرق کرنا مشکل ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جبریل! مالک سے کہو: میرا وہ بندہ دوزخ کے فلاں فلاں گڑھے کی فلاں فلاں وادی میں فلاں زاویے پر موجود ہے۔ مالک دوزخ میں جائیں گے، اس مقام پر وہ بندہ گرا ہوا ہوگا، اس کی پیشانی اس کے قدموں کے ساتھ باندھی گئی ہوگی، سانپ اور بچھوؤں نے اس کا گھیراؤ کیا ہوا ہوگا، مالک اس کو ایک جھٹکا دیں گے تو سانپ اور بچھو اس کے بدن سے جھڑ جائیں گے، پھر دوبارہ جھٹکا دیں گے تو اس کی زنجیریں ٹوٹ جائیں گی پھر اس کو دوزخ سے نکال لیں گے اور اسے آب حیات میں غوطہ دیں گے، اور پھر وہ بندہ حضرت ”جبریل امین“ کے سپرد کر دیں گے، حضرت ”جبریل امین علیہ السلام“ اس کو پیشانی (کے بالوں) سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے جائیں گے، فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے گزریں گے وہ اس پر اظہارِ افسوس کرے گی، حتیٰ کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے عرش کے سامنے لے جائیں گے اور جبریل امین علیہ السلام پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جبریل! اپنا سر اٹھاؤ، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا میں نے تجھے

اچھی صورت میں پیدا نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تیری جانب اپنا رسول نہیں بھیجا تھا؟ کیا میرے رسول نے میری کتاب پڑھ کر تجھے نہیں سنائی تھی؟ کیا اس نے تجھے نیکی کا حکم نہیں دیا تھا؟ کیا اس نے تجھے برائی سے منع نہیں کیا تھا؟ وہ بندہ تمام چیزوں کا اقرار کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو پھر تو نے فلاں فلاں برے اعمال کیوں کئے؟ وہ بندہ کہے گا: اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، میں نے اتنا لمبا عرصہ دوزخ میں بھی گزارا ہے، لیکن تیری بارگاہ سے میری امیدیں نہیں ٹوٹی ہیں، اے میرے اللہ! میں نے تجھے تیرے نام ”حنان اور منان“ کے ساتھ تجھے پکارا، تو نے اپنے فضل سے مجھے دوزخ سے نکال لیا، اب تو مجھ پر اپنی رحمت بھی کر دے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ میں نے اس پر رحمت کر دی ہے۔“

(أخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانی (عن) إسماعيل بن إسماعيل المقدمي الضريير (عن) أبي عصمة سعد بن معاذ (عن) شقيق (عن) عبد الله بن المبارك (عن) أبي حنيفة*
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن اسماعیل مقدمیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عصمہ سعد بن معاذؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”شقیقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن مبارکؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے والے جہنم میں کوئلہ بھی ہو جائیں تب بھی ان کو جہنم سے نکال لیا جائے گا ✽

180/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ (عَنْ) حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ اللَّهُ قَوْمًا مِنَ الْمُؤَحَّدِينَ مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا امْتَحَشُوا فَصَارُوا فَحْمًا فَيَذَلُّهُمْ الْجَنَّةَ فَيَسْتَغِيثُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِمَّا يُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ فَيَذْهَبُ اللَّهُ عَنْهُمْ ذَلِكَ
✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ربیع بن حراشؒ“ کے حوالے سے حضرت ”حذیفہؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ مؤحدین (اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے والے) دوزخ میں جل کر کوئلہ ہو چکے ہونگے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ سے نکال کر داخل جنت فرمائے گا، جنتی لوگ ان کو (جنت میں) ”دوزخی“ کہہ کر پکاریں گے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے ”لوگ ہمیں دوزخی کہہ کر پکارتے ہیں“ اللہ تعالیٰ ان کی یہ پریشانی بھی دور فرما دے گا۔“ (اور ان کا یہ نام ختم فرما دے گا)

(أخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) زكريا بن يحيى النيسابوري كتابة (و) قبيصة بن الفضل الطبري عنه سماعاً (عن) أحمد بن عبد الله بن زياد (عن) محمد بن خليل البصري (عن) أبي نعام مؤذن مسجد أبواب السجستاني قال سمعت قتادة عمن حدثه حماد الحديث إلى آخره من هو هو أبو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * a (وَأَخْرَجَهُ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رحمه الله

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمدؒ“ نے حضرت ”زکریا بن یحییٰ نیشاپوریؒ“ سے تحریری طور پر اور حضرت ”قبیصہ بن فضل طبریؒ“ سے سننے کے طور پر روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خلیل بصریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابونعامةؒ“ (جو کہ حضرت ”ایوب جستانیؒ“ کی مسجد کے مؤذن تھے) سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ”قنادهؒ“ سے، انہوں نے اس محدث سے روایت کیا ہے جس کو حضرت ”حمادؒ“ نے حدیث بیان کی ہے اور یہ حدیث حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے مروی ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

☀ بے شک اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے اور اسی کی جانب سے سب سلامتی ہے ☀

181/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) أَبِي وَائِلٍ (عَنْ) ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد سے، وہ حضرت ”ابو وائلؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابن مسعودؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے اور اسی کی جانب سے سلام (یعنی سلامتی) ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ (عَنْ) جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّيْبِرِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمدؒ“ نے حضرت ”احمد بن محمد کوئیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

☀ سب سے بڑا شیطان بھی قیامت کے دن شفاعت کی امید لگائے بیٹھا ہے ☀

182/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) جَوَابِ التَّيْمِيِّ (عَنْ) الْحَارِثِ بْنِ سَوَيْدٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ إِبْلِيسَ الْأَبَالِسَةَ لَتَتَطَاوَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجَاءً أَنْ تَنَالَهُ الشَّفَاعَةُ غَدًا مِمَّا يَرَى مِنَ الشَّفَاعَةِ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”جواب تیمیؒ“ سے، وہ حضرت ”حارث بن سويدؒ“ کے حوالے سے حضرت ”عبد اللہ بن مسعودؓ“ سے روایت کرتے ہیں سب سے بڑا ابلیس قیامت کے دن کے بارے میں بڑی خوش گمانیاں رکھتا ہے، اس کو یہ امید ہے کہ کل قیامت کے دن اس کو بھی شفاعت سے حصہ مل جائے گا، کیونکہ وہ شفاعت کی صورت حال دیکھ رہا ہے۔

(۱۸۱) أخرجہ المصنف فی "سند الامام" (۱۱۹) (۱۲۰) (۴۵۰) وابن حبان (۱۹۵۰) وعبد الرزاق (۳۰۶۱) واحمد

۴۳۳:۱ وابن ماجه (۸۹۹) فی المقدمة: باب ما جاء فی التشرید -

(۱۸۲) أخرجہ الطبري فی "التفسير" ۳:۱۴ والطبرانی فی "الکبیر" ۲۱۵:۱۰ (۱۰۵۱۳) وفی "الوسط" (۵۰۸۲) وكذا اورده

الريثي فی "مجمع الزوائد" ۳۸:۱۰ -

(آخر جہ) الحافظ ابن خسرو فی مسنده (عن) أبی سعد أحمد بن عبد الجبار (عن) أبی القاسم علی بن علی (عن) أبی القاسم الثلاث (عن) أبی القاسم بن عقدة (عن) الحسن بن حماد بن حکیم الطالقانی (عن) أبیه (عن) خلف بن یاسین (عن) أبی حنیفة رَضِیَ اللہُ عَنْہُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابوسعید احمد بن عبد الجبارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم علی بن علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم ثلاثؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم بن عقدةؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن حماد بن حکیم طالقانیؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”خلف بن یاسینؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✽ ظاہری طور پر اور باطنی طور پر ایمان لانے کے حوالے سے لوگوں کی تین قسمیں ہیں ✽

183/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) جَوَابِ التَّيْمِيِّ (عَنِ) الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَعَ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ يَخْدُمُهُ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَدِمَ حَتَّى كَانَ فِي أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنْتَ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّكَ مُؤْمِنٌ حَقًّا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَلَاثَةِ مَنَازِلٍ مُظْهِرٌ لِلتَّصْدِيقِ وَمُسِرٌّ مِثْلَ مَا أَظْهَرَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ وَعِنْدَ النَّاسِ وَمُظْهِرٌ لِلتَّكْذِيبِ وَمُسِرٌّ مِثْلَ مَا أَظْهَرَ فَهُوَ كَافِرٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ وَعِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ وَمُظْهِرٌ لِلتَّصْدِيقِ وَمُسِرٌّ لِلتَّكْذِيبِ فَهُوَ مُنَافِقٌ يَرْضَى بِالْإِيمَانِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَا مِمَّنْ يُظْهِرُ الْإِيمَانَ وَيُسِرُّهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”جواب تیمیؒ“ سے، وہ حضرت ”حارث بن سويدؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”حارث بن سويدؒ“ فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت ”معاذ بن جبلؒ“ کے ہمراہ ہوتا تھا، ان کی خدمت کیا کرتا تھا، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو وہ آیا اور حضرت ”عبداللہؒ“ کے ساتھیوں میں وہ موجود تھا، (اس نے حضرت ”عبداللہ سے) کہا: تم ہی وہ شخص ہو جو اپنے بارے میں پکا مؤمن ہونے کا دعویٰ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں لوگ تین طرح کے تھے

○ کچھ لوگ ایمان ظاہر کرتے تھے، اور دل میں بھی اسی کی مثل رکھتے تھے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی مؤمن تھے، اس کے رسول کی نگاہ میں بھی مؤمن تھے، اور لوگوں کے نزدیک بھی مؤمن تھے۔

○ کچھ لوگ انکار کا اظہار کرتے تھے، اسی طرح دل میں بھی انکار رکھتے تھے، یہ لوگ اللہ کی بارگاہ میں کافر تھے، اس کے رسول کی نگاہ میں بھی کافر تھے اور لوگوں کے نزدیک بھی کافر تھے۔

○ کچھ لوگ ایمان کا اظہار کرتے تھے لیکن دل میں انکار کرتے تھے، یہ لوگ منافق تھے، یہ ایمان پر راضی نہیں تھے، حضرت ”عبداللہؒ“ نے فرمایا: میں وہ شخص ہوں جو ظاہر بھی ایمان رکھتا تھا اور باطن بھی ایمان رکھتا تھا۔

(آخر جہ) الحافظ ابن خسرو فی مسنده (عن) أبی الفضل بن خيرون عن خاله أبی علی (عن) عبد الله بن دوست

(عن) القاضی عمر الأشنانی (عن) جعفر بن محمد بن مروان (عن) أبیه (عن) عبد الله بن الزبیر (عن) أبی حنیفۃ رحمہ اللہ*

(وأخرجه) القاضی الأشنانی بإسنادہ المذكور إلى أبی حنیفۃ رَضِيَ اللہ عَنْہُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروثیؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوفضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابوعلیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن دوستؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشنانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد بن مروانؒ“ سے، انہوں نے اپنے والدؒ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی اشنانیؒ“ نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✽ بختِ ماں کے پیٹ سے ہی بد بخت پیدا ہوتا ہے، سعادت مند دوسروں کو دیکھ کر نصیحت پکڑتا ہے ✽

184/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ) رَجُلٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”یزید بن عبد الرحمنؒ“ سے، وہ ایک آدمی کے حوالے سے حضرت ”عبد اللہ بن مسعودؒ“ سے روایت کرتے ہیں بد بخت وہ ہوتا ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہوتا ہے، اور سعادت مند وہ ہوتا ہے جو دوسروں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔

(أخرجه) أبو عبد الله الحسين بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي الفضل أحمد ابن خيرون (عن) أبي بكر الخياط (عن) أبي علي (عن) عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضی عمر بن الحسن الأشنانی (عن) بشر بن موسى (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أبی حنیفۃ رَضِيَ اللہ عَنْہُ*

(وأخرجه) القاضی عمر ابن الحسن الأشنانی بإسنادہ هذا إلى أبی حنیفۃ رَضِيَ اللہ عَنْہُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروثیؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل احمد ابن خیرونؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر خياطؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعلیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن دوستؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانیؒ“ نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✽ خود کو پکا مومن نہ کہنے کا مطلب ہے کہ خود کو جھوٹا مومن قرار دیا ہے ✽

185/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الْأَسْوَدِ (عَنْ) أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

(۱۸۴) اخرجه ابن حبان (۶۱۷۷) ومسلم (۲۶۴۵) في القدر: باب كيفية الضلو. الأرمي والحسبي (۸۲۶) واحمد: ۶: ۷۰ وابن عاصم في السنة (۱۷۷) وايطراني في الكبير (۲۰۲۷) -

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا عُومِرُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَقُولُ أَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنْ لَمْ تَقُلْ حَقًّا كَأَنَّكَ قُلْتَ أَنَا مُؤْمِنٌ بِاطِلَاءٍ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ کے واسطے سے حضرت ”اسودؒ“ کے حوالے سے حضرت ”علیؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: ہم رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے، حضور ﷺ کے پاس عومیر ابودرداء آئے، اور عرض کی: یا نبی اللہ! میں کہتا ہوں کہ میں پکا مومن ہوں، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر خود کو پکا مومن نہیں کہو گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم نے خود کو ”جھوٹا مومن“ کہا ہے۔

(آخر جہ) الحافظ الحسین ابن محمد بن خسرو فی مسنده قال قرأت فی کتاب ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر ابن أحمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بغنجار فی تاریخ بخاری له قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ يَوْسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَطَاءُ بْنُ مُوسَى الْجَرَجَانِيُّ (عن) شَدَادِ بْنِ حَكِيمٍ (عن) زُفَرٍ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن محمد بن خسرؒ“ نے اپنی سند میں روایت کیا ہے آپ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف غنجارؒ“ کی تاریخ بخاری میں پڑھا ہے، وہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابوعلیٰ حسن بن یوسف بن یعقوبؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابو حفص عمر بن حفصؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابو سعید عطاء بن سویٰ جرجانیؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”شداد بن حکیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے

✦ رسول اکرم ﷺ کو حکم تھا کہ جب تک لوگ کلمہ کا اقرار نہ کریں، ان کے خلاف جہاد کریں ✦

186/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي الزُّبَيْرِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابوزبیر محمد بن مسلمؒ“ کے حوالے سے حضرت ”جابر بن عبد اللہؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جہاد کروں جب تک کہ وہ ”لا الہ الا اللہ“ کا اقرار نہ کر لیں، جب وہ کلمہ پڑھ لیں تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا، سوائے اس کے کہ اس کی جان یا مال لینے کا حق بنتا ہو، اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

(آخر جہ) ابو محمد البخاری (عن) علی بن الحسین الکشی (عن) الفتح بن عمرو (عن) الحسن بن زیاد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؓ“ نے حضرت ”علی بن حسین کشتیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”فتح بن عمروؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ تقدیر لکھی جا چکی ہے، ہر شخص کو اپنی تقدیر کے موافق اعمال میسر کر دیئے جاتے ہیں ✽

187/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي الزُّبَيْرِ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ سُرَاقَةَ ابْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنَا عَنْ دِينِنَا كَأَنَّا وَلَدْنَا لَهُ الْعَمَلُ لَشَيْءٍ جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ وَجَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ أَمْ لَشَيْءٍ مُسْتَقْبَلٍ قَالَ لَمَّا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ وَجَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ قَالَ فَيَسِمُ الْعَمَلُ قَالَ اْعْمَلُوا فَكُلُّ مُيسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيْسِرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيْسِرُهُ لِلْعُسْرَى)

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”ابو زبیرؓ“ کے حوالے سے حضرت ”جابر بن عبد اللہ انصاریؓ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”سراقہ بن مالکؓ“ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ہمارے لئے ہمارا دین یوں بیان فرمایا ہے، لگتا ہے کہ ہم پیدا ہی اس کے لئے ہوئے ہیں، کیا ہم اس چیز کے لئے عمل کریں جس کے بارے میں تقدیر لکھی جا چکی ہے اور قلم خشک ہو چکا ہے، یا عمل اس چیز کے لئے ہوتا ہے جو مستقبل میں رونما ہونے والی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس چیز کے لئے عمل کرو جس کے بارے میں تقدیر لکھی جا چکی ہے، اور قلمیں خشک ہو چکی ہیں۔ انہوں نے پوچھا: تو پھر عمل کی کیا حیثیت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم عمل کرو، ہر شخص کو اس کی لکھی ہوئی تقدیر کے موافق اعمال میسر آتے ہیں، اس کے بعد حضور ﷺ نے یہ آیات پڑھیں

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيْسِرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيْسِرُهُ لِلْعُسْرَى

”تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو بیچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے“

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أبي جعفر محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن زياد الأصفهاني (عن) أحمد بن رستم (عن) محمد بن المغيرة (عن) الحكم بن أيوب (عن) زفر بن الهذيل (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (ورواه) أيضاً (عن) القاسم بن عباد ومحمد بن الحسن بن علي الترمذيين قالوا حدثنا صالح بن محمد (عن) حماد بن أبي حنيفة (عن) أبيه *

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة

(۱۸۷) اضرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۲۸۶) (ومسلم) (۲۶۴۸) في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي في بطن امه واهمده ۲۹۳:۳ والطبراني في "الكبير" (۶۵۶۲) -

رحمہ اللہ *

(ورواہ) أيضاً (عن) محمد بن عبد اللہ (و) ابن رضوان كلاهما (عن) الحسن بن عثمان عن الحسن ابن زياد (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی *

(ورواہ) أيضاً (عن) محمد بن الحسن (عن) بشر بن الوليد (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی *

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) الحسين بن محمد (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) أيوب بن مضاء (عن) أبي حنيفة رحمه الله *

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) الحسن بن علي قال هذا كتاب الحسين بن علي وفيه (عن) يحيى بن الحسن (عن) زياد بن الحسين (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی *

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد قال قرأت في كتاب حمزة بن حبيب (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) بشر بن موسى (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) أحمد بن الحسن (عن) عبد الرحيم بن موسى (عن) محمد بن عمير (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد (عن) أبي عبد الله محمد بن مخلد (عن) علي بن إبراهيم بن عبد المجيد (عن) عمرو بن عوف (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة (عن) أبي الزبير عن جابر بن عبد الله قال سألت سراقاً بن مالك بن جعشم رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعْمَرْتَنَا هَذِهِ لَعَامَنَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ لِلْأَبَدِ قَالَ فِدِينَا هَذَا نَعْمَلُ فِيهِ لَمَّا قَدْ جَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ أَمْ لِأَمْرٍ مُسْتَقْبَلٍ قَالَ لَمَّا جَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَالْمَقَادِيرُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلِ قَالَ اْعْمَلُوا وَاسْدُدُوا وَقَارِبُوا فَكُلٌ ميسر لما خلق له ثم قرأ (فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى) الآيتين *

(ورواہ) أيضاً عن ابن مخلد (عن) سليمان بن توبة النهرواني (عن) علي بن يزيد الأنصاري ثم الصدائي (عن) أبي حنيفة

(ورواہ) (عن) أحمد ابن محمد بن سعيد (عن) بشر بن موسى (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة رحمه الله *

(وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر (عن) أبي علي محمد بن سعيد الحراني (عن) أبي فروة يزيد بن محمد بن سنان (عن) أبيه (عن) سابق (عن) أبي حنيفة (عن) أبي الزبير (عن) جابر بن عبد الله قال سأله سراقاً بن جعشم فقال يا رسول الله أَعْمَرْتَنَا هَذِهِ لَعَامَنَا أَمْ لِلْأَبَدِ قَالَ بَلِ لِلْأَبَدِ قَالَ فَأَخْبِرْنَا عَنْ دِينِنَا كَأَنَّمَا خَلَقْنَا الْيَوْمَ فِيْ أَى شَيْءٍ نَعْمَلُ أَمْ فِيْ شَيْءٍ سَبَقَتْ فِيهِ الْمَقَادِيرُ وَجَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ أَمْ شَيْءٌ مُسْتَأْنَفٌ قَالَ بَلِ شَيْءٌ سَبَقَتْ فِيهِ الْمَقَادِيرُ وَجَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ قَالَ فَفِيمَا الْعَمَلِ فَقَالَ اْعْمَلُوا فَكُلٌ ميسر لما خلق له من كان من أهل الجنة يسر لعمل أهل الجنة ومن كان من أهل النار يسر لعمل أهل النار ثم قرأ هذه الآية (فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى) الآيتين *

(وأخرجه) الحافظ ابن خسرو البلخي (عن) أبي الفضل أحمد بن الحسن ابن خيرون (عن) أبي علي أحمد بن الحسن بن شاذان (عن) القاضي أبي نصر أحمد (عن) محمد بن نصر بن اشكاب (عن) عبد الله بن طاهر (عن)

إسماعیل بن توبة القزوينی (عن) محمد بن الحسن الشيبانی (عن) أَبِي حَنِيفَةَ يَاسَنَادَهُ وَلَفْظَ قَرِيبَ الْمَعْنَى *
(ورواه) (عن) أَبِي الْغَنَائِمِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ (عن) أَبِي الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ زُرْقَوِيهِ (عن) أَبِي سَهْلٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادِ الْقَطَّانِ (عن) بَشَرَ بْنِ مُوسَى الْأَسَدِي (عن) أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *
(ورواه) (عن) الشَّيْخِ أَبِي الْحَسَنِ (عن) الْحَسَنِ (عن) مُحَمَّدَ (عن) أَبِي عَلِيٍّ ابْنِ سَعِيدِ الْحَرَانِي (عن) أَبِي فُرُوه (عن) أَبِيهِ (عن) سَابِقِ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *

(ورواه) (عن) الشَّيْخِ أَبِي سَعِيدِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَسَدِي (عن) أَبِي الْحَسَنِ بْنِ قَشِيشِ (عن) أَبِي بَكْرٍ الْأُبْهَرِي وَ (عن) الشَّيْخِ أَبِي طَالِبِ ابْنِ يُوسُفَ (عن) أَبِي مُحَمَّدٍ الْفَارَسِي الْأُبْهَرِي (عن) أَبِي عُرُوبَةَ الْحَرَانِي (عن) جَدِّهِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍ (عن) مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ * بِالْفَاظِ مُتَقَارِبَةِ الْمَعَانِي *
(وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْأَنْصَارِي (عن) أَبِي الْحَسَنِ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ (عن) أَبِي أَحْمَدَ الْفَرَضِي (عن) أَبِي الْحَسَنِ عَلِيٍّ ابْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَزِيدِ الرِّيَاحِي (عن) أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ أَبِي الْعَوَامِ (عن) أَبِيهِ أَبِي الْعَوَامِ أَحْمَدَ بْنَ يَزِيدِ (عن) مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *

(ورواه) أَيْضًا فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فِي مَسْنَدِهِ (عن) الْقَاضِي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ (عن) أَبِي أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْفَرَضِي (عن) أَبِي الْحَسَنِ عَلِيٍّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَزِيدِ الرِّيَاحِي (عن) أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ أَبِي الْعَوَامِ (عن) أَبِيهِ أَبِي الْعَوَامِ أَحْمَدَ بْنَ يَزِيدِ (عن) مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *
(وَأَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فُرُوه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *
(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ الْكَلَاعِي فِي مَسْنَدِهِ (عن) أَبِيهِ مُحَمَّدَ بْنَ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ (عن) أَبِيهِ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ (عن) أَحْمَدَ بْنَ خَالِدِ الْوَهْبِي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *
(وَأَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي نَسَخَتِهِ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؑ“ نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن زیاد اصفہانیؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن رستمؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”عکرم بن ایوبؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر بن ہذیلؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؑ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؑ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”قاسم بن عباد ترمذیؑ“ اور حضرت ”محمد بن حسن بن علی ترمذیؑ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”صالح بن محمدؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؑ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؑ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوانؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلامؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؑ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؑ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن عبد

اللہ ﷺ اور حضرت "ابن رضوان ﷺ" سے، ان دونوں نے حضرت "حسن بن عثمان ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "حسن ابن زیاد ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ ﷺ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد ﷺ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت "محمد بن حسن ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "بشر بن ولید ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "ابو یوسف ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد ﷺ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت "احمد بن محمد ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "منذر بن محمد ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "حسین بن محمد ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "اسد بن عمرو ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ ﷺ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد ﷺ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت "احمد بن محمد ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "منذر بن محمد ﷺ" سے، انہوں نے اپنے "والد ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "ایوب بن ہانی ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ ﷺ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد ﷺ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت "احمد بن محمد ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "حسن بن علی ﷺ" سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: یہ حضرت "حسین بن علی ﷺ" کی تحریر ہے، انہوں نے حضرت "یحییٰ بن حسن ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "زیاد بن حسین ﷺ" سے، انہوں نے اپنے "والد ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ ﷺ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد ﷺ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت "احمد بن محمد ﷺ" سے روایت کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں میں حضرت "مزہ بن حبیب ﷺ" کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد ﷺ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت "احمد بن محمد ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "بشر بن موسیٰ ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "مقریٰ ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ ﷺ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد ﷺ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسنادیوں ہے) حضرت "احمد بن محمد ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "احمد بن حسن ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "عبد الرحیم بن موسیٰ ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن عمیر ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ ﷺ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد ﷺ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت "ابو عبد اللہ محمد بن مخلد ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "علی بن ابراہیم بن عبد المجید ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "عمرو بن عوف ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "ابو یوسف ﷺ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ ﷺ" سے روایت کیا ہے، حضرت "ابوزیر ﷺ" سے مروی ہے۔

حضرت ”جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں

حضرت ”سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ“ نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ عمرہ کرنے کا یہ طریقہ صرف اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے یہی حکم ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (صرف اسی سال کے لئے نہیں ہے) بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا: تو ہمارا جو یہ دین ہے جس کے مطابق ہم عمل کرتے ہیں، کیا یہ پہلے ہی تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے یا یہ آنے والے زمانے میں وقوع پذیر ہوتا ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جو عمل کرتے ہو یہ سب پہلے ہی تقدیر میں لکھے جا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ، پھر عمل کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: عمل کرتے رہو، گناہوں سے بچتے رہو اور نیکیوں کے قریب رہو کیونکہ جس شخص کو جن اعمال کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اس کو وہ اعمال میسر کر دیئے جاتے ہیں، پھر رسول اکرم ﷺ نے یہ دو آیات پڑھیں فاما من اعطی واتقى وصدق بالحسنى

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن مغلہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سلیمان بن قتبہ نہروانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن یزید انصاری ثم صدائی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو علی محمد بن سعید حرانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو فروہ یزید بن محمد بن سنان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سابق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”ابی زبیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے

حضرت ”سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ“ نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ عمرہ کرنے کا یہ طریقہ صرف اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے یہی حکم ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (صرف اسی سال کے لئے نہیں ہے) بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا: تو ہمارا جو یہ دین ہے جس کے مطابق ہم عمل کرتے ہیں، کیا یہ پہلے ہی تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے یا یہ آنے والے زمانے میں وقوع پذیر ہوتا ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جو عمل کرتے ہو یہ سب پہلے ہی تقدیر میں لکھے جا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ، پھر عمل کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: عمل کرتے رہو گناہوں سے بچتے رہو اور نیکیوں کے قریب رہو کیونکہ جس شخص کو جن اعمال کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اس کو وہ اعمال میسر کر دیئے جاتے ہیں، پھر رسول اکرم ﷺ نے یہ دو آیات پڑھیں فاما من اعطی واتقى وصدق بالحسنى

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروطنی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو الفضل احمد بن حسن ابن خیرون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی احمد بن حسن بن شاذان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابو نصر

احمد رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن نصر بن اشکاب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن طاہر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسامیل بن توبہ قزوینی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔ ان کی روایت میں اسناد وہی ہے اور الفاظ قریب المعنی ہیں۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرولخنی رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوغنائم محمد بن علی بن حسن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن محمد بن زرقویہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوہل محمد بن احمد بن عبد اللہ بن زیاد قطان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موکاسد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن متری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرولخنی رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”شیخ ابو حسین رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعلی ابن سعید حرانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو فروہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سابق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرولخنی رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”شیخ ابوسعید محمد بن عبد الملک اسدی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین بن قشیش رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر ابہری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شیخ ابوطالب ابن یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد فارسی ابہری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعروہ حرانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”عمر بن ابو عمر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔ اور ان کی روایت کے الفاظ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”ابو حسین محمد بن علی بن محمد بن مہدی باللہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو احمد فرضی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن یزید ریاحی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر محمد بن احمد ابوالعوام رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”ابوالعوام احمد بن یزید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند کے آخر میں (ذکر کیا ہے، اس سند یوں ہے) حضرت ”قاضی محمد بن علی بن محمد بن مہدی باللہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو احمد بن ابومسلم فرضی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن یزید ریاحی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر محمد بن احمد ابوالعوام رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”ابو العوام احمد بن یزید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) اپنے والد حضرت ”محمد بن خالد بن خلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”خالد بن خلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن خالد وہبی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

✽ جب ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ہر شہری سے آفت اٹھالی جاتی ہے ✽

188/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ (عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا طَلَعَ النَّجْمُ رُفِعَتِ الْعَاهَةُ عَنْ أَهْلِ كُلِّ بَلَدَةٍ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ“ کے حوالے سے حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ستارہ طلوع ہوتا جاتا ہے تو ہر شہری سے آفت اٹھالی جاتی ہے۔ (کیونکہ ستاروں کا طلوع ہونا زمین والوں کے لئے امان کی علامت ہے)

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَثْمَانَ السَّمْسَارِيِّ (عَنْ) جَمْعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ السَّلْمِيِّ (عَنْ) أَسَدِ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ *

(وَأَخْرَجَهُ) أَيْضاً (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَلْخِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ عَنْ وَكِيعٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ * (وَعَنْ) سَهْلِ بْنِ بَشْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيِّ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ جَعْفَرٍ (عَنْ) وَكِيعٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) أَيْضاً (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مِقَاتِلٍ الْقَيْرَاطِيِّ (عَنْ) عِيسَى بْنِ يُونُسَ الطَّبَّاعِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ *

(وَأَخْرَجَهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ الْبَلْخِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ خُشْنَامٍ (عَنْ) مُصْعَبِ بْنِ الْمَقْدَامِ (عَنْ) دَاوُدَ الطَّائِنِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ *

(وَأَخْرَجَهُ) أَيْضاً (عَنْ) قَبِيصَةَ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّبْرِيِّ (عَنْ) زَكْرِيَّا بْنِ يَحْيَى (عَنْ) يَاسِينَ بْنِ النَّضْرِ وَابْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّعْدِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمَقْدَامِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ *

(وَأَخْرَجَهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ بَهْلُولٍ قَالَ هَذَا كِتَابُ جَدِّي فَقَرَأْتُ فِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَالْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ *

(وَأَخْرَجَهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيحٍ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ (عَنْ) يُونُسَ بْنِ بَكِيرٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ *

(۱۸۸) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْآثَارِ" (۹۱۷) وَأَحْمَدُ ۴: ۴۴۱ وَالطَّحَاوِيُّ فِي "شَرْحِ مُسْتَدْرَكِ الْآثَارِ" (۲۲۸۷) وَالطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" (۱۳۲۷) وَالْبَزْزَارُ (۱۲۹۲- كَشَفُ الْاِسْتِار) وَأَبُو نَعِيمٍ فِي "تَارِيخِ أَصْفَهَانَ"

(وأخرجه أيضاً) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) يحيى بن زكريا بن سفيان (عن) عيسى بن عبد الرحيم الكندي (عن) السلط بن الحجاج (عن) أبي حنيفة *

(وأخرجه أيضاً) (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة *
(وأخرجه) أيضاً (عن) محمد بن عبد الله السعدي (عن) الحسن بن عثمان (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة *

(وأخرجه) أيضاً (عن) عبد الله بن عبيد الله ابن شريح (عن) علي بن سلمة (عن) عبد الله بن يزيد المقرئ (عن) أبي حنيفة *

(وأخرجه) أيضاً (عن) محمد بن خزيمة البخاري (عن) محمد بن يحيى (عن) أبي عمر المكي (عن) سفيان بن عيينة (عن) أبي حنيفة *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد بن الباقى مسنده (عن) صالح بن أبي مقاتل (عن) عيسى بن يوسف الطباع (عن) محمد بن ربيعة (عن) أبي حنيفة *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) إبراهيم بن إسحاق الزهري (عن) جعفر بن عون (عن) أبي حنيفة *

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن مخلد (عن) محمد بن غالب (عن) محمد بن ربيعة (عن) أبي حنيفة *

(ورواه) أيضاً (عن) صالح بن أحمد (عن) سعيد بن أيوب (عن) مصعب بن المقدام (عن) أبي حنيفة *

(ورواه) أيضاً (عن) إسحاق بن محمد بن مروان (عن) أبيه (عن) مصعب (عن) أبي حنيفة *

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن مخلد (عن) علي بن إبراهيم الواسطي (عن) يزيد ابن هارون (عن) أبي حنيفة *

(وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر في مسنده (عن) أبي يعقوب إسحاق بن عبد الله بن سلمة الكوفي (عن) الحسن بن محمد ابن الصباح (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة *

(ورواه) أيضاً عن محمد بن محمد بن سليمان الباغندي (عن) شعيب بن أيوب (عن) مصعب بن المقدام (عن) داود الطائي (عن) أبي حنيفة *

(ورواه) أيضاً (عن) إسحاق بن عبد الله ابن سلمة (عن) إبراهيم بن أبي العنيس (عن) جعفر بن عون (عن) أبي حنيفة *

(ورواه) أيضاً (عن) أبي عبد الله الحسين بن الحسن بن عبد الرحمن الأنطاكي (عن) أحمد بن عبد الله الكندي عن علي بن معبد (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة *

(وأخرجه) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي (عن) أبي بكر الخطيب البغدادي (عن) أبي سعيد محمد بن موسى بن الفضل بن شاذان (عن) أبي العباس محمد بن يعقوب بن الأصم (عن) أحمد بن عبد الجبار العطاردي (عن) يونس بن بكير (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(وأخرجه) الحافظ أبو بكر أحمد بن محمد بن خالد بن خلي الكلاعي في مسنده (عن) أبيه محمد بن خالد (عن) أبيه خالد بن خلي (عن) محمد بن خالد الوهبي (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

أبيه خالد بن خلي (عن) محمد بن خالد الوهبي (عن) أبي حنيفة رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى *

(وآخرجه) الحافظ ابن خسرو فی مسنده (عن) الشیخ أبی الفضل بن خیرون (عن) أبی علی بن شاذان (عن) القاضی أبی نصر بن اشکاب (عن) عبد الله ابن طاهر القزوينی (عن) إسماعیل بن توبة (عن) محمد بن الحسن (عن) أبی حنیفة رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى *

(ورواه) أيضاً (عن) أبی الحسن بن عبد الجبار الصیرفی (عن) أبی محمد بن الحسن بن علی الجوهری (عن) أبی الحسن محمد بن المظفر (عن) أبی یعقوب إسحاق بن عبد الله بن سلمة الکوفی بإسناده الذی قدمناه فی مسند ابن المظفر *

(ورواه) أيضاً (عن) أبی الحسن بن عبد الجبار الصیرفی (عن) أبی محمد الجوهری (عن) أبی الحسن محمد بن محمد بن محمد بن سلیمان (عن) شعيب بن أبوب (عن) مصعب بن المقدام (عن) داود الطائي (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) أبی الحسن الصیرفی (عن) أبی محمد الجوهری (عن) أبی الحسن إسحاق بن عبد الله (عن) إبراهيم بن أبی العنيس (عن) جعفر بن عون (عن) أبی حنیفة رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى * (ورواه) أيضاً (عن) أبی الحسن الصیرفی عن أبی محمد الجوهری عن أبی الحسن عن أبی عبد الله الحسين بن الحسن بن عبد الرحمن الأنطاکی (عن) أحمد بن عبد الله الکندی (عن) علی بن معبد (عن) محمد بن الحسن (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ *

(وآخرجه) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) أبی حنیفة رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى * (وآخرجه) فی نسخهته فرواه (عن) أبی حنیفة *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؑ“ نے حضرت ”محمد بن اسحاق بن عثمان سمساریؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”جمہ بن عبد اللہ سلمیؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمروؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؑ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؑ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی بلخیؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابانؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”وکیعؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؑ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؑ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”سہل بن بشرؑ“ اور حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن محمد سعدیؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن جعفرؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”وکیعؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؑ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؑ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد بن ابومقاتل قیراطیؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن یوسف طہارؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ربیعہؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؑ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؑ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن ابوصالح

یعنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ”محمد بن خثام رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب بن مقدم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”داود طائی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”قیصہ بن فضل بن عبد الرحمن طبری رضی اللہ عنہ“ سے بھی روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”زکریا بن یحییٰ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یاسین بن نضر رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”ابراہیم بن عبد اللہ سعدی رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے، دونوں فرماتے ہیں، ہمیں حضرت ”مصعب بن مقدم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”عبد اللہ بن احمد بن بہلول رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: یہ میرے دادا کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے ”انہوں نے کہا: مجھے میرے ”والد رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”قاسم بن معن رضی اللہ عنہ“ نے بیان کیا ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبدہ محمد بن عبد اللہ بن شریح رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد الجبار رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یونس بن بکر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد ابن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن زکریا بن سفیان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن عبد الرحیم کندی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سلط بن جاج رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوان رضی اللہ عنہ“ سے حضرت ”محمد بن سلام رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن عبد اللہ سعدی رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”حسن بن عثمان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن عبید اللہ ابن شریح رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن سلمہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن یزید مقرئ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن خزیمہ بخاری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یحییٰ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عمر مکی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سفیان بن

عینیہ رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد بن بقاء رحمۃ اللہ علیہ“ نے (اپنی مسند میں ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن ابومقاتل رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن یوسف طباع رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد بن بقاء رحمۃ اللہ علیہ“ نے (اپنی مسند میں ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی ذکر کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن اسحاق زہری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن عون رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد بن بقاء رحمۃ اللہ علیہ“ نے (اپنی مسند میں ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی ذکر کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن غالب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد بن بقاء رحمۃ اللہ علیہ“ نے (اپنی مسند میں ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی ذکر کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب بن مقدم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد بن بقاء رحمۃ اللہ علیہ“ نے (اپنی مسند میں ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی ذکر کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”اسحاق بن محمد بن مروان رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد بن بقاء رحمۃ اللہ علیہ“ نے (اپنی مسند میں ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی ذکر کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ابراہیم واسطی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یزید ابن ہارون رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے (اپنی مسند میں ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابویعقوب اسحاق بن عبد اللہ بن سلمہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن محمد ابن صباح رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے (اپنی مسند میں ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی ذکر کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن محمد بن سلیمان باغندی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب بن مقدم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”داود طائی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے (اپنی مسند میں ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی ذکر کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”اسحاق بن عبد اللہ ابن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن ابو عئیس رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن

عون رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رضی اللہ عنہ“ نے (اپنی مسند میں ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی ذکر کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن عبد الرحمن انطاکی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”ابوبکر خطیب بغدادی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوسعید محمد بن موکی بن فضل بن شاذان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعباس محمد بن یعقوب بن الاصم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد الجبار عطاردی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یونس بن بکر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلامی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند (میں ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) اپنے والد حضرت ”محمد بن خالد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”خالد بن خلی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خالد وہبی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وُلجی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”شیخ ابو فضل بن خیرون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی بن شاذان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابونصر بن اشکاب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ ابن طاہر قزوینی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وُلجی رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسین بن عبد الجبار صیرفی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد بن حسن بن علی جوہری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین محمد بن مظفر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یعقوب اسحاق بن عبد اللہ بن سلمہ کوئی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی اسی اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے جو ہم نے مسند ابن مظفر میں بیان کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وُلجی رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسین بن عبد الجبار صیرفی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محمد بن سلیمان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب بن مقدم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”داود طائی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وُلجی رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسین صیرفی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن ابو عینیس رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن عون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وُلجی رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے)

حضرت ”ابو حسین صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسینؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن عبد الرحمن انطاکیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ ستاروں میں غور و فکر کرنا منع ہے ☆

189/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّظَرِ فِي النُّجُومِ
☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عطاء بن ابی رباحؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابو ہریرہؓ“ سے روایت کرتے ہیں ”رسول اکرم ﷺ نے ستاروں میں غور و فکر کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَبِي رَمِيحٍ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ نَصْرِ الْمَخْزُومِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ الْحَرَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”صالح بن ابی رمیح ترمذیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن نصر مخزومیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن واقد حرانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ ہر گناہ شرک نہیں ہوتا، حد کفر تک پہنچانے والا گناہ صرف شرک ہے ☆

190/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ أَكُنْتُمْ تَعْدُونَ الذَّنُوبَ شِرْكَاً قَالَ لَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ ذَنْبٌ يَبْلُغُ الْكُفْرَ قَالَ لَا إِلَّا الشِّرْكَ
☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو زبیرؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”جابرؓ“ سے پوچھا: کیا تم لوگ گناہ کو شرک سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی نہیں۔ حضرت ”ابو سعیدؓ“ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیا اس امت میں کوئی گناہ ایسا ہے جو حد کفر تک پہنچتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں سوائے شرک کے۔“

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) جِبْهَانَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْفَرَّغَانِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ حَرْبٍ النِّسَابُورِيِّ (عَنْ)

(۱۸۹) أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ صَدْرُ الدِّينِ الْمُصَلِّفِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (۴۶۴) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "مَعْبَدِ الْإِسْلَامِ" (۵۱۹۸) وَالْمُطِيبُ فِي "تَارِيخِ بَغْدَادٍ" ۱۲۴:۶ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" (۸۱۷۸) وَأَوْرَدَهُ الرَّيْزِيُّ "مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ" ۱۱۶:۵- (۱۹۰) أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ صَدْرُ الدِّينِ الْمُصَلِّفِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (۸) وَأَبُو يَعْلَى (۲۳۱۷) وَأَوْرَدَهُ الرَّيْزِيُّ فِي "مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ" ۱۰۷:۱ وَأَبْنُ حَبْرٍ فِي "الْمَطَالِبِ الْعَالِيَةِ" (۲۹۷۶)۔

حفص بن عبد الرحمن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

(وآخرجه) الحافظ طلحة بن محمد البقافي مسنده (عن) علي بن محمد بن عبيد (عن) محمد بن عثمان (عن) يحيى بن المنهال (عن) أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ (عن) أَبِي الزبير (عن) جابر لكن بلفظ آخر أنه قال جابر لم يك بعد المنافق مشركاً ولا النفاق شركاً*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”جہان بن الوحسن فرغانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حرب نیشاپوری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن عبد الرحمن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد بقاء رحمہ اللہ“ نے (اپنی سند میں ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”علی بن محمد بن عبيد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن منہال رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”ابو زبیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جابر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے لیکن ان کے الفاظ کچھ مختلف ہیں (وہ یہ ہیں) ”قال جابر لم يك بعد المنافق مشركاً ولا النفاق شركاً“ (حضرت ”جابر رضی اللہ عنہ“ منافق کو مشرک اور نفاق کو شرک قرار نہیں دیتے تھے)

✽ ہر بیماری کی دوا ہے، جب بیمار کو اس سے متعلقہ دوا دی جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا مل جاتی ہے۔ ✽

191/ (أَبُو حَنِيفَةَ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) أَبِي الزُّبَيْرِ (عَنْ) جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَإِذَا أَصَابَ الدَّاءُ دَوَاءً بُرِّءَ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ابو زبیر رحمہ اللہ“ کے حوالے سے حضرت ”جابر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کی دوا پیدا کی ہے، جب بیماری کو اس کی متعلقہ دوا پہنچ جاتی ہے تو بیمار اللہ کے حکم سے تندرست ہو جاتا ہے۔

(آخرجه) أبو محمد البخاری (عن) موسى ابن أفلح بن خالد البخاری (عن) أبي حذيفة إسحاق بن بشر البخاری (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”موسیٰ ابن افلح بن خالد بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حذیفہ اسحاق بن بشر بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے

✽ جنت اور دوزخ کے محل وقوع کے بارے سوال کرنے والے یہودی کو حضرت عمر کا منہ توڑ جواب ✽

192/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ (عَنْ) طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

(۱۹۱) أخرجه ابن حبان (۶۰۶۳) وأحمد (۳۲۵:۳) ومسلم (۲۲۰۴) في السلام: باب لكل داء دواء واستمصاب التداوي والنسائي في الطب كساجي التحفة ۳۱۰:۲ والحاكم في المستدرک ۴۰۱:۴ والبیہقی فی السنن الكبرى

فَقَالَ أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ تَعَالَى (وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ) فَإِنَّ النَّارَ قَالَ عُمَرُ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيهَا شَيْءٌ قَالَ عُمَرُ أَرَأَيْتَ النَّهَارَ إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مَلَأَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ الْآخِرَ قَالَ فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ عُمَرُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَكَذَلِكَ النَّارُ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَفِي كِتَابِ اللَّهِ الْمُنَزَّلِ كَمَا قُلْتُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”قیس بن مسلمؒ“ اور حضرت ”طارق بن شہابؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں ایک یہودی حضرت ”عمرؓ“ کی خدمت حاضر ہوا اور کہنے لگا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ (آل عمران 133)

”اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی میں سب آسمان و زمین آجائیں پر ہمیز گاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔“ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

تو دوزخ کہاں ہے؟ حضرت ”عمرؓ“ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس کو جواب دو۔ کوئی شخص اس کو جواب نہ دے سکا۔ حضرت ”عمرؓ“ نے فرمایا: تم دیکھتے ہو کہ جب رات کے بعد دن آتا ہے تو وہ زمین و آسمان کو بھر لیتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اس وقت رات کہاں جاتی ہے؟ اس نے کہا: اس کا تو اللہ تعالیٰ کو علم ہے۔ حضرت ”عمرؓ“ نے فرمایا: اسی طرح دوزخ بھی اللہ ہی کے علم میں ہے، جہاں اللہ نے چاہا وہیں اس کو رکھا ہے۔ یہودی کہنے لگا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں بالکل ایسے ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا۔“

(أخرجہ) أبو عبد الله بن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) أبي علي بن شاذان (عن) القاضي أبي نصر بن اشكاب (عن) عبد الله بن طاهر (عن) إسماعيل بن توبة القزويني (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة*

(وأخرجہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرؤ بنیؒ“ نے (اپنی سند میں روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو الفضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی بن شاذانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابو نصر بن اشکابؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن طاہرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ قزوینیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

(۱۹۲) قال السيوطي في ”الدر المنثور“ ۳: ۳۱۵: ۲ ”واخرج عبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر عن طارق بن شهاب: ان ناساً من اليهود سألوا عمر بن الخطاب عن جنة عرضها السماوات والأرض فأين النار؟ فقال عمر: اذا جاء الليل فأين النيران؟ واذا جاء النهار أين الليل؟ فقالوا: لقد نزعنا مثلها من التوراة۔“

☀ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا، وہ ہم میں سے نہیں ☀

193/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْهَيْثَمِ (عَنْ) عَامِرِ الشَّعْبِيِّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

✦ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "یثیم رحمہ اللہ" سے، وہ حضرت عامر شعی رحمہ اللہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں، حضرت "علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ" کوفہ (کی مسجد میں اس) کے منبر پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: جو اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) بَشَرَ بْنِ مُوسَى (عَنْ) الْمُقْرِي (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ * (وَأَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ خُسْرُو الْبَلْخِيُّ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْغَنَائِمِ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي عَثْمَانَ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ بْنِ زُرْقِيَّةَ (عَنْ) أَبِي سَهْلٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ زِيَادِ الْقَطَانِ (عَنْ) بَشَرَ بْنِ مُوسَى (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُقْرِي عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "بشر بن موکی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "مقری رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رحمہ اللہ" نے (اپنی مسند میں، روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابو غنائم محمد بن ابو عثمان رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو حسن بن زرقویہ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو سہل احمد بن محمد بن زیاد قطان رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "بشر بن موکی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو عبد اللہ مقری رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

☀ قدریہ یعنی منکرین تقدیر اس امت کے مجوسی ہیں، یہ دجال کی جماعت ہے ☀

194/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ

✦ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "نافع رحمہ اللہ" کے حوالے سے حضرت "ابن عمر رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قدریہ (اس فرقے کے بنیادی عقائد میں سے یہ ہے کہ بندہ اپنے تمام افعال کفر و معصیت کا خالق خود ہی ہے۔ اور ان اعمال کے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہونے کا انکار کرتے ہیں) اس امت کے مجوسی ہیں، اور وہ دجال کی

(۱۹۳) (أَخْرَجَهُ) ابْنُ حَبَّانَ (۱۷۸) (وَالْحَاكِمُ فِي "الْمُسْتَدْرَكِ" ۳۲:۱ وَالطَّيَالَسِيُّ (۱۰۶) وَمِنْ طَرِيقِهِ التِّرْمِذِيُّ (۲۱۴۵) (فِي الْقَدْرِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِيمَانِ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ وَاحِدًا: ۹۷-

(۱۹۴) (أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ صَدْرُ الدِّينِ الْمُصَلِّفِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (۱۸) وَابُو دَاوُدَ (۴۶۹۱) (فِي السَّنَةِ: بَابُ فِي الْقَدْرِ وَمِنْ طَرِيقِهِ الْحَاكِمُ فِي "الْمُسْتَدْرَكِ" ۸۵:۱ وَاحِدًا: ۸۶:۲ وَابُ الْبَخَارِيِّ فِي "تَارِيخِ الْكَبِيرِ" ۳۴۱:۲-

جماعت ہے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) عبد الله بن جامع الحلواني المقرئ (عن) الحميد بن جامع (عن) هشام بن عمار (عن) محمد بن زيد بن مذجح (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؑ“ نے حضرت ”عبد اللہ بن جامع حلوانی مقرئؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”حمید بن جامعؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہشام بن عمارؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن زید بن مذجح (مدح)ؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”اکرمؑ“ سے روایت کیا ہے

✽ بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے کہ اس کے بارے چار چیزوں کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے ✽

195/ (أبو حنيفة) (عن) يزيد بن عبد الرحمن الدالاني (عن) عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال تكون النطفة أربعين ليلة ثم تكون مضغة أربعين ليلة ثم ينشئه الله خلقاً آخر فيقول السلك أي رب أذكر أم أنثى أسعيد أم شقي ما أجله ما رزقه ما أثره فيكتب ما يريد الله تعالى به فالسعيد من وعظ بغيره والشقي من شقي في بطن أمه

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؑ“ حضرت ”یزید بن عبد الرحمن دالانیؑ“ کے حوالے سے حضرت ”عبد اللہ بن مسعودؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نطفہ ۴۰ دن تک نطفہ رہتا ہے، پھر ۴۰ دن تک وہ جما ہوا خون رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کی نئی تخلیق کرتا ہے، فرشتہ عرض کرتا ہے: اے میرے رب! یہ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ یہ خوش بخت ہوگا یا بد بخت؟ اس کی زندگی کتنی ہے؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں جو ارادہ رکھتا ہے وہ لکھ دیا جاتا ہے، چنانچہ خوش بخت وہ ہے جو دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کر لے اور بد بخت ماں کے پیٹ سے بد بخت پیدا ہوتا ہے۔

(أخرجه) الحافظ طلحة ابن محمد في مسنده (عن) أبي عبد الله محمد بن مخلد (عن) بشر بن موسى (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أبي حنيفة*

(وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي الفضل بن خبرون (عن) أبي علي ابن شاذان (عن) القاضی أبي نصر بن اشكاب (عن) عبد الله بن طاهر القزويني (عن) إسماعيل بن توبة القزويني (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؑ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن مخلدؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئؑ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؑ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخیؑ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

ابو فضل بن خیرون رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی ابن شاذان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابو نصر بن اشکاب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن طاہر قزوینی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ قزوینی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ منکرین تقدیر سے سلام کلام، میل جول، اور ان کے جنازوں میں شرکت منع ہے ✽

196/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ قَوْمٌ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ مِنْهُ إِلَى الرِّندَقَةِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَلَا تَسْلِمُوا عَلَيْهِمْ وَإِنْ مَرَّضُوا فَلَا تَعُودُوا لَهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تُشْهِدُوا جَنَائِزَهُمْ فَإِنَّهُمْ شِيعَةُ الدَّجَالِ وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”نافع رحمہ اللہ“ کے حوالے سے حضرت ”ابن عمر رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ پیدا ہونگے جو تقدیر کا انکار کریں گے، پھر یہ اس سے بددینی کی جانب نکل جائیں گے، تم جب ان سے ملو تو ان کو سلام مت کرو، وہ لوگ بیمار ہو جائیں تو ان کی تیمارداری کو مت جاؤ، وہ مرجائیں تو ان کے جنازے میں شرکت مت کرو، وہ لوگ دجال کی جماعت کے لوگ ہیں، اور اس امت کے مجوسی ہیں، اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کو ان کے ساتھ شامل کر دے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ نَاصِحٍ بْنِ نُوْمَرٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الدَّامَغَانِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ أَبِي ظَبْيَةَ الْحَرَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ* (قَالَ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) الْهَيْثَمِ (عَنْ) نَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ابراہیم بن محمد بن ناصح بن نومرد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عیسیٰ دامغانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن ابو ظبیہ حرانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: یہ حدیث ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی مروی ہے (وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہیثم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نافع رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے لیکن اس حدیث میں انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا۔

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے کاموں کی ابتداء میں برکت کی وعاما لگی ✽

197/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ الطَّائِفِيِّ (عَنْ) عَمَّارَةَ بِنْتِ حَدِيدٍ (عَنْ) صَخْرِ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِي بَكُورِهَا

(۱۹۶) أخرجہ الحافظ صدر الدین الحصفی فی ”مسند الامام“ (۱۹) وقد مر فی (۱۹۳)۔

(۱۹۷) أخرجہ ابن حبان (۴۷۵۵) والطائفي (۱۲۴۲) وأحمد (۴۱۶۰۳) والدارمي (۲۱۴۰۲) وأبو القاسم البغوي في ”الجمريات“ (۲۵۵۷) والطبراني في ”الكبير“ (۷۲۷۵) والبیہقی فی ”السنن الكبرى“ ۱۵۱:۹۔

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”یعلیٰ بن عطاء طافیؒ“ اور حضرت ”عمارہ بن حدیدؒ“ کے واسطے سے اور حضرت ”صخر غامدیؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے یوں دعا مانگی ”اے اللہ میری امت کو ان کے (تمام امور کے) آغاز میں برکت عطا فرما“۔

(آخر جہ) القاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقي (عن) ابي غالب المبارك ابن ابي ياسر عبد الوهاب بن محمد بن منصور (عن) ابي بكر أحمد بن الحسين بن كيلان (عن) ابي القاسم الحرقي (عن) حبيب بن الحسن بن داود القزاز (عن) جعفر بن محمد بن الحسين (عن) يعقوب بن حميد بن كاسب (عن) حاتم بن إسماعيل (عن) ابي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقيؒ“ نے حضرت ”ابو غالب مبارک ابن ابو یاسر عبد الوهاب بن محمد بن منصورؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر احمد بن حسین بن کیلانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قاسم حرقيؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حبیب بن حسن بن داود قزازؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد بن حسینؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن حمید بن کاسبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حاتم بن اسماعیلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کے رزق میں برکت کی دعا مانگی ✽

198/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ الطَّائِفِيِّ (عَنْ) عَمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِيمَا رَزَقْتَهُمْ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”یعلیٰ بن عطاء طافیؒ“ اور حضرت ”عمارہ بن حدیدؒ“ کے حوالے سے حضرت ”صخر غامدیؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے یوں دعا مانگی ”اے اللہ! میری امت کو جو تو نے رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما“۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) جعفر بن محمد بن الحسين (عن) يعقوب بن حميد بن كاسب (عن) حاتم بن إسماعيل (عن) ابي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ* ○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد بن حسینؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن حمید بن کاسبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حاتم بن اسماعیلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ہر نبی نے اپنی امت کو منکرین تقدیر سے بچانے کی کوشش کی ہے ✽

199/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم لَعَنَ الْقَدْرِیَّةَ وَقَالَ مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَّا حَذَرَ اُمَّتَهُ مِنْهُمْ وَلَعَنَهُمْ ﴿﴾ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”سالم بن عبد اللہ بن عمرؒ“ کے حوالے سے ان کے والد حضرت ”عبد اللہ بن عمرؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے قدریہ (اس فرقے کے بنیادی عقائد میں سے یہ ہے کہ بندہ اپنے تمام افعال کفر و معصیت کا خالق خود ہی ہے۔ اور ان اعمال کے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہونے کا انکار کرتے ہیں) پر لعنت کی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی دنیا میں بھیجا ہے اس نے اپنی امت کو ان لوگوں سے بچایا ہے اور ان پر لعنت کی ہے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن یزید الکلاباذی (عن) حمید بن فروة (عن) أبی حذیفه إسحاق بن بشر البخاری (عن) أبی حنیفة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمدؒ“ نے حضرت ”محمد بن یزید کلاباذیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حمید بن فروہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حذیفہ اسحاق بن بشر بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ملائکہ رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے حاضر ہوتے ہیں ✽

200/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) زُرٍّ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَجَبْرِئِيلَ مَا لَكَ لَا تَزُورُنَا فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا) الْآيَةِ

﴿﴾ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”زرؒ“ اور حضرت ”سعید بن جبیرؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابن عباسؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے حضرت ”جبریل علیہ السلام“ سے فرمایا: کیا بات ہے؟ تم ہماری زیارت کے لئے (آج کل) آ نہیں رہے ہو؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی

وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا

”اور (جبریل نے مجھ سے عرض کی) ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے، اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے

اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

(أخرجه) ابن خسرو البلخی فی مسنده (عن) أحمد بن علی بن محمد الخطیب (عن) محمد بن أحمد الخطیب (عن) علی بن ربیعہ (عن) الحسن بن رشيق (عن) محمد بن حفص (عن) صالح بن محمد الترمذی (عن) حماد بن أبی حنیفة (عن) أبی حنیفة*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد

(۱۹۹) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصفی فی ”مسند الامام“ (۲۰) والطبرانی فی ”الوسط“ کسافی ”مجمع الزوائد“ ۲۰:۷ وقد مر فی (۱۹۳)۔

(۲۰۰) أخرجه احمد ۲۳۱:۱ والترمذی (۳۱۵۸) والبخاری (۳۲۱۸) وفی ”خلق افعال العباد“ (۵۷۴) والطبرانی فی ”الکبیر“ (۱۲۳۸۵) والحاکم بی ”المستدرک“ ۶۱۱:۲ والبیہقی فی ”اسماء والصفات“ ۲۱۵۔

بن علی بن محمد خطیب رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد خطیب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ربیعہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشیق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حفص رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد ترمذی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ دنیا میں گناہ کی سزا مل جائے یا نہ ملے، ہر دو صورتیں مومن کے لئے بھلائی کی علامت ہیں ✽

201/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَمَّنْ حَدَّثَهُ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَاللَّهُ تَعَالَى أَعَدَّ لَهُ مِنْ أَنْ يُثْنِيَ عُقُوبَتَهُ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَسَتَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللَّهُ تَعَالَى أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ نے اس شخص سے روایت کیا ہے، جس نے اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے کوئی گناہ سرزد ہوا اور اس کو دنیا میں اس کی سزا دے دی گئی اللہ تعالیٰ کی شان عدل سے یہ امید ہے کہ اس کو آخرت میں دوبارہ سزا نہیں دے گا، اور جس سے گناہ سرزد ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا پوشی فرمادی، اور اس کو معاف کر دیا (دنیا میں اس کو سزا نہ دی) اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے یہ امید ہے کہ جس گناہ کو معاف کر چکا ہے، وہ دوبارہ اس کی سزا نہیں دے گا۔

(أَخْرَجَهُ) الْقَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي (عَنْ) هَبَةَ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْحَنْبَلِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْحُسَيْنِ (عَنْ) الْحَسَنِ الْبَغْدَادِيِّ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ بْنِ مَالِكٍ الْقُطَيْبِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ (عَنْ) أَبِيهِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي شَجَاعٍ (عَنْ) يُونُسَ بْنِ إِسْحَاقَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی محمد بن عبد الباقی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ہبہ اللہ بن مبارک حنبلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن یحییٰ بن حسین رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بغدادی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر بن مالک قطیبی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوشجاع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یونس بن اسحاق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ قیامت کے دن مسلمانوں کے فدیے میں یہودی اور نصرانی دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے ✽

202/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ سَجَدَتْ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ سُجُودًا

(۲۰۱) اخرجہ احمد ۹۹:۱ وابن ماجہ (۲۶۰۴) والترمذی (۲۶۲۶) والبزار (۴۸۲) والطبرانی فی ”الصغیر“ (۴۶) والحاکم فی ”المستدرک“ ۴: ۴۴۵۔

(۲۰۲) اخرجہ احمد ۱۰: ۴۱۰ ومسلم (۲۷۶۷) (۴۹) وابو نعیم فی ”تاریخ اصفہان“ ۸: ۴۰ والبیہقی فی ”تعب الايمان“ (۲۷۵) وفی ”البعث والنشور“ (۹۰)۔

طَوِيلًا فَيَقَالُ ارْفَعُوا رُءُوسَكُمْ فَقَدْ جُعِلَتْ عِدَّتُكُمْ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فِدَاءُكُمْ مِنَ النَّارِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو بربیدہ بن ابوموسیٰ اشعریؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابوموسیٰ اشعریؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تمام امتوں کے سامنے میری امت ایک لمبا سجدہ کرے گی، ان کو کہا جائے گا: تم اپنے سروں کو اٹھاؤ، میں نے تمہاری تعداد کے مطابق یہودی اور نصرانی لوگوں کو تمہارا فدیہ بنا دیا ہے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد (و) صالح بن أحمد القيراطی كلاهما (عن) محمد بن إسحاق البكائی (عن) عون بن جعفر المعلم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن إسحاق القاری (عن) عون بن جعفر المعلم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ بلفظ آخر قال إذا كان يوم القيامة يعطى كل رجل من المسلمين رجلاً من اليهود والنصارى فيقال هذا فداؤك من النار *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) أحمد بن حازم (عن) أبي بكر المكتب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ بلفظ ثالث قال إذا كان يوم القيامة دفع إلى كل رجل من هذه الأمة رجل من أهل الكتاب فليل له هذا فداؤك من النار *
(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن المنذر الهروي (عن) أبي عزرة (عن) أبي محمد المكتب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ بلفظ رابع قال إن هذه الأمة أمة مرحومة عذابها بأيديها إذا كان يوم القيامة دفع إلى كل رجل من المسلمين رجل من أهل الشرك أو الذمة فيقال هذا فداؤك من النار *
(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن سيار (عن) عون بن جعفر المعلم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ باللفظ الأول *

(ورواه) (عن) صالح بن أحمد (عن) محمد بن إسحاق البكائی (عن) عون بن جعفر (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(ورواه) باللفظ الثالث (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) أحمد بن حازم (عن) أبي محمد المكتب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ
(ورواه) باللفظ الرابع (عن) أبي العباس بن عقدة (عن) أحمد بن حازم (عن) أبي محمد المكتب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) خاله أبي علي (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) محمد بن عبد الله بن سليمان الحضرمي (عن) محمد بن العلاف (عن) عون بن جعفر المكتب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *
(وأخرجه) القاضي الأشناني بإسناده المذكور إلى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”احمد بن محمدؒ“ اور حضرت ”صالح بن احمد قيراطیؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”محمد بن اسحاق بکائیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عون بن جعفر معلمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“

سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن اسحاق قاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عون بن جعفر معلم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس روایت کے الفاظ پہلی سے کچھ مختلف ہیں، وہ یہ ہیں)

”جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر مسلمان کو یہودیوں یا نصاریٰ میں سے ایک شخص دیا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا کہ یہ تیرا دوزخ سے فدیہ ہے۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حازم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر مکتب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس روایت کے الفاظ پہلی دونوں سے مختلف ہیں، وہ یہ ہیں)

”جب قیامت کا دن ہوگا اس امت کے ہر فرد کو اہل کتاب میں سے ایک ایک آدمی دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ تیرا دوزخ کا فدیہ ہے“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن منذر ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عزرہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد مکتب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس روایت کے الفاظ پہلی تینوں روایات سے مختلف ہیں، وہ یہ ہیں)

”یہ امت بخشی بخشائی ہے، ان کا عذاب (دنیا میں) ان کے اپنے ہاتھوں سے دے دیا جاتا ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو مسلمانوں میں سے ہر شخص کو اہل شرک میں سے یا اہل ذمہ میں سے ایک آدمی دیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ تیرا دوزخ کا فدیہ ہے۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے (اپنی مسند میں ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن سیار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عون بن جعفر معلم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس روایت میں پہلی روایت والے الفاظ ہیں)

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن اسحاق بکائی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عون ابن جعفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حازم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد مکتب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس روایت میں تیسری روایت والے الفاظ ہیں)

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حازم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد مکتب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس روایت میں الفاظ چوتھی روایت کے ہیں)

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروثیؒ“ نے اپنی مسند میں اپنے ماموں حضرت ”ابو علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن سلیمان حضرمیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمون بن جعفر مکتبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ شیطان کا جو چیلہ جتنا بڑا فتنہ برپا کرتا ہے، شیطان کی نگاہ میں اس کی اتنی زیادہ عزت ہوتی ہے ✽

203/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي الزُّبَيْرِ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَّشَ إِبْلِيسُ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعُتُ سَرَايَاهُ فَيُقْتَنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمَهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فَتَنَةً ✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو زبیرؒ“ کے حوالے سے حضرت ”جابرؒ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ابلیس کا تخت پانی پر ہے، وہ اپنی افواج کو روانہ کرتا ہے، وہ لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہیں، تو جو جتنا بڑا فتنہ برپا کرتا ہے وہ (شیطان کی نگاہ میں) اتنا ہی زیادہ عظیم ہوتا ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي (عَنْ) هِنَادِ النَّسْفِيِّ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَهْدِي الْخَطِيبِ الْأَيْلِيِّ (عَنْ) أَبِي عَلِيٍّ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ عَثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ (عَنْ) الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْأَوَّلِ (عَنْ) مُصْعَبِ بْنِ الْمَقْدَامِ (عَنْ) الْمَقْدَامِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ*
○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقيؒ“ نے حضرت ”ہناد نسفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن مہدی خطیب ایلّیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی احمد بن حسین بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عثمان بن ابو شیبہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن عبد الاولؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب بن مقدمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقدمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ کے مقام محمود کا بیان ✽

204/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (عَسَى أَنْ يَبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) قَالَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الشَّفَاعَةُ يُعَذِّبُ اللَّهُ تَعَالَى قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِذُنُوبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيُؤْتِي بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْمُونَ الْجَهَنَّمِيُّونَ ثُمَّ يَطْلُبُونَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ ذَلِكَ الْإِسْمَ ✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عطیہ عوفیؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابو سعید خدریؒ“ سے

(۲۰۳) (أَخْرَجَهُ) أَحْمَدُ ۳۴۲:۳، وَمُسْلِمٌ (۲۱۵۳) (وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ) (۱۰۳۳) (وَأَبُو يَعْلَى) (۱۹۰۹) (وَابْنُ حِبَّانَ) (۶۱۸۷)۔

(۲۰۴) (أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ صَدْرُ الدِّينِ الْحَصَكْفِيُّ فِي ”مُسْنَدِ الْإِمَامِ“ (۲۵) (وَالْتَرْمِذِيُّ) (۳۱۴۸) فِي التَّفْسِيرِ: بَابُ وَمِنْ سُورَةِ

بَنِي إِسْرَآئِيلَ (وَأَبُو يَعْلَى) (۱۰۹۷) (وَمُسْلِمٌ) (۱۸۵) فِي الْإِيمَانِ: بَابُ اثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ وَأَخْرَاجُ الْوَحِيدِينَ مِنَ النَّارِ وَاحِدٌ ۵:۳۔

روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

”قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔“ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمہ اللہ)

کے بارے میں فرمایا: مقام محمود (سے مراد) شفاعت ہے، اللہ تعالیٰ کچھ اہل ایمان کو ان کے گناہوں کے باعث عذاب دے گا، پھر ان کو محمد ﷺ کی شفاعت (کی برکت سے) دوزخ سے نکالا جائے گا، پھر ان کو آب حیات میں غسل دیا جائے گا، پھر ان کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا، اہل جنت ان کو ”جہنمی“ کہہ کر پکاریں گے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس تکلیف کا مطالبہ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم فرما دے گا، (پھر ان کو کوئی بھی ”جہنمی“ کہہ کر نہیں پکارے گا۔“

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد (عن) القاسم بن محمد (عن) محمد بن محمد (عن) أبي يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) عن قبيصة بن الفضل (عن) إسحاق بن إبراهيم (عن) سعيد بن الصلت (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(ورواہ) عن صالح بن محمد بن حرب أبي هريرة ببغداد (عن) محمد بن معاوية (عن) حسين بن حسن ابن عطية (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *

(ورواہ) (عن) إبراهيم بن علي الترمذی (عن) عمر بن نوح (عن) أبي سعد الصغاني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) عبد الله بن محمد بن علي الحافظ (عن) يحيى بن موسى (عن) أبي سعد الصغاني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ (عن) عطية (عن) أبي سعيد الخدري *

قال أبو محمد البخاری واللفظ لصالح قال في قوله تعالى (عسى أن يعثلك ربك مقاماً محموداً) قال يخرج الله تعالى قوماً من النار من أهل الإيمان والقبلة بشفاعه محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فذلك المقام المحمود فيوتى بهم نهراً يقال له الحيوان فيلقون فيه فينبتون كما ينبت الثعاري ثم يخرجون منه فيدخلون الجنة فيسمون فيها الجهنميون ثم يطلبون على الله تعالى أن يذهب عنهم ذلك الاسم فيذهب عنهم *
(قال) البخاری روى هذا الحديث (عن) أَبِي حَنِيفَةَ جماعة هكذا *

(منهم) حمزة بن حبيب * أخبرنا أحمد بن محمد (حدثني) فاطمة بنت محمد (عن) أبيها قال هكذا كتاب حمزة (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنهم) الحسن بن الفرات * أخبرنا أحمد بن محمد (قال) أَخْبَرَنِي الحسن بن علي قال هكذا (عن) أبيه في كتاب الحسين بن علي فقرأت فيه (أخبرنا) يحيى بن حسين (أخبرنا) زياد بن الحسن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنهم) زفر (أخبرنا) زكريا بن يحيى الأصفهاني (عن) أحمد بن رسته (عن) محمد بن المغيرة (عن) الحكم بن أيوب (عن) زفر (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنهم) عبد الله بن الزبير * (أخبرنا) أحمد بن محمد (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الرحمن بن

الزبير (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

(قال) أبو محمد البخارى أخبرنا صالح بن أحمد القيراطى أخبرنا محمد بن شوكة حدثنا قاسم بن الحكم حدثنا أبو حنيفة عن عطية قال سألت أبا سعيد الخدرى عن هذه الآية (ومن الليل فتهجد به نافلة لك عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً) قال المقام المحمود الشفاعة يعذب الله عز وجل قوماً من أهل الإيمان بذنوبهم ثم يخرجهم بشفاعة محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فيوتى بهم نهراً يقال له الحيوان فيغتسلون فيه فيبتون مثل الثعالب ثم يدخلون الجنة فيسمون في الجنة الجهنميون ثم يطلبون إلى الله تعالى فيذهب عنهم ذلك الاسم * قال أبو محمد البخارى قد روى جماعة (عن) أَبِي حَنِيفَةَ على هذا النحو

(ومنها) أبو عبد الرحمن المقرئ أخبرنا أبي وسعيد بن ذاكراً قال أخبرنا أحمد بن زهير حدثنا المقرئ عن أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * وزاد في آخره فيسمون عتقاء الله *

(ومنها) محمد بن الحسن الشيباني * أخبرنا محمد بن رضوان (حدثنا) محمد بن سلام (حدثنا) محمد بن الحسن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنها) حماد بن أبي حنيفة * أخبرنا أحمد بن محمد (أخبرنا) عبد الله بن أحمد ابن بهلول قال هذا كتاب جدى إسماعيل بن حماد فقرأت فيه (حدثنا) أبي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ ومسرور وعبد الرحمن المسعودى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ * (ومنها) أسد بن عمرو * على ما أخبرنا المنذر بن محمد (حدثنا) حسن بن محمد (حدثنا) أسد بن عمرو * (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنها) الحسن بن زياد * على ما أخبرنا أحمد (أخبرنا) المنذر بن محمد بن محمد (عن) أبيه (عن) الحسن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنها) أيوب بن هانء * على ما أخبرنا أحمد (أخبرنا) منذر بن محمد (أخبرنا) أبي (أخبرنا) أيوب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنها) ابن أبي الجهم * على ما أخبرنا أحمد (أخبرنا) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) عمه سعيد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنها) الحماني على ما أخبرنا محمد بن الحسين الخثعمي (أخبرنا) عباد بن يعقوب (حدثنا) الحماني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنها) مكى بن إبراهيم * على ما أخبرنا عبد الصمد بن الفضل وإسماعيل ابن بشر وحمدان بن ذى النون قالوا أخبرنا مكى عن أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنها) على بن يزيد * على ما أخبرنا أحمد بن محمد (حدثنا) عبد الله بن إبراهيم المهلبى (حدثنا) على بن الحسن (حدثنا) على بن يزيد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد فى مسنده مختصراً (عن) صالح بن أحمد (عن) محمد بن شوكة (عن) القاسم بن الحكم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) صالح بن محمد بن معاوية الأنماطى (عن) الحسين بن الحسن بن عطية (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *

(ورواہ) (عن) ابن عقدہ (عن) الحسن بن عتبہ (عن) الحسن بن زیاد (عن) ابی حنیفہ (قال الحافظ) (ورواہ) (عن) ابی حنیفہ حمزہ وأبو یوسف ومحمد والحسن بن زیاد والحماني وحماد وزفر *

(وأخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي سعيد الأسدي (عن) أبي بكر البرقاني (عن) أبي حفص الزيات (عن) أحمد بن إبراهيم بن أبي الرجال (عن) أبي فروة (عن) أبيه (عن) سابق (عن) ابی حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) ابن خيرون (عن) أبي علي بن شاذان (عن) القاضي أبي نصر أحمد بن نصر البخاري (عن) عبد الله بن طاهر (عن) إسماعيل بن توبة القزويني (عن) محمد بن الحسن عن ابی حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(وأخرجه) الإمام محمد ابن الحسن في الآثار فرواه (عن) ابی حنیفہ رحمه الله
(وأخرجه) أيضاً في نسخته فرواه (عن) ابی حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”قبیصہ بن فضل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن صلت رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن محمد بن درب ابو ہریرہ رحمہ اللہ“ (بغداد میں) سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن معاویہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن حسن بن عطیہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابراہیم بن علی ترمذی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن نوح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سعد صغانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن موکی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سعد صغانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ”عطیہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔ حضرت ”امام ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً) کے بارے میں فرمایا ہے (اس روایت میں الفاظ حضرت ”صالح“ کے ہیں)

”اللہ تعالیٰ اہل قبلہ اور اہل ایمان میں سے لوگوں کو رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کی بدولت دوزخ سے نکالے گا، یہ مقام محمود ہے، پھر ان کو ”حیوان“ نامی نہر پر لایا جائے گا، ان کو اس نہر میں ڈال دیا جائے گا، وہ اس طرح آگیں گے جیسے چھوٹی لکڑی اگتی ہے، پھر وہ دوزخ سے نکلیں

گے اور جنت میں داخل ہونگے، ان کو جنت کے اندر ”جہنمی“ کہہ کر پکارا جائے گا، یہ اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کریں گے کہ ان کا نام تبدیل کیا جائے، تو اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم فرمادے گا۔“

حضرت ”امام ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: یہ حدیث محدثین کی پوری ایک جماعت نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کی ہے۔ (ان میں سے بعض کی اسانید درج ذیل ہیں)

(۱) حضرت ”حمزہ بن حبیب رحمہ اللہ“ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں: ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رحمہ اللہ“ نے روایت کی ہے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: حضرت ”حمزہ رحمہ اللہ“ کی کتاب میں اسی طرح ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۲) حضرت ”حسن بن فرات رحمہ اللہ“ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”حسن بن علی رحمہ اللہ“ نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”حسین بن علی رحمہ اللہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، اس میں یوں ہے: ہمیں حضرت ”یحییٰ بن حسین رحمہ اللہ“ نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”زیاد بن حسن رحمہ اللہ“ نے خبر دی ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۳) حضرت ”زفر رحمہ اللہ“ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرت ”زکریا بن یحییٰ اصفہانی رحمہ اللہ“ نے خبر دی ہے، انہوں نے حضرت ”احمد بن رشتہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکم بن ایوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۴) حضرت ”عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ“ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ نے خبر دی ہے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالرحمن بن زبیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرت ”صالح بن احمد قیراطی رحمہ اللہ“ نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن شوکت رحمہ اللہ“ نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”قاسم بن حکم رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ نے حضرت ”عطیہ عوفی رحمہ اللہ“ کے حوالے سے روایت کی ہے، وہ حضرت ”ابوسعید خدری رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”ومن الليل فتهجد به نافلة لك عسى ان يبعثك ربك مقاماً محموداً“

کے بارے میں فرماتے ہیں: مقام محمود سے مراد مقام شفاعت ہے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ان کے گناہوں کے باعث عذاب میں مبتلا کرے گا۔ پھر ان کو رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کی بدولت (دوزخ سے باہر) نکالے گا، پھر ان کو ”حیوان“ نامی نہر پر لایا جائے گا، اس میں نہائیں گے پھر وہ چھوٹی گکڑیوں کی مانند اگیں گے، پھر یہ جنت میں جائیں گے، جنت میں ان کو ”جہنمی“ کہہ کر مخاطب کیا جائے گا، یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کریں گے کہ ان کا یہ نام ختم کیا جائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم فرمادے گا۔

○ حضرت ”امام ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: یہ حدیث محدثین کی پوری ایک جماعت نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کی ہے۔ (ان میں سے بعض کی اسانید درج ذیل ہیں)

(۱) ابو عبد الرحمن مقرئ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں میرے والد اور حضرت "سعید بن زاکر رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "احمد بن زبیر رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "مقرئ رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں پھر ان کا نام "عتقاء اللہ" (اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ) رکھ دیا جائے گا۔

(۲) محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "محمد بن رضوان رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "محمد بن سلام رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "محمد بن حسن رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

(۳) حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "احمد بن محمد رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "عبد اللہ بن احمد ابن بہلول رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: یہ کتاب میرے دادا حضرت "اسماعیل بن حماد رضی اللہ عنہ" کی ہے میں نے اس میں پڑھا ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں میرے "والد رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت "مسعر رضی اللہ عنہ" اور حضرت "عبد الرحمن مسعودی رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

(۳) حضرت "اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ" نے ہمیں حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "منذر بن محمد رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "حسن بن محمد رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

(۴) حضرت "حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ" نے ہمیں حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "احمد رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "منذر بن محمد بن محمد رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے اپنے "والد رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "حسن رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

(۵) حضرت "ایوب بن ہانی رضی اللہ عنہ" نے ہمیں حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "احمد رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "منذر بن محمد رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں ہمارے والد نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "ایوب رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

(۶) حضرت "ابن ابوجہم رضی اللہ عنہ" نے ہمیں حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "احمد رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "منذر بن محمد رضی اللہ عنہ" نے خبری دی ہے، انہوں نے اپنے "والد رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت "سعید رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

(۷) حضرت "حمانی رضی اللہ عنہ" نے ہمیں حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "محمد بن حسین نخعی رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "عباد بن یعقوب رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "حمانی رضی اللہ عنہ" نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

(۸) حضرت "مکی بن ابراہیم رضی اللہ عنہ" نے ہمیں حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت "عبد الصمد بن فضل رضی اللہ عنہ" اور حضرت "

اسماعیل ابن شریکؒ اور حضرت ”حمدان بن ذی النونؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، یہ سب کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”مکیؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۹) حضرت ”علی بن یزیدؒ“ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”عبد اللہ بن ابراہیم مہلبیؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: حضرت ”علی بن حسنؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”علی بن یزیدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکتؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن محمد بن معاویہ انماطیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن حسن بن عطیہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن عقدہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن عتبہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے حضرت ”حمزہؒ“، حضرت ”امام ابویوسفؒ“، حضرت ”امام محمدؒ“، حضرت ”امام حسن بن زیادؒ“، حضرت ”امام حمادیؒ“، حضرت ”امام حمادؒ“ اور حضرت ”امام زفرؒ“ نے بھی روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ بن خروہؒ“ نے (اپنی مسند میں ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سعید اسدیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر برقانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حفص زیاتؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن ابراہیم بن ابورجالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوفروہؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سابقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ بن خروہؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن خیرونؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی بن شاذانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابونصر احمد بن نصر بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن طاہرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ قزوینیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزاروں کو بالآخر دوزخ سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا ☀

205/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُهُ (عَنْ) قَوْلِهِ تَعَالَى (رَبَّمَا يَوْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ) فَقَالَ يُعَذَّبُ اللَّهُ تَعَالَى قَوْمًا مِمَّا كَانَ يَعْبُدُهُ وَلَا يَعْبُدُ غَيْرَهُ وَقَوْمًا مِمَّنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَهُ ثُمَّ يَجْمَعُهُمْ فِي النَّارِ فَيُعِيرُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ غَيْرَ اللَّهِ الَّذِي كَانُوا يَعْبُدُونَ اللَّهُ فَيَقُولُونَ عَذَّبَنَا لَأَنَّا عَبَدْنَا غَيْرَهُ فَمَا أَغْنَتْ عَنْكُمْ عِبَادَتُكُمْ آيَاهُ وَقَدْ عَذَّبَكُمْ مَعَنَا فَيَأْذُنُ الرَّبُّ جَلَّ جَلَالُهُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ فَيَشْفَعُونَ فَلَا يَبْقَى فِي النَّارِ أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ يَعْبُدُهُ إِلَّا أَخْرَجَهُ حَتَّى يَتَطَاوَلَ لِلشَّفَاعَةِ إِبْلِيسُ لِعِبَادَتِهِ يَعْنِي الْأَوَّلَى

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ اور حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

رَبَّمَا يَوْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ

”بہت آرزوئیں کریں گے کافر کا شمسلمان ہوتے“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمہ اللہ)

کے بارے میں پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو عذاب دے گا، جو صرف اس کی عبادت کرتے تھے، اور اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے، اور کچھ ایسے لوگوں کو عذاب دے گا جو غیر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے، پھر ان سب کو ایک جگہ جمع فرما دے گا، تو جو لوگ غیر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کو طعن دیں گے اور کہیں گے: ہمیں تو عذاب اس لئے ہوا کہ ہم غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے لیکن تم تو صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے، تمہیں تو اس کی عبادت کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ عذاب تو ہمارے ساتھ تمہیں بھی دیا جا رہا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اور انبیاء کرام کو شفاعت کی اجازت عطا فرمائے گا، یہ لوگ شفاعت کریں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزاروں میں سے ایک بھی دوزخ میں نہیں رہنے دیا جائے گا، حتیٰ کہ شیطان نے (مردود ہونے سے پہلے) جو عبادت کی تھی اس کی وجہ سے وہ بھی شفاعت کی خوش فہمی میں ہوگا۔

(أَخْرَجَهُ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے

☀ سب سے بڑا شیطان بھی شفاعت کی وسعت دیکھ کر شفاعت کی امید لگائے گا ☀

206/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَابِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْلِيسَ الْأَبْلَسَ لَيَتَطَاوَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجَاءً أَنْ تَنَالَهُ الشَّفَاعَةُ لِمَا يَرَى مِنْ

(٢٠٥) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (٢٨٠) وابن المبارك في "الزهدي" (١٢٧٠) والطبري في

التفسير "٤٠٣:١٤" وايضاً ابن كثير في "التفسير" ٥٤٦:٣-

(٢٠٦) قد تقدم في (١٨٢)

نَفُوذُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”جواب بن عبداللہ تمیمیؒ“ کے حوالے سے حضرت ”حارث بن سويدؒ“ روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا ابلیس قیامت کے دن جب میری شفاعت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد ہوتا دیکھے گا تو وہ بھی اس خوش فہمی میں ہوگا کہ شاید اس کی بھی شفاعت ہو جائے گی۔

(أخرجہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعید (عن) الحسن بن حماد بن حکیم

الطالقانی (عن) أبيه (عن) خلف بن ياسين الزيات (عن) أبي حنيفة*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن حماد بن حکیم طالقانیؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”خلف بن یاسین زیاتؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جہنم میں گئے ہوئے اہل ایمان کو رسول اکرم ﷺ کی شفاعت سے وہاں سے نکال لیا جائے گا ✽

207/ (أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي رُوْبَةَ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (عَسَى أَنْ يَتَّعَنَّكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) قَالَ يُخْرِجُ اللَّهُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ وَالْقَبْلَةِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ فَيُوتَى بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ فَيُلْقَوْنَ فِيهِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الثَّعَارِيرُ ثُمَّ يُخْرَجُونَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْمَوْنَ الْجَهَنَّمِيُّونَ وَيَطْلُبُونَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يُذْهَبَ عَنْهُمْ ذَلِكَ الْإِسْمُ فَيُذْهِبُهُ عَنْهُمْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو روبہ شداد بن عبد الرحمنؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابوسعید

خدریؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

عَسَى أَنْ يَتَّعَنَّكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

”قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔“ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اہل قبلہ میں سے کچھ لوگوں کو محمد ﷺ کی شفاعت کی بدولت دوزخ سے نکال لے گا، یہ مقام محمود ہے۔ پھر ان لوگوں کو ایک نہر پر لایا جائے گا، اس نہر کا نام ”حیوان“ ہے، ان کو اس نہر میں ڈال دیا جائے گا، ان کے جسم پر دوبارہ گوشت اگ آئے گا، جیسا کہ چھوٹی گنزی اگتی ہے، پھر ان کو اس نہر سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا، ان کو وہاں پر ”جہنمی“ کے نام سے پکارا جائے گا، یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ ان کا یہ نام ختم کر دیا جائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم فرمادے گا۔

(أخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن عبد الرحمن (عن) أحمد بن محمد بن سهل بن ماهان ومحمد بن

(۲۰۷) قد تقدم فی (۲۰۴)

رميح بن شريح الترمذی (عن) صالح بن محمد الترمذی (عن) حماد بن أبي حنيفة (عن) أبي حنيفة *

(ورواه) (عن) يحيى بن إسماعيل بن الحسن بن عثمان قال وجدت في كتاب جدي الحسن بن عثمان (عن) مخلد بن عمر قاضي بخارى (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد الهمداني (عن) القاسم بن محمد (عن) محمد بن محمد عن أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رضي الله عنهم *

(ورواه) أيضاً (عن) زكريا بن يحيى بن كثير الأصفهاني (عن) أحمد بن رسته (عن) محمد بن المغيرة (عن) الحكم بن أيوب (عن) زفر (عن) أبي حنيفة *

(ورواه) (عن) محمد (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه أيضاً) (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة رحمته الله عليهما *

(قال) أبو محمد البخاري (رواه) عن أبي حنيفة جماعة موقوفاً على أبي سعيد *

(منهم) حمزة بن حبيب الزيات العجلي * على ما أخبرنا أحمد بن محمد الهمداني قال (حدثني) فاطمة بنت محمد بن حبيب قالت هذا كتاب حمزة بن حبيب فقرأت فيه حدثنا (أبو حنيفة) (حدثنا) شداد بن عبد الرحمن (عن) أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال وسألته عن هذه الآية (عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً) قال المقام المحمود الشفاعة يعذب الله * الحديث كما سبق *

(ومنهم) الحسن بن الفرات * على ما أخبرنا أحمد بن محمد قال قرأت في كتاب حسين بن علي (حدثنا) يحيى بن حسين (حدثنا) زياد (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة *

(ومنهم) سعيد بن أبي الجهم * على ما أخبرنا أحمد (أخبرنا) منذر بن محمد (أخبرنا) أبي (أخبرنا) عمى سعيد بن أبي الجهم (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ومنهم) أيوب بن هانء على ما (أخبرنا) أحمد (أخبرنا) منذر بن محمد (أخبرنا) أبي (عن) أيوب بن هانء (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ومنهم) أسد بن عمرو * على ما (أخبرنا) محمود بن دالان المروزي (أخبرنا) حامد بن آدم (حدثنا) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ومنهم) الحسن بن زياد * على ما (أخبرنا) حماد بن أحمد (حدثنا) الوليد بن حماد (حدثنا) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ومنهم) عبد الله بن الزبير * على ما (أخبرنا) أحمد بن محمد بن جعفر بن محمد (حدثنا) أبي (حدثنا) ابن الزبير (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ومنهم) محمد بن مسروق * على ما أخبرنا أحمد بن محمد (أخبرنا) محمد بن عبد الله بن محمد بن مسروق قال هذا كتاب جدي فقرأت فيه (حدثنا) أبو حنيفة رضي الله عنه *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) محمد بن شوكة (عن) القاسم بن

الحکم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ مختصراً قال المقام المحمود الشفاعة *

(ورواه) عن أبي عبد الله محمد بن مخلد (عن) إسحاق بن شاذان الأصفهاني (عن) أحمد بن رسته (عن) محمد بن المغيرة (عن) الحكم بن أيوب الفقيه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ أطول *

قال أبو سعيد سمعت رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يقول في قوله تعالى (عسى أن يعثلك ربك مقاماً محموداً) قال يخرج الله تعالى قوماً من النار من الإيمان والقبلة بشفاعتي وهو المقام المحمود قال أبو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وحدثني عطية عن أبي سعيد الحديث *

(وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي الفضل أحمد بن الحسن بن خيرون (عن) أبي علي الحسن بن أحمد بن محمد بن شاذان (عن) القاضي أبي نصر بن اشكاب البخاري (عن) عبد الله بن طاهر القزويني (عن) إسماعيل بن توبة القزويني (عن) محمد بن الحسن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) المنذر بن محمد (عن) أبيه (عن) عمه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) أبي الحسن البرقي (عن) بشر بن الوليد (عن) أبي يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) ابن خسرو أيضاً في حرف الياء (عن) أبي السعود أحمد بن علي بن محمد (عن) أحمد بن محمد بن أحمد بن أبي الصقر (عن) أبي الحسن علي بن زبيد بن علي بن ربيعة (عن) الحسن بن رشيق (عن) أبي عبد الله محمد بن حفص بن عبد الملك الطالقاني (عن) صالح بن محمد الترمذي (عن) حماد بن أبي حنيفة (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عن) أبي روبة يحيى الحديث *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن سہل بن ماہان رحمہ اللہ“ سے اور حضرت ”محمد بن ریح بن شریح ترمذی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد ترمذی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے دادا حضرت ”حسن بن عثمان رحمہ اللہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، اس میں انہوں نے حضرت ”مخلد بن عمر قاضی بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن رشتہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت

حکم بن ایوب رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔
 ○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔
 ○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلام رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”امام ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے نقل کیا ہے اور وہ اسناد حضرت ”ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ“ تک موقوف ہے (ان میں سے کچھ اسانید درج ذیل ہیں)
 (۱) حضرت ”حمزہ بن حبیب زیات رضی اللہ عنہ“ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمد ہمدانی رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد بن حبیب رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتی ہیں: یہ کتاب حضرت ”حمزہ بن حبیب رضی اللہ عنہ“ کی ہے میں نے اس میں پڑھا ہے، وہ کہتی ہیں: ہمیں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”شداد بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ“ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً) میں مقام محمود سے مراد ”شفاعت“ ہے، اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو عذاب میں مبتلا فرمائے گا (اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح مفصل حدیث بیان کی ہے)

(۲) حضرت ”حسن بن فرات رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”حسین بن علی رضی اللہ عنہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”یکبک بن حسین رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”زیاد رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۳) حضرت ”سعید بن ابوجہم رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”منذر بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں ہمارے ”والد رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں ہمارے چچا حضرت ”سعید بن ابوجہم رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۴) حضرت ”ایوب بن ہانی علی رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”منذر بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں ہمارے ”والد رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”ایوب بن ہانی رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۵) حضرت ”اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمود بن دالان مروزی رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”حامد بن آدم رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ“ نے حدیث

بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۶) حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”حماد بن احمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”ولید بن حمادؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۷) حضرت ”عبداللہ بن زبیرؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمد بن جعفر بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں ہمارے ”والدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابن زبیرؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۸) حضرت ”محمد بن مسروقؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن عبداللہ بن محمد بن مسروقؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: یہ کتاب میرے ”داداؒ“ کی ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے حدیث بیان کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ظلمہ بن محمدؒ“ نے (اپنی مسند میں، ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکتؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے مختصر طور پر روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے: مقام محمود سے مراد ”شفاعت“ ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ظلمہ بن محمدؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسناد یہ ہے) حضرت ”ابو عبداللہ محمد بن مخلدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن شاذانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن رستہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکم بن ایوب فقیہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے کافی طویل حدیث روایت کی ہے۔ (وہ یوں ہے) حضرت ”ابوسعیدؒ“ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (عسیٰ ان یبعث ربک مقاما محمودا) کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ہے ”اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اہل قبلہ کے لوگوں کو میری شفاعت کی بدولت دوزخ سے نکالے گا، یہی مقام محمود ہے۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ فرماتے ہیں: مجھے حضرت ”عطیہؒ“ نے حضرت ”ابوسعیدؒ“ کے حوالے سے بیان کیا ہے (اس کے بعد مفصل حدیث بیان کی)

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرہؒ“ نے ابو فضل احمد بن حسن بن خیرونؒ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی حسن بن احمد بن محمد بن شاذانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابونصر بن اشکاب بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن طاہر قزوینیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ قزوینیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانیؒ“ نے انہوں نے منذر بن محمدؒ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے اپنے چچاؒ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانیؒ“ نے اس حدیث کو ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسن برقیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن

ولید رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔
 ○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروہ رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ حرف یاء کے تحت ذکر کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوسعود احمد بن علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن احمد بن ابوصقر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن علی بن زبید بن علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشیق رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک طالقانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد ترمذی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابورویحی رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ سورۃ محمد کی آیت نمبر ۳۵ کے ایک لفظ کا تلفظ ☆

208/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَشِيرِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ (عَنِ التَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ) (وَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ) قَالَ ابْنُ الْمُتَشِيرِ بِفَتْحِ السِّينِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”محمد بن منتشر رحمۃ اللہ علیہ“ کے ذریعے ان کے والد سے اور حضرت ”حبیب بن سالم رحمۃ اللہ علیہ“ کے واسطے سے حضرت ”نعمان بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ محمد کی آیت نمبر ۳۵ یوں پڑھی

فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ ☆ وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ ☆ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتَرَكَكُمْ أَعْمَلَكُمْ
 ”تو تم سستی نہ کرو اور آپ صلح کی طرف نہ بلاؤ اور تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہر گز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا۔“ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)
 ابن منتشر کہتے ہیں: ”سلم“ کو سین کے فتح کے ساتھ پڑھا۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي (عَنِ) الْخَطِيبِ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ الْبِرْقَانِيِّ (عَنِ) الْقَاضِي أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَكْفَانِيِّ (عَنِ) أَبِي بَكْرِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَقْرِيِّ (عَنِ) مُحَمَّدِ بْنِ طَرِيفِ الْجَعْفِيِّ الْمُوْدَبِ عَلَى شَطِّ نَهْرِ عَيْسَى (عَنِ) أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنِ) أَبِي زَهَيْرٍ (عَنِ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر برقانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابومحمد اکفانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر محمد بن حسن مقری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن طریف جعفی مودب رحمۃ اللہ علیہ“ سے (نہر عیسیٰ کے کنارے پر)، انہوں نے حضرت ”احمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوزہیر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منکرین تقدیر کے پاس بیٹھنے سے بھی منع فرمایا ہے ☆

209/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَيُّوبَ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ جَلَسَ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ فَهَاهُ (عَنْ) ذَلِكَ قَالَ

أَبُو حَنِيفَةَ وَكَانَ طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ يَرَى الْقَدْرَ*

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ایوبؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ”سعید بن جبیرؒ“ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ”طلق بن حبیب“ کے پاس بیٹھے، (رسول اکرم ﷺ نے) ان کو اس کے پاس بیٹھنے سے منع فرمادیا، طلق بن حبیب تقدیر کے بارے میں اپنی رائے رکھتا تھا۔

(آخر جہ) (الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أبی العباس أحمد بن محمد بن سعید (عن) أحمد بن عبد الله بن زياد الحداد (عن) سليمان بن حرب (عن) حماد بن زيد قال جلست إلى أبي حنيفة بمكة تذكرو سعید بن جبیر فحلله إلى الأرجاء فقلت يا أبا حنيفة من حدثك بهذا فقال حدثني سالم الأفتس ثم قال حدثني أيوب (عن) سعید بن جبیر الحديث *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے (اپنی مسند میں، ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ بن زیاد حدادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سلیمان بن حربؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن زیدؒ“ سے، وہ کہتے ہیں: میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے پاس مکہ مکرمہ میں بیٹھا ہوا تھا، وہ حضرت ”سعید بن جبیرؒ“ کا تذکرہ کر رہے تھے، (اس کے دوران انہوں نے کہا) ”پھر ان کو ارجاء کی جانب بھیج دیا“ میں نے پوچھا: اے امام اعظم ابو حنیفہ! یہ بات آپ کو کس نے بتائی؟ انہوں نے کہا: حضرت ”سالم افطسؒ“ نے۔ پھر فرمایا: مجھے حضرت ”ایوبؒ“ نے حضرت ”سعید بن جبیرؒ“ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

✽ منکرین تقدیر اس امت کے مجوسی ہیں، ان کی عیادت، ان کے جنازوں میں شرکت کرنا منع ہے ✽

210/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ الصَّيْرَفِيِّ (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ قَوْمٌ يَقُولُونَ لَا قَدْرَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ مِنْهُ إِلَى الزُّنْدَقَةِ فَإِذَا لَقِيَتْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ وَإِنْ مَرَضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَإِذَا مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ فَإِنَّهُمْ شِيعَةُ الدَّجَالِ وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ہیثم صیرفیؒ“ کے ذریعے حضرت ”نافعؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابن عمرؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ لوگ ہونگے جو تقدیر کا انکار کریں گے، پھر اس سے بددینی کی طرف نکل جائیں گے، تم جب ان سے ملو تو ان کو سلام مت کرو، وہ اگر بیمار ہو جائیں تو ان کی تیمارداری مت کرو، وہ مرجائیں تو ان کے جنازوں میں شرکت مت کرو، کیونکہ وہ دجال کی جماعت ہیں اور وہ لوگ اس امت کے مجوسی ہیں، اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کو مجوسیوں کے ساتھ ملا دے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أبي جعفر محمد بن عبد الرحمن بن محمد الأصفهانی (عن) أبي عبد الله

محمد بن أحمد القومسی کتابہ (عن) محمد بن عیسیٰ بن زیاد (عن) أحمد بن أبی ظبیة (عن) أبی حنیفة رحمہ اللہ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بیہقی“ نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن عبد الرحمن بن محمد اصفہانی بیہقی“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن احمد قومی بیہقی“ سے تحریری طور پر، انہوں نے حضرت ”محمد بن عیسیٰ بن زیاد بیہقی“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن ابو ظبیہ بیہقی“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بیہقی“ سے روایت کیا ہے۔

✽ کچھ لوگوں کو جنت میں بھی ”جہنمی“ کہہ کر پکارا جائے گا، بعد میں ان کا نام تبدیل کر دیا جائے گا ✽

211/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ) (عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَدْخُلُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بَدُنُوبِهِمُ النَّارَ فَيَقُولُ لَهُمُ الْمُسْرِكُونَ مَا أَغْنَى عَنْكُمْ إِيْمَانُكُمْ وَنَحْنُ وَأَنْتُمْ فِي دَارٍ وَاحِدَةٍ مَعْدَبُونَ فَيَغْضِبُ اللَّهُ لَهُمْ فَيَأْمُرُ مَلَكَاً فَلَا يَدْعُ فِي النَّارِ أَحَدًا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيُخْرِجُونَ وَقَدْ احْتَرَفُوا حَتَّى صَارُوا كَالْحُمَمَةِ السَّوْدَاءِ إِلَّا وَجُوهُهُمْ وَأَنَّهُ لَا تَزِرُكُ أَعْيُنُهُمْ فَيُوتَى بِهِمْ نَهْرٌ الْحَيَوَانُ فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ فَيَذْهَبُ عَنْهُمْ كُلُّ فِتْرَةٍ وَأَذَى ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ طِبْتُمْ فَأَدْخُلُوهَا خَالِدِينَ فَيُدْعَوْنَ الْجَهَنَّمِيُّونَ ثُمَّ يَدْعُونَ اللَّهَ تَعَالَى فَيَذْهَبُ عَنْهُمْ ذَلِكَ الْأَسْمُ فَلَا يَدْعَوْنَ بِهِ أَبَدًا فَإِذَا خَرَجُوا مِنَ النَّارِ قَالَ الْكُفَّارُ يَا لَيْتَنَا كُنَّا مُسْلِمِينَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى (رُبَّمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ)

ﷺ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بیہقی“ حضرت ”عبد الملک بیہقی“ کے حوالے سے حضرت ”ابن عباس رضی اللہ عنہما“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ اہل ایمان اپنے گناہوں کے باعث دوزخ میں جائیں گے، مشرکین ان سے کہیں گے: تمہارے ایمان نے تمہیں کوئی فائدہ نہیں دیا، ہم اور تم ایک ہی جگہ عذاب میں مبتلا ہیں، ان کی اس بات سے اللہ تعالیٰ کو غصہ آجائے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے کسی شخص کو دوزخ میں رہنے نہیں دے گا جس نے ”لا الہ الا اللہ“ پڑھا ہوگا، ان سب کو دوزخ سے نکالا جائے گا، (دوزخ میں عذاب کی وجہ سے ان کے جسم) جل کر بھسم ہو چکے ہونگے، سوائے ان کے چہروں کے اور ان کی آنکھیں نیلی نہیں ہوئی ہوں گی، ان کو حیوان نہر پر لایا جائے گا، اس میں ان کو غسل دیا جائے گا، غسل کی وجہ سے ان کے جسم کی گندگی اور زخم ختم ہو جائیں گے، پھر ان لوگوں کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا، فرشتے ان کو کہیں گے: تمہیں مبارک ہو تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ، ان کو جنت میں ”جہنمی“ کہہ کر پکارا جائے گا، یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے (کہ ہمیں اس نام سے تکلیف ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم فرما دے گا، اس کے بعد کبھی بھی ان کو اس نام سے نہیں پکارا جائے گا، جب یہ لوگ دوزخ سے نکلیں گے تو کفار کہیں گے: کاش کہ ہم بھی مسلمان ہوتے، یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد

رُبَّمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ

”بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا بیہقی)

(أخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أحمد بن علي ابن محمد (عن) أبي طاهر محمد بن أحمد بن أبي الصقر (عن) أبي الحسين علي ابن ربيعة بن علي بن الحسن بن رشيق (عن) أبي عبد الله محمد بن عبد الله بن حفص بن عبد الملك بن عبد الرحمن الطالقاني (عن) صالح بن محمد الترمذي عن حماد بن أبي حنيفة (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ بن خسروؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن علی بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو طاہر محمد بن احمد بن ابوصقرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین علی بن ربیعہ بن علی بن حسن بن رشیقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن حفص بن عبد الملک بن عبد الرحمن طالقانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد ترمذیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ جمعہ کے دن فوت ہونے والا شخص عذاب قبر سے بچ جاتا ہے ☆

212/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ (عَنِ) الْحَسَنِ (عَنِ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَفِي عَذَابِ الْقَبْرِ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ہیثم اور حضرت ”حسن کے حوالے سے حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن فوت ہوگا، وہ قبر کے عذاب سے بچ جائے گا۔

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) أبي محمد عباد بن زيد بن عبد الرحمن الهروي (عن) أبيه (عن) القاسم بن الحكم (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”ابو محمد عباد بن زید بن عبد الرحمن ہرویؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ سورة الحجر کی آیت نمبر ۹۲ کی تفسیر ☆

213/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) عَبْدِ الْمَلِكِ (عَنِ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ) قَالَ عَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبد الملکؒ“ کے حوالے سے حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الحجر: 92)

(۲۱۲) قد اخرج احمد ۱۶۹:۲ والترمذي (۱۰۷۴) والطحاوي في شرح مشكل الآثار (۲۷۷) عن عبد الله بن عمرو عن

النبي عليه وسلم قال: ”ما من مسلم يموت يوم الجمعة او ليلة الجمعة الا وقاه الله فتنة القبر“ -

(۲۱۳) اخرجه ابو يعلى (۴۰۵۸) والترمذي في التفسير (۲۱۲۶) باب: ومن سورة الحجر والطبري في التفسير ۶۷:۱۴ -

”تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے جو کچھ وہ کرتے تھے“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمہ اللہ)

کے بارے میں فرمایا: (یہ آیت) ”لا الہ الا اللہ“ کے بارے میں ہے۔

(أخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أحمد بن علي بن محمد بن أبي طاهر محمد بن أحمد بن أبي الصقر (عن) أبي الحسين علي بن ربيعة بن علي (عن) الحسين بن رشيق (عن) أبي عبد الله محمد بن حفص بن عبد الملك بن عبد الرحمن الطالقاني (عن) صالح بن محمد الترمذي (عن) حماد بن أبي حنيفة (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ بن خسرو رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن علی بن محمد بن ابوطاہر محمد بن احمد بن ابوصقر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین علی بن ربیعہ بن علی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن رشیق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک بن عبد الرحمن طالقانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد ترمذی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جو مرتے وقت مشرک نہ ہو وہ جنتی ہے، خواہ زانی اور چور ہی کیوں نہ ہو ✽

214/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَبَّانٍ الْأَسَدِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ (عَنْ) أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”واصل بن حبان اسدی کوفی رضی اللہ عنہ“ کے ذریعے حضرت ”زید بن وہب رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے حضرت ”ابو ذر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں جائے گا، میں نے عرض کی: اگرچہ وہ زانی ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

(أخرجه) الحافظ أبو محمد في مسنده (عن) أبي العباس بن عقدة (عن) إبراهيم بن الوليد بن حماد (عن) أبيه (عن) محمد بن صبيح عن أبي حنيفة*

(وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد ابن خسرو البلخي في مسنده عن المبارك بن عبد الجبار الصيرفي عن أبي محمد الفارسي عن الحافظ محمد بن المظفر عن أحمد بن محمد بن سعيد عن إبراهيم بن الوليد بن حماد (عن) أبيه (عن) محمد بن صبيح يعني ابن السماك (عن) أبي حنيفة

(وأخرجه) محمد بن المظفر في مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) إبراهيم بن الوليد بن حماد (عن)

(٢١٤) أخرجه ابن حبان (١٦٩) والطحاوي (٤٤٤) والترمذي (٢٦٤٤) في الايمان: باب ما جاء في افتراءه لهذه الامة وابان مسنده في الايمان (٨٣) والبخاري (٢٢٢٢) في بدء الخليقة: باب ذكر الملائكة-

ابیہ (عن) محمد بن صبیح یعنی ابن السماک (عن) ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن ولید بن حماد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن صبیح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروہی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد فارسی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن ولید بن حماد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن صبیح (یعنی ابن سماک) رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن ولید بن حماد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن صبیح (یعنی ابن سماک) رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ قیامت کی نشانیاں دھواں اور زلزلہ عہد نبوی میں گزر چکی ہیں ☆

215/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ (عَنْ) مَسْرُوقٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبُطْشَةُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

✦ ✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”یثم رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”شعیب رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”مسروق رحمہ اللہ“ کے حوالے سے حضرت ”عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں کہ ”دخان اور بطش“ (دھواں اور زلزلہ جو کہ قیامت کی علامت ہے) رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں گزر چکے ہیں۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ عِبَادٍ بْنِ زَيْدٍ الْهَرَوِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو محمد بن عباد بن زید ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کر دے، جسے چاہے ہدایت دے ✽

216/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ عَلَى مَنُورِهِ فِي غُضُونِ خُطْبَةٍ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَقَالَ قِسِ اللَّهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُضِلَّ عِبَادَهُ فَلَبَغْتُ عُمَرَ مَقَالَتَهُ فَقَالَ كَذَبَ بَلِ اللَّهُ أَضَلُّهُ وَلَوْلَا عَهْدُهُ لَصَرَبْتُ عَنْقَهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”خالد بن عبد الاعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، وہ اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں حضرت ”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ“ نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، (کسی شخص نے کہا) اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ رائے رکھو کہ اس کی ذات کی شان انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ وہ کسی بندے کو گمراہ نہیں کرتا، اس کی یہ بات حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ تک پہنچی، تو حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: اس نے جھوٹ کہا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو گمراہ کر دیا ہے، اگر اس کا عہد نہ ہوتا تو میں اسے قتل کر دیتا۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) صُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْحَافِظُ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمْزَةُ بْنُ حَبِيبٍ الزِّيَّاتِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) عَبْدِ الْأَعْلَى مِنْ غَيْرِ ذَكَرَ خَالِدٌ وَوَافَقَهُ عَلَى ذَلِكَ زُفَرٌ وَأَبُو يُونُسَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ * (وَرَوَاهُ) غَيْرُهُمْ عَلَى مَا سَبَقَ مِنْ ذَكَرَ خَالِدٌ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) أَبِي بَكْرِ الْخِطَّابِ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُوسْتِ الْعَلَّافِ (عَنْ) الْقَاضِي عَمْرِو الْأَشْنَانِي (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّلَالِ (عَنْ) أَبِي بِلَالٍ الْأَشْعَرِيِّ (عَنْ) أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عَمْرِو الْأَشْنَانِي بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورِ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ بِذَكَرِ خَالِدٍ * (وَرَوَاهُ) ابْنُ خُسْرٍ فِي مُسْنَدِهِ مِنْ غَيْرِ ذَكَرَ خَالِدٌ بَلِ (عَنْ) عَبْدِ الْأَعْلَى فَقَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ خَيْرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَاذَانَ (حَدَّثَنَا) الْقَاضِي أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ الْقَاضِي الْبُخَارِيُّ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ شِجَاعٍ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (وَأَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْآثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صلت بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے

نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ (طلحہ بن محمدؒ)“ کہتے ہیں: یہ حدیث حضرت ”حمزہ بن حبیب زیاتؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کی ہے، انہوں نے حضرت ”عبدالاعلیٰؒ“ سے روایت کی ہے، اس میں حضرت ”خالدؒ“ کا ذکر نہیں ہے اور یہ حدیث حضرت ”امام زفرؒ“ اور حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ کی روایت کے موافق ہے۔ اور دیگر محدثین نے اس حدیث کو اس اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں حضرت ”خالدؒ“ کا ذکر موجود ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرولخیؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر خیاطؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبداللہ بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشثانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن محمد دلالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبلال اشعریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر اشثانیؒ“ نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے، اس میں حضرت ”خالدؒ“ کا ذکر موجود ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرولخیؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے، اس روایت میں حضرت ”خالدؒ“ کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہ روایت) حضرت ”عبدالاعلیٰؒ“ سے (مروی ہے) انہوں نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابو فضل احمد بن حسن بن خیرونؒ“ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابوعلیٰ حسن بن احمد بن شاذانؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”قاضی ابونصر احمد بن اشکاب قاضی بخاریؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

☆ طعن اور طاعون میں مرنے والا شہید ہے ☆

217/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ (عَنْ) أَبِي مُوسَى (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فَنَاءُ أُمَّتِي بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الطَّعْنُ قَدْ عَلِمْنَا مَا هُوَ فَمَا الطَّاعُونُ قَالَ وَخَزْ أَعْدَائَكُمْ مِنَ الْجَنِّ وَفِي كُلِّ شَهَادَةٍ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”خالد بن علقمہؒ“ سے، وہ حضرت ”عبداللہ بن حارثؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابوموسیٰؒ“ سے روایت کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی تباہی طعن اور طاعون کی وجہ سے ہوگی۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ طعن کو تو ہم جانتے ہیں۔ لیکن یہ طاعون کیا ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

(۲۱۷) اضرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۲۶۸) واصد ۳۹۵: ۴ والبخاري في "تاريخ الكبير" ۴: ۲۱۱ والطبراني في "الوسط" (۱۴۱۸) وفي "الصغير" (۲۵۱)۔

تمہارے کسی دشمن جن کا چوبھ مار کر تمہیں ہلاک کر دینا، اور ان دونوں میں وفات، شہادت کا درجہ رکھتی ہے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانی (عن) الحسن بن يوسف (عن) أبي داود السمسار (عن) يحيى بن نصر بن حاجب (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

قال أبو محمد وقد روى أبو حنيفة هذا الحديث (عن) زياد بن علاقة (عن) عبد الله بن الحارث فقال بعضهم هو يزيد بن الحارث (عن) أبي موسى (عن) النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد (عن) الحسن بن حاجب عن أبي داود السمسار (عن) يحيى بن نصر بن حاجب (عن) أبي حنيفة *

قال الحافظ طلحة بن محمد المشهور في هذا الحديث رواية عن أبي حنيفة له عن زياد بن علاقة (عن) عبد الله بن الحارث (عن) خالد بن عبد الأعنى *

(وأخرجه) محمد ابن الحسن في نسخته فرواه عن أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن یوسف بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوداؤد سمسارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن نصر بن حاجب بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ امام ”ابو محمد بخاریؒ“ فرماتے ہیں: امام اعظم ”ابو حنیفہؒ“ نے یہ حدیث حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حارث بن النعمانؒ“ سے روایت کی ہے کچھ محدثین کا کہنا ہے کہ یہ ”یزید بن حارث بخاریؒ“ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت ”ابوموسیٰؒ“ سے، انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد بخاریؒ“ نے (اپنی مسند میں، ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس احمد بن محمد بن سعید بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن حاجب بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”داؤد سمسارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن نصر بن حاجب بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد بخاریؒ“ کہتے ہیں: اس حدیث کے حوالے سے مشہور روایت ہے جو حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے مروی ہے، اس کی اسناد یوں ہے حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حارث بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالد بن عبد الاعلیٰؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”محمد بن حسن نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ عبد اللہ سبائی کی حضرت علی کی شان میں ہرزہ سرائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس کی پیشی

218/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الْجَلَّاسِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ السَّبَائِيِّ كَلَامًا عَظِيمًا فَاتَيْنَا بِهِ عَلِيًّا وَنَحْنُ نَهْزُ عُنْقَهُ فِي طَرِيقِهِ فَوَجَدْنَاهُ فِي الرَّحْبَةِ مُسْتَلْقِيًا عَلَى ظَهْرِهِ وَرِدَاءُ هَ تَحْتَ رَأْسِهِ وَاضِعًا أَحَدَايَ رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَسَأَلَهُ عَنِ الْكَلَامِ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَقَالَ اتَّروِيهِ عَنِ اللَّهِ أَوْ عَنْ

کِتَابِهِ أَوْ عَنْ رَسُولِهِ فَقَالَ لَا فَقَالَ عَمَّنْ تَرَوِي قَالَ عَنْ نَفْسِي قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ رَوَيْتَ عَنِ اللَّهِ أَوْ عَنْ كِتَابِهِ أَوْ عَنْ رَسُولِهِ لَضَرَبْتُ عُقْلَكَ وَلَوْ رَوَيْتَهُ عَنِّي لَأَوْجَعْتُكَ عُقُوبَةً وَكُنْتَ كَاذِبًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ثَلَاثُونَ كَذَابًا وَأَنْتَ مِنْهُمْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حارث بن عبد الرحمنؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابو الجلاسؒ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے عبد اللہ سبائی سے انتہائی نازیبا گفتگو سنی، ہم اس کو پکڑ کر حضرت ”علیؒ“ کے پاس لے آئے، راستے میں ہم اس کی گردن مروڑتے رہے، آپ کشادہ زمین میں پت لپیٹے ہوئے تھے، ان کی چادر ان کے سر کے نیچے تھی، اور انہوں نے اپنا ایک پاؤں دوسرے کے اوپر رکھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اس سے اس گفتگو کے بارے میں پوچھا، اس نے بیان کیا، حضرت ”علیؒ“ نے پوچھا: تم یہ بات اللہ تعالیٰ کے حوالے سے اس کی کتاب کے حوالے سے یا اس کے رسول کے حوالے سے بیان کر رہے ہو؟ اس نے کہا: ان میں سے کسی سے بھی نہیں۔ حضرت ”علیؒ“ نے پوچھا: تو پھر تم کس سے روایت کر رہے ہو؟ اس نے کہا: میں خود اپنی طرف سے بیان کر رہا ہوں۔ حضرت ”علیؒ“ نے فرمایا: اگر تو یہ بات اللہ، اس کی کتاب یا اس کے رسول کے حوالے سے بیان کرتا تو میں تیری گردن مار دیتا، اور اگر تو میرے حوالے سے بیان کرتا تو میں تجھے سخت سزا دیتا، اور تو جھوٹا ہوتا، لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”قیامت کے پہلے ۳۰ کذاب ہونگے“ تو بھی انہی میں سے ایک ہے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری عن صالح بن أحمد بن أبي مقاتل (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى الحماني *
(ورواه) أيضاً (عن) سهل بن خلف البخاری عن أحمد بن نصر العتكي عن أبي مقاتل حفص بن سالم (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) القاسم بن محمد (عن) أبي بلال (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) حفص بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال قرأت في كتاب إسماعيل بن حماد حدثنا أبي والقاسم بن معن (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) أبي العباس أحمد بن عبد الرحمن القلانسي (عن) عبد الله بن الجراح (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة *
(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة *

(وأخرجه) الحافظ الحسين بن محمد بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) خاله (عن) أبي علي (عن) عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر الأشثاني (عن) القاسم بن محمد الدلال (عن) أبي بلال الأشعري (عن) أبي يوسف القاضي (عن) أبي حنيفة إلى قوله وكن كذاباً (وأخرج) آخر الحديث وهو

قولہ ولکنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول بین یدی الساعة ثلاثون کذاباً * عن کتاب غنjar صاحب تاریخ بخاری فقال قرأت فی کتاب أبی عبد اللہ محمد بن أحمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بـغنجار فی تاریخہ لبخاری (عن) خلف بن محمد بن إسماعیل (عن) أبی ہارون سهل بن شاذویہ (عن) أحمد بن نصر بن عبد الملک العتکی السمرقندی (عن) أبی مقاتل حفص السمرقندی (عن) أبی حنیفہ * (وأخرجه) القاضی الأشنانی إلى قولہ وکنت کذاباً * بإسناده المذكور إلى أبی حنیفہ *

(وأخرجه) القاضی الأشنانی (عن) القاسم بن محمد الدلال (عن) أبی بلال الأشعری (عن) أبی یوسف (عن) أبی حنیفہ من قولہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول بین یدی الساعة ثلاثون کذاباً *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد بن ابو مقاتلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”سہل بن خلف بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن نصر عتکیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مقاتل حفص بن سالمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بلالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن زبیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانیؒ“ سے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”اسماعیل بن حمادؒ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں ہمارے والد اور حضرت ”قاسم بن معنؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس احمد بن عبدالرحمن قلانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن جراحؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اسی حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”صالح بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماتیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر و بخیؒ“ نے ابو فضل بن خیرونؒ سے، انہوں نے اپنے ”ماموںؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبداللہ بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشنانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن محمد دلالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بلال اشعریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”

ابو یوسف قاضی رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے ”کنت کذاباً“ تک روایت کیا ہے۔

○ اور انہوں نے حدیث کا آخری حصہ بھی نقل کیا ہے، وہ یہ ہے ”لیکن میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت سے پہلے ۳۰ کذاب ظاہر ہونگے“ یہ الفاظ حضرت ”غبار رحمۃ اللہ علیہ“ صاحب تاریخ بخاری کی کتاب میں پڑھے ہیں انہوں نے کہا ہے: میں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف غبار رحمۃ اللہ علیہ“ کی کتاب تاریخ بخاری میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”خلف بن محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو ہارون ہبل بن شاذویہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن نصر بن عبد الملک عتقی سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مقاتل حفص سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کو حضرت ”قاضی اشثانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے ”و کنت کذاباً“ کے الفاظ تک اپنی مذکورہ اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے جو حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ تک پہنچتی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی اشثانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”قاسم بن محمد دلال رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بلال اشعری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے (ان کے روایت کردہ الفاظ یہ ہیں) سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول بين يدي الساعة ثلاثون كذاباً

✽ گناہ کتنے بھی ہوں، تصدیق قلبی کے ہوتے ہوئے بخشش کی امید، اگرچہ عذاب کا خدشہ بھی ہے ✽

219/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي هِنْدٍ حَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ) أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ مَعَاذُ حِمَصًا أَتَاهُ رَجُلٌ شَابٌ فَقَالَ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ وَصَلَ الرَّحْمَ وَبَرَّ وَصَدَّقَ فِي الْحَدِيثِ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ وَعَفَّ بَطْنَهُ وَفَرَّجَهُ وَعَمِلَ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ يَشْكُ فِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ إِنَّهَا تُحْبِطُ مَا كَانَ مَعَهَا مِنَ الْأَعْمَالِ - قَالَ فَمَا تَرَى فِي رَجُلٍ رَكِبَ الْمَعَاصِيَ وَسَفَكَ الدِّمَاءَ وَاسْتَحْلَ الْفُرُوجَ وَالْأَمْوَالَ غَيْرَ أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مُخْلِصًا قَالَ أَرْجُو لَهُ وَأَخَافُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ الْفَتَى وَاللَّهِ لَئِنْ كَانَتْ الَّتِي أَحْبَبْتُ مَا مَعَهَا مِنْ عَمَلٍ مَا يَضُرُّهُ هَذِهِ مَا عَمِلَ مَعَهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ مَعَاذُ مَا أَرْعَمُ أَنَّ رَجُلًا أَفْقَهُ بِالسُّنَّةِ مِنْ هَذَا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”ابو ہند حارث بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے حضرت ”ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ“ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ”معاذ بن النضر رضی اللہ عنہ“ ”حمص“ میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان ان کے پاس آیا، اور کہنے لگا: آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو صلہ رحمی کرتا ہو، نیکی کرتا ہو، سچ بولتا ہو، امانتدار ہو، اپنے پیٹ اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہو، حتیٰ الامکان اعمال صالحہ کرتا ہو، البتہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں شک کرتا ہو؟ حضرت ”معاذ بن النضر رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: اس کے تمام نیک اعمال ضائع ہیں۔ اس نے کہا: آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں، جو گناہوں میں مبتلا ہو، خون بہاتا ہو، لوگوں کے مال اور شرم گاہوں کو اپنے لئے حلال جانتا رہا ہو، لیکن وہ اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں

”حضرت ”معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: مجھے اس کے بارے میں (بخشش کی) امید بھی ہے اور میں اس پر (عذاب کا) خوف بھی رکھتا ہوں۔ اس نوجوان نے کہا: اللہ کی قسم! اگر اس (شک) کی معیت میں نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں تو پھر اس (تصدیق قلبی) کے ہوتے ہوئے برے اعمال اس کو (دوزخ سے نجات کے حوالے سے) کوئی نقصان بھی نہیں دے سکتے۔ پھر وہ شخص چلا گیا، حضرت ”معاذ رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ سنت کو سمجھنے والا کوئی نہیں ہے۔“

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) علی بن الحسن بن سعید (عن) عمرو بن حمید (عن) المسیب بن شریک (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

(وأخرجه) الحافظ الحسين بن محمد بن خسرو فی مسنده (عن) أبی الفضل ابن خیرون (عن) خاله أبی علی (عن) أبی عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضی عمر بن الحسن الأشنانی (عن) محمد بن زرعة بن شداد البلخی (عن) حفص بن عبد الرحمن البلخی (عن) محمد بن الحسن (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ * (وأخرجه) القاضی عمر الأشنانی بإسناده المذكور إلى أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”علی بن حسن بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمرو بن حمید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مسیب بن شریک رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل ابن خیرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن زرعة بن شداد بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن عبد الرحمن بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر اشنانی رحمہ اللہ“ نے اپنی اسناد حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ تک پہنچا کر روایت کیا ہے۔

✽ مشرکوں کی اولادوں کے انجام کا اللہ تعالیٰ ہی کو بہتر علم ہے ✽

220/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ وَهْبِ الْقُرَشِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”یحییٰ بن عبد الحمید بن عبد الصمد بن وہب قرشی رحمہ اللہ“ کے ذریعے حضرت ”عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ سے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ

(۲۲۰) أخرجه البخاری (۱۳۸۳) فی الجنائز: باب ما قبل فی اولاد المشرکین و (۶۵۹۷) فی القدر: باب الله اعلم بما كانوا عاملين ومسلم (۲۶۶۰) فی القدر: باب ما قبل فی اولاد المشرکین و (۶۷۱۱) فی السنة: باب فی القدر۔

نے فرمایا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے انہوں نے جو عمل کرنے تھے۔

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي العباس بن عقدة عن أبي بكر ابن أبي ميسرة (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) محمد بن سلمة الواسطي (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(وأخرجه) أبو عبد الله بن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) أبي بكر الخياط (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر بن الحسن الأشناني بإسناده (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدة رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر ابن ابو میسرہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”محمد بن سلمہ واسطی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خيرون رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر خياط رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے ان کی اسناد کے ساتھ، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ بیمار کی عیادت کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ☆

221/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مَنْصُورٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) مَسْرُوقٍ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ يَقُولُ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي اْكَفِ أَنْتَ الْكَافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”منصور رحمۃ اللہ علیہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ کے واسطے سے سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ رضی اللہ عنہا“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو یہ دعا فرماتے

أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي اْكَفِ أَنْتَ الْكَافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا
”اے لوگوں کے رب، بیماری کو دور فرما دے، تو شفاء عطا فرما کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے، تو کفایت فرما، کیونکہ تو ہی کفایت کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفاء نہیں دے سکتا، تو ایسی شفاء عطا فرما، جو کسی قسم کی بیماری نہ رہنے دے“

(۲۲۱) أخرجه احمد ۴۵: ۶ وابن سعد في الطبقات ۲: ۲۱۰، ومسلم (۲۱۹۱) وابن ماجه (۱۶۱۹) والطحاوي (۱۴۰۴) والبيهقي في السنن الكبرى ۳: ۳۸۱، وفي ”نصب الایمان“ (۹۲۰۱)۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) صالح بن أبي رميح (عن) الفضل بن العباس الرازی (عن) (إسحاق بن بهلول (عن) الوليد بن القاسم (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن ابورمیح رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”فضل بن عباس رازی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن بہلول رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ولید بن قاسم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں شق القمر کا واقعہ رونما ہوا تھا ✽

222/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْهَيْثَمِ (عَنْ) عَامِرِ الشَّعْبِيِّ (عَنْ) ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَلَقَّتَيْنِ ✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“، حضرت ”ہیثم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، وہ حضرت ”عامر شعیبی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کے ذریعے حضرت ”ابن مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں مکہ مکرمہ میں چاند دو ٹکڑے ہوا تھا۔

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي العباس بن عقدة (عن) يعقوب بن يوسف بن زياد (عن) هارون بن سباع (عن) الحسن بن علوان الكلبي (عن) أبي حنيفة *

(وأخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي سعد أحمد بن عبد الجبار (عن) علي بن أبي علي البصري (عن) أبي القاسم بن الثلاث (عن) أبي العباس بن عقدة (عن) يعقوب بن يوسف بن زياد (عن) هارون بن سباع (عن) حسن بن علوان الكلبي (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن یوسف بن زیاد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہارون بن سباع رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن علوان کلبی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سعد احمد بن عبد الجبار رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ابوالی بصری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قاسم بن ثلاث رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عباس بن عقدہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن یوسف بن زیاد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہارون بن سباع رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن علوان کلبی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ نظر بد کا دم کرنے کی رسول اکرم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی ✽

223/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي نُجَيْحٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(۲۲۲) (أخرجه الطحاوی فی "شرح مسکن الآثار" ۳: ۴۰۱ واحمد ۴۷: ۱ و البخاری (۴۸۶۴) و مسلم (۲۸۰۰ X ۴۵) و البیہقی

فی "دلائل النبوة" ۲: ۲۶۵ و ابویعلی (۵۰۷۰)۔

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”عبداللہ بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”ابو نوح رحمۃ اللہ علیہ“ کے واسطے سے حضرت ”عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں سیدہ ”اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا“ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یہ آپ کے دونوں بھتیجے ہیں، مجھے ان کے بارے میں نظر بد لگنے کا ڈر رہتا ہے، کیا میں ان کو نظر کا دم کر دیا کروں؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں، (کر لیا کرو) کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے نکل سکتی تو وہ نظر ہوتی۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوطالب بن یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر ابہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعروہ حرانیؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”داداؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن

○ اس حدیث کو حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ نے ایسے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

224/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ (و) بَيَانَ بَشْرَ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ

✦✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”اسماعیل بن ابی خالدؒ“ اور حضرت ”بیان بن بشرؒ“ کے واسطے سے، حضرت ”قیس بن حازمؒ“ کے حوالے سے حضرت ”جریر بن عبد اللہ بکلیؒ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم عنقریب اپنے رب کا یوں دیدار کرو گے جیسے تم چودھویں رات میں اس چاند کو دیکھتے ہو، اس کے دیکھنے میں تمہاری آپس میں بھیڑ نہیں ہوتی۔ طلوع آفتاب سے پہلے والی اور غروب آفتاب سے پہلے والی نمازوں کی پابندی کیا کرو۔ حضرت ”حماد بن ابی حنیفہؒ“ فرماتے ہیں! اس کا مطلب صبح اور شام ہے۔“

(وأخرجه) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي الأنصاري (عن) أبي المظفر هناد بن إبراهيم النسيبي (عن) أبي القاسم علي بن أحمد بن محمد بن الحسن الحراني (عن) أبي محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب الحارثي (عن) أبي عبد الله محمد بن خزيمة بن حسان بن عيسى (عن) رجاء بن عبد الله النهشلي عن شقيق بن إبراهيم البلخي (عن) حماد بن أبي حنيفة (عن) أبي حنيفة رحمهما الله *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروغیؒ“ نے حضرت ”احمد بن علی بن محمد خطیبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد خطیبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ربیعہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشیقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حفصؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابومظفر ہناد بن ابراہیم نسفی رحمۃ اللہ علیہ“ سے
 انہوں نے حضرت ”ابوقاسم علی بن احمد بن محمد بن حسن حرانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابومحمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی رحمۃ اللہ علیہ“

(٢٢٤) اضرجه الحافظ صدر الدين المصطفى في "مسند الامام" (٣٠) وابن حبان (٧٤٤٢) وابوداود (٤٧٢٩) في السنة. ثياب الروية وعبد الله بن احمد في "السنة" (٢٢٠) والطبراني في "الكبير" (٢٢٢٧) -

”سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبداللہ محمد بن خزیمہ بن حسان بن عیسیٰؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”رجاء بن عبداللہ نبھشلیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”شقیق بن ابراہیم بنیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ تقدیر بارے سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۹۸ اور صافات کی آیت نمبر ۱۶۱، ۱۶۲ میں بیان موجود ہے ✽

225/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ (عَنْ) عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ قَالَ آيَةُ الْقَدْرِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَّمَهَا مَنْ شَاءَ وَجَهَلَهَا مَنْ شَاءَ وَهِيَ قَوْلُهُ تَعَالَى (إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصْبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ) - وَقَوْلُهُ تَعَالَى (إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ)

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ حضرت ”موسیٰ بن ابو کثیرؓ“ کے ذریعے حضرت ”عمر بن عبدالعزیزؓ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تقدیر کے بارے میں آیت قرآن کریم میں موجود ہے، جس کا دل چاہے اس کا علم حاصل کر لے اور جس کا دل چاہے، اس سے بے خبر رہے، وہ آیت یہ ہے

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصْبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ (الانبیاء: 98)

”بیشک تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

اور دوسری آیت یہ ہے

فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ (الصافات: 161, 162)

”تو تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنَ مُخَلَّدٍ (عَنْ) بَشَرَ بْنِ مُوسَى (عَنْ) الْمُقْرِي (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؓ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”ابوعبداللہ محمد بن مخلدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقریؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ قیامت کا دن حسرت اور ندامت کا دن ہے ✽

226/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ (عَنْ) أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُورٌ حَسْرَةٍ وَنَدَامَةٍ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ حضرت ”اسماعیل بن عبدالملکؓ“ سے، وہ حضرت ”ابوصالحؓ“ کے حوالے سے سیدہ ”ام ہانیؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”قیامت کا دن، حسرت اور ندامت کا دن ہے۔“

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد (عن) أبي عبد الله محمد بن أحمد الطالقاني (عن) أبي جعفر محمد بن القاسم (عن) أبي مقاتل السمرقندی (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
 ○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس احمد بن محمد بن سعید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن قاسم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مقاتل سمرقندی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جس کو یہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا، وہ بخشا ہوا ہے ✽

227/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ (عَنْ) أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) أُمِّ هَانِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ فَهُوَ مَغْفُورٌ لَهُ
 ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ حضرت ”اسماعیل بن عبد الملک رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ اور حضرت ”ابو صالح رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کے حوالے سے سیدہ ”ام ہانی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا، وہ بخشا ہوا ہے۔“

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد (عن) أبي عبد الله محمد بن أحمد الطالقاني (عن) أبي جعفر محمد بن القاسم (عن) أبي مقاتل السمرقندی (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
 (وآخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد (عن) أبي عبد الله محمد بن أحمد الطالقاني (عن) أبي جعفر محمد بن القاسم (عن) أبي مقاتل السمرقندی (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
 ○ آخر جہ أبو محمد البخاری غیر اُنہ قال من علم الله من قلبه أنه يطمع منه التجاوز عنه غفر له *
 ○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس احمد بن محمد بن سعید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن قاسم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مقاتل سمرقندی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔
 ○ اسی حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے اپنی سند میں حضرت ”ابو عباس احمد بن محمد بن سعید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن قاسم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مقاتل سمرقندی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے ذکر کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں ”اللہ تعالیٰ جس کے بارے میں جانے گا کہ وہ مغفرت کا طالب ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔“

☀ ہر بیماری کا علاج ہے، اور گائے کے دودھ میں شفاء ہے ☀

228/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ (عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَأَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً فَعَلَيْكُمْ بِالْبَّاقِ فَإِنَّهَا تَقُمُّ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ

✦ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "علی بن اقرم رحمہ اللہ" اور ان کے "والد رحمہ اللہ" کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج پیدا فرمایا ہے، تم گائے کا دودھ پیا کرو کیونکہ وہ ہر قسم کے درخت سے چرتی ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ أَبِي عَلِيٍّ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَاعِيِّ (عَنْ

مُحَمَّدٍ بِنَحْفَصٍ (عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ حَبِيبٍ (عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابو علی سلیمان بن محمد بن

اسماعیل الخزاعی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن نحفص رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "عبد العظیم بن حبيب رحمہ اللہ" سے، انہوں نے

حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

☀ رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کی بدولت دوزخ میں گئے ہوئے ہر صاحب ایمان کو نکال لیا جائے گا ☀

229/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ (عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيُخْرَجَنَّ بِشَفَاعَتِي مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ مِنَ النَّارِ حَتَّى لَا يَبْقَى فِيهَا أَحَدٌ إِلَّا أَهْلُ هَذِهِ الْآيَةِ (مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ) إِلَى قَوْلِهِ (فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ)

✦ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "سلمہ بن کھیل رحمہ اللہ" اور حضرت "ابو الزعراء رحمہ اللہ" جو کہ حضرت "عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ" کے شاگردوں میں سے ہیں، ان سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت کی بدولت اہل ایمان کو دوزخ سے نکالا جائے گا، حتیٰ کہ دوزخ میں کوئی اہل ایمان باقی نہیں بچے گا، سوائے اس شخص کے جس پر یہ آیت صادق آتی ہے

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نَطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ

الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نَكْذِبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّى آتَيْنَا الْيَقِينَ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ (الدر: 42: 48)

(۲۲۸) (أَخْرَجَهُ) الْمُصَلِّفِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (۴۴۲) (وَابْنُ حَبَانَ (۶۰۷۵) (وَأَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ فِي "الْمَجْدِيَّاتِ" (۲۱۶۵)

وَالطَّحَاوِيُّ فِي "شَرْحِ مَعَانِي الْأَنْبَاءِ" ۳۲۶: ۴ (مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ -

(۲۲۹) (أَخْرَجَهُ) أَحْمَدُ ۴۵۴: ۱ (وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "الْبَيْتِ وَالنَّشُورِ" (وَابْنُ يَسْلَى (۵۳۳۸) (وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي "السَّنَةِ"

(۸۳۴) (وَابْنُ حَبَانَ (۷۴۳۳) (نَحْوَهُ -

”تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بے ہودہ فکروالوں کے ساتھ بے ہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی۔“ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمہ اللہ)

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) إسماعیل بن بشر البلخی (عن) أبي عصمة عاصم بن عبد الله (عن) إسماعیل بن یحیی (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانی قال قرأت فی کتاب حمزة بن حبيب الزيات العجلی (عن) أَبِي حَنِيفَةَ (عن) سلمة بن كهيل (عن) أبي الزعراء (عن) عبد الله بن مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قال يعذب الله تعالى قوماً من أهل الإيمان ثم يخرجهم بشفاعة محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حتى لا يبقى إلا من ذكره الله تعالى (ما سللكم في سقر قالوا لم نك من المصلين) إلى قوله (فما تنفعهم شفاعة الشافعين) *

(ورواہ) بمثل هذا اللفظ (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانی (عن) أحمد بن عبد الله بن بهلول قال هذا کتاب جدی إسماعیل بن حماد ابن أَبِي حَنِيفَةَ فقرأت فيه حدثنا أبي والقاسم بن معن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رحمه الله * (ورواہ) (عن) صالح بن سعيد بن كراس الترمذی (عن) صالح بن محمد (عن) حماد بن أَبِي حَنِيفَةَ عن أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

(ورواہ) (عن) محمد ابن رميح (عن) عقبة بن مكرم (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ * (ورواہ) بدر بن الهيثم الحضرمی (عن) أبي كريب (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (ورواہ) (عن) علي بن الحسين الكشي (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) محمد بن خزيمة البلخی ورجاء بن سويد كلاهما (عن) عمر بن نوح (عن) سالم بن سلام (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) عبد الله بن عبيد بن شريح (عن) عيسى بن أحمد (عن) المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ * (ورواہ) (عن) أحمد بن محمد الهمدانی قال قرأت فی کتاب حسين بن علي حدثنا يحيى بن حسن (عن) زياد بن حسن بن فرات عن أبيه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) أيوب بن هاني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) حماد بن ذی النون (عن) إبراهيم بن سليمان الزيات وشداد بن حكيم (عن) زفر (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) محمد بن إسحاق السمسار (عن) جمعة بن عبد الله (عن) أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) محمد بن عبد الله بن إبراهيم البخاری (عن) الحسن ابن النضر (عن) عيسى بن موسى (عن) أبي

یوسف عن ابی حنیفۃ رحمہما اللہ *

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن عبد اللہ المسروقی قال هذا کتاب جدی فقرأت فیہ (عن) ابی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(ورواہ) (عن) محمد بن عبد اللہ السعدی (عن) الحسن بن عثمان (عن) الحسن ابن زیاد (عن) ابی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(ورواہ) (عن) حماد بن أحمد المروزی (عن) الولید بن حماد (عن) الحسن بن زیاد (عن) ابی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبیہ (عن) عمہ سعید (عن) ابی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *
(ورواہ) (عن) صالح بن أحمد بن أبی مقاتل (عن) محمد بن شوکۃ (عن) القاسم بن الحکم (عن) ابی حنیفۃ رحمہ اللہ *

(ورواہ) الحافظ طلحہ بن محمد فی مسندہ (عن) صالح بن أحمد بن مقاتل (عن) محمد بن شوکۃ (عن) القاسم بن الحکم (عن) ابی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ غیر أنہ قال یعذب اللہ تعالیٰ قومًا ثم یخرجہم بشفاعۃ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم

(وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر فی مسندہ (عن) أبی محمد عبد الرحمن الرملى (عن) محمد بن شوکۃ (عن) القاسم بن الحکم (عن) ابی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(وأخرجه) أبو عبد اللہ بن خسرو فی مسندہ (عن) أبی الغنائم محمد بن علی بن الحسن (عن) أبی الحسن محمد بن أحمد بن محمد بن زرقویہ (عن) أحمد بن محمد (عن) عبید العجلی (عن) محمد بن العلاء (عن) عبد الحمید الحماني (عن) ابی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(ورواہ) (عن) المبارك بن عبد الجبار الصیرفی (عن) أبی محمد الحسن بن علی الفارسی (عن) الحافظ محمد بن المظفر بإسناده إلى ابی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(ورواہ) (عن) أبی الفضل بن خیرون (عن) أبی علی بن شاذان (عن) أبی نصر بن اشکاب (عن) عبد اللہ بن طاهر القزوينی (عن) إسماعیل بن توبة القزوينی (عن) محمد بن الحسن الشیبانی (عن) ابی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُما *

(وأخرجه) الحافظ أبو بکر أحمد ابن محمد بن خالد بن خلی الکلاعی فی مسندہ (عن) أبیہ محمد خالد الکلاعی (عن) أبیہ خالد (عن) محمد بن خالد الوہبی (عن) ابی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(وأخرجه) محمد بن الحسن فی نسخته فرواہ (عن) ابی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”یحییٰ اسماعیل بن بشر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عصمہ عاصم بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ“ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”حمزہ حبیب زیات رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”سلمہ بن کھیل رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوزعراء رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے (آپ فرماتے ہیں)

”اللہ تعالیٰ کچھ اہل ایمان کو عذاب میں مبتلا کرے گا، پھر رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کی بدولت ان کو دوزخ سے نکالے گا حتیٰ کہ دوزخ میں صرف وہ لوگ بچ جائیں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین) (تم کس بناء پر دوزخ میں گئے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم نماز نہیں پڑھتے تھے) اللہ تعالیٰ کے ارشاد (فما تنفعہم شفاعہ الشافعیین)

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کے الفاظ سابقہ حدیث کی مثل ہیں، اور اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبداللہ بن بہلول رضی اللہ عنہ“ سے، وہ کہتے ہیں: یہ میرے دادا حضرت ”اسماعیل بن حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، اس میں ہے: ہمیں ہمارے والد رضی اللہ عنہ اور حضرت ”قاسم بن معن رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن سعید بن کراس ترمذی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد ابن ریح رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عقبہ بن مکرم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماتی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”بدر بن یثم حضرمی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو کریب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماتی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”علی بن حسین کشی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماتی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن خزیمہ بلخی رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”رجاء بن سوید رضی اللہ عنہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”عمر بن نوح رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سالم بن سلام رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن عبید بن شریح رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن احمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ“ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”حسین بن علی رحمۃ اللہ علیہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”یحییٰ بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زیاد بن حسن بن فرات رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد سے رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حماد بن ذی النون رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن سلیمان زیات و شداد بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن اسحاق سمسار رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعہ بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن ابن نصر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ مسروق رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن عبد اللہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن ابن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حماد بن احمد مروزی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ولید بن حماد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”سعید بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بن عیسیٰ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری بن عیسیٰ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد بن ابو مقاتل بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکت بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بن عیسیٰ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد بن عیسیٰ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد بن مقاتل بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکت بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بن عیسیٰ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس میں الفاظ یہ ہیں) اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو مبتلائے عذاب کرے گا، پھر حضرت ”محمد بن عیسیٰ“ کی شفاعت کی بدولت ان کو دوزخ سے نکال لے گا۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر بن عیسیٰ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو محمد عبد الرحمن ربیع بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکت بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بن عیسیٰ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی بن عیسیٰ“ نے حضرت ”ابو غنائم محمد بن علی بن حسین بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید علی بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن علاء بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الحمید حمانی بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بن عیسیٰ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی بن عیسیٰ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفی بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد حسن بن علی فارسی بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر بن عیسیٰ“ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بن عیسیٰ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی بن عیسیٰ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرون بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی بن شاذان بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو نصر بن اشکاب بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن طاہر قزوینی بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن قوبہ قزوینی بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بن عیسیٰ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلامی بن عیسیٰ“ نے حضرت ”اپنی سند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) ”ابو خالد بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خالد وہبی بن عیسیٰ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بن عیسیٰ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”محمد بن حسن بن عیسیٰ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بن عیسیٰ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ حضور ﷺ کی شفاعت سے ہر مومن کو دوزخ سے نکال لیا جائے گا، خلود فی النار کافروں کیلئے ہے ✽

230/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) يَزِيدُ بْنُ صَهْبٍ الْفَقِيرِ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُخْرِجُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّارِ مَنْ أَهْلُ الْإِيمَانِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ صَهْبٍ فَقُلْتُ لِجَابِرٍ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ) * فَقَالَ جَابِرٌ أَقْرَأَ مَا قَبْلَهَا (إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا) إِنَّمَا هِيَ لِلْكَفَّارِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”یزید بن صہیب الفقیر رحمہ اللہ“ کے ذریعے حضرت ”جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی شفاعت کی بدولت اہل ایمان کو دوزخ سے نکالے گا۔ حضرت ”یزید بن صہیب رحمہ اللہ“ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”جابر رضی اللہ عنہ“ سے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ (البقرة: 167)

”اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں۔“ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمہ اللہ)

حضرت ”جابر رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا اس سے کچھلی آیت بھی تو پڑھو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

وہ حکم کافروں کے لئے ہے۔ (اور شفاعت کے ذریعے دوزخ سے نکلنا اہل ایمان کے لئے ہے)

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي الْحَسَنِ

بْنِ عَثْمَانَ (عَنْ) مَخْلَدِ بْنِ عَمْرِو الْقَاضِي الْبُخَارِيِّ (عَنْ) أَبِي يَوْسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْفَضْلِ (عَنْ) خَلْفِ بْنِ أَيُّوبَ (عَنْ) أَبِي يَوْسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ حَمَادِ بْنِ الْحَارِثِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) النَّضْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ)

أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) مَنْذُرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَسَدِ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ السَّرْحَسِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ (عَنْ) زَمْعَةَ وَحَامِدِ بْنِ آدَمَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ

(عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ وَسَعِيدِ بْنِ ذَاكِرٍ كِلَاهُمَا (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ زَهِيرٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ (عَنْ)

أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ حَمْزَةَ بْنِ حَبِيبٍ الزِّيَّاتِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ

(۲۳۰) أخرجه الحافظ صدر الدين الحسكفي في "مسند الامام" (۲۳) وابن حبان (۷۴۸۳) والاصمدي في "الترجمة"

۳۳۷ وابن كثير في "التفسير" ۵۶:۲ والبخاري في "الارب" (۸۱۸) -

(ورواه) (عن) محمد بن قدامة بن سيار الزاهد (عن) يحيى بن موسى (عن) أبى سعيد الصاغانى عن أبى حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) عن بدر بن الهيثم بن خلف الحضرمي ومحمد بن قدامة بن سيار كلاهما (عن) أبى كريب محمد بن العلاء (عن) عبد الحميد الحماني (عن) مسعر وأبى حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) الحسين بن على قال هذا كتاب حسين بن على فقرأت فيه حدثنا يحيى بن الحسن (عن) زياد بن الحسن بن الفرات (عن) أبيه (عن) أبى حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) أيوب بن هانء (عن) أبى حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) صالح بن أحمد بن أبى مقاتل البراز بدرب أبى هريرة ببغداد (عن) محمد بن شوكة (عن) القاسم بن الحكم (عن) أبى حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) عن سهل بن بشر الكندى (عن) الفتح ابن عمرو (عن) الحسن بن زياد (عن) أبى حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (ورواه) (عن) أحمد بن محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن مسروق قال هذا كتاب جدى فقرأت فيه حدثنا أبو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبى حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غير أنه قال يخرج الله تعالى قوماً من النار بشفاعه محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فيوتى بهم نهراً يقال له نهر الحيوان فيغتسلون فيه غسل الثعالب ثم يدخلون الجنة فيسمون الجهنميون ثم يطلبون إلى الله تعالى فيذهب عنهم ذلك الاسم *

(ورواه) (عن) عباد بن زيد بن عبد الرحمن الهروى (عن) أبيه (عن) خالد بن الهياج (عن) حماد بن أبى حنيفة والمسعودى (عن) يزيد الفقير قال كنت أرى رأى الخوارج فسألت أصحاب النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فأخبرونى عن النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بخلاف ما كنت أقول فأنقذنى الله تعالى بذلك *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد فى مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) محمد بن شوكة (عن) القاسم بن الحكم (عن) أبى حنيفة *

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) فاطمة بنت محمد بن حبيب عن عمها حمزة بن حبيب (عن) أبى حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) أحمد ابن محمد بن سعيد (عن) محمود بن على (عن) عبد الله بن يزيد المقرئ (عن) أبى حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو فى مسنده (عن) أبى السعود أحمد بن على بن محمد (عن) أبى طاهر محمد بن أحمد ابن أبى الصقر (عن) أبى الحسن على بن زيد بن على بن ربيعة (عن) الحسن بن رشيق

(عن) أبى عبد الله محمد بن جعفر بن محمد بن عبد الملك الطالقانى (عن) صالح بن محمد الترمذى (عن) حماد بن أبى حنيفة (عن) أبى حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) أبی الفضل بن خیرون (عن) أبی علی بن شاذان (عن) أبی نصر بن اشکاب (عن) عبد اللہ بن طاہر (عن) إسماعیل بن توبۃ القزوی (عن) محمد بن الحسن الشیبانی (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *
 (ورواہ) (عن) أبی طالب بن یوسف (عن) أبی محمد الجوہری (عن) أبی بکر الأُبہری (عن) أبی عروبۃ الحرانی (عن) جدہ عمرو بن أبی عمرو (عن) محمد بن الحسن الشیبانی (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *
 (وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار فرواہ (عن) أبی حنیفۃ *
 (وأخرجه) الحافظ أبو بکر أحمد بن محمد بن خالد بن خلی الکلاعی فی مسنده (عن) أبیہ محمد بن خالد بن خلی (عن) أبیہ خالد بن خلی (عن) محمد بن خالد الوہبی (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *
 (وأخرجه) محمد فی نسخته فرواہ (عن) أبی حنیفۃ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”یحییٰ بن اسماعیل بن حسن ہمدانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ کہتے ہیں: میں نے اپنے دادا حضرت ”حسن بن عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”مخلد بن عمر قاضی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد الصمد بن فضل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”خلف بن ایوب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الوہاب بن حماد بن حارث رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”نضر بن محمد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن محمد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن علی سرخی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدان بن وہب بن زمرہ و حامد بن آدم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن مبارک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) اپنے والد حضرت ”محمد بن یعقوب اور سعید بن ذاکر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”احمد بن زہیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن یزید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد ہمدانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”حمزہ بن حبیب زیات رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے

روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن قدامہ بن سيار زاهد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوسعید صاغی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”بدر بن شیم بن خلف حضرمی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”محمد بن قدامہ بن سيار رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”ابو کریب محمد بن علاء رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالحمید حمانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مسعر رحمہ اللہ“ اور حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن علی رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: یہ حضرت ”حسین بن علی رحمہ اللہ“ کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، اس میں ہے، ہمیں حضرت ”یحییٰ بن حسن رحمہ اللہ“ نے حدیث روایت کی ہے، انہوں نے حضرت ”زیاد بن حسن بن فرات رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن ہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد بن ابو مقاتل بزاز رحمہ اللہ“ سے (درب میں اور حضرت ”ابو ہریرہ رحمہ اللہ“ سے (بغداد میں) انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکت رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”سہل بن بشر کندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فتح ابن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن مسروق رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی کتاب میں پڑھا ہے، اس میں ہے کہ ہمیں ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اس کے الفاظ یوں ہیں ”اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو حضرت ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی بدولت دوزخ سے نکالے گا، ان کو ”حیوان“ نامی نہر پر لایا جائے گا، وہ اس میں غسل کریں گے تو وہ چھوٹی کٹڑی کی مانند اگیں گے پھر یہ لوگ

جنت میں داخل ہونگے، ان کو جنت میں بھی ”جہنمی“ کے نام سے پکارا جائے گا، پھر یہ لوگ اپنے نام کی تبدیلی کا مطالبہ کریں گے تو انکا وہ نام ختم کر دیا جائے گا“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عباد بن زید بن عبد الرحمن ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالد بن ہیان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے اور حضرت ”مسعودی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یزید الفقیر رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: میرا موقف بھی خوارج کے موقف جیسا تھا پھر میں نے رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام سے پوچھا تو انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے حوالے اُن کی بابت ارشادات بتائے، میری رائے تو ان ارشادات کے بالکل برعکس تھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بچالیا

○ اسی حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکت رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے سیدہ ”فاطمہ بنت محمد بن حبیب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”حمزہ بن حبیب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد ابن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمود بن علی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن یزید مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرولہی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرولہی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ابو سعید احمد بن علی بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو طاہر محمد بن احمد ابن ابو صقر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن علی بن زید بن علی بن ربیعہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رثیق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن جعفر بن محمد بن عبد الملک طالقانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد ترمذی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرولہی رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی بن شاذان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابونصر بن اشکاب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن طاہر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ قزوینی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرولہی رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو طالب بن یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر ابہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عمرو بہ جرائی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”عمرو بن ابو عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن

حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے)“

انہوں نے اپنے والد حضرت ”محمد بن خالد بن علی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”خالد بن علی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد

بن خالد وہبی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے روایت کیا ہے“

☆ حضرت وحشی کے مطالبے پر توبہ کی قبولیت میں وسعت ہی وسعت کر دی گئی ☆

231/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ الْكَلْبِيِّ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ وَحْشِيًّا لَمَّا قُتِلَ حَمْرَةَ مَكَّةَ زَمَانًا ثُمَّ وَقَعَ فِي قَلْبِهِ الْإِسْلَامُ فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ أَنَّهُ وَقَعَ فِي قَلْبِهِ الْإِسْلَامُ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ) الْآيَةَ وَإِنِّي قَدْ فَعَلْتُهُنَّ جَمِيعًا فَهَلْ مِنْ رُحْصَةٍ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْ لَهُ (أَلَا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا) الْآيَةَ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِهِدِهِ الْآيَةَ فَقَالَ وَحْشِيٌّ إِنَّ فِي هَذِهِ الْآيَةِ شُرُوطًا وَأَخْشَى أَنْ لَا أَفِي بِهَا وَلَا أَطِيقُ أَنْ أَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا أَمْ لَا فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ أَلَيْنُ مِنْ هَذَا يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ بِهِدِهِ الْآيَةَ (إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) قَالَ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِهِدِهِ الْآيَةَ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى وَحْشِيٍّ فَلَمَّا قُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَإِنَّا لَا أَدْرِي لَعَلِّي أَنْ لَا أَكُونَ فِي مَشِيئَتِهِ أَنْ يَشَاءَ لِيَ الْمَغْفِرَةَ فَلَوْ كَانَتِ الْآيَةُ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ وَلَمْ يَقُلْ لِمَنْ يَشَاءُ كَانَ ذَلِكَ فَهَلْ عِنْدَكَ أَوْسَعُ مِنْ ذَلِكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ بِهِدِهِ الْآيَةَ (قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذَّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ) قَالَ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى وَحْشِيٍّ فَلَمَّا قُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ أَمَا هَذِهِ فَنِعَمَ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَأَذَنْ لِي فِي لِقَائِكَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ وَارِ عَنِّي وَجْهَكَ فَإِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْ قَاتِلِ عَمِي حَمْرَةَ قَالَ فَسَكَّتْ وَحْشِيٌّ حَتَّى كَتَبَ مُسَيِّمَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ مُسَيِّمَةِ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ أَمَا بَعْدُ فَقَدْ أُشْرِكْتُ فِي الْأَرْضِ فَلْيُ نَصْفُ الْأَرْضِ وَلِقُرَيْشٍ نَصْفُهَا غَيْرَ أَنْ قُرَيْشًا قَوْمٌ يَعْتَدُونَ قَالَ فَقَدِمَ بَكْتَابِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَلَمَّا قَرَأَ الْكِتَابَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

(۲۳۱) اخرجہ المصنف فی "مسند الامام" (۵۱۲) والبیہقی فی "معجم الزوائد" (۷۸۰) والطبرانی فی "المکبیر

(۱۱۶۸۰) واورده البيهقي في "معجم الزوائد" ۱۰:۷-

وَسَلَّمَ قَالَ لِلرَّسُولَيْنِ لَوْلَا أَنْكُمَا رَسُولَانِ لَقَتَلْتُكُمَا ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ فَبَلَغَ وَحْشِيًّا مَا كَتَبَ مُسَيْلَمَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ الْمَرَاقَ الَّذِي قَتَلَ بِهِ حُمْزَةَ فَصَقَلَهُ وَهَمَّ بِقَتْلِ مُسَيْلَمَةَ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى عِزْمِهِ ذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ يَوْمَ الْيَمَامَةِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”محمد بن سائب کلبیؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابن عباسؓ“ سے

روایت کرتے ہیں، حضرت ”وحشیؓ“ نے حضرت ”حمزہؓ“ کو شہید کر دیا، کچھ عرصہ بعد اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوئی، اس نے رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں یہ پیغام بھیجا کہ اس کے دل میں اسلام کی رغبت پیدا ہو گئی ہے (اور اب وہ مسلمان ہونا چاہتا ہے) اور میں آپ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سن چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا (الفرقان: 68)

”اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

جب کہ میں تو یہ سب کر چکا ہوں، کیا اب میرے لئے کوئی گنجائش موجود ہے؟ حضرت ”عبداللہ بن عباسؓ“ فرماتے ہیں، حضرت ”جبریل امینؑ“ تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد ﷺ! اس سے کہئے:

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

(الفرقان: 68)

”مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

رسول اکرم ﷺ نے یہ پیغام وحشی کی جانب بھیجا، وحشی نے کہا: اس آیت میں کچھ شرائط کا ذکر ہے اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں ان شرائط پر پورا نہ اتر سکا تو؟ اور یہ کہ پتہ نہیں میں عمل صالح کربھی پاؤں گا یا نہیں۔ اے محمد ﷺ! کیا آپ کے پاس اس سے نرم کوئی صورت نہیں ہے؟ پھر حضرت ”جبریل امینؑ“ نازل ہوئے اور عرض کی:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا (النساء: 116)

”اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت لکھ کر وحشی کی جانب روانہ فرمادی، جب وہ آیت حضرت ”وحشیؓ“ کو سنائی گئی تو وہ کہنے لگے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

اگر اللہ تعالیٰ نے میری بخشش چاہی بھی ہے تو مجھے نہیں پتا کہ میں اس کی چاہت میں شامل ہوں یا نہیں۔ یہ آیت صرف ”وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ“ تک ہوتی اس میں ”لِمَنْ يَشَاءُ“ والی بات نہ ہوتی تو مجھے اطمینان ہو جاتا، اے محمد ﷺ! کیا آپ کے پاس اس سے بھی زیادہ وسعت والا کوئی حکم نہیں ہے؟ پھر حضرت ”جبریل امین علیہ السلام“ آیت لے کر حاضر ہوئے

قُلْ يٰعِبَادِىَ الَّذِينَ اسْرَفُوا عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (الزمر: 53)

”تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔“ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت ”عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما“ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت لکھ کر وحشی کی جانب روانہ فرمادی، جب ان کو یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی تو انہوں نے کہا: یہ آیت ٹھیک ہے، پھر اس نے بارگاہ رسالت میں پیغام بھیجا کہ میں اسلام لا چکا ہوں، اب مجھے اجازت عطا فرمائیں، میں آپ ﷺ کی زیارت کے لئے حاضر ہونا چاہتا ہوں، رسول اکرم ﷺ نے یہ کہتے ہوئے اجازت عطا فرمادی کہ میری نگاہوں کے سامنے مت آنا، کیونکہ اپنے چچا کے قاتل کو دیکھ نہیں سکوں گا۔ حضرت ”عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما“ فرماتے ہیں: حضرت ”وحشی خاموش ہو گئے، پھر مسیلمہ کذاب نے رسول اکرم ﷺ کی جانب ایک مکتوب بھیجا جس کی تحریر یہ تھی،

”مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی جانب، اما بعد! میں بھی زمین میں شریک ہوں، آدھی زمین میری ہے اور باقی آدھی قریش کی، اور قریش حد سے بڑھنے والی قوم ہے“ دو آدمی مسیلمہ کذاب کا یہ خط لے کر رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئے، جب وہ خط رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پڑھ کر سنایا گیا تو آپ ﷺ نے دونوں سے فرمایا: اگر سفیروں کو قتل کرنے کی ممانعت نہ ہوتی تو میں تم دونوں کو قتل کروا دیتا۔

پھر رسول اکرم ﷺ نے حضرت ”علی رضی اللہ عنہ“ کو بلوایا اور ان سے فرمایا کہ لکھو:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کی جانب، سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کو اپنایا، اما بعد! بے شک زمین اللہ کی ہے اور وہ اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے اس کا مالک بنا دیتا ہے، اور آخرت صرف پرہیزگاروں کے لئے ہے، اور رحمتیں نازل ہوں محمد ﷺ پر“

حضرت ”وحشی رضی اللہ عنہ“ کو اس خط کی اطلاع ملی، جو مسیلمہ نے رسول اکرم ﷺ کی جانب لکھا تھا، انہوں نے وہی نیزہ نکالا جس کے ساتھ انہوں نے حضرت ”حمزہ رضی اللہ عنہ“ کو شہید کیا تھا، اس کو زہر آلود کیا اور مسیلمہ کے قتل کا ارادہ کر لیا، وہ مسلسل کوشش میں رہے حتیٰ کہ جنگ یمامہ میں انہوں نے مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کر دیا۔

السمرقندی (عن) محمد بن حمید السمرقندی (عن) جعفر بن عون (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*
(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أحمد بن محمد بن أحمد بن سعيد (عن) موسى بن عمر بن
محمد بن عمران السمرقندی (عن) أبي سليمان محمد بن حمید (عن) جعفر ابن عون (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رحمه
الله*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ رجاہ بن سید
نسفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو غالب جبرئیل بن سہل سمرقندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حمید
سمرقندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن عون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔
○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن احمد بن
سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”موسیٰ بن عمر بن محمد بن عمران سمرقندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سلیمان محمد بن حمید رحمہ اللہ“
سے، انہوں نے حضرت ”جعفر ابن عون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ المروف مقطعات کی تاویل ☆

232/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ (عَنْ) أَبِي الصُّحَى (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ
اللَّهِ تَعَالَى (الْمُر) أَنَا اللَّهُ أَعْلَمُ وَأَرَى
✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عطاء بن سائب رحمہ اللہ“ اور حضرت ”ابو الصّحی رحمہ اللہ“ کے حوالے سے
حضرت ”ابن مسعود رضی اللہ عنہما“ سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کے بارے میں حضرت ”عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما“
فرماتے ہیں: (اس آیت میں الم کی تاویل یہ ہے) ”ال“ سے مراد ”انا اللہ“ (میں اللہ ہوں) ہے ”م“ سے مراد ”اعلم“ (میں
جانتا ہوں) ہے اور ”ر“ سے مراد ”ارأى“ (میں دیکھتا ہوں) ہے۔

(أخرجه) أبو عبد الله بن خسرو في مسنده (عن) أبي السعد أحمد بن علي بن محمد (عن) محمد بن أحمد
الخطيب (عن) علي بن ربيعة (عن) الحسن بن رشيق (عن) محمد حفص (عن) صالح بن محمد (عن) حماد بن
أبي حنيفة (عن) أَبِي حَنِيفَةَ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ابو سعید احمد بن علی بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”
محمد بن احمد خطیب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ربیعہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشیق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے
حضرت ”محمد حفص رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم
ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے نظر بد کا دم کرنے کی اجازت عطا فرمائی ✽

233/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي نُجَيْجٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَابْنٍ لَهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنٍ لَهَا مِنْ جَعْفَرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِمَا أَلْعَيْنَ فَارْقَهُمَا قَالَ نَعَمْ إِذَا لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبداللہ بن ابی زیادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابو نوحؒ“ کے حوالے سے حضرت ”عبداللہ بن عمروؒ“ سے روایت کرتے ہیں سیدہ ”اسماء بنت عمیسؒ“ اپنا ایک بیٹا جو حضرت ”ابوبکرؓ“ سے تھا اور ایک بیٹا جو حضرت ”جعفرؓ“ سے تھا کو رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لائیں، اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھے ان کے بارے میں نظر بد کا ڈر رہتا ہے، کیا میں ان کو دم کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے نکل سکتی تو وہ نظر ہوتی۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ شَهَابٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوَاقِدِيِّ مَوْلَى الْمَهْدِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*
(وَأَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ خُسْرٍ وَابُلْخِي فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي طَالِبٍ بْنِ يَوْسُفَ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ الْأُبْهَرِيِّ (عَنْ) أَبِي عُرُوبَةَ الْحِرَانِيِّ (عَنْ) جَدِّهِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابراہیم بن محمد بن شہابؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن عبد الرحمن واقدی مولى المہدیؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخیؒ“ نے حضرت ”ابوطالب بن یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر ابہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عروبة حرانیؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”داداؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ جبریل علیہ السلام کی حاضری، ایمان، اسلام اور احسان کے بارے سوالات ✽

234/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ صَاحِبٍ لِي بِمَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ بَصُرْنَا بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَسْأَلَهُ عَنِ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ دَعْنِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسْأَلُهُ فَإِنَّهُ أَعْرَفَ بِي مِنْكَ قَالَ فَانْتَهَيْنَا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَسَلَّمْنَا

(۲۳۳) قد تقدم في (۲۳۳)۔

(۲۳۴) أخرجه المصنف في ”مسند الامام“ (۲) وابن حبان (۱۶۸) ومسلم (۸) وابوداود (۶۶۹۵) في السنة: باب في القدر والترمذي (۲۶۱۰) في الايمان: باب ما جاء في وصف جبرئيل للنبي عليه وسلم والاسلام والايمان۔

عَلَيْهِ وَقَعَدْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّا نَتَقَلَّبُ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ قَرِيبًا قَدِمْنَا الْبَلَدَةَ بِهَا قَوْمٌ يَقُولُونَ لَا قَدْرَ فِيمَا نَرُدُّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَلَيْغُهُمْ إِنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَلَوْ إِنِّي وَجَدْتُ أَعْوَانًا لَجَاهَدْتُهُمْ ثُمَّ أَنْشَأَ يَحْدِثُنَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ أَقْبَلَ شَابٌّ جَمِيلٌ أَبْيَضُ حَسَنُ اللَّيْمَةِ طَيْبُ الرِّيحِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيْضٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَدَدْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَذْنُو يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذُنٌ فَدَنَا دَنُوءَةً أَوْ دَنُوءَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوقِرًا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَذْنُو يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذُنٌ فَدَنَا حَتَّى الْصَقِّ رُكْبَتَيْهِ بَرُكْبَتَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ فَقَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُوْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْ تَصَدِيقِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِهِ صَدَقْتَ كَأَنَّهُ يَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ مَا هِيَ قَالَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحُجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَالْإِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْ قَوْلِهِ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ مَا هُوَ قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ لِلَّهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَأَنَا مُحْسِنٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ مَتَى هِيَ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ لَهَا أَشْرَاطٌ فَهِيَ مِنَ الْخَمْسِ الَّتِي اسْتَأْثَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا فَقَالَ (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَآذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ) قَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاهُ إِذْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجُلِ فَقُمْنَا فِي أَثَرِهِ فَمَا نَدْرِي أَيْنَ تَوَجَّهَ وَلَا رَأْيَا لَهُ شَيْئًا فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا جَبْرِئِيلُ آتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِينِكُمْ وَاللَّهِ مَا آتَانِي فِي صُورَةٍ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الصُّورَةُ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنيفہؒ“ حضرت ”علقمہ بن مرشدؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”یحییٰ بن

یعرمؒ“ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اپنے ساتھی کے ہمراہ مدینہ منورہ میں تھا، ہم نے حضرت ”عبداللہ بن عمرؓ“ کو دیکھا، میں نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا تم ان کے پاس جا کر ان سے تقدیر کے بارے میں سوال کر سکتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں نے کہا: مجھے موقع دینا تاکہ میں خود ہی ان سے یہ سوال کروں کیونکہ وہ تم سے زیادہ مجھے جانتے ہیں۔ حضرت ”یحییٰ بن یعرمؒ“ کہتے ہیں: ہم دونوں حضرت ”عبداللہ بن عمرؓ“ کے پاس چلے گئے، ان کو سلام کر کے ہم ان کے پاس بیٹھ گئے، ہم نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! ہم اس زمین پر چلتے پھرتے رہتے ہیں، بسا اوقات ایسے علاقوں میں بھی جانا ہوتا ہے جہاں لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں، تو ہم ان کو کس طرح مطمئن کریں؟ آپ نے (پہلے تو) فرمایا: ان تک میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ میں ان سے بیزار ہوں، اور مجھ سے بن پڑا تو میں ان سے جہاد کروں گا، اس کے بعد انہوں نے سنا شروع کیا، آپ نے فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے، ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ ﷺ کے پاس صحابہ کرام کی ایک جماعت موجود تھی، ایک انتہائی خوبصورت

نوجوان جس نے زلفیں رکھی ہوئی تھیں، خوشبو کی لپٹیں آرہی تھیں، سفید کپڑے زیب تن کئے ہوئے تھے، وہ آیا اور کہنے لگا: ﷺ کے ساتھ ملا دیا، اور آپ ﷺ کے ہمراہ ہم نے بھی جواب دیا۔ اس نے رسول اکرم ﷺ کے قریب ہونے کی اجازت مانگی، آپ ﷺ نے اس کو اجازت دے دی، وہ تھوڑا سا قریب ہو گیا، وہ بہت احترام کے ساتھ کھڑا ہو گیا، اس نے پھر مزید قریب ہونے کی اجازت مانگی، رسول اکرم ﷺ نے پھر اجازت دے دی، وہ مزید قریب ہو گیا، حتیٰ کہ اس نے اپنے گھٹنے رسول اکرم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے، پھر اس نے کہا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں، حضور ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر ایمان لائے، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اس سے ملاقات پر، قیامت کے دن پر، اور اچھی بری تقدیر کے منجانب اللہ ہونے پر ایمان لائے، (یہ سن کر) اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہمیں اس کے ”صدقہ“ کہنے (اور یہ کہہ کر رسول اکرم ﷺ کے جواب کی تصدیق) پر بہت حیرت ہوئی، یوں لگ رہا تھا جیسے وہ اس سوال کا جواب پہلے سے جانتا ہو۔

اس نے پھر کہا: مجھے اسلام کے ارکان کے بارے میں بتائیے کہ کون کون سے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا، جنابت کا غسل کرنا۔ اس نے کہا: ”آپ نے سچ فرمایا“ اس کی اس بات سے ہمیں پھر تعجب ہوا۔ اس نے کہا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کے لئے عمل اس طرح کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو، اور اگر تم اس کو نہیں دیکھ سکتے تو (کم از کم یہ یقین رکھو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، اس نے کہا: اگر میں یہ کروں تو کیا میں محسن ہوں گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: آپ مجھے وقوع قیامت (کے معین وقت) کے بارے میں بتائیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں مسئول عنہا (جس سے سوال کیا گیا ہے وہ) سائل (سوال کرنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن اس کی کچھ علامات ہیں (وہ بتائی جاسکتی ہیں) اور یہ (وقوع قیامت کا معین وقت) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کا بیان اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

”بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔“ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، پھر ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص چلا گیا، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو دوبارہ میرے پاس بلاؤ، ہم اس کے پیچھے نکلے، لیکن نہیں سمجھ آئی کہ وہ کدھر چلا گیا اور نہ ہی دور دور تک اس کے کوئی آثار دکھائی دیئے، ہم نے یہ بات رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبریل امین علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے، اللہ کی قسم: وہ اس سے پہلے جب بھی میرے پاس آئے ہیں، وہ میری دیکھی بھالی صورت میں آئے

ہیں، سوائے اس صورت کے (کہ اس صورت میں وہ پہلی بار آئے ہیں، لیکن پھر بھی رسول اکرم ﷺ نے ان کو پہچان لیا تھا)

(آخر جہ) أبو محمد البخاری عن صالح بن أحمد بن أبي مقاتل وأحمد بن محمد بن عمر كلاهما (عن) شعيب بن أيوب الصيرفي (عن) مصعب بن مقدم (عن) داود الطائي (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(ورواه) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني (عن) عبد الله بن محمد بن أحمد بن نوح (عن) أبيه (عن) خالد بن سليمان (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد بن سعيد قال قرأت في كتاب حمزة بن حبيب الزيات (عن) أبي حنيفة بالفاظ متقاربة المعاني

(ورواه) أيضاً (عن) العباس بن عزيز القطان المروزي (عن) علي بن حشرم ومحمد بن حرب كلاهما (عن) الفضل بن موسى السيناني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) العباس بن عزيز (عن) علي بن سليمان الرازي (عن) حكيم بن زيد قال سألت أبا حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عن الإيمان فحدثنا

(ورواه) أيضاً (عن) أبي سهل محمد بن عبد الله بن سهل (عن) موسى بن نصر الرازي (عن) بشار بن قيراط (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن قدامة بن سيار (عن) الليث بن مساور (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) زكريا بن يحيى ومحمد بن عبد الرحمن الأصفهاني (عن) أحمد بن رسته (عن) الحكم بن أيوب (عن) زفر (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن إسحاق السمسار البخاري (عن) جمعة بن عبد الله (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) منذر بن محمد (عن) حسين ابن محمد (عن) أسد بن عمرو عن أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن الحسين البزاز البلخي (عن) بشر بن الوليد (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً عن محمد بن زيد بن أبي خالد البخاري (عن) الحسن بن عمر (عن) شقيق (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد الهمداني (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

- (ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) الحسن بن علي قال هذا كتاب حسين بن علي فقرأت فيه (عن) يحيى بن الحسين (عن) زياد بن الحسن (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *
- (ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد عن عبد الله بن المستورد (عن) عقبة بن مكرم (عن) يونس بن بكير (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *
- (ورواه) أيضاً (عن) أحمد ابن محمد (عن) علي بن المهتدي (عن) عمرو بن زرارة (عن) أبي شهاب مسروح ابن عبد الرحمن (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *
- (ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) أيوب بن هاني (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *
- (ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) عمه سعيد بن أبي الجهم (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *
- (ورواه) أيضاً (عن) صالح بن منصور الصغاني (عن) جده أبي سعيد (عن) أبي مقاتل السمرقندي (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *
- (ورواه) أيضاً (عن) زكريا بن الحارث النيسابوري (عن) يحيى بن الجعيد القشيري (عن) محمد ابن سعيد (عن) الهياج بن بسطام (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *
- (ورواه) أيضاً (عن) زكريا بن يحيى (عن) يحيى بن الجعيد (عن) محمد بن سعيد الهروي (عن) أبي معاوية (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *
- (ورواه) أيضاً (عن) أبي العباس أحمد ابن عبد الرحمن بن خالد الرازي القلانسي (عن) عبد الله بن الجراح القهستاني عن أبيه (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه غير أنه قال دخلنا مسجد الرسول فوجدنا ابن عمر قاعداً في ناحية وكان معي صاحب لي الحديث بتمامه
- (وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) إسحاق بن محمد بن مروان (عن) أبيه (عن) مصعب بن المقدام (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *
- قال الحافظ رواه (عن) أبي حنيفة حمزة الزيات وجماعة *
- (وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) أبي علي بن شاذان (عن) أبي نصر بن اشكاب عن عبد الله بن طاهر القزويني (عن) إسماعيل بن توبة القزويني عن محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *
- (ورواه) (عن) أبي طالب بن يوسف (عن) أبي محمد الجوهري (عن) أبي بكر الأبهري (عن) أبي عروبة (عن) جده (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه
- (وأخرجه) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي (عن) أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب (عن) أبي بكر محمد بن بكير المقرئ (عن) القاضي عمر بن أحمد بن عمر بن محمد (عن) أبي علي محمد بن حاتم بن شرف بن نوح الأزدي (عن) موسى بن نصر (عن) بشار بن قيراط (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

(وآخرجه) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

(وآخرجه) الحافظ أبو بکر أحمد بن محمد بن خالد بن خلی الکلاعی فی مسنده (عن) أبیه محمد بن خالد بن

خلی (عن) أبیه خالد بن خلی (عن) محمد بن خالد الوهبی (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

(وآخرجه) محمد بن الحسن فی نسخه فرواه (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد بن

ابو مقاتل رحمہ اللہ“ سے اور حضرت ”احمد بن محمد بن عمر رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب صیرفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

حضرت ”مصعب بن مقدم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”داود طائی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے

روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد

بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن محمد بن احمد بن نوح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

حضرت ”خالد بن سلیمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد

بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”حمزہ بن حبیب زیات رحمہ اللہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم

ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (ان کی روایت میں جو الفاظ استعمال ہوئے ان کے معانی ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں)

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

عباس بن عزیز قطان مروزی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن حشر رحمہ اللہ“ اور حضرت ”محمد بن حرب رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے

حضرت ”فضل بن موسیٰ سینانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

عباس بن عزیز رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن سلیمان رازی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکیم بن زید رحمہ اللہ“ سے روایت

کیا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے ایمان کے بارے پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

ابوہل محمد بن عبد اللہ بن سہل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”موسیٰ بن نصر رازی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشار بن

قیراط رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد

بن قدامہ بن سيار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیث بن مساور رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماتی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ذکر یا

بن یحییٰ اصفہانی رحمہ اللہ اور حضرت ”محمد بن عبد الرحمن اصفہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن رستہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکم بن ایوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن اسحاق سمسار بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین ابن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن حسین بزاز بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن ولید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن زید بن ابو خالد بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن عمر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شقیق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن علی رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: یہ حضرت ”حسین بن علی رحمہ اللہ“ کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن حسین رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زیاد بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن مستورد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عقبہ بن مکرم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یونس بن کبیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد ابن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن مہدی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن زرارہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوشہاب مسروح ابن عبد الرحمن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن ہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”سعید بن ابوجہم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن منصور صفانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”ابوسعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابومقاتل سمرقندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”زکریا بن حارث نیشاپوری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن جنید قشیری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد ابن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بیاج بن لسطام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”زکریا بن یحییٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن جنید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سعید ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابومعاویہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس احمد ابن عبد الرحمن بن خالد رازی قلائی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن جراح قہستانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس میں کچھ الفاظ یوں ہیں) ہم مسجد نبوی میں داخل ہوئے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے، میرے ساتھ میرا ساتھی تھا، اس کے بعد مفصل حدیث بیان کی۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اسحاق بن محمد بن مروان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب بن مقدم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: یہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے حضرت ”حمزہ زیات رحمہ اللہ“ اور محدثین کی پوری ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخیؒ“ نے حضرت ”ابو فضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی بن شاذانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو نصر بن اشکابؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن طاہر قزوینیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ قزوینیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوطالب بن یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر ابہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عروہؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”داداؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقیؒ“ نے حضرت ”ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر محمد بن بکیر مرقیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن احمد بن عمر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی محمد بن حاتم بن شرف بن نوح الازدیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”موسیٰ بن نصرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشار بن قیراطؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلامیؒ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) انہوں نے اپنے والد حضرت ”محمد بن خالد بن خلیؒ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”خالد بن خلیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خالد وہبیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”محمد بن سنؒ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ اگر نحوست ہو سکتی ہے تو مکان، عورت اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے ✽

235/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ (عَنْ) ابْنِ بُرَيْدَةَ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ تَذَاكُرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثِ الدَّارِ وَالْمَرَاةِ وَالْفَرَسِ - فَشُؤْمُ الدَّارِ أَنْ تَكُونَ ضَيْقَةً لَهَا جِيرَانُ سُوءٍ - وَشُؤْمُ الْفَرَسِ أَنْ يَكُونَ جَمُوحًا يَمْنَعُ ظَهْرَهُ - وَشُؤْمُ الْمَرَاةِ أَنْ تَكُونَ عَاقِرًا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”علقمہ بن مرثدؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابن بریدہؒ“ سے روایت کرتے ہیں ایک دن رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں نحوست کا ذکر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: نحوست (اگر ہو سکتی ہے تو) تین چیزوں میں ہو سکتی ہے، مکان، عورت، گھوڑا۔

(۲۳۵) اخرجہ الحافظ صدر الدین المصطفیٰ فی ”سند الامام“ (۲۶۴) واضحہ البخاری (۲۸۵۸) فی

الجراد وابوداود (۲۹۲۲) ومسلم (۲۲۲۵) فی السلام والبنوی فی ”الشرح السنة“ (۲۲۲۷) واحمد (۱۲۶:۲) من حدیث

گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو، وہاں کے پڑوسی برے ہوں۔ گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ وہ مالک کو اپنے اوپر سوار نہ ہونے دے، اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ وہ بانجھ ہو۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سهل بن ماہان الترمذی (عن) صالح بن ماہان الترمذی (ورواہ) (عن) الحسن بن سفیان النسوی (عن) جمعة بن عبد الله كلاهما (عن) أبی مقاتل حفص بن سلیم (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(ورواہ) (عن) علی بن الحسن بن عبدة البخاری (عن) حفص بن عمر الربعی ونصر بن المغيرة البخاریین كلاهما (عن) عیسیٰ بن موسیٰ التیمی (عن) أبی یوسف (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُما * غیر اُنہ لم یجاوز بہ علقمة * (ورواہ) (عن) زکریا بن یحییٰ الأصفہانی (عن) أحمد بن سلیمان بن یوسف (عن) أبیہ (عن) النعمان بن عبد السلام (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ غیر اُنہ قال وشؤم المرأة أن تكون سیئة الخلق عاقراً *

(وآخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أبی العباس بن عقدة (عن) الحسن صاحب الشساسی (عن) إسماعیل بن بشر (عن) صالح بن محمد الترمذی (عن) أبی مقاتل السمرقندی (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ * قال الحافظ هذا حدیث مضطرب (عن) علقمة (عن) ابن بريدة (عن) أبیہ (عن) النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی (عن) علقمة (عن) النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سہل بن ماہان ترمذی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن ماہان ترمذی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن سفیان نسوی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جمعة بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”ابو مقاتل حفص بن سلیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”علی بن حسن بن عبدہ بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن عمر ربعی بخاری رحمہ اللہ“ اور حضرت ”نصر بن مغیرہ بخاری رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”عیسیٰ بن موسیٰ تیمی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں حضرت ”علقمة رحمہ اللہ“ نے تجاوز نہیں کیا۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”زکریا بن یحییٰ اصفہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن سلیمان بن یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نعمان بن عبد السلام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں ”عورت کی نحوست یہ ہے کہ وہ بداخلاق اور بانجھ ہو“

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدة رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن صاحب شاسی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن بشر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد ترمذی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مقاتل سمرقندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے

روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ رضی اللہ عنہ“ کہتے ہیں: یہ حدیث مضطرب ہے، انہوں نے حضرت ”علقمہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابن

بریدہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو انہوں نے حضرت ”علقمہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

☀ بیماری میں عمل چھوٹ بھی جائے پھر بھی اس کو سابقہ معمول کے مطابق ثواب بہر حال ملتا رہتا ہے ☀

236/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ (عَنْ) ابْنِ بُرَيْدَةَ (عَنْ) أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ وَهُوَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ اكْتُبُوا لِعَبْدِي مِثْلَ أَجْرِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ مَعَ أَجْرِ الْبَلَاءِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”علقمہ بن مرثد رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”ابن بریدہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے ان کے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ بیمار ہو جاتا ہے، لیکن وہ بیمار ہونے سے پہلے کوئی نیکی مسلسل کرتا ہو (اور بیماری کی وجہ سے اس نیکی کو جاری نہ رکھ سکا ہو) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے، میرے بندے کے لئے وہ نیکیاں بدستور لکھتے رہو جو وہ صحت کے عالم میں کیا کرتا تھا اور ساتھ ساتھ مصیبت پر صبر کا ثواب بھی لکھو۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْبَزَازِ الْبَلْخِيِّ (عَنْ) بَشْرِ بْنِ الْوَلِيدِ وَ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْهَمْدَانِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ وَ (عَنْ) عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْفَضْلِ (عَنْ) خَلْفِ بْنِ أَيُّوبَ كُلِّهِمْ (عَنْ) أَبِي يَوْسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) شُعَيْبِ بْنِ أَيُّوبَ (عَنْ) أَبِي يَحْيَى الْحِمَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا قَوْلَهُ مَعَ أَجْرِ الْبَلَاءِ *

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْرَسِ النِّسَابُورِيِّ السُّلَمِيِّ (عَنْ) الْجَارُودِ بْنِ يَزِيدَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) صَالِحِ بْنِ مَنْصُورِ بْنِ نَصْرٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) أَبِي مِقَاتِلِ السَّمُرْقَنْدِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادِ الرَّازِيِّ (عَنْ) بَشْرِ بْنِ الْوَلِيدِ (عَنْ) الْوَسِيمِ بْنِ جَمِيلٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَعَ قَوْلِهِ مَعَ أَجْرِ الْبَلَاءِ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) شُعَيْبِ بْنِ أَيُّوبَ (عَنْ) أَبِي يَحْيَى الْحِمَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خُسْرٍ الْبَلْخِيُّ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) خَالِهِ أَبِي عَلِيٍّ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُوسْتِ الْعَلَّافِ (عَنْ) الْقَاضِي عَمْرِابِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْثَانِيِّ (عَنْ) سَمَاعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ

(۲۳۶) (أَخْرَجَ) إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي تَيْبَةَ ۲۳۰:۳ وَالْبُخَارِيُّ (۲۹۹۶) وَأَبُو نَعِيمٍ فِي ”تَارِيخِ أَصْفَرِيَّانَ“ ۶۰:۱ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا“۔

سماعة عن أبيه (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) محمد بن خسرو أيضاً في مسنده عن تاريخ بخارى لأبي عبد الله محمد بن أحمد المعروف بغنجار (عن) أبي محمد سهل بن عثمان بن سعيد (عن) طاهر بن محمد بن حمويه (عن) عبد الله بن محمد القزويني (عن) محمد بن سماعة (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

○ اس حدیث کو حضرت "امام ابو محمد بخاری رحمہ اللہ" نے حضرت "محمد بن حسن بزاز رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "بشر بن ولید رحمہ اللہ" اور حضرت "یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن سماعہ رحمہ اللہ" اور حضرت "عبد الصمد بن فضل رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "خلف بن ایوب رحمہ اللہ" سے، ان سب نے حضرت "امام ابو یوسف رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "محمد بن اشرس نیشاپوری سلمی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "جارود بن یزید رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "صالح بن منصور بن نصر رحمہ اللہ" سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت "ابو مقاتل سمرقندی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "بشر بن ولید رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "وسیم بن جمیل رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔ اس میں "مع اجر البلاء" کے الفاظ بھی موجود ہیں۔

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "صالح بن احمد رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "شعیب بن ایوب رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو یحییٰ حمانی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمہ اللہ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ایوب بن فضل بن خیرون رحمہ اللہ" سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت "ابو علی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو عبد اللہ بن دوست علاف رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "قاضی عمر بن حسن اشثانی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "سماعہ بن محمد بن سماعہ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت "امام ابو یوسف رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "محمد بن خسرو رحمہ اللہ" نے حضرت "ابو عبد اللہ محمد بن احمد معروف غنجار رحمہ اللہ" کی کتاب "تاریخ بخاری" کے حوالے سے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابو محمد ہبل بن عثمان بن سعید رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "طاہر بن محمد بن حمویہ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "عبد اللہ بن محمد قزوینی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن سماعہ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے

حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جنتیوں کی ۱۲۰ صفوں میں ۸۰ صفیں امت مصطفیٰ کی ہوں گی ✽

237/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ (عَنْ) ابْنِ بُرَيْدَةَ (عَنْ) أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَبَشِرُوا فَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةً صَفٍّ وَأَمْتِي مِنْ ذَلِكَ ثَمَانُونَ صَفًّا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”علقمہ بن مرثدہ رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابن بریدہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے ان کے ”والد رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رحمہ اللہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تم جنت کا ایک چوتھائی ہو؟ صحابہ کرام رحمہ اللہ نے عرض کی: جی ہاں، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ جنتی لوگوں کا ایک تہائی تم ہو؟ صحابہ کرام رحمہ اللہ نے کہا: جی ہاں، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ جنتیوں میں آدھے تم ہو؟ صحابہ کرام رحمہ اللہ نے عرض کی: جی ہاں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں مبارک ہو، کیونکہ جنتیوں کی کل ۱۲۰ صفیں ہوں گی اور ان میں میری امت کی ۸۰ صفیں ہوں گی۔

(أَخْرَجَهُ) الإمام أبو محمد البخاري (عن) محمد بن إبراهيم بن زياد الرازي (عن) عمر بن حميد (عن) علي بن غراب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن حمید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن غراب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جس کے دو یا تین بچے فوت ہو گئے، وہ جنتی ہے ✽

238/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ (عَنْ) ابْنِ بُرَيْدَةَ (عَنْ) أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ اثْنَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْ اثْنَانِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”علقمہ بن مرثدہ رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابن بریدہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے

(۲۳۷) (أَخْرَجَهُ) ابن حبان (۷۴۵۹) وابن أبي شيبة (۷۷: ۷۸) والترمذي (۲۵۴۶) في صفة الجنة: باب ما جاء في وصف أهل الجنة والعاكف في ”المستدرک“ ۸۱: ۸۱ والطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ (۳۳۶)۔

(۲۳۸) (أَخْرَجَهُ) المصنف في ”سند الامام“ (۱۸۵) والعاكف في ”المستدرک“ ۸۱: ۸۱ والبزار (۸۵۷) والريثي في ”مجمع الزوائد“ ۸: ۳۔

ان کے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ نے عرض کی: اور جس کے دو بچے فوت ہوئے ہوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جس کے ۲ فوت ہوئے ہوں (وہ بھی جنتی ہے)

*238 (آخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) أبي القاسم الصفار البلخي (عن) محمد بن القاسم البلخي (عن) سليمان بن أحمد بن عيسى الواسطي (عن) مروان الجزري (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو قاسم صفار بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن قاسم بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سلیمان بن احمد بن عیسیٰ واسطی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مروان جزری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ قبر میں سوالات، مومن اور کافر کے جوابات اور ان سے الگ الگ سلوک کا بیان ✽

239/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ (عَنْ) رَجُلٍ (عَنْ) سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ آتَاهُ الْمَلَكُ فَاجْلَسَهُ فَقَالَ مَنْ رَبُّكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى * قَالَ مَنْ نَبِيُّكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ * قَالَ وَمَا دِينُكَ قَالَ الْإِسْلَامُ قَالَ فَيَفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَيُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ * فَإِذَا كَانَ كَافِرًا أَجْلَسَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ مَنْ رَبُّكَ قَالَ هَا * كَالْمُضِلِّ شَيْئًا فَيَقُولُ مَنْ نَبِيُّكَ فَيَقُولُ هَا * كَالْمُضِلِّ شَيْئًا فَيَقُولُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَا * كَالْمُضِلِّ شَيْئًا فَيَضِيقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ وَيُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً يَسْمَعُهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْإِنْسُ وَالْجَنُّ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ آيَةَ (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ)

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ“ اور ایک آدمی کے حوالے سے حضرت ”سعد بن ابی عبادہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مومن کو قبر میں اتا دیا جاتا ہے (اور مٹی ڈال دی جاتی ہے) تو فرشتہ آکر اس کو بٹھالیتا ہے، اور اس سے پوچھتا ہے ”تیرا رب کون ہے؟“ وہ کہتا ہے ”اللہ تعالیٰ“، فرشتہ پوچھتا ہے: تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے ”محمد ﷺ“، فرشتہ پوچھتا ہے: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ”اسلام“، پھر اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے، اور اس کو (قبر میں ہی) اس کا جنت کا مقام دکھایا جاتا ہے

اور اگر وہ میت کافر ہو تو فرشتہ اس کو بٹھالیتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ وہ بھولے بھٹکے شخص کی طرح حیران و پریشان ہو جاتا ہے اور کوئی جواب نہیں دے پاتا۔ پھر فرشتہ پوچھتا ہے: تیرا نبی کون ہے؟ پھر وہ ”ہاہاہ“ کہتا ہے، جیسا کہ کسی کی کوئی

(۲۳۹) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصفى فى ”مسند الامام“ (۱۹۴) والبخارى (۱۳۶۹) ومسلم (۲۸۷۱) وابو

داود (۴۷۵۰) وعبد الرزاق (۶۷۳۷) واصلد (۲۹۶:۴)

چیز گم ہو گئی ہو، پھر فرشتہ پوچھتا ہے: تیرا دین کیا ہے؟ اس پر بھی وہ حیران و پریشان ہی ہوتا ہے۔ پھر اس کی قبر کو تنگ کر دیا جاتا ہے، اور اس کو (قبر ہی میں) اس کا دوزخ کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے، پھر اس کو ایسا مارا جاتا ہے کہ اس کی مار کی آواز کو انسان اور جنات کے علاوہ باقی تمام مخلوقات سنتی ہیں،

پھر رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

يُنَبِّئُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ (ابراہیم: 27)

”اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہے کرے۔“ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) عبد الله بن محمد بن علي الحافظ البلخي (عن) سعيد ونحيل (عن) أبي مطيع (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

(ورواہ) (عن) أبي العباس الفضل ابن بسام البخاری (عن) محمد بن فضل بن سهل (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إلى قوله وما دينك قال الإسلام*

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

(ورواہ) (عن) أحمد ابن محمد قال قرأت في كتاب إسماعيل بن حماد (عن) أبيه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

(ورواہ) أيضاً (عن) محمد بن همام الشيرازی (عن) محمد ابن يزيد مخمس (عن) عامر بن الفرات (عن) أَبِي حَنِيفَةَ (عن) علقمة بن مرثد (عن) سعد بن عبادہ (عن) رجل من أصحاب النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الحديث باللفظ الأول *

قال أبو محمد البخاری وهو الصواب لأن الأعمش وشعبة رويَا (عن) علقمة بن مرثد (عن) سعد بن عبادہ (عن) البراء بن عازب إلا أن أبا حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لم يذكر البراء بن عازب وقال عن رجل من أصحاب النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وهو البراء بن عازب *

(وأخرجه) (الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي عبد الله محمد بن مخلد (عن) أحمد ابن محمد بن السجهم البلخي (عن) محمد بن الفضل البلخي (عن) أبي مطيع البلخي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عن) علقمة بن مرثد (عن) سعد بن عبادہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الحديث *

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد ابن سعيد (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

(وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) خاله أبي علي (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) المنذر بن محمد ابن مروان (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ*

(وأخرجه) القاضی عمر بن الحسن الأشنانی (عن) المنذر (عن) أبیه (عن) عبد الله بن الزبیر (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید وخیل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مطیع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس فضل ابن بسام بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن فضل بن سہل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حمّانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں وما دینک قال الاسلام (اس سے پوچھا جائے گا: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہے گا: اسلام۔)

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد ابن محمد رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”اسماعیل بن حماد رحمہ اللہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن ہمام شیرازی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد ابن یزید مخمس رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عامر بن فرات رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علقمہ بن مرشد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعد بن عبادہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے ایک صحابی رسول سے پہلی حدیث کے الفاظ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”امام ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: یہی اسناد درست ہے کیونکہ حضرت ”اعمش رحمہ اللہ“ اور حضرت ”شعبہ رحمہ اللہ“ نے حضرت ”علقمہ بن مرشد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعد بن عبادہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”براء بن عازب رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت ”براء بن عازب رضی اللہ عنہ“ کا ذکر نہیں کیا بلکہ کہا ہے ”ایک صحابی رسول سے روایت کی ہے“ وہ صحابی رسول حضرت ”براء بن عازب رضی اللہ عنہ“ ہی ہیں۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن مخلد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد ابن محمد بن جہم بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن فضل بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مطیع بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”علقمہ بن مرشد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد

ابن سعید رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خروطی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوفضل بن خیرون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابوعلی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبداللہ بن دوست علاف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد ابن مروان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ اللہ تعالیٰ معصوم ملائکہ کو بھی عذاب دے تو وہ ظالم نہیں، اس کی تشریح ✽

240/ (ابو حنیفہ) قَالَ كُنَّا مَعَ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَسَأَلَهُ عَلْقَمَةُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ بِلَادَنَا أَقْوَامًا لَا يَثْبُتُونَ لَأَنْفُسِهِمُ الْإِيمَانَ وَيَكْفُرُونَ أَنْ يَقُولُوا إِنَّا مُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يَقُولُونَ ذَلِكَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّا إِذَا قُلْنَا ذَلِكَ وَاثْبَتْنَا لَأَنْفُسِنَا الْإِيمَانَ جَعَلْنَا أَنْفُسَنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا مِنْ خَدْعِ الشَّيْطَانِ وَحَبَائِلِهِ وَحِيلِهِ أَلْجَاهُمْ إِلَى أَنْ دَفَعُوا عَنْ أَنْفُسِهِمْ أَعْظَمَ مِنَّةَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَهُوَ الْإِسْلَامُ وَخَالَفُوا سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَثْبُتُونَ الْإِيمَانَ لَأَنْفُسِهِمْ وَيَذْكُرُونَ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُمْ يَقُولُوا إِنَّا مُؤْمِنُونَ وَلَا يَقُولُوا إِنَّا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَوْ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَوْ عَذَّبَ الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ لَا يَعْصُونَهُ طَرْفَةَ عَيْنٍ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ هَذَا عِنْدَنَا عَظِيمٌ فَكَيْفَ يُعْرِفُ هَذَا فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مِنْ هَذَا ضَلَّ أَهْلُ الْقَدْرِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَقُولَ بِقَوْلِهِمْ فَإِنَّهُمْ أَعْدَاءُ اللَّهِ الرَّادُونَ عَلَيْهِ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَنَبِيِّهِ (قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ) فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ أَشْرَحْ لَنَا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ شَرَحًا يُذْهِبُ عَنْ قُلُوبِنَا هَذِهِ الشُّبْهَةَ فَقَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذَلَّ الْمَلَائِكَةَ عَلَى تِلْكَ الطَّاعَةِ وَالْهَمَّهُمْ إِيَّاهَا وَعَزَّمْ لَهُمْ عَلَيْهَا وَصَبَرَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَهَذِهِ نِعْمَ أَنْعَمَ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا عَلَيْهِمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَوْ طَالَبَهُمْ بِشُكْرِ هَذِهِ النِّعَمِ مَا قَدَرُوا عَلَيْهَا وَقَصَرُوا وَكَانَ لَهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِتَقْصِيرِ الشُّكْرِ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت ”علقمہ بن مرشد رضی اللہ عنہ“ کے ہمراہ حضرت ”عطاء ابن

ابی رباح رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے، حضرت ”علقمہ رضی اللہ عنہ“ نے ان سے سوال کیا، کہنے لگے: اے ابو محمد! ہمارے علاقے میں کچھ لوگ ہیں جو اپنے بارے میں ایمان کے پختہ ہونے کا اقرار نہیں کرتے، اور خود کو مومن قرار دینے کو مکروہ سمجھتے ہیں، حضرت ”عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ“ نے پوچھا: وہ لوگ خود کو پکا مومن قرار کیوں نہیں دیتے؟ حضرت ”علقمہ رضی اللہ عنہ“ نے ان کو بتایا کہ وہ کہتے ہیں: جب ہم (خود کو پکا مومن) کہیں گے اور اپنے لئے پختہ ایمان ثابت کریں گے، تو گویا کہ ہم نے تو خود کو جنتی قرار دے دیا۔ حضرت ”عطاء رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ شیطان کی جانب سے ایک دھوکا ہے اور یہ اس کا ایک مکر ہے، اس نے ان کو اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت اور احسان کو تسلیم کرنے سے روک دیا ہے، وہ سب سے بڑی نعمت ”اسلام“ ہے۔ اور ان لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مخالفت کی ہے۔ میں نے صحابہ کرام کو دیکھا ہے وہ اپنے لئے پختہ ایمان ثابت کیا کرتے تھے، اور وہ یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ذکر کیا کرتے تھے، تم ان کو بولو کہ وہ خود کو کہا کریں ”ہم پکے مومن ہیں“، تاہم یہ نہ کہیں کہ ”ہم جنتی ہیں“، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں کو اور تمام زمین والوں کو عذاب دے تو وہ ان کو عذاب دینے میں ظالم نہیں ہوگا۔ حضرت ”علقمہ رضی اللہ عنہ“ نے ان سے کہا: اے ابو محمد! اگر اللہ تعالیٰ ملائکہ کو عذاب دے جو لمحہ بھر کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے، تو کیا ان کو عذاب دینے میں بھی اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہوگا؟ حضرت ”عطاء رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: بالکل نہیں ہوگا۔ حضرت ”علقمہ رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: یہ بات تو ہمارے نزدیک بہت بڑی ہے، یہ کیسے سمجھ میں آسکتی ہے؟ حضرت ”عطاء رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اسی وجہ سے اہل قدر گمراہ ہو گئے، تم ایسی گفتگو کرنے سے پرہیز کرو، کیونکہ وہ لوگ تو اللہ کے دشمن ہیں، وہ اس پر اعتراض کرنے والے ہیں، کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے یہ نہیں فرمایا:

قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبُلْغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَايَكُمْ أَجْمَعِينَ (الانعام: 149)

”تم فرماؤ تو اللہ ہی کی حجت پوری ہے تو وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت فرماتا“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت ”علقمہ رضی اللہ عنہ“ نے ان سے کہا: اے ابو محمد! اس بات کی ایسی تشریح کریں جس سے ہمارے دلوں سے یہ شبہ ختم ہو جائے۔ حضرت ”علقمہ رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنی عبادت پر راہنمائی نہیں فرمائی؟ اور ان کو اپنی اطاعت کا الہام نہیں کیا؟ اور عبادت پر ان کو پختہ نہیں کیا؟ اور اطاعت و فرمانبرداری پر ان کو صبر کی توفیق نہیں دی؟ حضرت ”علقمہ رضی اللہ عنہ“ نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ”عطاء رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: یہ سب نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی ہیں، حضرت ”علقمہ رضی اللہ عنہ“ نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ”عطاء رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ملائکہ سے ان نعمتوں پر شکر کا مطالبہ فرمائے تو وہ کما حقہ شکر ادا نہیں کر پائیں گے، بلکہ اس سے عاجز ہونگے، تو اس کو حق ہے کہ شکر کی کمی کی بناء پر وہ ان پر عذاب کر سکتا ہے، اور اس صورت میں وہ ظالم نہیں ہوگا۔“

(أخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) محبوب بن يعقوب المفسر البخاری (عن) الحسن بن يزيد (عن) حماد بن

قريش عن نوح بن أبي مريم (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه*

(وأخرجہ) الإمام محمد بن الحسن الشيباني في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه*

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”محبوب بن یعقوب مفسر بخاری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن

یزید رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن قریش رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نوح بن ابومریم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

☆ نیک بخت کونیکوں والے اور بد بخت کو بد بختوں والے اعمال میسر کر دیئے جاتے ہیں ☆

241/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ (عَنْ) مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ (عَنْ) أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللَّهُ مَخْرَجَهَا وَمَذْخَلَهَا وَمَا هِيَ لِأَقِيَّةٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَعْمَلُوا وَكُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا أَهْلُ الشَّقَاءِ فَيَسِّرُوا لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ وَأَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيَسِّرُوا لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ الْآنَ حَقَّ الْعَمَلُ

☆ ☆ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ“ سے اور حضرت ”مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ“ کے ذریعے ان کے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ذی روح کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا مخرج (جائے پیدائش) اور اس کا مدخل (جائے وفات) اور جو امور اس کے ساتھ پیش آنے والے ہیں سب لکھ دیئے ہیں۔ ایک انصاری صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر عمل کی کیا حیثیت ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمل کرو اور ہر شخص کو وہ اعمال میسر آ جاتے ہیں جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے، جو بد بخت ہیں، ان کو بد بختوں والے اعمال میسر کر دیئے جاتے ہیں اور جو نیک بخت ہیں ان کو نیکوں والے اعمال میسر کر دیئے جاتے ہیں، اس انصاری صحابی نے عرض کی: اب تو عمل برحق ہے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) صالح بن أحمد بن أبي مقاتل الهروي (عن) محمود بن خدّاش الطالقاني (عن) إسحاق بن يوسف الأزرق (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

ورواه (عن) أحمد بن محمد بن سهل الترمذی (عن) صالح بن محمد (عن) حماد بن أبي حنيفة (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غير أنه قال من كان من أهل الجنة يسر لعمل أهل الجنة ومن كان من أهل النار يسر لعمل أهل النار *

(ورواه) (عن) زكريا بن يحيى الأصفهاني (عن) أحمد بن محمد بن رسته (عن) محمد بن المغيرة (عن) الحكم (عن) زفر (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) عن أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال قرأت في كتاب حمزة بن حبيب الزيات (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) جعفر بن محمد بن موسى (عن) أبي فروة (عن) أبيه (عن) سابق (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) صالح بن أحمد بن محمد بن يزيد بن أبي العوام (عن) أبيه (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) أحمد ابن محمد (عن) منذر بن محمد عن أبيه (عن) عمه سعيد بن أبي الجهم (عن) أبي حنيفة *
 (ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد عن أبيه (عن) أيوب بن هانء (عن) أبي حنيفة رضي الله
 عنه *

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) القاسم بن عبد الله بن عامر بن زرارة (عن) أبيه (عن) شقيق بن عمرو (عن)
 أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) حسين بن محمد (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة
 رضي الله عنه *

(ورواه) (عن) محمد بن عبد الله بن محمد بن موسى السعدى ومحمد ابن رضوان كلاهما (عن) الحسن بن
 عثمان (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن عبد الله بن محمد بن مسروق قال هذا كتاب جدى فقرأت فيه عن
 أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) (عن) أبيه (عن) أحمد بن زهير (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(ورواه) (عن) صالح بن أبي رميح (عن) يحيى ابن خالد (عن) أبي سعد الصغانى (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *
 (وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد فى مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) محمود بن خداش (عن) إسحاق بن
 يوسف الأزرق (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(قال) الحافظ ورواه (عن) أبي حنيفة حمزة الزيات وحماد بن أبي حنيفة وزفر والحسن بن زياد وصالح بن
 محمد وسابق وأيوب بن هانى وسفيان بن عمرو ومصعب بن راشد وأسد بن عمرو رحمهم الله

(وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر فى مسنده (عن) أبي عبد الله الحسين بن الحسين الأنطاكى (عن) أحمد بن
 عبد الله الكندى (عن) على بن معبد (عن) محمد بن الحسن الشيبانى (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *
 (ورواه) محمد بن محمد ابن سليمان (عن) محمد بن مصفى (عن) بقية (عن) عمرو بن عبسة (عن) أبي حنيفة
 رضي الله عنه *

(ورواه) (عن) أبى جعفر الطحاوى (عن) رجاء بن زكريا (عن) نصر بن حريش (عن) إسماعيل بن موسى بن
 ملحان (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) (عن) أبى عثمان سعيد بن هاشم (عن) عبد الرحمن بن إبراهيم (عن) شعيب بن إسحاق (عن) أبي حنيفة
 رضي الله عنه *

(وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو فى مسنده (عن) أبى الفضل بن خيرون (عن) أبى على بن
 شاذان (عن) أبى نصر بن اشكاب (عن) عبد الله بن طاهر (عن) إسماعيل بن توبة القزوينى (عن) محمد بن
 الحسن (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) (عن) أبى طالب بن يوسف (عن) أبى محمد الجوهري (عن) أبى بكر الأبهري (عن) أبى عروبة الحرانى
 (عن) جده (عن) محمد بن الحسن الشيبانى (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواہ) (عن) المبارک بن عبد الجبار الصیرفی (عن) أبی محمد الجوهری (عن) الحافظ محمد بن المظفر بأسانیده المذكورة (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

(وأخرجہ) القاضی أبو بکر محمد بن عبد الباقي (عن) القاضی ہناد بن ابراہیم (عن) القاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ (عن) أبی طالب محمد بن أحمد بن إسحاق بن بھلول (عن) عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقد (عن) أبیہ (عن) محمد ابن الحسن الشیبانی (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

(وأخرجہ) الإمام محمد ابن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *
(وأخرجہ) الحافظ أبو بکر أحمد بن محمد بن خالد بن خلی الکلاعی فی مسنده (عن) أبیہ محمد ابن خالد بن خلی (عن) أبیہ خالد بن خلی (عن) محمد بن خالد الوہبی (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *
(وأخرجہ) محمد بن الحسن فی نسخته فرواہ (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن احمد بن ابومقاتل ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمود بن خداش طالقانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن یوسف ازرق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سہل ترمذی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس کے الفاظ یوں ہیں) ”جو اہل جنت میں سے ہوتا ہے، اس کو جنتیوں والے اعمال میسر کر دیئے جاتے ہیں اور جو دوزخی ہوتا ہے، اس کو دوزخیوں والے اعمال میسر کر دیئے جاتے ہیں۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”زکریا بن یحییٰ اصفہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن رشتہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”حمزہ بن حبیب زیات رحمہ اللہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد بن مویٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوفروہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سابق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد بن محمد بن یزید بن ابو العوام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد ابن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”سعید بن ابوجہم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن بانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شقیق بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن محمد بن موسیٰ سعدی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”محمد بن رضوان رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”حسن بن عثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: یہ میرے ”دادا رحمہ اللہ“ کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اپنے والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن زہیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقبری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن ابورمیحہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن خالد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوسعید صغانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمود بن خداش رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن یوسف ازرق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ طحطاوی بن محمد رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے حضرت ”حمزہ زیات رحمہ اللہ“، حضرت ”حماد بن امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“، حضرت ”امام زفر رحمہ اللہ“، حضرت ”امام حسن بن زیاد رحمہ اللہ“، حضرت ”صالح بن محمد رحمہ اللہ“، حضرت ”سابق رحمہ اللہ“، حضرت ”ایوب بن ہانی رحمہ اللہ“، حضرت ”سفیان بن عمر رحمہ اللہ“، حضرت ”مصعب بن راشد رحمہ اللہ“ اور حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ نے روایت کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن حسین انطاکی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن محمد بن سلیمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مصفیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بقیہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمرو بن عبسہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”رجاء بن زکریا رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نصر بن حریش رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن موسیٰ بن ملکان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو حسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عثمان سعید بن ہاشم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن اسحاق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر بلخی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی بن شاذان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابونصر بن اشکاب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن طاہر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ قزوینی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر بلخی رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوطالب بن یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر ابہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعروہ حرائی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”دادا رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر بلخی رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن

مظفر رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی سابقہ اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”قاضی ہناد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوطالب محمد بن احمد بن اسحاق بن بہلول رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے آثار میں نقل کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) نے اپنے والد حضرت ”محمد ابن خالد بن خلی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”خالد بن خلی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خالد وہبی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ زمانے کو گالی مت دو، کیونکہ زمانے کا موثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے ☀

242/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ (عَنْ) أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ
 ✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”عبد العزیز بن رفیع رحمۃ اللہ علیہ“ اور عبد اللہ بن ابوقتادہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے ان کے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”زمانے کو گالی مت دو کیونکہ زمانہ (کو چلانے والا) تو خود اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔“

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَبِي رَمِيحٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَسَنِ (عَنْ) نَعِيمٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”صالح بن ابورمیح رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نعیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام محمود سے مراد مقام شفاعت ہے ☀

243/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ (عَنْ) مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ (عَنْ) أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) قَالَ الشَّفَاعَةُ
 (۲۴۲) أَضْرَجَهُ الْحَافِظُ صَدْرُ الدِّينِ الْحَصَكْفِيُّ فِي ”مُسْنَدِ الْإِمَامِ“ (۴۸۰) وَاحِدٌ ۵: ۲۹۹ و ۳۱۱ وَالرَّيْسِيُّ فِي ”مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ“ ۸: ۷۱ وَابْنُ عَرَبٍ فِي ”الْكَامِلِ“ ۶: ۴۲۔
 (۲۴۳) قَالَ السَّيْوَتِيُّ فِي ”الدَّرَرِ الْمَنْتَوَرِ“ ۵: ۳۲۵ وَاضْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ فَقَالَ: ”لَهُوَ الشَّفَاعَةُ“۔

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبد العزیز بن رفیعؒ“ اور حضرت ”مصعب بن سعدؒ“ کے ذریعے حضرت ”سعد بن ابی وقاصؒ“ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

”قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

کے بارے میں ارشاد فرمایا: (اس سے مراد) شفاعت ہے۔“

(أخرجہ) الحافظ محمد بن المظفر فی مسنده (عن) محمد بن محمد بن سلیمان (عن) سوادۃ بن علی (عن) أحمد ابن الحارث (عن) محمد بن الحسن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (وأخرجہ) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي (عن) هناد بن إبراهيم (عن) أبي طالب يحيى ابن علي بن الطيب (عن) أبي سعد إسماعيل بن أحمد بن أبي بكر محمد بن جعفر الحافظ (عن) أبي بكر محمد بن محمود الواسطي (عن) أبي الحسين سوادۃ بن علي (عن) أحمد بن الحارث بن علي (عن) محمد بن الحسن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو الحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن محمد بن سلیمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سوادہ بن علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حارثؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقيؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہناد بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوطالب یحییٰ ابن علی بن طیبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سعد اسماعیل بن احمد بن ابوبکر محمد بن جعفر حافظؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر محمد بن محمود واسطیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین سوادہ بن علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حارث بن علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ گناہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو، اس کی بناء پر انسان کا فر نہیں ہوتا ✽

244/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ (عَنْ) طَاوُسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ يَكْسِرُونَ أَعْلَاقَنَا وَيُنْقِبُونَ بُيُوتَنَا وَيَغَيِّرُونَ عَلَيْنَا أَمْتَعِنَا أَكْفَرُوا قَالَ لَا قَالَ أَرَأَيْتَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَتَاوَلُونَ عَلَيْنَا وَيُسْفِكُونَ دِمَاءَنَا أَكْفَرُوا قَالَ لَا حَتَّى يَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ شَيْنًا وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى أَصْبَحِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ يُحَرِّكُهَا وَهُوَ يَقُولُ سَنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبد الکریم بن ابو مخارقؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”طاووسؒ“ کہتے ہیں: ایک آدمی حضرت ”عبد اللہ بن عمرؒ“ کے پاس آیا، اس نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا، کہنے لگا: اے (۲۴۴) أخرجه الحافظ صدر الدين المصنفی فی ”مسند الامام“ (۹) والترمذی (۲۶۲۷) فی الایمان: باب ما جاء فیمن رمى اياه بالكفر مرفوعاً، بمعناد، وأخرجه احمد ۱۱۲:۲ مرفوعاً مختصراً ”من قال لا الهية: يا كافر فقد باء بها احدهما“۔

ابو عبد الرحمن! آپ کا کیا خیال ہے؟ جو لوگ ہمارے تالے توڑتے ہیں، ہمارے مکانات کو نقب لگاتے ہیں اور ہمارے مال و متاع لوٹ کر لے جاتے ہیں، کیا وہ کافر ہو گئے؟ حضرت ”عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ نے فرمایا: نہیں۔ اس شخص نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے، جو لوگ ہمارے بارے میں قرآن کی آیات کی غلط تاویلات کر کے ہمارے خون بہاتے ہیں کیا یہ (ان اعمال کی بنا پر) کافر ہو جاتے ہیں؟ حضرت ”عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ نے فرمایا: نہیں۔ یہ لوگ جب تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں (تب تک کسی بھی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں) حضرت ”طاؤس رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں: میں حضرت ”عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ کی انگلی کی جانب دیکھ رہا تھا، وہ اپنی انگلی کو ہلا ہلا کر فرما رہے تھے ”یہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔“

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) صالح بن أبي رميح كتابة (عن) يحيى بن خالد المهلبی (عن) أبي معاذ (عن) أبي حنيفة *

قال أبو محمد البخاری رواه جماعة فوقوه علی ابن عمر (وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد ابن محمد بن سعید (عن) إسماعیل بن محمد بن أبي كثير (عن) مکی بن إبراهيم (عن) أبي حنيفة * (وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو فی مسنده (عن) أبي القاسم بن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن الخلال (عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم بن حبیش (عن) محمد بن شعاع (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

(وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) عبد الله بن أحمد بن أسد الأصفهانی (عن) أحمد بن رسته (عن) محمد بن المغيرة (عن) الحكم بن أيوب (عن) زفر بن الهذيل (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه * (ورواه) (عن) إسماعیل بن محمد بن أبي كثير (عن) مکی بن إبراهيم عن أبي حنيفة رضى الله عنه * ○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”صالح بن ابورمیح رضی اللہ عنہ“ سے (تحریری طور پر)، انہوں نے حضرت ”مکی بن خالد مہلبی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابومعاذ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”امام ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں: اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور اس کو حضرت ”عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ تک موقوف کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد ابن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”ابوقاسم بن احمد بن عمر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلال رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بن حبیش رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شعاع رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”قاضی عمر بن حسن اثنانی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”عبد اللہ بن احمد بن اسد اصفہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن رشتہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکم بن ایوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر بن ہذیل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابو حسن اثنانی رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اسماعیل بن محمد بن ابو کثیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ بندہ جب تک تقدیر کے اچھا اور برا ہونے پر ایمان نہ لائے، اس کا تقدیر پر ایمان معتبر نہیں ہے ✽

245/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْهَيْثَمِ الصَّرَفِيِّ عَنْ عَامِرٍ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ہیثم صیرفی رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”عامر رحمہ اللہ“ کے حوالے سے حضرت ”علی رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے کا ایمان تقدیر پر اس وقت تک معتبر نہیں ہے جب تک تقدیر کے اچھا اور برا ہونے پر ایمان نہ لائے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَتِيْبَةَ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ (عَنْ) مُصْعَبِ بْنِ سَلَامٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد ابن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن سہل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب بن سلام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ لا الہ الا اللہ کی بدولت لوگ دوزخ سے نجات پائیں گے ✽

246/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ (عَنْ) رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ (عَنْ) حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ وَلَا يَبْقَى شَيْءٌ إِلَّا شَيْخٌ كَبِيرٌ أَوْ عَجُوزٌ فَإِنَّهُ يَقُولُ كَانَ قَبْلَنَا قَوْمٌ وَيَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُمْ لَا يَصَلُّونَ وَلَا يَصُومُونَ وَلَا يَحُجُّونَ وَلَا يَتَصَدَّقُونَ قَالَ فَقَالَ صَلَّةُ بْنُ زُفَرٍ فَمَا تَغْنِي عَنْهُمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُمْ لَا يَصَلُّونَ وَلَا يَصُومُونَ وَلَا يَحُجُّونَ وَلَا يَتَصَدَّقُونَ فَقَالَ يَا صَلَّةُ يَنْجُونَ بِهَا مِنَ النَّارِ ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ يَا صَلَّةُ يَنْجُونَ بِهَا مِنَ النَّارِ

(۲۴۵) اخرجہ احمد: ۹۷: ۱ وابن ابی عاصم فی ”السنة“ (۸۸۷) والبزار (۹۰۴) والطبرانی (۱۰۶) والترمذی (۲۱۴۵)۔

(۲۴۶) اخرجہ ابن ماجہ (۴۰۴۹) فی الفتن: باب ذهاب القرآن والعلم والمآکم فی ”المستدرک“ ۵: ۵۸۷، والطبرانی (۴۰۴۹)۔

تاریخ بغداد ۴: ۴۰۰۔

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو مالک اشجعیؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ربعی بن حراشؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”حذیفہ ابن یمانؒ“ فرماتے ہیں: اسلام متا رہے گا، جیسے کپڑے کے داغ مٹتے ہیں اور کہیں کہیں بوڑھا آدمی یا کوئی بوڑھی عورت باقی بچے گی وہ کہا کریں گے: ہم سے پہلے ایک قوم ہوتی تھی جو ”لا الہ الا اللہ“ پڑھا کرتی تھی، (لیکن) وہ لوگ (خود) نمازیں نہیں پڑھیں گے، روزے نہیں رکھتے ہوں گے، حج نہیں کرتے ہوں گے، زکوٰۃ نہیں دیتے ہوں گے۔ حضرت ”صلہ بن زفرؒ“ نے کہا: اے ابو عبد اللہ! جب وہ لوگ نہ نماز پڑھتے ہوں گے، نہ روزے رکھتے ہوں گے، نہ حج کرتے ہوں گے، نہ زکوٰۃ دیتے ہوں گے، تو ان کو ”لا الہ الا اللہ“ پڑھنے کا فائدہ کیا ہوگا؟ حضرت ”حذیفہؒ“ نے فرمایا: اے صلہ! وہ اس کلمے کی بنا پر دوزخ سے چھوٹ جائیں گے، اس کے بعد انہوں نے بلند آواز سے کہا: وہ اس کلمے کی بنا پر دوزخ سے چھوٹ جائیں گے۔

(آخر جہ) ابو عبد اللہ ابن خسرو البلخی فی مسنده (عن) أحمد بن علی بن محمد (عن) أبی طاهر محمد بن أحمد بن أبی الصقر (عن) أبی الحسن بن علی بن ربیعہ بن علی (عن) الحسن بن رشیق (عن) أبی عبد اللہ محمد ابن حفص بن عبد الملك الطالقانی (عن) صالح بن محمد الترمذی (عن) حماد بن أبی حنیفہ (عن) أبی حنیفہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے حضرت ”احمد بن علی بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو طاهر محمد بن احمد بن ابو صقرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین علی بن ربیعہ بن علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشیقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد ابن حفص بن عبد الملك طالقانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد ترمذیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ہر نو مولود فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں ✽

247/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا أَوْ مَجَسَّانِيًّا قِيلَ فَمَنْ مَاتَ صَغِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبد الرحمن بن ہرمز اعرجؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابو ہریرہؒ“ سے روایت کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نو مولود فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ جو بچپن میں فوت ہو جائے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے کیا عمل کرنے تھے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) أحمد بن الليث البلخي المعروف بالثوري (عن) محمد بن يونس (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن لیث بلخی معروف ثوری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یونس رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ کسی قبر کو دیکھ کر لوگ حسرت کریں گے ”کاش! اس کی جگہ یہاں میں ہوتا“ آزمائش ہی اتنی ہوگی ☀

248/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْتَلِفُونَ إِلَى الْقُبُورِ فَيَضَعُونَ بَطُونَهُمْ عَلَيْهَا وَيَقُولُونَ وَدِدْنَا أَنَا كُنَّا صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَكُونُ هَذَا قَالَ لِشِدَّةِ الزَّمَانِ وَكَثْرَةِ الْبَلَاءِ وَالْفِتَنِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عبدالرحمن بن ہرمز رحمہ اللہ“ کے ذریعے حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ جا کر قبروں پر لیٹ جائیں گے اور کہیں گے: کاش کہ آج اس قبر میں ہم ہوتے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ کیونکر ہوگا؟ ارشاد فرمایا: زمانے کی سختیوں آزمائشوں اور فتنوں کی وجہ سے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) أحمد بن الليث (عن) محمد بن يونس (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن لیث رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یونس رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ مومن کی فہم و فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے خصوصی نور سے دیکھ لیتا ہے ☀

249/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اتَّقُوا فَرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ (إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَفَرِّسِينَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عطیہ عوفی رحمہ اللہ“ کے حوالے حضرت ”ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی فراست سے بچو! کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے نور کے ساتھ (سب

(۲۴۸) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصفى فى "مسند الامام" (۵۰۱) وابن حبان (۶۷۰۷) ومالك فى "الموطأ" ۲۴۱:۱ فى الجنائز واصد ۲۳۶:۲ والبخارى (۷۱۱۵) فى الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل...

(۲۴۹) أخرجه الحصفى فى "مسند الامام" (۵۰۴) والترمذى (۳۱۲۷) باب ومن سورة العنكبوت والطبرانى فى الاوسط (۷۸۴۳) والبخارى فى "التاريخ الكبير" ۳۵۴:۷ (۱۵۲۹) والخطيب فى "تاريخ بغداد" ۱۹۱:۳-

کچھ) دیکھ لیتا ہے، پھر حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی
 إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ (الحجر: 75)

”بیشک اس میں نشانیاں ہیں فراست والوں کے لئے“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمہ اللہ)

(أخرجه) أبو عبد الله ابن خسرو في مسنده (عن) أبي السعود أحمد بن علي بن محمد الخطيب (عن) محمد ابن أحمد الخطيب (عن) علي بن ربيعة (عن) الحسن بن رشيق (عن) محمد بن جعفر (عن) صالح بن محمد عن حماد (عن) أبيه أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ابو سعید احمد بن علی بن محمد خطیب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد ابن احمد خطیب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ربيعة رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشيق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن جعفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے

✽ کلونجی، حجامہ، شہد اور بارش میں شفاء ہے ✽

250/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الشِّفَاءَ فِي أَرْبَعَةِ الْحَبَةِ السَّوْدَاءِ وَالْحَجَامَةِ وَالْعَسَلِ وَمَاءِ السَّمَاءِ
 ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عبد اللہ بن دینار رحمہ اللہ“ کے ذریعے حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھ دی ہے ○ کلونجی میں ○ حجامہ میں ○ شہد میں ○ اور ○ بارش میں۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) أبي سعيد كتابه (عن) يوسف بن بهلول (عن) فرج بن بيان (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رحمه الله *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو سعید رحمہ اللہ“ سے (تحریری طور پر)، انہوں نے حضرت ”یوسف بن بہلول رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فرج بن بیان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ کھمبی کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے ✽

251/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ (عَنْ) عَمْرِو الْجَرَشِيِّ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنَ الْمَنِّ الْكُمَاةُ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

(۲۵۰) (أخرجه) المحافظ صدر الدين الحصفی فی ”سند الامام“ (۴۴۳)۔

(۲۵۱) (أخرجه) المحافظ صدر الدين الحصفی فی ”سند الامام“ (۴۴۴) (وابو يعلى) (۹۶۱) (ومسلم) (۲۰۴۹) (۱۶۲) فی

الاشربة: باب فضل الكُمَاة ومداداة العين بها واحمد ۱: ۱۸۷۔

♦♦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبدالملک بن عمیرؒ“ سے اور حضرت ”عمرو جریشیؒ“ کے حوالے سے حضرت ”سعد بن زیدؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک (بنی اسرائیل پر آسمان سے جو ”من“ نازل ہوا تھا اس) من میں سے کبھی بھی ہے، اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے، (کبھی ایک چھوٹا سا پودا ہے جو عموماً برسات کے بعد خود بخود اگ آتا ہے)

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) أبي القاسم الصفار (عن) محمد بن القاسم البلخي (عن) سليمان بن أحمد بن عيسى الواسطي (عن) مروان الجزري (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو قاسم صفارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن قاسمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سليمان بن أحمد بن عيسى واسطيؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مروان جزريؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے امت کے معاملات کی ابتداء میں برکت کی دعا مانگی ✽

252/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ (عَنْ) عَمَّارَةَ بْنِ حَدِيدٍ (عَنْ) صَخْرِ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِي بَكُورِهَا
♦♦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”یعلیٰ بن عطاءؒ“ اور حضرت ”عمارہ بن حدیدؒ“ کے ذریعے حضرت ”صخر الغامدیؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے یہ دعا مانگی ”اے اللہ میری امت (کے معاملات) کی ابتداء میں برکت عطا فرما“

(أخرجه) الحافظ محمد بن المظفر في مسنده عن أبي بكر محمد بن الحسن الهمداني (عن) عروة بن عبد الله بن يعقوب (عن) مكي بن إبراهيم (عن) أبي حنيفة *
قال الحافظ محمد بن المظفر (ورواه) (عن) حاتم بن إسماعيل
(وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) المبارك ابن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي محمد الفارسي (عن) الحافظ محمد بن المظفر بإسناده المذكور إلى أبي حنيفة *
(وأخرجه) (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) أبي بكر الحافظ المقرئ (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف عن القاضي عمر الأشناني (عن) الحسن بن العباس المقرئ الرازي (عن) يعقوب ابن أحمد بن حميد بن كاسب عن حاتم بن إسماعيل (عن) أبي حنيفة *
(وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشناني بإسناده هذا إلى أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے)

حضرت ”ابوبکر محمد بن حسن ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عروہ بن عبد اللہ بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت ”حاتم بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ“ سے بھی مروی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروہ رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک ابن عبد الجبار صیرفی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد فارسی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو الفضل بن خیرون رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر حافظ مقرئ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشثانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن عباس مقرئ رازی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب ابن احمد بن حمید بن کاسب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حاتم بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے

☆ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۴۳ میں ”حکم“ سے مراد ”ایمان“ ہے ☆

253/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) شَيْخٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ

اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ) قَالَ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِهِ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ اپنے شیخ (حضرت ”حماد رحمۃ اللہ علیہ“) کے ذریعے روایت کرتے ہیں حضرت ”عبد اللہ

بن عمر رضی اللہ عنہما سے ”اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (المائدہ: 43)

”اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: (اس میں لَمْ يَحْكَمْ کا مطلب) لَمْ يَحْكَمْ ”یوہنہ“ ہے۔ (یعنی جو اللہ تعالیٰ کے

نازل کردہ قرآن پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے)

(آخر جہ) أبو عبد الله بن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) أبي بكر الخياط (عن) أبي عبد الله

بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر الأشثاني (عن) الحسين بن عمرو بن أبي الأحوص (عن) أبيه (عن) أبي

حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وآخر جہ) القاضي عمر بن الحسن الأشثاني بإسناده هذا إلى أبي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروہ رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو الفضل

بن خیرون رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر خیاط رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبداللہ بن دوست علاف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشائی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن عمرو بن ابو الاحوص رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشائی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ آسیب کی وجہ سے مرنے والا بھی شہید ہے ☆

254/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْحَارِثِ (عَنْ) أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَنَاءُ أُمِّي بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَطَّعَنُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُونَ قَالَ وَخَزْ أَعْدَائَكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِي كُلِّ شَهَادَةٍ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”یزید بن حارث رضی اللہ عنہ“ کے واسطے سے حضرت ”ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی تباہی طعن اور طاعون میں ہوگی۔ عرض کیا گیا: طعن کو تو ہم جانتے ہیں، لیکن طاعون کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے دشمن جن کا چوبھ مار کر کسی کو مار ڈالنا (موت جہاد میں لگنے والا نیزہ کی وجہ سے ہو یا طاعون کی وجہ سے) دونوں صورتوں میں مرنے والا شہید ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ الْقَيْرَاطِيِّ (عَنْ) شُعَيْبِ بْنِ أَيُّوبَ (عَنْ) أَبِي يَحْيَى الْحِمَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ رِضْوَانَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

لكن بلفظ وفي كل شهداء *

قال أبو محمد وفي رواية محمد بن الحسن مكان يزيد بن الحارث عبد الله بن الحارث وتابع محمداً جماعة *

(منهم) حمزة (أخبرنا) محمد بن أحمد بن محمد (حدثنا) فاطمة بنت محمد (عن) أبيها قال هذا كتاب حمزة بن حبيب فقرأت فيه (حدثنا) أبو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنهم) الحسن بن الفرات (أخبرنا) أحمد بن محمد قال قرأت في كتاب حسين بن علي (حدثنا) يحيى بن الحسن (حدثنا) زياد بن الحسن (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنهم) أبو يوسف وأسد بن عمرو (أخبرنا) أحمد بن محمد (أخبرنا) منذر ابن محمد (عن) أبيه.

(ومنهم) المقرئ (أخبرنا) صالح بن محمد الأسدي (حدثنا) علي بن الحسن الداريجردى (قال حدثنا) المقرئ (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنهم) أيوب بن هاني الحسن بن زياد (أخبرنا) أحمد بن محمد (أخبرنا) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) أيوب والحسن (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنه) سعيد بن أبي الجهم (أخبرنا) أحمد (أخبرنا) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) عمه سعيد بن أبي الجهم (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ومنه) سابق البربري (أخبرنا) أحمد بن محمد (أخبرنا) جعفر بن موسى حدثنا أبو فروة (عن) سابق (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ومنه) يونس بن بكير (أخبرنا) أحمد بن محمد (أخبرنا) منذر بن محمد (أخبرنا) أبي (أخبرنا) يونس بن بكير (أخبرنا) أبو حنيفة رضي الله عنه *

(ومنه) محمد بن مسروق (أخبرنا) أحمد بن محمد (أخبرنا) محمد بن عبد الله المسروقي قال وجدت في كتاب جدى أخبرنا أبو حنيفة رضي الله عنه *

(قال) أبو محمد البخاري واضطرب الناس قديماً في اسم هذا الشيخ الذي بين زياد بن علاقة وأبي موسى (فقال) عبد الرحمن بن مهدي (عن) سفيان الثوري (عن) زياد بن علاقة (عن) رجل (عن) أبي موسى *

(و) قال يعلى بن عبيد (عن) سفيان الثوري (عن) زياد بن علاقة (عن) رجل من قومه (عن) أبي موسى (و) قال إسماعيل بن زكريا (عن) سفيان (عن) زياد بن علاقة (عن) يزيد بن الحارث (عن) أبي موسى (وقال) زائدة بن

قدامة وشيبان بن عبد الرحمن (عن) زياد بن علاقة عن رجال من قومه (عن) أبي موسى *

وحديث يحيى بن بكير ببغداد (عن) أبي بكر النهشلي (عن) زياد بن علاقة (عن) قطبة بن مالك (عن) أبي موسى *

(و) حديث يحيى بالكوفة (عن) زياد بن علاقة (عن) أسامة بن شريك وقطبة بن مالك (عن) أبي موسى *

فجمعهما جميعاً (و) حديث الحجاج ابن أرطاة (عن) زياد بن علاقة (عن) كردوس بن العباس (عن) أبي موسى (و) حديث أبي يحيى الحماني ومحمد بن زياد بن علاقة (عن) أبي حنيفة (عن) زياد بن علاقة (عن) يزيد بن

الحارث (عن) أبي موسى وحديث جماعة على ما ذكرنا (عن) أبي حنيفة (عن) زياد بن علاقة (عن) عبد الله بن الحارث (عن) أبي موسى *

(قال) أبو محمد البخاري فيحتمل أن زياد بن علاقة سمع الحديث من هؤلاء فربما ذكر واحداً وربما جمعهم والله أعلم *

وربما سمعه من أحدهم وكان يشبهه عليه اسمه عند الرواية *

ثم قال البخاري والصحيح عندي في الرواية يزيد بن الحارث (عن) أبي موسى لأنه هكذا رواه محمد بن زياد بن علاقة (عن) أبي حنيفة (عن) زياد بن علاقة *

وابن زياد أعرف بإسناد أبيه من غيره والله أعلم وقد ساعد أبا حنيفة على هذه الرواية سفيان الثوري من طريق إسماعيل بن زكريا *

وشداد بن سليمان يحدث أيضاً (عن) زياد بن علاقة (عن) يزيد بن الحارث (قال) أبو محمد البخاري والدليل على ما ذكرنا من تصحيح هذه الرواية دون غيرها ما أخبرنا أحمد بن محمد أخبرنا عبد الله بن إسماعيل بن أبي الحكم (عن) أبيه (عن) أبي حذيفة الثعلبي (عن) محمد بن زياد بن علاقة قال قلت لأبي إن أبا حنيفة روى عنك

هذا الحديث یعنی حديث الطاعون فقال له رجل من يزيد ابن الحارث لا أدري فقال يا بني يزيد بن الحارث رجل منا ممن شهد فتح القادسية وهذه داره وأومى إليها *

وتبين بهذا أن الحديث كان عند زياد بن علاقة عن يزيد بن الحارث وثبت بذلك رجحان أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ على غيره من المحدثين في الحفظ والإتقان (وأخرجه) الحافظ طلحة ابن محمد في مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) شعيب بن أيوب الصريفي (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) الحسن بن الحسين الأنطاكي (عن) أحمد بن عبد الله الكندي (عن) علي بن معبد (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحسين بن محمد بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) أبي علي الحسن بن أحمد بن إبراهيم بن شاذان (عن) أبي نصر بن اشكاب البخاري (عن) عبد الله بن طاهر القزويني (عن) إسماعيل بن توبة القزويني (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي الأنصاري (عن) أبي الظفر هناد بن إبراهيم (عن) أبي القاسم عبيد الله بن عبد الله بن الحسين النقيب (عن) أبي طالب محمد بن أحمد بن إسحاق بن بهلول القاضي التنوخي (عن) عبيد الله بن عبد الرحمن بن واقد (عن) أبيه (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) عبد الله بن أحمد بن حنبل (عن) أبيه (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ أبو بكر أحمد بن محمد بن خالد بن خلی الكلاعي في مسنده (عن) أبيه محمد بن خالد (عن) أبيه خالد بن خلی (عن) محمد بن خالد الوهبي (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى في نسخته فرواه (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حضرت ”صالح بن احمد قيراطي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعيب بن ايوب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو يكي جمانى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنيفه رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثي بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلام رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنيفه رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔ لیکن ان کی روایت میں ”ونی کل شهداء“ کے الفاظ ہیں۔

○ حضرت ”ابو محمد حارثي بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ فرماتے ہیں: حضرت ”محمد بن حسن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کی روایت میں حضرت ”يزيد بن حارث رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کی بجائے حضرت ”عبد الله بن حارث رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کا نام ہے۔ اور محدثین کی ایک جماعت ہے جس نے حضرت ”امام محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کی متابعت کی ہے۔ (اس جماعت میں سے کچھ کی اسانید درج ذیل ہیں)

(۱) حضرت ”حمزه رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن احمد بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں ”(انہوں نے کہا) یہ حضرت ”حمزه بن حبيب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کی کتاب ہے، میں

ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن احمد بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں ”(انہوں نے کہا) یہ حضرت ”حمزه بن حبيب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کی کتاب ہے، میں

ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن احمد بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں ”(انہوں نے کہا) یہ حضرت ”حمزه بن حبيب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کی کتاب ہے، میں

ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن احمد بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں ”(انہوں نے کہا) یہ حضرت ”حمزه بن حبيب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کی کتاب ہے، میں

ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن احمد بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں ”(انہوں نے کہا) یہ حضرت ”حمزه بن حبيب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کی کتاب ہے، میں

ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن احمد بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں ”(انہوں نے کہا) یہ حضرت ”حمزه بن حبيب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کی کتاب ہے، میں

ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن احمد بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں ”(انہوں نے کہا) یہ حضرت ”حمزه بن حبيب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کی کتاب ہے، میں

ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن احمد بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں ”(انہوں نے کہا) یہ حضرت ”حمزه بن حبيب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کی کتاب ہے، میں

ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن احمد بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں ”(انہوں نے کہا) یہ حضرت ”حمزه بن حبيب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کی کتاب ہے، میں

ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن احمد بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں سیدہ ”فاطمہ بنت محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں ”(انہوں نے کہا) یہ حضرت ”حمزه بن حبيب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کی کتاب ہے، میں

نے اس میں پڑھا ہے، اس میں ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے حدیث بیان کی ہے
(۲) حضرت ”حسن بن فراتؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”حسین بن علیؒ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”یحییٰ بن حسنؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”زیاد بن حسنؒ“ نے بیان کیا ہے، وہ اپنے ”والدؒ“ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۳) حضرت ”ابو یوسف واسد بن عمروؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”منذر ابن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۴) حضرت ”مقریؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”صالح بن محمد اسدیؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”علی بن حسن دارچر دیؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”مقریؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۵) حضرت ”ایوب بن ہانی حسن بن زیادؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”منذر بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوبؒ“ اور حضرت ”حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۶) حضرت ”سعید بن ابوجہمؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”منذر بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”سعید بن ابوجہمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۷) حضرت ”سابق بربریؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”جعفر بن موسیٰؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابوفروہؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”سابقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۸) حضرت ”یونس بن بکیرؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”منذر بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں ہمارے والدؒ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”یونس بن بکیرؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے حدیث بیان کی ہے۔

(۹) حضرت ”محمد بن مسروقؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن عبد اللہ مسروقیؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے ”دادؒ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے حدیث بیان کی ہے۔

حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ فرماتے ہیں: یہ جورادی حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ اور حضرت ”ابوموسیٰؒ“ کے درمیان ہیں ایک عرصہ

سے محدثین کرام کا ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔

چنانچہ حضرت ”عبدالرحمن بن مہدیؒ“ نے حضرت ”سفیان الثوریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”رجلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوموسیٰؒ“ سے روایت کیا ہے اور حضرت ”یعلیٰ بن عبیدؒ“ نے حضرت ”سفیان الثوریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ سے، انہوں نے ”رجل من قومہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوموسیٰؒ“ سے روایت کیا ہے۔ اور حضرت ”اسماعیل بن زکریاؒ“ نے حضرت ”سفیانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یزید بن حارثؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوموسیٰؒ“ سے روایت کیا ہے۔ اور حضرت ”زائدہ بن قدامہؒ“ اور حضرت ”شبان بن عبدالرحمنؒ“ نے حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ سے، انہوں نے اپنی قوم کے کچھ لوگوں سے، انہوں نے حضرت ”ابوموسیٰؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”یحییٰ بن بکیرؒ“ نے (بغداد میں) انہوں نے حضرت ”ابوبکر نہشلیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قطبہ بن مالکؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوموسیٰؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”یحییٰ بن بکیرؒ“ نے (کوفہ میں) حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسامہ بن شریکؒ“ اور حضرت ”قطبہ بن مالکؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوموسیٰؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حجاج ابن ارطاہؒ“ نے حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”کردوس بن عباسؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوموسیٰؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”ابو یحییٰ حمانیؒ“ اور حضرت ”محمد بن زیاد بن علاقہؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یزید بن حارثؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوموسیٰؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اور محدثین کی ایک جماعت ہے جس نے یہ حدیث حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن حارثؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوموسیٰؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”امام ابو محمد بخاریؒ“ فرماتے ہیں یہ احتمال ہے کہ حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ نے یہ حدیث ان محدثین سے سنی ہے کبھی وہ ان میں سے کسی ایک محدث کا ذکر کر دیتے ہیں اور کبھی پوری جماعت کا۔ (واللہ اعلم بالصواب) اور کبھی یوں ہوتا ہے کہ انہوں نے ان میں سے کسی ایک سے حدیث سنی ہوتی ہے لیکن روایت کے وقت ان کو وہ نام ذہن میں رہتا۔ پھر حضرت ”امام بخاریؒ“ نے فرمایا: روایت کے حوالے سے میرے نزدیک صحیح حدیث وہ ہے جو حضرت ”یزید بن حارثؒ“ نے حضرت ”ابوموسیٰؒ“ سے روایت کی ہے کیونکہ اس کو حضرت ”محمد بن زیاد بن علاقہؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اور ”حضرت ”ابن زیادؒ“ دوسروں کی بہ نسبت اپنے ”والدؒ“ کی اسانید کو زیادہ بہتر جانتے ہیں (واللہ اعلم بالصواب)

○ اس روایت کو حضرت ”سفیان الثوریؒ“ نے حضرت ”اسماعیل بن زکریاؒ“ اور حضرت ”شداد بن سلیمانؒ“ کے طریق سے بھی

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ تک پہنچایا ہے۔ انہوں نے حضرت ”یزید بن حارثؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ کہتے ہیں: ہم نے جو دعویٰ کیا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے اور اس کے مقابلے میں دیگر روایات غیر صحیح ہیں، اس پر دلیل یہ ہے

ہمیں حضرت ”احمد بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”عبداللہ بن اسماعیل بن ابی حکمؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حذیفہ ثعلبیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن زیاد بن علاقہؒ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ”والدؒ“ سے عرض کی: کیا حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ نے یہ (طاعون کے موضوع پر مشتمل) آپ سے روایت کی ہے؟ ایک آدمی نے ان سے کہا: کون یزید بن حارثؒ؟ میں تو اس کو نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! یزید بن حارثؒ ہم ہی میں سے ایک شخص ہے، وہ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے

اور اس کے گھر کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے: اس کا گھر یہ ہے۔ اس سے یہ پتا چلا کہ یہ حدیث حضرت ”یزید بن علاقہؒ“ کے پاس حضرت ”یزید بن حارثؒ“ کی اسناد کے ہمراہ موجود تھی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ دیگر محدثین سے زیادہ حفظ و اتقان کے مالک تھے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب صریفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ جمانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمدؒ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حسن بن حسین انطاکیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروہؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو نصر بن اشکاب بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن طاہر قزوینیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ قزوینیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاریؒ“ نے حضرت ”ابو ظفر ہناد بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قاسم عبید اللہ بن عبد اللہ بن حسین نقیبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو طالب محمد بن احمد بن اسحاق بن بہلول قاضی تنوخیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید اللہ بن عبد الرحمن بن واقدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے)

حضرت ”عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن علی کلاعی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) اپنے والد حضرت ”محمد بن خالد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”خالد بن علی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خالد وہبی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ کچھ بچہ قیامت کے دن جنت کے دروازے پر اپنے باپ کا انتظار کر رہا ہوگا ✽

255/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ) (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ) (عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ السَّقَطَ لَيَكُونُ مُحْبِطًا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ ادْخُلْ فَيَقُولُ لَا إِلَّا وَالَّذِي مَعِيَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”زیاد بن علاقہ رحمہ اللہ“ سے اور حضرت ”عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ“ کے ذریعے حضرت ”ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ضائع ہونے والا بچہ جنت کے دروازے پر (اپنے ماں باپ کا) انتظار کر رہا ہوگا۔ اس کو کہا جائے گا: جنت کے اندر چلے جاؤ، وہ کہے گا: میں اپنے والد کے بغیر جنت میں نہیں جاؤں گا، (اس حدیث کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ اگر کسی کا بچہ پیٹ میں ہی فوت ہو جائے، وہ اپنے والد کو ساتھ لئے بغیر جنت میں نہیں جائے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے، نطفہ زنا اگر ضائع کروایا گیا تو بچہ جنت کے دروازے پر بیٹھے گا اور اہل محشر کے سامنے ظاہر کرے گا کہ اس کا باپ کون ہے)

(أَخْرَجَهُ الْقَاضِي عَمْرُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْنَانِي (عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ) (عَنْ عِمْرَانَ (عَنْ أَبِي كَرِيبَ) (عَنْ أَبِي يَحْيَى الْهَمَّانِي (عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ *

(وَأَخْرَجَهُ) مُحَمَّدُ بْنُ خَسْرُو الْبَلْخِي فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ خَالِهِ أَبِي عَلِيٍّ (عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُوسْتِ الْعَلَّافِ (عَنْ الْقَاضِي عَمْرِ الْأَشْنَانِي بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورِ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانی رحمہ اللہ“ حضرت ”جعفر بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمران رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو کریب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حمّانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبداللہ بن دوست

(۲۵۵) أخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۴۰۷) "والمصنف" في "مسند الامام" (۱۸۶) وعبدالرزاق

(۱۰۳۴۲) في النكاح: نكاح الابكار والمرأة العقيم عن رجل من اهل الشام بنحوه-

علاف رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشثانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ایک ہفت کی مقدار ۸۰ برس ہے ✽

256/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَاصِمٍ (عَنْ) أَبِي صَالِحٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (لَا يَشِينُ فِيهَا أَحْقَابًا) الْحَقْبُ ثَمَانُونَ سَنَةً
هِيَ سِتَّةُ أَيَّامٍ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا كُلَّهَا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”عاصم رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے ہیں حضرت ”ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ“ اللہ تعالیٰ

کے ارشاد

لَيَشِينُ فِيهَا أَحْقَابًا (النبا: 23)

”اس میں قرونوں رہیں گے“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: ایک ہفت کی مدت ۸۰ برس ہے، ان میں سے صرف ۶ دنوں کی مقدار پوری دنیا کے تمام دنوں کے برابر ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ خُسْرُو (عَنْ) أَحْمَدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِي طَاهِرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الصَّقَرِ
(عَنْ) أَبِي الْحُسَيْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَلِيٍّ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ رَشِيقٍ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنَ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّالِقَانِي (عَنْ) صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ التِّرْمِذِيِّ (عَنْ) حَمَادِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”احمد بن علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوطاہر محمد بن احمد بن ابوصقر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین علی بن ربیعہ بن علی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشیق رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک بن عبد الرحمن طالقانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد ترمذی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ کی امت بخشی بخشائی ہے، ان کو گناہوں کا عذاب دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے ✽

257/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى (عَنْ) أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ عَذَابُهَا بَايَدُهَا فِي الدُّنْيَا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”ابو بردہ بن ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ“ سے ان کے والد ”ابوموسیٰ عامر بن عبد اللہ بن

(۲۵۶) أَخْرَجَهُ الْمُصَلِّفِيُّ فِي ”سُنَنِ الْإِمَامِ“ (۵۱۵)۔

(۲۵۷) أَخْرَجَهُ أَبُو يَسْلَى (۷۲۷۷) وَأَمْرٌ ۴: ۱۰۷۱ وَأَبُو دَاوُدَ (۴۲۷۸) فِي الْفَتَنِ: بَابُ مَا يَرْجَى فِي

الْقَتْلِ وَالنَّسَابِ (۹۶۹) وَالْحَاكِمُ فِي ”الْمُسْتَدْرَكِ“ ۴: ۴۴۴ وَقَدْ تَقَدَّمَ۔

قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت بخشی بخشائی ہے، ان کا عذاب دنیا میں ہی ان کے اپنے ہی ہاتھوں سے دے دیا جاتا ہے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سعید الهمدانی (عن) أحمد بن حازم (عن) عون بن جعفر المعلم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) أيضاً (عن) صالح بن أحمد القيراطی (عن) محمد بن سارية التميمی (عن) عون بن جعفر المعلم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وزاد) أحمد بن محمد فی حدیثه بالقتل والزلازل *

(وأخرجہ) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي (عن) أبي الحسين البزاز المعروف بابن الباقر (عن) أبي بكر محمد بن علي بن محمد بن النضر الديباجی (عن) أبي بكر يوسف بن يعقوب بن إسحاق بن البهلول (عن) محمد ابن جعفر العسبی وزاد فی آخره فإذا كان يوم القيامة أعطى كل رجل منهم يهودياً أو نصرانياً فيقال هذا فداء لك من النار *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حازم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمون بن جعفر معلم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔
اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد قیراطی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ساریہ تمیمی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمون بن جعفر معلم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی حدیث میں الفاظ کا اضافہ بھی کیا ہے ”قتل اور زلزلے“

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ابو حسین بزاز المعروف ابن الباقر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر محمد بن علی بن محمد بن نصر دیباجی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد ابن جعفر عسبی رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ اضافہ بھی کیا ہے ”جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر شخص (مسلمان) کو ایک یہودی یا نصرانی آدمی دیا جائے گا اور کہا جائے گا یہ تیرا دوزخ کا نڈیہ ہے۔“

الفصل الثالث فی الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالتَّائِسِي بِأَخْلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ وَشَرَفٍ وَكَرَمٍ

تیسری فصل دنیا سے بے رغبتی اور خود کو اخلاق نبوی سے آراستہ کرنے کے بیان میں

✽ جو جتنا زیادہ نیک ہوتا ہے، اس کی آزمائش اتنی ہی سخت ہوتی ہے ✽

258/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الْأَسْوَدِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ

لَهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي شِكَاةٍ شَكَاها فَإِذَا هُوَ عَلَى عِبَاءَةٍ قُطُورَانِيَّةٍ مِرْقَعَةٍ مِنْ صُوفٍ حَشَوْهَا الْإِذْخَرَ فَقَالَ بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسْرِي وَقَبْصَرُ عَلَى الدِّيَاجِ وَأَنْتَ عَلَى هَذِهِ فَقَالَ يَا عُمَرُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ مَسَّهُ فَإِذَا هُوَ شَدِيدُ الْحُمَّى قَالَ تَحُمُّ هَكَذَا وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ أَشَدَّ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَلَاءً نَبِيَّهَا ثُمَّ الْخَيْرُ لَخَيْرٌ وَكَذَلِكَ كَانَتْ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَبْلَكُمْ وَالْأُمَمُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن ابی سلیمانؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ کے واسطے سے حضرت ”اسودؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”عمرؓ“ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت رسول اکرم ﷺ بیمار تھے، آپ ایک قطوانی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، اس کا استراون کا تھا اور اس کے اندر اذخر گھاس بھری ہوئی تھی، حضرت ”عمرؓ“ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، حضور قیصر و کسریٰ تو نرم ریشم پر آرام کرتے ہیں اور آپ اس کھر دری چٹائی پر۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت؟ پھر حضرت ”عمرؓ“ نے رسول اکرم ﷺ کو ہاتھ لگا کر دیکھا تو آپ ﷺ کو بہت سخت بخار تھا، عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ کو اتنا سخت بخار ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس دنیا میں سب سے سخت آزمائش کسی بھی امت کے نبی کو ہوتی ہے، اس کے بعد اس کی جوان کے بعد سب سے زیادہ نیک ہوتا ہے، اس کے بعد اس کی جوان میں سب زیادہ نیک ہوتا ہے، یہی صورت حال تم سے پہلے انبیاء کرام کے ساتھ اور ان کی امتوں کے ساتھ رہی۔“

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) أبي السميذع البخاری الباذيزی (عن) المسيب بن إسحاق (عن) عيسى بن موسى (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(ورواه) أيضاً سهل بن خلف بن وردان القطان البخاری (عن) إسحاق ابن حمزة *
(ورواه) (عن) محمد بن زياد الرازي (عن) محمد بن أمية كلاهما (عن) عيسى بن موسى غنجار (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رحمه الله *
(وأخرجه) القاضي أبو الحسين عمر الأثناني في مسنده (عن) الحسين بن شاکر (عن) عمر (عن) عيسى بن موسى (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *
(وأخرجه) الحافظ محمد بن خسرو في مسنده (عن) الشيخ أبي الفضل بن خيروون (عن) خاله أبي علي الحسن بن أحمد بن الحسن الباقلائی (عن) أبي عبد الله أحمد بن محمد بن يوسف بن محمد العلاف (عن) القاضي عمر الأثناني (عن) الحسين بن شاکر بإسناده المذكور (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة (عن) حماد من قوله مسه فإذا هو شديد الحمى إلى آخر الحديث *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سمید بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مسیب بن اسحاقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”

ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”سہل بن خلف بن وردان قطان بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق ابن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے محمد بن زیاد رازی رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن امیہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”عیسیٰ بن موسیٰ غنجاہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حسین بن شاکر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروبتی رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”شیخ ابو فضل بن خیرون رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی حسن بن احمد بن حسن باقلانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف بن محمد علاف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشعری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حسین بن شاکر رحمۃ اللہ علیہ“ سے (مذکورہ اسناد کے ہمراہ) انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

ان سے حضرت ”حماد رحمۃ اللہ علیہ“ نے ”مسہ فاذا هو شدید الحمی“ کے الفاظ سے آخر تک روایت کیا ہے۔

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں آپ کے گھر والوں نے کبھی ۳ دن مسلسل پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھائی ☆

259/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنِ) الْأَسْوَدِ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبَعْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ خُبْزٍ مُتَابِعًا حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَا زَالَتِ الدُّنْيَا عَلَيْنَا كِدْرَةً عُسْرَةً حَتَّى فَارَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَارَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا صَبَّتْ عَلَيْنَا

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”حماد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے حضرت ”اسود رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے ہیں، ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ فرماتی ہیں: ہم نے کبھی بھی تین دن مسلسل پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھائی حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا، ہم پر دنیا تک ہی رہی حتیٰ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں داغ مفارقت دے گئے، جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے تو ہم پر (سب کچھ) اندیل دیا گیا۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ مِرْوَانَ (عَنْ) شَقِيقٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ النَّضْرِ الْهَرَوِيِّ (عَنْ) أَبِي عَلِيٍّ الْحَسَنِ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّالِحِيِّ

(۲۵۹) (أَخْرَجَهُ) أَحْمَدُ ۱۲۸: ۶۲ وَابْنُ خَلِّكَانٍ (۵۴۴) وَمُسْلِمٌ (۲۹۷۵) (۳۱) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي ”دَلَالَةِ النَّبَوَةِ“ ۱: ۳۴۷۔

(عن) أبی مطیع (عن) أبی حنیفہ *

(و) اللفظ أنها قالت ما شبع آل محمد ثلاثة أيام من خبز البر *

(وأخرجه) الحافظ محمد ابن خسرو فی مسنده قال قرأت فی کتاب تاریخ بخاری لغنجار (عن) أبی محمد سهل بن عثمان بن سعید (عن) طاهر بن محمد بن حمويه (عن) عبد الله بن محمد القوهی الرازی (عن) عمرو بن محمد العبقری (عن) أبی حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) أبی حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ أبو بكر أحمد بن محمد بن خالد بن خلی الكلاعی فی مسنده (عن) أبيه محمد بن خالد (عن) أبيه خالد بن خلی (عن) محمد بن خالد الوهبي (عن) أبی حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن ابوصالح رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن یعقوب بن مروان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”شقیق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن نصر ہروی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی حسن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن بن علی صالحی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مطیع رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں ”انہوں نے فرمایا: حضرت ”محمد ﷺ کے گھر والوں نے کبھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے، وہ کہتے ہیں:) میں نے حضرت ”غنجار رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کی کتاب ”تاریخ بخاری“ میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد سهل بن عثمان بن سعید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”طاهر بن محمد بن حمويه رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد قوی رازی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمرو بن محمد عبقری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) اپنے والد حضرت ”محمد بن خالد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”خالد بن خلی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خالد وہبی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ رسول اکرم ﷺ رات کے وقت مسجد تشریف لے جاتے تو آپ اپنی خوشبو سے پہچانے جاتے تھے ☆

260/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَلْقَمَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْرَفُ بِاللَّيْلِ إِذَا أَقْبَلَ إِلَى الْمَسْجِدِ بِرِيحِ الطَّيِّبِ

(۲۶۰) أخرجه المصنف في مسند الامام (۲۵۹) وأخرجه البيهقي في دلائل النبوة ۱: ۲۵۶، واحد

۱۶۱: ۴، البخاری في التاريخ الكبير ۲: ۴۱۷، من حديث جابر بن عبد الله -

♦♦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ اور حضرت ”ابراہیمؒ“ کے حوالے سے حضرت ”علقمہؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ رات کے وقت جب مسجد تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ خوشبو کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے۔

(خرجه) أبو محمد البخاری (عن) أبي بكر عبد الله بن محمد القاضي الحبال الرازي (عن) يعقوب بن يوسف بن دينار (عن) عبید بن آدم بن أبي إياس (عن) أبيه (عن) إسماعيل بن إبراهيم القاضي بيت المقدس (عن) إبراهيم بن طهمان الخرساني (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو بکر عبداللہ بن محمد قاضی حبال رازیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن یوسف بن دينارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید بن آدم بن ابی ایاسؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن ابراہیم قاضی بیت المقدس میں“ سے (بیت المقدس میں)، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن طہمان خراسانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ سفید رنگ کی شامی ٹوپی پہنا کرتے تھے ✽

261/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُلَنُسُوءَةٌ شَامِيَةٌ بَيْضَاءُ

♦♦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”عطاء بن ابی رباحؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابو ہریرہؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ ایک سفید رنگ کی شامی ٹوپی پہنتے تھے۔

(آخرجه) أبو محمد البخاری (عن) قبيصة بن الفضل (عن) زكريا بن يحيى ابن الحارث (عن) محمد بن أيوب (عن) أبي أسامة عبد الله بن محمد الحلبي (عن) الضحاك بن مخلد (عن) أبي قتادة (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”قبیصہ بن فضلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زکریا بن یحییٰ بن حارثؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ایوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو اسامہ عبداللہ بن محمد حلبيؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ضحاك بن مخلدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قتادہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ کو کوئی خاتون بھی بلاتی تو آپ اس کے پاس بھی تشریف لے جاتے ✽

262/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ (عَنْ) أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَانَةٌ تَدْعُوكَ فَمَضَى

(۲۶۱) اضرجه المصنف في ”مسند الامام“ (۴۰) واضرجه البصري في ”شعب اليمان“ (۲۶۵۹) والمافظ ابن حجر في ”المطالب العلية“ (۲۱۹۷) من عبد الله بن عمر رضي الله عنهما -

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عاصم بن کلبؒ“ سے اور وہ اپنے ”والدؒ“ سے روایت کرتے ہیں ان کے ”والدؒ“ فرماتے ہیں: مجھے ایک انصاری شخص نے بتایا ہے، وہ کہتے ہیں: میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت میں بچہ تھا، ایک آدمی رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کو فلاں عورت بلارہی ہے، رسول اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے۔

(خرجه) القاضي عمر الأشجاني (عن) أحمد بن محمد البرقي القاضي (عن) أبي سلمة موسى بن إسماعيل (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة

(وأخرجه) أبو عبد الله محمد بن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) خاله أبي علي (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر الأشجاني *

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر اشجانیؒ“ سے، انہوں نے احمد بن محمد برقی قاضیؒ سے، انہوں نے حضرت ”ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر و لثیؒ“ نے حضرت ”ابو فضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبداللہ بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشجانیؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✦ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن صرف ایک آنت میں ✦

263/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعَاءٍ وَاحِدٍ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”نافعؒ“ سے اور وہ حضرت ”ابن عمرؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کافر سات آنتوں میں (یعنی پیٹ بھر کر) کھاتا ہے، اور مومن ایک آنت میں (یعنی کم) کھاتا ہے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) صالح بن أبي رميح (عن) نجيع بن إبراهيم القرشي (عن) محمد بن إسحاق البلخي (عن) شداد بن حكيم (عن) زفر (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن ابورمیحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”نجیح بن ابراہیم قرشیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن اسحاق بلخیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”شداد بن حکیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✦ علم پر عمل کرنے والے کو علم لدنی عطا ہو جاتا ہے، عقلمند وہ ہے جو تارک دنیا ہے ✦

264/ (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ دَاوُدُ الطَّائِيُّ مَنْ عَلَّمَ وَعَمِلَ أَوْرَثَهُ اللَّهُ عِلْمَ مَا لَمْ يُعَلِّمْ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ (عَنْ)

(۲۶۳) أخرجه الطحاوي في "شرح منسك الآثار" (۲۰۰۳) والطبراني في "معجم" (۱۸۳۴) وأبو عوانة ۴۲۸:۵ وابن

حبان (۵۲۳۸) والطبراني في "الوسط" (۱۶۳۴) وأبو نعيم في "تاريخ اصفهان" ۱۵۳:۲

عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ (عَنْ) بَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْقَلُ النَّاسِ أَتَرَكُهُمْ لِلدُّنْيَا

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ فرماتے ہیں ”حضرت ”داؤد طائیؒ“ فرماتے ہیں: جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو وہ علم بھی عطا فرمادیتا ہے جو اس نے حاصل نہیں کیا تھا۔
پھر اپنی سند کے ہمراہ حضرت ”عبداللہ بن عمرؓ“ کے حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان بیان کیا
”سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو سب سے زیادہ تارک دنیا ہے۔“

(اخرجه) الحافظ طلحة ابن محمد في مسنده (عن) ابن عقدة (عن) عبد الله بن أحمد بن بھلول (عن) إسماعيل بن حماد (عن) محمد بن سليمان (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابن عقدہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن احمد بن بھلولؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن حمادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلیمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ام المومنین سیدہ ام سلمہ کے پاس رسول اکرم ﷺ کا موئے مبارک تھا، وہ مہندی سے رنگا ہوا تھا ✽
265/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْقَرَشِيِّ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آتَتْ بِمِشَاقَةٍ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا بِالْحِنَاءِ
✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”عبداللہ بن مویہبؒ“ سے روایت کرتے ہیں ”ام المومنین سیدہ ”ام سلمہ بنت ابوامیہؓ“ رسول اکرم ﷺ کا موئے مبارک روئی میں لپیٹ کر لائیں، حضور ﷺ کا موئے مبارک مہندی سے رنگا ہوا تھا۔“

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) محمد بن مخلد (عن) الحسين بن علوية العطار (عن) إسماعيل بن عياش وإسماعيل بن عيسى العطار كلاهما (عن) داود بن الزبرقان (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(قال) الحافظ ورواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ -حماد بن أَبِي حَنِيفَةَ -والقاسم بن معن -والسابق -والحسن بن زياد -وأبو يوسف -ويونس -ومحمد بن الحسن -وأسد بن عمر -ومحمد بن عبد الله المسروقي *
(وأخرجه) الحافظ أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده *

(عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) أبي علي بن شاذان (عن) القاضي أبي نصر بن اشكاب (عن) إبراهيم بن محمد

(٢٦٤) أخرج احمد ٧١:٦ وفي ”الزهد“ ٢٠٠ عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ: ”الدنيا دار من لا دار له ودار له ودار من لا مال له ودار له ودار له ودار له“

(٢٦٥) أخرج احمد ٢٩٦:٦ وابن سعد في ”الطبقات“ ٤٣٧:١ والبخاري (٥٨٩٦) والطبراني في ”الكبير“ (٧٦٥): ٢٣ (٢٣٥): ٢٣

بن علی (عن) إدريس بن إبراهيم (عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(وآخرجه) محمد بن الحسن في نسخته فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؓ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن مخلدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن علویہ عطارؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن عیاشؓ“ اور حضرت ”اسماعیل بن یسعی عطارؓ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”داود بن زبرقانؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؓ“ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”قاسم بن معنؓ“، حضرت ”سابقؓ“، حضرت ”حسن بن زیادؓ“، حضرت ”امام ابو یوسفؓ“، حضرت ”یونسؓ“، حضرت ”محمد بن حسنؓ“، حضرت ”اسد بن عمرؓ“ اور حضرت ”محمد بن عبد اللہ مسروقؓ“ نے روایت کی ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؓ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرونؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی بن شاذانؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابو نصر بن اشکابؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن محمد بن علیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ادریس بن ابراہیمؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”محمد بن حسنؓ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

❖ دراہم ودنا نیر کے جگہ سکے رائج کرنے والا سب سے پہلا شخص نمرود بن کنعان تھا ❖

266/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ أَنَّهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدَّنَائِيرَ تَبَعَهُ وَهُوَ أَسْعَدُ الْأَكْبَرُ وَأَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ

الدَّرَاهِمَ تَبَعَهُ الْأَصْغَرُ وَأَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الْفُلُوسَ وَأَدَارَهَا عَلَى النَّاسِ نَمْرُودُ بْنُ كِنْعَانَ

❖ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”حمادؓ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے جس شخص نے دینار کا سکہ بنایا وہ ”اسعد الاکبر“ تھا اور سب سے پہلے دراہم کے سکے جس نے تیار کئے وہ ”اسعد الاصغر“ تھا، اور جس نے سب سے پہلے (دیگر اشیاء کے) سکے بنا کر (ان کو دراہم ودنا نیر کی جگہ) رائج کیا وہ نمرود بن کنعان تھا۔

(آخرجه) الحافظ ابن خسرو في مسنده (عن) أحمد بن علي بن محمد الخطيب (عن) محمد بن أحمد

الخطيب (عن) علي ابن ربيعة (عن) الحسن بن رشيق (عن) محمد بن محمد بن جعفر (عن) صالح ابن محمد

(عن) حماد بن أبي حنيفة (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؓ“ نے حضرت ”احمد بن علی بن محمد خطیبؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد خطیبؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی ابن ربیعہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشیقؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محمد بن جعفرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح ابن محمدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ کو والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اجازت ملی ✽

267/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ (عَنْ) بَنِ بَرِيدَةَ (عَنْ) أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَأُذِنَ لَهُ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى قَرِيبٍ مِنَ الْقَبْرِ فَمَكَتِ الْمُسْلِمُونَ وَمَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقَبْرِ فَمَكَتِ طَوِيلًا ثُمَّ اشْتَدَّ بَكَاءُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَا يَسْكُتُ فَأَقْبَلَ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا أَبْكََاكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّي فَأُذِنَ لِي فَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي الشَّفَاعَةِ فَأَبَى فَبَكَيْتُ رَحْمَةً لَهَا وَبَكَى الْمُسْلِمُونَ رَحْمَةً لَهَا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”علقمہ بن مرثدہ رحمہ اللہ“ سے وہ ”ابن بریدہ رحمہ اللہ“ سے، وہ اپنے والد ﷺ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی، آپ کو ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مل گئی، حضور ﷺ اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے، آپ ﷺ کے ہمراہ صحابہ کرام بھی چل دیئے، یہ سب لوگ قبر کے قریب پہنچ گئے، دیگر مسلمان کچھ پیچھے رک گئے اور رسول اکرم ﷺ قبر تک تشریف لے گئے، آپ بہت دیر تک وہاں رکے، اس کے بعد آپ رونے لگ گئے، آپ اس قدر روئے کہ ہم سمجھے کہ اب آپ چپ نہیں کریں گے، پھر آپ روتے ہوئے ہماری جانب متوجہ ہوئے، حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کیوں رورہے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی، اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی، پھر میں نے اپنی والدہ کی شفاعت کی اجازت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا، اس لئے اپنی والدہ پر ترس کھاتے ہوئے میں رورہا ہوں، تمام مسلمان بھی ان پر رحم کرتے ہوئے رو پڑے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْفَضْلِ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ بَشَرَ كِلَاهُمَا (عَنْ) مَكِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَبِي عَلِيٍّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الْبَلْخِيُّ الْحَافِظُ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ مُوسَى (عَنْ) عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ خُلْدٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ قَدَامَةَ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ حَمَادٍ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(وَأَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ خُسْرُو الْبَلْخِيُّ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْغَنَائِمِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِي عِثْمَانَ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ بْنِ زُرْقَوِيهِ (عَنْ) أَبِي سَهْلٍ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عِثْمَانَ (عَنْ) عَمَةِ الْقَاسِمِ (عَنْ) أَبِي مَعَاوِيَةَ الضَّرِيرِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ مَخْتَصَرًا أَنَّهُ زَارَ قَبْرَ أُمِّهِ ثُمَّ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي زِيَارَتِهَا فَأُذِنَ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْاسْتِغْفَارِ لَهَا فَلَمْ يَأْذَنْ لِي *

(وَرَوَاهُ) مَطْوُلاً بِتَمَامِهِ (عَنْ) أَبِي الْيَمِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْخَلَّالِ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ يَوْسُفَ (عَنْ) عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مَالِكٍ (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ (عَنْ) مَكِيِّ بْنِ

(٢٦٧) أَضْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ (٩٨١) وَابْنُ مَاجَةَ (١٥٧١) فِي الْجَنَائِزِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَلَا يَسْرُقُ فِي السَّنَنِ

٧٦:٤ وَابْنُ أَبِي نَيْبَةَ ٣٤٣:٣ وَمُسْلِمٌ (٩٧٦) (١٠٨) -

ابراہیم (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”عبد الصمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”اسماعیل بن بشر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو علی عبد اللہ بن محمد بن علی بنی حافظ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد العزیز بن خلد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن حماد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”ابو غنم محمد بن احمد بن محمد بن ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن بن زرقویہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو ہبل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عثمان ابن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”قاسم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو معاویہ ضریر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے مختصر طور پر روایت کیا ہے (وہ روایت یوں ہے) کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی، پھر فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو اللہ کریم نے مجھے اجازت عطا فرمادی، پھر میں نے ان کے لئے استغفار کی اجازت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت نہ دی۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (طویل حدیث روایت کی ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوالیم بن احمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلیل رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن حسن بن علی بن مالک رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن محمد بن ابو کثیر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ایک آدمی نے تین مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات سننے تشریف لے گئے ✽

268/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا نَادَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَهُ لَبَّيْكَ ثُمَّ نَادَاهُ فَقَالَ لَهُ لَبَّيْكَ ثُمَّ نَادَاهُ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ لَبَّيْكَ قَدْ جِئْتُكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”عبد اللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ“ سے مروی ہے ایک آدمی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دے کر پکارا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہا ”لبیک“ اس نے پھر آواز دی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ”لبیک“ کہا، اس نے تیسری مرتبہ پھر آواز دی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ”لبیک“ کہا اور فرمایا: میں ابھی آ رہا ہوں

(۲۶۸) (أَخْرَجَهُ الْحَصَلُ فِي "مُسْنَدِ الْأَمَامِ" (۴۵۹) (وَابْنُ السَّنِيِّ فِي "عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ" ۷۴: بَابُ مَا يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا نَادَاهُ وَآوَرَدَهُ الرَّبِيعِيُّ فِي "مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ" ۲: ۹-۲۰)

پھر آپ تشریف لے آئے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) أبي سعيد كتابه (عن) موسى بن بهلول (عن) محمد بن مروان (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سعید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے (تحریری طور پر)، انہوں نے حضرت ”موسیٰ بن بہلول رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مروان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ لوگ ان ۱۰۰ اونٹوں کی مانند ہیں جن میں سواری کے قابل ایک بھی نہ ہو ☆

269/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الزُّهْرِيِّ (عَنْ) سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا النَّاسُ كَأَبِلٍ مِائَةٍ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ حضرت ”زہری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، وہ حضرت ”سالم بن عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد حضرت ”عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ ان ۱۰۰ اونٹوں کی مانند ہیں جن میں سواری کے قابل ایک بھی نہ ہو۔

(أخرجه) أبو عبد الله بن خسرو في مسنده (عن) أبي طالب ابن عبد القادر بن يوسف (عن) أبي محمد الفارسي (عن) أبي العباس محمد بن نصر بن أحمد بن محمد بن مكرم الشاهد (عن) أبي بكر يزوب بن إبراهيم بن عيسى البزار (عن) علي بن مسلم (عن) وهيب بن جرير (عن) أبيه (عن) النعمان ابن ثابت يعني أبا حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو ثقفی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حضرت ”ابو طالب بن عبد القادر بن یوسف رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد فارسی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن کرم شاہد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر یزوب بن ابراہیم بن عیسیٰ بزار رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن مسلم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”وہیب بن جریر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”نعمان بن ثابت رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ یعنی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْفَضَائِلِ

چوتھی فصل فضائل کے بیان میں

☆ ام المؤمنین کو جنت میں بیوی کے طور پر دیکھ رسول اکرم ﷺ کے لئے موت آسان ہوگئی ☆

270/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الْأَسْوَدِ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ

(۲۶۹) أخرجه الطحاوی فی ”ترجم مسند الآثار“ ۲: ۲۰۱، وابن حبان (۵۷۹۷) وأحمد ۲: ۱۲۲، والبخاری (۶۴۹۸) والطبرانی فی ”الکبیر“ (۱۳۱۰۵) وابن ماجه (۳۹۹۰) فی الفتن: باب من ترجی له السلامة من الفتن۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَيَهْوُنُ عَلَيَّ الْمَوْتُ إِنِّي رَأَيْتُكَ زَوْجَتِي فِي الْجَنَّةِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ کے واسطے سے، وہ حضرت ”اسودؒ“ کے ذریعے ام المومنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر موت آسان ہوگئی ہے کیونکہ میں نے تجھے جنت میں اپنی بیوی کے طور پر دیکھ لیا ہے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری فی مسنده (عن) محمد ابن المنذر بن بکر الثمی (عن) سريج بن یونس (عن) صالح بن محمد (عن) أبی الربیع سلیمان بن أود الزهرانی (عن) العباس بن عزیر القطان (عن) إسحاق ابن إسرائيل وأبی خثیمة زهير بن حرب ومحمد بن المهاجر (وعن) محمد بن عبد الله بن إسحاق الموسی (و) یحیی بن محمد بن صاعد كلاهما (عن) الحسين بن الحسن (وعن) محمد بن المنذر بن سعید الهروی (عن) سعد بن محمد الهروی (عن) علی بن معبد (عن) أحمد بن محمد الکوفی (عن) محمد بن داود بن سلیمان الرازی (عن) سعید بن عنبسة (وعن) أحمد بن محمد (عن) الحارث بن محمد ابن یحیی بن أيوب (وعن) صالح بن أحمد بن أبی مقاتل بن هشام القصیر کلهم جميعاً (عن) أبی معاوية (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (ورواه) (عن) أحمد بن صالح (عن) نمر بن یحیی (عن) أسامة (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (ورواه) (عن) حمدان بن ذی النون (عن) مکی بن ابراهیم (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * ولم یجاز به ابراهیم *

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) السری بن یحیی وأحمد بن عبد الرحیم كلاهما (عن) أبی نعیم (عن) أبی حنیفة (عن) حماد (عن) ابراهیم (عن) عائشة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا (عن) النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أنه قال هون علی الموت لأنی رأیت عائشة فی الجنة

(وأخرجه) (الحافظ طلحة بن محمد البقافی مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) محمد بن هشام القصیر (عن) أبی معاوية محمد بن خازم الضریر الکوفی (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(أخرجه) (الحافظ ابن خسرو البلخی (عن) الشيخ أحمد بن عبد الجبار الصیرفی (عن) القاضي أبی القاسم التنوخی (عن) أبی القاسم الثلاثی (عن) أبی العباس بن عقدة (عن) محمد بن داود بن سلیمان الرازی (عن) سعید بن عنبسة الرازی الخراز (عن) أبی معاوية الضریر (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (ورواه) أيضاً بإسناده المذكور (عن) ابن عقدة (عن) السری بن یحیی (عن) أبی نعیم (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) الشيخ أبی الغنائم محمد ابن علی بن الحسن بن أبی عثمان (عن) محمد بن أحمد بن زرقویه (عن) أبی سلیمان أحمد بن محمد بن زیاد الرازی (عن) موسی بن إسحاق (عن) عبد الله بن عمر الجعفی (عن) أبی معاوية (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) أبی سعد أحمد بن عبد الجبار (عن) القاضی أبی القاسم التنوخی (عن) أبی القاسم ابن السلاج (عن) أبی العباس بن عقدۃ (عن) محمود بن داود بن سلیمان الرازی (عن) سعد بن عنبسۃ (عن) أبی معاویۃ الضریر (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(وأخرجه) القاضی أبو بکر محمد بن عبد الباقي الأنصاری فی مسنده (عن) والده أبی طاهر عبد الباقي بن محمد بن عبد اللہ (عن) حمزۃ بن طاهر (عن) أبی الطیب بن عفان (عن) یحیی بن صاعد (عن) الحسن بن الحسن المروزی (عن) أبی معاویۃ الضریر (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(ورواہ) فی موضع آخر فی مسنده (عن) أبی منصور عبد المحسن بن عبد اللہ (عن) الحسن بن جعفر السلمانی (عن) أبی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (عن) محمد بن ہارون (عن) محمد بن ہشام المروزی (عن) أبی معاویۃ الضریر (عن) أبی حنیفۃ رحمہ اللہ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد ابن منذر بن بکرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سریج بن یونسؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو ربیع سلیمان بن اودز ہرانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباس بن عزیر قطانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق ابن اسرائیلؒ“ اور حضرت ”ابو خثیمہ زبیر بن حربؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن اسحاق موکیؒ“ اور حضرت ”یحییٰ بن محمد بن صاعدؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”حسین بن حسنؒ“ سے اور حضرت ”محمد بن منذر بن سعید ہرویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعد بن محمد ہرویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد کوئیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن داود بن سلیمان رازیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن عنبسہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حارث بن محمد بن یحییٰ بن ایوبؒ“ سے اور حضرت ”صالح بن احمد بن ابومقاتل بن ہشام قصیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو معاویہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن صالحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”نمر بن یحییٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسامہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حمدان بن ذی النونؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”کی بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس کی اسناد میں حضرت ”ابراہیمؒ“ نے تجاوز نہیں کیا)

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سری بن یحییٰؒ“ اور حضرت ”احمد بن عبد الرحیمؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”ابو نعیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ”حمادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہؒ“ سے، وہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: مجھ پر موت کی سختی کم ہوگئی، میں نے عائشہ کو جنت میں دیکھا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؓ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ہشام قصیرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو معاویہ محمد بن خازم ضریر کوئیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لُحیؓ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”شیخ احمد بن عبد الجبار صیرفیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابو قاسم تنوخیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قاسم ثلاجؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عباس بن عقدہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن داود بن سلیمان رازیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن عنبہ رازی خرازؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو معاویہ ضریرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لُحیؓ“ نے اپنی مذکورہ اسناد کے ہمراہ حضرت ”ابن عقدہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”سری بن یحییٰؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو نعیمؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؓ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”شیخ ابو غنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمانؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن زرقویہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سلیمان احمد بن محمد بن زیاد رازیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”موسیٰ بن اسحاقؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن عمر جعفیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو معاویہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؓ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سعد احمد بن عبد الجبارؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابو قاسم تنوخیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قاسم ابن ثلاجؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عباس بن عقدہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمود بن داود بن سلیمان رازیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعد بن عنبہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو معاویہ ضریرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاریؓ“ نے (اپنی مسند میں ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) اپنے والد حضرت ”ابو طاہر عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حمزہ بن طاہرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوطیب بن عفانؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن صاعدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن حسن مروزیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو معاویہ ضریرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاریؓ“ نے اپنی مسند میں (ایک اور جگہ پر بھی ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو منصور عبد محسن بن عبد اللہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن جعفر سلمانیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد

بن عبد اللہ بن محمد رضی اللہ عنہ، انہوں نے حضرت ”محمد بن ہارون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ہشام مروزی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابومعاویہ ضریر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ان ۶ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر جو آپس میں مسائل کا مذاکرہ کیا کرتے تھے ✽

271/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْهَيْثَمِ (عَنْ) عَامِرِ الشَّعْبِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَذَكَّرُونَ الْفِقَةَ مِنْهُمْ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ وَأَبُو مُوسَى عَلَى حِدَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَعَزِيدٌ وَابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”ہیثم رضی اللہ عنہ“ کے ذریعے حضرت ”عامر شعبی رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ۶ صحابہ آپس میں مسائل پر مذاکرہ (باہمی گفتگو) کیا کرتے تھے، ان میں حضرت ”علی رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ“ علیحدہ ہیں اور حضرت ”ابوبکر، حضرت ”عمر حضرت ”زید اور حضرت ”عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم“ ہیں۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے لئے پیغام دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے ✽

272/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَلْقَمَةَ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أُغْمِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ حَصْرٌ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ مَقَامَكَ فَقَالَ أَفْعَلُوا مَا أَمَرُكُمْ بِهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے حضرت ”علقمہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں ام المومنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ بیان کرتی ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہوشی طاری ہوئی (اس کے بعد جب کچھ افاقہ ہوا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ غرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر بہت کمزور دل شخص ہیں، وہ آپ کی جگہ کھڑا ہونے کی سکت نہیں رکھتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جو تمہیں حکم دے رہا ہوں، وہ کرو۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَبِي رَمِيحٍ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ بْنِ الصَّبَّاحِ الضَّبِّيِّ

(عَنْ) خَالِدِ بْنِ يَحْيَى الْمَقْرِي (عَنْ) أَبِي عِيْسَى الْكُوفِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) الْبُخَارِيُّ أَيْضًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي آخِرِهِ يَا صَوِيحِبَاتِ يَوْسُفَ *

(۲۷۱) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۸۷۶) فِي الْأَدَبِ: بَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

وَمَنْ كَانَ يَتَذَكَّرُ الْفِقَةَ -

(۲۷۲) أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ (۷۱۳) (وَمُسْلِمٌ) (۴۱۸) -

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن ابوریح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ بن اوریس بن صباح رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالد بن یحییٰ مرقی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عیسیٰ کوثری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد بھی سابقہ اسناد کی طرح ہے) اور اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں ”یٰٰلٰہُ صَوْنَعْبَدَتِکَ یوسفُ والیوا“

☆ بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہمیت کا بیان ☆

273/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضَوَانَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ قَالَ آتَيْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقْعُدْ إِلَيْنَا يَا أَحَا الْعِرَاقِ فَإِنَّكُمْ قَدْ نَهَيْتُمْ عَنِ الْقُعُودِ إِلَيْنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هَلْ شَهِدَ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوَلَيْسَ الْقَائِلُ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَوَّجَهُ بِنْتُهُ لَوْ لَا أَنَّهُ رَأَاهُ أَهْلًا مَا كَانَ يُزَوِّجُهَا إِيَّاهُ وَكَانَتْ أَشْرَفَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ جَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوهَا عَلِيُّ ذُو الشَّرَفِ الْمُنِيفِ وَالْمَنْقَبَةِ فِي الْإِسْلَامِ وَأُمُّهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَخُوهَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَجَدَّتْهَا خَدِيجَةُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ فَقُلْتُ إِنَّكَ لَا تَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا وَعِنْدَنَا مَنْ يَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا فَلَوْ كَتَبْتَ إِلَيْهِمْ كِتَابًا فَقَالَ أَنْتَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ وَقَدْ أَمَرْتُكَ أَنْ لَا تَجْلِسَ إِلَيَّ فَلَمْ تُطْعِمْنِي فَكَيْفَ يُطِيعُونِي

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: میں حضرت ”ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ“ کے پاس گیا، سلام عرض کر کے ان کے پاس بیٹھ گیا، انہوں نے کہا: اے عراقی! تم ہمارے پاس مت بیٹھو کیونکہ تمہیں ہمارے پاس بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے، کیا عمر کی موت نے میرے خلاف گواہی دی ہے؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! کیا انہوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے یہ نہیں کہا

لوگوں میں سے کسی شخص کے بھی صحیفہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا، مجھے کفن میں لپٹے اس شخص کے صحیفہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔

پھر انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی بھی ان سے کر دی، اگر وہ ان کو اس کا اہل نہ سمجھتے تو اپنی بیٹی کی شادی ان سے نہ کرتے، وہ تو سارے جہان کی تمام خواتین سے افضل ہیں، جس کا دادا (یعنی نانا) رسول اکرم ﷺ ہیں اور جس کا باپ حضرت ”علی رضی اللہ عنہ“ ہے، جو کہ اسلام میں انتہائی بلند مقام و رتبہ کے حامل ہیں، ان کی والدہ سیدہ ”فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ“ ہیں، ان کے بھائی

(۲۷۳) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۵۱۵) وعبد الرزاق (۱۲۰۵۷) في الطلوع: باب عدة المتوفى عنهما زوجهما وابن ابى شيبة: ۱۸۸:۵ في الطلوع: باب من رخص للمتوفى عنهما زوجهما ان يخرج يوسف بن منصور (۱۲۵۰) والبيهقي في "السنن الكبرى" ۷: ۴۳۶-

حضرت ”حسنؓ“ اور حضرت ”حسینؓ“ ہیں جو کہ جنتی جوانوں کے سردار ہیں، اس کی دادی (یعنی نانی) سیدہ ”خدیجہؓ“ ہیں۔

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ فرماتے ہیں: میں نے کہا: آپ ان سے بیزاریت کا اظہار نہ کریں، جبکہ ہمارے ہاں کچھ لوگ ایسے موجود ہیں جو ان سے بیزاریت کا اظہار کرتے ہیں، بہتر ہوگا کہ آپ ان کی جانب ایک خط لکھ دیں۔ انہوں نے فرمایا: ان سے زیادہ تم میرے قریب ہو۔ میں نے تمہیں کہا ہے کہ تم میرے پاس مت بیٹھو، تم نے میری یہ بات نہیں مانی، تو وہ لوگ میری بات کیسے مانیں گے۔

(أخرجہ) الحافظ محمد بن المنظر فی مسنده (عن) أبی بکر أحمد بن محمد بن الحسن بن موسیٰ (عن) ہارون الأشعری (عن) یحییٰ بن نصر بن حاجب (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(وآخرجہ) الفاضل أبو بکر محمد بن عبد الباقي الأنصاری (عن) أبی الحسن محمد بن أحمد بن محمد بن حسن بن علی بن عمر بن محمد (عن) أبی بکر محمد بن القاسم بن ہاشم (عن) أصرم بن حوشب (عن) عبد الرحمن بن عبد ربہ الشکری (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *
(وآخرجہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مختصراً *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوبکر احمد بن محمد بن حسن بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہارون اشعریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن نصر بن حاجبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي الأنصاریؒ“ نے حضرت ”ابو حسین محمد بن احمد بن محمد بن حسن بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن علی بن عمر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر محمد بن قاسم بن ہاشمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”أصرم بن حوشبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عبد ربہ الشکریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں مختصر طور پر ذکر کیا ہے

☆ حضرت ابراہیمؑ میں علقمہ، علقمہ میں عبد اللہ اور عبد اللہ میں رسول اکرم ﷺ کے اخلاق جھلکتے تھے ☆

274/ (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ سَمِعْتُ حَمَادًا يَقُولُ كُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَكُلُّ مَنْ رَأَى هَدْيَهُ فَكَانَ هَدْيَهُ هَدَى عَلْقَمَةَ وَيَقُولُ مَنْ رَأَى هَدَى عَلْقَمَةَ فَكَانَ هَدْيُهُ هَدَى عَبْدِ اللَّهِ وَيَقُولُ مَنْ رَأَى هَدَى عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ هَدْيُهُ هَدَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۲۷۴) أخرجه المصنف في "مسند الامام" (۲۸۸) وابن حبان (۷۰۶۲) وابن سعد في "الطبقات" ۳: ۸۵۴ والطبرانی

(۱۲۶) (۱) وابن سعد ۵: ۲۹۵ والبغاري (۲۷۶۲) في فضائل الصحابة: باب مناقب عبد الله بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ والنسائي في "فضائل

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ فرماتے ہیں ”حضرت ”حماد بن عمارؒ“ نے بیان کیا: میں جب حضرت ”ابراہیمؒ“ کو دیکھتا ہوں، بلکہ جو بھی ان کی عادت کو دیکھتا ہے، اس کو ان میں حضرت ”علقمہؒ“ کی عادت دکھائی دیتی ہیں، اور جس نے علقمہ کو دیکھا ہے، اس نے ان میں حضرت ”عبداللہؒ“ کے اخلاق پائے ہیں، اور جس نے حضرت ”عبداللہؒ“ کے اخلاق دیکھے ہیں، اس نے ان کو رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کے عین مطابق پایا ہے۔“

(آخر جہ) أبو محمد البخاری فی مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعید (عن) عبد الله بن أحمد بن بھلول قال هذا كتاب جدی إسماعیل بن حماد فقرأت فيه حدثی الحسن بن ثابت (عن) زفر قال سمعت أبا حنیفة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يقول سمعت حماداً *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن احمد بن بھلولؒ“ سے، وہ کہتے ہیں یہ میرے دادا حضرت ”اسماعیل بن حمادؒ“ کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، ہمیں حضرت ”حسن بن ثابتؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”زفرؒ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”حماد بن عمارؒ“ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

✽ حضرت علیؒ کو پسند تھا، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت عمرؓ کے نامہ اعمال لے کر حاضر ہوں ✽

275/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا رَأَى جَنَازَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسْجَى

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؒ“ سے روایت کرتے ہیں جب حضرت ”علیؒ“ نے حضرت ”عمرؓ“ کا جنازہ دیکھا تو فرمایا: اللہ کی قسم! یہ جو شخص کفن میں لپٹا ہوا ہے، مجھے یہ پسند ہے کہ میں اس کے نامہ اعمال کے ہمراہ اللہ تعالیٰ سے ملوں۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعید (عن) الحسن بن علی بن عفان (عن) الحسنانی (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (ورواه) أيضاً (عن) أبي عبد الله بن مخلد (عن) بشر بن موسى (عن) أبي عبد الرحمن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

لكن باللفظ آخر وأن أمير المؤمنين علي بن أبي طالب دخل على أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وشاور مسجى فقال رحمة الله على أبي حفص ورضوانه تالله لقد أكد من بعده وأتعب من تلاه والله ما أحد من خلق الله سبحانه وتعالى أحب إلي من أن ألقى الله تعالى بصحيفته من هذا المسجى ثم خرج ودموعه تتحادر *

(أخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) أبي علي بن شاذان (عن) القاضي أبي نصر بن اشكاب (عن) عبد الله بن طاهر القزويني (عن) إسماعيل بن توبة القزويني (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) (عن) أبي الحسن علي بن الحسين ابن أيوب (عن) القاضي أبي العلاء محمد بن علي بن أحمد (عن) أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان القطيعي (عن) أبي علي بشر بن موسى بن صالح الأسدي (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) (عن) أبي طالب بن يوسف (عن) أبي محمد الفارسي (عن) أبي العباس محمد بن نصر بن أحمد بن محمد بن مكرم (عن) عبد الرحمن بن سعيد بن هارون (عن) بشر بن موسى (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن علی بن عفان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موکی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ لیکن اس کے آخر میں الفاظ کچھ مختلف ہیں، وہ یہ ہیں ”حضرت ”امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رحمہ اللہ“ حضرت ”امیر المؤمنین عمر بن خطاب رحمہ اللہ“ کے پاس گئے، اس وقت وہ کفن میں لپٹے ہوئے تھے، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ابو حنیفہ پر رحم فرمائے اللہ کی قسم! انہوں نے بعد والوں کو بچتے کر دیا ہے اور اپنے پہلے والوں کو تھکا دیا، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں مجھے اس کفن میں لپٹے ہوئے شخص کے بارے میں خواہش ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کے نامہ اعمال کے ہمراہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں۔ پھر آپ روتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ بن خسرو رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خيرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی بن شاذان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضي ابو نصر بن اشكاب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن طاهر قزويني رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعيل بن توبة قزويني رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شيباني رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسن علی بن حسین ابن ایوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضي ابو علاء محمد بن علی بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطيعي رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی بشر بن موکی بن صالح اسدي رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لُحیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوطالب بن یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد فارسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکر مؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن سعید بن ہارونؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقبریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”فضل بن عباس بن سعدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن غیلان راسبیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ ابن بزیعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جب تک تم میں یہ تبجر عالم (ابن مسعود) موجود ہے، مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھنا ✽

276/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عُمَرُ الْأَشْنَانِيُّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِيِّ (عَنْ) عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابو موسیٰ اشعریؒ“ نے فرمایا: جب تک تمہارے اندر یہ ماہر عالم موجود ہے، تب تک تم مجھ سے مسائل مت پوچھا کرو (اس سے مراد حضرت ”عبد اللہ بن مسعودؒ“ تھے)

✽ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہؓ کی سات خصوصیات ✽

277/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ (عَنْ) أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ (عَنْ) عَامِرِ الشَّعْبِيِّ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أُعْطِيتُ سَبْعًا لَمْ يُعْطَهَا أَحَدٌ مِّنْ نِّسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيْهِ نَفْسًا وَأَبًا وَتَزَوَّجَنِي بَكْرًا وَلَمْ يَتَزَوَّجْ بَكْرًا غَيْرِي وَكَانَ لِي يَوْمَانِ وَلَيْسَانِهِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَأُنْزِلَ عُذْرِي مِنَ السَّمَاءِ وَكَادَ يَهْلِكُ فِي فِتْنَامٍ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ وَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْوِي

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”سلیمان بن ابی سلیمانؒ“ اور حضرت ”ابو اسحاق شیبانیؒ“ سے اور حضرت ”عامرؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں، ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہؓ“ فرماتی ہیں: مجھے سات

(۲۷۶) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۳۹۲:۴، واحمد ۶۶۴:۱، والطیالسی (۲۷۵) وسید بن منصور فی ”السنن“ (۲۸) والبخاری (۶۷۳۶) والطبرانی فی ”الکبیر“ (۹۸۷۱) والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ ۲۲۹:۶۔
(۲۷۷) اخرجہ المحصنفی فی ”مسند الامام“ (۲۸۲) وابن حبان (۷۱۱۶) مختصر ابی بن سعد فی ”الطبقات“ ۵۱:۸، والطبرانی فی ”الکبیر“ ۲۳ (۷۵) من طریق ابی حنیفہ والحاکم فی ”المسند“ ۱۰:۴، وابو یعلیٰ (۶۶۶)۔

چیزیں عطا کی گئی ہیں جو رسول اکرم ﷺ کی کسی دوسری زوجہ کو نصیب نہیں ہوئیں
 ○ رسول اکرم ﷺ مجھ سے بھی اور میرے والد سے بھی سب سے زیادہ پیار کرتے تھے
 ○ آپ کی ازواج میں کنواری صرف میں تھی، اور کوئی بھی زوجہ کنواری نہیں تھی
 ○ ہر زوجہ کے لئے ایک دن اور ایک رات ہوتی جبکہ میرے لئے رسول اکرم ﷺ نے دودن اور دو راتیں رکھی تھیں
 ○ میری سچائی آسمانوں سے نازل ہوئی، ورنہ لوگوں کی پوری ایک جماعت تھی جو میرے بارے میں تباہی کے دہانے تک پہنچ چکی تھی

○ رسول اکرم ﷺ کا وصال مبارک میرے حجرے میں ہوا
 ○ آپ ﷺ کا وصال مبارک میری گود میں ہوا
 ○ آپ ﷺ کا وصال میرے سینے پر ہوا۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أبی العباس بن عقدة (عن) الفضل بن عباس بن سعد (عن) یحییٰ بن غیلان الراسبی (عن) عبد الله ابن بزيع (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
 ○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدة رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فضل بن عباس بن سعد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن غیلان الراسبی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ ابن بزيع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ اہل المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لئے جنت میں ایک پرسکون گھر کی خوشخبری ✽

278/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بُشِّرْتُ خَدِيجَةَ بِنْتِ فِي الْجَنَّةِ لَا صَحْبَ فِيهَا وَلَا نَصَبَ
 ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ“ کے حوالے سے حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدیجہ کو جنت میں ایسے گھر کی خوشخبری دی گئی ہے جس میں شور و غل ہے نہ تھکاؤ۔“

(آخر جہ) الإمام أبو محمد البخاری (عن) محمد ابن منذر بن بکر البلخی (عن) سريج بن يونس (عن) عبيدة بن حميد (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد ابن منذر بن بکر بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سرج بن یونس رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبیدہ بن حمید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام

(۲۷۸) اخرجہ المصنف فی ”مسند الامام“ (۲۸۰) واخرجہ ابن حبان (۷۰۰۴) وابن ابی شیبہ (۱۳۳:۱۲) ومسلم (۲۴۲۳) واحمد (۳۵۵:۴) وفي ”الفضائل“ (۱۵۷۷) والطبرانی فی ”الکبیر“ ۱۱:۲۳ من حدیث ابن ابی اوفی -

اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

☀ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال میں اعلان نبوت کیا، دس سال مکہ میں رہے، دس سال مدینہ میں ☀
279/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ (عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ فَاثَمًا بِمَكَّةَ عَشْرًا وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَمَا فِي رَأْسِهِ عَشْرٌ مِنْ شَعْرَةٍ بَيْضَاءَ

✦✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”یحییٰ بن سعید حضرمی رحمۃ اللہ علیہ“ کے ذریعے حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر مبعوث کیا گیا، (اس کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مکہ میں رہے، اور دس سال مدینہ منورہ میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا، تب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں دس بال بھی سفید نہیں ہوئے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ الْقِرَاطِيِّ الْبَغْدَادِيِّ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ سَلَامٍ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد قیراطی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن سلام رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ حضرت عبداللہ بن مسعود نے جوں دیکھی تو اس کو کنکریوں میں دفن کر دیا ☀
280/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ (عَنْ) زُرٍّ (عَنْ) ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَجَدَ قُمْلَةً فِي الْمَسْجِدِ فَدَفَنَهَا فِي الْحَصَى ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى (أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءَ وَآمُوتًا)
 ✦✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”عاصم بن ابی النجود رحمۃ اللہ علیہ“ سے اور حضرت ”زر رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں حضرت ”ابن مسعود رضی اللہ عنہ“ نے مسجد میں جوں دیکھی، تو اس کو کنکریوں میں دفن کر دیا، پھر قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ پڑھی

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءَ وَآمُوتًا (الرسلات: 25)

”کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا تمہارے زندوں اور مرنے والوں کی“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ مَرْوَانَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) مُصْعَبِ بْنِ الْمَقْدَامِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اسحاق بن محمد بن

(۲۷۹) أخرجہ الحنفی فی ”مسند الامام“ (۳۵۶) و مسلم (۲۳۴۸) (۱۱۴) و عبد الرزاق (۶۷۸۲)۔

(۲۸۰) أخرجہ الطبری فی ”التفسیر“ ۲۳۷:۴۹ و البیہقی فی ”السنن الکبری“ ۲۹۴:۲ و عبد الرزاق (۱۷۴۷)۔

مروان بن ہشام سے، انہوں نے اپنے ”والد ہشام“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب بن مقدم ہشامی“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ کی خوشبو سے اچھی خوشبو کبھی کسی نے نہیں پائی ✽

✽ رسول اکرم ﷺ مصافحہ کرتے تو پہلے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے ✽

✽ رسول اکرم ﷺ اپنے پاس سے جانے والے کو کھڑے ہو کر رخصت فرماتے تھے ✽

281/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ بْنِ الْأَجْدَعِ وَهُوَ أَخُو مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَهُ بَيْنَ يَدَيَّ جَلِيسٍ لَهُ قَطُّ وَلَا نَاولٍ أَحَدًا يَدُهُ قَطُّ فَتَرَكَهَا حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَدْعُهَا وَمَا جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ قَطُّ فَقَامَ حَتَّى يَقُومَ وَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابراہیم بن محمد بن منتشر بن اجدع ہشامی“ جو کہ حضرت ”مسروق بن اجدع ہشامی“ کے بھائی ہیں سے روایت کرتے ہیں ان کے ”والد ہشامی“ فرماتے ہیں حضرت ”انس بن مالکؓ“ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے کبھی اپنے ساتھی کے سامنے اپنا گھٹنا نہ لگا نہیں کیا، اور جب کسی کا ہاتھ تھا تو خود اپنا ہاتھ نہیں ہٹایا حتیٰ کہ سامنے والا خود اپنا ہاتھ ہٹالیتا، اور جب بھی رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا شخص اٹھ کر جانے لگتا تو آپ ﷺ بھی اٹھ کر کھڑے ہو جاتے، اور میں نے رسول اکرم ﷺ کی خوشبو سے عمدہ خوشبو کبھی نہیں پائی۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ مَهْدِي بْنِ أَشْكَابٍ وَحَمْدَانَ بْنِ حَازِمٍ الْبُخَارِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي شَيْبَةَ (عَنْ) عَبَادِ بْنِ الْعَوَامِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ *

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَبِي أَسَامَةَ زَيْدِ بْنِ يَحْيَى الْفَقِيهِ الْبَلْخِيُّ (عَنْ) إِسْحَاقَ بْنِ إِسْرَائِيلَ (عَنْ) عَبْدِ الرَّزَّاقِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) عَقْبَةَ بْنِ مَكْرَمٍ الْعَمِيُّ (عَنْ) يُونُسَ بْنِ بَكِيرٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ بَهْلُولٍ قَالَ هَذَا كِتَابُ جَدِّي إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَادٍ فَقَرَأْتُ فِيهِ حَدَّثَنِي أَبِي وَالْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيِّ (عَنْ) أَبِي شَيْبَةَ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيِّ كِلَاهُمَا (عَنْ) عَبَادِ بْنِ

(۲۸۱) أَخْرَجَهُ الْحَصَكْفِيُّ فِي "سُنَنِ الْأَمَامِ" (۲۶۱) وَابْنُ حِبَّانَ (۶۲۰۳) وَالْبُخَارِيُّ (۲۵۶۱) فِي الْمَنَاقِبِ: بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُسْلِمٌ (۲۴۲۰) (۸۲) فِي: أَفْضَالِ: بَابُ طَيْبِ رَائِحَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَسْهُو الْبَسْرِ فِي "رِوَايَاتِ النَّبِيِّ" ۲۵۴-

العوام (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

واللفظ فيه كان رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إذا صافح أحد لا يترك يده إلا أن يكون هو الذي يتركه *
(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) إبراهيم بن عبد الله بن أبي شيبه (عن) الحسن العوفى (عن) عباد بن
العوام (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) الحسن بن سفيان (عن) أبي بكر بن أبي شيبه (عن) عباد بن العوام (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ بلفظ ثالث ما جلس إلى رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أحد فقام حتى يقوم
(ورواه) أيضاً بهذا اللفظ (عن) أحمد بن محمد (عن) أبي شيبه (عن) الحسن العوفى (عن) عباد بن العوام (عن)
أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن الحسن البزاز (عن) أحمد بن عبد الرحمن (عن) محمد بن
المغيرة (عن) زفر (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) الحسن بن القاسم البجلي (عن) محمد بن عبد الله بن صالح (عن)
إسماعيل بن أبي زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

بلفظ رابع قال ما مسست بى خراً ولا حريراً أَلَيْنَ من كف رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ *
(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) الحسن بن القاسم (عن) محمد بن عبد الله بن صالح (عن) إسماعيل
بن أبي زياد (عن) أبي زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بلفظ خامس ما قام إلى رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ أحد في حاجة فانصرف حتى يكون هو المنصرف *

(ورواه) أيضاً بهذا الإسناد بلفظ سادس ما رأى رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ باديّاً ركبته بين يدي جليس
له قط *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) أبي شيبه إبراهيم ابن عبد الله بن أبي شيبه (عن) الحسن العوفى (عن)
عباد بن العوام عن أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بلفظ سابع ما وجدت ريحاً أطيب من ريح رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآله وسلم

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح ابن أحمد (عن) الحسن بن عرفة (عن) العباد بن
العوام (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غير أنه قال ما نهض رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عن جليس له قط
ولا مد يده من مصافح حتى يكون هو الذي يتركها *

(وأخرجه) أيضاً باللفظ الأخير ما وجدت ريحاً أطيب من ريح رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (عن) أحمد
بن محمد بن سعيد (عن) أحمد بن عبد الكريم (عن) عقبة ابن مكرم (عن) يونس بن بكير عن أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر في مسنده (عن) عبد الله بن محمد بن عبد العزيز (عن) داود بن رشيد (عن)
عباد بن العوام (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ باللفظ الأول سواء *

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) الحسن بن القاسم البجلي (عن) محمد بن عبد الله بن صالح (عن)

إسماعیل بن أبی زیاد (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ باللفظ الرابع ما مسست بیدی خزاً ولا حريراً ألین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم *

(وأخرجه) القاضی أبو بکر محمد بن عبد الباقي الأنصاری فی مسنده (عن) أبی طالب محمد بن علی بن الفتح المعروف بابن العشاری إذناً (عن) أبی عبد اللہ بن الحسین بن محمد بن سلیمان الکاتب (عن) أبی القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی (عن) داود بن رشید الخوارزمی (عن) عباد بن العوام (عن) أبی حنیفۃ * (وأخرجه) الحافظ الحسین بن محمد بن خسرو فی مسنده (عن) أبی الغنائم محمد بن علی بن الحسن (عن) أبی الحسن محمد بن أحمد بن زرقویه (عن) أحمد بن محمد بن زیاد (حدثنا) محمد بن عثمان بن حمید بن زارع (عن) زکریا بن یحیی الواسطی (عن) عباد بن العوام (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

قال وقال محمد بن أحمد ابن زیاد (حدثنا) محمد بن عثمان بن محمد (عن) محمد بن عقبۃ بن مکرم (عن) یونس بن بکر (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

(ورواه) (عن) المبارک بن عبد الجبار الصیرفی (عن) أبی محمد الفارسی (عن) الحافظ محمد بن المظفر بإسناده المذكور إلى أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

(ورواه) (عن) أبی الحسین الصیرفی (عن) أبی الحسن الفارسی (عن) محمد بن المظفر (عن) أحمد بن محمد ابن سعد بإسناده إلى أبی حنیفۃ *

(ورواه) (عن) أبی سعید أحمد بن عبد الجبار (عن) أبی القاسم بن علی بن المحسن إذناً (عن) ابن التلاج (عن) ابن عقدۃ (عن) الحسن بن القاسم البجلی (عن) محمد بن عبد اللہ بن صالح (عن) إسماعیل بن أبی زیاد (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو فضل مہدی بن اشکاب رحمہ اللہ“ اور حضرت ”حمدان بن حازم بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن ابوشیبہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن العوام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو اسامہ زید بن یحییٰ فقیہ بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق ابن اسرائیل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرزاق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن یعقوب بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عقبہ بن مکرم عمی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یونس بن بکر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن احمد بن بہلول رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: یہ کتاب میرے دادا حضرت ”اسماعیل بن حماد رحمہ اللہ“ کی ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، مجھے میرے ”والد رحمہ اللہ“ اور حضرت ”قاسم بن معن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن محمد اسدیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوشیبہؒ“ اور حضرت ”ابراہیم بن عبد اللہ ہرویؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”عباد بن عوامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس میں الفاظ یہ ہیں ”رسول اکرم ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ آپ جب کسی سے مصافحہ کرتے تو اس وقت تک ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے جب تک سامنے والا خود نہ چھڑ لیتا“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن عبد اللہ بن ابوشیبہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن عوفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن العوامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حسن بن سفیانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر بن ابوشیبہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن عوامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ اس میں الفاظ یہ ہیں۔ ”جب بھی کوئی رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھتا تو جب تک وہ نہ اٹھ جاتا، حضور ﷺ نہ اٹھتے“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوشیبہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن عوفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن العوامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن بزازؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد الرحمنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن قاسم بجلیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن صالحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن ابوزیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس میں الفاظ یہ ہیں) فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کے دست مبارک سے زیادہ نرم ”خز“ یا ”حریر“ کوئی بھی ریشم نہیں دیکھا۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن قاسمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن صالحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن ابوزیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوزیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس میں الفاظ یہ ہیں)

”جب بھی کوئی شخص اپنے کام کی غرض سے رسول اکرم ﷺ کے پاس کھڑا ہوتا تو جب تک وہ نہ چلا جاتا، حضور ﷺ وہاں سے نہ ہٹتے۔“
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے سابقہ اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے اس کے الفاظ یوں ہیں ”رسول اکرم ﷺ کو کبھی بھی کسی کے سامنے گھٹنے ننگے کر کے بیٹھا نہیں دیکھا گیا“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوشیبہ ابراہیم بن عبد اللہ بن ابوشیبہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن عوفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن العوام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اس روایت میں یہ الفاظ ہیں ”میں نے رسول اکرم ﷺ (کے جسم مبارک) کی خوشبو سے زیادہ عمدہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی۔“

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح ابن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن عرفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن العوام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اس کے الفاظ یوں ہیں ”رسول اکرم ﷺ کبھی بھی کسی ساتھی کو چھوڑ کر مجلس سے اٹھ کر نہیں گئے اور نہ ہی آپ ﷺ نے کبھی مصافحہ کرنے والے کے ہاتھ کو پہلے چھوڑا، وہ خود ہی پہلے اپنا ہاتھ چھڑاتا تو حضور ﷺ چھوڑتے۔“

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے (آخری الفاظ کے ساتھ بھی نقل کیا ہے، وہ الفاظ یہ ہیں ”میں نے رسول اکرم ﷺ (کے جسم) کی خوشبو سے اچھی خوشبو کبھی نہیں سونگھی) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد الکریم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عقبہ ابن مکرم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یونس بن بکر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”داؤد بن رشید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن العوام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے پہلے والے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن قاسم بکلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن صالح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن ابوزیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے چوتھی روایت والے الفاظ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔ (وہ الفاظ یہ ہیں) ”میں نے رسول اکرم ﷺ کے دست مبارک سے زیادہ نرم کوئی ریشم نہیں چھوا۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوطالب محمد بن علی بن فتح المعروف ابن العشاری رحمہ اللہ“ سے (اجازت کے طور پر روایت کیا ہے) انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن حسین بن محمد بن سلیمان کاتب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغوی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”داؤد بن رشید خوارزمی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن العوام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرولہجیؒ“ نے حضرت ”ابوغنائم محمد بن علی بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوحسن محمد بن احمد بن زرقویہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عثمان بن حمید بن زارعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زکریا بن یحییٰ واسطیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن العوامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ آپ فرماتے ہیں: اور حضرت ”محمد بن احمد بن زیادؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن عثمان بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عقبہ بن مکرمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یونس بن کبیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرولہجیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابومحمد فارسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ سے ان کی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرولہجیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوحسن صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوحسن فارسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مظفرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعدؒ“ سے ان کی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرولہجیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوسعید احمد بن عبد الجبارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم بن علی بن محسنؒ“ سے (اجازت کے طور پر) انہوں نے حضرت ”بن ثلاجؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابن عقدہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن قاسم بجلیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن صالحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن ابوزیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ کے اخلاق پر انک لعلی خلق عظیم شاہد ہے ✽

282/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) مَسْرُوقٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَمَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (أَنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ)

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”ابراہیم بن محمد بن منتشرؒ“ سے، وہ اپنے ”والدؒ“ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”مسروقؒ“ نے ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طہرہؓ“ سے رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو ام المؤمنین نے فرمایا: تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

(۲۸۲) اُضْرَجَ الْخَصْكَفَى فِي ”مُسْنَدِ الْإِمَامِ“ (۳۶۲) وَمُسْلِمٍ (۷۳۶) (۱۶۱) فِي صَلَاةِ الْمَسَافِرِينَ: بَابُ جَامِعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

وَمِنْ نَامٍ أَوْ مَرْضَى وَأَبُو دَاوُدَ (۱۳۶۲) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَبْدُ الرَّزَاقِ (۴۷۱۴) وَأَبْنُ حِبَّانَ (۲۵۵۱) -

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

”اور بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔“ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) الحسن بن القاسم (عن) محمد بن عبد الله بن صالح (عن) إسماعيل بن أبي زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) الحسن بن القاسم (عن) محمد بن عبد الله بن صالح (عن) إسماعيل بن أبي زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا أَخْرَجَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ سَوَاءً *

(وأخرجه) الأثناني (عن) الحسن بن القاسم التمار (عن) محمد بن عبد الله بن صالح (عن) إسماعيل بن أبي زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل ابن خيرون (عن) خاله أبي علي (عن) أبي عبد الله ابن دوست العلاف (عن) لقاضي عمر الأثناني بإسناده المذكور إلى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن صالح رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن ابوزیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن صالح رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل ابن ابوزیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”اثنانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”حسن بن قاسم تمار رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن صالح رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن ابوزیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل ابن خيرون رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ ابن دوست علاف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضي عمر اثنانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے ان کی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ حضرت مسروق کا ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فخریہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کرنے کا منفرد انداز ☆

283/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) مَسْرُوقٍ قَالَ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ حَدَّثَنِي الصَّدِيقَةُ بِنْتُ الصَّدِيقِ الْمَرَّاءُ حَبِيبَةُ اللَّهِ تَعَالَى

(۲۸۳) أخرجه المصنف في "مسند الامام" (۲۸۴) انظر الطبقات لابن سعد ۵۱:۸-۵۲ وابا نعيم ۴:۴۴ والاصابه لابن

حجر ۳۶۰:۴ ترجمه (۷۰۴) والاصابه لابن عبد البر في ترجمة عائشة رضي الله عنها-

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابراہیم بن محمد بن منتشرؒ“ سے، وہ اپنے ”والدؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”مسروقؒ“ جب ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طاہرہؓ“ سے روایت کرتے تو کہتے: مجھے صدیقہ بنت صدیق نے، حبیب اللہ ﷺ کی حبیبہ (جن کی برائت آسمانوں سے نازل ہوئی) نے بیان کیا ہے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن عبد الله بن سهل (و) إبراهيم بن منصور عن علي بن خشرم (عن) الفضل ابن موسى (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) يحيى بن إسماعيل الحريري (عن) حسين بن إسماعيل (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ الحسين بن خسرو في مسنده (عن) المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي الحسن الفارسي (عن) محمد بن المظفر (عن) الحسين بن الحسن (عن) أحمد بن عبد الله الكندي (عن) علي بن سعيد (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الإمام محمد ابن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن سهلؒ“ اور حضرت ”ابراہیم بن منصورؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن خشرمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”فضل ابن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن اسماعیل حریریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن اسماعیلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن فارسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مظفرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن حسینؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ کے انتقال پر صحابہ کرام کا غم اور حضرت ابوبکر صدیق کا حوصلہ ✽

284/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خِقَةً فَاسْتَأْذَنَهُ إِلَى إِمْرَأَتِهِ ابْنَةِ خَارِجَةَ وَكَانَتْ فِي حَوَائِطِ الْأَنْصَارِ وَكَانَ ذَلِكَ رَاحَةَ الْمَوْتِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فَأَذِنَ لَهُ ثُمَّ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَاصْبَحَ يَرَى النَّاسَ يَتَرَامِسُونَ فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ غُلَامًا يَسْتَمِعُ ثُمَّ يُخْبِرُهُ فَقَالَ أَسْمَعُهُمْ يَقُولُونَ مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ يَقُولُ وَأَقْطَعَ ظَهْرَاهُ فَمَا بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ الْمَسْجِدَ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهُ لَا يَبْلُغُ وَأَرْجَفَ الْمُنَافِقُونَ فَقَالُوا لَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ نَبِيًّا لَمْ يَمُتْ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَسْمَعُ رَجُلًا يَقُولُ مَاتَ مُحَمَّدٌ إِلَّا ضَرْبَتُهُ بِالسَّيْفِ فَكَفُّوا لِذَلِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُسْجَى كَشَفَ الثُّوبَ ثُمَّ جَعَلَ يَلْتَمُهُ وَيَقُولُ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُذَيِّقَكَ الْمَوْتَ مَرَّتَيْنِ إِنَّكَ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ رَبَّ مُحَمَّدٍ فَإِنَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ حَيٌّ لَا يَمُوتُ (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ) *

قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ لَكَانَهَا لَمْ تُفْرَأْ قَبْلَهَا قَطُّ فَقَالَ النَّاسُ مِثْلَ مَقَالَةِ أَبِي بَكْرٍ مِنْ كَلَامِهِ وَقَرَاءَتِهِ قَالَ وَمَاتَ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ فَمَكَتْ لَيْلَتَيْهِ وَيَوْمَيْهِ وَلَيْلَةَ الثَّلَاثَاءِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَكَانَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَوْسُ بْنُ حَوَلِيٍّ يَصْبَانِ الْمَاءَ وَعَلَى وَالْفَضْلُ يَغْسِلَانِهِ

✽✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”یزید بن عبد الرحمنؒ“ کے حوالے سے حضرت ”انسؓ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: حضرت ”ابوبکر صدیقؓ“ نے رسول اکرم ﷺ کی بیماری میں کچھ افاقہ دیکھا تو آپ نے اپنی زوجہ بنت خاریجہ کے پاس جانے کی اجازت مانگی، وہ انصار کے باغات میں موجود تھیں، (رسول اکرم ﷺ کو جو افاقہ ہوا تھا) وہ موت کی راحت تھی لیکن آپ کو اندازہ نہیں تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کو اجازت عطا فرمادی پھر اسی رات حضور ﷺ کا وصال ہو گیا، صبح ہوئی تو حضرت ”ابوبکرؓ“ نے لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ سرگوشیاں کرتے دیکھا حضرت ”ابوبکرؓ“ نے اپنے غلام کو کہا: وہ لوگوں کی باتیں سن کر آئے اور آ کر مجھے بتائے۔ اس نے آ کر بتایا: لوگ یہ باتیں کر رہے ہیں کہ ”محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں“ حضرت ابوبکرؓ ”ہائے کمر ٹوٹ گئی“ پکارتے ہوئے مسجد کی جانب دوڑے۔ حضرت ”ابوبکرؓ“ ابھی مسجد میں پہنچے نہیں تھے کہ لوگوں نے گمان کیا کہ وہ نہیں پہنچ پائیں گے، اور منافقین غلط خبریں اڑانے لگ گئے۔ کہنے لگے: اگر محمد واقعی نبی ہوتے تو وہ وفات نہ پاتے، حضرت ”عمرؓ“ نے فرمایا: میں نے جس کو سن لیا کہ وہ کہہ رہا ہے ”محمد ﷺ وفات پا گئے“ میں اس کی گردن مار دوں گا۔ منافقین خاموش ہو گئے۔ پھر حضرت ”ابوبکرؓ“ پہنچے تو اس وقت رسول اکرم ﷺ کو کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا، آپ نے

کپڑا پہنایا اور آپ ﷺ کا بوسہ لیتے ہوئے کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ کو دو مرتبہ موت نہیں دے گا، آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے زیادہ عزت والے ہیں، پھر حضرت ”ابوبکر رضی اللہ عنہ“ وہاں سے نکل آئے، وہاں سے نکل کر آپ نے فرمایا: جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کیا کرتا تھا، (ٹھیک ہے وہ ان کی عبادت چھوڑ دے کیونکہ) بے شک محمد ﷺ فوت ہو گئے ہیں اور جو محمد ﷺ کے رب کی عبادت کرتا تھا تو (وہ اس پر قائم رہے کیونکہ) بے شک محمد ﷺ کا رب زندہ ہے، اس کو بھی موت نہیں آئی، (پھر یہ آیت پڑھی)

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ

”اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا“

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمہ اللہ)

حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یوں لگتا ہے جیسے وہ آیت پہلے کبھی نہ پڑھی گئی ہو، حضرت ”ابوبکر رضی اللہ عنہ“ کی گفتگو اور تلاوت سن کر تمام لوگ حضرت ”ابوبکر رضی اللہ عنہ“ کے موقف کے قائل ہو گئے۔ (راوی) کہتے ہیں: رسول اکرم ﷺ پیر کی رات میں فوت ہوئے، وہ رات، اور دن اور اگلی منگل کی رات آپ کو اسی طرح رکھا گیا اور منگل کے دن آپ کو دفن کر دیا گیا۔ حضرت ”اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”اوس بن خولی رضی اللہ عنہ“ پانی ڈال رہے تھے اور حضرت ”علی رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”فضل رضی اللہ عنہ“ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن إبراهيم بن زياد الرازي (عن) محمد بن أمية الساوي (عن) سهل بن بشر الكندي (عن) بحير بن النضر (وعن) سهل بن شاذويه (عن) إبراهيم وعمر بن ابني محمد بن الحسين (عن) أبيهما (وعن) سهل بن خلف بن زاذان (و) محمد بن رجاء البخاريين كلاهما (عن) إسحاق بن حمزة قالوا جميعاً حدثنا عيسى بن موسى القسي (عن) أبي يوسف التميمي (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

(ورواه) (عن) صالح ابن صالح بن سعيد بن مرداس الترمذي (عن) صالح بن محمد بن سعيد (عن) حماد بن أبي حنيفة (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) صالح بن محمد بن سعيد الترمذي (عن) صالح بن محمد (عن) حماد بن أبي حنيفة (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) أبو عبد الله بن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) أبي بكر الخياط (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر ابن الحسن الأشناني (عن) أبي الفضل جعفر بن مروان (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”محمد بن ابراہیم ابن زیاد رازی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن امیہ

ساوی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”سہل بن بشر کندی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بکیر بن نصر رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”سہل بن شاذویہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”عمرو رضی اللہ عنہ“ (جو کہ محمد بن حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان ہیں) سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے اور حضرت ”سہل بن خلف بن زاذان بخاری رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”محمد بن رجا بخاری رضی اللہ عنہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”اسحاق بن حمزہ رضی اللہ عنہ“ سے، سب کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”عیسیٰ بن موسیٰ قمی رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ابو یوسف تمیمی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح ابن صالح بن سعید بن مرداس ترمذی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد ابن سعید ہمدانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے ”اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد بن سعید ترمذی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”ابو فضل بن خیرون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر خیاط رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو فضل جعفر بن مروان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی عمر ۶۳ برس تھی ✽

285/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) (الْهَيْثَمِ) (عَنْ) (أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ) (و) (رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) (عَنْ) (أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ) (و) (عُثْمَانَ بْنِ زَائِدَةَ) (عَنِ) (الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ) (عَنْ) (أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً - وَقُبِضَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ - وَقُبِضَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”یثم رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ کے واسطے سے حضرت ”ربیعہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ“ کے ذریعے حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”عثمان بن زائدہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے

(۲۸۵) اخرجہ المصنفی فی ”سند الامام“ (۲۵۶) ”ومسلم“ (۲۳۴۸) (۱۱۴) فی الفضائل: باب کم سن رسول اللہ علیہ وسلم

يوم قبض وعبد الرزاق (۶۷۸۲) -

حضرت ”زبیر بن عدی رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”انس رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ کا وصال مبارک ۶۳ برس کی عمر میں ہوا، حضرت ”ابوبکر رضی اللہ عنہ“ کا وصال بھی ۶۳ برس کی عمر میں ہوا، حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ کا وصال بھی ۶۳ برس کی عمر میں ہوا۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) زكريا بن يحيى بن الحارث النيسابوري كتابة (وعن) أحمد بن عبد الله بن زياد البغدادي كلاهما (عن) محمد ابن خليل البصري (عن) أبي عبد الله صخر بن عثمان (عن) سفيان الثوري (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي العباس بن عقدة (عن) عبد الله بن محمد بن يعقوب وهو أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن عبد الله بن زياد البغدادي (عن) محمد بن خليل البصري (عن) صخر بن عثمان (عن) سفيان الثوري (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(وأخرجه) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي الأنصاري في مسنده (عن) أبي المظفر هناد بن إبراهيم النسفي (عن) محمد بن أحمد بن محمد غنjar الحافظ (عن) محمد بن الحسين أبي عمرو البغدادي (عن) شبيب بن عاصم بن محمد الشرواني (عن) أبي عبد الله صخر بن عثمان السجستاني الحداد (عن) سفيان الثوري رحمه الله تعالى (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”زکریا بن یحییٰ بن حارث نیشاپوری رحمہ اللہ“ سے (تحریری طور پر) روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ بن زیاد بغدادی رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”محمد بن خلیل بصری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ صخر بن عثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سفيان ثوري رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی مسند میں“ ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے (حضرت ”ابو عباس بن عقدة رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن یعقوب رحمہ اللہ“ سے (یہ حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ ہی ہیں) انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ بن زیاد بغدادی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خلیل بصری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صخر بن عثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سفيان ثوري رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضي ابوبکر محمد بن عبد الباقي انصاري رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو مظفر هناد بن ابراهيم نسفي رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن محمد غنjar حافظ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسين ابو عمرو بغدادی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شبيب بن عاصم بن محمد شرواني رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ صخر بن عثمان سجستاني رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سفيان الثوري رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ حضرت عمر عارف باللہ تھے اور دینی مسائل کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے ☆

286/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا فَقَالَ أَقْرَأَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ آيَةً كَذَا وَأَقْرَأَنِيهَا غَيْرُهُ بَعِيرٌ قَرَأَتْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَقْرَأْ كَمَا

أَقْرَأَكَ عُمَرُ فَإِنَّهُ كَانَ أَقْرَأَنَا لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَفْقَهُنَا فِي دِينِ اللَّهِ وَأَعْرَفُنَا بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَوْ أَنَّ دَابَّةً أَحَبَّتْ عُمَرَ لَأَحَبَّتُهَا وَتَالَلَّهِ لَقَدْ خِفْتُ رَبِّي مِنْ مُحِيتِي لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عون بن عبد اللہؒ“ سے روایت کرتے ہیں ”حضرت ”عبد اللہ بن مسعودؓ“ فرماتے ہیں ”ایک آدمی مجھ سے ملا اور کہنے لگا: حضرت ”عمر بن خطابؓ“ نے فلاں آیت مجھے ایک طریقے سے پڑھائی ہے لیکن دوسرے صحابہ نے دوسرے طریقے سے پڑھائی ہے، (حضرت ”عبد اللہ بن مسعودؓ“ نے) فرمایا: تم اس کو اسی طرح پڑھو جیسے حضرت ”عمرؓ“ نے تجھے پڑھائی ہے، کیونکہ وہ ہم میں سب سے زیادہ اچھے طریقے سے کتاب اللہ کو پڑھنے والے تھے، اور اللہ کے دین کے معاملات کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے اور وہ ہم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والے ہیں، اللہ کی قسم! اگر کوئی جانور حضرت ”عمرؓ“ سے محبت رکھتا ہو تو میں اس جانور سے پیار کرتا ہوں، اور اللہ کی قسم! میں اپنے رب سے خوف کرتا ہوں کیونکہ میں عمر سے محبت کرتا ہوں۔

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) محمد بن مخلد (عن) عبد الله بن الجارود (عن) يحيى بن نصر بن حاجب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن مخلدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن جارودؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن نصر بن حاجبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ایک قرأت سے دوسری قرأت کی طرف نہیں جانا چاہئے ✽

287/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ مِنْ قِرَاءَةٍ إِلَى قِرَاءَةٍ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے روایت کرتے ہیں ”حضرت ”ابراہیمؒ“ نے فرمایا: کوئی شخص ایک قرأت سے دوسری قرأت تبدیل نہ کرے۔

(یعنی جب ایک قرأت پڑھیں تو وہی پڑھتے جائیں، اس میں دوسری قرأت کو شامل نہ کریں)

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن رحمه الله في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ يَعْنِي حَرْفَ عَبْدِ اللَّهِ وَحَرْفَ زَيْدٍ وَغَيْرِهِ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر فرمایا: یعنی ”عبد اللہ“ کے حرف اور ”زید“ کے حرف اور دیگر کے۔

✽ قرآن کریم میں لفظی غلطی کا معیار ✽

288/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) إِبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ رَجُلًا

أَعْجَمِيًّا أَنَّ شَجَرَةَ الزُّقُومِ طَعَامُ الْإِنْسِمِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقُولُ إِنَّ شَجَرَةَ الزُّقُومِ طَعَامُ الْيَتِيمِ فَلَمَّا أَعْيَاهُ قَالَ لَهُ أَمَا تُحْسِنُ أَنْ تَقُولَ طَعَامُ الْفَاجِرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّ الْخَطَا فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ أَنْ تَقْرَأَ بَعْضَهُ فِي بَعْضٍ يَقُولُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ كَذَلِكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّ الْخَطَا أَنْ تَقْرَأَ آيَةَ الْعَذَابِ آيَةَ الرَّحْمَةِ وَآيَةَ الرَّحْمَةِ آيَةَ الْعَذَابِ وَأَنْ تَرِيدَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَيْسَ فِيهِ

حضرت ”امام اعظم ابوحنيفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں حضرت ”بن مسعودؓ“ ایک عجمی شخص کو قرآن پڑھایا کرتے تھے

إِنَّ شَجَرَتِ الزُّقُومِ (الدخان: 43)

”بیشک تھوہڑ کا پیر“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

وہ آدمی یوں پڑھنے لگا

إِنَّ شَجَرَةَ الزُّقُومِ طَعَامُ الْيَتِيمِ

جب اس نے یہ آیت یاد کر لی تو فرمایا: کیا تو ”طعام لایف الجبر“ صحیح طریقے سے نہیں بول سکتا؟ حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ نے فرمایا: قرآن کریم میں یہ غلطی نہیں ہے کہ لایف الغفور لایف الرحیم کی بجائے لایف الغفور لایف الرحیم پڑھ دیا جائے، یا لایف الغفور لایف الرحیم کی بجائے لایف الغفور لایف الرحیم پڑھ دیا جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ غفور بھی ہے، رحیم بھی ہے، اور حکیم بھی ہے، البتہ غلطی یہ ہے کہ آیت عذاب کو آیت رحمت بنا کر اور آیت رحمت کو آیت عذاب بنا کر پڑھا جائے، اور یہ کہ کتاب میں اس آیت کا اضافہ کر دینا جو کتاب میں موجود ہی نہیں ہے۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

☀ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہؓ جنت میں بھی رسول اکرم ﷺ کی زوجہ ہوئی ☀

289/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ (عَنْ) عِكْرَمَةَ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْتِي أَجْدُ غَمًّا وَكَرْبًا فَأَنْصَرِفْ فَقَالَ لِلرَّسُولِ مَا أَنَا بِالَّذِي يَنْصَرِفُ حَتَّى أَدْخَلَ فَرَجَعَ الرَّسُولُ فَأَخْبَرَهَا بِذَلِكَ فَادْنَتْ لَهُ فَقَالَتْ أَنْتِي أَجْدُ غَمًّا وَكَرْبًا وَإِنِّي مُشْفَقَةٌ مِمَّا أَخَافُ أَنْ أَهْجُمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْشِرِي فَوَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَائِشَةُ زَوْجَتِي فِي الْجَنَّةِ * وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُزَوِّجَهُ جَمْرَةً مِنْ جُمُرِ جَهَنَّمَ

(۲۸۸) (أخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۲۷۴) في الجنائز: باب قراءة القرآن وعبد الرزاق (۵۹۸۵) في فضائل القرآن: باب تعاقد القرآن ونسبانه وأبو عبيد كما في "الاعتقان في علوم القرآن" ۱: ۱۶۸-

(۲۸۹) (أخرجه) الحافظ في "مسند الامام" (۲۸۵) (وابن حبان (۷۱۰۸) وأبو نعيم في "الحلية" ۴: ۴۵۰ وأحمد ۲۴: ۱۱، والحاكم في "المستدرک" ۴: ۸-۹، والبخاری (۴۷۵۳)-

فَقَالَتْ فَرَجْتُ عَنِّي فَرَجَ اللَّهُ عَنْكَ

✽ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" حضرت "ہشام رحمۃ اللہ علیہ" سے، وہ حضرت "عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ" کے واسطے سے روایت کرتے ہیں، حضرت "عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ" نے ام المؤمنین سیدہ "عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا" کے پاس آنے کی اجازت مانگی، ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے پیغام بھیجا کہ میں بہت پریشان ہوں اور بہت تکلیف میں ہوں، اس لئے آپ واپس چلے جائیں، آپ نے پیغام لانے والے سے کہا: میں آپ کی خدمت میں حاضری دیئے بغیر واپس جانے والا نہیں ہوں۔ پیغام لے جانے والا واپس گیا اور اس نے حضرت "عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ" کی بات بتائی، ام المؤمنین نے اجازت عطا فرمادی، ام المؤمنین نے فرمایا: میں بہت تکلیف میں ہوں اور بہت پریشان ہوں، اور مجھے یہ ڈر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہ ہو جائے۔ حضرت "عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ" نے فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے "عائشہ جنت میں میری بیوی ہوگی"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ الہی میں جو قدر و منزلت ہے، اس کا تقاضا ہے کہ اللہ کریم اپنے محبوب کا نکاح دوزخ کے کسی انگارے سے نہیں کرے گا۔ ام المؤمنین نے فرمایا: تم نے مجھے خوش کیا ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں خوش کرے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن قدامة بن سيار (عن) ليث بن مساور (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رضى الله عنهما

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي العباس بن عقدة (عن) عبد الله بن محمد بن إسماعيل ابن زياد (عن) جده (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ" نے حضرت "محمد بن قدامة بن سيار رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "لیث بن مساور رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابو عباس بن عقدة رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "عبداللہ بن محمد بن محمد بن اسماعیل ابن زیاد رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے اپنے "دادا رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مامور رہنے کے لئے حضرت عبداللہ بن مسعود نے جھوٹ بھی بول دیا ✽

290/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْهَيْثَمِ (عَنْ) الشَّعْبِيِّ (عَنْ) مَسْرُوقٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا وَاحِدَةً كُنْتُ أَرْحَلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاتَى بِرِحَالٍ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ آتَى الرَّحَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ فَقُلْتُ الطَّائِفَةُ الْمَكِّيَّةُ وَكَانَ يَكْرَهُهَا فَلَمَّا رَحَلَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاتَى بِهَا قَالَ مَنْ رَحَلَ لَنَا هَذِهِ الرَّاحِلَةَ قَالُوا رَحَالَكَ الَّذِي أُتِيَتْ بِهِ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ رُدُّوا الرَّاحِلَةَ إِلَيَّ ابْنِ مَسْعُودٍ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”یشتمؒ“ سے، وہ حضرت ”شعیؒ“ کے ذریعے حضرت ”سروقؒ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں، حضرت ”عبداللہؒ“ فرماتے ہیں: میں جب سے مسلمان ہوا ہوں ب سے کبھی جھوٹ نہیں بولا سوائے ایک مرتبہ کے، (اس کا واقعہ کچھ یوں ہے) میں رسول اکرم ﷺ کے لئے سواری تیار کیا کرتا ما، آپ ﷺ کی خدمت میں طائف سے کچھ سواریاں پیش کی گئیں، (لانے والے نے) پوچھا: رسول اکرم ﷺ کو کس قسم کا کجاوہ بند ہے؟ میں نے کہہ دیا: ”طائفۃ المکیہ“ حالانکہ وہ حضور ﷺ کو پسند نہیں تھا، جب وہ سواری (طائفۃ مکیہ کے مطابق) تیار کر کے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں لائی گئی تو رسول اکرم ﷺ نے پوچھا: یہ کجاوہ ہمارے لئے کس نے تیار کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ان میں سے ہے جو سواریاں طائف سے آپ کی بارگاہ میں آئی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ کجاوہ ابن مسعود کو دے دو (وہی اس کو تیار کرے)

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن إبراهيم بن زياد الرازي (عن) أبي الربيع الزهراني (عن) يعقوب بن إبراهيم أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(ورواہ) (عن) زيد بن يحيى أبي أسامة الفقيه (عن) إسحاق بن أبي إسرائيل عن أبي معاوية (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) محمد بن الوليد ابن أبان العقيلي (عن) أبي الربيع (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *
(وآخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) ابن عقدة (عن) محمد بن الوليد بن أبان العقيلي (عن) أبي الربيع (عن) يعقوب بن إبراهيم رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن ابراہیم بن زیاد رازیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو ربیع زہرانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن ابراہیم ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”زید بن یحییٰ ابو اسامہ فقیہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن ابو اسرائیلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو معاویہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ولید بن ابان عقیلیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو ربیعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمدؒ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن عقدةؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ولید بن ابان عقیلیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو ربیعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن ابراہیمؒ“ سے،

انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ عبداللہ بن مسعود نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت ہاتھ سے جانے کے خوف سے جھوٹ بول دیا ✽

291/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا كَذِبَةً وَاحِدَةً كُنْتُ أُرْحِلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاتَى بِرَحَالٍ فَسَأَلَنِي أَيْ رَحْلٍ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ الطَّائِفَةُ الْمَكِّيَّةُ وَكَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُهَا فَسَأَلَ مَنْ رَحَلَ لَنَا هَذِهِ فَقَالُوا رَحْلُكَ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ أُمِّ عَبَّاسٍ فَلْيُرَحَلَ لَنَا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”معن بن عبد الرحمن بن عبداللہ بن مسعودؒ“ سے، وہ ان کے ”والدؒ“ کے حوالے سے حضرت ”عبداللہ بن مسعودؒ“ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، حضرت ”عبداللہ بن مسعودؒ“ نے فرمایا: میں جب سے مسلمان ہوا ہوں تب سے صرف ایک بار جھوٹ بولا ہے وہ اس طرح کہ میں رسول اکرم ﷺ کے لئے کجاوہ تیار کیا کرتا تھا، حضور ﷺ کی بارگاہ میں سواری کے کچھ جانور پیش کئے گئے، (پیش کرنے والے نے) مجھ سے پوچھا: رسول اکرم ﷺ کو کس قسم کا کجاوہ پسند ہے؟ میں نے کہا ”طائفہ مکئیہ“ حالانکہ رسول اکرم ﷺ کو وہ پسند نہ تھا، (جب سواری تیار کر کے رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کی گئی تو) حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ سواری ہمارے لئے کس نے تیار کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ آپ ہی کی سواری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابن ام معبد کہاں ہے؟ اے ابن ام معبد! ہمارے لئے سواری تم تیار کیا کرو۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مِقَاتِلٍ (عَنْ) شُعَيْبِ بْنِ أَيُّوبَ (عَنْ) أَبِي يَحْيَى الْحَمَانِيُّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) حَاتِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ التِّرْمِذِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) حَمَادِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَأَعِيدَتْ إِلَى الرَّاحِلَةِ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) بَدْرِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْحَضْرَمِيِّ (عَنْ) أَبِي كَرِيمٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ (عَنْ) أَبِي مُعَاوِيَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَاحَبَ هَذِهِ الرَّاحِلَةَ قَالُوا الطَّائِفِيُّ قَالَ لَا حَاجَةَ بِهِ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ (عَنْ) جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ رِضْوَانَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ الْهَرَوِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ

الحسن الشیبانی (عن) ابی حنیفہ *

(ورواہ) (عن) یحییٰ بن اسماعیل بن الحسن بن عثمان (عن) جدہ الحسن بن عثمان (عن) مخلد بن عمرو (عن) ابی یوسف (عن) ابی حنیفہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ *

(وأخرجہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) صالح بن أحمد الهروی (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبی یحییٰ الحماني (عن) ابی حنیفہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ *

(وأخرجہ) الحافظ محمد ابن المظفر فی مسنده (عن) أبی الحسن أحمد بن إسحاق (عن) عبد الله بن عبد الله البخاری (عن) عمر بن محمد بن الحسن (عن) عيسى بن موسى المعروف بغنجار (عن) يعقوب يعني أبا يوسف (عن) ابی حنیفہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ *

(وأخرجہ) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي فی مسنده (عن) المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبی محمد الجوهری (عن) الحافظ محمد بن المظفر بإسناده المذكور إلى ابی حنیفہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ *

(ورواہ) ابن خسرو (عن) أبی طالب بن يوسف (عن) أبی محمد الجوهری (عن) أبی بكر الأبهري (عن) أبی عروبة الحراني (عن) جدہ (عن) محمد بن الحسن الشیبانی (عن) ابی حنیفہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ *

(وأخرجہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) ابی حنیفہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن احمد بن ابو مقاتل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماني رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حاتم بن محمد ترمذی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اور اس کے آخر میں یہ کہا ”پھر اس کو راحلہ کی جانب لوٹا دیا گیا“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”بدر بن یثم حضرمی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو کریب محمد بن علاء رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو معاویہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس روایت میں صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں ”رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اس کجاوے کا مالک کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: طائف کا رہنے والا ایک باشندہ ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن سعید ہرویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمانؒ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”حسن بن عثمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مخلد بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ظلمہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد ہرویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماتیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو الحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسن احمد بن اسحاقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن عبد اللہ بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن موسیٰ المعروف غنجارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب یعنی ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ سے ان کی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن خسروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو طالب بن یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر ابہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عمرو بہ حرائیؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”داداؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

☆ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی سات خصوصیات کا ذکر ☆

292/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ (عَنْ) عَامِرِ الشَّعْبِيِّ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فِي سَبْعِ خِصَالٍ لَيْسَتْ فِي وَاحِدَةٍ مِنْ أَرْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْنِي وَأَنَا بَكْرٌ وَلَمْ يَتَزَوَّجْ أَحَدًا مِنْ نِسَائِهِ بَكْرًا غَيْرِي وَآرَانِي لَهُ جَبْرِيلٌ وَلَمْ يَرِهِ أَحَدًا مِنْ نِسَائِهِ غَيْرِي وَنَزَلَ جَبْرِيلُ بِصُورَتِي

وَلَمْ يَنْزِلْ بِصُورَةٍ أَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهِ غَيْرِي وَكُنْتُ مِنْ أَحَبِّهِنَّ إِلَيْهِ نَفْسًا وَوَالِدًا وَكَانَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْوَحْيِ وَأَنَا مَعَهُ فِي شِعَارِهِ وَلَمْ يَكُنْ يَأْتِيهِ وَهُوَ مَعَ أَحَدٍ مِّنْ أَزْوَاجِهِ وَنَزَلَ فِي آيَاتٍ مِّنَ الْقُرْآنِ كَأَدَّ يَهْلِكُ فِي فَنَامٍ مِّنَ النَّاسِ وَمَاتَ فِي لَيْلَتِي وَيَوْمِي وَتُوفِّيَ بَيْنَ سَحْرَى وَنَحْرَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”عون بن عبد اللہ بن عتبہؒ“ سے، وہ حضرت ”عامرؒ“ کے ذریعے روایت کرتے ہیں، ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہؓ“ فرماتی ہیں: مجھ میں ۷ فضیلتیں ایسی ہیں جو رسول اکرم ﷺ کی کسی دوسری زوجہ کو میسر نہیں آئیں

○ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا تو میں کنواری تھی، جبکہ آپ کی دوسری کوئی بھی زوجہ کنواری نہ تھی

○ میں نے حضرت ”جبریل امینؑ“ کی زیارت کی ہے، آپ ﷺ کی کسی بھی زوجہ نے ان کی زیارت نہیں کی

○ حضرت ”جبریل امینؑ“ نے میری تصویر حضور ﷺ کو دکھائی تھی اور کسی بھی زوجہ کی تصویر نہیں دکھائی۔

○ حضور ﷺ سب سے زیادہ مجھ سے اور میرے والد سے محبت فرماتے تھے

○ میں رسول اکرم ﷺ کے بستر میں ہوتی تو جبریل امینؑ تب بھی وحی لے کے آ جاتے تھے جبکہ آپ ﷺ دوسری کسی

زوجہ کے ہاں بستر میں ہوتے تو جبریل امینؑ تشریف نہیں لاتے تھے

○ میرے حق میں قرآن کریم کی آیات مقدسہ نازل ہوئیں جس وقت میرے معاملے میں بہت سے لوگ تباہی کے دہانے

تک جا پہنچے تھے

○ حضور ﷺ کا وصال مبارک میری باری میں، میری رات میں، میرے سینے پر ہوا۔

(أَخْرَجَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مِقَاتِلَ (عَنْ) شُعَيْبِ بْنِ أَيُّوبَ (عَنْ) أَبِي يَحْيَى

الْحِمَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ السَّمْسَارِ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدَ الْعَوْفِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ كِلَاهُمَا (عَنْ) أَبِي يُونُسَ (عَنْ)

أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَتْ كَانَ فِي سَبْعِ خِصَالٍ لَمْ تَكُنْ فِي أَحَدٍ مِّنْ أَزْوَاجِهِ أَتَاهُ جِبْرِيلُ بِصُورَتِي وَلَمْ يَأْتِهِ بِصُورَةِ

أَحَدٍ مِّنْ أَزْوَاجِهِ غَيْرِي وَكُنْتُ مِنْ أَحَبِّهِنَّ إِلَيْهِ نَفْسًا وَوَالِدًا وَنَزَلَ فِي آيَاتٍ مِّنَ الْقُرْآنِ كَأَدَّ يَهْلِكُ فِي فَنَامٍ مِّنَ النَّاسِ

وَتُوفِّيَ فِي لَيْلَتِي وَفِي يَوْمِي وَفِي بَيْتِي وَبَيْنَ سَحْرَى وَنَحْرَى *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْفَضْلِ (عَنْ) الْمُقْرِي (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ بِالْفُظِّ الْأَوَّلِ بِتَمَامِهِ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) شُعَيْبِ بْنِ أَيُّوبَ (عَنْ) أَبِي يَحْيَى

الْحِمَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مَيْسَرَةَ (عَنْ) الْمُقْرِي (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وآخرجه) الحافظ أبو بكر أحمد بن محمد بن خالد بن خلی الكلاعی فی مسنده (عن) أبيه محمد بن خالد بن خلی (عن) أبيه خالد بن خلی (عن) محمد بن خالد الوهبي (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(وآخرجه) محمد بن الحسن رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي نَسْخَتِهِ فَرَوَاهُ (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد بن ابومقاتل رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابویحییٰ حمانی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن اسحاق سمسار رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن یوسف رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سعید عوفی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”ابو یوسف رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔ (ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) ”ام المؤمنین نے فرمایا: سات فضیلتیں ایسی ہیں جو میرے سوا حضور ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کو نصیب نہیں ہوئیں

○ حضرت ”جبریل امین علیہ السلام، رسول اکرم ﷺ کے پاس میری تصویر لائے تھے، آپ ﷺ کی ازواج میں سے اور کسی کی تصویر نہیں لائے

○ رسول اکرم ﷺ کو میرے ساتھ اور میرے والد گرامی کے ساتھ سب سے زیادہ محبت تھی

○ میرے بارے میں قرآن کریم کی آیات نازل ہوئی ہیں، میرے حوالے سے لوگوں کی پوری ایک جماعت ہلاک ہونے لگی تھی

○ رسول اکرم ﷺ کا وصال میری باری والے دن ہوا

○ میری باری کی رات میں ہوا

○ میرے گھر میں ہوا۔

○ میرے سینے پر ہوا۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد الصمد بن فضل رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس روایت میں پہلی روایت والے تمام الفاظ موجود ہیں)

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابویحییٰ حمانی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سعید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقبری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) اپنے والد حضرت ”محمد ابن خالد بن خلی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”خالد بن خلی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خالد وہبی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے ذریعے رسول اکرم ﷺ کے گھر کا رہن سہن معلوم کرواتے تھے ✽

293/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ أَرْسَلَ وَالِدَتَهُ أُمَّ عَبْدِ تَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ تَنْظُرُ إِلَى هَذِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَذُلَّهُ وَسَمَّتُهُ فَتُخْبِرُهُ بِذَلِكَ فَيَتَشَبَّهُ بِهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”عون بن عبد اللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، وہ اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ کے بارے میں مروی ہے، رسول اکرم ﷺ جب گھر تشریف لے جاتے تو وہ (عبد اللہ بن مسعود) اپنی والدہ کو رسول اکرم ﷺ کے ہاں بھیج دیتے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے طریقہ کار، رہن سہن، بول چال، اور گھر میں رہنے کا انداز دیکھ کر آئیں، وہ آکر بتاتیں تو حضرت ”عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ اس کی اتباع کرنے کی کوشش کرتے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ (عَنْ) الْوَلِيدِ بْنِ حَمَادٍ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”یحییٰ بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ولید بن حماد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے چٹائی بزدار تھے ✽

294/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ صَاحِبَ حَصِيرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۲۹۳) قد تقدم فی (۲۷۴)۔

(۲۹۴) أخرجه المصنف فی ”مسند الامام“ (۲۷۶) وابن سعد فی ”الطبقات“ ۱۱۳:۳ وابن نعیم فی ”الصلیة“

۱۲۶:۱ والبخاری (۲۲۸۷) فی بدء الصلوة وابن حبان (۶۳۳۱)۔

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عون بن عبد اللہ بن عتبہؒ“ سے، ان کے ”والدؒ“ کے ذریعے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ”عبد اللہ بن مسعودؓ“ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی چٹائی مبارک سنبھالا کرتے تھے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) يحيى بن إسماعيل (عن) الوليد بن حماد (عن) الحسن ابن زياد رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”یحییٰ بن اسماعیلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ولید بن حمادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ حضرت عمرؓ نے اپنی وفات سے پہلے خلافت کے لئے مجلس مشاورت قائم کر دی تھی ✽

295/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ (عَنْ) زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَمَرَ صُحْبًا فَجَمَعَ لَهُ الْمُسْلِمِينَ وَأَنْ يَكُونَ أَكْثَرُ دَاخِلٍ عَلَى الْأَنْصَارِ فَلَمَّا تَكَامَلُوا لَدَيْهِ حَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ حَمَلْتُ أَمْرَكُمْ عَلَى سِتَّةِ قُبُصَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَقَدْ أَجَلْتُهُمْ ثَلَاثًا يَخْتَارُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَلِلْأُمَّةِ فَإِنْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى أَحَدِهِمْ وَأَبَى وَاحِدٌ مِنْهُمْ أَنْ يُبَايَعَ فَكُونُوا عَلَيْهِ وَإِنْ اسْتَجَرُوا فَكُونُوا فِي فِتْنَةٍ ابْنِ عَوْفٍ ثُمَّ مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”جامع بن ابی راشدؒ“ سے وہ حضرت ”زیاد بن جبیرؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں، جب حضرت ”عمر بن خطابؓ“ پر قاتلانہ حملہ ہوا، آپ نے حضرت ”صہیبؓ“ کو حکم دیا، انہوں نے مسلمانوں کو جمع کیا، ان کے پاس حاضر ہونے والوں میں اکثریت انصار کی تھی، جب سب لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے، تو حضرت ”عمرؓ“ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، رسول اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھا پھر فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہارا معاملہ ۶ لوگوں کے سپرد کیا ہے، یہ ایسے لوگ ہیں جن پر رسول اکرم ﷺ راضی تھے، میں نے ان کو تین دن دیئے ہیں، یہ ان تین دنوں میں اپنے لئے اور امت کے لئے (کسی موزوں شخص کا) چناؤ کریں گے، اگر لوگ ان میں سے کسی کی بیعت کرنے پر متفق ہو جائیں لیکن ان میں سے ایک بیعت کئے جانے کا انکار کرے تو سب اس کی بیعت کر لینا، اور اگر ان میں اختلاف واقع ہو جائے تو تم ابن عوف کی جماعت میں شامل ہو جانا، اسی دن حضرت ”عمر بن خطابؓ“ کا وصال ہو گیا۔

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) يعقوب بن أحمد ابن الصباح الوراق (عن) أحمد بن محمد بن حنبل (عن) علي بن مجاهد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ *

(۲۹۵) (أخرجه ابن حبان (۲۰۹۱) ومسلم (۵۶۷) والبیہقی فی السنن الکبریٰ ۶: ۲۲۴ والطیالسی ۱۱: ۱۱ وابن سعد فی الطبقات ۳: ۳۳۵۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؓ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن احمد بن صباح وراقؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن ضبلؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن مجاہدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کا عصا مبارک سنبھالا کرتے تھے ✽

296/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ

صَاحِبَ عَصَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”عون بن عبد اللہؓ“ اور وہ اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ رسول اکرم ﷺ کے عصا بردار تھے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) يحيى بن إسماعيل (عن) الوليد بن حماد (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَبِإِسْنَادِهِ) إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ صَاحِبَ رِداء رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ *

(وروی) بهذا الإسناد (عن) عبد الله أنه كان صاحب الراحلة لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم *
(وروی) بهذا الإسناد (عن) عبد الله بن مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ صَاحِبَ سِوَاكِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَ المِضْطَاةِ وَصَاحِبَ النَعْلَيْنِ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن اسماعیلؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ولید بن حمادؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔ اور ان کی اسناد حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ تک پہنچا کر بیان کیا ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے چادر بردار تھے۔ اور اسی اسناد کے ہمراہ یہ بھی مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے کجاوے کی ذمہ داری بھی انہی کے پاس تھی۔

○ اور اسی اسناد کے ہمراہ حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی مسواک، آپ کا لونا مبارک اور آپ کے نعلین مبارک بھی یہی سنبھال کر رکھتے تھے

✽ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تمہاری پہچان علم اور قرآن ہونی چاہئے ✽

297/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ (عَنْ) أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لِيَكُونُ شِعَارُكَ الْعِلْمُ وَالْقُرْآنُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”اسماعیل بن عبد الملکؓ“ سے حضرت ”ابو صالحؓ“ کے حوالے

سے سیدہ ”ام ہانیؓ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تمہاری پہچان علم اور قرآن ہونی

چاہئے۔

(آخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن أحمد (عن) أبي جعفر محمد بن القاسم الطائکانی (عن) أبي مقاتل السمرقندی (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وآخرجہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بهذا الإسناد سواء *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن قاسم طائکانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مقاتل سمرقندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ”اپنی مسند میں سابقہ اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فاقہ مستی کا عالم دیکھ کر رسول اکرم ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت دی ☆

298/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ (عَنْ) أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى عَلِيٍّ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَأَاهُ جَائِعًا فَقَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ مَا أَجَاعَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَشْبِعْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”اسماعیل بن عبد الملک رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”صالح رحمہ اللہ“ کے ذریعے سیدہ ”ام ہانی رضی اللہ عنہا“ سے روایت کرتے ہیں ایک دن رسول اکرم ﷺ نے حضرت ”علی رضی اللہ عنہ“ کو بھوکا دیکھا، آپ ﷺ نے پوچھا: اے علی! تم بھوکے کیوں ہو؟ عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں نے تو فلاں فلاں دن سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا، حضور ﷺ نے فرمایا: تمہیں جنت کی خوشخبری ہو۔

(آخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد ابن محمد بن سعيد (عن) محمد بن إبراهيم (عن) محمد بن القاسم (عن) أبي مقاتل (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وآخرجہ) طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعيد مثل إسناد أبي محمد البخاری سواء غیر أنه قال قال له رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ بِشَهَادَةِ الدُّنْيَا وَسَعَادَةِ الْعَقْبَى *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن قاسم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مقاتل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ”اپنی مسند میں حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ کی اسناد کی مثل روایت کیا ہے، تاہم یہ فرق ہے ”وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو دنیا کی شہادت اور آخرت کی سعادت پر خوش ہو جا۔

☆ سورة النساء کی تلاوت سننے کے دوران رسول اکرم ﷺ کی گریہ زاری کا رقت آمیز منظر ☆

299/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّيْمِيِّ) (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقْرَأَ سُورَةَ الْفُرَاخِ يَعْنِي سُورَةَ النِّسَاءِ فَفَعَلَ فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ تَعَالَى (فَكَيْفَ ذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) *

غَلَبَ عَلَيْهِ الْبُكَاءُ فَقَالَ لَهُ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَعِدْ فَلَمَّا بَلَغَهَا اشْتَدَّ بَكَاءُهُ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عبد الاعلیٰ تیمی رحمہ اللہ“ کے ذریعے بیان کرتے ہیں ”حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ نے ان کو سورۃ الفرائض (یعنی سورۃ النساء) پڑھنے کا حکم دیا، انہوں نے یہ سورۃ پڑھنا شروع فرمادی جب آپ اس آیت

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا

”تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں“

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمہ اللہ)

پر پہنچے تو حضور ﷺ بہت شدید رونے لگ گئے، آپ ﷺ نے ان سے تلاوت روکنے کا فرمایا، پھر فرمایا: پڑھو، (انہوں نے دوبارہ پڑھنا شروع کی) جب اس آیت پر پہنچے تو پہلے سے بھی زیادہ سخت گریہ زاری فرمائی، تین مرتبہ آپ ﷺ نے ایسے ہی کیا۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ أَحْمَدَ ابْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ) (عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ) (عَنْ

مُحَمَّدَ بْنِ مُحَمَّدٍ) (عَنْ أَبِي يُونُسَ) (عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) *

(وَأَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ) (عَنْ خَالِهِ أَبِي عَلِيٍّ

الْبَاقَلَانِي) (عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُوسْتِ الْعَلَّافِ) (عَنْ الْقَاضِي عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْنَانِي) (عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

الدَّلَالِ) (عَنْ أَبِي بَلَالٍ الْأَشْعَرِيِّ) (عَنْ أَبِي يُونُسَ) (عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) *

(وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عَمْرِو بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْنَانِي بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورِ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد ابن محمد بن

سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت

ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروہی رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت

ابو الفضل بن خیرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی الباقلانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست

علاف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن محمد دلال رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

حضرت ”ابو بلال اشعریؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسفؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشناہیؓ“ نے اپنی سابقہ اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ رسول اکرم ﷺ نے اپنے بعد حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ کی اقتداء کرنے کا حکم دیا ☀

300/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ (عَنْ) أَبِي الزَّعْرَاءِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”سلمہ بن کھیلؓ“ سے، وہ حضرت ”ابو زعراءؓ“ کے حوالے سے وہ حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی اقتداء کرو جو میرے بعد ہیں، یعنی حضرت ”ابو بکر اور حضرت ”عمرؓ“

(أَخْرَجَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَبِي رَمِيحٍ كِتَابَهُ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو الْوَرَّاقِ (عَنْ) خَالِدِ بْنِ نَزَارٍ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ نَصْرِ بْنِ حَاجِبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ فِي بَيْتٍ مَمْلُوءٍ كِتَابًا فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذِهِ قَالَ هَذِهِ أَحَادِيثُ كُلِّهَا مَا حَدَّثْتُ بِهَا إِلَّا الْيَسِيرَ الَّذِي يَنْتَفِعُ بِهِ فَقُلْتُ لَهُ حَدَّثَنِي بِبَعْضِهَا فَأَمْلَى عَلَيَّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهِيلٍ الْحَدِيثَ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؓ“ نے حضرت ”صالح بن ابی رمیحؓ“ سے (تحریری طور پر)، انہوں نے حضرت ”محمد بن عمر وراقؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالد بن نزارؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن نصر بن حاجبؓ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ کے پاس حاضر ہوا، ان کا گھر کتابوں سے بھرا ہوا تھا، میں نے ان سے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ تمام احادیث ہیں، میں بہت کم احادیث روایت کرتا ہوں، صرف اتنی ہی روایت کرتا ہوں جن سے امت کو فائدہ ہو۔ میں نے کہا: آپ ان میں سے کوئی مجھے بھی سنا دیجئے، تو انہوں نے مجھے یہ املاء کروادی ”ہمیں حضرت ”سلمہ بن کھیلؓ“ نے حدیث بیان کی“

☀ میں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، سب سے پہلے حضور ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی (حضرت علیؓ) ☀

301/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ (عَنْ) حَبَّةِ بْنِ جُوَيْنٍ الْعَرَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ وَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”سلمہ بن کھیلؓ“ سے، وہ حضرت ”حبہ بن جون عرنیؓ“ سے

(۳۰۰) أخرجه المصنف في "مسند الامام" (۳۶۷) والترمذي (۳۸۰۵) في مناقب عبد الله بن مسعود والهاكم في "المستدرک" ۷۶:۳ والبغوي في "شرح السنة" ۱۹۵:۷ (۳۷۸۹) والطبرانی في "الكبير" (۸۴۶۶) -

(۳۰۱) أخرجه المصنف في "مسند الامام" (۳۷۰) وابن سعد في "الطبقات" ۱۵:۳ والترمذي (۳۷۲۵) في المناقب والبیرقی في "السنن الكبرى" ۲۰۷:۶ والهاكم في "المستدرک" ۱۳۶:۳ -

دایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، حضرت ”علیؑ“ کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ”میں وہ شخص ہوں جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور حضور ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے نماز پڑھی“

(أخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن همام بن خلف الشيرازي (عن) الحسن (عن) عامر بن السرات (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”محمد بن ہمام بن خلف شیرازیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عامر بن فراتؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے، دایت کیا ہے۔

✽ امام اعظم ابو حنیفہ کا موقف ہے کہ ”جعفر بن محمدؒ“ سب سے بڑے فقیہ ہیں ✽

302/ (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَفْقَهُ مَنْ رَأَيْتُ وَلَقَدْ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ فِتَنُوا بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَهِيَءُ لَهُ مَسَائِلُ شَدَادًا فَلَخَّصْتُ ۖ ۝ رُبْعَيْنِ مَسْئَلَةً وَبَعَثْتُ بِهَا إِلَى الْمَنْصُورِ بِالْحِيرَةِ ثُمَّ أBRَدَ إِلَيَّ فَوَافَيْتُهُ عَلَى سَرِيرِهِ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَمِينِهِ فَتَدَاخَلْنِي مِنْ جَعْفَرٍ هَيْبَةً لَمْ أَحْجِذْهَا مِنَ الْمَنْصُورِ فَاجْلَسَنِي ثُمَّ اتَّفَقَتْ إِلَى جَعْفَرٍ قَائِلًا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ نَعَمْ أَعْرِفُهُ ثُمَّ قَالَ الْمَنْصُورُ سَلْهُ مَا بَدَا لَكَ يَا أَبَا حَنِيفَةَ فَجَعَلْتُ أَسْأَلُهُ وَيَجِيبُ الْإِجَابَةَ الْحَسَنَةَ وَيُفْجِمُ حَتَّى أَجَابَ عَنْ أَرْبَعِينَ مَسْئَلَةً فَرَأَيْتُهُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِاخْتِلَافِ الْفُقَهَاءِ فَلِذَلِكَ أَحْكَمُ أَنَّهُ أَفْقَهُ مَنْ رَأَيْتُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے فرمایا: میری نگاہ میں حضرت ”جعفر بن محمدؒ“ سے بڑا فقیہ کوئی نہیں۔ (اس کی وجہ یہ ہے کہ) ابو جعفر منصور نے میری جانب پیغام بھیجا کہ لوگ جعفر بن محمد کی وجہ سے آزمائش میں ہیں (ان سے بہت متاثر ہو رہے ہیں) آپ ان کے لئے بہت سارے مشکل ترین سوالات تیار کریں۔ میں نے ان کو مختصر کر کے چالیس سوال بنائے، اور یہ سوالات حیرہ میں منصور کی جانب بھیج دیئے۔ منصور نے (وہ سوالات وصول کئے اور) ایک قاصد میری جانب بھیجا، (میں اس قاصد کے ساتھ روانہ ہو گیا) میں منصور کے دربار میں اس کے تحت کے پاس پہنچا، اس وقت جعفر بن محمد ان کے دائیں جانب موجود تھے، حضرت ”جعفرؒ“ کی مجھ پر ہیبت طاری ہو گئی، میں نے یہ ہیبت منصور کی شخصیت میں کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ انہوں نے مجھے بٹھالیا، پھر حضرت ”جعفرؒ“ کی جانب متوجہ ہوئے اور یہ کہنے لگے: اے ابو عبد اللہ! یہ ابو حنیفہ ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں، میں ان کو پہچانتا ہوں۔ پھر منصور نے کہا: اے ابو حنیفہ! تم جو پوچھنا چاہتے ہو، ان سے پوچھ لو (امام اعظم فرماتے ہیں) میں نے ان سے سوالات پوچھنا شروع کیئے، اور انہوں نے جامع مانع انداز میں بہت احسن جواب دینا شروع کئے، حتیٰ کہ انہوں نے ۴۰ سوالوں کے جوابات دے دیئے۔ میں نے ان کو دیکھا ہے کہ فقہاء کے اختلاف کے وقت وہ سب سے زیادہ علم رکھنے والے شخص ہیں، اسی لئے میں نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ”میں نے جتنے لوگوں کو دیکھا ہے یہ ان سب سے زیادہ فقیہ ہیں۔“

(أخرجہ) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد (عن) جعفر بن محمد

بن الحسين الحازمي (عن) أبي نجیح إبراهيم بن محمد بن الحسين (عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد بن حسین حازمی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابونجیح ابراہیم بن محمد بن حسین رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش بسم اللہ الرحمن الرحیم تھا ☆

303/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ (عَنْ) أَبِيهِ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوقِ بْنِ

الْأَجْدَعِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”ابراہیم بن محمد بن منتشر رضی اللہ عنہ“ سے، وہ اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”مسروق بن اجدع رضی اللہ عنہ“ کی انگوٹھی کا نقش ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ تھا

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَتَبَةَ (عَنْ) الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْأَوَّلِ (عَنْ) أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَرِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبید بن عتبہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن عبد الاول رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو خالد الاحمر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خوش الحان شخص سے فرمائش کر کے سورۃ الحجر سنی ☆

304/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ (عَنْ) أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِرَجُلٍ

اقْرَأْ الْحَجَرَ قَالَ أَوَلَيْسَتْ مَعَكَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْسَ لِي مِثْلُ صَوْتِكَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”ابراہیم بن محمد بن منتشر رضی اللہ عنہ“ کے واسطے سے، ان کے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، ان کے ”والد رضی اللہ عنہ“ بیان کرتے ہیں، حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ نے ایک آدمی سے کہا: سورۃ الحجر کی تلاوت کرو۔ اس نے کہا: یہ سورت آپ کو نہیں آتی؟ حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: آتی تو ہے، لیکن میری آواز تیری آواز جیسی نہیں ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

(عَنْ) خَالِدِ بْنِ يَوْسُفَ بْنِ خَالِدِ السَّمْتِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ يَوْسُفَ بْنِ خَالِدِ السَّمْتِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرُو فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي سَعْدٍ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ (عَنْ) أَبِي

الْقَاسِمِ بْنِ الثَّلَاجِ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) خَالِدِ بْنِ

يَوْسُفَ بْنِ خَالِدِ السَّمْتِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ يَوْسُفَ بْنِ خَالِدِ السَّمْتِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالد بن یوسف بن خالد سمری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”یوسف بن خالد سمری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سعد احمد بن عبد الجبار رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ابوعلی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم بن ثلاج رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعباس احمد بن محمد بن عقدہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالد بن یوسف بن خالد سمری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”یوسف بن خالد سمری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ استغفار روزِ خ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے ☆

305/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي الصِّدِّيقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيقِ حَبِيبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْإِسْتِغْفَارُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”ابراہیم بن محمد منتشر رضی اللہ عنہ“ سے، وہ اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”مسروق رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں: مجھے صدیقہ بنت صدیق، حبیبہ رسول اللہ ﷺ (سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہ“) نے بیان کیا، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: استغفار روزِ خ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) أَبِي سَلِيمَانَ الْجَوَزْجَانِي (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِي (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْأَنْطَاكِي (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِي (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوسلیمان جوزجانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حسین بن حسین انطاکی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کنڈی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ ہم نے سب سے افضل و اعلیٰ شخص کو منتخب کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا (ابن مسعود) ☆

306/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ (عَنْ) ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ بِالْكُوفَةِ

حِينَ اسْتَعْمَلَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا آلُونَا عَنْ أَغْلَاهَا فَرَقًا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبدالملک بن عمیرؒ“ سے روایت کرتے ہیں جب حضرت ”عثمانؓ“ نے حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ کو کوفہ کا عامل مقرر فرمایا تو حضرت ”ابن مسعودؓ“ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ہم نے سب سے افضل اور اعلیٰ شخص کو منتخب کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) ابي العباس أحمد بن محمد بن سعيد (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن زبیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ کا، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی عمر ۶۳ برس تھی ✽

307/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ وَرَبِيعَةَ (عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ * وَقُبِضَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ * وَقُبِضَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ہیثمؒ“ اور حضرت ”ربیعہؒ“ کے ذریعے بیان کرتے ہیں حضرت ”انس بن مالکؓ“ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کا وصال ۶۳ برس کی عمر میں ہو، حضرت ”ابوبکر صدیقؓ“ کا بھی ۶۳ برس میں ہوا اور حضرت ”عمرؓ“ کا بھی ۶۳ برس میں ہوا۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) زكرياء بن يحيى النيسابوري (عن) أحمد بن عبد الله ابن زياد البغدادي (عن) محمد بن محمد بن خليل البصري عن أبي عبد الله بن صخر (عن) سفيان الثوري (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زکریاء بن یحییٰ نیشاپوریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ ابن زیاد بغدادیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محمد بن خلیل بصریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سفیان ثوریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ہمیشہ جماعت کے ساتھ رہنا، اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا ✽

308/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ لَمَّا خَرَجَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ

(۳۰۷) أخرجه الحسكفى فى "مسند الامام" (۳۵۶) وقد تقدم-

(۳۰۸) أخرجه الحاكم فى "المستدرک" ۲۰۰:۱ والنسراب فى "المسند" (۲۱۶۶) والترمذی (۲۱۶۷) من حديث عبد الله

بن عمر مرفوعاً-

اللَّهُ عَنْهُ نَحْوُ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَوْصِنِي فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَلَزُومِ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَنْ يُجْمَعَ أُمَّةٌ مُحَمَّدٌ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَصْبِرْ حَتَّى تَسْتَرِيحَ بَرًّا وَتُسْتَرَا حَ مِنْ فَاجِرٍ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبدالملک بن ایاسؒ“ اور حضرت ”ابو عمر شیبانیؒ“ سے روایت کرتے ہیں جب حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ مدینہ کی جانب روانہ ہوئے تو میں نے کہا: آپ مجھے کوئی نصیحت فرمادیں، انہوں نے فرمایا: تقوی اختیار کرو اور ہمیشہ جماعت کے ساتھ رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی امت (کی بڑی جماعت) کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا، اور صبر اختیار کرنا کہ تم نیکی کی حالت میں سکون پا جاؤ یا تمہیں فاجر سے سکون میسر آ جائے۔

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده عن أحمد ابن محمد (عن) عبد الله بن أحمد بن بھلول (عن) جده إسماعيل بن حماد (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد ابن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن احمد بن بھلولؒ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”اسماعیل بن حمادؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✦ عشرہ مبشرہ صحابہ کرام کے اسمائے گرامی ✦

309/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ (عَنْ) عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدٌ فِي الْجَنَّةِ -وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ -وَأَبُو عُبَيْدَةَ فِي الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ وَأَنْتَ فَبَكِي

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبدالملک بن عمیرؒ“ سے، وہ حضرت ”عمرو بن حرثؒ“ کے ذریعے حضرت ”سعید بن زیدؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس شخص جنتی ہیں ابوبکرؓ (جنتی ہے، عمرؓ (جنتی ہے، عثمانؓ (جنتی ہے، علیؓ (جنتی ہے، طلحہؓ (جنتی ہے، زبیرؓ (جنتی ہے، سعدؓ (جنتی ہے، سعیدؓ (جنتی ہے، عبدالرحمن بن عوفؓ (جنتی ہے، اور ابو عبیدہ بن جراحؓ (جنتی ہے، ان سے پوچھا گیا: اور آپ؟ تو وہ رو پڑے۔

(أخرجه) الحافظ ابن المظفر في مسنده (عن) علي بن الحسين بن أحمد الحراي (عن) أبي اليقظان عبد الرحمن بن عبد الله بن مسلم (عن) عبد الله بن واقد (عن) أبي حنيفة رحمه الله *

(وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) المبارك ابن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي محمد الجوهري (عن) الحافظ محمد بن المظفر بإسناده المذكور إلى أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(۳۰۹) أخرجه أبو داود (۶۶۹) والترمذي (۳۷۴۸) والحاكم في المستدرک ۳: ۳۱۶ والمتقى السندی في الكنز

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رحمہم اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”علی بن حسین بن احمد حرانی رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابویقظان عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسلم رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن واقد رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہم اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رحمہم اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک ابن عبد الجبار صیرفی رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہم اللہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہم اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ ابو بکر، عمر جنت کے بلند درجات والوں میں سے ہیں جو نیچے والوں کو ستاروں کی مانند دکھائی دیں گے ☆

310/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُمْ كَمَا يَرَى الْكَوْكَبُ الدَّرِي فِي أَفْقِ السَّمَاءِ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَأَنَّهُمَا

☆ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہم اللہ“ حضرت ”عطیہ عوفی رحمہم اللہ“ کے واسطے سے بیان کرتے ہیں، حضرت ”ابوسعید خدری رحمہم اللہ“ نے فرمایا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے بلند درجوں میں رہنے والے، نیچے درجے میں رہنے والوں کو یوں دیکھائی دیں گے جیسے آسمان پر ستارے دکھائی دیتے ہیں، حضرت ”ابو بکر رحمہم اللہ“ اور حضرت ”عمر رحمہم اللہ“ انہیں سے ہیں، اور ان پر انعام کیا گیا ہے۔

(آخر جہ) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) خاله أبي علي الباقلاني (عن) أبي عبد الله ابن دوست العلاف (عن) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) الحسن ابن عباس (عن) محمد بن حنفية الطريفي (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه * (وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشناني بإسناده المذكور إلى أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رحمہم اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خيرون رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی باقلانی رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبد اللہ ابن دوست علاف رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانی رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن عباس رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حنفیہ طریفی رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابویحییٰ حمانی رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہم اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانی رحمہم اللہ“ نے اپنی سابقہ اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہم اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ تکبیر و تہلیل ہی پر ہیزگاری کا کلمہ ہے ✽

311/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَبْصَرَهُمْ يَهْلِلُونَ وَيَكْبِرُونَ فَقَالَ هِيَ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ فَقَالَ لَهُ مَا هِيَ قَالَ كَلِمَةُ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”موسیٰ بن ابی کثیرؒ“ کے ذریعے روایت کرتے ہیں حضرت ”عمر بن خطابؓ“ نے لوگوں کو تکبیر و تہلیل پڑھتے دیکھا تو فرمایا: یہی ہے، یہی ہے، رب کعبہ کی قسم۔ کسی نے ان سے پوچھا: کیا یہی ہے؟ آپ نے فرمایا: پر ہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے۔

(أَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْثَانِي (عَنْ) الْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْذِرِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خَسْرٍ وَابْنُ الْبَلْخِي فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) خَالِهِ أَبِي عَلِيٍّ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُوسْتِ الْعَلَّافِ (عَنْ) الْقَاضِي عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْثَانِي بِإِسْنَادِهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانیؒ“ نے حضرت ”منذر بن محمد بن منذرؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن زبیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخیؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو الفضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبداللہ بن دوست عللافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانیؒ“ سے ان کی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ شیخین کی اقتداء، عمار کی ہدایت اور ام عبد کے عہد کو اپنانے کا حکم ✽

312/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ (عَنْ) رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ (عَنْ) حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ افْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ اهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ أُمِّ عَبْدِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبدالملک بن عمیرؒ“ سے وہ حضرت ”ربیع بن حراشؒ“ کے ذریعے حضرت ”حذیفہؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان دو افراد کی اتباع کرنا جو میرے بعد ہیں وہ ابو بکر و عمر ہیں، اور تم عمار کی ہدایت کو اپنانا، اور ام عبد کے عہد کو مضبوطی سے تھام رکھنا۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) صالح بن أبي رميح (عن) أبي عبد الله الفضل بن محمد الواسطي (عن) عبد القدوس بن عبد القاهر (عن) أبي أسامة (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حضرت ”صالح بن ابو رميح رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ فضل بن محمد واسطي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد القدوس بن عبد القاهر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو اسامہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری کثرت کی بناء پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا

313/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ (عَنْ) رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مَكَاثِرٌ بِكُمْ الْأُمَمَ
✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ حضرت ”عبد الملک بن عمیر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، وہ شام کے رہنے والے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال قرأت في كتاب حمز ق ابن حبيب (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد ابن محمد (عن) الحسن بن علي قال هذا كتاب الحسين بن علي فقرأت فيه حدثنا يحيى بن الحسن (عن) زياد بن الحسن (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة *
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) حسين بن محمد (عن) أبي يوسف وأسد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن أحمد بن عبد الملك (عن) أحمد بن إسحاق بن يوسف (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة *

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) أيوب بن هاني والحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) أيضاً (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) إبراهيم بن عيسى الرازي (عن) سختويه بن شبيب (عن) أبي مطيع (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) يونس بن بكير (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۳۱۳) أخرجه احمد ۱۵۸:۳ والطبرانی في الأوسط (۵۰۹۵) وسعيد بن منصور في السنن (۴۹۰) وابن

جبان (۴۰۲۸) والبیهقی فی السنن الكبرى ۸۱:۷-

اللہ عنہ *

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد ابن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) عمه (عن) أبيه سعيد بن أبي الجهم (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) الحسن بن سلام (عن) عيسى بن أبان (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ غير أنه قال إني مكاثر بكم الأمم يوم القيامة فلا تصلوا *

(قال الحافظ رواه) عن أبي حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أبو يوسف والحسن بن زياد وإسحاق الأزرق والحكم بن عبد الله *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”حمزہ بن حبیب رحمہ اللہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد ابن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن علی رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: یہ حضرت ”حسین بن علی رحمہ اللہ“ کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، اس میں یہ ہے، ہمیں حضرت ”یحییٰ بن حسن رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”زیاد بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف واسد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن عبد الملک رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن اسحاق بن یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن ہانی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن عیسیٰ رازی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سخویہ بن شیبہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

حضرت ”ابو مطیع رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یونس بن کبیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد ابن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”سعید بن ابوجہم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن سلام رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن ابان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں (حضور ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمہاری کثرت پر فخر کروں گا، اس لئے تم گمراہی اختیار مت کرنا)

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ کہتے ہیں یہ حدیث حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے حضرت ”امام ابویوسف رضی اللہ عنہ“، حضرت ”امام حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“، حضرت ”امام اسحاق ازرق رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”امام حکم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ نے روایت کیا ہے۔

☆ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سات خصوصیات کا تذکرہ ☆

314/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الشَّعْبِيِّ) (عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ كُنَّ فِيَّ خِلَالُ سَبْعٍ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَحَبَّهُنَّ إِلَيْهِ أَبًا وَ أَحَبَّهُنَّ إِلَيْهِ نَفْسًا وَ تَزَوَّجَنِي بِكُرًا وَ مَا تَزَوَّجَ بِكُرًا غَيْرِي وَ مَا تَزَوَّجَنِي حَتَّى آتَاهُ جِبْرِيلُ بِصُورَتِي وَ لَقَدْ رَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مَا رَأَاهُ أَحَدٌ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرِي وَ لَقَدْ كَانَ يَأْتِيهِ جِبْرِيلُ وَ أَنَا مَعَهُ فِي شِعَارٍ وَ لَقَدْ نَزَلَ فِي عَذْرِي كَأَن يَهْلُكَ فِي فِنَاءٍ مِنَ النَّاسِ وَ لَقَدْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَتِي وَ يَوْمِي وَ بَيْنَ سَحَرِي وَ نَحْوِي

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“، حضرت ”شععی رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ

طاہرہ رضی اللہ عنہا“ فرماتی ہیں: مجھ میں سات خصوصیات ہیں جن سے رسول اکرم ﷺ کی دوسری تمام ازواج محروم ہیں

○ رسول اکرم ﷺ سب سے زیادہ مجھ سے پیار کرتے تھے اور میرے والد سے (دوسری ازواج کے والدوں سے اتنی محبت

نہیں کرتے تھے۔

○ میرے ساتھ حضور ﷺ نے نکاح کیا تو میں کنواری تھی، اور کوئی بھی زوجہ کنواری نہیں تھیں

○ شادی سے پہلے جبریل امین علیہ السلام میری تصویر رسول اکرم ﷺ کے پاس لے کر گئے
○ میں نے حضرت ”جبریل امین علیہ السلام“ کی زیارت کی ہے، دوسری کسی بھی زوجہ نے ان کو نہیں دیکھا
○ جبریل امین علیہ السلام رسول اکرم ﷺ کے پاس اس وقت بھی تشریف لے آتے جب میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ بستر میں ہوتی تھی۔

○ میری حمایت میں قرآن کریم کی آیات نازل ہوئیں جس وقت کہ میرے معاملے میں بہت سارے لوگ تباہی کے دہانے تک جا پہنچے تھے

○ رسول اکرم ﷺ کا وصال میری باری والے دن، میری رات میں، میرے سینے پر ہوا۔

(أخرجه) الإمام أبو محمد البخاري (عن) محمد بن المنذر بن سعيد الهروي وغير واحد (عن) محمد بن عيسى

(عن) محمد ابن الفضل بن عطية (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) الفضل بن العباس ابن سعيد

(عن) يحيى بن غيلان الراسبي (عن) عبد الله بن زريع (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن منذر بن سعید

ہروی رحمہ اللہ“ اور دیگر کئی محدثین نے حضرت ”محمد بن عیسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد ابن فضل بن عطیہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن

سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فضل بن عباس ابن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن غیلان راسبی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

حضرت ”عبد اللہ بن زریع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دس خصوصیات کا ذکر ☆

315/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لِنِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَضَّلَنِي اللَّهُ عَلَيْكَ بِعَشْرِ خِصَالٍ وَلَا فَخْرَ كُنْتُ أَحَبَّ نِسَائِهِ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبِي أَحَبَّ أَصْحَابِهِ

إِلَيْهِ وَلَمْ يُعْرِفْ بَكْرًا غَيْرِي وَتَزَوَّجَنِي لِسَبْعِ وَبَنِي بِي لِتِسْعٍ وَنَزَلَ فِي عُذْرِي مِنَ السَّمَاءِ وَكَانَ يُطَافُ بِهِ فِي

مَرَضِهِ بَيْنَ نِسَائِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا يَشُقُّ عَلَيَّ إِنْ رَأَيْتَنَ أَنْ تَأَذَّنَ وَأَكُونُ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمِّ سَلَمَةَ إِذْنَا فَكَانَ

آخِرَ زَادِهِ مِنَ الدُّنْيَا أَتَى بِسَوَاكِ فَقَالَ إِنَّكِ شَيْءٌ يَأْكُونُ فَعَلْتُ ثُمَّ اسْتَاكَ بِهِ فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ وَقَبَضَهُ

اللَّهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدَفِنَ فِي بَيْتِي

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں ام المؤمنین سیدہ

عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ کی دیگر ازواج سے کہا: اللہ تعالیٰ نے دس چیزوں میں مجھے تم پر فضیلت دی

ہے، لیکن مجھے ان پر فخر نہیں ہے

○ رسول اکرم ﷺ سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے تھے

○ حضور ﷺ دیگر ازواج کے والد سے زیادہ میرے والد سے محبت کرتے تھے

○ میرے علاوہ کوئی زوجہ کنواری نہیں تھی

○ میں سات سال کی تھی تو حضور ﷺ سے نکاح ہو گیا تھا

○ میری حمایت میں آسمان سے آیات نازل ہوئی ہیں

○ رسول اکرم ﷺ اپنی مرض میں بھی ازواج کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس میں

تکلیف ہوتی ہے، اگر تم راضی ہو کر اجازت دو تو میں عائشہ کے حجرے میں رہ لوں؟ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ نے اجازت دے دی

○ حضور ﷺ کا اس دنیا سے آخری زادراہ یہ تھا کہ حضور ﷺ کو مسواک پیش کی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اس

کو نرم کر دو، میں نے وہ مسواک نرم کر کے آپ ﷺ کو پیش کی، آپ ﷺ نے وہ مسواک کی، اس طرح اللہ تعالیٰ نے آخری لمحات

میں میرا اور حضور ﷺ کا لعاب جمع فرمادیا

○ حضور ﷺ کا وصال میرے سینے پر ہوا

○ حضور ﷺ کو میرے کمرے میں دفن کیا گیا

(آخر جہ) الحافظ طلحہ بن محمد فی مسندہ (عن) محمد بن مخلد (عن) قیس بن مسلم (عن) حامد بن آدم

(عن) اسد بن عمرو (عن) ابی حنیفہ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی مسند میں محمد بن مخلد رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”قیس بن مسلم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

حضرت ”حامد بن آدم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت

کیا ہے۔

☆ رسول اکرم ﷺ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قرضہ واپس کیا اور کچھ زاد رقم دی ☆

316/ (ابو حنیفہ) (عن) محارب بن دثار (عن) ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کان لی علی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین فقضانی وزادنی

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”محارب بن دثار رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”عبداللہ بن عمر

رضی اللہ عنہما“ فرماتے ہیں، حضور ﷺ کے ذمہ میرا کچھ قرضہ تھا، حضور ﷺ نے وہ قرضہ مجھے لوٹا دیا، اور اس پر کچھ زاد بھی دیا۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) صالح بن ابی رمیح (عن) ابی بکر أحمد بن داود السمنانی (عن) ابی

الأصغ عبد العزيز بن یحیی (عن) محمد بن سلمة الحرانی (عن) ابی حنیفہ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن ابو

رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر احمد بن داؤد سمنانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوالاصغ عبد العزیز بن یحییٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلمہ حرانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ صحابہ کرام رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آتے، پیچھے بیٹھ جاتے ✽

317/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَعَدْنَا حَيْثُ انْتَهَى بِنَا الْمَجْلِسُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”سماک بن حرب رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”جابر بن سمرہ رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: جب ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو مجلس کے بالکل آخر میں (جہاں جگہ ملتی وہیں) بیٹھ جاتے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَبِي رَمِيحٍ كِتَابَهُ (عَنْ) أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ الْمَوْصِلِيِّ (عَنْ) عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَوْصِلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَسْهَرٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن ابی رمیح رحمہ اللہ“ سے (تحریری طور پر) انہوں نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن حسن بن ہارون موصلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الغفار بن عبد اللہ موصلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن مسہر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ امام اعظم ابو حنیفہ نے خواب میں رسول اکرم ﷺ کی قبر کھودی، تعبیر ”علم عام کرنا“ ہے ✽

318/ (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أُبَشِّرُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى ابْنِ

سِيرِينَ أَسْأَلُهُ فَقَالَ هَذَا رَجُلٌ يَبْشِرُ عِلْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ جیسے میں رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کھود رہا ہوں، میں نے حضرت ”محمد بن سیرین رحمہ اللہ“ سے اس کی تعبیر پچھوائی، انہوں نے فرمایا: یہ شخص رسول اکرم ﷺ کے علم کو کھودے گا، (یعنی عام کر دے گا)

(أَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عَمَرُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْنَانِيُّ (عَنْ) دَاوُدَ بْنِ يَحْيَى (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَهْرَامٍ (عَنْ) أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوالحسن اشنانی رحمہ اللہ“ نے اپنی منہ میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”داؤد بن یحییٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن بہرام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسباط بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام

اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۳۱۷) أَخْرَجَهُ الْمُصَلِّفِيُّ فِي "السَّنَدِ الْأَمَامِ" (۴۶۸) (وَابْنُ هِبَانَ) (۶۴۳) (وَأَبُو يَعْلَى) (۷۴۵۳) (وَالطَّبْرَانِيُّ فِي "الْكَبِيرِ" (۱۹۵۱) (وَأَبُو دَاوُدَ) (۹۸:۵) (وَالْبُخَارِيُّ فِي "الْأَدَبِ الْمَفْرُودِ" (۱۱۴۱) -

ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری کثرت کی بناء دوسری امتوں پر فخر کروں گا

319/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ) (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ) (عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُكَاثِّرٌ بِكُمْ الْأَمَمَ

✦ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "زیاد بن علاقہ رحمہ اللہ" سے، وہ حضرت "عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں، حضرت "موسیٰ رحمہ اللہ" فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں کے سامنے فخر کروں گا۔

(أَخْرَجَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ) (عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ) (عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هَارُونَ) (عَنْ ابْنِ أَبِي غَسَّانَ) (عَنْ أَبِي يَحْيَى الْحِمَانِيِّ) (عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) *

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "احمد بن محمد رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن احمد بن ہارون رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابن ابوغسان رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابویحییٰ حمالی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

ﷺ دوران نماز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جوں دفن کی

320/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ) (عَنْ زُرَّ بْنِ حَبِيشٍ) (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَنَّهُ أَخَذَ قُمْلَةً فِي الصَّلَاةِ فَدَفَنَهَا ثُمَّ قَالَ (لَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءَ وَآمُوتًا)

✦ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "عاصم بن ابونجود رحمہ اللہ" سے، وہ حضرت "زر بن حبیش رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں، حضرت "عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ" کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے نماز کے دوران جوں پکڑی، اور اس کو دفن کر دیا پھر (نماز کے بعد) فرمایا:

لَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءَ وَآمُوتًا

"کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا تمہارے زندوں اور مردوں کی"۔ (ترجمہ تہذیب الایمان، امام احمد رضا رحمہ اللہ)

(أَخْرَجَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ خُسْرُو الْبَلْخِيُّ فِي مُسْنَدِهِ) (عَنْ أَبِي الْفَضْلِ ابْنِ خَيْرُونَ) (عَنْ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ شاذَانَ) (عَنْ أَبِي نَصْرٍ ابْنِ اشْكَابِ الْقَاضِي) (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاهِرٍ) (عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ تَوْبَةَ الْقَزْوِينِيِّ) (عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى) (عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) *

○ اس حدیث کو حضرت "ابو عبداللہ بن خسرو رحمہ اللہ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابو الفضل ابن

(۲۱۹) أخرج ابن حبان (۵۹۸۵) وأحمد (۲۴۹: ۴) والحميدي (۷۷۹) والطبراني في الكبير (۷۴۱۵) عن الصنابع عن النبي ﷺ قال: "إنني فرطكم على الحوض واني مكاتر بكم اللهم فلا تقتلن بعدى"۔

(۲۲۰) أخرج البيهقي في السنن الكبرى (۲: ۲۹۴) وعبد الرزاق (۱۷۴۱) في الصلاة: باب القملة في المسجد تقتل و ابن أبي شيبة (۱۴۵: ۲) (۷۴۸۹)۔

خیرون رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعلی بن شاذان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابونصر بن اشکاب قاضی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن طاہر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ قزوینی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ سورة ہود کی آیت نمبر ۱ کی تفسیر ☆

321/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) جَامِعِ بْنِ رَاشِدٍ (عَنْ) الْمُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنْفِيَةِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ لِسَانُهُ لِسَانُ عَرَبِيٍّ وَهُوَ الشَّاهِدُ مِنْهُ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”جامع بن راشد رضی اللہ عنہ“ سے اور وہ حضرت ”منذر ثوری رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے حضرت ”محمد ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ”علی رضی اللہ عنہ“ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّهِ (ہود: 17)

”تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے رب کی طرف سے دلیل ہے اور اس کی طرف سے شاہد اس کی تلاوت کرتا ہے، اس کی زبان عربی زبان ہے اور یہی اس کا شاہد ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرُو فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) خَالَةَ أَبِي عَلِيٍّ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُوسْتِ الْعَلَّافِ (عَنْ) الْقَاضِي عَمْرِو الْأَشْنَانِيِّ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَجَلِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عَمْرِو الْأَشْنَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورِ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابوعلی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبداللہ بن دوست علاف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشنانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن قاسم بن حسین بجلي رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن صالح رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن ابوزیاد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر اشنانی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۳۲۱) قال السيوطي في "الدر المنثور" ٤: ٤١٠: وأخرج ابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم والطبراني في "الوسط" وأبو الشيخ عن محمد بن علي بن أبي طالب قال: قلت لأبي: إن الناس يزعمون في قول الله: (ويتلوه شاهد منه) أنك أنت التالي قال: ودردت أني أناهو ولكن لسان محمد عليه وسلم -

الْبَابُ الرَّابِعُ فِي الطَّهَارَةِ وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى فُصُولٍ خَمْسَةٍ

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي كَيْفِيَّةِ الْوُضُوءِ وَالتَّيْمُمِ
الْفَصْلُ الثَّانِي فِي مَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ وَالتَّيْمُمَ وَأَحْكَامَ الْحَدَثِ
الْفَصْلُ الثَّلَاثُ فِي مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَأَحْكَامَ الْجَنَابَةِ
الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْمَيَاهِ وَالنَّجَاسَاتِ
الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَغَيْرِهِمَا
چوتھا باب: (طہارت کے بیان میں)

یہ باب ۵ فصلوں پر مشتمل ہے۔

پہلی فصل: وضو اور تیمم کے طریقے کے بیان میں

دوسری فصل: وضو اور تیمم توڑنے والی چیزوں اور حدث کے احکام کے بیان میں

تیسری فصل: غسل واجب کرنے والی چیزوں اور احکام جنابت کے بیان میں

چوتھی فصل: پانی اور نجاستوں کے بیان میں

پانچویں فصل: موزوں پر مسح کرنے اور دیگر کے بیان میں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي كَيْفِيَّةِ الْوُضُوءِ وَالتَّيَمُّمِ

پہلی فصل وضو اور تیمم کرنے کا طریقہ

✽ رسول اکرم ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو کیا ✽

322/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ (عَنْ) حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ“ اور حضرت ”حمران رضی اللہ عنہ“ (جو کہ حضرت ”عثمان رضی اللہ عنہ“ کے غلام ہیں ان) سے روایت کرتے ہیں حضرت ”عثمان رضی اللہ عنہ“ نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو یوں ہی وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) يَعْقُوبَ بْنِ يُونُسَ الضَّبِّيِّ (عَنْ) أَبِي جَنَادَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) يَعْقُوبَ بْنِ يُونُسَ الضَّبِّيِّ (عَنْ) أَبِي جَنَادَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن یوسف ضبی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جنادہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن یوسف ضبی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جنادہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ایک روایت یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک ایک مرتبہ وضو کرتے تھے ✽

323/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ كُلَّهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے اور حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ کے ذریعے حضرت ”اسود بن یزید رحمہ اللہ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، آپ

(۲۲۲) أخرجہ المصنف فی ”مسند الامام“ (۵۱) وابن حبان (۱۰۵۸) ومسلم (۲۲۶) فی الطہارة والببرقی فی

السنن الکبری کم الوضوء من غسل! وابن ابی نیبة ۱۰:۱ فی الطہارات: باب فی الوضوء کم هو!

پورا وضو دو مرتبہ کیا کرتے تھے۔“

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرٍ وَفِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ شِجَاعٍ (عَنْ) الْحُسَيْنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ فِي كِتَابِ الْآثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ مَفْصَلًا فَقَالَ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ يَدَيْهِ اثْنَتَيْنِ وَاسْتَنْشَقَ مِثْقَى وَغَسَلَ وَجْهَهُ مِثْقَى وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ مِثْقَى وَمَسَحَ رَأْسَهُ مِثْقَى وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مِثْقَى *
قَالَ حَمَادٌ وَالْوَحْدَةُ تَجْزِي إِذَا أَسْبَغْتَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ *
(وَأَخْرَجَهُ) الْحُسَيْنُ بْنُ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وٹنی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے) اس کی اسناد یوں ہے (حضرت ”ابو قاسم بن احمد بن عمر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اس میں ہے ”انہوں نے وضو کیا، اپنے ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا، دو مرتبہ ناک جھاڑا، دو مرتبہ چہرہ دھویا، دونوں کہنیوں کو دو مرتبہ دھویا، اپنے سر کا دو مرتبہ مسح کیا اور دو مرتبہ پاؤں دھوئے۔“

حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: اگر اچھی طرح وضو کیا ہے تو ایک مرتبہ دھونا بھی کفایت کرے گا۔

حضرت امام ”محمد رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا یہی مذہب ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ کانوں کا اگلا حصہ چہرے کے ساتھ دھونا اور کانوں کی پچھلی جانب کا سر کے ساتھ مسح کرنا ✽

324/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ اغْسِلْ مَقْدَمَ أُذُنِكَ مَعَ الْوُجْهِ وَامْسَحْ مُؤَخَّرَ أُذُنِكَ

مَعَ الرَّأْسِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ نے فرمایا:

اپنے کانوں کے اگلے حصہ کو چہرے کے ساتھ ہی دھولیا کرو، اور کانوں کی پچھلی جانب کا مسح، سر کے مسح کے ساتھ کیا کرو۔

ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ *
فَتَعَجَّنَا أُنْمَسَحَ مَقْدَمَيْمَا مَعَ الْوُجْهِ وَمُؤَخَّرَهُمَا مَعَ الرَّأْسِ * قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ *

(۲۶۴) أَضْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّيْبَانِيُّ فِي ”الْآثَارِ“ (۲) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ الْوُضُوءِ وَالتَّرْمِذِيُّ ۵۵:۱ فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ

مَا جَاءَ مِنَ الْأَذْنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (۳۶)۔

○ پھر حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا: حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ”کان سر سے ہیں“ اس سے ہمیں یہ اچھا لگا کہ ہم کانوں کے انگلے حصے کا مسح چہرے کے ساتھ کر لیں اور پچھلے حصے کا مسح سر کے ساتھ کر لیں۔ حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

✽ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چمڑے کے جوتے پہنے ہوئے وضو کر لیا کرتے تھے ✽

325/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعَمَرِيِّ (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَتَوَضَّأُ فِي النِّعَالِ السَّيْتِيَةِ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عبد اللہ بن عمر عمری رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”نافع رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ”عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ“ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! میں نے تمہیں چمڑے کے جوتے پہنے ہوئے وضو کرتے دیکھا (آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟) انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔

(أَخْرَجَهُ) طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْبَلْخِيِّ (عَنْ)

مُحَمَّدَ ابْنَ جَعْفَرٍ (عَنْ) مُوسَى الْبَلْخِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

قَالَ الْحَافِظُ طَلْحَةُ وَرَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَادٍ (عَنْ) أَبِي يُونُسَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي إِحْرَامِهِ وَوَضُوئِهِ فِي النِّعَالِ

وَاسْتَلَامَهُ الرُّكْنَ الْيَمَانِي وَتَلَوْنَهُ لَحِيَّتَهُ بِالْصَّفْرَةِ وَقَوْلُهُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ كَلَهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن

سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن فضل بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن جعفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت

موسیٰ بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ کہتے ہیں اس حدیث کو حضرت ”اسماعیل بن حماد رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں

نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ“ نے حضرت ”سعید بن ابوسعید مقبری رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے احرام، جوتوں سمیت وضو کرنے، رکن یمانی کا استلام کرنے، دائرہ کو زور و خضاب کرنے کے بارے میں احادیث روایت کی ہیں اور ان

کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ ”میں نے یہ تمام کام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے“

❖ لوٹے سے وضو کرنا جائز ہے ❖

326/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُزَاهِمِ بْنِ زُفَرَ التَّيْمِيِّ الْكُوفِيِّ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْوُضُوءِ مِنَ

الْمِطْهَرَةِ

❖ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”مزاحم بن زفر تیمی کوفی رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”شعی رحمہ اللہ“ لوٹے سے وضو (کے جواز) کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَادٍ (عَنْ) أَبِيهِ وَأَسَدِ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن حماد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد رحمہ اللہ اور حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

❖ وضو کے دوران جواڑھیاں خشک رہ جائیں ان کے لئے دوزخ ہے ❖

327/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ فَإِذَا غَسَلْتُمْ أَرْجُلَكُمْ فَبَلَّغُوا بِالْمَاءِ أَصُولَ الْعَرَاقِيبِ

❖ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”محارب بن دثار رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابن عمر رضی اللہ عنہما“ بیان کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایڑھیوں کے لئے دوزخ کا عذاب ہے، جب تم (وضو کے دوران) اپنے پاؤں کو دھوؤ تو کوچوں کی اصل تک اچھی طرح پانی پہنچایا کرو۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفَرَاءِ الطَّالْقَانِيِّ (عَنْ) أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ (عَنْ) عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ خَالِدٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الطَّالْقَانِيِّ (عَنْ) أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الطَّيْكَانِيِّ (عَنْ) عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ خَالِدٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن عبد اللہ فراء طالقانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن قاسم رحمہ اللہ“ سے،

(۲۲۶) أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ (۱۰۸۸) وَأَحْمَدُ ۴: ۶۰۹، وَابْنُ أَبِي نَيْبَةَ ۲۶: ۱، وَمُسْلِمٌ (۲۴۲) (۲۹) .. كَانَ أَبُو لَيْسَةَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ وَلَهُمْ يَتَوَضَّؤْنَ عِنْدَ الْمَطْرَسَةِ فَيَقُولُ لِرَسُولِهِ: اسْبِقُوا الْوُضُوءَ بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ، فَاسَى سَمِعَتْ ابَا الْقَاسِمِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ“

(۲۲۷) أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي ”شَرْحِ مَعَانِي الْأَثَرِ“ ۳۸: ۱، وَأَحْمَدُ ۲: ۱۶۴، وَابْنُ خُرَيْمَةَ (۱۶۱) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي ”السَّنَنِ الْكُبْرَى“ ۶۹: ۱، مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو -

انہوں نے حضرت ”عبد العزیز بن خالدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؓ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن عبد اللہ طالقانیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن قاسم طایکانیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد العزیز بن خالدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ استنجاء کرنے کے آداب اور مشرکین کا اہل اسلام کی اس بات کا مذاق اڑانا ☆

328/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَقُّوا الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا نَرَى إِنْ صَاحَبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ تَأْتُونَ الْخَلَاءَ اسْتِهْزَاءً بِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ نَعَمْ فَسَالُواهُمْ فَقَالُوا أَمَرْنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِفُرُوجِنَا وَلَا نَسْتَجِى بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَسْتَجِى بِعَظْمٍ وَلَا بِرَجِيعٍ وَأَنْ نَسْتَجِى بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”محارب بن دثارؓ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”(عبد اللہ) ابن عمرؓ“ نے بیان کیا رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں مشرکین، مسلمانوں سے ملتے تو مذاق کے طور پر کہتے: ہمارا خیال ہے کہ تمہارے صاحب (رسول اکرم ﷺ) تمہیں بیت الخلاء میں جانے کا طریقہ بھی سکھائیں گے۔ مسلمان کہتے: جی ہاں۔ پھر صحابہ کرام نے رسول اکرم ﷺ سے بیت الخلاء میں جانے کا طریقہ پوچھ لیا، حضور ﷺ نے فرمایا: ہم اپنی شرمگاہوں کو قبلہ کی سمت نہ کریں، اور نہ ہی ہم اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ استنجاء کریں، نہ ہڈی کے ساتھ استنجاء کریں، نہ لید کے ساتھ اور یہ کہ ہم تین ڈھیلوں کے ساتھ استنجاء کریں۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَالْفَسْلُ بِالْمَاءِ فِي الْأَسْتِجَاءِ أَحَبُّ إِلَيْنَا *.

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؓ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت ”امام محمدؓ“ نے فرمایا: ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور پانی کے ساتھ استنجاء کرنا ہمارے نزدیک پسندیدہ ہے۔

☆ ایک روایت یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا ☆

329/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ (عَنْ) ابْنِ بُرَيْدَةَ (عَنْ) أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”علقمہ بن مرثدؓ“ سے، حضرت ”ابن بریدہؓ“ کے حوالے سے

(۳۲۸) أَخْرَجَهُ مُصَدِّقُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَارِ“ (۲۸) (وَمُسْلِمٌ (۲۶۲) فِي الطَّبَرَانِيَّةِ: بَابُ الْأَسْتِجَاءِ وَالْتِمَازِ

(۱۶) فِي الطَّبَرَانِيَّةِ: بَابُ الْأَسْتِجَاءِ بِالْمَجَارَةِ وَاحِدٌ ۴۲۷: ۵-

(۳۲۹) أَخْرَجَهُ الْمُصَلِّفِيُّ فِي ”مُسْنَدِ الْإِمَامِ“ (۵۲) وَالطَّبَرَانِيُّ فِي ”الْأَوْسَطِ“ ۳۹۷: ۴ (۲۶۷۴) وَقَدْ ذَكَرَهُ الرَّبِيعِيُّ فِي ”مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ“ ۲۳۱: ۱-

وہ اپنے ”والد“ سے روایت کرتے ہیں ”رسول اکرم ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا“

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) صالح بن أحمد (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعيب بن أيوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماني رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ تیمم کے لئے دو ضربیں سنت ہیں ☆

330/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَادٍ (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ تَيَمَّمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَرْبَتَيْنِ ضَرْبَةً لِلْوُجْهِ وَضَرْبَةً لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ“ سے اور حضرت ”نافع رحمہ اللہ“ کے ذریعے حضرت ”ابن عمر رضی اللہ عنہما“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ دو ضربوں کے ساتھ تیمم کیا کرتے تھے، ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک کہنیوں تک ہاتھوں کے لئے۔

(آخر جہ) الحافظ محمد بن المظفر فی مسنده (عن) أبي إسحاق إبراهيم بن أحمد بن عبد الله القزويني (عن) يوسف بن موسى المروزي (عن) أبي بكر موسى بن سعيد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وآخر جہ) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو فی مسنده (عن) المبارك ابن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي محمد الحسن بن محمد الجوهری (عن) الحافظ محمد بن المظفر (عن) أبي إسحاق إبراهيم بن أحمد بن عبد الله قاضی قزوین (عن) يوسف بن موسى المروزي (عن) أبي بكر موسى بن سعيد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو الحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن عبد اللہ قزوینی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یوسف بن موسیٰ مروزی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر موسیٰ بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت مبارک ابن عبد الجبار صیرفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد حسن بن محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن عبد اللہ قاضی قزوینی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یوسف بن موسیٰ مروزی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر موسیٰ بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ تیمم دو ضربیں ہیں، ایک چہرے کے لئے اور ایک دونوں بازوؤں کے لئے ✽

331/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي التَّيْمِ قَالَ تَضَعُ رَاحَتَيْكَ فِي الصَّعِيدِ فَتَمْسَحُ وَجْهَكَ

ثُمَّ تَضَعُهُمَا الثَّانِيَةَ فَتَنْفِضُهُمَا فَتَمْسَحُ يَدَيْكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ سے تیمم کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں

رسول اکرم ﷺ دو ضربوں کے ہاتھ تیمم کیا کرتے تھے، ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک ضرب کہنیوں تک ہاتھوں کے لئے۔

(أَخْرَجَهُ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ وَبِهِ نَأْخُذُ وَنَرَى مَعَ ذَلِكَ أَنْ يَنْفِضَ يَدَيْهِ

فِي كُلِّ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمْسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

پھر فرمایا: ہم اسی قول کو اپناتے ہیں، لیکن اس کے باوجود ہمارا نظریہ یہ ہے کہ ہر مرتبہ چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرنے سے پہلے ہاتھوں

کو جھاڑے۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا بھی یہی مذہب ہے۔

✽ اگر ڈھیلے سے استنجا کر لیا جائے تو آلہ کو دھونا لازم نہیں ہے ✽

332/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ بِرَجُلٍ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ

فَقَالَ وَيَحَكَ إِنَّ هَذَا لَيْسَ عَلَيْكَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ سے اور وہ حضرت ”ابراہیم بن عمارؒ“ سے روایت کرتے ہیں

، وہ فرماتے ہیں حضرت ”سعد بن مالکؒ“ ایک آدمی کے پاس سے گذرے وہ اپنا ذکر (آلہ تناسل) دھو رہا تھا، حضرت ”سعد

بن مالکؒ“ نے فرمایا: تیرا ستیاناس ہو، یہ تیرے اوپر لازم نہیں ہے (بلکہ ڈھیلے سے نظافت حاصل کر لینا بھی کافی ہے)

(أَخْرَجَهُ) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ (عَنْ) هُوْذَةَ ابْنِ خَلِيفَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الحافظ ابن خسر وفي مسنده (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) خَالَةَ أَبِي عَلِيٍّ الْبَاقَلَانِي (عَنْ) أَبِي

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُوسْتِ الْعَلَّافِ (عَنْ) الْقَاضِي عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْنَانِي بِإِسْنَادِهِ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَغَسَلَهُ أَحَبُّ

إِلَيْنَا إِذَا بَالَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوالحسن اشعریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابراہیم بن عبد

الرحیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہوذا بن خلیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۲۳۱) أضرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۲۱) في الطهارة: باب التيمم "عبد الرزاق" (۸۲۲) في

الطهارة: باب كم التيمم من ضربة؛ وابن أبي شيبة ۱۵۹:۱ في الطهارة: باب في التيمم كم هو؛

(۲۳۲) أضرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۲۴) في الطهارة: باب الوضوء من مس الذكر-

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی باقلانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانیؒ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا ہے: پانی کے ساتھ دھونا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا یہی مذہب ہے۔

☀ ہاتھ دھونے میں بدعت ہے لیکن یہ بدعت حسنہ ہے ☀

333/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي غَسْلِ الْيَدَيْنِ بَدْعَةٌ وَنَعَمَتِ الْبَدْعَةُ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابراہیمؒ“ بیان کرتے ہیں، حضرت ”عبد اللہ بن مسعودؒ“ فرماتے ہیں: ہاتھوں کو دھونے میں بدعت ہے، اور یہ بہت اچھی بدعت ہے، (بدعت حسنہ ہے)

(أَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْثَانِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصَّيْرَفِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) جَنَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خَسْرُو فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) خَالِهِ أَبِي عَلِيٍّ الْبَاقَلَانِيِّ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُوسْتِ الْعَلَّافِ (عَنْ) الْقَاضِي عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْثَانِيِّ بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورِ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوالحسن اشثانیؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جنادہ بن مسلمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی الباقلانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانیؒ“ نے اپنی سابقہ اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ اعضائے وضو تین مرتبہ دھویا کرتے تھے ✽

334/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ (عَنْ) عَبْدِ خَيْرٍ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضَّمْ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”خالد بن علقمہؒ“ سے، وہ حضرت ”عبد خیرؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”علی ابن ابی طالبؒ“ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے پانی منگوایا اور اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے، تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ بازو دھوئے، تین مرتبہ سر کا مسح کیا، دونوں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا، پھر فرمایا: یہ رسول اکرم ﷺ کا وضو ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ ذِي النُّونِ (و) إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَشْرٍ (عَنْ) مَكِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ مُوسَى (عَنْ) أَبِي مُطِيعٍ الْحَكَمِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ طَرْخَانَ (و) مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادٍ الرَّازِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ الْعَطَارِ (وَعَنْ) عَمْرِو بْنِ مِقَاتٍ الزَّنَجِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ *

(وَعَنْ) مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّمْنَانِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ كِلَاهُمَا (عَنْ) الْمَعْفِيِّ بْنِ عَمْرَانَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيحٍ الْبَخَارِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ الْوَاقِفِيِّ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمَةَ بْنِ هِشَامٍ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَثْمَانَ الْبَخَارِيِّ (عَنْ) جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ عَثْمَانَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) الْعَبَّاسِ بْنِ عَزِيزٍ الْقَطَانَ الْمَرْوَزِيَّ (عَنْ) مُحَمَّدٍ بْنِ حَمِيدٍ الرَّازِيَّ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُخْتَارِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ السَّرْحَسِيِّ (عَنْ) خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) الْمَغِيثِ بْنِ بَدِيلٍ (عَنْ) ابْنَةِ خَارِجَةَ (عَنْ) خَارِجَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) عُبَيْدَةَ ابْنِ الشَّاهِ بْنِ عُبَيْدٍ (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ الْمَقْرِيِّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ مُصْعَبٍ أَخِي خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ (عَنْ) خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قال ومسح برأسه مرة وغسل قدميه ثم قال هذا وضوء رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ *
(ورواه) (عن) محمد بن الأشرس السلمي عن الجارود بن يزيد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غير أنه قال ثم إنه
أخذ الماء بيديه ومسح بهما رأسه مرة واحدة ثم غسل قدميه ثلاثاً ثم غرف بكفه فشربه ثم قال من سره أن ينظر
إلى ظهور رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فهذا طهوره *

(ورواه) (عن) هارون بن هشام الكندي (عن) أَبِي حفص محمد بن حفص البخاري (عن) أسد بن عمرو البجلي
(عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غير أنه قال ثم أخذ ماء بكفيه فصبه على صلته فتحدر عنها وغسل رجليه ثلاثاً ثم
قال من سره أن ينظر إلى وضوء رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كاملاً فلينظر إلى هذا *
(ورواه)

(عن) صالح بن أحمد بن أبي مقاتل (عن) محمد بن شوكة (عن) القاسم بن الحكم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ غير أنه قال مسح برأسه ثلاثاً *

قال الشيخ أبو محمد البخاري وقد حدث (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ على هذا جماعة *
(منهم) إسحاق الأزرق على ما أخبرنا محمد بن ربيع عن إسماعيل بن هود الواسطي عن إسحاق الأزرق (عن)
أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ومنهم) عبد الحميد الحماني على ما (أخبرنا) أحمد بن محمد (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد
الحميد الحماني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(ومنهم) أبو يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(ومنهم) الحسن بن زياد على ما (أخبرنا) سهل بن بشر (عن) الفتح بن عمر (عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي
حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

(ومنهم) الحسن بن الفرات على ما (أخبرنا) أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال قرأت في كتاب الحسين بن
علي (عن) يحيى بن الحسين (عن) زياد بن الحسن ابن الفرات (عن) أبيه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(ومنهم) سعيد بن أبي الجهم على ما (أخبرنا) أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني (عن) منذر بن محمد (عن)
أبيه (عن) عمه سعيد بن أبي الجهم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(ومنهم) أيوب بن هاني على ما (أخبرنا) أحمد بن محمد (عن) أبيه محمد (عن) منذر ابن محمد (عن) أبيه (عن)
أيوب بن هاني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً أبو محمد البخاري (عن) أحمد بن محمد بن سعيد قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ ابْنُ بَهْلُولٍ قَالَ هَذَا
كتاب جدي إسماعيل بن حماد فقرأت فيه حدثنا أبي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ (عن) خالد بن علقمة (عن) عبد خير (عن)
علي بن أبي طالب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أنه توضأ ثلاثاً ثلاثاً وقال هذا وضوء رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ *
(قال) الشيخ أبو محمد البخاري من روى هذا الحديث أنه مسح ثلاثاً فمعناه أنه وضع يديه على يافوخه ثم مر
بهما إلى مؤخر رأسه ثم مدهما إلى مقدم رأسه فيظن أن ذلك ثلاث مرات وإنما ذلك مرة واحدة ألا ترى أنه بين
ذلك الجارود بن يزيد وخارجة بن مصعب وأسد بن عمرو أن المسح كان مرة واحدة وقد روى جماعة من

أصحاب رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ ثَلَاثًا *

(منہم) عثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب و عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ومعناه ما ذكرنا إلا أنه أخذ الماء ثلاث مرات والله تعالى أعلم *

(قال) الشيخ أبو محمد البخاري وقد غلط شعبة في هذا الحديث غلطاً فاحشاً فرواه (عن) مالك بن عرفة (عن) عبد خير (عن) علي بن أبي طالب رضوان الله عليه فجعل مالكاً مكان خالد وصحف عرفة مكان علقمة ولو أن هذا الغلط كان من أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لنسبوه إلى قلة المعرفة بالحديث والجهالة ولأخرجوه مثلاً من الدين وهذا من قلة ورعهم واتباع هواهم *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) إسحاق بن محمد بن مروان (عن) أبيه (عن) مصعب بن المقدم (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وعن) صالح بن أحمد (عن) إبراهيم بن عثمان (عن) علي بن إبراهيم (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) صالح بن أحمد (عن) محمد بن شوكة (عن) القاسم بن الحكم (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) علي بن محمد بن عبيد (عن) علي بن عبد الملك (عن) أبيه (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) محمد بن حامد (عن) الحسن بن محمد بن الحسن الرازي (عن) موسى بن نصر (عن) أبي مطيع الحكم بن عبد الله البلخي (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن ذی النون رحمہ اللہ“ اور حضرت ”اسماعیل بن بشر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن موکی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مطیع حکم بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن علی بن طرخان رحمہ اللہ“ اور حضرت ”محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”علی بن میمون عطار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن مقاتل زنجی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن عمار رحمہ اللہ“ سے اور حضرت ”محمد بن عبد اللہ سمعانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن عمار رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”معافی بن عمران رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خالد واقفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن مسلمہ بن ہشام

بن عبد الملک بن مروان رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان بخاری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”حسن بن عثمان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن ولید مدنی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عباس بن عزیز قطان مروزی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حمید رازی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن مختار رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن علی سرخی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خارجہ بن مصعب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مغیث بن بدیل رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے بیٹے حضرت ”خارجہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں یہ ہے کہ ”آپ نے اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبیدہ بن شاہ بن عبید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن عبد اللہ بن سعید مقری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن مصعب رضی اللہ عنہ“ سے (جو کہ حضرت ”خارجہ بن مصعب رضی اللہ عنہ“ کے بھائی ہیں) سے، انہوں نے حضرت ”خارجہ بن مصعب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں ”اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا، پھر اپنے پاؤں کو دھویا، پھر فرمایا: یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو (کرنے کا طریقہ) ہے۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن اشرس سلمی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جارود بن یزید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس میں یہ الفاظ ہیں ”پھر انہوں نے اپنے ہاتھوں میں پانی لے کر اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا پھر اپنے پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے چلو میں پانی لے کر پیا پھر فرمایا: جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کا طریقہ دیکھنا چاہتا ہو، تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ہارون بن ہشام کندی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حفص محمد بن حفص بخاری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو بکلی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس میں یہ الفاظ ہیں ”پھر انہوں نے اپنے چلو میں پانی لے کر اپنی پیشانی پر ڈالا تو وہ بہہ گیا، اور انہوں نے اپنے دونوں پاؤں کو تین مرتبہ

دھویا، پھر فرمایا: جو رسول اکرم ﷺ کے کامل وضو کو دیکھنا چاہتا ہو، وہ یہ وضو دیکھ لے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد بن ابو مقاتل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکت رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس میں یہ الفاظ ہیں ”انہوں نے اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا“

○ حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: یہ حدیث امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے محدثین کی پوری جماعت نے روایت کی ہے۔ (ان میں سے کچھ کے اسماء بمعہ اسانید درج ذیل ہیں)

(۱) حضرت ”اسحاق ازرق رحمہ اللہ“ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن ریح رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن ہود واسطی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق ازرق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۲) حضرت ”عبد الحمید حمانی علی ما رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الحمید حمانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۳) حضرت ”ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۴) حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”سہل بن بشر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فتح بن عمر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۵) حضرت ”حسن بن فرات رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”حسین بن علی رحمہ اللہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن حسین رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زیاد بن حسن بن فرات رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۶) حضرت ”سعید بن ابوجہم رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”سعید بن ابوجہم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۷) حضرت ”ایوب بن ہانی رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر ابن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن ہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”عبد اللہ بن احمد بن بھلول رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: یہ میرے دادا حضرت ”اسماعیل بن حماد رحمہ اللہ“ کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، اس میں ہے ہمیں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”خالد بن

عالمہ رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”عبد خیر رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ”علی بن ابی طالب رحمہ اللہ“ نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور فرمایا: یہ رسول اکرم ﷺ کا وضو ہے۔

○ حضرت ”شیخ ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: جس نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے تین مرتبہ مسح کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے تالو پر رکھا پھر اس کو سر کی پچھلی جانب لے گئے پھر ان کو سر کی اگلی جانب لائے، اس کو یہ لگا کہ انہوں نے تین مرتبہ مسح کیا ہے حالانکہ وہ مسح صرف ایک مرتبہ کیا گیا تھا۔

○ آپ اسی بات کو دیکھ لیجئے کہ حضرت ”جارود بن یزید رحمہ اللہ“، حضرت ”خارجہ بن مصعب رحمہ اللہ“ اور حضرت ”اسد بن عمر رحمہ اللہ“ نے یہ روایت کیا ہے کہ ”مسح ایک مرتبہ کیا جائے گا“ جبکہ متعدد صحابہ کرام سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور ﷺ نے تین مرتبہ مسح کیا، ان میں حضرت ”سیدنا عثمان بن عفان رحمہ اللہ“، حضرت ”سیدنا علی بن ابی طالب رحمہ اللہ“ اور حضرت ”سیدنا عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ“ کے اسماء گرامی شامل ہیں۔ لیکن ان کی تمام مرویات کا مطلب وہی ہے جو ہم نے ابھی بیان کیا ہے۔ ہاں جن روایات میں یہ ہے کہ پانی بھی تین مرتبہ لیا گیا، ان کی بابت ہمارا سابقہ جواب نہیں ہے۔

○ حضرت ”شیخ ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: حضرت ”شعبہ رحمہ اللہ“ اس روایت میں شدید فحش غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے حضرت ”مالک بن عرفطہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد خیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ابی طالب رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے خالد کی بجائے ”مالک“ کا ذکر کیا ہے اور ”عالمہ“ کی بجائے ”عرفطہ“ کا ذکر کیا ہے۔ اگر یہی غلطی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کی طرف سے ہوتی تو یہ لوگ کہتے کہ ان کو حدیث کی زیادہ معرفت نہیں تھی اور ان کو جہالت کی طرف منسوب کرتے بلکہ بزعم خویش ان کو دین سے نکال دیتے، یہ درحقیقت ان لوگوں کی پرہیزگاری کی کمی اور خواہشات کی پیروی کی کا شاخسانہ ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اسحاق بن محمد بن مروان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب بن مقدم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اور حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن عثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکت رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”علی بن محمد بن عبید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن عبد الملک رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن حامد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن محمد بن حسن رازی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”موسیٰ بن نصر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

حضرت ”ابو مطیع حکم بن عبد اللہ بنی ہاشم“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ ایک روایت یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور سر کا مسح بھی تین مرتبہ کیا ☆

335/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ (عَنْ) عَبْدِ خَيْرٍ (عَنْ) عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

لَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا *

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”خالد بن علقمہؒ“ سے، وہ حضرت ”عبد خیرؒ“ سے روایت

کرتے ہیں کہ حضرت ”علیؒ“ سے مروی ہے، رسول اکرم ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور سر کا مسح بھی تین مرتبہ کیا۔

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

مُحَمَّدَ بْنِ شِجَاعٍ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِإِسْنَادِهِ بِاللَّفْظِ الْأَوَّلِ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) الْحَسَنِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ الْجَرَّاحِ (عَنْ) أَبِي يُوسُفَ

(عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَضْءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى وَضْئِي هَذَا *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَبِي بَكْرِ الْقَاسِمِ بْنِ عَيْسَى الْعَصَارِيِّ بِدِمَشْقَ (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ شُعَيْبٍ (عَنْ) جَدِّهِ

شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(قَالَ) الْحَافِظُ وَرَوَاهُ يَعْنِي (عَنْ) عَبْدِ خَيْرٍ زَائِدَةَ وَشَرِيكَ وَأَبُو عَوَانَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ الْحَارِثِ كُلُّهُمْ (عَنْ) عَبْدِ خَيْرٍ

وَذَكَرَ طَرَقَهُمْ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُسْرُو فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) الْمُبَارَكِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصِّيرْفِيِّ (عَنْ) أَبِي

مُحَمَّدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (عَنْ) الْحَافِظِ ابْنِ الْمُظَفَّرِ بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورَةَ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخَطِيبِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ رَشِيقٍ (عَنْ) جَعْفَرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) حَمَادِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي (عَنْ) أَبِي بَكْرِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ ثَابِتِ الْخَطِيبِ (عَنْ) أَبِي عَلِيٍّ

الْحَسَنِ بْنِ شَاذَانَ (عَنْ) عَبْدِ الْبَاقِي بْنِ نَافِعِ بْنِ مَرْزُوقِ الْقَاضِي (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مِقَاتِلٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ)

أَبِي مُطِيعٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَسَنِ بْنُ زِيَادٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو الحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے)

حضرت ”ابو الحسن محمد بن ابراہیم بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن شجاعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن

زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو الحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی

اسنادیوں ہے) حضرت ”حسین رضی اللہ عنہ“ سے انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”ابراہیم بن جراح رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے کہ ”انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا پھر فرمایا: جو رسول اکرم ﷺ کا وضو دیکھنا چاہتا ہو، وہ میرے اس وضو کو دیکھ لے۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابوبکر قاسم بن عیسیٰ عصار رضی اللہ عنہ“ سے (دمشق میں)، انہوں نے حضرت ”عبدالرحمن بن عبد الصمد بن شعیب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”شعیب بن اسحاق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں: یہی حدیث انہوں نے حضرت ”عبد خیر زائدہ رضی اللہ عنہ“ سے اور حضرت ”شریک رضی اللہ عنہ“ سے اور حضرت ”ابوعوانہ رضی اللہ عنہ“ سے اور حضرت ”جعفر بن حارث رضی اللہ عنہ“ سے، ان سب نے حضرت ”عبد خیر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے اور ان کے طرق بھی ذکر کئے ہیں۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو طنجی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد حسن بن علی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ ابن مظفر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو طنجی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن علی بن محمد خطیب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن رشیق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی حسن بن شاذان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الباقی بن نافع بن مرزوق قاضی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن مقاتل رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مطیع رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کے وضو جیسا وضو کر کے دکھایا ✽

336/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنِ) الصَّحَّاحِ بْنِ مُرَاجِمٍ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَعَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَّمَصْ ثَلَاثًا ثُمَّ اسْتَنَشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ

رَاعِيَهُ ثَلَاثًا وَأَخَذَ كَفًّا مِنَ الْمَاءِ فَصَبَّهُ عَلَى صَلَاحَتِهِ حَتَّى تَحَادَرَ الْمَاءُ مِنْ رَأْسِهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا صُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنيفہؒ“ حضرت ”خالد بن علقمہؒ“ سے، وہ حضرت ”عبد خیرؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”علیؒ“ کے بارے میں مروی ہے، انہوں نے پانی منگوایا، تین مرتبہ ہاتھ دھوئے، تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ک میں پانی چڑھایا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا، ایک چلو میں پانی لے کر اپنے سر کے بالوں سے خالی حصہ پر الاوہ پانی سر سے نیچے بہہ گیا، پھر آپ نے اپنے پاؤں دھوئے پھر فرمایا: یہ رسول اکرم ﷺ کا وضو ہے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) عبد الله بن عبيد الله بن شريح (عن) محمد بن غالب الواقفي (عن) سعيد ابن مسلمة بن هشام بن عبد الملك بن مروان (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني (عن) أحمد بن خازم (عن) عبيد الله بن موسى (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه غير أنه قال ثم أخذ بكفه اليمنى ماء فوضعه على رأسه حتى جعل يتحدر عليه ثم غسل رجليه ثلاثاً * (ورواہ) (عن) أبي أحمد بن ياسين بن النضر النيسابوري (عن) أبيه (عن) مصعب بن المقدم (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

(ورواہ) (عن) هارون ابن هشام الكسائي (عن) أبي حفص (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه * (ورواہ) (عن) محمد بن الحسن البزار (عن) بشر بن الوليد (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رضى الله عنهما * (ورواہ) (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن أحمد بن عبد الملك (عن) أحمد بن داود (عن) إسحاق بن يوسف الأزرق (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

(ورواہ) (عن) صالح بن أحمد بن أبي مقاتل (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى عبد الحميد الحماني (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

(ورواہ) (عن) أبيه وسعيد بن ذاكر كلاهما (عن) أحمد بن زهير (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه * (ورواہ) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) صالح بن منصور بن نصر الصغاني (عن) جده (عن) أبي مقاتل (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال قرأت في كتاب الحسين بن علي (عن) يحيى بن الحسن بن زياد (عن) الحسن (عن) أبي حنيفة رضى الله عنهما *

(ورواہ) (عن) علي بن الحسن (عن) محمد بن عبيد الهمداني (عن) القاسم ابن الحكم (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

(ورواہ) (عن) محمد بن الأشرس السلمي (عن) الجارود بن يزيد (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه مختصراً أن علي بن أبي طالب رضى الله عنه توضع ثلاثاً ثلاثاً *

(وأخرج) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي الحسن علي بن محمد بن عبيد (عن) علي بن عبد ربه (عن) أبيه (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رضى الله عنهما *

(وآخرجه) الحافظ الحسين بن محمد بن خسرو فی مسنده (عن) أبی الفضل بن خيرون (عن) خاله أبی علی (عن) أبی عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) القاسم بن زكريا (عن) أحمد بن عثمان بن حكيم (عن) عبيد الله بن موسى (عن) أبی حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وآخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشناني بإسناده المذكور إلى أبی حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حضرت ”عبد الله بن عبيد الله بن شريح رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن غالب واقفي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعيد ابن مسلمہ بن هشام بن عبد الملك بن مروان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعيد ہمدانی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن خازم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبيد الله بن موسى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس کے الفاظ یوں ہیں ”پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ میں کچھ پانی لیا اور اس کو اپنے سر پر ڈالا حتیٰ کہ وہ پانی سر سے نیچے بہ گیا، پھر انہوں نے اپنے پاؤں کو تین مرتبہ دھویا“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو احمد بن یاسین بن نصر نیشاپوری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”مصعب بن مقدم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”بارون ابن هشام کسائی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حفص رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن حسن بزار رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن ولید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن عبد الملك رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن داود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن یوسف ازرق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد بن ابو مقاتل رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ عبد الحمید حماني رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) انہوں نے اپنے والد سے اور حضرت ”سعید بن ذاکر رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”احمد بن زہیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن منصور بن نصر صفانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مقاتل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ کہتے ہیں میں نے حضرت ”حسین بن علی رحمہ اللہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”علی بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبید ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم ابن حکم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن اشرس سلمیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جارود بن یزید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ مختصر طور پر روایت کیا ہے کہ حضرت ”علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ“ نے تین تین مرتبہ وضو کیا۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسن علی بن محمد بن عبید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن عبد ربہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروثی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ابو فضل بن خیرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن زکریا رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عثمان بن حکیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید اللہ بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشانی رحمہ اللہ“ نے اپنی سابقہ اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ وضو کرنے کے بعد ستر کے مقام پر چھینٹا مارنا ✽

337/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ (عَنْ) مُجَاهِدٍ (عَنْ) رَجُلٍ مِنْ تَقِيفٍ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ أَوْ ابْنُ

(۲۲۷) اضرجه الحصفی فی ”مسند الامام“ (۵۴) وابو داود (۱۶۶) فی الطہارۃ والنسائی ۸۶:۱ فی الطہارۃ: باب النضج وابن ماجہ (۴۶۱) والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ ۱۶۱:۱ والحاکم فی ”المستدرک“ ۱۷۱:۱ واصلہ ۱۷۹:۴۔

الْحَكَمِ (عَنْ) أَبِيهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ حَفَنَةً مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَهُ فِي مَوَاضِعِ طَهْوَرِهِ
 ✨ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”منصور بن معتمرؒ“ اور حضرت ”مجاہدؒ“ سے اور وہ قبیلہ ثقیف کے ایک ”حکم“ یا ”ابن حکم“ نامی شخص کے حوالے سے، وہ اپنے ”والد بنی ثعلبہ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے وضو کیا اور پھر ایک لپ پانی لیا اور مقام طہارت پر (شرمگاہ کے مقام پر کپڑے پر) چھینٹا مارا۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن قدامة بن سيار الزاهد البلخي (عن) الليث بن مساور (عن) إسحاق بن يوسف الأزرق (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”محمد بن قدامة بن سيار زاهد بلخیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیث بن مساورؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن یوسف ازرقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ دیکھتا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک لازم کر دیتا ✽

338/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الزَّرَّادِ (عَنْ) تَمَّامٍ (عَنْ) جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ قُلْحًا اسْتَاكُوا فَلَوْلَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ
 ✨ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو الحسن علی بن حسین زرارہؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”جعفر ابن ابی طالبؒ“ سے مروی ہے، کچھ صحابہ کرام رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے، میں تمہارے دانت پیلے دیکھ رہا ہوں، مسواک کیا کرو، اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن إسحاق بن عثمان البخاری (عن) جمعة بن عبد الله (عن) أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) القاسم بن عباد (عن) محمد بن شوكة *

(وعن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام كلاهما (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وزاد) فيه مَالِي أَرَاكُمْ تَدْخُلُونَ عَلَى قُلْحًا *

(ورواه) (عن) حماد بن أحمد المروزي (عن) الوليد بن حماد (عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۳۳۸) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۴۱) والمصنف في "مسند الامام" (۴۸) وهذا الحديث في الاصل حديث العباس بن عبد المطلب: "كانوا يدخلون على النبي عليه وسلم" ورواه وابو يعلى (۶۷۱۰) والريثي في "نوائد ابی يعلى" (۱۲۲) والبخاری في "التاريخ الكبير" ۱۵۷:۲ والحاكم في "المستدرک" ۱۴۶:۱۔

(ورواہ) (عن) إسماعیل بن بشر (عن) مقاتل بن إبراهیم (عن) نوح ابن أبی مریم (عن) أبی حنیفۃ إلا أنه زاد فی آخره أو عند کل وضوء (وأخرجه) الحافظ أبو بکر أحمد بن محمد بن خالد بن خلی الکلاعی فی مسنده (عن) أبیه محمد بن خالد بن خلی (عن) أبیه خالد بن خلی (عن) محمد بن خالد الوهبی (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) علی بن محمد بن عبید (عن) محمد بن علی (عن) سعید بن سلیمان (عن) محمد بن الحسن الشیبانی (عن) أبی حنیفۃ (عن) أبی علی جعفر ابن محمد بن عبد اللہ بن علی صیقل (عن) تمام بن مسکین (عن) جعفر بن أبی طالب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد (عن) ابن عقدة (عن) محمد بن الحسن (عن) أحمد بن عبد الرحمن (عن) الحکم (عن) زفر (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُما * (عن) أبی الحسن الزرادی *

(قال) الحافظ ورواه الحسن بن زیاد (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (عن) أبی یعلی (عن) تمام (عن) جعفر * (ورواہ) عبد اللہ بن الزبیر (عن) أبی حنیفۃ (عن) أبی الحسن الزرادی (عن) تمام (عن) جعفر (ورواہ) الحافظ (عن) محمد ابن مخلد (عن) محمد بن الفضل (عن) سعید بن سلیمان (عن) محمد بن سلیمان (عن) محمد بن الحسن الشیبانی (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (عن) تمام (عن) جعفر (وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر فی مسنده (عن) أبی محمد یحیی بن محمد بن صاعد * (عن) شعیب بن أبوب (عن) أبی یحیی الحماني (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ * (ورواہ) الحافظ ابن المظفر من غیر طریق أبی حنیفۃ (عن) جماعة بعضهم (عن) عبد اللہ بن عباس (عن) أبیه وبعضهم (عن) عبد اللہ ابن عباس من غیر ذکر أبیه واللہ تعالی اعلم * (وأخرجه) محمد بن الحسن فی نسخه فرواه (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ * (وأخرجه) الحافظ أبو عبد اللہ بن خسرو فی مسنده

(عن) المبارک بن عبد الجبار الصیرفی (عن) أبی محمد الجوهری (عن) الحافظ محمد بن المظفر بإسناده المذکور إلى أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(وأخرجه) القاضي عمر الأثنانی (عن) یحیی بن إسماعیل الجریری (عن) الحسن بن إسماعیل الجریری (عن) علی بن یزید (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(ورواہ) ابن خسرو (عن) أبی طالب بن یوسف (عن) أبی محمد الجوهری (عن) أبی بکر الأبهری (عن) أبی عروبة الحرانی (عن) جدہ (عن) محمد بن الحسن الشیبانی (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُما (عن) أبی علی (عن) تمام (عن) جعفر الحدیث ولعلہ الصیقل *

(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

ثم قال محمد والسواک عندنا سنة لا ینبغی أن یتروک *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن اسحاق بن عثمان بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جموعہ

بن عبداللہؓ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمروؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؓ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”قاسم بن عبادؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکتؓ“ سے اور حضرت ”محمد بن رضوانؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلامؓ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔ اس روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ”کیا وجہ ہے میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے دانت پیلے دیکھ رہا ہوں اور تم میرے پاس داخل ہو رہے ہو“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؓ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حماد بن احمد مروزیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ولید بن حمادؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؓ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اسماعیل بن بشرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقاتل بن ابراہیمؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”نوح ابن ابومریمؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اس روایت کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے ”یا ہر وضو کے وقت“
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعیؓ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) اپنے والد حضرت ”محمد بن خالد بن خلیؓ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”خالد بن خلیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خالد وہبیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمدؓ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”علی بن محمد بن عبیدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن علیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن سلیمانؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

(انہوں نے حضرت ”ابوعلی جعفر ابن محمد بن عبداللہ بن علی صیقلؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”تمام بن مسکینؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن ابی طالبؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؓ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن عقدہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبدالرحمنؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکمؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ”ابو حسن زرارہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؓ“ کہتے ہیں حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؓ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعلیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفرؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؓ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبداللہ

بن زبیر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن زراد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”تمام رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد ابن مخلد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن فضل رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن سلیمان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلیمان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”تمام رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو محمد یحییٰ بن محمد بن صاعد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماتی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اور بھی کئی اسانید کے ہمراہ روایت کیا ہے، ان اسانید میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ کا ذکر نہیں ہے، ان میں کچھ اسانید حضرت ”عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ“ کے واسطے سے ان کے ”والد رضی اللہ عنہ“ تک پہنچتی ہیں اور کچھ میں ان کے ”والد رضی اللہ عنہ“ کا ذکر نہیں ہے (واللہ اعلم)

○ اس حدیث کو حضرت ”محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خروثی رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر اشثانی رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”یحییٰ بن اسماعیل جریری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن اسماعیل جریری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن یزید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”بن خروثی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوطالب بن یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر ابہری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعروہ حراتی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”دادا رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ”ابوعلی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”تمام رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر رضی اللہ عنہ“ (شاید کہ یہ صیقل ہیں) سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر فرمایا: ہمارے نزدیک مسواک سنت ہے اس کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔

☆ احرام والا مرد ہو یا عورت مسواک کر سکتے ہیں ☆

339/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَسْتَاكَ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے روایت کرتے ہیں ”حضرت ”ابراہیمؒ“ نے فرمایا: مرد اور خواتین احرام کی حالت میں (بھی) مسواک کیا کریں“

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد امام محمدؒ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا موقف ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے رسول اکرم ﷺ کو ایک ایک مرتبہ وضو کرتے دیکھا ☆

340/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ الثَّوْرِيِّ (عَنْ) زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ (عَنْ) ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”سفیان بن سعیدؒ“ اور حضرت ”زید بن اسلمؒ“ کے واسطے سے حضرت ”عطاء بن یسارؒ“ سے روایت کرتے ہیں ”حضرت ”ابن عباسؓ“ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو ایک ایک مرتبہ وضو کرتے ہوئے دیکھا (یعنی اعضائے وضو کو وضو کے دوران ایک ایک مرتبہ دھویا)

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خُسْرٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْحُسَيْنِ الْمُبَارَكِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ

الصِّرَفِيِّ (عَنْ) أَبِي الْفَرَجِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَثْمَانَ (عَنْ) يَعْقُوبَ بْنِ

الْحَسَنِ الْخَلَّالِ بِالْبَصْرَةِ (عَنْ) شُعَيْبِ بْنِ أَيُّوبَ (عَنْ) أَبِي يَعْقِبِ الْحَمَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو

حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو الفرج حسین بن علی بن عبد اللہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”

ابو حفص عمر بن احمد بن عثمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن حسن الخلالؒ“ سے (بصرہ میں)، انہوں نے حضرت ”شعیب

بن ایوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حمائیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ عورت بالوں پر مسح کرے، دوپٹے کے اوپر سے کیا مسح کافی نہیں ہے ☆

341/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَمَسَّحُ الْمَرْأَةُ عَلَى رَأْسِهَا عَلَى الشَّعْرِ

(۳۳۹) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۴۲) فِي الطَّهَارَةِ: بَابُ السَّوَالِ-

(۳۴۰) أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي "تَرْغِمِ مَعَانِي الْأَثَارِ" ۲۹: ۱ وَأَبُو دَاوُدَ (۱۰۹۵) وَابْنُ حِبَّانَ (۱۳۸) فِي الطَّهَارَةِ: بَابُ الْوَضُوءِ مَرَّةً

مَرَّةً وَالتِّرْمِذِيُّ (۴۲) فِي الطَّهَارَةِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَضُوءِ مَرَّةً-

وَلَا يَجْزِيهَا أَنْ تَمْسَحَ عَلَى خِمَارِهَا

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ کے ذریعے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابراہیمؒ“ نے ارشاد فرمایا: عورت اپنے سر کا مسح بالوں کے اوپر کرے، دوپٹے کے اوپر سے کرے گی تو اس کے لئے کافی نہیں ہے۔

(أخرجه) الإمام محمد ابن الحسن في الآثار (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی موقف حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کا ہے۔

✦ عورتیں بھی مردوں کی طرح سر کا مسح کریں ✦

342/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ لَا يَجْزِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَمْسَحَ عَلَى صِدْغِهَا حَتَّى تَمْسَحَ

بِرَأْسِهَا كَمَا يَمْسَحُ الرَّجُلُ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ کے واسطے سے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: عورت کے لئے کانوں کی صرف کنپیوں کا مسح کر لینا کافی نہیں ہے، بلکہ عورت بھی مرد کی طرح پورا مسح کرے

(أخرجه) محمد بن الحسن في الآثار (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا نَحْنُ فَنَقُولُ إِذَا مَسَحْتَ مَوْضِعَ الشَّعْرِ فَمَسَحْتَ مِنْ ذَلِكَ مِقْدَارَ ثَلَاثَةِ أَصَابِعٍ أَجْزَأُهَا وَأَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ تَمْسَحَ كَمَا يَمْسَحُ الرَّجُلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا: ہم یہ کہتے ہیں: جب عورت بالوں کی جگہ پر مسح کرے تو اگر تین انگلیوں کی مقدار میں مسح کر لے گی تو یہ اس کو کفایت کرے گا اور ہم یہ زیادہ بہتر سمجھتے ہیں کہ عورت بھی مرد کی طرح مسح کرے، حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کا یہی موقف ہے۔

✦ وضو کے دوران انگوٹھی کو حرکت دینی چاہئے ✦

343/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارِ (عَنْ) مَجْمَعِ بْنِ عَتَّابٍ (عَنْ) أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي

طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَحَرَكَ خَاتَمَهُ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”محمد بن یزید عطارؒ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ”

(۲۴۱) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۴۲) في الطهارة: باب وضوء المرأة ومسح الضمائر وابن أبي شيبة ۲۵:۱ في الطهارة: باب في المرأة تمسح على خمارها-

(۲۴۲) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۴۲) في الطهارة: باب وضوء المرأة ومسح الضمائر وقد تقدم-

(۲۴۳) أخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" ۵۷:۱ في الطهارة: باب تعريض الخاتم في الاصبع عند غسل اليدين-

جمع بن عتاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ان کے ”والد رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”علی رضی اللہ عنہ“ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، حضرت ”علی رضی اللہ عنہ“ نے وضو کے دوران اپنی انگلی کو حرکت دی۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعید (عن) محمد بن عبید بن عتبة (عن) محمد بن هشام (عن) خالد بن عبد الرحمن (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *
○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن عبید بن عتبہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن هشام رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالد بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

الفصل الثانی فیما یوجب الوضوء والتیمم وفی احکام الحدیث
دوسری فصل جن چیزوں سے وضو اور تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور حدیث کے احکام کے بیان میں
☆ بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا ☆

344/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ
☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں حضرت ”عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ“ سے مروی ہے انہوں نے ارشاد فرمایا: بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أبی عیبة القاسم بن خالد (عن) أبی نعیم الفضل بن دکین (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *
(ورواہ) (عن) محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ ((علی بن ابراہیم کلاهما (عن) یزید بن ہارون (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
(وأخرجه) الحسن بن زیاد فی مسنده (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو نعیم فضل بن دکین رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”یزید بن ہارون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

☀ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شور بے والا پکا ہوا گوشت کھایا، پھر نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھی ☀

345/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي الزُّبَيْرِ (عَنْ) جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مِرْقًا بِلَحْمٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

✦ ✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ابوزبیر رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”جابر رحمہ اللہ“ بیان کرتے

ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شور بے دار پکا ہوا گوشت کھایا پھر بغیر نیا وضو کئے نماز پڑھائی۔

(اخرجه) أبو محمد البخاري (عن) صالح بن أحمد القيراطي (عن) أحمد بن خالد بن عمرو الحمصي (عن) أبيه

(عن) عيسى بن يزيد (عن) الأبيض بن الأغر (عن) أبي حنيفة *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن احمد قیراطی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن خالد بن

عمرو حمصی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن یزید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابیض بن

اغر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ جسم پر خون لگ جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، بس خون کو دھولیا جائے ☀

346/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّجُلِ يَذْبَحُ شَاةً وَهُوَ عَلَى وُضوءٍ فَيُصِيبُ الدَّمَ

عَلَى يَدِهِ قَالَ يَغْسِلُ مَا يُصِيبُهُ وَلَا يُعِيدُ الْوُضوءَ

✦ ✦ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ کہتے ہیں میں نے حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو با وضو حالت

میں بکری ذبح کرتا ہے پھر اس کے ہاتھوں پر خون لگ جاتا ہے (کیا اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟) انہوں نے فرمایا: جہاں خون لگا ہو وہ

جگہ دھولے اسے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رحمه الله *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

☀ وضو کرنے کے بعد کپڑے کے ساتھ چہرہ صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ☀

347/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ فَيَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالثَّوْبِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ

(٢٤٥) أخرجہ المصنفی فی ”مسند الامام“ (٤٧) وابو یعلیٰ (١٩٦٣) واحمد ٣: ٢٠٤، وعبد الرزاق (٦٣٩) وابو داود

(١٩١) فی الطہارۃ: باب فی ترک الوضوء مما مست النار والبرقی فی ”السنن الکبریٰ“ ١: ١٥٦۔

(٢٤٦) أخرجہ محمد بن الحسن التیمیانی فی ”الآثار“ (١٥٨) فی الصلاة: باب ما یعاد من الصلاة وما یکره منہا، وابن

ابی نحبۃ ٢٠٠: ١ فی الطہارات: باب الرجل ینزع أیتوا من ذلك ام لا! وعبد الرزاق ١: ١٢٥ فی الطہارۃ: باب من اللحم

التيء والدّم۔

قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ اغْتَسَلَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ يَقُومُ حَتَّى يَجْفَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے) ایک ایسے آدمی کے بارے میں مسئلہ پوچھا جو وضو کرتا ہے اور پھر اپنا چہرہ کپڑے کے ساتھ صاف کر لیتا ہے (کیا اس کے لئے یہ عمل جائز ہے؟)۔ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تم انتہائی ٹھنڈی رات میں غسل کرو تو تم کھڑے ہو کر اس کے خشک ہونے کا انتظار کرتے رہو گے؟

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا بھی یہی موقف ہے۔

✦ بال یا ناخن کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ✦

348/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَقْصُ أَظْفَارَهُ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ قَالَ يُمْرُ عَلَيْهِ الْمَاءُ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابراہیمؒ“ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو (وضو کی حالت میں) اپنے ناخن کاٹے یا اپنے بال کٹوائے (کیا اس کا وضو ٹوٹ گیا؟) انہوں نے فرمایا: وہ ان پر پانی بہا لے۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَسَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ رُبَّمَا قَصَصْتُ أَظْفَارِي وَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي وَلَمْ أَصِبْهُ بِالْمَاءِ حَتَّى أَصْلِيَ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

پھر حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا: میں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ”میں بعض اوقات ناخن تراشنے اور بال کٹوانے کے بعد پانی کو چھوئے بنا ہی نماز پڑھ لیتا ہوں۔“ پھر حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور یہی

(۴۴۷) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۲۹) في الطهارة: باب مسح الوجه بالمنديل وقص الشارب وعبد الرزاق (۷۰۷) في الطهارة: باب المسح بالمنديل وابن أبي شيبة (۱۵۰:۱) في الطهارة: باب من كره المنديل -

(۴۴۸) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۴۰) في الطهارة: باب مسح الوجه بالمنديل وقص الشارب وعبد الرزاق (۴۶۳) في الطهارة: باب قص الشارب وتقليم الأظفار وابن أبي شيبة (۵۳:۱) في الطهارة: باب من قال: بعد الوضوء ومن قال: يجزى عليه الماء -

موقف حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ کا اور حضرت ”حسن بصریؒ“ کا ہے۔

✽ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ✽

349/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرَحْبِيلٍ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ فِيمَا مَسَّتِ

النَّارُ وَضُوءٌ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو عبد الرحمن بن شرحبیلؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں حضرت ”ابو ہریرہؓ“ نے ارشاد فرمایا اس چیز کو کھا کر وضو کرنے کی حاجت نہیں ہے جس کو آگ پر پکایا گیا ہو۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ (عَنْ) يَعْقُوبَ بْنِ يُونُسَ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيٍّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباسؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن یوسف بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن علی بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ منہ بھر کر قے آئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس سے کم قے سے وضو نہیں ٹوٹتا ✽

350/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَلَسْتَ مَلَأَ قَيْكَ فَاعِدْ وَضُوءَكَ وَإِذَا كَانَ أَقْلَ مِنْ مَلَأَ

فَيْكَ فَلَا تُعِدْ وَضُوءَكَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) جب تجھے منہ بھر کر قے آئے تو تو اپنا وضو لوٹا لے اور جب منہ بھر سے کم ہو تو وضو لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا: یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا مذہب ہے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

✽ رسول اکرم ﷺ روزے کی حالت میں اپنی ازواج کا بوسہ لے کر، نیا وضو نہیں کرتے تھے ✽

351/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ (عَنْ) أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ نِسَاءَهُ فِي رَمَضَانَ وَمَا يُجَدِّدُ وَضُوءًا

(۲۵۰) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَارِ“ (۲۰) وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (۵۲۰) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُنَى وَالْقُلَى وَأَبْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۴: ۴۰۱ فِي الطَّرِيقَاتِ: بَابُ فِي الْقُلَى الْوُضُوءِ -

(۲۵۱) أَخْرَجَهُ ابْنُ جُرَيْرٍ الطَّبْرِيُّ فِي ”التَّفْسِيرِ“ ۱۰: ۸۰۴ (۹۶۳۸) وَالْعُثْمَانِيُّ فِي ”إِعْلَاءِ السَّنَنِ“ ۱۱: ۱۵۸ (۱۳۰) -

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”سلمان بن یسارؒ“ کے حوالے سے، ام المؤمنین سیدہ ”ام سلمہؓ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ ماہ رمضان میں (روزے کی حالت میں) اپنی ازواج کا بوسہ لے لیا کرتے تھے لیکن آپ ﷺ نیا وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) أبي سعيد البصري عن الحارث (عن) علي بن منصور الجرجاني (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوسعید بصریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حارث بن یسارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن منصور جرجانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✦ عورت بوسہ لے تو مرد کا وضو ٹوٹ جاتا ہے تاہم وہ عورت محرمات میں سے ہو تو نہیں ٹوٹتا ✦

352/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَقْدُمُ مِنَ السَّفَرِ فَتَقْبَلُهُ عَمَّتُهُ أَوْ خَالَتُهُ أَوْ امْرَأَةً مِمَّنْ يُحَرِّمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا قَالَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ إِذَا قَبَّلَ مَنْ يُحَرِّمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا فَمَا إِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحَدِّثِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ابراہیمؒ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو سفر سے واپس آئے، تو اس کی خالہ یا اس کی پھوپھی یا کوئی بھی ایسی عورت جس کے اوپر ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے، وہ اس کا بوسہ لے (کیا اس سے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟) انہوں نے فرمایا: جب کوئی ایسی خاتون جسکے ساتھ ہمیشہ کے لئے اس کا نکاح حرام ہے بوسہ لے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا لیکن جب ایسی عورت اس کا بوسہ لے جس کے ساتھ نکاح حلال ہے تو اس پر وضو لازم ہو جاتا ہے یہ وضو ٹوٹنے کے ہی قائم مقام ہے۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال وهو قول إبراهيم ولسنا نأخذ به ولا نرى في القبلة وضوءاً على حال إلا أن يمدى فيجب للمدى عليه الوضوء وهو قول أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن بن یسارؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر فرمایا: یہ حضرت ”ابراہیمؒ“ کا مذہب ہے، ہم اس کو نہیں اپناتے، اور بوسہ کو کسی بھی حال میں ناقض وضو نہیں سمجھتے البتہ اگر اس کی وجہ سے مذی خارج ہو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا یہی مذہب ہے۔

✦ رسول اکرم ﷺ ازواج کا بوسہ لیتے، لیکن نیا وضو نہ کرتے ✦

353/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطِيَّةَ بْنِ رَوْحٍ الْهَمْدَانِيِّ الْكُوفِيِّ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ (عَنْ) حَفْصَةَ

(۲۵۲) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۲۱) في الطهارة: باب ما ينقض الوضوء من القبلة والقلس وعبد الرزاق (۵۰۲) في الطهارة: باب الوضوء من القبلة والتمس والمباعدة-

رُوحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَقْبَلُنِي وَلَا يُحَدِّثُ وَضُوءاً

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”عطیہ بن روق ہمدانی کو فیؒ“ کے ذریعے حضرت ”ابراہیم بن یزید تمیمیؒ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ام المومنین سیدہ ”سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا“ فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ نماز کے لئے وضو کر لیتے پھر میرا ہوسہ لیتے لیکن پھر آپ دوبارہ وضو نہ کرتے۔

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي عبد الله محمد بن مخلد (عن) محمد بن الجارود (عن) يحيى بن نصر بن حاجب (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر (عن) أحمد بن محمد بن الحسين (عن) هارون بن موسى الأشثاني (عن) يحيى بن نصر بن حاجب (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں ”ابو عبد اللہ محمد بن مخلدؒ“ سے، حضرت ”محمد بن جارودؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن نصر بن حاجبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن حسینؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہارون بن موسیٰ اشثانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن نصر بن حاجبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✦ صحابہ کرام تھوڑا بہت قرآن بے وضو پڑھ لیا کرتے تھے ✦

354/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (وَعَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ أَحَدَهُمْ جُزْءًا مِنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں اور حضرت ”سعید بن جبیرؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام تھوڑا بہت قرآن بغیر وضو پڑھ لیا کرتے تھے۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة قال محمد وبه نأخذ لا نرى به بأساً وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ حضرت

(٢٥٣) أخرجہ الدار قطنی فی "السنن" ٢٢:٤٩٥ فی الطہارۃ: ما ینفض الوضوء وما روی فی الملامۃ والقبلة والبیہقی فی "الخلافات" ٢٨١:١۔

(٢٥٤) أخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (٢٧٨) فی الجنائز: باب القراءة فی المصامم والجنب وعبد الرزاق (١٣١٦) فی الطہارۃ: باب القراءة علی غیر وضوء وابن ابی شیبہ ١٠٣:١ فی الطہارۃ: باب فی الرجل یقرأ القرآن وهو غیر طاهر والبیہقی فی "السنن الكبرى" ٩٠:١ فی الطہارۃ: باب قراءة بعد الحديث۔

امام ”محمد ﷺ“ فرماتے ہیں: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کا یہی مذہب ہے۔

✽ ان چار افراد کا ذکر جو قرآن کا ایک حرف بھی نہیں پڑھ سکتے ✽

355/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَرْبَعَةٌ لَا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ آيَةً أَوْ نَحْوَهَا الْجُنُبُ وَالَّذِي عَلَى

الْغَائِطِ وَالَّذِي يُجَامِعُ وَفِي الْحَمَامِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“

نے ارشاد فرمایا: چار شخص ایسے ہیں جو قرآن کریم کی ایک آیت بھی نہیں پڑھ سکتے ○ جنبی ○ وہ شخص جو قضائے حاجت کر چکا ہو ○ وہ شخص جو اپنی بیوی سے جماع کر چکا ہو ○ حمام کے اندر (حمام سے مراد کوئی بھی نہانے کی جگہ ہے)

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ اپنی ازواج کا بوسہ لیا کرتے تھے، لیکن نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھا دیتے تھے ✽

356/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) هِشَامٍ (عَنْ) الزُّهْرِيِّ (عَنْ) عُرْوَةَ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ وَلَا يُجَدِّدُ وَضُوءًا وَيُصَلِّي

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ہشام رحمہ اللہ“ کے حوالے سے حضرت ”زہری رحمہ اللہ“ کے ذریعے

حضرت ”عروہ رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، ام المومنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ فرماتی ہیں، رسول اکرم ﷺ ہمارا بوسہ لے لیا کرتے تھے لیکن نیا وضو کئے بغیر آپ نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) الْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

(عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَمِّهِ (عَنْ) الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس احمد بن محمد بن

سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”چچا رحمہ اللہ“ سے، انہوں

نے حضرت ”حسین بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت

کیا ہے۔

(۲۵۵) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَارِ“ (۲۸۲) فِي الْجَنَازَاتِ: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَامِ وَالْجُنُبِ وَابْنُ أَبِي

نُبَيْةٍ ۱۱۴:۱ فِي الطَّرَافَاتِ: بَابُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ وَلَوْ عَلَى الْخَلَاءِ أَوْ لَوْ يَجَامِعُ -

(۲۵۶) أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي نُبَيْةٍ (۱۸۵) فِي الطَّرَافَاتِ: بَابُ مَنْ قَالَ: لَيْسَ فِي الْقِبْلَةِ وَضُوءٌ وَابْنُ مَاجَةَ (۵۰۲) وَأَسْمَاءُ بْنُ

رَافِعٍ فِي ”السَّنَدِ“ ۹۹:۲ (۲۳) وَأَحْمَدُ ۲۱۰:۶ وَابْنُ دَاوُدَ (۱۸۱) -

☆ ایسی کوئی بھی چیز لپیٹے بغیر بیت الخلاء میں نہ لے جائیں، جس پر قرآنی آیات درج ہوں ☆

357/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَبُولُ وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنَ الدَّرَاهِمِ فِيهَا كِتَابٌ

يَعْنِي الْقُرْآنَ فَكَرِهَهُ وَقَالَ يَكُونُ فِي هِمَيَانٍ أَوْ فِي مَصْرُورَةٍ أَحْسَنَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابراہیمؒ“ کا یہ قول نقل کرتے

ہیں کہ ان سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو پیشاب کر رہا ہو اور اس کے پاس ایسا درہم موجود ہو جس کے اندر قرآن پاک کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہو (کیا ایسا کرنا جائز ہے؟) حضرت ”ابراہیمؒ“ نے اس کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا: بہتر یہ ہے کہ وہ درہم کسی تھیلی میں یا کسی چیز میں لپیٹا ہوا ہو۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَيَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا وَفِيهَا الْقُرْآنُ بِيَدِهِ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ یہ قول حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا ہے، انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ (ایسی حالت میں) ایسی چیز کو ہاتھ میں پکڑا جائے جس میں قرآن کریم تحریر ہو۔

☆ نماز میں قہقہہ لگانے والے صحابیوں کی نماز اور وضو ٹوٹ گئے ☆

358/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ (عَنْ) الْحَسَنِ (عَنْ) مَعْبُدِ بْنِ صَبِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَأَقْبَلَ أَعْمَى يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَوَقَعَ فِي زَبْتَةٍ فَضَحَكَ بَعْضُ الْقَوْمِ حَتَّى قَهَقَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ قَهَقَهُ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”منصور بن زاذانؒ“ کے حوالے سے حضرت ”حسنؒ“ سے

روایت کرتے ہیں، وہ حضرت ”معبد بن صبیحؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نماز میں تھے، اسی حالت میں ایک ناپینا شخص نماز پڑھنے کے لئے آیا، وہ ایک گڑھے میں گر گیا، کچھ لوگ ہنس پڑے حتیٰ کہ ان کا قہقہہ نکل گیا، جب رسول اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قہقہہ لگایا وہ اپنا وضو بھی لوٹائے اور نماز بھی لوٹائے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) شُعَيْبِ بْنِ أَيُّوبَ (عَنْ) أَبِي يَحْيَى

الْحِمَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(۲۵۷) أخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (۳۶) فی الطہارة: باب ابواب البرائیم وغیرہا وعبد الرزاق

(۱۲۴۱) فی الطہارة: باب من المصنوب والمرام التي فیہا القرآن واین ابی شیبہ ۱۱۲:۱ فی الطہارات: باب فی ان دخل

یدخل الخلاء ومعه المرام-

(۲۵۸) أخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (۱۶۴) فی الصلاة: باب القرقرة فی الصلاة وما یکره

فیہا والدارقطنی فی ”السنن“ ۱۶۶:۱ (۱۶۷) وعبد الرزاق (۲۷۶۰) فی الصلاة: باب الضحک والتبسم فی الصلاة-

(ورواہ) (عن) ابن عقدہ (عن) إسماعیل بن محمد (عن) مکی بن إبراهيم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
 (قال) الحافظ رواه أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عن معبد وحدثنا ابن عقدہ (عن) محمود بن
 علی (عن) المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ (عن) منصور (عن) الحسن (عن معبد) ثم قال الحافظ وقد روى (عن) معقل
 بن يسار وهو غلط *

(وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) إسماعیل بن محمد بن أبي كثير (عن) مکی بن إبراهيم (عن)
 أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) أحمد بن بكير بن خالد (عن) عبد الله بن عمر بن أبان (عن) أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) ابن خسرو فی مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) خاله أبي علي (عن) أبي عبد الله بن دوست
 العلاف (عن) القاضي عمر بن الحسن الأشناني بإسناديه إلى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) ابن خسرو أيضاً (عن) أبي القاسم بن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن الخلال (عن) عبد الرحمن
 بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم بن خنيس (عن) محمد بن شعاع (عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحسن بن زياد فی مسنده (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الإمام محمد ابن الحسن فی الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمۃ اللہ علیہ“
 سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماني رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو
 حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن
 عقدہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”إسماعیل بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن إبراهيم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام
 اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حضرت ”اسد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے
 ، انہوں نے حضرت ”معبد رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے

○ اور ہمیں حضرت ”ابن عقدہ رحمۃ اللہ علیہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”محمود بن علی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”
 مقرئ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منصور رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”
 حسن رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”معبد رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس کے بعد حضرت ”حافظ طلحہ رحمۃ اللہ علیہ“ نے فرمایا: یہ حدیث حضرت ”معقل بن یسار رحمۃ اللہ علیہ“ سے مروی ہے، لیکن ان کی یہ بات درست نہیں

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”اسماعیل بن محمد بن ابوبکر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانی رحمہ اللہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن یحییٰ بن خالد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن عمر بن ابان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ابوفضل بن خیرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابوعلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبداللہ بن دوست علاف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوقاسم بن احمد بن عمر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن حسن خلال رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالرحمن بن عمر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بن حمیس رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں نقل کیا ہے۔

☀ جو نماز میں زور سے ہنسنے، وہ وضو بھی دوبارہ کرے، نماز بھی دوبارہ پڑھے اور توبہ بھی کرے ☀

359/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِسْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُقَهِّقُهُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ يُعِيدُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ

وَيَسْتَغْفِرُ فَإِنَّهُ أَشَدُّ الْحَدَثِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے ایسے

شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنسنے (اس کی نماز اور وضو کے بارے میں کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: وہ وضو بھی دوبارہ کرے، نماز بھی دوبارہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار بھی کرے، کیونکہ یہ بہت سخت حدت ہے۔

(أَخْرَجَهُ) مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر فرمایا: ہم

اسی پر عمل کرتے ہیں اور یہی حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کا موقف ہے۔

(۲۵۹) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ فِي ”الْأَثَارِ“ (۱۶۵) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الْقِرْقَرَةِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَكْرَهُ فِيهَا وَ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ (۲۷۶) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الضَّحْكَ وَالتَّبَسُّمِ فِي الصَّلَاةِ وَابْنُ أَبِي نَبِيَّةٍ ۲: ۲۸۸ فِي الصَّلَاةِ: بَابُ مَنْ كَانَ

يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ

✽ جو جنابت یا حیض کا غسل نہیں کر سکتا، وہ تیمم کر لے ✽

360/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرِيضِ لَا يَسْتَطِيعُ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ أَوْ الْحَيْضِ قَالَ يَتِيمَمُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابراہیمؒ“ سے ایسے مریض کے بارے میں پوچھا گیا جو جنابت یا حیض کا غسل نہیں کر سکتا (وہ کیا کرے؟) آپ نے فرمایا: وہ تیمم کر لے۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا موقف ہے۔

✽ آلہ تناسل کو ہاتھ لگنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ✽

361/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَيُّوبَ بْنِ عُتْبَةَ قَاضِي الْيَمَامَةِ (عَنْ) قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْ جَسَدِكَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ایوب بن عتبہ قاضی یمامہؒ“ کے حوالے سے حضرت ”قیس بن عقیقؒ“ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے ”والد اللہؒ“ نے یہ بتایا کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: کیا آلہ تناسل کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بھی تو تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيِّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خَسْرُو (عَنْ) الْمُبَارَكِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصِّيرَفِيِّ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ الْفَارَسِيِّ (عَنْ) الْحَافِظِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُظَفَّرِ بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورِ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اشادیوں ہے) حضرت ”علی بن احمد بن سلیمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حجاج حضرمیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”معبدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبد اللہ حسین بن محمد بن خروطیؒ“ نے حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”

۳۶۰) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۲۸) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ الْوَضُوءِ لِمَنْ بِهِ قُرُوحٌ أَوْ جَدَرٌ أَوْ خَرَجَ -

(۳۶۱) أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي "شرح معاني الآثار" ۷۵: ۱ واصلہ ۲۴: ۴ وعبد الرزاق (۴۶۶) وابن ماجه (۴۸۲) وابن الجارود في "المستقى" (۲۰) وابو نعیم في "الحلیة" ۱۰۲: ۷ وفی "تاریخ اصفہان" ۲: ۲۵۲ -

ابو محمد فارسی رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ آلہ تناسل کو ہاتھ لگنا یونہی ہے جیسے اپنے جسم کے کسی دوسرے عضو کو ہاتھ لگا ہو، اس سے وضو نہیں ٹوٹتا ✽

362/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَسِّ الذَّكَرِ أَنَّهُ

قَالَ مَا أَبَالِي إِنِّي أَمَسَّهُ أَمْ طَرَفَ أَنْفِي

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”حماد رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے حضرت ”ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ کے ذریعے حضرت ”

علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ“ سے آلہ تناسل کے چھونے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں (یعنی علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: مجھے اس بات میں کوئی فرق نہیں لگتا کہ میں آلہ تناسل کو چھوؤں یا اپنے ناک کے کنارے کو ہاتھ لگا لوں۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے آثار میں نقل کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کا موقف ہے۔

✽ آلہ تناسل اگر پلید ہے تو ویسے ہی کاٹ دینا چاہیے ✽

363/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ

مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ إِنْ كَانَ نَجَسًا فَأَقْطَعَهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ رضی اللہ عنہ حضرت ”حماد رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے حضرت ”ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ کے ذریعے

حضرت ”عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں ان سے آلہ تناسل کو ہاتھ لگانے کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں مسئلہ پوچھا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ (آلہ تناسل) پلید ہے تو اس کو ویسے ہی کاٹ ڈالو۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

(۳۶۳) (أَخْرَجَهُ) مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَارِ“ (۲۲) فِي الطَّهْرَةِ: بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وَفِي ”الْمَوْطَأِ“ (۱۸) (۲۶) وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۱۶۵:۱ فِي الطَّهْرَةِ: بَابُ مَنْ كَانَ لَا يَرَى فِيهِ الْوُضُوءَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (۴۲۸) فِي الطَّهْرَةِ: بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ -

(۳۶۳) (أَخْرَجَهُ) مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَارِ“ (۲۳) فِي الطَّهْرَةِ: بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وَفِي ”الْمَوْطَأِ“ (۱۹) (۴۲۰) وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۱۶۴:۱ فِي الطَّهْرَةِ: بَابُ مَنْ كَانَ لَا يَرَى فِيهِ الْوُضُوءَ -

✽ پیشاب کرتے وقت اس کے چھینٹوں سے بچنے کی کوشش کرنا سنت ہے ✽

364/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُؤُولُ قَائِمًا قَالَ إِنَّهُي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَتَفْتَحُجَّ ثُمَّ بَالَ قَائِمًا فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ حَتَّى رَأَيْنَا تَفْتَحُجَّهُ إِشْفَاقًا مِنَ الْبَوْلِ ✽ ✽ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "حماد رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں "حضرت "ابراہیم رحمہ اللہ" سے ایسے شخص کے بارے میں مسئلہ پوچھا گیا جو کھڑے ہو کر پیشاب کرے، انہوں نے ارشاد فرمایا: رسول اکرم ﷺ ایک قوم کے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر پہنچے، آپ ﷺ کے صحابہ کرام بھی آپ کے ہمراہ تھے، آپ ﷺ نے ٹانگیں پھیلائیں اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا، آپ کے بعض صحابہ فرماتے ہیں: ہم نے دیکھا ہے کہ آپ کا ٹانگیں پھیلا کر پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچنے کے لئے تھا۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن رحمہ اللہ" نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" کے حوالے سے آثار میں نقل کیا ہے۔

✽ دودھ پینے کے بعد نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ✽

365/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَعَمَضَ مَضْمَضًا وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأَ ✽ ✽ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "عدی بن ثابت رحمہ اللہ" کے ذریعے حضرت "سعید بن جبیر رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں "حضرت "ابن عباس رحمہ اللہ" نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے دودھ پیا، پھر کلی کی، پھر نماز پڑھائی آپ ﷺ نے وضو دوبارہ نہیں کیا۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاري (عن) صالح بن أبي رميح (عن) يحيى بن خالد بن المهلب (عن) محمد بن المنشدر أبي سعيد الصغاني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد بخاری رحمہ اللہ" نے حضرت "صالح بن ابی رمیح رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "یحییٰ بن خالد بن مہلب رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن منشد ابو سعید صغانی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے بھنا ہوا گوشت کھایا اور نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھی ✽

366/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ) شُرَحْبِيلٍ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۳۶۶) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۲۷) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ ابْوَالِ بَرَانِمِ وَغَيْرِهَا وَمُسْلِمٌ (۲۷۳) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ الْمَسْمُوعِ عَلَى الْخَفِيفِ وَابُو دَاوُدَ (۲۳) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا - (۳۶۵) (أَخْرَجَهُ الْمُصَلِّفِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْأَمَامِ" (۶۱) وَابُو يَعْلَى (۲۶۱۸) وَابُو حَمْدٍ (۲۲۳:۱) وَابُو بَخْرٍ (۵۶۰۹) فِي الْأَثَرِ: بَابُ شَرِبِ اللَّبَنِ وَابْنُ مَاجَةَ (۴۹۸) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ الْمَضْمُضَةِ مِنْ شَرِبِ اللَّبَنِ وَابُو بَكْرِ فِي "السَّنَنِ الْكُبْرَى" ۱: ۱۵۹ -

(عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَكَلَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا مَشْوِيًّا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ وَقَمَهُ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ) * حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”داؤد بن عبد الرحمنؒ“ کے حوالے سے حضرت ”شرحبیلؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابوسعید خدریؒ“ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ان کے ہاں بھنا ہوا گوشت کھایا پھر صرف اپنے ہاتھ دھوئے اور منہ دھویا اور نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھائی۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ خُسْرٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنِ) الْمُبَارَكِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصِّرَفِيِّ (عَنِ) أَبِي مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ (عَنِ) أَبِي الْحُسَيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُظْفَرِ (عَنِ) أَبِي سَعِيدٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَصْمَةَ بْنِ وَكَيْعٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ أَبِي (عَنِ) أَحْمَدَ بْنِ الْخَضِرِ (عَنِ) حَمَادِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنِ) مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ (عَنِ) أَبِي عَمْرٍو نَعِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْمُرَوَّزِيِّ (عَنِ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عَمْرُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْنَانِيُّ (عَنِ) جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مِرْوَانَ (عَنِ) أَبِيهِ (عَنِ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ (عَنِ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

وَرَوَاهُ) أَيْضًا (عَنِ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ الْقَاضِي (عَنِ) مَكِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنِ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْأَنْصَارِيُّ (عَنِ) الْقَاضِي أَبِي الْقَاسِمِ عَلِيِّ بْنِ حَسَنِ التَّنُوخِيِّ (عَنِ) أَبِي الْحَسَنِ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ الْأَزْرَقِ (عَنِ) عَمَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بَهْلُولَ (عَنِ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ الْقَاضِي (عَنِ) مَكِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنِ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ حسین بن محمد ابن خسروؒ“ نے (اپنی مسند میں ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) ”حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین محمد بن مظفرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوسعید احمد بن محمد ابن عاصمہ بن وکیعؒ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ”والدؒ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”احمد بن خضرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابو جمیلہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عمرو نعیم بن عمرو مروزیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوالحسن اشنانیؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”جعفر بن محمد بن مروانؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوالحسن اشنانیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اسماعیل بن محمد بن ابو کثیر قاضیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم

(۳۶۶) اُخْرِجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَرِ“ (۱۷) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتْ النَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي ”

الْكَبِيرِ“ ۴۴۵: ۴۶-۴۷ واورده السَّيْبَانِيُّ فِي ”مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ“ ۲۵۴: ۱-۲

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”قاضی ابوقاسم علی بن حسن تنوخی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن احمد بن یوسف ازرق رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”اسماعیل بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں بھنا ہوا گوشت کھایا، نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھی ☆

367/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ أَبِي عَلِيٍّ (عَنْ شَرَحْبِيلٍ (عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَاتَيْتُهُ بِلَحْمٍ قَدْ شَوِيَ فَطَعَمَ مِنْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَعَسَلَ كَفِّهِ ثُمَّ تَمَضَّمَصْ وَصَلَّى وَلَمْ يُحْدِثْ وَضُوءاً

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”ابو علی رحمۃ اللہ علیہ“ کے واسطے سے حضرت ”شرحبیل رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: میرے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے آپ کی بارگاہ میں بھنا ہوا گوشت پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھایا، پھر پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں کو دھویا پھر کلی کی، پھر نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیا وضو نہیں کیا۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خُسْرُو فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ أَبِي طَالِبِ بْنِ يَوْسُفَ (عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ (عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْأُبْهَرِيِّ (عَنْ أَبِي عُرْوَةَ الْحَرَانِيِّ (عَنْ جَدِّهِ عَمْرُو بْنِ أَبِي عَمْرُو (عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ (عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (وَأَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَاذَانَ (عَنْ شَرَحْبِيلٍ *

وَأَخْرَجَهُ) أَيْضًا فِي نَسَخَتِهِ فَرَوَاهُ (عَنْ أَبِي عَلِيٍّ (عَنْ شَرَحْبِيلٍ *
وَمَرَّةً أُخْرَى (عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَاذَانَ (عَنْ شَرَحْبِيلٍ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خروہی رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوطالب بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابومحمد جوہری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر ابہری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعروہ حرانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”عمرو بن ابو عمرو رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ”عبدالرحمن بن زاذان رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شرحبیل رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن رحمہ اللہ" نے اپنے نسخہ میں حضرت "ابوعلی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "شرحبیل رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے اور دوسری مرتبہ انہوں نے یہی حدیث حضرت "عبدالرحمن بن زاذان رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "شرحبیل رحمہ اللہ" سے روایت کی ہے۔

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہوئی ران کھائی اور نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھی ✽

368/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) شَيْبَةَ بْنِ الْمُسَاوِرِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةٍ إِذْ سِيلَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اتَّوَضَّأَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرْنِيُّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَمَّتِهِ صَفِيَّةَ ابْنَةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَرَّبَتْ لَهُ مِنْ كَتِفٍ بَارِدٍ فَطَعَمَ مِنْهَا وَلَمْ يُحَدِّثْ وَضُوءًا

✽ حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "شیبہ بن مساور رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں حضرت "عدی بن ارطاة رحمہ اللہ" کے پاس موجود تھا، حضرت "حسن بصری رحمہ اللہ" سے پوچھا گیا: کیا ہم آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کریں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر حضرت "بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ" نے کہا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی سیدہ "صفیہ بنت عبدالمطلب رحمہا اللہ" کے پاس تشریف لے گئے، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بھی ہوئی ٹھنڈی ران پیش کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ران میں سے کھایا لیکن نیا وضو نہیں کیا۔

(أخرجه) محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد بن الحسن وبقول بكر ابن عبد الله المزني ناخذ وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن رحمہ اللہ" نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ" کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت "محمد بن حسن رحمہ اللہ" نے کہا: ہم حضرت "بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ" کا موقف اپناتے ہیں اور یہی حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ" کا موقف ہے۔

✽ جس کا وضو نہ ٹوٹا ہو، اس کے وضو کا بیان ✽

369/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ (عَنْ) أَبِي مَاجِدٍ الْحَنْفِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ قَعُودٌ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ أَقْبَلُوا بِجَفْنَةٍ وَقَلَّةٍ مِنْ مَاءٍ مِنْ بَابِ الْفِيلِ نَحُونًا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنِّي لَا أَرَاكُمْ تَرَادُّونَ بِهَذِهِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَجَلْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَادُبَةً كَانَتْ فِي الْحَيِّ فَوُضِعَتْ فَطَعَمَ مِنْهَا وَشَرِبَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَلَهُمَا وَمَسَحَ

(۳۶۸) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (۱۸) في الطهارة: باب الوضوء مما غيرت النار و أبو يعلى (۷۱۱۵) والطبرانی في "الكبير" (۳۲۱:۲۴) (۸۰۸) وأوردته الريشمي في "مجمع الزوائد" (۲۵۳:۱) -

(۳۶۹) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (۱۹) في الطهارة: باب الوضوء مما غيرت النار و عبد الرزاق (۶۵۰) في الطهارة: باب من قال لا يتوضأ مما مسست النار و ابن أبي شيبه (۴۹:۱) في الطهارة: باب من كان لا يتوضأ مما مسست النار و الطبرانی في " (۹۳۲۴) -

وَجْهَهُ وَذَرَاغِيهِ بِلَالٍ يَدِيهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحَدِّثْ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”یحییٰ بن عبداللہ تیمیؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابوماجد حنفیؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: ایک دفعہ ہم مسجد کے اندر حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ کے ہمراہ موجود تھے، کہ کچھ لوگ ایک تھال اور پانی کا ایک مٹکا باب الفیل سے ہماری جانب لے کر آئے، حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ نے کہا: میں تمہیں نہیں دیکھ رہا کہ تم اس کی جانب متوجہ ہو رہے ہو (یعنی تم لوگ وضو نہیں کر رہے، اس کی وجہ کیا ہے؟) لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: جی ہاں اے ابو عبدالرحمن۔ ایک قبیلے میں ایک دسترخوان تھا، وہ بچھایا گیا، حضور ﷺ نے اس سے کھانا کھایا، اس سے پانی پیا، پھر اپنے ہاتھوں پر پانی بہایا، پھر ہاتھوں کو دھویا، اپنے ہاتھوں کی تری کے ساتھ سر اور چہرے کا مسح کیا، اور فرمایا: جس کا وضو نہ ٹوٹا ہو اس کا وضو یہی ہے۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) أبی حنیفۃ ثم قال محمد وهو قول أبی حنیفۃ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وبه نأخذ ولا بأس بالوضوء فی المسجد إذا كان من غیر قدر *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر فرمایا: حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا یہی مذہب ہے اور ہم بھی اسی پر عمل کرتے ہیں اور مسجد میں وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اس کی وجہ سے آلودگی نہ ہوتی ہو۔

☀ پیٹ بھر کر گوشت کھانے اور دودھ پینے سے بھی یہ خدشہ نہیں ہے کہ وضو ٹوٹ گیا ہوگا ☀

370/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَوْ أُتِيتُ بِجَفْنَةٍ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى أَشْبَعْتُ ثُمَّ أُتِيتُ بِعَسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى أَتَضَلَّعُ وَأَنَا عَلَى وَضُوءٍ لَمْ أَبَالِ أَنْ لَا أَمْسَسَ مَاءً

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عمر بن مرہؒ“ کے حوالے سے حضرت ”سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما“ نے فرمایا: اگر میرے پاس روٹی اور گوشت کا تھال لایا جائے، میں اس سے پیٹ بھر کر کھالوں، پھر میرے پاس دودھ کا جگ لایا جائے میں اس سے پی لوں حتیٰ کہ اس سے بھی میرا پیٹ بھر جائے، اس وقت میں وضو کی حالت میں ہوں، تو مجھے اس بات کا کوئی خدشہ نہیں کہ پانی کو ہاتھ تک نہ لگاؤں (یعنی یہ سارے کام کرنے سے بھی میرا وضو نہیں ٹوٹے گا)

(آخر جہ) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو فی مسنده (عن) أبی القاسم ابن أحمد بن عمر (عن) عبد الله

بن الحسن الخلال (عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم بن خنيس (عن) محمد بن شجاع البلخي

(۲۷۰) أخرجه محمد بن الحسن النيباني في "الآثار" (۱۶) في الطهارة: باب الوضوء مما غيرت النار فقدم

(عن) الحسن ابن زیاد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أَبِي حَنِيفَةَ ثم قال محمد وهو قول أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وبه نأخذ ولا وضوء مما غيرت النار إنما الوضوء مما خرج وليس مما دخل *

(وأخرجه) الحسن بن زیاد في مسنده (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر دلمچیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوقاسم ابن احمد بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بن حنیسؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع دلمچیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر فرمایا: حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا یہی موقف ہے۔ ہمارا اسی پر عمل ہے، آگ پر پکی چیز کھا کر وضو کرنا ضروری نہیں ہے، وضو کسی چیز کے خارج ہونے سے ٹوٹتا ہے، داخل ہونے سے نہیں ٹوٹتا۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے اپنی سند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ با وضو ہوتے، بوسہ لیتے، لیکن نیا وضو نہ کرتے ✽

371/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي رَوْقٍ عَطِيَّةَ بْنِ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيِّ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ (عَنْ) حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَقْبَلُ وَلَا يُجَدِّدُ وَضُوءًا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابوروق عطیہ بن حارث ہمدانیؒ“ کے ذریعے حضرت ”ابراہیم بن یزید تیمیؒ“ سے روایت کرتے ہیں، ام المومنین سیدہ ”حفصہؓ“ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے پھر آپ بوسہ لیتے، لیکن وضو نہ کرتے۔

(أخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي في مسنده (عن) المبارك بن عبد الجبار الصيرفي

(عن) أبي محمد الجوهري (عن) الحافظ محمد بن المظفر (عن) أحمد بن محمد بن الحسن (عن) هارون بن

موسى الأشناني (عن) يحيى بن نصر بن حاجب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) القاسمي أبو بكر محمد بن عبد الباقي الأنصاري (عن) أبي القاسم يوسف بن محمد الهمداني إذناً

(عن) عبد الواحد بن محمد بن عبد الله بن مهدي الفارسي (عن) أبي عبد الله محمد بن مخلد العطار (عن) محمد

بن الجارود (عن) يحيى بن نصر (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر دلمچیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

مبارک بن عبد الجبار صیر فی رحمۃ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمۃ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن حسن رحمۃ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہارون بن موسیٰ اشثانی رحمۃ اللہ“ سے، انہوں نے یحییٰ بن نصر بن حاجب رحمۃ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي انصاری رحمۃ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قاسم یوسف بن محمد ہمدانی رحمۃ اللہ“ سے (اجازت کے طور پر) انہوں نے حضرت ”عبدالواحد بن محمد بن عبد اللہ بن مہدی فارسی رحمۃ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن مخلد عطار رحمۃ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن جارود رحمۃ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن نصر رحمۃ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ اپنی ازواج کا بوسہ لیتے لیکن نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھتے ✽

372/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعُورَزَمِيِّ (عَنْ) عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) جَدِّهِ (عَنْ) زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَمَرَّ بِهَا فَقَبَّلَهَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ“ حضرت ”محمد بن عبید اللہ بن ابوسلیمان عزمی رحمۃ اللہ“ سے وہ حضرت ”عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ“ سے وہ اپنے ”والد رحمۃ اللہ“ سے وہ ان کے ”دادا رحمۃ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، ام المومنین سیدہ ”ام سلمہ رضی اللہ عنہا“ کی صاحب زادی سیدہ ”زینب رضی اللہ عنہا“ روایت کرتی ہیں، ام المومنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا“ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے وضو کیا، پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، حضور ﷺ ان کے پاس سے گزرے، ان کا بوسہ لیا پھر نماز پڑھائی اور نیا وضو نہیں کیا۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) دَاوُدَ بْنِ بَهْرَامِ ابْنِ الزُّبْرَقَانَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ زُرَّارَةَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ الْحَضْرَمِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَقْبَلُ ثُمَّ يَصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عَمْرُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْثَانِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ مِقَاتٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) دَاوُدَ بْنِ الزُّبْرَقَانَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خَسْرٍ الْبَلْخِيُّ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) خَالِهِ أَبِي عَلِيٍّ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُوسْتِ الْعَلَّافِ (عَنْ) الْقَاضِي عَمْرِ الْأَشْثَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(۲۷۲) (أَخْرَجَهُ) ابْنُ أَبِي نَيْبَةَ ۴۴۱:۱ فِي الطَّبَقَاتِ: مَنْ قَالَ: لَيْسَ فِي الْقِبْلَةِ وَضُوءٌ وَاسْمَاءُ بْنُ رَافِعٍ فِي "الْمُسْنَدِ" ۹۹:۲

(۲۲) (وَاحِدٌ ۲۱۰:۶ وَابُو دَاوُدَ (۱۸۱) وَالتِّرْمِذِيُّ (۸۶) وَالدَّرَقُطْنِيُّ (۱۲۷:۱) (۱۵) -

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”احمد بن عقدہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”داود بن بہرام بن زبرقان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد ابن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن وہب حضرمی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس میں یہ الفاظ ہیں ”ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ فرماتی ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے، پھر بوسہ لیتے اور نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھا دیتے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانی رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”صالح بن مقاتل رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”داود بن زبرقان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرولخی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشثانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھنا ہوا گوشت کھا کر صرف ہاتھ دھوئے، نیا وضو نہیں کیا ✽

373/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ وَقِيلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَاذَانَ وَهُوَ الصَّحِيحُ (عَنْ) شَرْحَبِيلٍ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَأَتَيْتُهُ بِلَحْمٍ مَشْوِيٍّ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”عبد الرحمن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ (سے اور یہ بھی کہا گیا کہ حضرت ”عبد الرحمن بن زاذان رضی اللہ عنہ“ سے، یہی صحیح ہے) سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت ”شرحبیل رضی اللہ عنہ“ کے ذریعے حضرت ”ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے، میں نے آپ کی بارگاہ میں بھنا ہوا گوشت پیش کیا، آپ نے اس میں سے کھایا، پھر صرف اپنے ہاتھ دھوئے، وضو نہیں کیا۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) صَالِحِ ابْنِ أَبِي مِقَاتِلَ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَثْمَانَ الْبَلْخِيِّ (عَنْ) مَكِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) أَبِي عَاصِمٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح ابن ابو مقاتل رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن عثمان بلخی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عاصم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عاصم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھنا ہوا گوشت کھانے کے بعد صرف ہاتھ دھوئے، نیا وضو نہیں کیا ✽

374/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرْحَبِيلٍ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَكَلَ لَحْمًا مَشْوِيًّا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ وَقَمَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ
✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”عبید بن عبد الرحمن بن شرحبیل رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے حضرت ”ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھنا ہوا گوشت کھایا پھر صرف اپنے ہاتھوں کو دھو کر نماز پڑھادی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیا وضو نہیں کیا۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ) الْحَكَمِ (عَنْ) زُفَرٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَثْمَانَ الْبَلْخِيِّ (عَنْ) مَكِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتَهُ بِلَحْمٍ مَشْوًى فَأَكَلَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ كَفَيْهِ ثُمَّ تَمَضَّمُضَ وَلَمْ يَحْدِثْ وَضوءاً *
قال الحافظ رواه أبو يوسف (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَذَلِكَ
ورواه المقرئ عنه فقال (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ دَاوُدَ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ
(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ الْحَجَّاجِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَنْ شَرْحَبِيلَ بْنِ سَعْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ لَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَلَا ابْنَهُ دَاوُدَ *

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ (عَنْ) عَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ النُّعْمَانِ (عَنْ) أَبِي جَعْفَرِ الرَّازِيِّ (عَنْ) شَرْحَبِيلَ بْنِ سَعْدٍ (عَنْ) أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَهْدَى لَنَا شاةً فَنَاولَتْهُ الذَّرَاعَ فَأَكَلَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضَّمُضَ وَغَسَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ صَلَّى ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْنَا ذَاتَ يَوْمٍ وَعِنْدَنَا لَحْمٌ بَارِدٌ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَصُبْ مَاءً *
قال ابن المظفر سماك بن حرب (عَنْ) شَرْحَبِيلَ وَرَوَاهُ (عَنْ) الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْأَنْطَاكِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ (عَنْ) مُحَمَّدَ ابْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) أَبِي عَلِيٍّ (عَنْ) شَرْحَبِيلَ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتَهُ بِلَحْمٍ قَدْ شَوِيَ الْحَدِيثُ * .

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَطِيَّةَ بْنِ وَكِيعٍ قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَجَّ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ أَبِي (عَنْ) أَحْمَدَ الْحَضْرَمِيِّ (عَنْ) حَمَادِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي تَمِيلَةَ (عَنْ) أَبِي عَمْرٍو بْنِ نَعِيمٍ (عَنْ) أَبِي عَمْرٍو الْمُرُوزِيِّ عَنْ أَبِي

حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عن) داود بن عبد الرحمن (عن) شرحبیل (عن) أبی سعید الخدری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ورواه) (عن) عمر بن أحمد بن هارون العطار (عن) إسماعیل بن محمد بن أبی کثیر (عن) مکی بن إبراهيم (عن) أبی حَنِيفَةَ (عن) عبد الرحمن بن داود (عن) شرحبیل (عن) أبی سعید الخدری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (واخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخی فی مسنده (عن) المبارک بن عبد الجبار الصیرفی (عن) أبی محمد الجوهری (عن) الحافظ محمد بن المظفر بطرقه *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن عثمان بلخی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس میں یہ الفاظ ہیں) ”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں ان کے پاس بھنا ہوا گوشت لایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گوشت کھایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا لیا اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی، نیا وضو نہ کیا۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حضرت ”ابو یوسف رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور حضرت ”مقبری رضی اللہ عنہ“ نے بھی اسے روایت کیا ہے، انہوں نے اس کو حضرت ”عبد الرحمن بن داؤد رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے پہلی روایت ”صح“ ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”علی بن احمد بن سلیمان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حجاج رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس کی اسناد انہوں نے حضرت ”شرحبیل بن سعد رضی اللہ عنہ“ سے بیان کی ہے، اس میں نہ حضرت ”عبد الرحمن رضی اللہ عنہ“ کا ذکر ہے، نہ ان کے صاحبزادے حضرت ”داؤد رضی اللہ عنہ“ کا ذکر ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباس بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الصمد بن نعمان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر رازی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شرحبیل بن سعد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ حضرت ”ابورافع رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، ہمارے پاس ایک بکری تھنے کے طور پر آئی ہوئی تھی، میں نے اس کی ایک ران حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھایا پھر پانی منگوا کر کلی فرمائی، اپنی انگلیوں کے کنارے دھولے پھر نماز ادا فرمائی۔ ایک مرتبہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے، ہمارے پاس ٹھنڈا گوشت تھا، (ہم نے وہی پیش کر دیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھایا، پھر نماز ادا فرمائی، اور پانی کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔

○ حضرت ”ابن مظفر سماک بن حربؓ“ نے حضرت ”شرحبیلؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن حسین انطاکیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کنڈیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد ابن حسن شیبانیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعلیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”شرحبیلؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوسعید خدریؓ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں بھنا ہوا گوشت پیش کر دیا، (اس سے آگے پوری حدیث بیان فرمائی)

○ حضرت ”ابن مظفر سماک بن حربؓ“ نے اس حدیث کو ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوسعید احمد بن محمد بن عطیہ بن وکیعؓ“ (یہ حج کے موقع پر ہمارے پاس تشریف لائے تھے) سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ”والدؓ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”احمد حضرمیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن احمدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابوتیملہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعمر بن نعیم بن عمرو مروزیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”داود بن عبد الرحمنؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”شرحبیلؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوسعید خدریؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”ابن مظفر سماک بن حربؓ“ نے اس حدیث کو ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عمر بن احمد بن ہارون عطارؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن محمد بن ابو کثیرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیمؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن داودؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”شرحبیلؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوسعید خدریؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبد اللہ حسین بن محمد بن خسرؤ بنیؓ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؓ“ سے ان کے طرق کے ساتھ روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے بھی ہوئی ران کھائی پھر نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھائی ✽

375/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) شَيْبَةَ بْنِ الْمُسْتَوْدِدِ وَيُقَالُ ابْنُ الْمَسَاوِرِ الْبَصْرِيُّ (عَنْ) بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرْنَبِيِّ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَطَعَمَ مِنْ كَتِفٍ بَارِدٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يُحَدِّثْ وَضُوءًا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت شیبہ بن مستوردؓ سے (یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت ”ابن المساورؓ“ ہیں) وہ حضرت ”بکر بن عبد اللہ مرزنیؓ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ ام المومنین حضرت ”سیدہ عائشہ صدیقہؓ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، بھی ہوئی ٹھنڈی ران سے کچھ

(۳۷۵) اضرجه ابن ابی شیبہ ۵:۱ فی الطرسارة من كان لا يتوضأ مما مست النار ابو يعلى (۴۴۳۲) (۴۴۴۹) واحمد

۱۶۱:۶ والبیرقی فی السنن الكبرى ۱۵۴:۱-

کھایا اور پھر بغیر نیا وضو کئے نماز پڑھا دی۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعید (عن) محمد بن علی بن عبید بن زید الهروی (عن) خالد بن مفتاح (عن) أبیه (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(وأخرجه) القاضی عمر الأشنانی (عن) المنذر بن محمد (عن) حسین بن محمد بن علی الأزدی (عن) أبی یوسف وأسد بن عمرو (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(وأخرجه) أبو عبد الله بن خسرو فی مسنده (عن) أبی القاسم بن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن الخلال (عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم بن خنيس البغوی (عن) محمد بن شجاع (عن) الحسن بن زیاد (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(وأخرجه) الحسن بن زیاد (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن علی بن عبید بن زید ہروی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالد بن مفتاح رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر اشنانی رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”منذر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن محمد بن علی ازدی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”اسد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابوقاسم بن احمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلال رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بن خنيس بغوی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيمَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَفِي أَحْكَامِ الْجَنَابَةِ

تیسری فصل ”جن امور سے غسل لازم ہو جاتا ہے اور جنابت کے حکام کے بیان میں“

☀ چمڑے کے جوتوں سمیت وضو کرنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ☀

376/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(۳۷۶) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۲۲۵) في الصحيح: باب المناكح: باب الاصرام والتلبية والبضاري ۲۱۹۹:۵ في اللباس: باب النعال الدسبية وغيرها: ومسلم (۱۱۸۷) في الصحيح: باب الاطلاق من هبت تيمت به الراحلة -

أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَتَوَضَّأُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبداللہ بن عمر عمریؒ“ کے ذریعے حضرت ”نافعؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”عبداللہ بن عمرؒ“ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے کہا: اے ابو عبدالرحمن! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ چمڑے کے جوتوں میں وضو کر لیتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة ابن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعید (عن) إسماعیل بن الفضل البلخی (عن) محمد بن جعفر بن موسی البلخی (عن) محمد بن الحسن (عن) أبی حنیفة *
قال الحافظ طلحة (رواه) إسماعیل بن حماد (عن) أبی یوسف (عن) أبی حنیفة (عن) عبد الله بن عمر (عن) سعید بن أبی سعید المقبری وذكر الحديث فی إحراره ووضونه فی النعال واستلامه الركن الیمانی وتلوینه لحینہ بالصفرة وقوله رأیت رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يفعل ذلك كله *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن فضل بلخیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن جعفر بن موسیٰ بلخیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حضرت ”اسماعیل بن حمادؒ“ نے حضرت ”ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن ابوسعید مقبریؒ“ سے روایت کیا ہے۔ اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے احرام، آپ ﷺ کے نعلین سمیت وضو کرنے، رکن یمانی کا استلام کرنے، داڑھی مبارک کو زرد رنگ سے رنگنے کے بارے میں روایات نقل کی ہیں، اور یہ قول بھی نقل کیا ہے (وہ فرماتے ہیں کہ) ”میں نے یہ تمام کام رسول اکرم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔“

✧ جنبی شخص قرآن کریم کے الفاظ الگ الگ پڑھ سکتا ہے ✧

377/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَامِرِ بْنِ السَّمِطِ (عَنْ) أَبِي الْعَرِيفِ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْرَأُ الْجُنُبُ مِنَ الْقُرْآنِ حَرْفًا وَاحِدًا
✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عامر بن سمطؒ“ کے ذریعے حضرت ”ابوالعریفؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”حسن بن علیؒ“ نے حضرت ”علی بن ابی طالبؒ“ سے روایت کیا ہے، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنبی شخص قرآن کا ایک ایک حرف (الگ الگ کر کے) پڑھ سکتا ہے۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعید (عن) محمد بن عبد الله بن سالم (عن) أبيه (عن) سعيد بن حكيم أبي زيد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
 ○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن سالم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن حکیم ابو زید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ شرمگاہیں مل جائیں، حشفہ غائب ہو جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے خواہ انزال نہ ہوا ہو ✽

378/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) جَدِّهِ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِمَّا يُوجِبُ الْغُسْلَ الْإِتِّقَاءُ الْخَتَانَيْنِ وَغَيْبُوبَةُ الْحَشْفَةِ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزَلْ
 ✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عمرو بن شعیب رحمہ اللہ“ سے، وہ اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، وہ ان کے ”دادا رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیزیں غسل کو لازم کرتی ہیں ان میں سے شرمگاہوں کا مل جانا ہے اور حشفے کا غائب ہو جانا ہے، چاہے انزال ہوا ہو یا نہ ہو۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) ابن عقدة (عن) عبد الله بن محمد بن يعقوب الحارثي (عن) ابراهيم بن يحيى النيسابوري (عن) الجارود بن يزيد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
 (ورواہ) (عن) ابن عقدة (عن) ابن أبي ميسرة (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
 ○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن عقدة رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن یحییٰ نیشاپوری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جارود بن یزید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔
 ○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن عقدة رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابن ابومیسرہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ شرمگاہوں کا ملنا، مہر لازم کر دیتا ہے، تین طلاقتوں کی حرمت ختم کر دیتا ہے، لیکن غسل لازم نہیں کرتا ✽

379/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) الشَّعْبِيِّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ

(۲۷۸) أخرجه ابن ماجة (۶۱۱) وابن أبي شيبة ۸۹:۱ وأحمد ۱۷۸:۲ والخطيب في تاريخ بغداد ۳۱۱:۱ والمرئسي الزبيدي في عقود الجواهر السنية في أدلة مذاهب الامام أبي حنيفة ۶۷:۱۔

(۲۷۹) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (۴۷) في الطهارة: باب الغسل من الجنابة وعبد الرزاق (۹۴۲) في الطهارة: باب ما يوجب الغسل وابن أبي شيبة ۸۶:۱ في الطهارة: باب من قال: إذا التقى المختانان فقد وجب الغسل۔

يُوجِبُ الصَّدَاقَ وَيَهْدِمُ الثَّلَاثَ وَيُوجِبُ الْعِدَّةَ وَلَا يُوجِبُ صَاعًا مِنَ الْمَاءِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عون بن عبد اللہؒ“ کے حوالے سے، حضرت شعبیؒ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”علی ابن ابی طالبؒ“ نے فرمایا: (شرمگاہوں کا ملنا) مہر کو لازم کر دیتا ہے، تین طلاقوں (کی حرمت) کو ختم کر دیتا ہے، عدت لازم کر دیتا ہے، لیکن پانی کا ایک صاع لازم نہیں کرتا (یعنی غسل واجب نہیں ہوتا)

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *

قال محمد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى یعنی إذا التقى الختانان وجب الغسل أنزل أو لم ينزل وهو قول أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ حضرت ”امام محمدؒ“ فرماتے ہیں: جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل لازم ہو جاتا ہے چاہے انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا موقف ہے۔

✦ ان چار افراد کا ذکر جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کر سکتے ✦

380/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَرْبَعَةَ لَا يَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ آيَةً أَوْ نَحْوَهَا الْجَنْبُ وَالَّذِي

عَلَى الْغَائِطِ وَالَّذِي يُجَامِعُ وَفِي الْحَمَامِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابراہیمؒ“ نے فرمایا: چار شخص ایسے ہیں جو قرآن کریم نہیں پڑھ سکتے ○ جنسی ○ وہ شخص جو پاخانہ کرچکا ہو ○ وہ جو ہمبستری کرچکا ہو ○ وہ شخص جو حمام میں موجود ہو۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✦ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر حال میں کرو، جب چھینک آئے تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو ✦

381/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَذْكَرُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ فِي الْحَمَامِ وَفِي غَيْرِهِ إِذَا

عَطَسَتْ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابراہیمؒ“ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر حال میں کرو، حمام میں بھی حمام کے علاوہ بھی، جب تمہیں چھینک آئے تو اللہ کو لازمی یاد کرو۔

(۳۸۰) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (۲۸۲) في الجنائز: باب القراءة في الحمام والجنب وابن أبي

ثيبة ۱۱۴:۱ في الطهارة: باب الرجل يذكر الله وهو على الخلاء أو هو يجامع وقد تقدم-

(۳۸۱) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (۲۸۳) في الطهارة: باب القراءة في الحمام والجنب وابن أبي

ثيبة ۱۱۴:۱ في الطهارة: باب الرجل يمطس وهو على الخلاء-

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ * ثم قال محمد وبه نأخذ وهو قول أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا یہی مذہب ہے۔

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی وقت میں ہمبستری کرتے پھر پانی کو چھوئے بغیر آرام فرماتے ✽

382/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِيِّ (عَنِ) الْأَسْوَدِ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصِيبُ مِنْ أَهْلِهِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ فَيَنَامُ وَلَا يُصِيبُ مَاءً فَإِنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَعَادَ وَاعْتَسَلَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ابو اسحاق سمیع رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”اسود رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، ام المومنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں اپنی زوجہ سے ہمبستری کرتے پھر پانی کو چھوئے بغیر آرام فرماتے اور رات کے آخری حصے میں بیدار ہوتے، پھر دوبارہ ہمبستری کرتے اور اس کے بعد (ایک ہی) غسل فرمالیتے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن عبد الله بن سهل (و) علي بن محمد بن عبد الرحمن السرخسي (و) عمرو بن عاصم المروزي (و) إبراهيم بن منصور (و) محمد بن يوسف قالوا أخبرنا علي بن خشرم (عن) عيسى بن يونس (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) يحيى بن محمد بن صاعد (و) محمد بن المنذر بن سعيد الهروي (و) عبد الله بن عبيد الله الشيباني قالوا حدثنا إبراهيم بن مرزوق (عن) معاذ بن فضالة (عن) يحيى بن أيوب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) إسماعيل بن بشر (عن) شداد بن حكيم (عن) زفر (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (ورواه) أيضاً (عن) محمد بن الحسن البزاز (عن) بشر بن الوليد (عن) أبي يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن قدامة (عن) عبد الله بن عمر (عن) أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (ورواه) أيضاً (عن) حماد ابن أحمد (عن) الوليد بن حماد (عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(۲۸۲) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۵۶) وفي "الآثار" (۴۶) في الطهارة: باب الفسل من الجنابة: باب داود (۲۲۸) في الطهارة: باب في الجنب يؤخر الفسل والترمذي (۱۱۸) في الطهارة: باب في الجنب ينام كرسيتته لا يسس ماءً واحداً ۱۰۷:۶

(ورواه) أيضاً (عن) عبد الله بن محمد بن علي (عن) عيسى بن أحمد (عن) علي بن عاصم (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن إسحاق بن إبراهيم (عن) أبيه (عن) المغيث بن بديل (عن) خازجة (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) أيضاً (عن) عبد الله بن محمد بن علي (و) علي بن الحسن بن عبدة كلاهما (عن) الحسين بن حريث (عن) الفضل بن موسى (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) أيضاً (عن) عبد الصمد بن الفضل عن عبد الله بن يزيد المقرئ (عن) أبي حنيفة

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن نصر بن سليمان الهروي (عن) أحمد بن مصعب (عن) إسحاق بن يوسف الأزرق (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) الحسن بن علي قال هذا كتاب الحسن بن علي فقرأت فيه (حدثنا) يحيى بن بشر (عن) أخيه زياد بن الحسن (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) المنذر ابن محمد (عن) أبيه (عن) عمه الحسين بن سعيد بن أبي الجهم (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) أيضاً (عن) صالح بن أحمد القيراطي (عن) محمد بن شوكة (عن) القاسم بن الحكم (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) أيضاً (عن) صالح بن أحمد (عن) محمود بن خدّاش (عن) علي بن يزيد الصدائي (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) أيوب بن هاني (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد ابن عبد الله المسروقي قال هذا كتاب جدي فقرأت فيه (حدثنا) أبو حنيفة رضي الله عنه *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده بمعناه (عن) أبي عبد الله محمد ابن مخلد (عن) عبيد الله بن جرير بن جبلة العتكي (وعن) صالح بن أحمد (عن) فضل بن أبي طالب *

(وعن) أحمد بن محمد بن يوسف *

(و) أحمد بن محمد ابن سعيد كلاهما (عن) محمد بن موسى قالوا جميعاً (حدثنا) معاذ بن فضالة (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) (عن) صالح بن أحمد (عن) محمد بن شوكة (عن) القاسم بن الحكم (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(ورواه) (عن) صالح بن أحمد (عن) محمود بن خدّاش (عن) علي بن يزيد (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) (عن) محمد بن مخلد (عن) أحمد بن عبيد الله الحميري (عن) إسحاق الأزرق (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(وآخرجه) الحافظ محمد بن المظفر فی مسنده (عن) أبی عروبة الحسین ابن محمد بن مودود الحرانی (عن) جده (عن) أبی یوسف (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) أبی عبد اللّٰہ أحمد بن إبراهیم بن خلاد العسکری (عن) محمد بن محبوب (عن) عبد اللّٰہ بن محمد (عن) الحارث بن نبهان (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ باللفظ الثانی *

(ورواه) (عن) أبی الحسین أحمد بن محمد بن الحارث بن عبد الوارث بمصر (عن) إبراهیم بن مرزوق عن معاذ بن فضالة (عن) یحییٰ بن أبوب (عن) موسیٰ بن عقبہ و أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(وآخرجه) أبو عبد اللّٰہ الحسین بن خسرو البلخی فی مسنده (عن) أبی طاهر أحمد بن الحسن بن أحمد الباقلائی (عن) أبی علی الحسن بن أحمد ابن إبراهیم بن شاذان (عن) أبی بکر أحمد بن سلیمان (عن) یحییٰ بن جعفر (عن) علی بن عاصم (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أبی الفضل بن خیرون (عن) أبی علی بن شاذان (عن) أبی نصر بن اشکاب (عن) أحمد بن جعفر بن نصر الحمائی (عن) إدريس بن إبراهیم (عن) الحسن بن زیاد (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) المبارک بن عبد الجبار الصیرفی (عن) أبی محمد الجوهری (عن) الحافظ محمد بن المظفر بإسناده المذكور إلى أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(وآخرجه) القاضي أبو بکر محمد بن عبد الباقي الأنصاری فی مسنده (عن) المبارک بن محمد بن منصور (عن) أبی بکر محمد بن أحمد بن عبد الواحد (عن) علی بن عمر بن محمد الحریبی (عن) الحافظ محمد بن المظفر (عن) أبی عروبة الحسین بن محمد بن مودود وأخيه الفضل (عن) جدهما عمرو بن أبی عمرو (عن) أبی یوسف رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(وآخرجه) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) أبی حنیفة قال محمد وبه نأخذ ولا بأس إذا أصاب الرجل من أهله أن ينام قبل أن يغتسل أو يتوضأ وهو قول أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(وآخرجه) الحسن بن زیاد (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”محمد بن رضوان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حبیب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن سہل رحمہ اللہ“ اور حضرت ”علی بن محمد بن عبد الرحمن سرحسی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”عمرو بن عاصم مروزی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”ابراہیم بن منصور رحمہ اللہ“ اور حضرت ”محمد بن یوسف رحمہ اللہ“ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرت ”علی بن خثیم رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن یونس رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”یحییٰ بن محمد بن صاعد رحمہ اللہ“ اور حضرت ”محمد بن منذر بن سعید ہروی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”عبد اللہ بن عبید اللہ شیبانی رحمہ اللہ“ سب بیان کرتے

ہیں: ہمیں حضرت "ابراہیم بن مرزوق رحمۃ اللہ علیہ" نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت "معاذ بن فضالہ رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "یحییٰ بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "اسماعیل بن بشر رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "شداو بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "زفر رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "محمد بن حسن بزاز رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "بشر بن ولید رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "محمد بن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "عبداللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "اسد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "حماد ابن احمد رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "ولید بن حماد رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "عبد اللہ بن محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "عیسیٰ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "علی بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "احمد بن اسحاق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے اپنے "والد رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "مغیث بن بدیل رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "خارجہ سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "عبد اللہ بن محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ" اور حضرت "علی بن حسن بن عبدہ رحمۃ اللہ علیہ" سے، ان دونوں نے حضرت "حسین بن حریش رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "فضل بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "عبد الصمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "عبداللہ بن یزید مرقی رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "محمد

بن نصر بن سلیمان ہروی رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن مصعب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن یوسف ازرق رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: یہ حضرت ”حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ“ کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، اس میں ہے، ہمیں حضرت ”یحییٰ بن بشر رحمۃ اللہ علیہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے ان کے بھائی حضرت ”زیاد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر ابن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”حسین بن سعید بن ابوجہم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد قیراطی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکت رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمود بن خداش رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن یزید صدائی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ مسروقی“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: یہ میرے ”دادا رحمۃ اللہ علیہ“ کی کتاب ہے میں نے اس میں پڑھا ہے، ہمیں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ نے حدیث بیان کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد ابن مخلد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید اللہ بن جریر بن جبلة عتکی رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”صالح بن احمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فضل بن ابوطالب رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”احمد بن محمد بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”احمد بن محمد ابن سعید رحمۃ اللہ علیہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”محمد بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے، سب کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”معاذ بن فضالہ رحمۃ اللہ علیہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حمائی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح

بن احمد رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکت رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمود بن خداش رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن یزید رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبید اللہ حمیری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق ازرق رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عروہ حسین ابن محمد بن مودود حرانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”دادا رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوعبد اللہ احمد بن ابراہیم بن خالد عسکری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محبوب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حارث بن نبہان رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس روایت میں دوسری حدیث کے الفاظ ہیں)

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسین احمد بن محمد بن حارث بن عبد الوارث رحمۃ اللہ علیہ“ سے (مصر میں) انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن مرزوق رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”معاذ بن فضالہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”موسیٰ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوطاہر احمد بن حسن بن احمد باقلانی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعلی حسن بن احمد ابن ابراہیم بن شاذان رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر احمد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوفضل بن خیرون رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعلی بن شاذان رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابونصر بن اشکاب رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن جعفر بن نصر حمائی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ادریس بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر بلخیؒ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ" سے، انہوں نے حضرت "ابو محمد جوہریؒ" سے، انہوں نے حضرت "حافظ محمد بن مظفرؒ" سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہؒ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاریؒ" نے اپنی مسند میں حضرت "مبارک بن محمد بن منصورؒ" سے، انہوں نے حضرت "ابوبکر محمد بن احمد بن عبد الواحدؒ" سے، انہوں نے حضرت "علی بن عمر بن محمد حربیؒ" سے، انہوں نے حضرت "حافظ محمد مبطیؒ" سے، انہوں نے حضرت "ابو عروہ حسین بن محمد بن مودودؒ" سے اور ان کے بھائی حضرت "فضلؒ" سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت "عمرو بن ابو عمروؒ" سے، انہوں نے حضرت "امام ابو یوسفؒ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہؒ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسنؒ" نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہؒ" کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ حضرت "امام محمدؒ" فرماتے ہیں: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ہمبستری کے بعد غسل یا وضو کئے بغیر سو جائے اور یہی حضرت "امام اعظم ابو حنیفہؒ" کا موقف ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "حسن بن زیادؒ" نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہؒ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "محمدؒ" نے اپنے نسخہ میں حضرت "امام اعظم ابو حنیفہؒ" سے روایت کیا ہے۔

☀ جمعہ کے دن غسل کر کے آنے کا فلسفہ ☀

383/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ (عَنْ) عَمْرَةَ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُونَ أَرْضَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ فَكَانَ الرَّجُلُ يُرْوَحُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَقَدْ عَرِقَ وَتَلَطَّخَ بِالطِّينِ فَكَانَ يُقَالُ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

✦ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہؒ" حضرت "یحییٰ انصاریؒ" سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت "عمرہؒ" سے روایت کرتے ہیں ام المؤمنین سیدہ "عائشہ صدیقہؓ" فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام اپنی کھیتوں کو اپنے ہاتھوں سے کاشت کیا کرتے تھے، تو کسی شخص کو جب جمعہ کے لئے آنا ہوتا تو اس کو پسینہ آ رہا ہوتا اور وہ مٹی اور کچھڑ سے آلود ہوتا۔ اسی لئے کہا جاتا کہ جو شخص جمعہ کے لئے آئے، وہ غسل کر کے آئے۔

(آخر جہ) الحافظ محمد بن المظفر فی مسنده (عن) محمد بن ابراہیم بن أحمد البغوی (عن) أبی عبد الله محمد بن شجاع البلخی (عن) الحسن بن زیاد (عن) أبی حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) محمد بن سعید الحرانی (عن) أبی فروة یزید بن محمد بن یزید بن سنان (عن) أبیه (عن) سابق بن عبد الله (عن) أبی حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) یحییٰ بن صاعد (عن) شعیب بن ایوب (عن) ابی یحییٰ الحماني (عن) ابی حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *
 (ورواہ) (عن) أحمد بن نصر بن طالب (عن) أحمد بن الحسن بن أحمد بن المختار (عن) عبد اللہ بن محمد بن
 رستم (عن) ابی ہاشم محمد بن حفص (عن) ابی حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد بیہقی“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے)
 حضرت ”محمد بن ابراہیم بن احمد بغوی بیہقی“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبداللہ محمد بن شجاع بلخی بیہقی“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن
 زیاد بیہقی“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ بیہقی“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد بیہقی“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی
 اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن سعید حرانی بیہقی“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوفروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان بیہقی“ سے، انہوں نے
 اپنے ”والد بیہقی“ سے، انہوں نے حضرت ”سابق بن عبداللہ بیہقی“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ بیہقی“ سے روایت
 کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد بیہقی“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی
 اسناد یوں ہے) حضرت ”یحییٰ بن صاعد بیہقی“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب بیہقی“ سے، انہوں نے حضرت ”ابویحییٰ
 حماني بیہقی“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ بیہقی“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد بیہقی“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی
 اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن نصر بن طالب بیہقی“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حسن بن احمد بن مختار بیہقی“ سے، انہوں نے
 حضرت ”عبداللہ بن محمد بن رستم بیہقی“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”اشم محمد بن حفص بیہقی“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم
 ابوحنیفہ بیہقی“ سے روایت کیا ہے۔

☆ میاں بیوی کا ایک ہی برتن سے اکٹھے غسل کرنا جائز ہے ☆

384/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَبَعْضُ أَزْوَاجِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَتَنَارَعَانِ الْغُسْلَ جَمِيعًا
 حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ بیہقی“ حضرت ”حماد بیہقی“ کے ذریعے حضرت ”ابراہیم بیہقی“ سے روایت کرتے ہیں
 کہ ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات (میں سے کوئی) ایک
 ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے اور وہ دونوں اکٹھے غسل کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خَسْرٍ وَفِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي طَالِبٍ بْنِ يَوْسُفَ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ

(۲۸۴) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَنَارِ" (۴۸) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ غَسْلِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ
 وَاحِدٍ: وَابْخَارِي (۲۶۷۲۶) فِي الْإِعْتَصَامِ: بَابُ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُضَّ عَلَى اتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ وَالْمُسْلِمِ (۳۱۹) فِي
 الْحَيْضِ: بَابُ الْقَدْرِ الْمُسْتَحَبِّ مِنَ الْمَاءِ فِي غَسْلِ الْجَنَابَةِ: وَاحِدٌ ۱۸۹: ۶

(عن) أبی بکر الأبهري (عن) أبی عروبة الحراني (عن) جده عمرو بن أبی عمرو (عن) محمد ابن الحسن رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عن) أبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وآخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبی حَنِيفَةَ ثم قال محمد وبه نأخذ لا نرى بأساً بغسل المرأة مع الرجل بدأت قبله أو بدأ قبلها وهو قول أبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وآخرجه) أيضاً في نسخته فرواه (عن) أبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرولہی“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوطالب بن یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابومحمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر ابہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعروہ حرانیؒ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”عمرو بن ابو عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ ہم اس بات میں حرج نہیں سمجھتے کہ عورت، شوہر کے ساتھ غسل کرے چاہے عورت پہلے غسل شروع کرے یا شوہر پہلے شروع کرے۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا یہی مذہب ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے اپنے نسخہ میں بھی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ حیض والی عورت کا خون ختم ہو جائے تو جب تک وہ غسل نہ کر لے تب تک وہ حائضہ ہی ہے ☆

385/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (و) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْحَائِضِ إِذَا انْقَطَعَ دَمُهَا فَهِيَ حَائِضٌ مَا لَمْ تَغْتَسِلْ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ کے ذریعے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں

کہ حضرت ”عمر بن خطابؓ“ اور حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ دونوں نے فرمایا: حائضہ عورت کا جب خون ختم ہو جائے وہ جب تک غسل نہ کر لے وہ حائضہ ہی ہے

(آخرجه) الحافظ أبو عبد الله الحسين بن خسرو في مسنده (عن) أبی القاسم ابن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن (عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد ابن إبراهيم البغوي (عن) محمد بن شعاع (عن) الحسن بن زياد (عن) أبی حَنِيفَةَ *

(وآخرجه) الحسن بن زياد في مسنده (عن) أبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرولہی“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت

”ابوقاسم ابن احمد بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالرحمن بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شعاعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن

محمد ابن ابراہیم بغویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شعاعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن

زیاد رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ حیض والی عورت کا ہاتھ کسی چیز کو لگنے سے کوئی چیز ناپاک نہیں ہوتی ✽

386/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنِ) الْأَسْوَدِ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا نَاوِلْنِي الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ کے ذریعے حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”اسود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، ام المومنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ فرماتی ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: مجھے رومال دو، انہوں نے کہا: میں تو حائضہ ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ يَعْقُوبَ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) يَعْقُوبَ بْنِ

إِسْحَاقَ ابْنِ أَبِي إِسْرَائِيلَ (عَنْ) بَشَرَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي يَوْسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن یعقوب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن

ابو صالح رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن اسحاق بن ابواسرائیل رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن ولید رضی اللہ عنہ“ سے

، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ام المومنین ایام میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھو دیا کرتی تھیں ✽

387/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ يُخْرِجُ إِلَيْهَا رَأْسَهُ مِنْ نَافِذَةِ الْمَسْجِدِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ کے ذریعے حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، ام المومنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ ایام میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو دھویا کرتی تھیں جس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں ہوتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی کھڑکی سے اپنا سر مبارک ام المومنین کی جانب باہر نکال دیتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مَرْوَانَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) مُصْعَبِ بْنِ

الْمُقَدَّامِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ الْحُسَيْنُ بْنُ خُسْرُو فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْغَنَائِمِ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي عَثْمَانَ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ

مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنَ زُرْقَوِيهِ (عَنْ) أَبِي سَهْلٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادِ الْقَطَانَ (عَنْ) بَشَرَ بْنِ مُوسَى (عَنْ)

أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَقْرِي عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْإِسْلَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَهُوَ

(۳۸۷) أَضْرَجَهُ ابْنُ صَبَانَ (۱۳۵۹) وَمُسْلِكٌ فِي "السُّوْطِ" ۶: ۱۰۱ وَابْنُ خَلِّكَانٍ (۲۹۵) فِي الْمَيْمُونِ وَالْأَرْوَاقِ ۱: ۲۴۶ وَابْنُ عَوَانَةَ

۳۱۲: ۱ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "الْسَّنَنِ الْكُبْرَى" ۱: ۱۸۶ وَابْنُ وَهْبٍ ۶: ۹۹۔

قول أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اسحاق بن محمد بن مروان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب بن مقدم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لجنی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو غنائم محمد بن علی بن ابی عثمان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو ہبل احمد بن محمد بن زیاد قطان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موئی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت ”امام محمد رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کا موقف ہے۔

✽ ام المؤمنین ایام میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھودیا کرتی تھیں ✽

388/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) رَجُلٍ (عَنْ) حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَدَّ يَدَهُ إِلَيْهِ فَدَفَعَهَا عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقَالَ إِنِّي جُنُبٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرِنَا يَدَكَ فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ *
✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ کے ذریعے حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں
ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ ایام میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو دھویا کرتی تھیں جس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں ہوتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی کھڑکی سے اپنا سر مبارک ام المؤمنین کی جانب باہر نکال دیتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْبَزَازِ الْبَلْخِيِّ (عَنْ) هَلَالِ بْنِ يَحْيَى (عَنْ) يَوْسُفَ بْنِ خَالِدِ السَّمْتِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) أَيْضًا (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيحٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ ابْنِ حَرْبٍ الْمَوْصِلِيِّ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ (عَنْ) صَاحِبِ لَهُمْ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) أَيْضًا (عَنْ) جِيهَانَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْفَرَّغَانِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكُوفِيِّ (عَنْ) كَثِيرِ بْنِ هِشَامٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) هَمَامٍ (عَنْ) حُذَيْفَةَ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الرَّازِيِّ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْوَاسِطِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(۲۸۸) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (۲۷) فی الطہارة: باب ما لا ینجسہ شیء مسلم (۲۷۲) فی المیزان: باب الدلیل علی ان المسلم لا ینجس و ابو داود (۲۳۰) فی الطہارة: باب فی الجنب یصافح و ابن حبان (۱۲۵۵) -

(وأخرجه) الحافظ أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) أبي القاسم بن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن (عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم البغوي (عن) محمد بن شجاع البلخي (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثم قال محمد وبه نأخذ لا نرى به بأساً ولا بمصافحة الجنب بأساً وهو قول أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحسن بن زياد في مسنده (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”محمد بن حسن بزاز رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہلال بن یحییٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یوسف بن خالد سمری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد ابن حرب موصلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن یزید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ایک ساتھی سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”جیہان بن ابوالحسن فرغانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن جعفر کوفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”کثیر بن ہشام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہمام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حذیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن ابراہیم رازی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن حکم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یزید واسطی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوقاسم بن احمد بن عمر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بغوی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، اور نہ ہی جنسی شخص کے ساتھ مصافحہ کرنے میں کوئی حرج سمجھتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا موقف ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جب شرمگاہیں مل جاتی ہیں تو غسل لازم ہو جاتا ہے، خواہ انزال نہ ہوا ہو ✽

389/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ إِذَا التَّقَى الْخَتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزَلْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ کے ذریعے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں، ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ فرماتی ہیں جب شرمگاہیں مل جاتی ہیں تو غسل لازم ہو جاتا ہے، چاہے انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خُسْرٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ شِجَاعِ الْبَلْخِيِّ (عَنْ) الْحُسَيْنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحُسَيْنُ بْنُ زِيَادٍ فِي مُسْنَدِهِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر بنیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو قاسم بن احمد بنیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن بنیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمر بنیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بغوی بنیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع بلخی بنیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد بنیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بنیؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن بنیؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بنیؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد بنیؒ“ نے اپنی سند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بنیؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جو شخص جمعہ کے لئے آئے، وہ وضو کر لے ✽

390/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بنیؒ“ حضرت ”نافع بنیؒ“ کے ذریعے حضرت ”عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے لئے آئے وہ وضو کر لے۔

(۲۸۹) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۴۵) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالتَّرْمِذِيُّ (۱۰۸) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا التَّقَى الْخَتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ: وَابْنُ مَاجَةَ (۶۰۸) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَجُوبِ الْغُسْلِ وَاحِدٌ ۶: ۲۲۹-

(۲۹۰) أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ ۴: ۲۴۰ وَالتَّحْرِيقُ فِي "الْكَبِيرِ" (۱۲۳۹۲) وَالْخَطِيبُ فِي "تَارِيخِ بَغْدَادَ" ۳: ۵۰۰ وَمُسْلِمٌ (۸۴۴) (۱) وَابْنُ حِبَّانَ (۱۲۲۴) وَابُو نَعِيمٍ فِي "الْحَلِيَّةِ" ۷: ۲۶۶ وَالبَيْهَقِيُّ فِي "السَّنَنِ الْكُبْرَى" ۱: ۲۹۷-

(أخرجه) الحافظ محمد ابن المظفر فی مسنده (عن) محمد بن مخلد بن حفص (عن) عبدوس بن بشر الرازی (عن) أبی یوسف رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی (عن) أبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) القاضی أبو بکر محمد بن عبد الباقي (عن) أبی القاسم علی بن أحمد بن محمد بن البشر إملاء (عن) أبی عمرو عبد الواحد بن محمد بن عبد الله بن محمد بن جھیر الفارسی (عن) أبی عبد الله بن محمد بن مخلد بن حفص (عن) عبدوس بن بشر (عن) أبی یوسف القاضی (عن) أبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رحمہم اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن مخلد بن حفص رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدوس بن بشر رازی رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابویوسف رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہم اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي رحمہم اللہ“ نے حضرت ”ابوقاسم علی بن احمد بن محمد بن بشر رحمہم اللہ“ سے (املاء کے طور پر) انہوں نے حضرت ”ابو عمرو عبد الواحد بن محمد بن عبد الله بن محمد بن جھیر فارسی رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الله بن محمد بن مخلد بن حفص رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدوس بن بشر رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابویوسف قاضی رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہم اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ جو جمعہ کے لئے آئے، وہ وضو کر لے ☆

391/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الْأَسْوَدِ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہم اللہ“ حضرت ”نافع رحمہم اللہ“ کے ذریعے حضرت ”عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے لئے آئے وہ وضو کر لے۔

(أخرجه) الإمام أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانی (عن) أحمد بن محمد بن عبد الله (عن) أمية بن الحارث (عن) مروان بن سالم الجزري (عن) أبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہم اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن عبد الله رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امیہ بن حارث رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مروان بن سالم جزری رحمہم اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہم اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مستحاضہ کے بارے وہی حکم دیتی تھیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیا کرتے تھے ☆

392/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ أَنَّ قَمِيرًا أَمْرًا مَسْرُوقٍ سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَمَرَتْهَا بِمِثْلِ مَقَالَةٍ

(۲۹۱) قد تقدم فی (۲۸۲)

(۲۹۲) أخرجه ابوداود (۲۰۰) فی الطبرارة: باب من قال: تفتسل من طهر الى طهر وعبد الرزاق (۱۱۷۰) فی الطبرارة: باب المستحاضة والمتقى السندی فی ”الکنز“ (۳۱۲۹) -

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”سروق بن عبد اللہؒ“ کی زوجہ سیدہ قمیر ام المؤمنین سے ایک مسئلہ پوچھا۔ ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ نے وہی حکم دیا جو رسول اکرم ﷺ استحاضہ کے بارے میں دیتے تھے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانی (عن) أحمد ابن عبد الله بن زياد (عن) خالد (عن) عمر بن أبي عثمان (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالد بن عمارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن ابو عثمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جس عورت کو بے قاعدہ خون آتا ہو، اس کے لئے نماز کا حکم ✽

393/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْأَعْمَشِ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ (عَنْ) حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ (عَنْ) عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحَاضُ أَفَادُعُ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلْتَ أَيَّامُ عَادَتِكَ فَدَعِي الصَّلَاةَ ثُمَّ اغْتَسِلِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَوةٍ قُلْتُ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ قَالَ وَإِنْ قَطَرَ عَلَى الْحَصِيرِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”اعمش بن مہرانؒ“ سے وہ حضرت ”حبیب بن ابی ثابتؒ“ سے وہ حضرت ”عروہ رضی اللہ عنہ“ سے وہ ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ سے روایت کرتے ہیں، سیدہ ”فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا“ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک رگ کا خون ہے وہ حیض نہیں ہے، جب تیری عادت کے مطابق حیض کے ایام آئیں تو (ان ایام میں) نماز چھوڑ دیا کر اس کے بعد (جب تیری عادت کے مطابق تیرے حیض کے ایام گزر جائیں تو) غسل کر پھر ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کر، میں نے کہا: اگرچہ خون کے قطرے ٹپک رہے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر ٹپک رہے ہوں

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانی (عن) عبد الله بن محمد بن يعقوب (عن) علي بن الفرزدق (عن) النضر بن محمد بن سيار (عن) بشر بن يحيى (عن) خالد بن صبيح (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) أيضاً (عن) ابن سعيد (عن) عبد الله (عن) علي بن الفرزدق (عن) النضر بن محمد (عن) بشر بن يحيى (عن) سهل بن مزاحم (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(۲۹۲) أخرجه ابن حبان (۱۳۴۸) وأبو داود (۲۸۶) في الطهارة: والبیهقي في السنن الكبرى ۳۲۵:۱ والطحاوی فی شرح مشکل الآثار ۲:۲۰۶ والحاکم فی المستدرک ۱: ۱۷۴-

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن یعقوب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن فرزدق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نضر بن محمد بن سيار رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن یحییٰ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالد بن صبیح رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن فرزدق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نضر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن یحییٰ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سہل بن مزاحم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ عورت خواب میں مردوں والی کیفیت سے دوچار ہو تو وہ غسل کرے ✽

394/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ (أَخْبَرَنِي) مَنْ سَمِعَ أُمَّ سَلِيمٍ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَغْتَسِلُ
✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: مجھے خبر دی ہے اس شخص نے جس نے ام سلیم سے سنا ہے، انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے ایسی عورت کے بارے میں مسئلہ پوچھا جو وہ حالت دیکھے جو مرد دیکھا کرتا ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ غسل کرے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) عَمْرِو بْنِ حَمِيدٍ (عَنْ) نُوحِ بْنِ دِرَاجٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرٍ الْبُلْخِيُّ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي طَالِبِ بْنِ يَوْسُفَ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ الْأُبْهَرِيِّ (عَنْ) أَبِي عُرُوبَةَ الْحِرَانِيِّ (عَنْ) جَدِّهِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ بِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) أَيْضًا فِي نَسَخَتِهِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”علی بن حسن بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمرو بن

حمید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نوح بن دراج رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

(۲۹۶) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْمَوْطَأِ" (۸۱) وَفِي "الْأَثَارِ" (۵۷) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ وَمُسْلِمٌ (۳۱۱) فِي الْحَيْضِ: بَابُ وَجُوبِ الْغَسْلِ عَلَى الْمَرْأَةِ بِخُرُوجِ الْمَنِيِّ مِنْهَا وَالْإِمْرَأَةُ (۷۷۰) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ -

ابوطالب بن یوسف رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر ابہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عمرو حرانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”عمرو بن ابو عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا موقف ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جو عورت بے قاعدہ خون کے عارضہ میں مبتلا ہو اس کے لئے نماز کا حکم ✽

395/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَيُّوبَ بْنِ عُتْبَةَ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ (عَنْ) أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ) أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ غُسْلًا إِذَا مَضَتْ أَيَّامُ أَقْرَانِهَا وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيُ *

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ایوب بن عتبہ رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابو سلمہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ“ سے، وہ سیدہ ”ام حبیبہ بنت ابوسفیان رحمہا اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتی ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ غسل کر لے جب اس کے حیض کے ایام گزر جائیں اس کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرے۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ حَجَّاجٍ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ بْنُ خَسْرُو الْبَلْخِيُّ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) الْمُبَارَكِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصَّيْرَفِيِّ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ الْفَارَسِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْمُظَفَّرِ بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورِ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(وَأَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْآثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) رَجُلٍ (عَنْ) أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”علی بن احمد بن سلیمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حجاج رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر بلخی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

(۲۹۵) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْآثَارِ" (۵۰) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ وَالْمَحَاضِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ

(۱۱۷۷) فِي الْحَبِطِ: بَابُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ وَمُسْلِمٌ (۲۲۳) فِي الْحَبِطِ: بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ وَغَسَلَهَا وَصَلَّاهَا وَالتِّرْمِذِيُّ

(۱۲۵) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ -

مبارک بن عبد الجبار صیرفی رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد فارسی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ انہوں نے ایک آدمی سے، انہوں نے حضرت ”ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، پھر حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

☀ بے قاعدہ خون میں مبتلا خاتون عادت کے ایام گزر رنے کے بعد ہر نماز کے لئے غسل کر کے نماز پڑھے ☀

396/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْيِضُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ فَقَالَ لَهَا إِنَّمَا عِرْقٌ هُوَ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتِكَ فَذَرِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْتَسِلِي لَطَهْرِكَ ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّيْ *

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ہشام بن عروہ رحمہ اللہ“ اور ان کے ”والد رحمہ اللہ“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں، ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ فرماتی ہیں سیدہ ”فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا“ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے پورا پورا مہینہ اور دو مہینے حیض آتا رہتا ہے، (میں کیا کروں؟) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ رگ (کا خون) ہے جب تیرے حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کر اور جب وہ گزر جائیں تو (اس کو) طہر (سمجھ کر اس) کی وجہ سے غسل کر لیا کر اور ہر نماز کے لئے وضو کر کے نماز پڑھ لیا کر۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُخَلَّدٍ (عَنْ) سُلَيْمَانَ بْنِ تَوْبَةَ الْهَمْدَانِيِّ (عَنْ) أَبِي نَعِيمٍ الْفَضْلِ بْنِ دَكِينٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ أَشْكَابَ (عَنْ) أَبِي نَعِيمٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ مُخَلَّدٍ (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمَقْرِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ خُسْرُو فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) أَبِي نَصْرِ بْنِ أَشْكَابَ الْقَاضِي (عَنْ) أَبِي إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (عَنْ) أَبِي يُونُسَ إِدْرِيسَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَقَانَعِيِّ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ظہر بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن مغلہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سلیمان بن توبہ ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو نعیم فضل بن دکین رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ظلمہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن اشکاب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو نعیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ظلمہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن مخلد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن ازہر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن یزید مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وٹنی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو نصر بن اشکاب قاضی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن علی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یونس ادریس بن ابراہیم مقافعی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن ابن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ بے قاعدہ خون والی عورت دو دو نمازیں اکٹھی پڑھے، نمازیں اکٹھی پڑھنے کا مخصوص طریقہ ہے ✽

397/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتْرُكُ الظُّهْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الْوَقْتِ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ صَلَّتِ الظُّهْرَ ثُمَّ صَلَّتِ الْعَصْرَ ثُمَّ تَمَكُّتُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ تَرَكَتِ الصَّلَاةَ حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ وَقْتِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ حَتَّى تَفْرُغَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: استحاضے والی عورت ظہر کی نماز کو چھوڑے رکھے جب ظہر کا آخری وقت آئے تو غسل کرے، غسل کر کے ظہر کی نماز پڑھے پھر فوراً عصر کا وقت شروع ہو جائے تو عصر کی نماز پڑھے لے، پھر رک رکھے جب مغرب کا وقت داخل ہو جائے تو ابھی بھی نماز نہ پڑھے جب مغرب کا آخری وقت ہو تو غسل کر لے (مغرب کے وقت کے اندر) مغرب کی نماز پڑھے پھر (عشاء کے اول وقت میں) عشاء کی نماز پڑھے، یہاں تک کہ وہ استحاضے سے فارغ ہو جائے۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا وَإِنَّمَا نَأْخُذُ بِالْحَدِيثِ الْآخِرِ أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لَوْ قَدْ كُلَّ صَلَاةٍ وَتَصَلِّي إِلَى آخِرِ الْوَقْتِ الْآخِرِ وَلَيْسَ عَلَيْهَا إِلَّا غَسْلٌ وَاحِدٌ حَتَّى تَمُضِيَ أَيَّامُ إِقْرَانِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

(۲۹۷) أَضْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَارِ“ (۴۹) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ السِّتْمَاظَةِ وَالْمَاظُ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ

(۱۱۷۲) فِي الْمَحِيطِ: بَابُ السِّتْمَاظَةِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۱: ۱۲۷ فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ السِّتْمَاظَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ! وَالِدَارِمِيُّ

-(۸۰۲/۲۲۵:۱)

پھر حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا: ہم اس کو نہیں اپناتے۔ ہمارا عمل دوسری حدیث پر ہے (جس میں یہ ہے کہ) وہ ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے گی اور آخری وقت تک (جتنی چاہے نمازیں پڑھ سکے گی) اس کے ذمہ صرف ایک ہی غسل ہے یہاں تک کہ اس کے حیض کے ایام گزر جائیں اور یہی حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کا موقف ہے۔

✽ جس نماز کے وقت میں حیض شروع ہوا، وہ لازم نہیں، جس میں ختم ہوا، وہ پڑھنا ضروری ہے ✽

398/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ فَلَيْسَ عَلَيْهَا أَنْ تَقْضِيَ تِلْكَ الصَّلَاةَ وَإِنْ طَهَّرَتْ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ فَلْتَصَلَّ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ نے فرمایا: جب کسی عورت کو نماز کے وقت کے اندر حیض آئے تو اس کے ذمے یہ نہیں ہے کہ وہ نماز پڑھے اور اگر نماز کے وقت کے اندر اس کا حیض ختم ہو گیا تو وہ نماز اس کے ذمے لازم ہے، وہ اس کو پڑھنی پڑے گی۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کا موقف ہے۔

✽ جنبی عورت کو حیض آجائے تو اس پر غسل جنابت واجب نہیں ✽

399/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَجْنَبَتِ الْمَرْأَةُ ثُمَّ حَاضَتْ فَلَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ فَإِنْ مَا بِهَا مِنَ الْحَيْضِ أَشَدَّ مِمَّا بِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عورت جنبی ہو پھر اسی حالت میں اس کو حیض بھی آجائے تو اس کے ذمے (جنابت کا غسل لازم نہیں ہے) کیونکہ اب جو اس کو حیض آچکا ہے وہ جنابت سے زیادہ سخت ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ لَا غُسْلَ عَلَيْهَا حَتَّى تَطْهَرَ مِنْ حَيْضِهَا فَتَغْتَسِلَ غَسْلًا وَاحِدًا لَهَا جَمِيعًا *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر فرمایا: ہم

اسی پر عمل کرتے ہیں، حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ اس کے ذمہ غسل لازم نہیں ہے یہاں تک کہ وہ اپنے ایام

(۲۹۸) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۵۱) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ الْعَائِضِ فِي صَلَاتِهَا وَالِدَارِمِيُّ (۸۸۷)

فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْهَرُ عِنْدَ الصَّلَاةِ أَوْ تَحِيضُ -

(۲۹۹) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۵۲) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ الْعَائِضِ فِي صَلَاتِهَا وَالِدَارِمِيُّ فِي

"السنن" (۹۶۸) وَ (۹۷۱) ۱: ۲۴۸-۲۴۹ فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ الْمَرْأَةِ تَجَنَّبُ ثُمَّ تَحِيضُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۱: ۷۷ وَ ۷۶ -

سے فارغ ہو جائے، پھر وہ ان سب کے لئے ایک ہی غسل کر لے۔

☀ حیض کا خون ختم ہوا، عورت غسل کرنے میں مشغول ہوگئی، وقت گزر گیا، تو قضا لازم نہیں ☀

400/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَهَّرَتِ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ وَلَمْ تَغْتَسِلْ حَتَّى ذَهَبَ الْوَقْتُ بَعْدَ أَنْ تَكُونَ مَشْغُولَةً فِي غُسْلِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ”ابراہیمؒ“ نے فرمایا: جب عورت نماز کے وقت کے اندر پاک ہو، اس نے غسل نہیں کیا یہاں تک کہ وقت گزر گیا اور وہ غسل کرنے میں ہی مشغول رہی تو اس نماز کی بھی اس کے ذمے قضا نہیں ہوگی۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدٌ فِي الْأَثَارِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا انْقَطَعَ الدَّمُ فِي وَقْتٍ لَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَغْتَسِلَ فِيهِ حَتَّى يَمْضِيَ الْوَقْتُ فَلَيْسَ عَلَيْهَا إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ جب ایسے وقت میں خون ختم ہو کہ وہ اس وقت میں غسل کرنے پر قادر ہی نہ ہو، اور وقت گزر جائے تو اس پر یہ نماز لوٹانا لازم نہیں ہے اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا موقف ہے۔

☀ غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا بھول جائیں تو بعد میں ان سمیت وضو کر لے ☀

401/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عُثْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ (عَنْ) عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدَةَ قَالَتْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا اغْتَسَلَ الْجَنْبُ وَنَسِيَ الْمَضْمُضَةَ وَالْإِسْتِنْشَاقَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ بِالْمَضْمُضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ
✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عثمان بن راشدؒ“ سے وہ سیدہ ”عائشہ بنت عجرہؓ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں حضرت ”عبداللہ بن عباسؓ“ نے فرمایا: جب جنبی غسل کرے اور غسل کے دوران کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا بھول جائے تو وہ اپنا وضو دوبارہ کرے اور اس وضو میں کلی کر لے اور ناک میں پانی چڑھا لے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ مُخَلَّدٍ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيِّ (عَنْ) يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ شِجَاعٍ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ خُسْرٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) الشَّيْخَيْنِ أَبِي طَاهِرٍ أَحْمَدَ ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْكَرْخِيِّ وَأَبِي الْمَعَالِيِّ ثَابِتِ بْنِ مَنْذَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُقَرِّيِّ كِلَاهُمَا (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْعَبَّاسِ (عَنْ) الْقَاضِي أَبِي

(۴۰۰) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۵۳) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ الْعَائِضِ فِي صَلَاتِهِمَا -

(۴۰۱) أَخْرَجَهُ الدَّرَقُطْنِيُّ فِي "السنن" ۵: ۴۰۴ فِي الطَّرِيقَةِ: الْمَضْمُضَةُ وَالْإِسْتِنْشَاقُ فِي غَسْلِ الْجَنْبَةِ وَالْمَنْدَرِ فِي

الْوُضُوءِ " ۳۷۹: ۱ (۳۶۱) وَعَلَقَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي "السنن الكبرى" ۱۷۹: ۱ -

الحسن عیسیٰ بن حامد القبیطی (عن) أحمد بن خالد السلفی (عن) أبیه (عن) عکرمه (عن) الأبیض بن الأغر (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

(ورواہ) (عن) المبارک بن عبد الجبار (عن) أبی محمد الجوهری (عن) الحافظ محمد بن مظفر بإسنادہ إلى أبی حنیفۃ

(وأخرجه) الحسن بن زیاد فی مسنده (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن مخلد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ابراہیم واسطی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یزید بن ہارون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن ابراہیم بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن شجاع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وُلّٰی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”شیخ ابوطاہر احمد بن حسین بن احمد کوفی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”ابو المعالی ثابت بن منذر بن ابراہیم مقرئ رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”ابو حسن بن حسین بن عباس رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابو حسن عیسیٰ بن حامد قنصلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن خالد سلفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عکرمہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابیض بن اغر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وُلّٰی رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ جمعہ کے دن جس نے غسل کیا، اس نے اچھا کیا، جس نے نہ کیا، اس نے بھی اچھا کیا ☀

402/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبَانَ (عَنْ) أَبِي نَضْرَةَ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ)

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فِيهَا وَنَعِمَتْ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ابان رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابونضرہ رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”جابر بن

عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس نے بھی اچھا کیا اور جس

(۴۰۲) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۷۱) في الصلاة: باب الفسل يوم الجمعة والميدين وعبد

الرزاق (۵۳۱۳) في الجمعة: باب الفسل يوم الجمعة والطيب والسراك والطحاوي في "شرح معاني الآثار" ۱۱۹:۱-

نے اس دن غسل نہ کیا اس نے بھی اچھا کیا۔

(أخرجه) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي الأنصاري في مسنده (عن) الشريف أبي علي محمد بن محمد بن عبد العزيز المهتدي (عن) أبي الحسن محمد بن أحمد بن محمد بن أحمد النسفي (عن) عبد الله بن أحمد بن مالك البيع (عن) محمد بن نوح (عن) علي بن حرب (عن) يحيى بن نصر بن حاجب (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه * ثم قال محمد وبه نأخذ (وأخرجه) في نسخته فرواه أيضاً (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت "قاضي ابوبکر محمد بن عبد الباقي الأنصاري" نے اپنی سند میں ذکر کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "شریف ابوبلی محمد بن محمد بن عبد العزيز المهتدي" سے، انہوں نے حضرت "ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن احمد النسفي" سے، انہوں نے حضرت "عبد الله بن احمد بن مالك بيعج" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن نوح" سے، انہوں نے حضرت "علي بن حرب" سے، انہوں نے حضرت "يحيى بن نصر بن حاجب" سے، انہوں نے حضرت "أبي حنيفة" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن" نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ" کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت "امام محمد" نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن" نے اپنے نسخہ میں حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ" سے روایت کیا ہے۔

☀ جمعہ کے دن غسل کرنا بھی ٹھیک ہے اور نہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ☀

403/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ إِنْ اغْتَسَلْتَ فَحَسَنْ وَإِنْ تَرَكَتَهُ فَحَسَنْ

✦ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ" حضرت "حماد" سے روایت کرتے ہیں، حضرت "ابراہیم" نے جمعہ کے دن کے غسل کے بارے میں فرمایا: اگر تو غسل کر لے تو یہ ٹھیک ہے اور اگر تو یہ چھوڑ دے تو یہ بھی درست ہے۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن فرواه (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن" نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ" سے روایت کیا ہے۔

☀ عیدین کے لئے غسل کئے بغیر بھی جانا جائز ہے ☀

404/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدَيْنِ وَلَا يَغْتَسِلُ

✦ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ" حضرت "حماد" سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت "ابراہیم" کو ایسا کرتے دیکھا۔

(۴۰۳) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۶۸) في الصلاة: باب الغسل يوم الجمعة والعیدین وفی "الموطأ" ۴۷ (۶۴) -

(۴۰۴) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۶۹) في الصلاة: باب الغسل يوم الجمعة والعیدین -

ابراہیم رضی اللہ عنہ، کو عیدین کے جانب بغیر غسل کیے جاتے ہوئے دیکھا۔

(آخر جہ) محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) اَبی حَنِيفَةَ * ثم قال محمد إذا اغتسلت للجمعة والعیدین فحسن وإن ترکته فلا بأس *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت ”امام محمد رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: جب عورت جمعہ اور عیدین کے لئے غسل کر لے تو بہتر ہے اور اگر نہ کرے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

✽ عیدین کی نمازوں کے لئے غسل کے بغیر جانا جائز ہے ✽

405/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُنَّا نَأْتِي الْعِيدَيْنِ وَمَا نَغْتَسِلُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ نے کہا: ہم عید کی نماز پڑھنے کے لئے بغیر غسل کئے چلے جایا کرتے تھے۔

(آخر جہ) محمد فی الآثار (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✽ عورت غسل کرے تو پانی کے ساتھ اپنے بالوں کو اچھی طرح دھوئے ✽

406/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهِيَ تَغْتَسِلُ خَلِّلِيهِ بِالْمَاءِ

يَعْنِي الشَّعْرَ لَا تَخْلِلْهُ نَارًا قَلِيلَةً اتَّقِيَ عَلَيْكَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”حذیفہ رضی اللہ عنہ“ نے اپنی بیوی سے کہا: جس وقت کہ ان کی بیوی غسل کر رہی تھی آپ نے فرمایا: اپنے بالوں کو پانی سے دھوؤ اور اس میں ذرا سی بھی آگ کو داخل ہونے کی گنجائش مت دو، اپنے آپ کو بچاؤ۔

(آخر جہ) الحفاظ بن خسرو فی مسنده (عن) اَبی القاسم بن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن الخلال (عن)

عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم بن حبیش (عن) محمد بن شجاع البلخی (عن) الحسن بن زیاد

(عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وآخر جہ) الحسن بن زیاد فی مسنده فرواہ (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروطی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

ابوقاسم بن احمد بن عمر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلال رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن

عمر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بن حبیش رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے

(۴۰۵) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۷۰) في الصلاة: باب الغسل يوم الجمعة والمبشرين موفى

حضرت ”حسن بن زیادؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؓ“ نے اپنی سند میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جب شرمگاہیں مل جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے خواہ انزال نہ ہوا ہو ✽

407/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَهُ أَلَا يُوجِبُ الْمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ إِذَا التَّقَى الْخَتَانَانِ وَغَابَتِ الْحَشْفَةُ وَجَبَ الْغُسْلُ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزَلْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ حضرت ”محمد بن ابی شعیبہؓ“ سے، وہ حضرت ”عبد اللہ بن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ سے ایک سائل نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ کیا پانی پانی کو لازم نہیں کرتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب شرمگاہیں مل جائیں، حشفہ غائب ہو جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے چاہے انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خُسْرٍ فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) الْمُبَارَكِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصِّرَفِيِّ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ (عَنْ) الْحَافِظِ ابْنِ الْمُظْفَرِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ أَحْمَدَ بْنِ الْمُحْيَا (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ رَسْتَمٍ (عَنْ) أَبِي هِشَامٍ مُحَمَّدَ بْنَ حَفْصٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؓ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ ابن مظفرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن نصر بن طالبؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن احمد بن محیاؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد ابن رستمؓ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”شام محمد بن حفصؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال نہ ہوا ہو ✽

408/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَيْمَانَ الْعُرْزَمِيِّ (عَنْ) عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّوْجِبُ الْغُسْلُ غَيْرُ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ إِذَا التَّقَى الْخَتَانَانِ وَتَوَارَى الْحَشْفَةُ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزَلْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؓ“ حضرت ”محمد بن عبد اللہ ابن ابی سلیمان عزمیؓ“ سے، وہ حضرت ”عمرو بن شعیبہؓ“ سے وہ ان کے ”والدؓ“ سے اور وہ ان کے ”داداؓ“ سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کیا پانی کے علاوہ بھی (یعنی انزال کے بغیر بھی) بندے پر غسل لازم ہو جاتا ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں جب

(۴۰۷) اضرجه احمد ۱۷۸:۲ وابن ابی شیبہ ۸۴:۱ ومن طریقہ ابن ماجہ (۶۱۱) والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ ۳۱۱:۱ والزبیدی

فی ”عقود الجواهر“ ۶۷:۱ من حدیث عبد اللہ بن عمرو۔

(۴۰۸) وقد تقدم ولو حدیث سابقہ۔

شرمگاہیں مل جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے (تو غسل لازم ہو جاتا ہے) چاہے انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر في مسنده (عن) أحمد بن نصر بن طالب (عن) أبي الحسن أحمد بن المحيا (عن) عبد الله بن محمد بن رستم (عن) أبي هشام محمد بن حفص (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) جعفر بن محمد بن مروان (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الربيز (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) ابن خسرو البلخي (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) خاله أبي علي الباقلاني (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر الأشناني بإسناده إلى أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ظلم بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعيب بن أيوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو يحيى حماني رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنيفه رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن نصر بن طالب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن احمد بن محيا رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الله بن محمد بن رستم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”شام محمد بن حفص رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنيفه رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضي عمر بن حسن اشناني رحمہ اللہ“ نے حضرت ”جعفر بن محمد بن مروان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الله بن زبير رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنيفه رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد الله حسين بن محمد بن خسرو بلخي رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خيرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علي باقلاني رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الله بن دوست علاف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضي عمر اشناني رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابوحنيفه رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ استحاضہ والی عورت کتنے دن نماز چھوڑے اور کتنے دن نماز پڑھے، اس متعلق ایک ضابطہ ☆

409/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَسِيِّ الْبَجَلِيِّ (عَنْ) عَامِرِ الشَّعْبِيِّ (عَنْ) امْرَأَةٍ مَسْرُوقٍ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَمَرَتْ الْمُسْتَحَاضَةَ أَنْ تَدْعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا وَأَنْ تَتَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلَوةٍ بَعْدَ أَنْ تَغْتَسِلَ لِكُلِّ طَهْرٍ

☆ حضرت ”امام اعظم ابوحنيفه رحمہ اللہ“ حضرت ”اسماعيل ابن ابی خالد احمسی بجلی رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”عامر شعبي رحمہ اللہ“

سے وہ حضرت ”مسروق رضی اللہ عنہ“ کی بیوی سے روایت کرتے ہیں، ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ فرماتی ہیں: استحاضے والی عورت اپنے حیض کے ایام کے مطابق نماز چھوڑے اور اپنے طہر کے دنوں (کے حساب سے ان دنوں) میں غسل کرنے کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کرے۔

(آخر جہ) الحافظ ابن محمد فی مسندہ (عن) أحمد بن محمد بن سعید (عن) جعفر بن محمد (عن) أبیه (عن) الحسن بن زیاد (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

(وآخر جہ) الحافظ ابن خسرو فی مسندہ (عن) ابن خیرون (عن) خالہ أبی علی (عن) أبی عبد اللہ بن دوست العلاف (عن) القاضی عمر بن الحسن الأشـ نی (عن) جعفر بن محمد بن مروان (عن) أبیه (عن) أبی یحییٰ عبد الحمید الحماني (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

(وآخر جہ) القاضی الأشثانی بإسناده المذکور إلى أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ابن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن خیرون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد بن مروان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ عبد الحمید حماني رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی اشثانی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سابقہ اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جس عورت کی نفاس کی عادت نہ ہو، وہ خاندان کی عورتوں کے نفاس کے مطابق نفاس گزارے ✽

410/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ النَّفْسَاءُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا وَقْتُ قَعْدَتِ وَقْتُ نِسَائِهَا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ

فرماتے ہیں: نفاس والی عورت کا جب کوئی مقرر وقت نہ ہو تو وہ اپنے خاندان کی دیگر عورتوں کے نفاس کے مطابق نفاس گزارے گی۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابن حنیفۃ ثم قال محمد ولسنا نأخذ بهذا ولكنها نفساء ما بينها وبين أربعين يوماً فإذا زادت على ذلك اغتسلت وتوضأت لوقت كل صلوة وصلت وهو قول أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر

(٤١٠) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (٥٤) في الطهارة: باب النفساء والصلبى ترى الدم-

حضرت ”امام محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے فرمایا: ہم اس کو نہیں اپناتے بلکہ وہ عورت ان ایام سے چالیس دنوں تک نفاس میں ہی شمار ہوگی جب دن اس سے زیادہ ہوں تو وہ ہر نماز کے وقت کے لئے غسل کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کا موقف ہے۔

☀ حاملہ عورت کو خون آئے تو وہ حیض نہیں ہے، عورت نماز بھی پڑھے، روزے رکھے ☀

411/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا رَأَتْ الْحُبْلَى الدَّمَ فَلَيْسَتْ بِحَائِضٍ فَلْتَصِلْ وَلْتَصُمْ وَلْيَأْتِهَا زَوْجُهَا وَتَصْنَعْ مَا يَصْنَعُ الطَّاهِرُ *

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”حماد رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ نے فرمایا: جب حاملہ عورت خون دیکھے تو یہ حیض کا خون نہیں ہوگا، اس کو چاہیے کہ وہ روزے بھی رکھے اور نماز بھی پڑھے، اس کا شوہر بھی اس کے پاس آسکتا ہے، بلکہ یہ عورت وہ تمام کام کر سکتی ہے جو ایک پاک عورت کرتی ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کا موقف ہے۔

☀ حاملہ عورت بچے کی پیدائش تک نماز پڑھے اگرچہ اس دوران خون دیکھے، وہ خون حیض نہیں ہوتا ☀

412/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْحُبْلَى تَصِلُّ أَبَدًا مَا لَمْ تَضَعْ وَإِنْ رَأَتْ الدَّمَ لَأَنْ دَمَ الْحُبْلَى لَا يَكُونُ حَيْضًا وَإِنْ أَوْصَتْ وَهِيَ تَطْلُقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِيَّتُهَا مِنَ الثَّلَاثِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”حماد رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ نے کہا: حاملہ خاتون ہمیشہ نماز پڑھتی رہے گی جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے، اگرچہ وہ خون دیکھے اس لئے کہ حاملہ عورت سے نکلنے والا خون حیض نہیں ہوتا، اور اگر اس نے وصیت کی اور اس کو طلاق ہو چکی ہے تو اس کی وصیت ثلاث میں سے پوری کی جائے گی۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ حضرت ”امام محمد رحمۃ اللہ علیہ“ فرماتے ہیں: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کا موقف ہے۔

(۴۱۱) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي "الْأَثَارِ" (۵۵) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ النِّفْسَاءِ وَالْحُبْلَى تَرَى الدَّمَ وَالِدَارِمِي فِي "السَّنَنِ" ۱۸۳:۱ (۹۴۱) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ إِذَا اخْتَلَطَتْ عَلَى الْمَرْأَةِ أَيَّامُ حَيْضِهَا -

(۴۱۲) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي "الْأَثَارِ" (۵۶) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ النِّفْسَاءِ وَالْحُبْلَى تَرَى الدَّمَ وَالِدَارِمِي فِي "السَّنَنِ" ۱۸۳:۱ (۹۴۵) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ إِذَا اخْتَلَطَتْ عَلَى الْمَرْأَةِ أَيَّامُ حَيْضِهَا -

✽ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس نے اچھا کیا، جس نے صرف وضو کیا اس میں بھی کوئی حرج نہیں ✽
413/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ الْبَصْرِيِّ (عَنْ) أَبِي نَضْرَةَ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ اقْتَصَرَ عَلَى الْوُضُوءِ فَلَا حَرَجَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابان ابن ابی عیاش بصریؒ“ سے وہ حضرت ”ابونضرہؒ“ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ”جابر بن عبد اللہؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے صرف وضو پر اکتفا کی اس پر بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَيْدٍ (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ (عَنْ) مَكِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ *
 (وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنَ مُحَمَّدٍ (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ (عَنْ) مَكِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنَ مِقَاتِلٍ وَإِسْحَاقَ بْنَ سَهْلٍ الرَّازِيَّ كِلَاهُمَا (عَنْ) إِدْرِيسَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”علی بن محمد بن عبیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن محمد بن ابوکثیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن مخلدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن مقاتلؒ“ اور حضرت ”اسحاق بن سہل رازیؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”ادریس بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جمعہ کے دن وضو کرنا اچھا ہے، لیکن غسل کرنا تو بہت ہی اچھا ہے ✽

414/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ (عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(٤١٣) أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ (٥٢١٣) فِي الْجُمُعَةِ: بَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالطَّيِّبِ وَالسَّوَالِكِ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ (١٠٧٧) وَالْبِزَارُ (٦٢٩) - كَتَبَ الْإِسْتِثَارَ وَالرَّيْسِي فِي "مَجْمَعِ الزَّوَادِ" ١٧٥:٢ -

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنَعِمَتْ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابان ابن ابی عیاشؒ“ سے وہ حضرت ”انس بن مالکؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو یہ بہت ہی اچھی بات ہے۔

(آخر جہ) الحافظ الحسین بن محمد بن خسرو فی مسنده (عن) ابی الغنائم محمد بن علی بن الحسن (عن) ابی الحسن محمد بن أحمد بن محمد بن زرقویہ (عن) ابی سهل محمد بن أحمد بن زیاد (عن) إسماعیل (عن) مکی بن إبراہیم (عن) ابی حنیفہ بمعناہ

(ورواہ) (عن) ابی الفضل أحمد بن خیرون (عن) ابی علی الحسن بن أحمد بن شاذان (عن) ابی نصر بن اشکاب (عن) عبد اللہ بن طاہر القزوینی (عن) إسماعیل بن توبہ القزوینی (عن) محمد بن الحسن (عن) ابی حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ غیر اُنہ قال من اغتسل يوم الجمعة فقد أحسن ومن لم يغتسل فيها ونعمت *

(ورواہ) (عن) أحمد ابن خیرون (عن) ابن شاذان (عن) ابی نصر بن اشکاب (عن) أحمد بن جعفر (عن) إدريس بن إبراہیم (عن) الحسن بن زیاد (عن) ابی حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بسندہ اُنہ قال علیہ الصلاة والسلام من تَوَضَّأَ يوم الجمعة فيها ونعمت ومن اغتسل فالغسل أفضل *

(ورواہ) (عن) عبد الملك بن عبد القاهر (عن) ابی الحسن بن قشیش (عن) ابی بکر الأبهري (عن) ابی عروبة الحرانی (عن) جده (عن) محمد بن الحسن (عن) ابی حنیفہ (عن) أبان (عن) أنس بن مالك في هذه الطرق *

(ورواہ) أبو حنیفہ (عن) أبان (عن) ابی نصر (عن) جابر بن عبد اللہ * قال ابن خسرو وحدثنا الكثير السري أحمد حدثنا أبو القاسم عبد الله ابن الحسين بن محمد حدثنا أبو عبد الله أحمد بن محمد بن يوسف حدثنا محمد بن عبد الله بن عتاب حدثنا إسماعیل بن ابی كثير القاضي حدثنا مکی بن إبراہیم (عن) ابی حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عن أبان (عن) ابی نصر (عن) جابر اُنہ قال قال علیہ الصلاة والسلام من اغتسل يوم الجمعة فقد أحسن ومن لم يغتسل فيها ونعمت *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرزلیؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو غنم محمد بن علی بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سهل محمد بن احمد بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ (ان کی روایت سابقہ روایت کے معنوی مطابقت رکھتی ہے)

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل احمد بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی حسن بن احمد بن شاذانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو نصر بن اشکابؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن طاہر قزوینیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ قزوینیؒ“ سے، انہوں نے

نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس روایت میں یہ الفاظ ہیں) آپ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا اس کو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد ابن خیرونؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابن شاذانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابونصر بن اشکابؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن جعفرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ادریس بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے اپنی اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وضو کیا، یہ ٹھیک ہے اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد الملک بن عبدالقاہرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن بن قشیشؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر ابہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعروہ جرانیؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”داؤدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”انس بن مالکؒ“ سے انہی اسانید کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابونصرہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جابر بن عبد اللہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”ابن خسروؒ“ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”کثیر سریؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابوقاسم عبد اللہ ابن حسین بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن یوسفؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن عتابؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”اسماعیل بن ابوکثیر قاضیؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”کئی بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابونصرہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جابرؒ“ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس نے بہت اچھا کیا اور جس نے غسل نہ کیا اس نے بھی ٹھیک کیا۔

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْمِيَاهِ وَالنَّجَاسَاتِ

چوتھی فصل پانی اور نجاستوں کے بیان میں

☆ رسول اکرم ﷺ نے حمام کو پسند نہیں فرمایا ☆

415/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءٍ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ بِنْسِ الْبَيْتِ الْحَمَامُ بَيْتٌ لَا يَسْتَرُ وَمَاءٌ لَا يَطْهَرُ *

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عطاء بنیہؒ“ کے حوالے سے ام المومنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ سے روایت کرتے ہیں: آپ فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حمام کتنا ہی برا مکان ہے، یہ ایسا مکان ہے جس میں پردہ داری نہیں ہے، اور وہ پانی ایسا ہے جو پاک نہیں کرتا۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) صالح الترمذی (عن) الخضر بن أبان الهاشمی (عن) مصعب بن المقدم (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”صالح ترمذیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”خضر بن ابان ہاشمیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب بن مقدمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✦ کھڑے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے ✦

416/ (أبو حنيفة) (عن) أبي الزبير (عن) جابر بن عبد الله رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يبولن أحدكم في الماء الدائم ثم يتوضأ منه

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو زبیرؒ“ کے حوالے سے حضرت ”جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے وہ وضو کرے گا۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن المنذر بن سعيد الهروي (عن) أحمد بن عبد الله الكندي (عن) إبراهيم بن الجراح (عن) أبي يوسف رحمه الله تعالى (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

(وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) عبيد الله بن بكير التمار (عن) أبي بلال الأشعري (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه *

(وأخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي الفضل أحمد ابن خيرون (عن) خاله أبي علي (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر الأشناني بإسناده إلى أبي حنيفة رضى الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”محمد بن منذر بن سعید ہرویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن جراحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانیؒ“ نے حضرت ”عبید اللہ بن بکیر تمارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بلال

(٤١٥) أخرجه الحافظ في "مسند الامام" (٧٥) والبيريقي في "شعب اليمان" (٧٧٧٢) و (٧٧٧٣) والديلمی في "مسند الفردوس" (٢١٤٩)۔

(٤١٦) أخرجه الحافظ في "مسند الامام" (٤٢) ومسلم (٢٨١) وابن ماجه (٣٤٣) في الطهارة: باب النسي عن البول في الماء الراكد واحد ٣٤١:٣ والبيريقي في "السنن الكبرى" ٩٧:١ والطحاوي في "شرح معاني الآثار" ١٤١:١۔

☀ رسول اکرم ﷺ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے ☀

☀ خون، پیشاب یا کوئی بھی نایا چیز کپڑے یا جسم پر لگی رہ جائے تو نماز ہونے، نہ ہونے کا ضابطہ ☀

٤١٧) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (٤٣) والطحاوي في "شرح معاني الآثار" ١: ١٤٠ وابن حبان (١٢٥١) والنسائي ٤٩: ١ في الطبرارة: باب الماء الدائم واحد ٤٩٢: ٢ وابن أبي شيبة ١٤١: ١ وعبد الرزاق (٣٠٠) وابو عوانة ٢٨٦: ١ -

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابراہیم بن محمدؒ“ کا یہ قول نقل کرتے ہیں ”جب خون ایک درہم کی مقدار میں ہو یا پیشاب یا کوئی اور (پلید چیز) درہم کی مقدار کے مطابق ہو (اور اس کے ہمراہ نماز پڑھ لی گئی ہو) تو اپنی نماز کو دہراؤ اور اگر وہ نجاست اس سے کم ہے تو اپنی نماز جاری رکھو (کیونکہ وہ نماز ہو گئی)۔“

(أخرجہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ يجزيه حتى يكون أكثر من قدر الدرهم الكبير المثقال فإذا كان كذلك لم تجز صلاته وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ حضرت ”امام محمدؒ“ فرماتے ہیں: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ یہ اس کو کفایت کرے گا حتیٰ کہ یہ بڑے درہم سے ایک مثقال بھر زیادہ ہو، اگر ایسا ہو تو اس کی نماز جائز نہیں ہوگی۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا موقف ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے بلی کے جوٹھے سے وضو بھی کیا اور اس کو پیا بھی ✽

419/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ذَاتَ يَوْمٍ فَجَاءَتِ الْهَرَّةُ فَشَرِبَتْ مِنَ الْإِنَاءِ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ وَشَرِبَ مَا بَقِيَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”شعبيؒ“ کے حوالے سے وہ حضرت ”مسروق بن عمارؒ“ کے حوالے سے ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ایک دن وضو کیا (وضو کے لئے پانی رکھا گیا) بلی آئی اور اس برتن سے پانی پی گئی، رسول اکرم ﷺ نے اس پانی سے وضو بھی کیا اور اس پانی سے جو بچا، اس کو پی لیا۔

(أخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن المنكدر (عن) سعيد الهروي (عن) أحمد بن عبد الله الكندي (عن) إبراهيم بن الجراح (عن) أبي يوسف عن أبي حنيفة رحمهما الله *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”محمد بن منکدرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید ہرویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کنديؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن جراحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ مری ہوئی بکری کی کھال کو دباغت دینے کے بعد استعمال میں لاسکتے ہیں ✽

420/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ الْبَكْرِيِّ) (عَنْ عِكْرَمَةَ) (عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ لِسَوْدَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوْ انْتَفَعُوا بِأَهَابِهَا قَالَ

(٤١٨) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (١٤٧) في الصلاة: باب ما يعاد من الصلاة وما يكره منها وابن أبي شيبة ٢٩٢:١ في الصلاة: باب في الرجل وفي ثوبه أو جسده دم-

(٤١٩) أخرجه المصنف في مسند الامام (٤٤) وأبو يعلى (٤٩٥١) والبزار ١٤٤:١ (٢٧٥) والطحاوي في شرح معاني الآثار ١٩:١ في الطهارة: باب سور السر وأبو داود (٧٦) في الطهارة: باب سور السر-

فَسَلُّوْا جِلْدَ تِلْكَ الشَّاةِ فَجَعَلُوْهُ سِقَاءً فِی الْبَيْتِ حَتّٰی صَارَ شَنًّا

✦✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ساک بن حرب بکریؒ“ سے وہ حضرت ”عکرمہؒ“ کے حوالے سے حضرت ”عبداللہ بن عباسؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ حضرت ”سوداءؒ“ کی ایک مری ہوئی بکری کے قریب سے گزرے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بکری کے مالک کو کیا ہوا ہے، یہ لوگ اس کی کھال کو دباغت دے کر فائدہ حاصل کر لیتے۔ راوی کہتے ہیں: ان لوگوں نے اس بکری کی کھال اتاری، اس کو اپنے گھر میں پانی کے استعمال کے لئے رکھ لیا حتیٰ کہ وہ مشکیزہ بن گیا۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سعید الهمدانی (عن) محمد بن موسى بن إبراهيم (عن)

إسماعیل بن یحییٰ عن اللیث بن حماد (عن) أبی یوسف رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی (عن) أبی حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(وآخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد (عن) أحمد بن محمد بن سعید (عن) محمد بن موسى بن إبراهيم (عن)

إسماعیل بن یحییٰ (عن) اللیث بن حماد (عن) أبی یوسف (عن) أبی حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ *

قال الحافظ ورواه ابن الأخشید (عن) ابن کاس (عن) أحمد بن حازم (عن) أبی غرزة (عن) عبید بن موسى

(عن) أبی حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن موسیٰ بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن یحییٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیث بن حمادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن موسیٰ بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن یحییٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیث بن حمادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حضرت ”ابن اشیدؒ“ نے حضرت ”ابن کاسؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حازمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو غرزةؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✦ کسی بھی کھال کو دباغت دینے کے بعد استعمال میں لایا جاسکتا ہے ✦

421/ (أَبُو حَنِیْفَةَ) (عَنْ) سَمَّاكِ (عَنْ) عِکْرَمَةَ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

(۴۲۰) اضرجه المصکفی فی ”مسند الامام“ (۷۹) و ابو یعلیٰ (۲۳۴) و احمد ۱: ۳۲۷ و البرقی فی ”السنن الکبریٰ“ ۱: ۱۸۰

فی الطہارۃ و ابن حبان (۱۲۸۱) و الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۱: ۴۷۱-

(۴۲۱) اضرجه المصکفی فی ”مسند الامام“ (۷۸) و الطحاوی ”شرح معانی الآثار“ ۲: ۴۶۹ و فی ”شرح مشکل الآثار“

۲: ۲۶۲ و ابن حبان (۱۲۸۷) و البغوی فی ”شرح السنة“ (۲۰۳) و مالک فی ”الموطأ“ (۱۷) فی الصید و السافعی ۱: ۲۳-

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيَّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَطَّ طَهَّرَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنيفہؒ“ حضرت ”ساکؒ“ سے وہ حضرت ”عکرمہؒ“ سے روایت کرتے ہیں
حضرت ”عبداللہ بن عباسؓ“ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی کھال جب اس کو دباغت دے دی جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) صالح بن أحمد القيراطي (عن) إسماعيل بن يحيى (عن) (الليث بن حماد
(عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”صالح بن احمد قیراطیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن یحییٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیث بن حمادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ دباغت کا عمل کسی بھی کھال کو پاک کر دیتا ہے ✽

422/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ ذَكَأَهُ كَلِّ مِسْكٍ دِبَاغَهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے وہ حضرت ”ابن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ہر کھال کی پاکیزگی (عمل) دباغت ہے۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ أبو بكر أحمد بن محمد بن خالد بن خلی (عن) أبيه محمد (عن) أبيه خالد بن خلی (عن) محمد بن خالد الوهبي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کا موقف ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلیؒ“ اپنے والد حضرت ”محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”خالد بن خلیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خالد وہبیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ لومڑی اور چیتے کی کھال بھی دباغت دے کر استعمال میں لائی جاسکتی ہے ✽

423/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ رَأَى عَلَى حَمَّادٍ فَلَنْسُوَةً ثَعَالِبَ وَكَانَ لَا يَرَى بَأْسًا

(٤٢٢) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (٨٦٥) في اللباس: باب لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد عن عمر بن الخطاب -

(٤٢٣) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (٨٦٤) في اللباس: باب لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد: وابن أبي شيبه (٤٩٠٩) في المقيقة: باب في لبس القلائس وابن سعد في "الطبقات" ٦: ٢٨٠ -

بجلود النمر

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ کے حوالے سے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ”حمادؒ“ کے سر پر لومڑی کی کھال کی ٹوپی دیکھی اور وہ چیتے کی کھال کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(أخرجہ) محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن أبی حنیفۃ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✽ ہر وہ عمل جو کھال کو خراب ہونے سے محفوظ کرے، وہ ”دباغت“ کہلاتا ہے ✽

424/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ كُلُّ شَيْءٍ مَعَ الْجِلْدِ مِنَ الْفَسَادِ فَهُوَ دِبَاغٌ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں ہر وہ عمل جو کھال کو خراب ہونے سے بچالے وہ عمل دباغت کہلاتا ہے۔

(أخرجہ) الإمام محمد بن الحسن رَحِمَهُ اللہُ تَعَالٰی فی الآثار فرواہ (عن) أبی حنیفۃ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✽ نجاست ایک درہم کی مقدار میں معاف ہے اس سے زیادہ معاف نہیں ✽

425/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَكَ مِنَ الدَّمِ قَدَرِ الدَّرْهِمِ أَوْ أَقَلَّ أَجْزَاكَ أَنْ

تُصَلِّيَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ قَدَرِ الدَّرْهِمِ لَمْ يُجْزِئَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ حَتَّى تَغْسِلَهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں وہ

فرماتے ہیں: جب تیرے کپڑے کو ایک درہم یا اس سے کم مقدار میں خون لگ جائے تو تیرے لئے یہ کفایت کرے گا کہ تو اسکے اندر نماز پڑھ لے اور اگر ایک درہم سے زیادہ ہو تو اب تیرے لئے اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے جب تک کہ تو اس کو دھو نہ لے

(أخرجہ) الحافظ ابن خسر و فی مسنده (عن) أبی القاسم ابن أحمد بن عمر (عن) عبد اللہ بن الحسن الخلال

(عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم بن خنيس (عن) محمد بن شعاع (عن) الحسن بن زياد

(عن) أبی حنیفۃ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ *

(وأخرجہ) الحسن بن زياد رَحِمَهُ اللہُ تَعَالٰی فی مسنده فرواہ (عن) أبی حنیفۃ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروثیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

(۴۲۴) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (۸۶۶) في اللباس: باب لباس جلود الثعالب ودباغ

الجلود وعبد الرزاق ۶۴: ۱ (۱۹۴) في الطهارة: باب جلود الميتة اذا دفت و ابن ابی شيبة ۳۸۱: ۸ (۴۸۳۶) في العقبة: باب

في الفراء من جلود الميتة اذا دفت و ابن سعد في ”الطبقات“ ۳۸۱: ۶ -

(۴۲۵) قد تقدم في (۴۱۸) نحوه -

ابوقاسم ابن احمد بن عمر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلال رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بن حمیس رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادہ رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ ام المؤمنین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے آب حیات کھرچ دیا کرتی تھیں ☆

426/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ فرماتی ہیں: میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے آب حیات کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى الرَّازِيِّ (عَنْ) الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ غِيلَانَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْعٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ (عَنْ) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الصَّغَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا أَنَّهُ زَادَ فِي أَوَّلِهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَضَافَتْ رَجُلًا وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ مَلْحَفَةً فَالتَحَفَ بِهَا بِاللَّيْلِ فَأَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَغَسَلَ الْمَلْحَفَةَ كُلَّهَا فَبَلَغَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَا أَرَادَ بِغَسْلِ الْمَلْحَفَةِ إِنَّمَا كَانَ يَجْزئُهُ أَنْ يَفْرَكَهُ لَقَدْ كُنْتُ أَفْرَكُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَصْلِي فِيهِ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرٍ وَفِي مَسْنَدِهِ بِاللَّفْظِ الْأَوَّلِ (عَنْ) أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْخَلَّالِ (عَنْ) زِيَادٍ (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ شَجَاعٍ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمَا *

(وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي (عَنْ) الْقَاضِي أَبِي الْحَسَنِ ابْنِ الْمَهْتَدِيِّ بِاللَّهِ (عَنْ) أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ جَنَادَةَ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ مُحَمَّدَ ابْنِ نُوحٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ التَّسْتَرِيِّ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ غِيلَانَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْعٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (وَأَخْرَجَهُ) الْحَسَنِ بْنُ زِيَادٍ فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فضل بن عباس رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن غیلان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زریع رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”

(۴۲۶) اضرجه المصكفي في "مسند الامام" (۷۶) والطحاوي في "شرح معاني الآثار" ۴۸: ۱ ومسلم (۲۸۸)

(۱۰۷) والترمذي (۱۱۶) وابو داود (۲۷۱) وابن ماجه (۵۳۷) وامسند ۱۲۵: ۶ والبيهقي في "السنن الكبرى" ۱۷: ۲ في

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن علی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن یعقوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سعید صغانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس روایت کے آغاز میں یہ اضافہ ہے) ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ نے ایک شخص کی ضیافت فرمائی، اس کی جانب کبل بھیجا، اس نے رات اس کبل میں گزاری، اس پر غسل واجب ہو گیا، اس نے پورا کبل دھو دیا، اس بات کی اطلاع ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ رضی اللہ عنہا“ تک پہنچی، آپ نے فرمایا: تو نے کیا سوچ کر پورا کبل دھو دیا؟ اتنا ہی کافی تھا کہ مادہ کو کبل سے کھرچ دیتا، میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے مادہ حیات کو کھرچ دیا کرتی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرو بختی رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو قاسم بن احمد بن عمر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلال رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بغوی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”قاضی ابو حسین ابن مہدی باللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قاسم عبد اللہ بن محمد بن جنادہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن محمد ابن نوح بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فضل بن عباس تسری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن غیلان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زریع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ بلی کے جوٹھے پانی کو پینا، اس سے وضو کرنا جائز ہے ☆

427/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي السَّنَنِ تَشْرِبُ مِنَ الْإِنَاءِ قَالَ هِيَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ لَا بَأْسَ بَأَن يَشْرَبَ فَضْلَهَا فَسَأَلَهُ أَيَطَهَّرُ بِفَضْلِهَا لِلصَّلَاةِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَرْخَصَ الْمَاءَ وَلَمْ يَأْمُرْهُ وَلَمْ يَنْهَهُ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں آپ سے پوچھا گیا کہ جب بلی برتن سے پانی پی جائے (تو اس پانی کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: بلی کا بچا ہوا پانی پینے میں کوئی حرج نہیں ہے، پھر آپ سے پوچھا گیا: اس کے بچے ہوئے پانی سے نماز کے لئے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانی کو بہت سستا کیا ہے نہ اس کا حکم دیا ہے اور نہ اس سے منع کیا ہے۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في كتاب الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد قال الإمام أبو حنيفة غيره أحب إلى وإن توضأ به أجزاءه قال محمد وبقول أبي حنيفة نأخذ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا: حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: اگر وہ وضو کرے گا تو اگرچہ اس کو کفایت کر جائے گا تاہم مجھے اس کا غیر زیادہ پسند ہے۔ اور حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے ”اسی طرح اس کے غیر کو پینا مجھے محبوب ہے اگرچہ اس کے ساتھ کیا گیا وضو ہو جائے گا۔ حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: ہم حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے مذہب کو ہی اپناتے ہیں۔

☆ گدھے، خچر، عام گھوڑے، ترکی گھوڑے، بکری اور اونٹ کے جوٹھے کا حکم ☆

428/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ لَا خَيْرَ فِي سُورِ الْبُغْلِ وَالْحِمَارِ وَلَا يُتَوَضَّأُ بِسُورِ الْبُغْلِ وَالْحِمَارِ وَيُتَوَضَّأُ بِسُورِ الْفَرَسِ وَالْبَرْدُونِ وَالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: خچر اور گدھے کے جوٹھے میں کوئی بھلائی نہیں اور خچر اور گدھے کے جوٹھے کے ساتھ وضو نہ کیا جائے اور (عام) گھوڑے اور ترکی گھوڑے کے جوٹھے سے وضو کر سکتے ہیں اور بکری اور اونٹ کے جوٹھے سے وضو کر سکتے ہیں۔

(أخرجه محمد في الآثار فرواه عن أبي حنيفة وقال وبهذا كله نأخذ وهو قول أبي حنيفة رضى الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا: ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا موقف ہے۔

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ☆

429/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْهَيْثَمِ الصَّرَافِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ أَوْ يُتَوَضَّأُ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ہیثم صراف رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”محمد بن سیرین رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے کہ پھر اسی سے غسل بھی کرنا ہوگا یا وضو کرنا ہوگا۔

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) صالح بن أحمد ابن أبي مقاتل البزاز الهروي (عن) محمد بن عثمان بن

(۴۲۸) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (۷) وعبد الرزاق (۳۶۶) في الطبرارة: باب سور السواب والسواب

ابی شببة ۳۰:۱ فی الطبرارة: باب فی الوضوء بسور الصمار والکلب من کرهه۔

(۴۲۹) قد تقدم فی (۴۱۷)۔

ابراہیم الکوفی (عن) ضرار (عن) ابی یوسف (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ *
 ○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن احمد ابن ابومقاتل بزاز ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عثمان بن ابراہیم کوفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ضرار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ جگالی کرنے والے جانوروں کے پیشاب کا حکم ☆

430/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ (عَنِ) الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ كُلِّ ذَاتِ

كَرْشٍ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ بصرہ کے رہنے والے ایک شخص سے وہ حضرت ”حسن بصری رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: جگالی کرنے والے جانور کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنِ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَكْرَهُهُ وَيَقُولُ إِنَّ وَقْعَ فِي وَضوءٍ أَفْسَدَ الْوَضوءَ وَإِنْ أَصَابَ الثُّوبَ مِنْهُ شَيْءٌ كَثِيرٌ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ أَعَادَ الصَّلَاةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا أَنَا فَلَا أَرَى بِهِ بَأْسًا لَا يَفْسِدُ مَاءٌ أَوْ لَا وَضوءٌ أَوْ لَا ثَوْبًا

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا: حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ اس کو ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے ”اگر وضو کے پانی میں گر پڑے تو وضو کا پانی ناقابل استعمال ہو جاتا ہے اور کپڑے پر زیادہ مقدار میں لگ جائے اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی جائے تو ایسی نماز کو لوٹایا جائے۔ پھر حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا: بہر حال میں اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتا، وہ پانی کو، وضو کے پانی کو اور کپڑے کو کچھ نہیں کہتی۔

☆ دودھ پیتا بچہ پیشاب کر دے تو اس پر پانی کے چھینٹے مار دینا کافی ہے ☆

431/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) حَمَّادٍ (عَنِ) إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ ثَوْبَهُ بَوْلُ الصَّبِيِّ قَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَكَلَ

وَشَرِبَ أَجْزَأُكَ أَنْ تَصُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ صَبًّا

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں (ان سے مسئلہ پوچھا گیا) کہ کسی شخص پر کوئی بچہ پیشاب کر دے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ بچہ کھانے پینے نہیں لگا تو تیرے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تو اس جگہ پر پانی کا چھینٹا مار دے۔

(۴۳۰) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۲۳) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ ابْوَالِ الْبَرَاءِثِ وَغَيْرِهَا وَعَبْدُ الرَّزَاقِ (۱۴۸۲) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ ابْوَالِ الدُّوَابِّ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۱۱۵:۱ فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ فِي بَوْلِ الْبَعِيرِ وَالشَّاةِ بِصِيبِ الثُّوبِ -

(۴۳۱) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۲۵) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ ابْوَالِ الْبَرَاءِثِ وَغَيْرِهَا -

(وآخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ وَأَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يَغْسِلَهُ غَسْلًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر فرمایا: ہم پر لازم ہے کہ ہم ایک مرتبہ اس کو ضرور دھوئیں، اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا موقف ہے۔

✽ چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے نجاست ختم کی جاسکتی ہے ✽

432/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْبَعٌ لَا يَنْجِسُهُنَّ شَيْءٌ الْمَاءُ وَالْأَرْضُ وَالْثَوْبُ وَالْجَسَدُ *

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ہیثم بن حبیب رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”شعبی رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ“ نے ارشاد فرمایا: چار چیزوں کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی ○ پانی ○ زمین ○ کپڑا ○ جسم (اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ ایسا نہیں ہے کہ ان کو پاک نہیں کیا جاسکتا بلکہ اگر ان پر نجاست لگ جائے تو ان کو پاک کرنے کی کوئی نہ کوئی صورت بہر حال موجود ہوتی ہے)۔

(آخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) محمد بن مخلد (عن) بشر بن موسى (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وآخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي علي الحسين بن علي بن أيوب (عن) القاضي أبي العلاء محمد بن علي بن يعقوب الواسطي (عن) أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان (عن) بشر بن موسى (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وآخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”محمد بن مخلد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موکی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبد الرحمن مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابوعلی حسین بن علی بن ایوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابوعلاء محمد بن علی بن یعقوب واسطی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موکی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبد الرحمن مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

(۴۳۲) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (۲۵) في الطهارة: باب ما لا ينجسه شيء، وعبد الرزاق (۲۰۹) في الطهارة: باب الماء يمسح به الجنب أو يدخله، وابن أبي شيبة (۱۷۴:۱) في الطهارة: باب في مجالسة الجنب والبرقي في السنن الكبرى (۱: ۲۶۷) والبيهقي في "شرح السنة" ۳: ۲۱۰-۲۱۱

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا: ہمارے نزدیک اس کی تفسیر یہ ہے کہ یہ اس وقت ہے جب اس کو گندگی لگی ہو تب تو اس کو دھویا جائے گا، کیونکہ دھو دینے سے اس پر نجاست برقرار نہیں رہے گی، اور پانی کے حوالے سے ہماری تشریح یہ ہے کہ جب پانی کثیر ہو یا جاری ہو، وہ نجاست کو اٹھا کر نہیں رکھتا (بلکہ نجاست ختم ہو جاتی ہے)

الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَغَيْرِهِمَا

پانچویں فصل موزوں پر مسح اور دیگر امور کے بیان میں

☆ رسول اکرم ﷺ کو سفر میں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے ☆

433/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ) (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ فِي السَّفَرِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَلَمْ يُوقِثْ *
 ☆ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”عبد اللہ بن دینارؒ“ سے وہ حضرت ”عبد اللہ بن عمرؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو سفر میں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن انہوں نے وقت بیان نہیں کیا۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ (عَنْ) سُلَيْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ (عَنْ) مُرْوَانَ بْنِ مَعَاوِيَةَ الْفَزَارِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوسعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سلیمان بن عبید اللہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مروان بن معاویہ فزاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ مسافر تین دن اور تین راتیں جبکہ مقیم ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کر سکتے ہیں ☆

434/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْحَكَمِ بْنِ عُتْبَةَ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمَةَ (عَنْ) شُرَيْحِ بْنِ هَانِي (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَالْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً

(٤٣٣) أَخْرَجَهُ الْمُصَنِّفُ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (٦٤) وَالِدَارِ قُطْنِي ١٩٦ (١٢) وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (٧٦٣) وَ (٨٠٤) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "السَّنَنِ الْكُبْرَى" ٢٨٠:١ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا -

(٤٣٤) أَخْرَجَهُ الْمُصَنِّفُ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (٥٥) وَأَبْنُ حَبَانَ (١٣٢٢) وَأَبْنُ خُزَيْمَةَ (١٩٥) وَأَبْنُ شَيْبَةَ ١٧٧:١ فِي الطَّرِيقَةِ وَاهِدٌ ١١٣:١ وَمُسْلِمٌ (٢٧٦) فِي الطَّرِيقَةِ وَأَبُو عَوَانَةَ ٣٦١:١ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "السَّنَنِ الْكُبْرَى" ٢٧٢:١ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (٧٨٩) -

♦♦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حکم بن عتبہؒ“ سے، وہ حضرت ”قاسم بن مخیمہؒ“ سے، وہ حضرت ”شرح بن ہانیؒ“ سے وہ حضرت ”علی ابن ابی طالبؒ“ سے روایت کرتے ہیں؛ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسافر اپنے موزوں پر تین دن اور تین راتیں مسح کرے اور مقیم ایک دن اور ایک رات مسح کرے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن المنذر بن سعید الهروی (عن) أحمد بن عبد الله الكندی (عن)

إبراهيم بن الجراح (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رحمه الله *

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن المنذر بن بكر البلخي (عن) إبراهيم بن يوسف الكوفي *

(وعن) محمد بن يزيد (عن) المسيب بن إسحاق (عن) أفلح بن محمد *

(وعن) أحمد بن محمد (عن) أحمد بن عبد الله بن زياد (عن) أيوب بن سليمان *

(وعن) عبد الله بن أحمد الطواويسي (عن) محمد بن كامل * كلهم (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة إلا أن

فيه أن شريح بن هانئ قال سألت عائشة رضي الله عنها أيمسح على الخفين فقالت انت علياً فأسأله فإنه كان

يسافر مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال شريح فأتيت علياً فأسأله فقال الحديث *

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن عبد الرحمن الأصفهاني قال قرء على أبي حامد أحمد بن رسته وأنا حاضر (عن)

محمد بن المغيرة (عن) الحكم بن أيوب (عن) زفر عن أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) أيضاً (عن) صالح بن أحمد القيراطي (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة

رضي الله عنه *

(ورواه) أيضاً (عن) عبد الله بن عبد الله (عن) إبراهيم بن مسعدة (عن) أبي مقاتل (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) عبد الوهاب بن عبد الرحمن بن شعبة قال هذا كتاب جدی شعبة بن

عبد الرحمن بن إسحاق فقرأت فيه (حدثنا) أبو حنيفة مثل حديث أسد بن عمرو رحمه الله تعالى *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى

الحماني (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه الحديث بكماله *

(ورواه) أيضاً عن أحمد بن محمد بن سعيد (عن) عبد الرحمن بن يوسف (عن) أحمد بن خلف (عن) القاسم بن

الحكم (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رضي الله عنهما

(ورواه) أيضاً (عن) أبي عبد الله أحمد بن الحسين الكرخي عن الحسين ابن شبيب المؤذن (عن) أبي يوسف

القاضي (عن) أبي حنيفة رضي الله عنهما *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”محمد بن منذر بن سعید ہرویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ

کندیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن جراحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”

امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد

بن منذر بن بکر بلخیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن یوسف کوفیؒ“ سے اور حضرت ”محمد بن یزیدؒ“ سے، انہوں نے

حضرت ”مسیب بن اسحاقؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”فلح بن محمدؓ“ اور حضرت ”احمد بن محمدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ بن زیادؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن سلیمانؓ“ اور حضرت ”عبد اللہ بن احمد طوایسیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن کاملؓ“ سے، ان سب نے حضرت ”اسد بن عمروؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں حضرت ”قاضی شریح بن ہانیؓ“ فرماتے ہیں: میں نے ام المومنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ سے پوچھا: کیا موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم حضرت ”علیؓ“ کے پاس جاؤ، اور اس بارے میں ان سے پوچھو کیونکہ وہ سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ ہوتے تھے۔ حضرت ”قاضی شریحؓ“ فرماتے ہیں: میں حضرت ”علیؓ“ کے پاس آیا، اور ان سے پوچھا، تو انہوں نے فرمایا (اس کے آگے پوری حدیث بیان کی)

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؓ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد ابن عبد الرحمن اصفہانیؓ“ فرماتے ہیں: حضرت ”ابو حامد بن رستہؓ“ نے یہ حدیث پڑھی، میں اس وقت وہاں موجود تھا، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکم بن ایوبؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؓ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد قیراطیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوبؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حمانیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؓ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن عبد اللہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن مسعدہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مقاتلؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؓ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الوہاب بن عبد الرحمن بن شیبہؓ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: یہ میرے دادا حضرت ”شیبہ بن عبد الرحمن بن اسحاقؓ“ کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، اس میں یہ ہے ”حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ نے حضرت ”اسد بن عمروؓ“ کی مثل حدیث بیان کی۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمدؓ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب ابن ایوبؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حمانیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے پوری روایت کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؓ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن یوسفؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن خلفؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت

کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ احمد بن حسین کرخنی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین ابن شیبہ مؤذن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف قاضی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے ✽

435/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى (عَنْ) بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابن ابی لیلی رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”بلال رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) صالح بن أبي رميح (عن) أبي بكر محمد بن خلف بن أيوب (عن) أبيه (عن) أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن ابورمیح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر محمد بن خلف بن ایوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ موزے با وضو پہنے ہوں تو مسافر کو تین دن رات اور مقیم کو ایک دن رات اتارنے کی ضرورت نہیں ✽

436/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ (عَنْ) خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ إِنْ شَاءَ إِذَا لَبَسَهُمَا وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابو عبد اللہ جدلی رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کے بارے میں ارشاد فرمایا: مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں (موزوں پر مسح کی مدت) ہیں وہ اس دوران اپنے موزوں کو نہ اتارے لیکن شرط یہ ہے کہ جب اس نے یہ موزے حالت وضو میں پہنے ہوں۔

(۴۳۵) اضرجه ابن ابي شيبة ۲۲:۱ في الطبرستان: من كان يري المسح على العامة ومسلم ۲۳:۱ (۸۴) والطبراني (۱۰۶۰) واحمد ۱۲:۶ والنسائي في الصغرى (۱۰۴) والبزار في المسند (۱۳۵۸) وابن خزيمة (۱۸۰) والبيهقي في السنن الكبرى ۶۱:۱ -

(۴۳۶) اضرجه الحسكفي في مسند الامام (۶۵) والطحاوي في شرح معاني الآثار ۸۱:۱ وابن خزيمة (۱۳۲۲) والطبراني في الكبير (۲۷۵۷) والهيدي (۴۲۴) واحمد ۲۱۲:۵ وابو عوانة ۲۶۲:۱ -

- (آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) عبد الصمد ابن الفضل (و) حمدان بن ذی النون البلخیین وأحید بن الحسین الیمانی کلهم (عن) مکی بن إبراهیم (عن) أبی حنیفة رَضِیَ اللہُ عَنْهُ *
- (قال أبو محمد البخاری) قال المکی وحدثنا سعید بن أبی عروبة (عن) أبی معشر (عن) إبراهیم مثله *
- (ورواه) البخاری (عن) أبی سعید القراء (عن) علی بن مصعب (عن) خارجة (عن) أبی حنیفة رَضِیَ اللہُ عَنْهُ *
- (ورواه) (عن) أبوب بن إسحاق السرخسی (عن) أبی إسحاق بن إبراهیم (عن) المغیث بن بدیل (عن) خارجة (عن) أبی حنیفة رَضِیَ اللہُ عَنْهُ *
- (وزواه) (عن) أحمد بن أبی صالح البلخی (عن) أحمد بن یعقوب البلخی (عن) أصرم بن حوشب الهمدانی (عن) أبی حنیفة رَضِیَ اللہُ عَنْهُ *
- (ورواه) (عن) محمد بن عبد الرحمن بن محمد الأصفهانی (عن) إسحاق بن إبراهیم بن صالح الأصفهانی (عن) محمد بن منصور الکرمانی (عن) حسان بن إبراهیم (عن) أبی حنیفة وإبراهیم الصانع رحمة الله علیهم *
- (وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) شعيب بن أبوب (عن) أبی یحیی الحمانی *
- (وأخرجه) القاضي أبو بکر محمد بن عبد الباقي (عن) أبی محمد الجوهري (عن) أبی بکر أحمد بن جعفر بن حمدان (عن) بشر بن موسى (عن) المقرئ (عن) أبی حنیفة رَضِیَ اللہُ عَنْهُ *
- (وأخرجه) القاضي أبو بکر محمد بن عبد الباقي (عن) القاضي أبی الحسین ابن المهتدي بالله (عن) أبی القاسم عبيد الله بن أحمد بن علی الصيدلانی (عن) أبی بکر عبد الله بن محمد النيسابوري (عن) بشر بن موسى (عن) أبی عبد الرحمن المقرئ رَحِمَهُ اللہُ تَعَالَى (عن) أبی حنیفة رَضِیَ اللہُ عَنْهُ *
- اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”عبد الصمد بن فضل رحمہ اللہ“ اور حضرت ”حمدان بن ذی النون رحمہ اللہ“ اور حضرت ”احید بن حسین یمانی رحمہ اللہ“ سے، ان سب نے حضرت ”مکی بن إبراهیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔
- حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: حضرت ”مکی رحمہ اللہ“ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”سعید بن عروبة رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”ابو معشر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے سابقہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی۔
- اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سعید قراء رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن مصعب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خارجہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔
- اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ایوب بن اسحاق سرخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مغیث بن بدیل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خارجہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن ابوصالح لُجَیّی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن یعقوب لُجَیّی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اصرم بن حوشب ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن عبد الرحمن بن محمد اصفہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن ابراہیم بن صالح اصفہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن منصور کرمانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسان بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ اور حضرت ”ابراہیم صالح بخاری رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماتی رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابو حسیں ابن مہدی باللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم عبید اللہ بن احمد بن علی صید لانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر عبد اللہ بن محمد نیشاپوری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد بھی رسول اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا گیا ہے ☀

437/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ رَأَى جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ وَإِنَّمَا صَحِبْتُهُ بَعْدَ نَزُولِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ہمام بن حارث رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے حضرت ”جریر بن عبد اللہ بجلی رحمہ اللہ“ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں آپ کی صحبت میں سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد بھی رہا ہوں۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن المنذر بن سعيد الهمدانی (عن) أحمد بن عبد الله الكندي (عن) علي بن معبد (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *
 (وأخرجه) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي (عن) عبد الكريم (عن) الدارقطني (عن) القاضي الحسين بن الحسين الأنطاكي (عن) أبي علي أحمد ابن عبد الله الكندي (عن) علي بن معبد (عن) محمد بن الحسن الشيباني رحمه الله (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه *
 (وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة (عن) حماد (عن) إبراهيم عمن رأى جريراً رضي الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”محمد بن منذر بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضي ابو بكر محمد بن عبد الباقي رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الكريم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”دارقطني رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضي حسين بن حسين انطاكي رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علي احمد ابن عبد الله كندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علي بن معبد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شيباني رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اس شخص سے روایت کیا ہے جس نے حضرت ”جریر بن العلاء“ کی زیارت کی ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے تنگ آستینوں والے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکال کر وضو کیا ✽

438/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ (عَنِ) الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَةٌ ضَيِّقَةٌ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِهَا فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”شعبي رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ نے شامی جبہ پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں، آپ نے اس کے نیچے سے ہاتھ نکالے اور وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) صالح بن أحمد بن أبي مقاتل (عن) الحسن بن محمد الصباح الزعفراني

(٤٣٨) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (١١) في الطبرارة: باب المسح على الخفين والمصطفى في

مسند الامام (٦٠) والطحاوي في ”ترغ معاني الآثار“ ٨٣:١ في الطبرارة: باب المسح على الخفين والبسرق في

السنن الكبرى ٩٢:٣ وابوداود (١٤٩) في الطبرارة: باب المسح على الخفين -

(عن) أسد ابن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) صالح بن أحمد (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) الحسن بن الصباح (عن) أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ غير أنه قال وضأت رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وعليه جبة شامية ضيقة الكمين فأخرج يديه من جنبها فتوضأ ومسح على خفيه *

(وأخرجه) الحافظ الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) أبي سعيد محمد ابن عبد الملك بن عبد القاهر (عن) أبي الحسن علي بن محمد بن الحسن (عن) أبي بكر محمد بن عبد الله الأبهري (عن) أبي عروبة الحسن بن محمد الحراني (عن) جده عمرو بن أبي عمرو (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بمعناه

(ورواه) أيضاً (عن) أبي الحسين المبارك بن عبد الجبار (عن) أبي محمد الحسن الجوهري (عن) الحافظ محمد بن المظفر (عن) أبي الحسن علي بن أحمد بن سليمان (عن) محمد بن الحجاج (عن) علي بن معبد (عن) محمد بن الحسن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي الأنصاري في مسنده (عن) أبي المظفر هناد بن النسي (عن) أبي الحسين محمد بن الحسين بن محمد القطان (عن) أبي عمرو عثمان بن أحمد بن عبد الله بن السماك (عن) الحسن بن سلام (عن) عيسى بن أبان (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي (عن) أبي بكر الخطيب البغدادي (عن) الحسين بن عمر بن برهان الغزال (عن) عثمان بن أحمد الدقاق (عن) الحسن بن سلام (عن) عيسى بن أبان بن صدقة (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ عن حماد (عن) الشَّعْبِيِّ (عن) إبراهيم بن المغيرة بن شعبة (عن) أبيه المغيرة بن شعبة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن احمد بن ابو مقاتل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن محمد صباح زعفرانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعيب بن ايوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماني رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن صباح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس میں کچھ الفاظ کا فرق ہے) آپ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کو وضو کروایا، اس وقت حضور ﷺ نے تنگ

آستینوں والا شامی جب زیب تن کیا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ ایک طرف سے باہر نکالے، وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔
 ○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و ثنی بیہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوسعید محمد بن عبد الملک بن عبد القاہر بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن علی بن محمد بن حسن بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر محمد بن عبد اللہ ابہری بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعروہ حسن بن محمد حرانی بیہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”عمرو بن ابو عمرو بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بیہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس روایت کی سابقہ روایت کے ساتھ معنوی مطابقت ہے)

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و ثنی بیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسین مبارک بن عبد الجبار بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد حسن جوہری بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن علی بن احمد بن سلیمان بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حجاج بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری بیہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”ابو مظفر ہناد بن نسفی بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین محمد بن حسین بن محمد قطان بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عمرو عثمان بن احمد بن عبد اللہ بن سماک بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن سلام بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن ابان بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر خطیب بغدادی بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن عمر بن برہان غزال بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عثمان بن احمد دقاق بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن سلام بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن ابان بن صدقہ بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن بیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ بیہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ”حماد بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیبی بیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن مغیرہ بن شعبہ بیہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”مغیرہ بن شعبہ بیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ تنگ آستینوں والے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکال کر وضو کرنا ✽

439/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ الصِّرَفِيِّ (عَنْ) عَامِرِ الشَّعْبِيِّ (عَنِ) الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ جُبَّتِهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”یشم بن حبیب صیرفیؒ“ سے، وہ حضرت ”عامر بن شععیؒ“ سے، وہ حضرت ”مغیرہ بن شعبہؒ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا، آپ کے اوپر شامی جبہ تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں، اس لئے آپ نے اپنے ہاتھوں کو اپنے جبہ کے نیچے سے نکالا۔

(أخرجه) الحافظ محمد بن المظفر فی مسنده (عن) الحسين بن أيوب (عن) يحيى بن محمد بن علي (عن) جده لأمه محمد بن إبراهيم (عن) أبي يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *

(وآخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخي فی مسنده (عن) المبارك بن عبد الجبار (عن) أبي محمد الجوهري (عن) الحافظ محمد بن المظفر بإسناده المذكور إلى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) ابن خسرو فی مسنده (عن) أبي المعالي ثابت بن بندار (عن) الحسن بن الحسين بن العباس البغالي (عن) محمد بن الحسن بن علي اليقطيني (عن) يحيى بن علي بن محمد بن هاشم (عن) أبي عبد الله محمد بن إبراهيم بن أبي سكينه (عن) أبي يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حسین بن ایوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن محمد بن علیؒ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”محمد بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوالمعالی ثابت بن بندارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن حسین بن عباس بغالیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن بن علی یقطينیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبد اللہ محمد بن ابراہیم بن ابو سكينهؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ مقیم کے لئے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات ہے ✽

440/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ (عَنْ) خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيْالِيهِنَّ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے وہ حضرت ”ابوعبد اللہ جدلیؒ“ سے وہ حضرت ”خزیمہ بن ثابت انصاریؒ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کے بارے

میں فرمایا: مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہیں۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) زكريا بن يحيى بن كثير الأصفهاني (عن) أحمد بن عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن المغيرة (عن) الحكم (عن) زفر (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (ورواه) أحمد بن محمد البلخي (عن) عبيد الله ابن يعيش (عن) يونس بن بكير (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني (عن) يوسف بن موسى (عن) عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعيب بن إسحاق (عن) جده (عن) أَبِي حَنِيفَةَ وزاد في آخره لا ينزع خفيه إذا لبسهما وهما طاهران * (ورواه) أيضاً عن أحمد بن محمد بن سعيد (عن) عبد الله بن أحمد بن بهلول قال هذا كتاب جدی إسماعيل بن حماد بن أَبِي حَنِيفَةَ فقرأت فيه حدثنا أبي والقاسم بن معن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ *

قال إسماعيل بن حماد وحدثني محمد بن أبان وروح بن مسافر (عن) حماد مثله سواء * (ورواه) أيضاً (عن) محمد بن الحسن البراز (عن) بشر بن الوليد (عن) أبي يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

(ورواه) أيضاً (عن) حمزة النيسابوري (عن) حماد بن حكيم الطالقاني (عن) خلف بن ياسين الزيات (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) صالح بن أحمد بن أبي مقاتل (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى عبد الحميد الحماني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الكوفي (عن) بشر بن موسى (عن) المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) صالح بن أبي رميح كتابة (عن) الحسن بن علي الحداد (عن) زيد بن الحباب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) أبي الغنائم محمد بن علي بن الحسين بن أبي عثمان (عن) أبي الحسن محمد بن أحمد بن محمد بن زرقويه (عن) أبي سهل أحمد بن محمد بن زياد (عن) بشر بن موسى (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) بهذا الإسناد إلى أحمد بن محمد بن زياد قال (حدثنا) إسماعيل (عن) مكي بن إبراهيم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) المبارك بن عبد الجبار (عن) أبي منصور محمد بن محمد بن عثمان (عن) أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان (عن) بشر بن موسى (عن) المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواه) (عن) ابن خيرون (عن) أبي طالب محمد بن الحسن بن أحمد (عن) أبي بكر بن مالك القطيعي (عن) بشر بن موسى (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي الأنصاري في مسنده (عن) أبي طالب محمد بن علي بن الفتح

العشاری (عن) أبی بکر أحمد بن إبراهیم بن شاذان (عن) أبی عبد الله محمد بن علی بن إسماعیل الحافظ الأبیلی (عن) إسماعیل بن محمد بن أبی کثیر القاضي (عن) مکی بن إبراهیم (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ * (ورواہ) (عن) أبی بکر أحمد بن علی بن ثابت الخطیب (عن) الحسن بن الحسن البغالی (عن) عبید اللہ بن محمد بن أحمد البزاز (عن) محمد ابن مخلد (عن) أبی یعقوب إسحاق بن إبراهیم بن صالح الأصفہانی (عن) محمد ابن منصور (عن) حسان بن إبراهیم الکرمانی (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے حضرت ”زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد الرحمن بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن یحییٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید اللہ ابن عیش رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”یونس بن مکیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”یوسف بن موسیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے اپنے ”دادا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس حدیث کے آخر میں یہ اضافہ ہے) ”اپنے موزوں کو اس صورت میں نہ اتارے جب ان کو پاک حالت میں پہنا ہو“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن احمد بن بھلول رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: یہ میرے دادا حضرت ”اسماعیل بن حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، میرے ”والد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ اور حضرت ”قاسم بن معن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”اسماعیل بن حماد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ کہتے ہیں: مجھے حضرت ”محمد بن ابان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ اور حضرت ”روح بن مسافر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”حماد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے سابقہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن حسن بزاز رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن ولید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حمزہ نیشاپوری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن حکیم طالقانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”خلف بن یاسین زیات رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد بن ابومقاتل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ عبد الحمید حمانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید کوفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن ابوریح رحمہ اللہ“ سے (تحریری طور پر) انہوں نے حضرت ”حسن بن علی حداد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زید بن حباب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروہی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو غنیم محمد بن علی بن حسین بن ابوعثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقیہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوہل احمد بن محمد بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروہی رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے) انہوں نے اپنی اسناد حضرت ”احمد بن محمد بن زیاد رحمہ اللہ“ تک پہنچا کر فرمایا: ہمیں حضرت ”اسماعیل رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروہی رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروہی رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن خیرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوطالب محمد بن حسن بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر بن مالک قطعی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي انصاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”ابوطالب محمد بن علی بن فتح عشاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر احمد بن ابراہیم بن شاذان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن علی بن اسماعیل حافظ ایلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خضر بنیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن حسین بغالیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید اللہ بن محمد بن احمد بزازؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مخلدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن صالح اصفہانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن منصورؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسان بن ابراہیم کرمانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ نے وضو کے دوران موزوں پر مسح کیا ☆

441/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) الشَّعْبِيِّ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ (عَنْ) الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَلَمْ يَنْزِعْهُمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بنیؒ“ سے، وہ حضرت ”شعیب بنیؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم ابن ابی موسیٰ اشعریؒ“ سے، وہ حضرت ”مغیرہ بن شعبہؒ“ سے روایت کرتے ہیں وہ ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے، رسول اکرم ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور ان کو اتار نہیں، آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) يوسف بن موسى (عن) عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعيب بن إسحاق (عن) جده شعيب رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * (ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) المنذر بن محمد (عن) أبيه عن عمه سعيد بن أبي الجهم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ * لكن بلفظ آخر عن المغيرة أنه خرج مع رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلِيهِ جَبَّةٌ لَهُ رُومِيَّةٌ ضَيْقَةُ الْكُمِينَ فَرَفَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ ضَيْقِ كُمَيْهَا وَكَانَتْ أَصْبَ يَعْنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ فَتَوَضَّأَ وَضَوَّاهُ لِلصَّلَاةِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ وَلَمْ يَنْزِعْهُمَا *

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) يوسف بن موسى (عن) عبد الرحمن بن عبد الصمد (عن) جده شعيب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ بِاللَّفْظِ الثَّانِي غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَصْبَ الْمَاءُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَاةٍ * (ورواه) أيضاً (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد بن الحسن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَصَلَّى

(ورواه) (عن) إسماعيل بن بشر (عن) مكى بن إبراهيم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَكِيَّ حَمَادًا وَلَكِنْ قَالَ (حدثنا) أبو حنيفة (عَنِ) الشَّعْبِيِّ *

(ورواه) (عن) صالح بن محمد الأسدي (عن) أبي علي سختويه بن المرزبان مولى بني هاشم (عن) المقرئ (عن)

أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن یوسف السمنانی (عن) عمار بن خالد (عن) محمد بن ربیعہ (عن) **أَبِي حَنِيفَةَ** مختصراً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفِيهِ *

(وآخرجه) الحافظ الحسين بن محمد بن خسرو فی مسنده (عن) أبی طالب ابن یوسف (عن) أبی محمد الجوهري (عن) أبی بكر الأبهري (عن) أبی عروبة الحسن بن محمد الحراني (عن) جدہ (عن) محمد بن الحسن الشيباني رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عن) **أَبِي حَنِيفَةَ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بمعناه *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یوسف بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”شعیب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”سعید بن ابوجہم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ لیکن اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں ”حضرت ”مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ“ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے رسول اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور قضائے حاجت کر کے واپس تشریف لائے، اس وقت آپ ﷺ نے تنگ آستینوں والا جبہ زیب تن کیا ہوا تھا، آستینوں کی تنگی کی وجہ سے حضور ﷺ نے وہ جبہ اوپر اٹھایا، میں رسول اکرم ﷺ پر پانی ڈال رہا تھا، آپ ﷺ نے نماز کے لئے وضو کیا اور اپنے موزوں کو اتار انہیں، بلکہ ان کے اوپر مسح کر لیا۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یوسف بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عبد الصمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”شعیب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس میں الفاظ مزید مختلف ہیں) ”انہوں نے فرمایا: میں لوٹے کے ساتھ آپ ﷺ پر پانی ڈال رہا تھا“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حضرت ”محمد بن رضوان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس کے آخر میں یہ اضافہ ہے) ”پھر حضور ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اسماعیل بن بشر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اس روایت میں حضرت ”مکی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ کا ذکر نہیں کیا، بلکہ یوں کہا: ہمیں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ نے حضرت ”شعیب رحمہ اللہ“ کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن محمد اسدی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی خثویہ بن مرزبان مولیٰ بنی ہاشم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقبری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن یوسف سنائی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمار بن خالد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ربیعہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے مختصر روایت کی ہے۔ وہ یہ کہ ”رسول اکرم ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروبتی رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو طالب ابن یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر ابہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عروہ حسن بن محمد حرانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”دادا رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (ان روایتوں میں معنوی مطابقت ہے)

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مابین موزوں پر مسح کے بارے اختلاف ☆

442/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ سَعْدٌ أَمْسَحُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا يُعْجِبُنِي وَقَالَ سَعْدٌ أَمْسَحُ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ عَمَلُكَ أَفْقَهُ مِنْكَ سَنَةً

✦ ✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”سالم بن عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: حضرت ”عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ اور حضرت ”سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ“ کے درمیان موزوں پر مسح کے بارے میں اختلاف ہو گیا، حضرت ”سعد رضی اللہ عنہ“ نے کہا: میں مسح کرتا ہوں۔ حضرت ”عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ حضرت ”سعد رضی اللہ عنہ“ نے کہا: میں مسح کرتا ہوں۔ یہ دونوں حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا (اے میرے بیٹے) تمہارا چچا سنت کو تم سے زیادہ جانتا ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ (عَنْ) الْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَمِّهِ (عَنْ) أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *
(وَأَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن

(۴۴۲) أَضْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۸-۱۰) وَالْمَصْلُفِيُّ فِي "سُنَنِ الْإِمَامِ" (۶۳) وَاحْمَدُ ۱۵:۱ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "السَّنَنِ الْكُبْرَى" ۲۶۹:۱ وَالْبُخَارِيُّ (۲۰۲) بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالنَّسَائِيُّ ۸۲:۱ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَابْنُ مَاجَةَ (۵۶۶) بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي "الْكَبِيرِ" (۸۶) وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (۷۶۰) -

محمد رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”سعید بن ابو جہم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✽ ایک سفر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تین دن اور تین راتیں موزوں کو اتارے بغیر ان پر مسح کیا ✽

443/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَمْرٍو بْنَ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضَرَّارٍ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ فَاتَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيْلِيَهُنَّ لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ ✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”محمد بن حارث رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں حضرت ”عمر بن حارث بن ضرار رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں: میں ایک سفر میں حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ ہمراہ تھا، آپ پر تین دن اور تین راتیں گزریں، آپ نے ان میں اپنے موزوں کو نہیں اتارا۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✽ موزوں پر مسح کرنا جائز ہے ✽

444/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * ثم قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمد رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کا قول ہے۔

✽ موزوں پر مسح کرنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے ✽

445/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي بَكْرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ الْقُرَشِيِّ الْعُفُوفِيِّ الْكُوفِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ

(۴۴۳) (أَخْرَجَهُ) مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۱۳) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالطَّحَاوِي فِي "تَرْجِمَاتِ" الْأَثَارِ ۸۴: ۸ فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَمْ لَوْ؛ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (۸۰۰) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ كَمْ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ؛ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "السَّنَنِ الْكُبْرَى" ۲۷۷: ۱؛ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي "الْكَبِيرِ" (۹۲۴۱)۔

(۴۴۴) (أَخْرَجَهُ) مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۱۴) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؛ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (۷۸۰) فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجُورِيِّينَ وَأَبْنَى ثَبِيَّةَ ۱۹۰: ۱ فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَرْمِ مَوْقِينَ۔ (۴۴۵) (قَدْ تَقَدَّمَ فِي) (۴۴۲)۔

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدًا يَمْسَحُ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ سَلْ عَمَرَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ *

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابوبکر عبد اللہ ابن ابی جہم قرشی کوفیؒ“ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ”عبد اللہ بن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں میں نے حضرت ”سعدؓ“ کو مسح کرتے ہوئے دیکھا، میں نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت ”عمرؓ“ سے پوچھ لینا، میں نے ان سے پوچھا، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أبی عبد الله بن الحسين الكرخي (عن) الحسن بن شبيب

(عن) أبی يوسف (عن) أبی حنيفة رضى الله عنهما *

قال الحافظ ورواه (عن) أبی حنيفة محمد بن الحسن وأسد بن عمرو *

(وآخر جہ) محمد بن الحسن فی الآثار وفي نسخة أيضاً فرواه (عن) أبی حنيفة رضى الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی مسند میں حضرت ”ابو عبد اللہ بن حسین کرخیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن

شبيبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے حضرت ”محمد بن حسن بن حسنؒ“ اور

حضرت ”اسد بن عمروؒ“ نے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے وضو کیا، موزوں پر مسح کیا اور پانچ نمازیں پڑھیں ✽

446/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عن) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ (عن) سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ (عن) أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَصَلَّى خَمْسَ صَلَوَاتٍ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”علقمہ بن مرثدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سلیمان بن بریدہؒ“

”سے، وہ اپنے ”والدؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور پانچ نمازیں پڑھیں۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاري (عن) صالح بن أبي رميح كتابة (عن) حم بن نوح (عن) أبي يحيى الحماني (عن)

أَبی حنيفة رضى الله عنه *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن ابورمیحؒ“ سے (تحریری طور پر)، انہوں نے حضرت ”

حم بن نوحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابویحییٰ حمانيؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۴۴۶) أخرجه المصنف في "مسند الامام" (۵۶) والطحاوي في "شرح معاني الآثار" ۱: ۴۱ ومسلم (۲۷۷)

واحد: ۳۵۱ وابوداود (۱۷۲) والترمذي (۶۱) وابن ماجه (۵۱۰) وابن ابی شيبة (۱۷۷: ۹) والبيهقي في "السنن الكبرى"

☆ مدت گزرنے پر موزے اتارے تو صرف پاؤں دھو کر دوبارہ موزے پہن سکتے ہیں ☆

447/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ يَخْلَعُهُمَا فَإِنَّمَا

يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب بندہ وضو کرے اور موزوں پر مسح کرے پھر اگر ان کو اتارے تو صرف اپنے پاؤں کو دھو لے۔

(وآخرجه) الحافظ ابن خسر وفي مسنده (عن) أبي الغنائم محمد بن علي (عن) أبي الحسن محمد بن أحمد بن زرقويه (عن) أبي سهل بن زياد (عن) حامد (عن) هود بن حليفة (عن) أبي حنيفة *

(وآخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروئنیؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوالغنائم محمد بن علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن محمد بن احمد بن زرقویہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سہل بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حامدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہود بن خلیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا موقف ہے۔

☆ فتح مکہ کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے ایک وضو کے ساتھ ۵ نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا ☆

448/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عُلَقَمَةَ بْنِ مَرثَدٍ (عَنْ) ابْنِ بُرَيْدَةَ (عَنْ) أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى خَمْسَ صَلَوَاتٍ بَوْضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا رَأَيْتَكَ صَنَعْتَ هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”علقمہ بن مرثدؒ“ سے، وہ حضرت ”ابن بریدہؒ“ سے، وہ اپنے

”والدؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن پانچ نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا فرمائیں اور موزوں پر مسح کیا، حضرت ”عمرؓ“ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آج سے پہلے آپ کو یہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر یہ کام کیا ہے۔

(۴۴۷) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (۱۵) في الطهارة: باب المسح على الخفين وعبد الرزاق (۸۱۲)

في الطهارة: باب نزع الخفين وابن أبي شيبة ۱۸۷:۱ في الطهارة: باب في الرجل يمسح على خفيه ثم يخلعهما والبيريقي في السنن الكبرى ۲۹۰:۱ -

(۴۴۸) قد تقدم في (۴۴۶) -

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) صالح بن أحمد (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى عبد الحميد الحماني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حضرت ”صالح بن احمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعيب بن أيوب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ عبد الحمید حماني رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ زخم پر پٹی بندھی ہو تو غسل کرنے والا اس پر مسح کر لے ✽

449/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ ✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ حضرت ”حماد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کرتے ہیں کہ ایسا شخص جس کو جنابت کا غسل کرنا ہو (اور اس نے زخم پر پٹی باندھ رکھی ہو تو وہ کیا کرے)؟ آپ نے فرمایا: وہ پٹی کے اوپر مسح کر لے۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة قال محمد رحمه الله وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة وإن كان يخاف من مسحه على الجبائر ترك إن شاء وأجزأه وهو قول أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ حضرت ”امام محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ کا موقف ہے۔ اور اگر اس کو پٹی پر مسح کوئی خدشہ ہو تو چاہے تو اس کو چھوڑ دے اور یہ اس کو کفایت کرے گا۔

✽ سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد رسول اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے ✽

450/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمَخَارِقِ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْجَلْعَلِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ بَعْدَمَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْمَائِدَةِ ✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ حضرت ”عبد الکریم ابن ابی المخارق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: مجھے اس شخص نے بیان کیا ہے جس نے خود حضرت ”جریر بن عبد اللہ بکلی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے سنا ہے اور وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے اور یہ بات سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد کی ہے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أبي أسامة زيد بن يحيى الفقيه البلخي (عن) الحسن بن عمر بن شقيق (عن) نوح بن دراج (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي عبد الله أحمد بن الحسين الكرخي (عن) الحسين بن شبيب المؤذن (عن) أبي يوسف القاضي (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

(٤٤٩) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (٣٠) في الطهارة: باب الوضوء لمن به قروح أو جدي أو خراج أو عبد الرزاق (٦٢٢) في الطهارة: باب المسح على المصائب والجروح وابن أبي شيبة ١٣٦١ في الطهارة: باب في المسح على الجبائر والبسرق في "السنن الكبرى" ٢٢٩:١ - (٤٥٠) قد تقدم في (٤٣٧) -

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد بن سعید (عن) أحمد بن سليمان بن عمر العطار (عن) بشر بن الوليد (عن) أبي حنيفة غير أنه قال وكان إسلامي بعد نزول المائدة *

قال الحافظ رواه عن أبي حنيفة زفر وأبيض ابن الأغر وعبد الله بن الزبير رضي الله عنهم *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ابو اسامہ زید بن یحییٰ فقیہ بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن عمر بن شقیق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نوح بن دراج رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ احمد بن حسین کرخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن شبيب مؤذن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف قاضی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن سليمان بن عمر عطار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن وليد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس روایت میں یہ الفاظ ہیں) ”میرا قبول اسلام سورۃ المائدہ کے نزول کے بعد ہے“

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے حضرت ”زفر رحمہ اللہ“ نے، حضرت ”ابيض ابن الاغر رحمہ اللہ“ نے اور حضرت ”عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ“ نے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا ہے ✽

451/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ الصَّوَّافِ (عَنِ) الزُّهْرِيِّ (عَنْ) عُروَةَ (عَنِ) الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخَفَّيْنِ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”یثم صواف رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”زہری رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”عروہ رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ”مغیرہ بن شعبہ رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنِ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنِ) مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنِ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ أَخِي مُحَمَّدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي السَّكِينَةِ (عَنِ) عَمِّهِ مُحَمَّدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنِ) أَبِي يُونُسَ الْقَاضِي (عَنِ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

(وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي (عَنِ) وَالِدِهِ أَبِي طَاهِرٍ عَبْدِ الْبَاقِي بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنِ) أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الطَّاهِرِيِّ (عَنِ) أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْيَقْطِينِيِّ (عَنِ) أَبِي الْعَبَّاسِ يَحْيَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ هَاشِمٍ (عَنِ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي السَّكِينَةِ (عَنِ) أَبِي يُونُسَ (عَنِ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد ابن انخی محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف قاضی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوطاہر عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن علی بن عبد العزیز طاہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن حسن بن علی بن محمد یقطنی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عباس یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ مسافر کے لئے موزوں پر مسح کی مدت تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات ہے ✽

452/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ الثَّوْرِيِّ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ (عَنْ) عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ (عَنْ) خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَئَلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ فَقَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِالْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”سعید بن مسروق ثوری رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم تیمی رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”عمرو بن ميمون رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابو عبد اللہ جدلی رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَبِي رَمِيحٍ كِتَابَةً (عَنْ) أَبِي عَلِيٍّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَدَّادِ (عَنْ) زَيْدِ بْنِ الْحَبَابِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن ابورمیح رحمہ اللہ“ سے (تحریری طور پر)، انہوں نے حضرت ”ابو علی حسن بن علی حداد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زید بن حباب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ موزوں سمیت حمام میں جانا پھر باہر نکل کر ان پر مسح کرنا ✽

453/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) هِشَامِ بْنِ عَائِدٍ بْنِ نَصِيبٍ الْأَسَدِيِّ الْكُوفِيِّ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَعَلَيْهِ خِفَاءُهُ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَمْسَحُ عَلَيْهِمَا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ہشام بن عائذ بن نصیب ازدی کوفی رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ موزوں سمیت حمام میں تشریف لے جاتے پھر باہر نکلتے اور موزوں پر مسح

(۴۵۲) قد تقدم في (۴۳۶) -

(۴۵۳) أخرجه ابن أبي شيبة ۴۸۲:۱ في الطهارة: باب المسح على الخفين -

کر لیتے۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة ابن محمد فی مسنده (عن) أبی العباس بن عقدة (عن) الحسن بن جعفر بن مدرار (عن) عمه (عن) خارجة بن مصعب (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدة رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن جعفر بن مدرار رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خارجہ بن مصعب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ صحابہ کرام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا تھا، اس لئے وہ بھی مسح کرتے تھے ✽

454/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى غَزْوٍ فِي الْعِرَاقِ فَإِذَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقُلْنَا لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِذَا قَدِمْتَ عَلَى أَبِيكَ فَسَلْهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ فَمَسَحْنَا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”ابو بکر ابن ابی جہم رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: میں عراق میں ایک غزوے میں تھا تو حضرت ”سعد بن مالک رضی اللہ عنہ“ موزوں پر مسح کیا کرتے تھے، میں نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اے ابن عمر! جب تو اپنے والد کے پاس جائے تو ان سے اس بارے میں پوچھنا، حضرت ”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ فرماتے ہیں: میں حضرت ”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ“ کی بارگاہ میں آیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے ہم نے بھی مسح کرنا شروع کر دیا ہے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أبی عبد الله محمد بن المنذر الأعمش البلخی (عن) إبراهيم بن يوسف (عن) أسد بن عمرو (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) محمد بن عبد الرحمن ابن محمد الأصفهانی (عن) أحمد بن رسته (عن) محمد بن المغيرة (عن) الحكم بن أيوب (عن) زفر (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(ورواہ) (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد بن الحسن (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ * (ورواہ) (عن) صالح بن منصور بن نصر الصغانی (عن) أبی سعید الصغانی وأبی مقاتل السمرقندی غیر أنه قال فی آخره قال عمر عمك أفتقه منك رأينا رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يمسح فمسحنا *

(وآخر جہ) أبو عبد الله بن خسرو البلخی فی مسنده (عن) أبی طالب بن يوسف (عن) أبی محمد الجوهري (عن) أبی بکر محمد بن عبد الله الأبهري (عن) أبی عروبة الحرانی (عن) جده (عن) محمد بن الحسن (عن) أبی حنیفة *

(وآخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی کتاب الآثار فرواہ (عن) أبی حنیفة (وآخر جہ) رحمه الله أيضاً فی نسخه

فرواہ (عن) الإمام أبی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ نأخذ وهو قول ابن حنیفۃ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ وعنا بہ وعن جمیع المسلمین آمین *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن منذر اعلمش بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن عبد الرحمن ابن محمد اصفہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن رستہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکم بن ایوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن منصور بن نصر صفانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سعید صفانی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”ابو مقاتل سمرقندی رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے (اس میں یہ الفاظ ہیں) ”حضرت ”عمر بن خطاب“ نے کہا تمہارے چچا تم سے زیادہ عالم ہیں، ہم نے رسول اکرم ﷺ کو مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ہم مسح کرنے لگے۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو طالب بن یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر محمد بن عبد اللہ ابہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عمرو بہ حرائی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”دادا رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے: ہم اس کو اختیار کرتے ہیں۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا یہی موقف ہے۔

الْبَابُ الْخَامِسُ فِي الصَّلَاةِ

وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى سَبْعَةِ فُصُولٍ

”پانچواں باب نماز کے بارے میں، یہ سات فصلوں پر مشتمل ہے“

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَالْقِبْلَةِ وَفِي الْأَذَانِ

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْقِرَاءَةِ وَالْقُنُوتِ وَاخْفَاءِ الْبِسْمَلَةِ

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ فِي تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّكُوعِ وَرَفْعِ الرَّأْسِ وَمَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَسِتْرِ الْعَوْرَةِ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ وَالسَّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي هَيْئَتِهَا وَالشَّلْكِ فِيهَا وَشَرَائِطُ وَجُوبِهَا

الْفَصْلُ السَّادِسُ فِي الْجَمَاعَةِ وَآدَابِ الْإِمَامِ وَمَا يُكْرَهُ فِي الْمَسْجِدِ

الْفَصْلُ السَّابِعُ فِي الْجَنَائِزِ

پہلی فصل: نماز کے اوقات اور قبلہ اور اذان کے بارے میں

دوسری فصل: قراءت، دعائے قنوت اور بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں

تیسری فصل: رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہ کرنے کے بیان میں

اور ان چیزوں کے بیان میں جو نماز کو توڑ دیتی ہیں اور ستر عورت کے بیان میں

چوتھی فصل: جمعہ عیدین سنتوں اور نوافل کے بیان میں

پانچویں فصل: نماز کا طریقہ نماز میں شریک ہونے اور نماز کے واجب ہونے کے بیان میں

چھٹی فصل: جماعت کے بیان میں امامت کے آداب میں اور مسجد کے مکروہات کے بیان میں

ساتویں فصل: جنازہ کے بیان میں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَالْقِبْلَةِ وَفِي الْأَذَانِ

پہلی فصل: نماز کے اوقات اور قبلہ اور اذان کے بیان میں

✽ رسول اکرم ﷺ نے تمام نمازوں کے ابتدائی اور انتہائی اوقات بیان کئے ✽

455/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْضُرَ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُكْرِ بِالصَّلَاةِ كُلِّهِنَّ ثُمَّ أَمَرَهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي أَنْ يُؤَخِّرَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا ثُمَّ قَالَ آيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْوَقْتِ وَقْتُ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ ✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اس نے نماز کے وقت کے بارے میں آپ سے پوچھا، آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ کچھ نمازیں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ ادا کرے، پھر آپ نے حضرت ”بلال کو حکم دیا کہ ساری نمازیں ابتدائی وقت میں ادا کی جائیں، پھر اگلے دن آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ساری نمازیں آخری وقت میں ادا کی جائیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وقت کے بارے میں پوچھنے والا شخص کہاں ہے؟ فرمایا: نمازوں کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَالْمَغْرِبُ وَغَيْرُهَا فِي هَذَا سِوَاءٍ إِلَّا أَنَّهُ يَكْرَهُ تَأْخِيرَهَا إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ * ○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ مغرب اور دیگر نمازیں اس معاملے میں برابر ہیں تاہم جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کو لیٹ کر ناکروہ ہے۔ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا یہی مذہب ہے۔

✽ ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھنی چاہئے کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی تپش ہوتی ہے ✽

456/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَبْرَدُوا بِالظَّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”عمر بن

(۴۵۵) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ (۶۵) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَمُسْلِمٌ (۶۱۳) فِي الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ: بَابُ أَوْقَاتِ الْخُمُسِ وَأَبُو دَاوُدَ (۲۹۵) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ فِي الْمَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱۱۵) فِي الصَّلَاةِ وَأَبُو جَابِجَةَ (۶۶۷) فِي الصَّلَاةِ: مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَأَحْمَدُ (۳۴۹:۵) -

(۴۵۶) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ (۶۲) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَأَبُو شَيْبَةَ (۲۲۵:۱) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ مَنْ كَانَ يَبْرُدُ بِحَوْضٍ وَالْبَزَارُ (۳۶۹) وَأَوْرَدَهُ الرَّيْسِيُّ فِي "مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ" (۳۰:۶:۱) -

خطاب ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھا کرو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی تپش ہے۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) أبی حنیفۃ ثم قال محمد یؤخر الظہر فی الصیف حتی یرد بہا ویصلی فی الشتاء حین تزول الشمس وهو قول أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *
○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے یہ فرمایا ”گرمیوں میں نماز ظہر کو لیٹ کیا جائے تاکہ موسم کچھ ٹھنڈا ہو جائے اور سردیوں میں سورج ڈھلتے ہی پڑھ لی جائے۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا موقف ہے۔

☀ جب سورج غروب ہو گیا تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سورج کے ”دلوک“ کا وقت ہے ☀
457/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ حِينَ غَرَبَتْ فَقَالَ هَذَا حِينَ ذَلَّكَتِ
✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے سورج کی جانب دیکھا جب وہ غروب ہو گیا پھر فرمایا: یہ سورج کے ”دلوک“ کا وقت ہے۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ *
○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔
☀ عصر کی نماز اس وقت پڑھی جاتی تھی جب سورج دوسری رات کے چاند کی مقدار میں ہوتا تھا ☀
458/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي مَقْدَارِ لَيْلَتَيْنِ مِنَ الْهَلَالِ
✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابو عبداللہ جدلی رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: ہم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج دوسری رات کے چاند کی مقدار میں ہوتا تھا (یعنی جتنی دیر تک دوسری رات کا چاند ٹھرتا ہے ہماری عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد مغرب تک اتنا وقت باقی ہوتا تھا)۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أبی العباس بن عقدة (عن) بشر بن موسى (عن) أبی عبد
(۴۵۷) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (۶۷) في الصلاة: باب مواقيت الصلاة -
(۴۵۸) أخرجه عبد الرزاق (۲۰۸۹) في الصلاة: باب وقت العصر: وابن أبي شيبة (۲۳۱۰) في الصلوات: من كان يؤخر العصر ويرى تأخيرها والمارديني في "الجواهر النقي" في الرد على البصري (۱۱۴:۱) -

الرحمن المقری عن اَبی حَنِيفَةَ رحمه الله *

(وأخرجه) ابن خسرو (عن) اَبی الفضل بن خيرون (عن) اَبی بكر الخياط عن اَبی عبد الله بن دوست العلاف (أنبأنا) عمر بن الحسن الأشثانی (عن) بشر بن موسى (عن) المقری (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ * (وأخرجه) القاضي الأشثانی بإسناده إلى اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خيرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بكر خياط رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن حسن اشثانی“ سے، انہوں نے بشر بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی اشثانی رحمہ اللہ“ نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ فجر کو روشن کر کے اور مغرب کو جلدی پڑھنے پر صحابہ کرام کا اتفاق مثالی تھی ☆

459/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَجْتَمِعْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ آلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى

شَيْءٍ كَاِجْتِمَاعِهِمْ عَلَى التَّنْوِيرِ فِي الْفَجْرِ وَالتَّعْجِيلِ فِي الْمَغْرِبِ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس انداز میں کبھی کسی مسئلے پر متفق نہیں ہوئے جتنا اتفاق ان سب کا فجر کی نماز کو روشن کر کے پڑھنے پر تھا اور اسی طرح مغرب کی نماز میں جلدی کرنے پر۔

(أخرجه) الحافظ ابن خسرو في مسنده (عن) اَبی القاسم بن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن (عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم البغوي (عن) محمد بن شعاع البلخي (عن) الحسن بن زياد (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

(وأخرجه) الحسن بن زياد في مسنده (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو قاسم بن احمد بن عمر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بغوی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شعاع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن

(٤٥٩) ... قلت وقد اخرج احمد ٤١٥:٥ والساسي في المسند (١١٢٩) والطبراني في الكبير (٤٠٥٨) عن ابي ايوب الانصاري قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: ”بادرعا بضلّة المغرب قبل طلوع النجم“۔

زیاد رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ گھر میں جماعت کروانی ہو تو بغیر اقامت کے کروا سکتے ہیں ☀

460/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَمَّ أَصْحَابَهُ فِي بَيْتِهِ فَصَلَّى بِهِمْ بَغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَقَالَ إِقَامَةُ النَّاسِ تُجْزَى

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے اپنے گھر میں اپنے ساتھیوں کی امامت کروائی اور ان کو بغیر اذان اور بغیر اقامت کے جماعت کروائی اور فرمایا: لوگوں کی اقامت کفایت کر دیتی ہے (یعنی علاقے میں کسی جگہ پر بھی اذان ہو جائے اور وہاں پر اقامت ہو جائے تو کسی گھر میں نماز پڑھانے کے لئے وہی اقامت اور وہی اذان کافی ہوتی ہے)

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرٍ وَفِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْخَلَّالِ (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ شِجَاعٍ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوقاسم بن احمد بن عمر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن حسن خلال رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بغوی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ مؤذن بے وضو اذان دے، تو کوئی حرج نہیں ہے ☀

461/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں آپ

(۴۶۰) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَرِ“ (۱۳۳) وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (۱۹۶۱) وَ (۱۹۶۲) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الرَّجُلِ يَصَلِّي فِي الْمَسْرِ بِغَيْرِ إِقَامَةٍ وَالْبَيْرُقِيُّ فِي ”السَّنَنِ الْكُبْرَى“ ۴۰۶:۱ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۲۲:۱ فِي الْأَذَانِ: مَنْ كَانَ يَقُولُ: يَجْزِيهِ أَنْ يَصَلِّيَ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَمُسْلِمٌ ۲۷۸:۱ (۲۶) وَابْنُ خُرَيْبَةَ (۱۶۳۶) -

(۴۶۱) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَرِ“ (۵۸) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الْأَذَانِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (۱۸۰۱) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الْأَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوءٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۲۱۱:۱ فِي الطَّرِيقَاتِ: بَابُ الْمُؤَذِّنِ يُؤَذِّنُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَالْبَغَوِيُّ فِي ”نَرْحِ السَّنَةِ“ ۲۶۷:۲ بَابُ التَّوْبِ -

فرماتے ہیں: اگر مؤذن بغیر وضو کے اذان دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(آخر جہ) محمد فی الآثار فرواہ (عن) اَبی حَنِيفَةَ ثم قال محمد وبهذا نأخذ لا نرى بذلك بأساً ويكره أن يؤذن جنبا وهو قول اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا: ہم اسی پر عمل کرتے ہیں، ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، لیکن یہ مکروہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص جنابت کی حالت میں اذان دے۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا موقف ہے۔

✽ دوران اذان باتیں نہیں کرنی چاہئیں، لیکن اگر کوئی اس کا مرتکب ہو تو اذان ہوگئی ✽

462/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي الْمُؤَذِّنِ يَتَكَلَّمُ فِي أَذَانِهِ قَالَ لَا أَمْرُهُ وَلَا أَنْهَاهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا نَحْنُ نَرَى أَنْ لَا يَفْعَلَ فَإِنْ فَعَلَ لَمْ يَنْقُضْ ذَلِكَ أَذَانَهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: آپ سے ایسے مؤذن کے بارے میں مسئلہ پوچھا گیا جو اپنی اذان کے دوران باتیں کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: نہ میں اسکو (اذان کے دوران گفتگو کرنے کا) حکم دیتا ہوں اور نہ ہی میں اسکو اس سے منع کرتا ہوں۔ حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: ہمارا یہ موقف ہے کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے لیکن اگر اس نے ایسا کر لیا تو اس کی اذان میں کوئی کمی وغیرہ نہیں آئی، اذان ہوگئی۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الآثار فرواه (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✽ تنویب یوں ہوتی تھی کہ مؤذن اذان کے بعد دو مرتبہ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے الفاظ بولتا ✽

463/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ سَأَلْتُهُ (عَنْ) التَّشْوِيبِ فَقَالَ هُوَ مِمَّا أَحَدَثَهُ

النَّاسُ وَهُوَ حَسَنٌ مِمَّا أَحَدَثُوا وَذَكَرَ أَنَّ تَشْوِيبَهُمْ كَانَ حِينَ يَفْرُغُ الْمُؤَذِّنُ مِنْ أَذَانِهِ أَنَّ الصَّلَاةَ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: میں نے ان سے تنویب (یعنی اذان کے بعد جماعت کی یاد دہانی کے لئے دوبارہ کچھ الفاظ بطور اعلان بولنا) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جو لوگوں نے بعد میں بنالی ہے لیکن یہ بہت اچھی چیز ہے اور پھر یہ ذکر کیا کہ ان کی تنویب یہ ہوتی تھی کہ جب مؤذن اپنی اذان سے فارغ ہو جاتا تو وہ دو مرتبہ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) کہتا۔

(۴۶۲) اخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (۵۹) في الصلاة: باب الاذان وعبد الرزاق (۱۸۰۹) في

الصلاة: باب الكلام بين ظميراني الاذان وابن ابي شيبة ۲۱۲:۱ في الطهارة: باب من كرهه الكلام في الاذان-

(۴۶۳) اخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (۶۰) في الصلاة: باب الاذان-

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) اَبی حَنِيفَةَ ثم قال محمد وهو قول اَبی حَنِيفَةَ وبه نأخذ
○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت
”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا: حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا یہی مذہب ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

✽ اذان اور اقامت دونوں کے الفاظ دو، دو ہیں ✽

464/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْآذَانُ وَالْإِقَامَةُ مَثْنِي مَثْنِي
✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ
فرماتے ہیں: اذان اور اقامت دو دو الفاظ ہیں۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) اَبی حَنِيفَةَ ثم قال محمد وبه نأخذ وهو قول اَبی حَنِيفَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے، اس کے بعد
حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا موقف ہے۔

✽ عورتوں کے لئے اذان اور اقامت جائز نہیں ہے ✽

465/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ كَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ آذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ
✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں آپ
فرماتے ہیں: عورتوں پر نہ اذان لازم ہے اور نہ اقامت۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثم قال محمد وبه نأخذ وهو
قول اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد
حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا موقف ہے۔

✽ حضرت ”بلال رضی اللہ عنہ“ کی اذان کے آخری الفاظ یہ ہوتے تھے ”اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ“ ✽

466/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ آخِرُ آذَانِ بِلَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۴۶۴) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (۶۲) فی الصلاة: باب الاذان وعبد الرزاق (۱۷۹۰) فی
الصلاة: باب بدء الاذان والدار قطنی (۳۴) فی الصلاة: باب ذکر الإقامة واختلاف الروایات فیہا وابن ابی شیبہ
۲۰۶:۱ فی الاذان والإقامة: من كان يشفع الإقامة والطهارة فی ”شرح معانی الآثار“ ۱۳۴:۱ فی الصلاة: باب الإقامة
کیف ہی؟

(۴۶۵) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (۴۴) فی الصلاة: باب الاذان وابن ابی شیبہ ۲۲۲:۱ فی الاذان
والإقامة: باب فی النساء من قال: ليس عليهن اذان ولا إقامة-

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم بن محمدؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: حضرت ”بلال بن العزہؒ“ کی اذان کے آخری الفاظ یہ ہوتے تھے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن بن محمدؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ فرماتے ہیں: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا موقف ہے۔

✦ حضرت عمر بن خطابؓ عصر کے بعد نوافل پڑھنے والوں کو سزا دیا کرتے تھے ✦

467/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ (عَنْ) أَبِي الْغَادِيَةِ (عَنْ) عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ عَلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبدالملک بن عمیرؒ“ سے وہ حضرت ”ابوغادیہؒ“ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ”عمر بن خطابؓ“ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپ عصر کے بعد نماز پڑھنے والوں کو مارا کرتے تھے۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) علي بن محمد الحافظ (عن) أحمد بن حرب (عن) هودَة (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) إسحاق بن محمد بن مروان (عن) أبيه (عن) مصعب بن المقدم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وآخر جہ) أبو عبد الله بن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل ابن خيرون (عن) أبي علي بن شاذان (عن) القاضي أبي نصر بن اشكاب (عن) عبد الله بن طاهر القزويني (عن) إسماعيل بن توبة القزويني (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وآخر جہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وآخر جہ) الحسن ابن زياد في مسنده عن أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”علی بن محمد

حافظ بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حرب بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہودہ بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم

ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۴۶۶) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۶۱) في الصلاة: باب الاذان والنسائي (۶۴۹) في الاذان: باب أخر الاذان وعبد الرزاق (۱۷۷۷) في الصلاة: باب بدء الاذان والدارقطني (۴۴) في الصلاة: باب ذكر الإقامة واختلاف الروايات فيها۔

(۴۶۷) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۱۵۳) في الصلاة: باب ما يعاد من الصلاة وما يكره منها: وابن أبي شيبة ۲۵۰:۲ في الصلوات: من قال: لا صلاة بعد الفجر۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؓ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اسحاق بن محمد بن مروانؓ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب بن مقدمؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخیؓ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرونؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی بن شاذانؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابو نصر بن اشکابؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن طاہر قزوینیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ قزوینیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؓ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؓ“ نے اپنی سند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے

✽ اذان دینے والے کا گوشت آگ پر حرام ہے ✽

468/ (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا نَدِمْتُ عَلَى شَيْءٍ مَا نَدِمْتُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنْ لَا أَكُونَ سَأَلْتُ لَهَمَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ قَالَ وَلِحُومِ الْمُؤَذِّنِينَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ وَقَالَ لَوْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ فِي الْأَرْضِ لَغَلَبُوا النَّاسَ عَلَى الْأَذَانِ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ فرماتے ہیں، حضرت ”علی ابن ابی طالبؓ“ نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی بات پر اتنا افسوس نہیں ہوتا، جتنا افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے حضرت ”حسن اور حسین“ کے لئے اذان (کی ذمہ داری) کیوں نہیں مانگ لی۔ آپ فرماتے ہیں: اذان دینے والوں کا گوشت آگ پر حرام ہے اور فرمایا: اگر فرشتے زمین پر ہوتے تو یہ اذان کے حوالے سے لوگوں پر غالب آجاتے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ خَسْرُو فِي مَسْنَدِهِ عَنْ تَارِيخِ بَخَارِي لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بَنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ سَلِيمَانَ الْمَعْرُوفِ بِغَنْجَارٍ (عَنْ) خَلْفِ بْنِ مُحَمَّدٍ بَنِ إِسْمَاعِيلَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ الْحَارِثِ (عَنْ) أَبِي إِبْرَاهِيمَ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ عَثْمَانَ (عَنْ) مَخْلَدِ بْنِ عَمْرِو (عَنْ) أَبِي مَزَاحِمَ الْبَخَارِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخیؓ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن ابوبکر بن محمد ابن سلیمان المعروف غنجارؓ“ نے اپنی کتاب تاریخ بخاری میں لکھا ہے، انہوں نے حضرت ”خلف بن محمد بن اسماعیلؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یعقوب بن حارثؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو ابراہیم اسحاق بن عبد اللہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن عثمانؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”مخلد بن عمرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مزاحم

(۴۶۸) أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" ۳۰۵:۷ (۷۵۶۳) وَالسَّيْنِيُّ فِي "مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ" ۳۲۶:۱ وَفِي "مَجْمَعِ الْبَهْرَيْنِ" ۳۶۱:۱ فِي الصَّلَاةِ: فَضْلُ الْأَذَانِ -

بخاری رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ سب سے افضل عمل وقت پر نماز ادا کرنا ہے ✽

469/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي سُفْيَانَ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ فِي مَوَاقِيتِهَا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ابو سفیان طلحہ بن نافع رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) حَاتِمِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ نُورٍ بْنِ الْخَطَّابِ التِّرْمِذِيِّ (عَنْ) الْجَارُودِ بْنِ مُعَاذٍ (عَنْ) أَبِي مُعَاوِيَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”حاتم بن احمد بن نور بن الخطاب ترمذی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جارود بن معاذ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو معاویہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ نماز فجر قضا پڑھنے کے لئے اذان دی گئی، اقامت کہی گئی اور ادا نماز کی طرح جماعت کروائی ✽

470/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ عَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ شَابٌّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْرُسُكُمْ فَحَرَسَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ مَعَ الصُّبْحِ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَمَا اسْتَيْقِظَ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ أَصْحَابُهُ وَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاذَّنَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْفَجْرَ بِأَصْحَابِهِ فَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي وَقْتِهَا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم عرس رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ایک رات (سفر کے دوران) پڑاؤ ڈالا، فرمایا: اس رات ہماری حفاظت کون کرے گا؟ ایک انصاری نوجوان نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کی چوکیداری کروں گا۔ اس انصاری نوجوان نے آپ کی چوکیداری کی اور جب صبح کا وقت قریب آیا تو ان پر نیند کا غلبہ ہو گیا (یہ سب لوگ سو گئے) سورج کی گرمی کی وجہ سے آنکھ کھلی تو رسول اکرم ﷺ اٹھے، آپ نے وضو کیا اور آپ کے صحابہ نے وضو کیا، رسول اکرم ﷺ نے مؤذن کو کہا، اس نے اذان دی، آپ ﷺ نے دو رکعت (سنت) نماز پڑھی اور پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی پھر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں قرأت بلند آواز سے

(۴۶۹) اضرجه الطيالسي (۲۵۷۶) وعبد بن حميد (۲۰۵: ۱۴۵۸) -

(۴۷۰) اضرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۱۷۰) في الصلاة: باب النوم قبل الصلاة: وابن حبان

(۲۰۶۹) وابن ماجة (۶۹۷) والبيريقي في "دلائل النبوة" ۲۷۴: ۴ وابوداود (۴۳۵) في الصلاة: باب في من نام عن

الصلاة ونسبها وابو عوانة ۲۵۲: ۲ والترمذي (۲۱۶۲) -

کی جیسے آپ فجر کی نماز وقت پر پڑھایا کرتے تھے اور قرات جہر کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) أبی حنیفۃ ثم قال محمد رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی 'وبہ نأخذ
○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن رحمہ اللہ" نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر
حضرت "امام محمد رحمہ اللہ" نے فرمایا: ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

☀ جب سورج سرخ ہو جائے اس وقت نماز پڑھنا مناسب نہیں ہے ☀

471/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا يَسُرُّنِي صَلَاةُ الرَّجُلِ حِينَ تَحْمَرُّ الشَّمْسُ

✦ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "حماد رحمہ اللہ" سے وہ حضرت "ابراہیم رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں آپ
فرماتے ہیں جب سورج سرخ ہو جائے اس وقت کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو مجھے یہ اچھا نہیں لگتا۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) أبی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ نأخذ وهو قول أبی حنیفۃ
تكره الصلاة تلك الساعة إلا أن تفوته العصر من يومه ذلك فيصلها تلك الساعة فأما غيرها من الصلوات
المكتوبات والتطوع فلا ينبغي أن يفعل

○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن رحمہ اللہ" نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد
حضرت "امام محمد رحمہ اللہ" نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" کا مذہب ہے۔ ان اوقات میں
نماز مکروہ ہے تاہم اگر اس دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو اور یہ وقت آجائے (یہ نماز پڑھ سکتے ہیں) لیکن اس وقت میں دیگر فرضی نمازیں
اور نوافل وغیرہ نہیں پڑھ سکتے۔

☀ جس کی عصر کی نماز رہ گئی، گویا کہ اس کا مال و متاع اور اہل و عیال سب تباہ ہو گئے ☀

472/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) شَيْبَانَ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ (عَنْ) بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاتِنَةِ الْعَصْرِ (فَكَانَ مَا وَتَرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ)

✦ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "شیبان رحمہ اللہ" سے وہ حضرت "یحییٰ ابن ابی کثیر رحمہ اللہ" سے وہ حضرت "بریدہ رحمہ اللہ"
سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی عصر کی نماز رہ گئی یوں سمجھو کہ اس
کے اہل و عیال بھی ہلاک ہو گئے اور اس کا مال بھی ہلاک ہو گیا۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد الهمدانی (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عصمة بن
عبد الله (عن) أبی حنیفۃ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۴۷۱) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (۱۵۵) فی الصلاة: باب ما یعار من الصلاة وما یکره منها۔

(۴۷۲) اخرجہ المحصفی فی "مسند الامام" (۸۸) وابن خبان (۱۴۶۳) وابن ابی شیبہ (۴۴۲:۱) و احمد (۳۶۱:۵) وابن ماجہ

(۶۹۴) فی الصلاة: باب ميقات الصلاة فی الفیہم والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" ۴۴۴:۱ والبخاری (۵۵۳)۔

(ورواہ) بهذا الإسناد بلفظ آخر قال بکروا بصلوة العصر

(ورواہ) (عن) إسماعیل بن بشر (عن) مقاتل بن إبراهیم (عن) نوح بن أبی مریم (عن) أبی حنیفہ (عن) شیبان (عن) یحییٰ بن أبی کثیر (عن) بریدۃ الأسلمی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمْ بکروا بصلوة العصر فی یوم الغیم فإن من فاتته صلوۃ العصر حتی تغرب الشمس فقد حبط عمله (وأخرجه) الحافظ طلحہ بن محمد فی مسنده (عن) أبی العباس أحمد بن محمد بن سعید (عن) جعفر بن محمد (عن) أبیہ (عن) عصمۃ بن عبد اللہ (عن) أبی حنیفہ وزاد فی أولہ بادرُوا بصلوة العصر

(وأخرجه) أبو عبد اللہ ابن خسرو فی مسنده (عن) الشیخ أبی سعید أحمد ابن عبد الجبار (عن) القاضی أبی القاسم التنوخی (عن) أبی القاسم بن الثلاث (عن) أبی العباس بن عقدہ (عن) جعفر بن محمد بن مروان (عن) أبیہ (عن) عصمۃ بن عبد اللہ بن سالم الأسدی (عن) أبی حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بتمامہ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد ہدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عصمہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اسی اسناد کے ہمراہ دیگر الفاظ میں روایت کیا ہے (وہ الفاظ یہ ہیں) بکروا بصلوۃ العصر ”عصر کی نماز جلدی پڑھا کرو“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اسماعیل بن بشر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقاتل بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نوح بن ابی مریم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شیبان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بریدہ اسلمی رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بادلوں والے موسم میں عصر کی نماز جلدی پڑھ لیا کرو کیونکہ جس نے عصر کی نماز نہ پڑھی حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عصمہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اور اس کے شروع میں یہ الفاظ ہیں بکروا بصلوۃ العصر ”عصر کی نماز میں جلدی کرو“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروطی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”شیخ ابوسعید احمد بن عبد الجبار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابوقاسم تنوخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم بن ثلاث رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عباس بن عقدہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد بن مروان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عصمہ بن عبد اللہ بن سالم اسدی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھی عصر کی نماز آخری وقت تک موخر کر کے پڑھا کرتے تھے ☆

473/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُؤَخِّرُونَ

الْعَصْرَ إِلَى آخِرِ الْوَقْتِ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں میں نے حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ کے شاگردوں کو دیکھا ہے یہ لوگ عصر کی نماز آخری وقت تک لیٹ کیا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرٍ وَفِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْحُسَيْنِ الْمُبَارَكِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصِّيرَفِيِّ (عَنْ) أَبِي مَنْصُورٍ

مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَثْمَانَ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ (عَنْ) بَشَرَ بْنِ مُوسَى (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ

الْمَقْرِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ مَا لَمْ يَتَغَيَّرِ الشَّمْسُ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو

حسین مبارک بن عبدالجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو منصور محمد بن محمد بن عثمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر احمد بن

جعفر بن حمدانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن یزید مرقیؒ“ سے، انہوں نے

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد

حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ جب تک سورج کا رنگ تبدیل نہ ہو۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم

ابو حنیفہؒ“ کا موقف ہے۔

☆ ایک انصاری شخص اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کو خواب میں اذان کی تعلیم دی گئی تھی ☆

474/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ (عَنْ) ابْنِ بُرَيْدَةَ (عَنْ) أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَأَاهُ حَزِينًا وَكَانَ الرَّجُلُ ذَا طَعَامٍ يَجْتَمِعُ إِلَيْهِ فَاَنْطَلَقَ حَزِينًا لِمَا رَأَى مِنْ حُزْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ طَعَامَهُ وَمَا كَانَ يَجْتَمِعُ إِلَيْهِ وَدَخَلَ مَسْجِدَهُ يُصَلِّي فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ نَعَسَ فَاتَاهُ آتٍ

فِي النَّوْمِ فَقَالَ هَلْ عَلِمْتَ مَا حَزَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قَالَ فَهُوَ لِهَذَا النَّافُوسِ فَاتِهِ فَمَرُّهُ أَنْ

(٤٧٣) أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ (٢٠٤٢) وَ (٢٠٤٣) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الْمَوَاقِيتِ - قُلْتُ: وَقَدْ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ ٢٨٩: ٦ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

٣٢٣: ١ وَالتِّرْمِذِيُّ (١٦٢) وَابُو يَعْلَى (٦٩٩٢) قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: كَامَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ تَعْجِلُونَ لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَنْتُمْ

تَعْجِلُونَ لِلْعَصْرِ مِنْهُ -

(٤٧٤) أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" ٢: ٢٩٢ (٢٠٢٠) وَأَوْرَدَهُ الرِّيشِيُّ فِي "مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ" ١: ٢٣٨ وَفِي "مَجْمَعِ

الْبَهْرِينَ" (٦٢٤) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ -

يَأْمُرُ بِلَا لَآ أَنْ يُؤْذَنَ فَعَلَّمَهُ الْإِذَانَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ عَلَّمَهُ الْإِقَامَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَأَذَانِ النَّاسِ وَاقَامَتِهِمْ فَأَقْبَلَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَعَدَ عَلَى بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ اسْتَأْذِنْ لِي فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَقَدْ رَأَى مِثْلَ ذَلِكَ فَأَخْبَرَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ لِلْأَنْصَارِيِّ فَدَخَلَ وَأَخْبَرَ بِالَّذِي رَأَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْبَرْنَا أَبُو بَكْرٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِلَا لَآ يُؤْذَنُ بِذَلِكَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”علقمہ بن مرشد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابن بریدہ رحمہ اللہ“ سے، وہ اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں ایک انصاری شخص رسول اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا تو اس نے حضور ﷺ کو پریشان دیکھا وہ آدمی دولت والا شخص تھا، اس کے پاس بہت مال جمع ہوتا تھا تو وہ رسول اکرم ﷺ کو پریشان دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گیا، اس نے کھانا چھوڑ دیا اور جو کچھ اس کے سامنے موجود تھا، وہ چھوڑ دیا، مسجد میں آ کر نماز پڑھنے لگ گیا، ابھی وہ اسی کیفیت میں تھا کہ اس کو اونگھ آگئی، کوئی شخص نیند میں اس کے پاس آیا اور کہنے لگا: تجھے معلوم ہے کہ رسول اکرم ﷺ کیوں پریشان تھے؟ اس نے کہا: جی نہیں، کہنے والے نے کہا: وہ اس ناقوس کی وجہ سے پریشان ہیں (جو اذان کے اعلان کے لئے بجایا جاتا ہے) تو رسول اکرم ﷺ کے پاس جا اور آپ کو مشورہ دے کہ آپ حضرت ”بلال کو حکم دیں کہ وہ اذان دیں اور ان کو اذان سکھا (اذان یہ ہے

اللہ اکبر اللہ اکبر دومرتبہ

اشھد ان لا الہ الا اللہ دومرتبہ

اشھد ان محمد رسول اللہ دومرتبہ

حی علی الصلوة دومرتبہ

حی علی الفلاح دومرتبہ

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

پھر اسی طرح اس کو اقامت سکھائی اور آخر میں کہا

قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

جیسا کہ لوگوں کی اذان اور اقامت ہے۔ وہ انصاری شخص اٹھا اور رسول کریم ﷺ کے در اقدس پر آ کر بیٹھ گیا حضرت ”ابوبکر رحمہ اللہ“ وہاں سے گزرے، ان سے کہا: میرے لئے اجازت لیجئے حضرت ”ابوبکر رحمہ اللہ“ اندر رتشریف لے گئے حضرت ”ابوبکر رحمہ اللہ“ نے بھی اسی شخص کی طرح خواب دیکھا تھا حضرت ”ابوبکر رحمہ اللہ“ نے وہ خواب رسول اکرم ﷺ کو سنا دیا پھر اس انصاری کے لئے اجازت مانگی وہ انصاری اندر آیا اور رسول اکرم ﷺ کو اپنا خواب سنایا، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر نے بھی اسی جیسا خواب سنایا ہے پھر آپ نے حضرت ”بلال رحمہ اللہ“ کو اذان دینے کا حکم دیا۔

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) عبد الله بن عبيد الله بن شريح (عن) أحمد بن نصر العتكي (عن) أبي مقاتل (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(ورواه) (عن) علي بن محمد بن عبد الرحمن السرخسي (عن) خارجة بن مصعب بن خارجة (عن) المغيث بن بديل ابن بنت خارجة بن مصعب (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(ورواه) (عن) محمد بن قدامة بن سيار الزاهد البلخي (عن) عبد الله بن عمر بن أبان (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(ورواه) (عن) المشني بن محمد المروزي (عن) يعلى بن حمزة (عن) بشر بن يحيى (عن) النضر بن محمد (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أبي حنيفة

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد قال قرأت في كتاب إسما عيل بن حماد (عن) أبي يوسف رحمه الله تعالى (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(ورواه) (عن) أبي العباس بن عقدة (عن) داود بن يحيى (عن) أبي كريب (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة وزاد فيه فمر به أبو بكر فقال له الأنصاري استأذن لي على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ففعل فدخل عليه فأخبره بذلك قال أبو بكر قد رأيت مثل ذلك يا رسول الله

(وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي محمد عبد الله بن علي بن عبد الله (عن) أبي بكر بن بشران (عن) أبي الحسن علي بن عمر الدارقطني (عن) إبراهيم بن محمد بن إبراهيم المعدل (عن) الحسن ابن محمد بن داود (عن) إبراهيم بن علي بن عبد الجبار (عن) الحسين بن الحسن ابن عطية العوفي (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(ورواه) (عن) أبي الغنائم (عن) ابن زرقويه (عن) أبي سهل (عن) أبي بكر بن موسى بن إسحاق (عن) محمد بن العلاء (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”عبد اللہ بن عبيد اللہ بن شريح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن نصر عتکی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مقاتل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخسی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خارجہ بن مصعب بن خارجہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مغیث بن بديل بن بنت خارجہ بن مصعب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو غنائم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابن زرقویہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سہل رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر بن موسیٰ

بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن علاء رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ وتر رات کے کسی بھی وقت پڑھے جاسکتے ہیں، جو رات کی عبادت کا شوقین ہو، وہ رات میں پڑھے ✽

475/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ (عَنْ) أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَوْسَطَهُ وَآخِرَهُ لِكَيْ يَكُونَ وَاسِعًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَيْ ذَلِكَ أَخَذُوا بِهِ كَانَ صَوَابًا غَيْرَ أَنَّ مَنْ طَمَعَ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ وَتَرَهُ آخِرَ اللَّيْلِ ✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”ابو عبد اللہ جدلی رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”مسعود انصاری رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے پہلے حصے میں بھی وتر پڑھے ہیں، درمیان میں بھی پڑھے ہیں اور آخر میں بھی پڑھے ہیں تاکہ مسلمانوں پر وسعت رہے، وہ آپ کا جو عمل چاہیں اپنائیں اور جو بھی عمل اپنائے وہ درست ہو، ہاں جو شخص رات کے وقت قیام کی خواہش اور حرص رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ اپنے وتر رات کے آخری حصے میں ادا کرے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْرَسِ السَّلْمِيِّ النِّسَابُورِيِّ (عَنْ) حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (و) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (و) قُطْنَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ كَلَاهِمَا (عَنْ) حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (و) عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّرْقِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ بْنِ دَاوُدَ السَّجْزِيِّ (و) عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّرْخَسِيِّ كَلَاهِمَا (عَنْ)

أَحْمَدَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْرَسِ السَّلْمِيِّ (عَنْ) الْجَارُودِ بْنِ يَزِيدَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْأَصْفَهَانِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ رَسْتَةَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْمَغِيرَةِ (عَنْ)

الْحَكَمِ (عَنْ) زُفَرٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَبِي عَثْمَانَ سَعِيدَ بْنِ ذَاكِرٍ الْبُخَارِيِّ (عَنْ) سَعْدِ بْنِ جَنَاحٍ الْبُخَارِيِّ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ الْحَكَمِ

(عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مِقَاتِلٍ الْهَرَوِيِّ بِدَرْبِ أَبِي هُرَيْرَةَ بِبَغْدَادَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ شَوْكَةَ (عَنْ) الْقَاسِمِ

ابن الحكم (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ (عَنْ) جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّبِيرِ

(عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ (عَنْ) عَقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) محمد بن شوكة المؤدب (عن) القاسم بن الحكم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأثناني (عن) محمد بن إسحاق النيسابوري (عن) أحمد بن حفص (عن) أبيه (عن) إبراهيم بن طهمان (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) الحافظ ابن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) خاله أبي علي الباقلاني (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي الأثناني بإسناده إلى أَبِي حَنِيفَةَ (وأخرجه) الحسن بن زياد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى في مسنده (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن اشرس سلمیٰ نیشاپوریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن عبد اللہؒ“ اور حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حفص ابن عبد اللہؒ“ اور حضرت ”قطن بن ابراہیمؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”حفص بن عبد اللہؒ“ اور حضرت ”احمد بن محمد شرقیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حفص بن عبد اللہؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن طہمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوبکر بن داود سجریؒ“ اور حضرت ”علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخسیؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”احمد بن حفص بن عبد اللہؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن طہمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن اشرس سلمیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جارود بن یزیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن رستہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عثمان سعید بن ذاکر بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعد بن جناح بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد بن ابومقاتل ہرویؒ“ سے (درب ابو ہریرہ میں بغداد میں)، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکتؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”

قاسم بن حکم رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عقبہ بن عمرو ابو مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکت مؤدب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانی رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”محمد بن اسحاق نیشاپوری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حفص رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن طہمان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوفضل بن خیرون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی باقلانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبداللہ بن دوست علاف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی اشثانی رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ صاحب ترتیب پہلے قضا شدہ نماز پڑھے بعد میں وقتی نماز پڑھے ✽

476/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ عَلَيْهِ صَلَوَاتُ قَالَ لَا يُصَلِّي حَتَّى يَقْضَى مَا عَلَيْهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے ذمے کئی نمازیں (یعنی ۵ نمازیں ہیں) وہ وقتی نماز اس وقت تک نہ پڑھے جب تک وہ قضا شدہ نمازیں نہ پڑھے (یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے اوپر زندگی میں ۵ سے زیادہ نمازیں قضاء نہ ہوئی ہوں ایسا شخص صاحب ترتیب کہلاتا ہے اور صاحب ترتیب کا حکم یہ ہے کہ اس کی جو نماز قضا ہوگئی ہے اگلی نماز کا وقت اگر آگیا ہے تو پہلے قضا شدہ نماز پڑھے اس کے بعد وقتی نماز ادا کرے)۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خَسْرٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ الْآبَسِيِّ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ بْنِ بَشْرَانَ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ

عُمَرَ الدَّارِقُطِيِّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَشَّرِ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ مَكْرَمٍ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ

(٤٧٦) (أَضْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ) (٢٢٥٨) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الرَّجُلِ يَأْتِيُ الْجُمُعَةَ لِلصَّلَاةِ فَيَجِدُهُمْ فِي التَّيِّبَةِ بَعْدَ طَهَاةِ الطَّهَاوِي

فِي ”شرح معاني الآثار“ ٢٧٠:١-

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(قال) ابن خسرو وقال علي يعني ابن عاصم فحدثت أبا حنيفة (عن) هشام (عن) الحسن أنه قال يقضى ما عليه فإن حضرت "صلوة مكتوبة فصلها في آخر وقتها ثم يقضى ما عليه ولا يفرط في شيء قال فترك أبو حنيفة قول إبراهيم وأخذ بقول الحسن رحمهم الله تعالى

○ اس حدیث کو حضرت "ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرزلی" نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابو محمد بن آنوسی" سے، انہوں نے حضرت "ابو بکر بن بشران" سے، انہوں نے حضرت "علی بن عمر دارقطنی" سے، انہوں نے حضرت "علی بن عبد اللہ بن مبشر" سے، انہوں نے حضرت "حسن بن مکرم" سے، انہوں نے حضرت "علی بن عاصم" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ" سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت "ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرزلی" کہتے ہیں: حضرت "علی بن عاصم" کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ" سے، انہوں نے حضرت "ہشام" سے، انہوں نے حضرت "حسن" سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے: ان نمازوں کی قضا کرے گا جو اس کے ذمہ ہیں، اگر فرضی نماز کا وقت ہو جائے تو اس کو اس وقت کے آخر میں پڑھے گا پھر اپنے ذمہ واجب نمازیں قضا کرے اور کسی بھی عمل میں افراط سے کام نہ لے۔ امام اعظم ابو حنیفہ نے حضرت "ابراہیم" کا قول ترک کر دیا ہے اور حضرت "حسن" کا قول اختیار کر لیا ہے۔

☆ رسول اکرم ﷺ مغرب سے قبل نوافل نہیں پڑھا کرتے تھے ☆

477/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ (عَنِ) الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَهَنَانِي عَنْهَا وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمْ يُصَلُّوها

☆ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ" حضرت "حماد" سے روایت کرتے ہیں: آپ فرماتے ہیں: میں نے حضرت "ابراہیم" سے مغرب سے پہلے نوافل پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے اس سے منع فرمادیا اور کہا: رسول اکرم ﷺ اور حضرت "ابو بکر رضی اللہ عنہ" اور حضرت "عمر رضی اللہ عنہ" (یہ نوافل) نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ بِهِ نَأْخُذُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَا صَلَاةَ عَلَى جَنَازَةٍ وَلَا غَيْرَهَا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن" نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ" کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت "امام محمد" نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ "جب سورج غروب ہو جائے تو نماز مغرب پڑھے بغیر نہ نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے، نہ کوئی اور نماز"

✽ رسول اکرم ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ مؤذن جو جو لفظ پڑھتا، آپ بھی وہی الفاظ دہراتے ✽

478/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

✽ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں نے حضرت "عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما" کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: رسول اکرم ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ جب مؤذن اذان دیتا تو آپ وہی الفاظ دہراتے جو مؤذن کہہ رہا ہوتا۔

(أَخْرَجَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ جَعْفَرٍ النَّجَبِيِّ (عَنْ مُوسَى بْنِ بَهْلُولٍ (عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ (عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابوسعید بن جعفر نجری رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "موسیٰ بن بھلول رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن صلت رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

✽ اول شب میں وتر پڑھنا شیطان کو بہت غصہ دلاتا ہے اور سحری کھانا اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا ہے ✽

479/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَوْتُ رُؤْلَ اللَّيْلِ مُسْخِطَةً لِلشَّيْطَانِ وَأَكَلْتُ السَّحُورَ مَرْضَاةً لِلرَّحْمَنِ

✽ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ" سے وہ حضرت "عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لینا یہ شیطان کو بہت غصہ دلاتا ہے اور سحری کھانا اللہ تعالیٰ کو راضی کر لینا ہے۔

(أَخْرَجَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَالِمِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَرٍ الْعَبْدِيِّ (عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابوسعید بن جعفر" سے، انہوں نے حضرت "ابو جعفر محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "سالم مولیٰ بنی ہاشم رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد ابن بشر عبدی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

(٤٧٨) ... وقد اخرج احمد ١٦٨:٢ ومسلم (٣٨٤) وابوداود (٥٢٣) والطحاوي في "شرح معاني الآثار" ١: ١٤٣ وابن حبان (١٦٩٠) والبيريقي في "السنن الكبرى" ٤: ٩٠٩ عن عبد الله بن عمرو انه سمع رسول الله ﷺ يقول: "انما سمعتم مؤذنا فقولوا مثل ما يقول"

(٤٧٩) ... اخرج ابن ابي شيبة ٢٨٨:٢ واحمد ٢٧٢:٥ والطبراني في "الكبير" ١٧: ٦٨١٠٦٧٩ عن ابن مسعود قال من كل الليل قد اوتر رسول الله ﷺ من اوله ووسطه وآخره فانسرى وتره الى السمير -

☆ فجر کی نماز خوب روشن کر کے پڑھو، کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے ☆

480/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَصْفَرُوا بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلثَّوَابِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عبداللہ بن دینارؒ“ سے، وہ حضرت ”عبداللہ بن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فجر کی نماز کو خوب روشن کر کے پڑھا کرو کیونکہ اس میں بہت زیادہ ثواب ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ فَرُوحٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”ابو سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن فروخؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مروانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ رسول اکرم ﷺ مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھا کرتے تھے ☆

481/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْحَطَمِيِّ (عَنْ) أَبِي أَيُّوبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو اسحاق صبیعیؒ“ سے، وہ حضرت ”عبداللہ بن یزید حطمیؒ“ سے وہ حضرت ”ابو ایوب انصاریؓ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ مزدلفہ کے اندر مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَرَوِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكَنْدِيِّ (عَنْ)

عَلِيَّ بْنِ مَعْدَانَ بْنِ شَدَادٍ الْعَبْدِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْذِرِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكَنْدِيِّ (عَنْ)

عَلِيَّ بْنِ مَعْدَانَ بْنِ شَدَادٍ الْعَبْدِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ

وَالْعِشَاءُ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ قَالَ الْحَافِظُ هَذَا حَدِيثٌ لَا يَثْبُتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

(٤٨٠) أخرجہ احمد ۱۳۵:۲ عن ابی الربیع قال: كنت مع ابن عمر... فقلت له: انی اصلى مملک الصبح ثم التفت: فلا اری

وجه جلیسی ثم اصبنا تسفر! فا: كذلك رأيت رسول الله عليه وسلم يصلي واحببت ان اصليها كما رأيت رسول الله عليه وسلم يصليها۔

(٤٨١) أخرجہ ابن ابی ثیبة ۲۹۲:۱:۴ واحمد ۴۱۸:۵ والطیالسی (۵۹۰) والنسائی (۴۰۲۳) والدارمی (۱۸۸۳) والبخاری

(۱۴۱۴) وابن حبان (۳۸۵۸) وابن ماجه (۳۰۲۰)۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”محمد بن منذر بن سعید ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد بن شداد عبدی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن منذر بن سعید ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد بن شداد عبدی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اس روایت میں یہ الفاظ ہیں ”اگر مغرب اور عشاء کی نمازیں قضا ہو گئیں، تو ان دونوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھے۔ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے: یہ حدیث حضرت ”ابو اسحاق رحمہ اللہ“ سے ثابت نہیں ہے۔

☆ حضرت بلال اور حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم کی اذان کے درمیان وقفے کا بیان ☆

482/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ (عَنْ) الْأَسْوَدِ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَذَانِ بِلَالٍ وَابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ إِلَّا قَدَرٌ مَا يَنْزِلُ هَذَا وَيَصْعَدُ هَذَا

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”اسحاق سبعی رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”اسود رحمہ اللہ“ سے، وہ ام المومنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتی ہیں: حضرت ”بلال رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ“ کی اذان کے دوران وقفہ صرف اتنا ہوتا تھا جتنا یہ اترے اور یہ چڑھ جائے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) ابْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) عَبْدِ الْوَاحِدِ ابْنِ حَمَادٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ مَيْسَرَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن عقدہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الواحد ابن حماد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد حکم بن میسرہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ رسول اکرم ﷺ اپنی رات کی عبادت کے آخر میں وتر پڑھتے اور وتروں میں دعائے قنوت پڑھتے ☆

483/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ الْكُوفِيِّ (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ وَتْرَهُ آخِرَ صَلَاتِهِ لَيْلًا وَيَقْنُتُ فِيهِ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ابو عبد اللہ جابر بن یزید جعفی کوفی رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”نافع رحمہ اللہ“ سے،

(٤٨٢) (أَخْرَجَهُ) الطَّحَاوِيُّ فِي ”شَرْحِ مَعَانِي الْأَشَارِ“ ١٢٨:١ وَاصْبَحَ ٤٤:٦ وَابْنُ حَزْمٍ (٤٠٣) وَ (١٩٣٢) وَاسْمَاعِيلُ بْنُ الرَّصِيَّةِ (٩٣٤) وَابْنُ خَالٍ (٦٢٢) وَابْنُ مَسْلَمٍ (١٠٩٢) (٢٨) وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (٣٨١) - (٤٨٣) (أَخْرَجَهُ) ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (١٤٢٨) وَابْنُ دَاوُدَ (٩٩٨) وَابْنُ مَسْلَمٍ (٧٥١) (١٥١) وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (٩٦٥) - (٩٦٥) -

سے، وہ حضرت ”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ آپ اپنی رات کی نماز کے آخر میں وتر پڑھا کرتے تھے اور ترووں میں دعائے قنوت بھی پڑھتے تھے۔

(آخر جہ) الحافظ طلحہ بن محمد فی مسندہ (عن) ابن عقدہ أحمد بن محمد بن سعید (عن) عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبة (عن) ابن

نمیر (عن) عبد اللہ بن حماد (عن) القاسم بن اسماعیل والقاسم بن معن قال سمعنا أبا حنيفة يقول ما سألت جابر الجعفی عن مسئلة قط إلا أورد فيها حديثاً ولقد سألته عن وتر رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فقال حدثني نافع عن ابن عمر الحديث

قال الحافظ حدثنا ابن عقدة حدثنا ابن حازم حدثنا أبو غسان قال سمعت زهيراً يقول إذا قال جابر بن يزيد حدثني أو سمعت فاقطع به فإن جابراً من أصدق الناس عندي

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن عقدہ احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبة رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابن نمیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن حماد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن اسماعیل رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”قاسم بن معن رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے، دونوں کہتے ہیں: ہم نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ”میں نے حضرت ”جابر جعفی رضی اللہ عنہ“ سے جب بھی کوئی مسئلہ پوچھا ہے، آپ نے اس بارے میں حدیث ضرور بیان کی ہے، میں نے ان سے رسول اکرم ﷺ کے تروں کے بارے میں مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا: مجھے حضرت ”نافع رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: مجھے حضرت ”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ نے حدیث بیان کی ہے۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابن عقدہ رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابن حازم رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابو غسان رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”زہیر رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: جب حضرت ”جابر بن یزید رضی اللہ عنہ“ نے مجھے حدیث بیان کی ہے یا یہ کہتے ہیں: میں نے سنا ہے۔ تو یہ اسناد قطعی ہوتی ہے کیونکہ میرے نزدیک حضرت ”جابر رضی اللہ عنہ“ سب سے زیادہ سچے ہیں۔

✽ عراق میں رہنے والوں کے لئے جہت قبلہ کا تعین ✽

484/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ إِذَا جَعَلْتَ الْمَشْرِقَ عَنْ يَسَارِكَ وَالْمَغْرِبَ

عَنْ يَمِينِكَ فَمَا بَيْنَهُمَا قِبْلَةً أَهْلُ الْعِرَاقِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: جب تو نے مشرق کو اپنے بائیں جانب اور مغرب کو اپنے دائیں جانب کر لیا تو ان دونوں کے درمیان تیرے سامنے جو سمت ہے وہ اہل عراق کا قبلہ ہے۔

(آخر جہ) الحافظ ابن خسرو فی مسندہ (عن) أبی القاسم بن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن الخلال

(عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم بن حبيش (عن) محمد بن شجاع (عن) الحسن بن زياد

(عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وآخرجه) الحسن بن زياد في مسنده (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت "ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروء بنی براء" نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابوقاسم بن احمد بن عمر بنی براء" سے، انہوں نے حضرت "عبد اللہ بن حسن خلال بنی براء" سے، انہوں نے حضرت "عبد الرحمن بن عمر بنی براء" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن ابراہیم بن حیش بنی براء" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن شجاع بنی براء" سے، انہوں نے حضرت "حسن بن زیاد بنی براء" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ بنی براء" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "حسن بن زیاد بنی براء" نے اپنی مسند میں حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ بنی براء" سے روایت کیا ہے۔

☆ فجر اور عصر کے بعد نفلی نماز پڑھنا منع ہے ☆

☆ جو عورت ایمان رکھتی ہے، وہ اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے ☆

485/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ (عَنْ) قُزْعَةَ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ وَلَا يَصَامُ هَذَا الْيَوْمَ مَنْ الْأَضْحَى وَالْفِطْرُ وَلَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا وَلَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ تَوْمَنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِلَّا مَعَ ذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ

☆ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ بنی براء" حضرت "عبد الملک بن عمیر بنی براء" سے وہ حضرت قذعہ بنی براء" سے، وہ حضرت "ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز فجر کے بعد کسی قسم کی کوئی نماز جائز نہیں ہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی (نفلی) نماز (جائز) نہیں ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اور ان دو دن کا روزہ نہ رکھا جائے ○ عید الاضحیٰ کے دن ○ عید الفطر کے دن۔ اور سفر کیلئے رخت سفر نہ باندھا جائے مگر صرف تین مسجدوں کیلئے ○ مسجد حرام ○ مسجد اقصیٰ ○ اور میری یہ مسجد۔ اور جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے وہ اپنے ذی رحم محرم کو ہمراہ لئے بغیر سفر نہ کرے۔

(آخرجه) أبو محمد البخاري (عن) عبد الصمد بن الفضل (و) إسماعيل بن بشر كلاهما (عن) شداد بن حكيم

(عن) زفر (عن) أَبِي حَنِيفَةَ

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن إسحاق السمسار (عن) جمعة بن عبد الله (عن) أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ

(٤٨٥) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (١٤٩) في الصلاة: باب ما بعد من الصلاة وما يكره منها والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" ٢: ٤٢١ وابن حبان (١٦١٧) وأحمد ٣: ٣٤٤ والبخاري (١١٩٧) في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة: باب فضل بيت المقدس ومسلم (٨٢٧) (٤١٥) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره والبيهقي في "السنن الكبرى" ٢: ٤٥٢-

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) حسين بن محمد (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) يحيى بن إسماعيل (عن) الحسن بن عثمان (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) سهل بن بشر (عن) الفتح بن عمرو (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد عن أبيه (عن) ابن زياد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن أحمد بن عبد الملك (عن) أحمد بن داود (عن) إسحاق بن يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) عبد الله بن عبيد الله (عن) أبي غالب الرافقي (عن) سعيد بن مسلمة (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) أيوب بن هاني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) صالح بن أحمد القيراطي (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) صالح بن أحمد (عن) محمد بن شوكة (عن) القاسم بن الحكم (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) عبد الله بن محمد بن علي الحافظ (عن) شعيب بن الليث (عن) هارون بن هاشم (عن) يوسف بن واقد (عن) العلاء بن الحصين (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) أحمد بن علي بن زياد اللخمي (عن) أبيه (عن) أبي قره (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن يحيى (عن) أحمد بن عبد الله بن بهلول قال هذا كتاب جدي فقرأت فيه حدثني أبي (و) القاسم بن معن (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) الحسن بن علي قال هذا كتاب جدي حسن بن علي فقرأت فيه حدثنا يحيى (عن) زياد (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن عبد الله الأصفهاني (عن) أحمد بن سليمان بن يوسف (عن) أبيه (عن) النعمان بن عبد السلام الأصفهاني (عن) أبي حنيفة مختصراً لا يصام يومان

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن عبد الله المسروقي قال وجدت في كتاب جدي (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) عبد الله بن عبيد الله (عن) عيسى بن أحمد (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة

(ورواه) أيضاً (عن) جعفر بن شعيب الشاشي (عن) محمد بن يوسف (عن) أبي قرّة موسى ابن طارق (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن إبراهيم ابن زياد (عن) روح بن الفرج (عن) محمد بن الزبرقان (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) أحمد بن علي (عن) عمر بن علي (عن) الصباح بن محارب (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أبي مقاتل (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) صالح (عن) عمار بن خالد (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إلى قوله عليه الصلاة والسلام لا تسافر امرأة

(ورواه) أيضاً (عن) صالح بن أحمد (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ النهي عن الصلاة والصوم

(ورواه) (عن) إسحاق ابن محمد بن مروان (عن) أبيه (عن) مصعب (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) صالح (عن) محمد بن شوكة (عن) القاسم بن الحكم (عن) أبي حنيفة الحديث بتمامه (قال الحافظ) ورواه عن أبي حنيفة حمزة وزفر والحسن بن زياد والقاسم بن الحكم (و) أبو يوسف (و) أيوب بن

هانء

(و) أسد بن عمرو (و) المنذر وأبو إسحاق (و) محمد بن الحسن (و) العلاء بن الحصين (و) أبو قرّة والقاسم بن

معن (و) يوسف بن البندار (و) سعيد بن مسلمة (و) عبد الله بن يزيد يعني المقرئ (و) النضر بن محمد رحمة الله عليهم

(وأخرجه) محمد بن السظفر في مسنده (عن) الحسين بن الحسين الأنطاكي (عن) أحمد بن عبد الله الكندي (عن) علي بن معبد (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) الحسين بن القاسم (عن) محمد بن موسى الدولابي (عن) عباد بن صهيب (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَمَعْنَاهُ

(ورواه) (عن) أحمد بن نصر بن طالب (عن) أحمد بن الحسن بن المصباح (عن) عبد الله بن محمد بن رستم (عن) محمد بن حفص (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) أبو عبد الله بن خسر و البلخي في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) أبي علي بن شاذان (عن) القاضي أبي نصر ابن اشكاب (عن) عبد الله بن طاهر (عن) إسماعيل بن توبة القزويني (عن) محمد بن الحسن

(عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) أيضاً في نسخته فرواه (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجہ) الحسن بن زیاد فی مسنده (عن) أبی حنیفۃ لکن أولہ إلى قوله حتی تطلع الشمس واللہ تعالیٰ أعلم
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”عبد الصمد بن فضل رحمہ اللہ“ اور حضرت ”اسماعیل بن بشر رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں
نے حضرت ”شداد بن حکیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت
کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد
بن اسحاق سمسار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جمہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے
حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد
بن محمد“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن
عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”یحییٰ
بن اسماعیل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن عثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت
امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”سہل
بن بشر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فتح بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد
سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد
بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن عبد الملک رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن داود رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے
حضرت ”اسحاق بن یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد
اللہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو غالب رافعی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن مسلمہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے
حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد
بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن
ہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح
بن احمد قیراطی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حمانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکتؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی حافظؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن لیثؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہارون بن ہاشمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یوسف بن واقدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علاء بن الحصینؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن علی بن زیادؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوترہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن یحییٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ بن بھلولؒ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: یہ میرے دادا کی کتاب ہے میں نے اس میں پڑھا ہے، وہ کہتے ہیں: مجھے میرے ”والدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، اور حضرت ”قاسم بن معنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن علیؒ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: یہ میرے دادا حضرت ”حسن بن علیؒ“ کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، وہ کہتے ہیں: مجھے حضرت ”یحییٰؒ“ نے حضرت ”زیادؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن عبد اللہ اصفہانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن سلیمان بن یوسفؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”نعمان بن عبد السلام اصفہانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے مختصر طور پر روایت کیا ہے۔ (ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں) لا یصام یومان (دو دن روزہ نہ رکھا جائے)

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ مسروقؒ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ میں نے اپنے ”داداؒ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد

اللہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت "عیسیٰ بن احمد رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "مقبری رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "جعفر بن شعیب شاشی رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن یوسف رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو قمرہ موسیٰ بن طارق رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "محمد بن ابراہیم بن زیاد رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "روح بن فرج رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن زبرقان رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "احمد بن محمد رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "احمد بن علی رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "عمر بن علی رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "صباح بن محارب رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "صالح بن ابومقاتل رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "شعیب بن ایوب رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "ابویحییٰ حمانی رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "صالح رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "عمار بن خالد رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے رسول اکرم ﷺ کے اس ارشاد لاتسا فرامراة "کوئی عورت سفر نہ کرے" تک روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "صالح بن احمد رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "شعیب بن ایوب رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "ابویحییٰ حمانی رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "اسحاق ابن محمد بن مروان رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے اپنے "والد رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "مصعب رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے (مخصوص اوقات اور ایام میں) نماز اور روزہ سے ممانعت پر مشتمل احادیث روایت کی ہیں۔

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "صالح رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن شوکت رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "قاسم بن حکم رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ" فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے حضرت "حمزہ رضی اللہ عنہ"، حضرت "زفر رضی اللہ عنہ"

”حضرت حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ، حضرت قاسم بن حکم رضی اللہ عنہ، حضرت ابویوسف رضی اللہ عنہ، حضرت ایوب بن ہانی رضی اللہ عنہ، حضرت اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت منذر و ابواسحاق رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن حسن رضی اللہ عنہ، حضرت علاء بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت قاسم بن معن رضی اللہ عنہ، حضرت یوسف بن بندار رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن یزید یعنی مقرئ رضی اللہ عنہ اور حضرت نصر بن محمد رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت محمد بن مظفر رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند میں حضرت حسین بن حنین انطاکی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت احمد بن عبد اللہ کندی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت علی بن معبد رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت محمد بن حسن رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رضی اللہ عنہ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت حسین بن قاسم رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت محمد بن موسیٰ دولابی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت عباد بن صہیب رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد رضی اللہ عنہ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت احمد بن نصر بن طالب رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت احمد بن حسن بن محیا رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن محمد بن رستم رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت محمد بن حفص رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ابو فضل بن خیرون رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ابوعلی بن شاذان رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت قاضی ابو نصر ابن اشکاب رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن طاہر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت اسماعیل بن توبہ قزوینی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت محمد بن حسن رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کو حضرت امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے نسخہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ لیکن اس کا ابتدائی حصہ حتمہ تطلیع لا لہشہسہ تک ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْقِرَاءَةِ وَالْقُنُوتِ وَ اخْفَاءِ الْبَسْمَلَةِ

قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی ۴۸۶

486/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ لَا صَلَوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

(۴۸۶) أخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار ۲۰۸:۱ واصلہ ۲۰۸:۲ والبیہقی فی القراءۃ خلف الامام (۱۲) وابو

✦ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ”عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ“ سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: مدینہ منورہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا ”قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی اگرچہ صرف سورۃ فاتحہ ہی پڑھ لو۔“

(آخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن المنذر الهروی (عن) أحمد ابن محمد الكندی (عن) نعيم بن حماد (عن) عبد الله بن المبارك (عن) أبي حنيفة (وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) ابن عقدة عن إسحاق ابن إبراهيم بن حاتم الأنباري (عن) أحمد بن عبد الله بن محمد الكوفي (عن) عبد الله بن المبارك (عن) أبي حنيفة غير أنه قال لا صلوة إلا بقراءة بفاتحة الكتاب وقال مرة بقراءة ولو بفاتحة الكتاب

(وأخرجه) محمد بن المظفر في مسنده (عن) الحسين بن الحسين (و) أحمد بن علي بن سعيد كلاهما (عن) أحمد بن عبد الله الكندی (عن) نعيم بن حماد (عن) عبد الله بن المبارك (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه (وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) المبارك ابن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي محمد الجوهری (عن) الحافظ محمد بن المظفر رحمه الله تعالى بأسانیده المذكورة

(وأخرجه) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي (عن) أبي بكر الخطيب (عن) القاضي أبي عبد الله الصيمري (عن) عبد الله بن محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله المعدل (عن) أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد (عن) إسحاق بن إبراهيم بن حاتم الأنباري (عن) أحمد بن عبد الله بن محمد الكوفي مر بنا بالأنبار (عن) نعيم بن حماد (عن) عبد الله بن المبارك (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”محمد بن منذر ہروی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد ابن محمد کندی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن عقدہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن ابراہیم بن حاتم انباری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ بن محمد کوفی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں ”نماز سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نہیں ہوتی، اور فرمایا: اس کو قرأت کا حکم دو اگرچہ سورۃ فاتحہ ہی پڑھ لے۔“

○ اس حدیث کو حضرت ”محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”حسین بن حسین رحمۃ اللہ علیہ“ اور حضرت ”احمد بن علی بن سعید رحمۃ اللہ علیہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مذکورہ اسانید کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابوبکر خطیب رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "قاضی ابوعبداللہ صیری رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ معدل رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابوعباس احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "اسحاق بن ابراہیم بن حاتم انباری رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "احمد بن عبداللہ بن محمد رحمہ اللہ" سے (انبار میں) انہوں نے حضرت "نعیم بن حماد رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

☀ سورۃ فاتحہ اور مزید کچھ قرآن کے بغیر نماز نہیں ہوتی ☀

487/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ الْحَنْظَلِيِّ (عَنْ) عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ بَعْدَهَا

✽ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبدالرحمن بن زیاد حنظلی سے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: نماز سورۃ فاتحہ کے بغیر اور اس کے بعد جتنا میسر ہو قرآن کے بغیر نہیں ہوتی۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدَ بْنَ سَعِيدٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَتِيبَةَ (عَنْ) الْعَلَاءِ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنَ حَسَّانِ الطَّائِي (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ" نے اپنی سند میں حضرت "احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "علاء بن محمد بن حسان طائی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

☀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی تعلیم کے لئے نماز میں ثناء بالجہر پڑھی ☀

488/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ اتَّوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يَأْتُوهُ إِلَّا لِيَسْأَلُوهُ عَنْ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فَقَامَ عُمَرُ فَافْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَهُمْ خَلْفَهُ، ثُمَّ جَهَرَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

✽ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت حماد سے، وہ حضرت ابراہیم سے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، بصرہ کے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت نماز کے افتتاح کی بابت مسئلہ پوچھنے کے لئے آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے، نماز شروع کی، وہ سب لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز

(٤٨٧) ... قلت: وقد اخرج ابن ابي شيبة ٢٧٢:١ في الصلاة: باب من رخص في القراءة خلف الامام ... قال: سألت عمر بن الخطاب عن القراءة خلف الامام! فقال لي: اقرأ! قلت: وان كنت خلفك! قال: وان كنت خلفي! قلت: وان قرأت! قال: وان قرأت -

(٤٨٨) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (٧٢) في الصلاة: باب افتتاح الصلاة والطحاوي في "شرح معاني الآثار" ١٩٨:١ في الصلاة: باب ما يقال في الصلاة بعد تكبيرة الاحرام والحاكم في "المستدرک" ٢٣٥:١ -

سے ثناء

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ
پڑھی۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثم قال محمد رحمه الله وبهذا
نأخذ في افتتاح الصلاة ولكن لا نرى أن يجهر بذلك الإمام ولا من خلفه وإنما جهر بذلك عمر ليعلمهم ما سألوه
عنه وكذلك بلغنا عن إبراهيم النخعي وهو قول أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن رحمہ اللہ" نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

پھر حضرت امام محمد نے فرمایا: نماز کے افتتاح کے حوالے سے ہم اسی حدیث کو اپناتے ہیں، لیکن ہمارا یہ مذہب نہیں ہے کہ امام اور مقتدی ثناء
بلند آواز کے ساتھ پڑھیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نماز کے افتتاح سکھانے کی غرض سے یہ بلند آواز سے پڑھی تھی۔ حضرت ابراہیم نخعی
کے حوالے سے بھی ہمیں یہ حدیث اسی طرح پہنچی ہے اور یہی حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" کا موقف ہے۔

☆ حضرت ہمامہ امام کے پیچھے جہری اور سری کسی بھی نماز میں قرأت نہیں کرتے تھے ☆

489/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَقْرَأْ عِلْقَمَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ حَرْفًا لَا فِيمَا يُجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءِ
ةٍ وَلَا فِيمَا لَا يُجْهَرُ فِيهِ وَلَا قَرَأَ فِي الْآخِرِينَ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَلَا غَيْرَهَا خَلْفَ الْإِمَامِ وَلَا أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا
☆ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ، حضرت حماد سے، وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت علقمہ
رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے ایک حرف بھی قرأت نہیں کی، نہ جہری نمازوں میں نہ سری نمازوں میں اور نہ ہی امام کے پیچھے بعد والی
دور کعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھی نہ کچھ اور پڑھا اور نہ ہی حضرت عبداللہ کے کسی صاحب نے یہ پڑھا۔

(أخرجه) الحافظ ابن خسر وفي مسنده (عن) أبي الحسين المبارك بن عبد الجبار (عن) أبي منصور محمد بن
محمد ابن عثمان (عن) أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان (عن) بشر بن موسى (عن) المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ ثم قال محمد وبه نأخذ لا نرى
القراءة خلف الإمام في شيء من الصلاة لا فيما يجهر بها ولا فيما لا يجهر بها

○ اس حدیث کو حضرت "ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر رحمہ اللہ" نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی انادلوں ہے)
حضرت "ابو حنین رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو حسین مبارک بن عبد الجبار رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو منصور محمد بن محمد بن
عثمان رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "بشر بن موسیٰ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے
حضرت "مقرئ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن رحمہ اللہ" نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد
حضرت "امام محمد رحمہ اللہ" نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور ہم امام کے پیچھے کسی بھی نماز میں نہ جہری میں نہ سری میں قرأت کو جائز

نہیں سمجھتے۔

☀ چار رکعت والی نماز کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا جائے ☀

490/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يُرَادُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأَخْرَيَيْنِ عَلَى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

✽ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ، حضرت حماد سے، وہ حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بعد والی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ سے زائد کچھ نہ پڑھا جائے۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

☀ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ امام کے پیچھے کسی بھی رکعت میں کچھ بھی قرأت نہیں کرتے تھے ☀

491/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ

لَا فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَلَا فِي غَيْرِهِمَا
✽ امام اعظم ابو حنیفہ حضرت حماد سے، وہ حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ امام کے پیچھے نہ پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرتے تھے نہ بعد والی دو میں قرأت کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) ابْنُ خُسْرٍ وَفِي مُسْنَدِهِ بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورِ سِوَاهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں بیحد سابقہ اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

☀ خلفائے اربعہ نے شام کے جہاد سے پہلے کبھی بھی (وتروں کے علاوہ) قنوت نہیں پڑھی ☀

492/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ مَا قَنَتِ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ وَلَا عَلِيٌّ حَتَّى حَارَبَ

أَهْلَ الشَّامِ فَكَانَ يَقْنُتُ

✽ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ، حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رحمہ اللہ، حضرت عمر بن خطاب رحمہ اللہ، حضرت عثمان اور حضرت علی رحمہ اللہ نے (وتروں کے علاوہ) کبھی دعائے قنوت نہیں پڑھی، جب تک کہ اہل شام سے جہاد نہیں ہوا، جب ان کے خلاف جہاد شروع ہوا تب انہوں نے قنوت پڑھی۔

(٤٩٠) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي "الْآثَارِ" (٨٥) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ

(٢٦٦٠) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ كَيْفِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ؛ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ٣٧٢:١ فِي الصَّلَوَاتِ: بَابُ مَنْ كَانَ يَقُولُ: يَسْبِحُ فِي

الْأَخْرَتَيْنِ وَلَا يَقْرَأُ-

(٤٩١) أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ٣٧٢:١ فِي الصَّلَاةِ: بَابُ مَنْ كَانَ يَقُولُ: يَسْبِحُ فِي الْأَخْرَتَيْنِ وَلَا يَقْرَأُ-

(٤٩٢) أَخْرَجَ الطَّحَاوِيُّ فِي "تَرْغِمِ مَعَانِي الْآثَارِ" ٢٤٩:١ وَاصِدٌ ٤٧٢:٣ وَالتِّرْمِذِيُّ (٤٠٢) وَابْنُ مَاجَةَ (١٢٤١) وَالتَّطْبِرَانِيُّ فِي "الْكَبِيرِ" (٨١٧٨) عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: بَيَّأْتِ أَنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

وَعَلَى لَهَاغِنَا بِالْكُوفَةِ قَرِيبًا مِنْ خَمْسِ سَنِينَ: أَلَا نَوَافِلُ يَفْتَنُونَ! قَالَ: أَيْ بَنِي مُصَدِّتٍ-

(أخرجه) الحافظ ابن خسر وفي مسنده (عن) أبي الحسين المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي منصور محمد بن محمد بن عثمان (عن) أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان (عن) بشر بن موسى (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) أبي علي بشر بن موسى (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو منصور محمد بن محمد بن عثمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانیؒ“ نے حضرت ”ابو علی بشر بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے نماز میں کئی بار ”رب زدنی علما“ پڑھا ☆

493/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى إِلَى جَانِبِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ حَرِّصِهِ عَلَى أَنْ يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَلَمْ يَسْمَعْ غَيْرَ أَنَّهُ سَمِعَ يَقُولُ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا يَرُدُّهَا مَرَارًا فَظَنَّ الرَّجُلُ أَنَّهُ يَقْرَأُ فِي طَه

☆ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ، حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں ایک شخص کو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی آواز سننے کا شوق تھا، اس لئے وہ اُن کے بالکل قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے ان کو صرف ”رب زدنی علما“ پڑھتے سنا، یہی دعا وہ بار بار مانگ رہے تھے۔ اس آدمی کو یہ گمان ہوا کہ انہوں نے یہ آیت سورۃ طہ کے ضمن میں پڑھی تھی۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة ثم قال محمد وهذا كله في صلاة النهار ولا نرى بأساً أن يقف الرجل على الشيء من القرآن مثل هذا يدعو لنفسه في التطوع وأما المكتوبة فلا ○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر امام محمد نے فرمایا: یہ تمام احکام دن کی نماز کے بارے میں ہیں، کوئی شخص نفلی نماز کی قرات کے دوران کسی ایسی آیت کے مقام پر رک کر اپنے لئے دعا کی نیت سے وہ آیت بار بار پڑھ سکتا ہے، لیکن فرضی نماز میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

☆ بلا عذر جماعت میں شریک نہ ہونے والوں کے لئے رسول اکرم ﷺ کا اظہار ناراضگی ☆

494/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَلْقَمَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

(٤٩٣) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في الآثار (٧٧) في الصلاة: باب الجهر بالقراءة وابن أبي شيبة ٣٦٣: ١ في الصلوات: باب في قراءة السرار كيف نفى في الصلاة؛ والطبرانی في الكبير (٩٣٩٠)۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرُ بِجَمِيعِ حَزْمٍ مِنْ حَطَبٍ وَأُقَدِّمُ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتْبِعَ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ وَلَا يَحْضُرُونَ الْجَمَاعَةَ فَأُحْرِقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ

✦ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت "حماد رحمۃ اللہ علیہ" سے، وہ حضرت "ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ" سے، وہ حضرت "علقمہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، میں نے یہ سوچا ہے کہ لکڑیوں کا ایندھن جمع کروں، کسی اور کو نماز کے لئے آگے کر دوں اور میں خود ان لوگوں کے پیچھے جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور جا کر ان کے گھروں کو نذر آتش کر دوں۔

(أخرجه) الحافظ طلحة ابن محمد في مسنده (عن) أبي الحسين علي بن محمد بن عبيد (عن) جعفر بن محمد

بن كفاك (عن) عبد الله بن يحيى المروزي (عن) إسماعيل بن يحيى (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ" نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت "ابو حسین علی بن محمد بن

عبید رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "جعفر بن محمد بن کفاک رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "عبداللہ بن یحییٰ مروزی رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے

حضرت "اسماعیل بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کیا ہے۔

✽ اللہ تعالیٰ کو وہ نماز سب سے زیادہ پسند ہے جس میں دعاسب سے لمبی ہو ✽

495/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مَيْمُونُ بْنُ سِيَاهٍ (عَنِ) الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ سَأَلَهُ سَائِلٌ أَقْرَأَ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ فِي

كُلِّ رَكْعَةٍ فَتَعَجَّبَ وَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَنْ يُطِيقُ هَذَا قَالَ الرَّجُلُ أَنَا أَطِيقُهُ قَالَ إِنَّ أَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى طُولُ الْقُنُوتِ

✦ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ حضرت میمون بن سیاہ سے، وہ حضرت حسن بصری سے روایت کرتے

ہیں کسی سائل نے ان سے پوچھا: میں ہر رکعت میں ۵۰۰ آیات پڑھتا ہوں، انہوں نے کہا: سبحان اللہ! اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ اس آدمی نے کہا: میں اس کی طاقت رکھتا ہوں، انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ نماز ہے جس میں دعا لمبی مانگی جائے۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ طُولُ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ" نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے، پھر امام محمد نے

فرمایا: ہمارے نزدیک نفل نماز میں کثرت رکوع و سجود کی بہ نسبت لمبا قیام زیادہ پسندیدہ ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی

(٤٩٤) (أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" ١٦٨:١ في الصلاة: باب الصلاة الوسطى اي الصلوات الواجب خزيمة

١٧٤:٣ (١٨٥٣) (والحاكم في "المستدرک" ٤٣٠:١) (والبيهقي في "السنن الكبرى" ٥٦:٣)

(٤٩٥) (أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (١٨٨) في الصلاة: باب تخفيف الصلاة-

مذہب ہے۔

☀ تین آیات سے کم کی قرأت قرأت نہیں ہے ☀

496/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ فَكَانَ لَمْ يَقْرَأْ

✦ ✦ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: جس نے تین آیات سے کم قراءت کی، گویا کہ اس نے قرأت کی ہی نہیں۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) ابْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِي بِلَالٍ (عَنْ) أَبِي يَوْسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابن عقدہ رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو بلال رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کیا ہے۔

☀ فجر کی سنتوں میں سورۃ الاخلاص اور سورۃ الکافرون پڑھنا سنت ہے ☀

497/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَمَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ بَقُلْ (هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ)

✦ ✦ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت "نافع رحمۃ اللہ علیہ" سے، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں نے چالیس دن یا ایک مہینہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ کیا، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں سورۃ الاخلاص اور سورۃ الکافرون پڑھتے سنا۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) الْعَبَّاسِ بْنِ عَزِيزٍ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ (عَنْ) سَلَمِ بْنِ سَالَمٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ يَعْقُوبَ (عَنْ) الْعَبَّاسِ بْنِ عَزِيزٍ الْقُطَّانِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ (عَنْ) سَلَمِ بْنِ سَالَمٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ" نے حضرت "عباس بن عزیز رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "علی بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "سلم بن سالم رحمۃ اللہ علیہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے "اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابو عباس بن عقدہ رحمۃ اللہ علیہ" سے،

(٤٩٦) اخرجہ ابن ابی شیبۃ ٢: ٢٤٣ (٨٥٩٣) فی القرآن فی کم یختم ابو عبد الرزاق (٥٩٤٦) والطبرانی فی "الکبیر" (٨٧٠١) والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" ٢: ٣٩٦ بعضہ۔

(٤٩٧) اخرجہ ابن حبان (٢٤٥٩) واحمد ٢: ٩٤ والترمذی (٤١٧) فی الصلاة: باب ما جاء فی تخفیف رکعتی الفجر وابن ماجہ (١١٤٩) فی اقامة الصلاة: باب ما جاء فیما یقرأ فی الركعتین قبل الفجر وعبد الرزاق (٤٧٩٠)۔

انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن محمد بن یعقوب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباس بن عزیر قطان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن سلیمان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سلم بن سالم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ وضو نماز کی کنجی ہے، تکبیر اس کی تحلیل ہے اور تسلیم اس کی تحلیل ہے ✽

498/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفَ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَوْ ضُوءٌ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَالتَّكْبِيرُ تَحْرِيمُهَا وَالتَّسْلِيمُ تَحْلِيلُهَا وَفِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَسْلِيمٌ وَلَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا غَيْرُهَا

✽ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوسفیان طریف بن شہاب رضی اللہ عنہ سے، وہ حضرت ”ابونضرہ رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو نماز کی کنجی ہے، تکبیر اس کی تحریم ہے (یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کی جاتی ہے) اور تسلیم اس کی تحلیل ہے (السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر نماز ختم کی جاتی ہے) اور ہر دو رکعتوں میں سلام پھیرنا ہے اور وہ نماز نہیں ہوتی جس میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ مزید کچھ قراءت نہ ہو۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْفَضْلِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمَقْرِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ (عَنْ) الْمَقْرِيِّ وَزَادَ فِي آخِرِهِ قَالَ الْمَقْرِيُّ قُلْتُ لِأَبِي حَنِيفَةَ فَمَا مَعْنَى فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَسَلَّمَ قَالَ يَعْنِي فَتَشْهَدُ قَالَ الْمَقْرِيُّ صَدَقَ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ (عَنْ) الْمَقْرِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ إِلَى قَوْلِهِ صَدَقَ (وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) أَحْمَدَ ابْنِ زَهِيرٍ (عَنْ) الْمَقْرِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْفَضْلِ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ بَشَرَ الْبَلْخِيِّ وَأَحْمَدَ بْنَ الْحُسَيْنِ الْبَامِيَانِي كُلِّهِمْ (عَنْ) مَكِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْرَسِ السَّلْمِيِّ النِّسَابُورِيِّ (عَنْ) الْجَارُودِ بْنِ يَزِيدَ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) الْعَبَّاسِ بْنِ عَزِيرِ الْقَطَّانِ الْمُرُوزِيِّ (عَنْ) نُوحِ بْنِ أَنَسٍ (و) عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ الرَّازِيِّ (عَنْ) مَهْرَانَ بْنِ عُمَرَ الرَّازِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَفِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَسْلِيمَةٌ يَعْنِي التَّطَوُّعَ

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْفَضْلِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ بَشَرَ كِلَاهُمَا (عَنْ) شَدَادِ بْنِ حَكِيمٍ (عَنْ) زُفَرٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ الْحَجَّاجِ التِّرْمِذِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَبِي أُسَامَةَ زَيْدِ بْنِ يَحْيَى (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ (عَنْ) عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ خَالِدٍ التِّرْمِذِيِّ (عَنْ) أَبِي

(٤٩٨) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَشَارِ" (٤) فِي الطَّرِيقَةِ: بَابُ الْوُضُوءِ وَالتِّرْمِذِيُّ (٢٢٨) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الصَّلَاةِ وَتَحْلِيلِهَا وَالدَّارِ قُطْنِي ٢٥٩: ١ فِي الصَّلَاةِ: بَابُ مِفْتَاحِ الصَّلَاةِ وَالتَّبَسُّمِ فِي "السَّنَنِ الْكُبْرَى" ١٨٠: ٢ -

حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) صالح ابن منصور بن نصر الصغاني (عن) حم بن نوح (عن) عبد العزيز بن خالد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) محمد بن يزيد بن أبي خالد (عن) الحسن بن صالح (عن) أبي سعيد الصغاني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) محمد بن صالح بن محمد (عن) محمد بن سهل الخطيب (عن) الحسن ابن سليمان (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) هارون بن هشام (عن) أحمد بن حفص (عن) أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
(ورواه) (عن) أحمد بن محمد الهمداني (عن) منذر بن محمد (عن) الحسين بن محمد (عن) أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) محمد بن علي بن شاذي السرخسي (عن) عبدان (و) وهب بن زمعة (وعن) محمود بن دالان المروزي (و) عبد الله بن محمد الطواويس كلهم (عن) حامد بن آدم (وعن) محمد بن صالح الترمذي (و) محمد بن حمدويه بن سنجار المروزي كلاهما (عن) سويد بن نصر كلهم (عن) عبد الله بن المبارك (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن همام الخفاف (عن) محمد بن يزيد محمش (عن) حفص بن عبد الله (عن) كنانة بن جبلة وإبراهيم بن طهمان كلاهما (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) عبد الله بن صالح (عن) إبراهيم بن هاشم (عن) جعفر بن عون (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
(ورواه) (عن) قبيصة بن الفضل الطبري (عن) أحمد بن يونس الضبي (عن) جعفر بن عون (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد الهمداني (عن) محمد بن حنيفة (عن) الحسن بن جبلة (عن) سعيد بن الصلت (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن أحمد بن عبد الملك (عن) أحمد بن إسحاق الأزرق (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) محمد بن الحسن البزار (عن) بشر بن الوليد (عن) أبي يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) سهل بن بشر (عن) الفتح بن عمرو (عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الحميد الحماني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أيوب بن هاني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

- (ورواه) (عن) أحمد بن محمد قال قرأت في كتاب محمد بن نسروق (حدثنا) أبو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- (ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) عمه (عن) أبيه سعيد بن أبي الجهم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- (ورواه) (عن) أحمد بن علي بن سليمان المروزي (و) أحمد بن عمر (و) إبراهيم بن منصور قالوا (أنا) محمد بن علي بن الحسن بن سفيان (أنا) يحيى بن نصر بن حاجب (حدثنا) أبو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- (ورواه) (عن) أبي سليمان الشعراني (عن) محمد بن سليمان المروزي (عن) محمد بن الهمداني (عن) القاسم بن الحكم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ
- (ورواه) (عن) السري بن عظام البخاري (عن) حماد بن آدم (عن) بشار بن قيراط (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- (ورواه) (عن) أحمد بن محمد الكوفي (عن) إبراهيم بن إسحاق الزهري (عن) محمد بن يعلى (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- (ورواه) (عن) الحسن بن سفيان النسوي (عن) يزيد بن صالح الشكري (عن) حفص ابن عبد الرحمن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ وَلَفْظُهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا غَيْرُهَا
- (ورواه) (عن) محمد بن المنذر بن سعيد الهروي (عن) أحمد بن عبد الله ابن محمد الكندي (عن) إبراهيم بن الجراح قاضي مصر (عن) أبي يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ وَاللَّفْظُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ أَوْ غَيْرِهَا
- (ورواه) (عن) عبد الله بن عبيد الله بن شريح (عن) محمد بن غالب الرافعي (عن) سعيد بن مسلمة بن هشام بن عبد الملك بن مروان (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- (وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي عبد الله محمد بن مخلد (عن) عبد الله بن محمد بن يزيد الحنفى (عن) عبد الله بن معاوية الجمحي (عن) الحارث بن نبهان (عن) أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ وَفِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَسْلَمَ وَلَا تَصِحَّ صَلَاةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا غَيْرُهَا
- (ورواه) باللفظ الأول (عن) أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد (عن) إبراهيم بن إسحاق الزهري (عن) محمد بن يعلى (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ورواه) أيضاً (عن) أبي الطيب إبراهيم بن شهاب (عن) عبد الله بن عبد الرحمن بن واقد (عن) أبيه (عن) محمد بن الحسن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ورواه) (عن) ابن مخلد (عن) بشر بن موسى (عن) المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- (وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر في مسنده (عن) محمد بن إبراهيم (عن) أبي عبد الله محمد بن شجاع الثلجي (عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- (ورواه) (عن) عبد الرحمن أبي الحسين (عن) إسماعيل بن أبي كثير (عن) مكى بن إبراهيم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- (ورواه) (عن) أبي القاسم الحسن بن بشر بن داود البجلي (عن) إبراهيم بن إسحاق (عن) محمد بن يعلى

السلمی (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أَبِي عمرو أحمد بن خلف المعروف بابن أَبِي الأخيل (عن) أَبِيهِ (عن) إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أحمد بن الحسن الدينوري (عن) هَارُونَ بْنِ مُوسَى (عن) يَحْيَى بْنِ نَصْرٍ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) أَبُو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي فِي مسنده (عن) أَبِي الغنائم محمد بن علي بن محمد (عن) أَبِي الحسن محمد بن أحمد ابن محمد بن زرقويه (عن) أَبِي سهل أحمد بن محمد بن زياد القطان (عن) بشر بن موسى (عن) أَبِي عبد الرحمن المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ورواه) (عن) المبارك بن عبد الجبار (عن) أَبِي محمد الجوهري (عن) الحافظ محمد بن المظفر بإسناده المذكر إلى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) القاضي أَبُو بكر محمد بن عبد الباقي (عن) أَبِي الحسين محمد بن أحمد بن حسن (عن) القاضي أَبِي الحسن علي بن محمد بن إسحاق بن يزيد (عن) أَبِي محمد إسماعيل بن محمد بن قبيصة عن قطن بن إبراهيم بن سعيد (عن) حفص بن عبد الله (عن) إبراهيم بن طهمان عن أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن فِي كتاب الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ باللفظ الأول ثم قال محمد رحمه الله وإن قرأ بأم الكتاب وحدها فقد أساء ويجزيه إنشاء الله ثم قال محمد رحمه الله وبلغنا (عن) ابن عباس أنه سئل عن القرآن فِي الصلاة فقال هو أمامك فإن شئت فأقلل منه وإن شئت فأكثر وهو قول أَبِي حَنِيفَةَ رحمه الله (وأخرجه) الحسن بن زياد فِي مسنده (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) أيضاً محمد بن الحسن فِي نسخته فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ إلى قوله فسلم أي تشهد

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”عبد الصمد بن فضل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن یزید مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اپنے والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سفیان بن عبد حکم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقرئ“ سے روایت کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ اضافہ بھی کیا ہے ”مقرئ کہتے ہیں: میں نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے عرض کی: اس بات کا کیا مطلب ہے کہ ”ہر دو رکعتوں میں سلام ہے“ انہوں نے فرمایا: یعنی ہر دو رکعتوں کے بعد تشهد پڑھا جائے گا۔ مقرئ نے کہا: یہ بات سچ ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم الصائغ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اور یہ روایت ”صدق“ تک ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اپنے والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد ابن زہیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد الصمد بن فضل رحمہ اللہ“، حضرت ”محمد بن منصور رحمہ اللہ“ اور حضرت ”اسماعیل بن بشر بلخی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”احمد بن حسین البامیانی رحمہ اللہ“ سب نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن اشرف سلمیٰ نیشاپوری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جارود بن یزید رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عباس بن عزیر قطان مروزی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نوح بن انس رحمہ اللہ“ اور حضرت ”علی بن سلیمان رازی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مہران بن عمر رازی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اس میں الفاظ کچھ یوں ہیں ”ہر دور کعتوں میں اس کی تسلیم ہے یعنی نقلی نمازوں میں“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد الصمد بن فضل و ابراہیم بن بشر رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”شداد بن حکیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابراہیم بن علی بن حسن ترمذی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حجاج ترمذی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو اسامہ زید بن یحییٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن یعقوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد العزیز بن خالد ترمذی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن منصور بن نصر صفانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حم بن نوح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد العزیز بن خالد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن یزید بن ابو خالد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن صالح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سعید صفانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن صالح بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن اہل خطیب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن سلیمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”بارون بن ہشام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حفص رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن علی بن شاذی سرخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدان رحمہ اللہ“ اور حضرت ”دہب بن زعمہ“ سے اور حضرت ”محمود بن دالان مروزی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”عبد اللہ بن محمد طواووسی رحمہ اللہ“ سے، ان سب نے حضرت ”حامد بن آدم رحمہ اللہ“ اور حضرت ”محمد بن صالح ترمذی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”محمد بن حمدویہ بن سنجار مروزی رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”سوید بن نصر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن ہمام نخاف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یزید تمشمی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”کنانہ بن جلد و ابراہیم بن طہمان رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن صالح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن ہاشم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن عون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”قبیصہ بن فضل طبری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن یونس ضمی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن عون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن جلد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن صلت رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن عبد الملک رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن اسحاق الازرق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن حسن بزار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن ولید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”سہل

بن بشر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”فتح بن عمرو رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الحمید حمانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن ہانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”محمد بن مسروق رضی اللہ عنہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا ”جعفر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”سعید بن ابوجہم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن علی بن سلیمان مروزی رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”احمد بن عمر رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”ابراہیم بن منصور رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن علی بن حسن بن سفیان رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”یحییٰ بن نصر بن حاجب رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سلیمان شعرائی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلیمان مروزی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ہمدانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”سری بن عصام بخاری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن آدم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشار بن قیراط رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد کوثری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن اسحاق الزہری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یعلیٰ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حسن بن سفیان نسوی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یزید بن صالح یثکری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ“ سے،

انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں ”نماز سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ مزید کچھ قرأت کے بغیر نہیں ہوتی“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن منذر بن سعید ہرویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ ابن محمد کندیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن جراح قاضی مصرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ اس کے الفاظ یوں ہیں لا صلوة لمن لا یقرأ فیہا بفاتحہ الكتاب او غیرہا (اس کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ مزید کچھ نہ پڑھا)

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن غالب رافعیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن مسلمہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمدؒ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن مخلدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن یزید الحنفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن معاویہ الحنفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حارث بن نبہانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ اس کے الفاظ میں مزید کچھ فرق ہے، وہ الفاظ یہ ہیں مفتاح الصلاۃ الطہور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم وفي كل ركعتين فسلم ولا تصح صلوة الا بفاتحہ الكتاب ومعها غیرہا (نماز کی کنجی وضو ہے، اس کی تحریم اللہ اکبر کہنا ہے، اس کی تحلیل السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا ہے اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرو اور کوئی نماز سورۃ فاتحہ اور مزید اس کے ساتھ کچھ قرأت کے بغیر نہیں ہوتی)

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن اسحاق الزہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یعلیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ (اس میں الفاظ پہلی والی حدیث کے ہیں)

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو الطیب ابراہیم بن شہابؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن مخلدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن شجاعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد الرحمن ابو حسینؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن ابوکثیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے

حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو قاسم حسن بن بشر بن داؤد بکلیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن اسحاقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یعلیٰ سلمیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عمرو احمد بن خلف معروف بابن ابوالاخیلؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن عیاشؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن حسن دینوریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہارون بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن نصرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وٹخیؒ“ نے حضرت ”اپنی مسند میں ابو الغنائم محمد بن علی بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سہل احمد بن محمد بن زیاد قطانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقيؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین محمد بن احمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابوحسن علی بن محمد بن اسحاق بن یزیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد اسماعیل بن محمد بن قیسہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قطن بن ابراہیم بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن عبد اللہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن طہمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں پہلے الفاظ کے ہمراہ ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت امام محمدؒ نے فرمایا: اگر کسی نے صرف سورۃ فاتحہ ہی پڑھی اس نے اچھا نہیں کیا، لیکن اس کی نماز ان شاء اللہ ہو جائے گی پھر امام محمدؒ نے یہ فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے نماز میں قرآن کی قرأت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ تمہارا امام ہے، اگر تو اس سے کم پڑھنا چاہتا ہے تو کم پڑھ لے اور زیادہ پڑھنا چاہتا ہے تو زیادہ پڑھ۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”محمد بن حسنؒ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ اور اس کو ان الفاظ

تک نقل کیا ہے فسلم ای تشهد

☀ رسول اکرم ﷺ کو تروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے دیکھا گیا ☀

499/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَلْقَمَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (عَنْ) أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْوُتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“، حضرت ابان بن ابی عیاش رحمہ اللہ سے، وہ حضرت ابراہیم سے، وہ حضرت ”علقمہ رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، وہ ام عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتی ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کو تروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے دیکھا ہے۔

(اخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) عبد الله بن أحمد بن أبي ميسرة (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ورواه) (عن) ابن عقدة وأحمد بن حازم كلاهما (عن) عبيد الله (عن) أَبِي حَنِيفَةَ

(ورواه) (عن) عبد الله بن محمد بن عبد العزيز (عن) جده (عن) أحمد بن منيع (عن) يزيد بن هارون (عن) أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ (عن) إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ (عن) عَلْقَمَةَ (عن) عبد الله قال بعثت بأُمِّي فبانت عند زوجات النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَتُنْظَرُ مَتَى يَقْنَتُ فَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَقْنَتُ فِي وَتْرِهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ قال الحافظ هذا حديث حسن رواه جماعة عن أبان بن أبي عيَّاش

(وأخرجه) الحافظ ابن خسر في مسنده (عن) أبي محمد عبد الله بن علي بن عبد الله الأنصاري عن محمد بن أحمد النرسي (عن) أبي الحسين عبد الوهاب الكلابي (عن) أبي الحسن أحمد بن عمير عن عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعيب بن إسحاق (عن) جده شعيب بن إسحاق (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ورواه) (عن) أبي القاسم بن أحمد بن محمد بن أبي القاسم (عن) أبي عبد الله عمر بن الحسين (عن) الحسن بن سلام (عن) عبيد الله بن موسى (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن احمد بن ابی یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابن عقدة و احمد بن حازم رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”دادا رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن منیع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یزید بن ہارون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابان بن ابو عیاش رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

(۴۹۹) أخرجه الدارقطني ۳۱:۲ في الوتر: باب ما يقرأ في ركعات الوتر والبسري في السنن الكبرى ۴:۱۸ في الصلاة: باب من قال: يقننت في الوتر قبل الركوع وابن أبي شيبة ۲:۲۰۴ في الصلاة: باب في القنوت قبل الركوع

حضرت ”ابراہیم نخعیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علقمہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والدہ محترمہ کو بھیجا، انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے ہاں رات گزاری مقصد یہ دیکھنا تھا کہ آپ ﷺ دعائے قنوت کب پڑھتے ہیں، میری والدہ نے آکر مجھے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ وتروں میں رکوع سے قبل دعائے قنوت پڑھتے ہیں۔ حضرت حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور اس کو محدثین کی پوری جماعت نے حجت بن ابی عیاش سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر وُلّٰیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو محمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ انصاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد نرسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین عبدالوہاب کلابیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن احمد بن عمیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاقؒ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”شعیب بن اسحاقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر وُلّٰیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوقاسم بن احمد بن محمد بن ابوقاسمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبداللہ عمر بن حسینؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن سلامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید اللہ بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ سمیت خلفائے اربعہ میں سے کوئی بھی بسم اللہ شریف جہر نہیں پڑھتا تھا ✽

500/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي سَفْيَانَ طَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ (عَنْ) أَبِي نَضْرَةَ (عَنْ) يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَغْفَلِ (عَنْ) أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَحْبَسْنَا نِعْمَتَكَ هَذِهِ فَإِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَخَلَفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَلَمْ أَسْمَعْهُمْ يَجْهَرُونَ بِهَا ✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”ابوسفیان طریف بن شہابؒ“ سے وہ حضرت ”ابونضرہؒ“ سے وہ حضرت ”یزید بن عبداللہ بن مغفلؒ“ سے وہ اپنے ”والدؒ“ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی، اس نے بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی جب نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے فرمایا: اے عبداللہ! تیرے اس نعمہ نے ہماری نماز میں رکاوٹ دال دی کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، حضرت ابو بکر کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، حضرت ”عمرؓ“ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، حضرت ”عثمانؓ“ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، میں نے ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

(أَخْرَجَهُ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ (عن) أَبِي سَفْيَانَ (عن) يَزِيدَ (عن) أَبِيهِ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ

(وَأَخْرَجَهُ) أَيْضاً فِي نَسَخَتِهِ فَرَوَاهُ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ

(۵۰۰) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَنَارِ" (۸۱) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲۴۴) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَابْنُ مَاجَةَ (۸۱۵) فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ: بَابُ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (۲۶۰۰) وَالطَّحَاوِيُّ فِي "تَرْجِمَاتِ الْأَنَارِ" ۲۰: ۱ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۴۰۹: ۱-

(وأخرجه) أبو محمد البخارى (عن) الحسن بن سفيان عن عقبة بن مكرم (عن) يونس بن بكير (عن) أبي حنيفة (ورواه) أيضاً (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيِّ (عن) أبي حنيفة (ورواه) (عن) زكرياء بن يحيى الأصفهاني (عن) أحمد بن عبد الرحمن (عن) محمد بن المغيرة (عن) الحكم (عن) زفر (عن) أبي حنيفة

(ورواه) (عن) علي بن محمد السمسار (عن) عمار بن خالد (عن) إسحاق الأزرق (عن) أبي حنيفة (ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة (ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) حسين بن محمد (عن) أبي يوسف وأسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن عبد الله المسروقي قال وجدت في كتاب جدي (عن) أبي حنيفة قال أبو محمد البخارى هؤلاء رواه (عن) أبي حنيفة (عن) أبي سفيان (عن) يزيد بن عبد الله بن المغفل وروت جماعة (عن) أبي حنيفة (عن) أبي سفيان (عن) يزيد بن عبد الله بن مغفل (عن) عبد الله بن مغفل وهو الصواب لأن الحديث مشهور عن عبد الله بن مغفل

وروت جماعة (عن) الجريري سعيد ابن إياس عن قيس بن عباية عن ابن لعبد الله بن مغفل (عن) أبيه (قال البخارى) حدثنا صالح بن أحمد بن أبي مقاتل البزاز ببغداد ثنا محمد بن عبيد بن ثعلبة الحماني حدثنا أبو يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة (عن) أبي سفيان (عن) يزيد بن عبد الله بن مغفل (عن) أبيه أنه صلى خلف إمام فجهر بيسم الله الرحمن الرحيم فناداه يا عبد الله إني صليت خلف رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وأبي بكر وعمر وعثمان فلم أسمع أحداً منهم يجهر بها

(قال البخارى) وحدثنا أحمد بن محمد حدثنا إبراهيم ابن إسحاق الزهري (حدثنا) جعفر بن عون (وحدثنا) محمد بن عبد بن حميد الكشي أنبأنا جعفر بن عون حدثنا أبو حنيفة (ورواه) البخارى (عن) أبيه وإسحاق بن أحمد (عن) عمر بن حفص (عن) يحيى بن نصر بن حاجب (عن) أبي حنيفة

(ورواه) عن أحمد بن محمد ومنذر بن محمد (عن) أبيه (عن) عمه (عن) أبيه سعيد بن أبي الجهم (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) أيوب بن هاني (عن) أبي حنيفة (ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) الحسن بن علي قال هذا كتاب جدي الحسين بن علي فقرأت فيه حدثنا يحيى حدثنا زياد (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة (ورواه) (عن) عبد الله بن محمد بن علي الحافظ وعبد الله ابن عبيد الله (عن) عيسى (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة

(ورواه) (عن) أبيه وسعيد بن ذاكر كلاهما (عن) أحمد بن كثير (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة (ورواه) (عن) عبد الصمد بن الفضل وإسماعيل بن بشر كلاهما (عن) شدداد بن حكيم (عن) زفر (عن) أبي حنيفة إلا أنه لم يذكر عثمان

(ورواہ) (عن) عبد اللہ بن محمد بن علی الحافظ (عن) أحمد بن یعقوب (عن) عبد العزیز بن خالد (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) محمد بن ثعلبة الحماني (عن) أبی یحیی الحماني (عن) أبی حنیفۃ

(ورواہ) أيضاً (عن) أبی الطیب إبراہیم بن شہاب (عن) أبی شبیل عبد اللہ بن عبد الرحمن ابن واقد (عن) أبیہ (عن) محمد بن الحسن الشیبانی (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہما (وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر فی مسنده (عن) أبی الحسن محمد بن إبراہیم بن أحمد (عن) أبی عبد اللہ محمد بن شجاع الثلجی (عن) الحسن بن زیاد (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

(ورواہ) (عن) أبی القاسم بن عیسی العصار بدمشق (عن) عبد الرحمن بن عبد الصمد (عن) جدہ شعیب بن إسحاق (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

(ورواہ) عن الحسن بن الحسن الأنطاکی (عن) أحمد بن عبد اللہ الکندی (عن) علی بن معبد (عن) محمد بن الحسن الشیبانی (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہما

(ورواہ) (عن) یحیی بن صاعد (عن) شعیب ابن أيوب (عن) أبی یحیی الحماني (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ (ورواہ) (عن) أحمد بن نصر بن طالب (عن) أحمد بن المحیا (عن) أحمد بن محمد بن رستم (عن) محمد بن حفص (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ (وأخرجه) أبو عبد اللہ الحسن بن محمد بن خسرو فی مسنده (عن) أبی الحسن المبارك بن عبد الجبار الصیرفی (عن) أبی محمد الجوهري (عن) الحافظ محمد بن المظفر بأسانیده المذکورة إلى أبی حنیفۃ قال ابن خسرو والصواب (عن) یزید بن عبد اللہ بن مغفل

(وأخرجه) الحسن بن زیاد فی مسنده (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن رحمہ اللہ" نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ" کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔، انہوں نے ابوسفیان رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت "یزید رحمہ اللہ" سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ حضرت "امام محمد رحمہ اللہ" فرماتے ہیں: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن رحمہ اللہ" نے اپنے نسخہ میں حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔ ○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد بخاری رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "حسن بن سفیان رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "عقبہ بن مکرم رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "یونس بن بکر رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔ ○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "محمد بن رضوان رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن سلام رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "زکریاء بن یحییٰ اصفہانی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "احمد بن عبد الرحمن سے، انہوں نے محمد بن مغیرہ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "حکم رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "زفر رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو حذیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”علی بن محمد سمسارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمار بن خالدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق ازرقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف واسمہ بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ مسروقیؒ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی کتاب میں پڑھا ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”امام ابو محمد بخاریؒ“ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے حضرت ”ابوسفیانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یزید بن عبد اللہ بن مغفلؒ“ سے روایت کی ہے۔ محدثین کی پوری ایک جماعت ہے جس نے یہ حدیث حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوسفیانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یزید بن عبد اللہ بن مغفلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن مغفلؒ“ سے روایت کی ہے اور یہی درست بھی ہے کیونکہ مشہور حدیث یوں ہے ”انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن مغفلؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ محدثین کی ایک جماعت نے یہ حدیث حضرت ”جریری سعید بن ایاسؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قیس بن عباہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن مغفلؒ“ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت ”صالح بن احمد بن ابو مقاتلؒ“ نے بغداد میں حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت محمد بن عبید بن ثعلبہ حمانیؒ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابو یحییٰ حمانیؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوسفیانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یزید بن عبد اللہ بن مغفلؒ“ سے، انہوں نے اپنے والد کیا یہ بیان نقل کیا ہے کہ انہوں نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی، اس امام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم جہر پڑھی، انہوں نے آواز دے کر کہا: اے اللہ کے بندے! میں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے، حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے پیچھے نماز پڑھی، میں نے ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہیں سنا۔

○ حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمدؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”ابراہیم ابن اسحاق زہریؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”جعفر بن عونؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن عبد بن حمید کثیؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”جعفر بن عونؒ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ نے حدیث بیان کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اسحاق بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن حفص رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن نصر بن حاجب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد ومنذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”سعید بن ابوجہم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن ہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن علی رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: یہ میرے دادا حضرت ”حسین بن علی رحمہ اللہ“ کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”یحییٰ رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ و عبد اللہ ابن عبید اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) انہوں نے اپنے والد اور حضرت ”سعید بن ذاکر رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”احمد بن کثیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد الصمد بن فضل و اسماعیل بن بشر رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”شداد بن حکیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اس روایت میں حضرت عثمان کا ذکر نہیں ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن یعقوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد العزیز بن خالد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ثعلبہ حمانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حمانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوالطیب ابراہیم بن شہاب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوشبیل عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے

”والد ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر ﷺ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسن محمد بن ابراہیم بن احمد ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن شجاع ثعلبی ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری ﷺ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو قاسم بن عیسیٰ عصار ﷺ“ سے (دمشق میں) انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عبد الصمد ﷺ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”شعیب بن اسحاق ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری ﷺ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حسین بن حسین انطاکی ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندی ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری ﷺ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”یحییٰ بن صاعد ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماتی ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری ﷺ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن نصر بن طالب ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حیا ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن رستم ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حفص ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بخی ﷺ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری ﷺ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر ﷺ“ سے، انہوں نے اپنی مذکورہ اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”ابن خسر“ کہتے ہیں: درست یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت یزید بن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد ﷺ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے اور خلفائے اربعہ میں سے کسی نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم جہر نہیں پڑھی ✽

501/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) رَجُلٍ (عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَجْهَرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَعْنِي بِالتَّسْمِيَةِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ“ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: رسول

اکرم ﷺ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھی حضرت ”ابو بکر رضی اللہ عنہ“ نے نہیں پڑھی حضرت ”عثمان رضی اللہ عنہ“

نے نہیں پڑھی حضرت ”عمر رضی اللہ عنہ“ نے نہیں بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھی۔

(آخر جہ) أبو عبد الله بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) أبي بكر بن الخياط (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضی عمر بن الحسن الأشنانی (عن) محمد بن أحمد بن نصر (عن) إبراهيم بن عبد الحمید (عن) يحيى بن اليمان (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وأخرجه) القاضی عمر الأشنانی (عن) محمد بن أحمد إلى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سواء

○ اس حدیث کو حضرت "ابو عبد اللہ بن خسرو رضی اللہ عنہ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابو الفضل بن خيرون رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو بکر بن خياط رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو عبد اللہ بن دوست علاف رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "قاضي عمر بن حسن اشثانی رضی اللہ عنہ" نے حضرت "محمد بن احمد بن نصر رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "ابراہیم بن عبد الحمید رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "یحییٰ بن یمان رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت "قاضي عمر اشثانی رضی اللہ عنہ" نے حضرت "محمد بن احمد رضی اللہ عنہ" کے واسطے سے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ اور آپ کے کسی صحابی نے نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھی ✽

502/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ

يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَنَّهَا أَعْرَابِيَّةٌ وَكَانَ لَا يَجْهَرُ بِهَا هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ

✦ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" حضرت "حماد رضی اللہ عنہ" سے وہ حضرت "ابراہیم رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں حضرت "عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ" نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا جو بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا تھا، کہ وہ دیہاتی شخص ہے، رسول اکرم ﷺ نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھی، نہ ہی آپ کے کسی صحابی نے (نماز میں) بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی ہے

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت "امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ" نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

○ حضرت امام "محمد رضی اللہ عنہ" فرماتے ہیں: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" کا موقف ہے۔

✽ ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین، امام آہستہ پڑھے گا ✽

503/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَرَبُعُ يَخَافُ بِهِنَّ الْإِمَامُ - سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ -

(۵۰۲) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (۸۲) في الصلاة: باب الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم وعبد الرزاق (۳۶۰۵) وابن أبي شيبة (۴۱۰:۱) والطحاوي في "شرح معاني الآثار" ۴: ۱۰۱ و (۵۲۵) كسرهم من قول عبد الله بن عباس -

(۵۰۳) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (۸۲) وعبد الرزاق (۳۵۹۶) و (۳۵۹۷) في الصلاة: باب ما خفي الإمام وابن أبي شيبة (۳۶۰:۱) (۴۱۳۶) -

(و) التَّعَوُّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ (و) بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (و) آمِينَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”ابراہیمؒ“ نے فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جو امام آہستہ آواز میں پڑھے گا ○ سبحانک الہم وبحمدک ○ تعوذ ○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ آمین۔

(أخرجہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

○ حضرت امام ”محمدؒ“ فرماتے ہیں: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا موقف ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام نے نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم جہراً نہیں پڑھی ✽

504/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ لَا يَجْهَرُونَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ فرماتے ہیں، رسول اکرم ﷺ، حضرت ”ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ“، حضرت ”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ“، حضرت ”عثمان رضی اللہ عنہ“ (نماز میں) بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(أخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) عبد الرحيم بن عبد الله بن إسحاق السمناني (عن) محمد بن الفرغ الخطيب

البغدادی عن إسحاق بن بشر الخراساني أبي حذيفة البخاري (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجہ) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي الأنصاري (عن) أبي بكر الخطيب البغدادی (عن) أبي القاسم

الأزهري (عن) أبي نصر محمد بن أحمد ابن محمد بن موسى بن جعفر الملاحمي (عن) عبد الله بن محمد بن

يعقوب (عن) عبد الرحيم بن عبد الله بن إسحاق السمناني (عن) محمد بن فرج البغدادی (عن) أبي جعفر

القزويني (عن) إسحاق بن بشر القرشي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”عبد الرحيم بن عبد الله بن إسحاق سمنانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن

فرج خطیب بغدادیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”إسحاق بن بشر خراسانی ابو حذیفہ بخاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم

ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي انصاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر خطیب بغدادیؒ“ سے، انہوں نے

حضرت ”ابوقاسم ازہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابونصر محمد بن احمد ابن محمد بن موسى بن جعفر ملاحمیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد

الله بن محمد بن يعقوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحيم بن عبد الله بن إسحاق سمنانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”

محمد بن فرج بغدادیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوجعفر قزوينیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”إسحاق بن بشر قرشيؒ“ سے، انہوں

نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ و تروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے ✽

505/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَمَقَتْ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُتْرِ فَرَأَيْتُهُ قَتَّ قَبْلَ الرُّكُوعِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابان ابن ابی عیاشؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت

کرتے ہیں، حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ نے فرمایا: میں نے و تروں میں رسول اکرم ﷺ کو آنکھ کے ایک کنارے سے دیکھا، آپ ﷺ نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مِقَاتِلِ الرَّازِيِّ (عَنْ)

يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ (عَنْ) هِشَامٍ (عَنْ) عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُرْجَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي سَعْدٍ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ (عَنْ) أَبِي

الْقَاسِمِ بْنِ الثَّلَاجِ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ مِقَاتِلِ (عَنْ) يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ (عَنْ) هِشَامِ

(عَنْ) عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُرْجَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن

عقدہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن مقاتل رازیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن اسحاقؒ“ سے، انہوں نے

حضرت ”ہشامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالکریم بن عبداللہ جرجانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے

روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

ابوسعدا احمد بن عبد الجبارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن ابوعلیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم بن ثلاجؒ“ سے، انہوں

نے حضرت ”ابو عباس بن عقدہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن مقاتلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن

اسحاقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہشامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالکریم بن عبداللہ جرجانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”

امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورۃ کافرون، دوسری میں سورۃ قریش پڑھی ✽

506/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّ أَصْحَابَهُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

فَقَرَأَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں

حضرت ”عمر بن خطابؓ“ نے اپنے ساتھیوں کو نماز فجر کی امامت کروائی آپ نے پہلی رکعت میں سورۃ کافرون پڑھی اور

دوسری رکعت میں سورۃ القریش پڑھی۔

(آخر جہ) الإمام محمد فی الآثار فرواہ (عن) اَبی حَنِيفَةَ ثم قال محمد وبه نأخذ ونراه مجزياً ولكننا نستحب للإمام إذا صلى الصبح وهو مقيم أن يطيل فيها القراءة وأن يقرأ في كل ركعة سورة تكون عشرين آية فصاعداً سوى فاتحة الكتاب ويطيل الأولى على الثانية

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں، اور ہم یہی سمجھتے ہیں کہ نماز ہو جاتی ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ جب امام نماز فجر پڑھائے اور وہ مقيم ہو تو قرأت کچھ طویل کرے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ ایسی سورت پڑھے جس کی ۲۰ یا زیادہ آیتیں ہوں، اور پہلی رکعت کی قرأت دوسری کی بہ نسبت لمبی ہو۔

☆ ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں سورۃ التین والزیتون کی قرأت فرمائی ☆

507/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ (عَنْ) الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَقَرَأَ بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عدی بن ثابت رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں حضرت ”براء بن عازب رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عشاء کی نماز ادا کی، آپ نے اس میں سورۃ التین والزیتون پڑھی۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) عباد بن زید (عن) أبيه (عن) خالد بن الهياج بن بسطام (عن) أبيه (عن) أبي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”عباد بن زید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالد بن ہياج بن بسطام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں تسمیہ بالجہر نہیں پڑھتے تھے ☆

508/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي سَفْيَانَ (عَنْ) يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ أَسْمَعْهُمْ يَجْهَرُونَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ابو سفیان رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”یزید بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، وہ ان کے ”والد رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں حضرت ”عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ“ نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی، اس نے نماز میں بسم اللہ

(۵۰۷) اضرحه ابن ابی نیبة ۲۵۹:۱ فی الصلاة: باب ما یقرأ به فی العشاء الآخرة۔ وسلم ۲۳۹:۱ (۱۷۷) وابخاری

(۷۶۷) وابو داود (۱۲۱۴) والترمذی (۳۱۰) وابن ماجه (۸۳۴) والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ ۳۳۳:۱۱۔

(۵۰۸) قد تقدم فی (۵۰۱)۔

الرحمن الرحيم بلند آواز سے پڑھی، جب نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! میں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے، حضرت ”ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ“ کے پیچھے اور حضرت ”عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ“ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، میں نے ان کو بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحيم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة ابن محمد فی مسنده (عن) علی بن محمد بن عبید (عن) ابراہیم بن إسحاق القاضي (عن) جعفر بن عون الحرثی (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ
○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”علی بن محمد بن عبید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن إسحاق قاضی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن عون حرثی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ فجر کی دونوں رکعتوں میں قرأت فرض ہے ☆

509/ (ابو حنیفہ) (عن) الصلت بن بہرام (عن) حوط (عن) ابی الشعثاء (عن) ابن عمر قال انبت ان امامکم یقوم فی آخر رکعة من الفجر لاتالی للقرآن ولا راکع فلا یفعل
☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”صلت بن بہرام رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”حوط رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”ابو شعثاء رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں حضرت ”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ تمہارا امام نماز فجر کی دوسری رکعت میں کھڑا ہو جاتا ہے، نہ وہ قرآن کی تلاوت کرتا ہے، نہ رکوع کرتا ہے اس کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) احمد ابن محمد بن سعید (عن) جعفر بن محمد (عن) ابیہ (عن) عبد اللہ بن الزبیر (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ
○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ رسول اکرم ﷺ نے صرف ایک ماہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی تھی ☆

510/ (ابو حنیفہ) (عن) ابان بن ابی عتاش (عن) ابراہیم (عن) علقمة (عن) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال لم یقنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الفجر قط الا شهراً واحداً لانه حارب حياً من المشرکین فقتل یدعو علیہم

(۵۰۹) أخرجه محمد بن الحسن السبائی فی ”الآثار“ (۲۱۵) فی الصلاة: باب القنوت فی الصلاة وعبد الرزاق (۶۹۵۶) وابو ابی شیبہ ۳۰۹:۲ من كان لا یقنن فی الفجر والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۲۴۲:۱-
(۵۱۰) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۲۴۴:۱ وابو حیان (۱۹۷۳) وأحمد ۱۱۶:۳ والبغاری (۱۰۰۳) فی الوتر باب القنوت قبل الركوع وبعده ومسلم (۶۷۷) (۲۹۹) فی المساجد: باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات وابو عروبة ۱۸۶:۲ والبیہقی فی ”السنن الکبری“ ۲۴۴:۲-

۴۴ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابان ابن ابی عیاشؒ“ سے وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے، وہ حضرت ”عاقمہؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے صرف ایک مہینہ نماز فجر میں دعاء قنوت پڑھی، اس کے بعد کبھی بھی نماز فجر میں دعاء قنوت نہیں پڑھی اور (وہ ایک مہینہ بھی صرف اس لئے پڑھی) کیونکہ آپ ﷺ مشرکوں کے ایک قبیلے سے نبرد آزما تھے، آپ نے نماز فجر میں ان کے خلاف دعائیں مانگی تھیں۔

(أخرجہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن محمد (عن) سفیان (عن) مالک (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

(وأخرجہ) الحافظ ابن خسر فی مسنده (عن) أبی القاسم بن أحمد (عن) أبی القاسم عبد اللہ بن الحسن (عن) أبی عبد اللہ (عن) عمر (عن) محمد بن عبد اللہ ابن سلیمان (عن) أبی السری مالک بن الفدیك (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سفیانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مالکؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوقاسم بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم عبد اللہ بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ ابن سلیمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوسری مالک بن فدیكؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ قرآنی سورتوں کی طرح تشہد، تکبیر اور رکوع و سجود کی تعلیم دیتے ✽

511/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) بِلَالِ بْنِ مَرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ (عَنْ) وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّشَهُدَ وَالتَّكْبِيرَ رُكُوعًا وَسُجُودًا كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ۴۴ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ببال بن مرداس فزاریؒ“ سے وہ حضرت ”وہب بن کیسانؒ“ سے، وہ حضرت ”جابر بن عبد اللہؓ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ تشہد، تکبیر، رکوع اور سجدہ یوں سکھایا کرتے تھے جیسا کہ قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔

(أخرجہ) الحافظ طلحة بن محمد (عن) صالح بن أحمد (عن) محمد بن شوكة (عن) القاسم بن الحكم (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

(ورواه) أيضاً (عن) أبی عبد اللہ محمد بن مخلد (عن) محمد بن سلیمان (عن) أبی هريرة (عن) أسد بن عمرو

(۵۱۱) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۷۸) والحاكم في "المستدرک" ۳۹۹:۱ والنسائي في "المجتبی" ۴۳:۲ نوع آخر من التمسيد وابن ماجه (۹۰۲) باب ما جاء في التمسيد والنسائي في "السنن الكبرى" ۲۵۳:۱ والبیہقی في "السنن الكبرى" ۱۶۱:۲۔

(عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) ابن مخلد (عن) حمشاذ (عن) سهل بن عمار (عن) عبد الله ابن يزيد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر في مسنده (عن) الحسن بن محمد بن شعيب (عن) محمد بن عمران الهمداني (عن) القاسم بن الحكم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) الحافظ ابن خسرو في مسنده عن أبي الحسين المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي محمد الفارسي (عن) محمد بن المظفر (عن) الحسين ابن الحسين (عن) أحمد بن عبد الله الكندي (عن) علي بن معبد (عن) محمد بن الحسن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) الحسن بن زياد في مسنده (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) محمد بن الحسن في نسخه فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکتؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن مخلدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلیمانؒ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”ریہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن مخلدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حمشاذؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سهل بن عمارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن یزیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حسن بن محمد بن شعيبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عمران ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد فارسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مظفرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن حسینؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”محمد بن حسنؒ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی نماز کا تشہد ☆

512/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْأَعْمَشِ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ إِلَى عَبْدِهِ، وَرَسُولُهُ، ثُمَّ تَدْعُو بِمَا أَحَبَبْتَ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”سلیمان بن مہران اعمشؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے وہ حضرت ”علقمہؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے مجھے تشہد سکھایا (وہ تشہد یہ تھا)

التَّشَهُدُ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ
اس کے بعد تم وہ دعائیں جو تمہیں اچھی لگتی ہو۔

(آخر جہ) الحافظ محمد بن المظفر فی مسنده (عن) أبی الحسن محمد بن أحمد بن الهيثم بن صالح التيمي (عن) عبد الرحمن بن خالد بن نجیح (عن) أبيه خالد بن نجیح (عن) محمد بن محمد (عن) الضحاك بن مسافر مولى سليمان بن عبد الملك قال صليت إلى جنب أبي حنيفة فسمعتني أتشهد فقال لي يا شامي حدثني سليمان بن مهران الأعمش الحديث

(وأخر جہ) أبو عبد الله بن خسرو فی مسنده (عن) المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي محمد الجوهري (عن) الحافظ محمد بن المظفر بإسناده إلى أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وأخر جہ) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي الأنصاري في مسنده (عن) المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) عبد الوهاب بن محمد بن منصور (عن) أبي بكر محمد بن أحمد بن عبد الواحد (عن) علي بن عمر بن محمد الحربي (عن) أبي الحسين محمد بن المظفر الحافظ (عن) أبی الحسن محمد بن أحمد بن الهيثم بن صالح التيمي المقرئ (عن) عبد الرحمن بن خالد بن نجیح (عن) أبيه (عن) محمد بن محمد (عن) الضحاك بن مسافر مولى سليمان بن عبد الملك قال صليت بجنب أبي حنيفة الحديث (وأخر جہ) الحسن بن زياد في مسنده (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو الحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو حسن محمد بن احمد بن یثیم بن صالح تیمیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالرحمن بن خالد بن نجیحؒ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”خالد بن نجیحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ضحاك بن مسافر مولى سليمان بن عبد الملكؒ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے قریب نماز پڑھی، انہوں نے مجھے تشہد پڑھتے ہوئے

ساتو فرمایا: اے شامی! مجھے حضرت ”سلیمان بن مہران اعمشؒ“ نے حدیث بیان کی ہے (اس کے آگے پوری حدیث بیان کی)
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و ثعلبیؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر باسنادہ الی امام اعظم ابو حنیفہؒ سے روایت کیا ہے“

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي انصاریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالوہاب بن محمد بن منصورؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر محمد بن احمد بن عبد الواحدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن عمر بن محمد حربیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین محمد بن مظفر حافظؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن محمد بن احمد بن یثیم بن صالح تمیمی مرقیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالرحمن بن خالد بن نجیحؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ضحاک بن مسافر مولیٰ سلیمان بن عبد الملکؒ“ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے پاس نماز پڑھی ہے (اس کے آگے پوری حدیث بیان کی)

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ رکوع و سجود میں جاتے اور اٹھتے وقت تکبیر پڑھا کرو ☆

513/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) بِلَالٍ (عَنْ) وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ كَبَرُوا كُلَّمَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ وَرَفَعْتُمْ قَالُوا وَكَانَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”بلالؒ“ سے وہ حضرت ”وہب بن کیسانؒ“ سے، وہ حضرت ”جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کرتے تھے: تم جب رکوع کرو اور سجدہ کرو اور ان سے سراٹھاؤ تو اس وقت تکبیر کہا کرو، آپ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ ہمیں تشہد یوں سکھایا کرتے تھے جیسا کہ قرآن کی کوئی سورۃ سکھاتے ہوں۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْخَثْعَمِيِّ (عَنْ) أَبِي كَرِيبٍ (عَنْ) أَسَدِ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرُو فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) الْمُبَارَكِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصَّيْرَفِيِّ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ الْفَارَسِيِّ (عَنْ) الْحَافِظِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُظَفَّرِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمَانَ (عَنْ) إِسْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ أَسَدِ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْآثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

(وَأَخْرَجَهُ) أَيْضًا فِي نَسَخَتِهِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن حسین خثعمیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو کریبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد فارسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محمد بن سلیمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن یوسف صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ تشہد کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں ہے ✽

514/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ أَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ قَالَ قُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں بسم اللہ الرحمن الرحیم التحیات لله (یعنی التحیات سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھتا ہوں) انہوں نے فرمایا: یوں کہا کرو ”التحیات لله والصلوة“ (یعنی تشہد سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھا کرو)۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ لا نرى أنه يزداد في التشهد

ولا ينقص منه حرف واحد وهو قول أبي حنيفة رضى الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ ہم تشہد میں ایک بھی لفظ کی کمی یا اضافہ کو جائز نہیں سمجھتے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کا بھی یہی موقف ہے۔

✽ تشہد میں سلام کے الفاظ کا بیان ✽

515/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَتَشَهَّدُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ فِي تَشَهُدِهِمُ السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ

(۵۱۴) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (۷۹) في الصلاة: باب التشهد

(۵۱۵) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (۸۰) في الصلاة: باب التشهد والطحاوي في شرح معاني

الآثار ۲: ۲۶۳، والبخاري (۱۲۰۲) في العمل في الصلاة والطبراني في الكبير (۹۹۰۳) وابن أبي شيبة ۴۹۱: ۱، وأبو عوانة

۲: ۲۲۹، والبيريقي في السنن الكبرى ۲: ۱۳۸-

فَاقْبَلْ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ لَكِنَّ قُولُوا السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: لوگ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں تشہد پڑھا کرتے تھے اور وہ اپنے تشہد میں یہ الفاظ استعمال کرتے تھے ”السلام علی اللہ“ ایک دن رسول اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے صحابہ کرام کی جانب متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا: ”السلام علی اللہ“ مت کہا کرو کیونکہ اللہ تو خود سلام ہے، بلکہ تم یہ کہا کرو ”السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین“

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رضى الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ حضرت امام ”محمدؒ“ فرماتے ہیں: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا موقف ہے۔

✽ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی نماز کا تشہد ✽

516/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ (عَنِ) الْقَاسِمِ بْنِ الْمُخَيَّمَرَةِ (عَنِ) عُلُقَمَةَ (عَنِ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ فَعَلَّمَهُ، التَّشَهُدَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، إِلَى قَوْلِهِ عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ، إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِلَّا فَاقْعُدْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حسن بن الحرؒ“ سے وہ حضرت ”قاسم بن خمیرہؒ“ سے وہ حضرت ”علقمہؒ“ سے روایت کرتے ہیں حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان کو یہ تشہد سکھایا

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، إِلَى قَوْلِهِ عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ

پھر ان سے فرمایا: جب تو نے یہ کام کر لیا تو تیری نماز مکمل ہو گئی اس کے بعد چاہے تو تو کھڑا ہو جاؤ نہ بیٹھا رہو۔

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنِ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنِ) الْحَسَنِ بْنِ سَلَامٍ (عَنِ) مَعْلَى بْنِ مَنْصُورٍ (عَنِ) أَبِي يُونُسَ (عَنِ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنِ) أَبِي الْقَاسِمِ ابْنِ زَاهِرٍ ابْنِ طَاهِرٍ الشَّحَامِي (عَنِ) أَبِي مُحَمَّدٍ عَلِيِّ بْنِ إِسْحَاقَ الْجَزَرِيِّ (عَنِ) أَبِي نَصْرِ النُّعْمَانِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَرَجَانِيِّ (عَنِ) أَبِي جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ (عَنِ) الْحَسَنِ بْنِ سَلَامٍ (عَنِ) مَعْلَى بْنِ مَنْصُورٍ (عَنِ) أَبِي يُونُسَ الْقَاضِي (عَنِ) أَبِي حَنِيفَةَ (عَنِ) الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ (عَنِ) الْقَاسِمِ بْنِ

المخيمرة قال أخذ علقمة بيدي فحدثني أن عبد الله ابن مسعود أخذ بيده وحدثه أن رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أخذ بيد عبد الله بن مسعود فعلمه التشهد التحيات لله والصلوات والطيبات الحديث (وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) محمد بن إسرائيل الجوهرى (عن) معلى بن منصور (عن) أبى يوسف القاضي (عن) أبى حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ (ورواه) ابن خسرو أيضاً (عن) أبى الفضل ابن خيرون (عن) خاله أبى على (عن) القاضي عمر الأشناني بإسناده إلى أبى حنيفة رحمه الله

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن سلام رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”معلیٰ بن منصور رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمہ اللہ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوقاسم بن زاہر بن طاہر شحامی رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد علی بن اسحاق جزری رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”ابو نصر نعمان بن محمد جرجانی رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر احمد بن عمران رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن سلام رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”معلیٰ بن منصور رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف قاضی رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن حر رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن خیمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: حضرت علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر مجھے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے میرا ہاتھ پکڑ کر یہ بات بتائی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا، پھر ان کو یہ تشہد سکھایا یا التحیات لله والصلوات والطيبات (اس کے بعد پوری حدیث بیان کی)

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانی رحمہ اللہ نے حضرت ”محمد بن اسرائیل جوہری رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”معلیٰ بن منصور رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف قاضی رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمہ اللہ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خيرون رحمہ اللہ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشنانی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

✽ قرآن کریم کی تلاوت میں ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں ✽

517/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَاصِمٍ (عَنْ) أَبِي الْأَحْوَصِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى قَارِءُ الْقُرْآنِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَلَا لِفُ حَرْفٌ وَاللَّامُ حَرْفٌ وَالْمِيمُ حَرْفٌ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ حضرت ”عاصم رحمہ اللہ سے، وہ حضرت ”ابو الاحوص رحمہ اللہ سے، وہ حضرت ”عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوت کرنے والے کو ہر حرف کے بدلے ۱۰ نیکیاں عطا کی جاتی ہیں، لہذا الف ایک حرف ہے، لام الگ حرف ہے، اور میم الگ حرف ہے۔

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) ابن عقدة (عن) فاطمة (عن) عمها حمزة بن حبيب (عن)

أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أَبِي حَنِيفَةَ أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو (و) أَبُو يُونُسَ (و) الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى

(وَأَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ فَرَوَاهُ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن عقدہ رضی اللہ عنہ“ سے،

انہوں نے حضرت ”فاطمہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”حمزہ بن حبیب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ“ حضرت ”ابو یوسف رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے بھی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ص میں سجدہ کیا ✽

518/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ (عَنْ) عِيَّاضِ الْأَشْعَرِيِّ (عَنْ) أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي ص

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”سماک بن حرب رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”عیاض اشعری رضی اللہ عنہ“ سے وہ

حضرت ”ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ”ص“ میں سجدہ کیا۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَبِي رَمِيحٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي

هَاشِمٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الزَّبْرَقَانِ الْأَهْوَازِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن ابو رمیح رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یونس رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن الفرّج مولى بنی ہاشم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن زبرقان

اہوازی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ فجر کی نماز میں سورۃ ق کی تلاوت ✽

519/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) زِيَادِ بْنِ عُلَاقَةَ (عَنْ) قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي إِحْدَى رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ (وَالنَّخْلَ بِاسْقَاتٍ لَهَا طَلْعُ نَصِيدٍ)

✽ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ سے وہ قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ

(٥١٩) (أَخْرَجَهُ) ابْنُ حِبَّانَ (١٨١٤) (وَالدَّارِمِيُّ ٢٩٧: ١) (وَالطَّبْرَانِيُّ فِي "الْكَبِيرِ" ١٩ (٢٧) (وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ (١٢٥٦) (وَابْنُ أَبِي

نُجَيْبَةَ ٣٥٣: ١) (وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (٢٧١٩) (وَالصَّبِيحِيُّ (٨٢٥) (وَمُسْلِمٌ (٤٥٧) (١٦٥) (وَالْتِّرْمِذِيُّ (٣٠٦) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الْقِرَاءَةِ

فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ -

فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فجر کی ایک رکعت میں یہ پڑھتے ہوئے سنا
وَالنَّخْلَ بِاسْقَبَتِ لَهَا طَلْعُ نَضِيدٍ
”اور کھجور کے لمبے درخت جن کا پکا گابھا“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمہ اللہ)

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانی (عن) القاسم بن عبد الله بن عامر (عن) محمد بن بشر البزاز (عن) محمد بن المغيرة الثقفي من آل أبي عقيل (عن) أبي حنيفة ومسر عن كدام رضى الله عنهما

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أحمد (عن) القاسم بن عبد الله بن عامر بن زرارة (عن) محمد بن بشر البزاز (عن) محمد بن المغيرة الثقفي (عن) مسر (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

(وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر في مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) القاسم بن عبد الله بن عامر بن زرارة (عن) محمد بن بشر المدائني (عن) محمد بن المغيرة الثقفي من آل أبي عقيل قال سمعت مسرأ وأبا حنيفة رضى الله عنهما

(وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن خسرو البلخي في مسنده (عن) المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي محمد الحسن بن علي الفارسي (عن) محمد بن المظفر الحافظ بإسناده المذكور إلى أبي حنيفة رضى الله عنه (ورواه) (عن) أبي سعد أحمد بن عبد الجبار (عن) القاضي أبي القاسم التنوخي (عن) أبي القاسم ابن النلاج (عن) أبي العباس بن عقدة (عن) القاسم بن عبد الله بن عامر (عن) محمد بن بشر (عن) محمد بن المغيرة الثقفي من آل أبي عقيل (عن) مسر وأبي حنيفة رضى الله عنهما

(وأخرجه) القاسم أبو بكر محمد بن عبد الباقي (عن) أبي بكر الخطيب البغدادي (عن) الحسن بن محمد الخلال (عن) محمد بن موسى الحافظ (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) القاسم بن عبد الله بن عامر بن زرارة (عن) محمد بن بشر المدائني (عن) محمد بن المغيرة (عن) مسر عن كدام (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن عبد اللہ بن عامر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن بشر بزاز رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہ ثقفی رحمہ اللہ“ (جن کا تعلق آل ابو عقیل سے ہے) سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے واسطے سے ”حضرت مسر بن کدام رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارة رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن بشر بزاز رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہ ثقفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مسر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارة رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن بشر مدائنی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہ ثقفی (جن کا تعلق آل ابو عقیل سے ہے)“ میں نے حضرت مسر بن عامر رحمہ اللہ اور حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لُحیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد حسن بن علی فارسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مظفر حافظؒ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لُحیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوسعید احمد بن عبد الجبارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابوقاسم تنوخیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم بن ثلاجؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعباس بن عقدہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن عبد اللہ بن عامرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن بشرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہ ثقفیؒ“ (جن کا تعلق آل ابو عقیل) سے، انہوں نے حضرت ”مسعرؒ اور حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقيؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر خطیب بغدادیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن محمد خلالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن موسیٰ حافظؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن بشر مدائنیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مسعر بن کدامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز میں کبھی بھی دعاء قنوت پڑھتے نہیں سنا گیا ☀

520/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الْأَسْوَدِ قَالَ صَحَبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ سَنَتَيْنِ فَلَمْ أَرَهُ قَانِتًا فِي الْفَجْرِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے، وہ حضرت ”اسودؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں میں حضرت ”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ“ کی خدمت میں ۲ سال رہا ہوں، میں نے آپ کو کسی

دن نماز فجر میں دعاء قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ الْحُسَيْنُ بْنُ خُسْرُو فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ

الْخَلَّالِ (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ شِجَاعٍ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ)

أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَأَخْرَجَهُ) الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لُحیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

ابوقاسم بن احمد بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمرؒ“ سے،

انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاعؒ“ سے، انہوں نے حسن بن زیادؒ“ سے

، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۵۲۰) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَرِ" (۲۱۷) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الْقَنُوتِ فِي الصَّلَاةِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ

(۱۹۴۷) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الْقَنُوتِ وَابْنُ أَبِي تَيْبَةَ ۲۰۸:۲ فِي الصَّلَاةِ: بَابُ مَنْ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَالطَّحَاوِي فِي "نَسْرِجِ

مَعْنَى الْأَثَرِ" ۲۵۰:۱

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن ابن زیاؓ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ رسول اکرم ﷺ نے صرف چالیس دن فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی تھی ☀

521/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَقْنُتْ إِلَّا أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَدْعُو عَلَى عَصِيَّةٍ وَذَكَوَانَ ثُمَّ لَمْ يَقْنُتْ إِلَى أَنْ مَاتَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عطیہ عوفیؒ“ سے، وہ حضرت ”ابو سعید خدریؒ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے صرف چالیس دن فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے اور وہ دعا بھی قبیلہ عصبیہ اور ذکوان کے خلاف مانگی تھی، اُس کے بعد اپنے وصال تک آپ ﷺ نے کبھی بھی (نماز فجر میں) دعائے قنوت نہیں پڑھی۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ فُرُوحٍ النَّجْرَانِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ بَشَرٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ ابن فروخ نجرانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن بشرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے تمام عمر کبھی بھی نماز فجر میں دعائے قنوت نہیں پڑھی ☀

522/ (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ مَا قَنَتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْفَجْرِ حَتَّى لِحَقَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے، وہ حضرت ”علقمہؒ“ سے روایت کرتے ہیں، آپؓ فرماتے ہیں، حضرت ”ابو بکر صدیقؓ“ نے ساری زندگی کبھی بھی فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی۔

(أَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عَمْرُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْثَانِيُّ (عَنْ) أَبِي عَلِيٍّ بْنِ بَشَرٍ بْنِ مُوسَى (عَنْ) أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَقْرِي (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) ابْنُ خَسْرُو (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) خَالِهِ أَبِي عَلِيٍّ الْبَاقْلَانِيِّ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُوسْتِ الْعَلَّافِ (عَنْ) الْقَاضِي الْأَشْثَانِيِّ بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورِ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانیؒ“ نے حضرت ”ابو علیٰ بشر بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن“

(۵۲۱) اُضْرَجَ الطَّحَاوِيُّ فِي ”تَرْجَمَةِ مَعْنَى الْأَثَارِ“ ۴: ۲۴۳، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي ”الْسَّنَنِ الْكُبْرَى“ ۲: ۲۱۳، وَالْبَزَارُ ۱: ۲۶۸، (۵۵۵) وَابُو يَسْمَعُ (۵۰۲۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى عَصِيَّةٍ وَذَكَوَانَ فَلَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ تَرَكَ الْقَنُوتَ -

(۵۲۲) اُضْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۲: ۳۰۸، مَنْ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ، وَابْنُ مَاجَةَ (۱۲۴۱) وَالطَّبْرَانِيُّ فِي ”الْكَبِيرِ“ (۸۱۷۹) وَاحْمَدُ ۳: ۷۲۲، وَالتِّرْمِذِيُّ (۴: ۴۰۴) وَالنَّسَائِيُّ (۶۶۷) -

مقری رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لجنی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی باقلانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی اشانی سے اپنی مذکورہ اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے صرف جنگ کے دوران فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے ✽

523/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ) (عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقْنُتُ

إِذَا حَارَبَ وَيَتْرُكُهَا إِذَا لَمْ يُحَارَبْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عبد الملک بن میسرہ رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”زید بن وہب رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ“ جب حالت جنگ میں ہوتے تو (نماز فجر میں) دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور جب جنگ ختم ہو جاتی تو اس کو چھوڑ دیا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ نَعِيمٍ الْمُرُوزِيِّ (عَنْ) بَشَرَ بْنِ الْوَلِيدِ (عَنْ) أَبِي يُونُسَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (وَأَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ خَسْرٍ وَ الْبَلْخِيُّ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ أَبِي سَعْدٍ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ (عَنْ) الْقَاضِي أَبِي الْقَاسِمِ التَّنُوخِيِّ (عَنْ) أَبِي الْقَاسِمِ ابْنِ الثَّلَاجِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ (و) مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ مُوسَى الْمُرُوزِيِّ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ الْبَلْخِيِّ (عَنْ) أَبِي مُطِيعٍ (عَنْ) شَرِيكَابْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن نعیم مروزی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن الولید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لجنی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سعد احمد بن عبد الجبار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابوقاسم تنوخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قاسم بن ثلاج رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن حفص رحمہ اللہ“ اور حضرت ”محمد بن اسحاق بن موسیٰ مروزی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن احمد لجنی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو مطیع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شریک بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پورا سال و تروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے ✽

524/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ

السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوُتْرِ قَبْلَ أَنْ يَرَكَعَ

(۵۲۴) أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي "شَرْحِ مَعْنَى الْآثَارِ" ۲۵۱:۱ وَفِي "شَرْحِ مُسْكَدِ الْآثَارِ" ۲۵۱:۱-

♦ ♦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ ابراہیمؒ سے، وہ حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ سے روایت کرتے ہیں آپ پورا سال وتروں کے دوران رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(أخرجه) الحافظ ابن خسر وفي مسنده (عن) أبي القاسم بن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن الخلال (عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم البغوي (عن) محمد بن شجاع (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

(وأخرجه) الحسن بن زياد رحمه الله تعالى (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بخیؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوقاسم بن احمد بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بغویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ سورۃ روم کی آیت نمبر ۳۰ میں لفظ ”ضعف“ کا تلفظ ☆

525/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطِيَّةَ الْعَوْفِي (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ تَعَالَى (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً) فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ قُلْ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ

♦ ♦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عطیہ عوفیؒ“ سے، وہ حضرت ”عبداللہ بن عمرؓ“ کے بارے میں روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے سامنے یہ آیات پڑھیں

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً
”اللہ ہے جس نے تمہیں ابتدا میں کمزور بنایا پھر تمہیں ناتوانی سے طاقت بخشی پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا بناتا ہے۔“ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

حضور ﷺ نے ان کو یہ آیت خود پڑھ کر سنائی اور فرمایا: کہ اس آیت میں من بعد ضعف (ض کے اوپر پیش) پڑھا کرو

(أخرجه) أبو محمد البخاري عن صالح بن أحمد الهروي (عن) محمد ابن معاوية الأنماطي (عن) حسين بن حسن بن عطية (عن) أبي حنيفة

(۵۲۴) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (۲۱۲) في الصلاة: باب القنوت في الصلاة وعبد الرزاق (۴۹۹۳) في الصلاة: باب القنوت وابن أبي شيبة ۳۰۶۳:۵۲ في الصلوات: باب من قال القنوت في النصف من رمضان والطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ ۲۵۳:۱ والطبراني في ”الكبير“ (۹۴۳۲)۔

(۵۲۵) أخرجه الطحاوي في ”شرح مشكل الآثار“ (۲۱۳۲) وأحمد ۵۸:۲ والترمذي (۲۹۳۶) وأبو داود (۳۹۷۸) والهاكم في ”المستدرک“ ۲۴۷:۲ والطبراني في ”الصفير“ (۱۱۲۸)۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن احمد ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن معاویہ انماطی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن حسن بن عطیہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جس کا امام ہو، تو امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے ✽

526/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقَرَأَهُ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةً

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”موسیٰ بن ابی عائشہ رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”عبداللہ بن شداد بن الحداد رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”جابر بن عبداللہ انصاری رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا امام ہو تو امام کی قرأت ہی اس کے لئے قرأت ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ (عَنْ) أَبِي سُلَيْمَانَ مُحَمَّدَ بْنِ مَنْصُورِ بْنِ دَاوُدَ الْبَلْخِيِّ (عَنْ) عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ الْوَاسِطِيِّ (عَنْ) أَبِي يُوسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) مُحَمَّدٍ عَمْرِو بْنِ الْمَوْجِهِ الْمُرُوزِيِّ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ الْمُقَابِرِيِّ (عَنْ) إِسْحَاقَ بْنِ يُوسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ مِنْ دَرَبِ أَبِي هُرَيْرَةَ بَيْغَدَادَ (و) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيحٍ كِلَاهُمَا (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الطُّوسِيِّ (عَنْ) إِسْحَاقَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ (وَعَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُصْعَبٍ (عَنْ) إِسْحَاقَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَقِيلٍ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ أَشْكَابٍ (عَنْ) إِسْحَاقَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ (وَعَنْ) الْعَبَّاسِ بْنِ عَزِيزٍ الْقَطَّانِ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ خَشْرَمٍ (عَنْ) إِسْحَاقَ بْنِ يُوسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَرَوَاهُ) (عَنْ) إِسْحَاقَ بْنِ خَلْفٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ (عَنْ) الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ (عَنْ) إِسْحَاقَ بْنِ يُوسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَيْرَ أَنْ لَفْظَ إِسْحَاقَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنْ قَرَأْتَهُ لَهُ قِرَاءَةً (وَرَوَاهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ بِاللَّفْظِ الْأَوَّلِ عَنْ جَمَاعَةٍ

(مِنْهُمْ) عَمْرِو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْبِرَازِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الذَّهَلِيُّ حَدَّثَنَا الْعَنْقَرِيُّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَمِنْهُمْ) جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ فَقَالَ أَنَا حَاتِمُ بْنُ مُوسَى الْخَوَارِزْمِيُّ (حَدَّثَنَا) إِسْحَاقُ ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(٥٢٦) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَرِ" (٨٦) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَفِي "الْمَوْطَأِ" ٦١ (١١٧) وَالطَّحَاوِيُّ فِي "تَرْغِيبِ الْمَسَانِي الْأَثَرِ" ٢١٧: ١ وَأَبْنُ مَاجَةَ (٨٥٠) فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ: بَابُ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَانصَبُوا الْوَادِرَ قُطْنِي ٢٢٣: ١ فِي الصَّلَاةِ: مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقَرَأَهُ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةً وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (٢٧٩٧) -

(ومنہم خارجة بن مصعب) فقال (أخبرنا) أحمد بن محمد بن سعيد (حدثنا) عبد الله بن أحمد بن فرج البلخي (حدثنا) خارجة بن مصعب (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 (ومنہم خالد بن سليمان) فقال (أخبرنا) عبد الله بن محمد بن علي الحافظ البلخي (عن) يحيى بن موسى (عن) خالد بن سليمان (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 (ومنہم خلف بن ياسين الزيات) فقال أنا أحمد بن محمد بن سعيد الكوفي (حدثنا) الحسن بن حماد بن حكيم (حدثنا) خلف بن ياسين الزيات (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 (ومنہم عبد الله بن الزبير) فقال (أخبرنا) أحمد بن محمد (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 (ورواه) (عن) داود بن أبي العوام قال حملني أبي إلى يحيى بن نصر بن حاجب وأنا صغير فرأيت في الحديث علامتي قال (حدثنا) أبو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 (ورواه) عن محمد بن إبراهيم بن زياد الرازي (عن) أبي الأصبع الحراني (عن) عبد العزيز بن يحيى (عن) عبد الله بن وهب (عن) الليث (عن) أبي يوسف رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 (وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي العباس بن عقدة (عن) أحمد بن محمد الطلحي (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة
 قال الحافظ

(ورواه) (عن) أبي حنيفة حمزة (و) الحسن بن زياد (و) أبو يوسف (و) أسد بن عمرو (و) إسحاق الأزرق (و) عبد الله بن يزيد المقرئ (و) محمد بن الحسن (و) الفضل بن موسى السيناني (و) عبد الله بن الزبير (و) محمد بن مسروق (و) الحسن بن عمار (و) خارجة بن مصعب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
 (وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي في مسنده (عن) المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي محمد الجوهري (عن) الحافظ محمد بن المظفر (عن) أبي القاسم سعيد بن أحمد الفقيه (عن) محمود ابن محمد السروزي (عن) حامد بن آدم (عن) الفضل بن موسى السيناني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 (ورواه) (عن) أبي الحسين المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي الفضل الحسين بن علي بن عبيد الله الطناجيري (عن) أبي حفص عمر بن أحمد بن شاهين (عن) أحمد بن القاسم بن الريان (عن) مقدم بن داود (عن) عمه سعيد بن تليد (عن) عبد الله بن وهب (عن) الليث ابن سعد (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة
 قال ابن خسرو روى هذا الحديث الليث بن سعد عن أبي يوسف ومات الليث قبل أبي يوسف بست سنين مات سنة خمس وسبعين ومائة رحمة الله عليه (وأخرجه) الحسن بن زياد في مسنده (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سلیمان محمد بن منصور بن داود رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمرو بن عون واسطی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد

عمر بن مروتی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن ایوب مقابری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رضی اللہ عنہ“ (بغداد میں درب ابوہریرہ کے اندر) اور حضرت ”عبد اللہ بن شریح رضی اللہ عنہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”محمد بن منصور طوسی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن نصر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن مصعب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن اشکاب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے اور حضرت ”عباس بن عزیر قطان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن خشرم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اسحاق بن خلف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یزید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فضل بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس روایت میں حضرت ”اسحاق رضی اللہ عنہ“ کے الفاظ یہ ہیں من کان له امام فان قرأته له قراءة

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے پہلی حدیث کے الفاظ کے ہمراہ محدثین کی پوری ایک جماعت سے روایت کیا ہے۔ (ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں)

(۱) حضرت ”عمر بن محمد عنقری رضی اللہ عنہ“ بیان کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن سعید بزاز رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”علی بن حسین ذہلی رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”عنقری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۲) حضرت ”جعفر بن عون رضی اللہ عنہ“ بیان کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت ”حاتم بن موسیٰ خوارزمی رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”اسحاق بن قاسم رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”جعفر بن عون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۳) حضرت ”خارجہ بن مصعب رضی اللہ عنہ“ بیان کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”عبد اللہ بن احمد بن فرج ثعلبی رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”خارجہ بن مصعب رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۴) حضرت ”خالد بن سلیمان رضی اللہ عنہ“ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ ثعلبی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن موسیٰ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالد بن سلیمان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

(۵) حضرت خلف بن یاسین زیات رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرت ”احمد بن محمد بن سعید کوفی رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”حسن بن حماد بن حکیم رضی اللہ عنہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”خلف بن یاسین زیات رضی اللہ عنہ“ نے

حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۶) حضرت ”عبداللہ بن زبیرؒ“ فرماتے ہیں، ہمیں حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن زبیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”داود بن ابو عوامؒ“ سے روایت کیا ہے، آپ فرماتے ہیں: مجھے حضرت ”ابو یحییٰ بن نصر بن حاجبؒ“ نے اٹھایا، میں اس وقت چھوٹا تھا، میں نے حدیث میں اپنی علامت دیکھی، وہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ نے حدیث بیان کی۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن ابراہیم بن زیاد رازیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوالاصغ حرائیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالعزیز بن یحییٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن وہبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیثؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمدؒ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوعباس بن عقدہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حمانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے حضرت ”حزہؒ“ اور حضرت ”حسن بن زیادؒ“ اور حضرت ”ابو یوسفؒ“ اور حضرت ”اسد بن عمروؒ“ اور حضرت ”اسحاق ازرقؒ“ اور حضرت ”عبداللہ بن یزید مرقیؒ“ اور حضرت ”محمد بن حسنؒ“ اور حضرت ”فضل بن موسیٰ سینانیؒ“ اور حضرت ”عبداللہ بن زبیرؒ“ اور حضرت ”محمد بن مسروقؒ“ اور حضرت ”حسن بن عمارہؒ“ اور حضرت ”خارجہ بن مصعبؒ“ نے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبدالجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم سعید بن احمد الفقیہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمود بن محمد مروزیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حامد بن آدمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”فضل بن موسیٰ سینانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو فضل حسین بن علی بن عبید اللہ طنجیریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوحفص عمر بن احمد بن شامینؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن قاسم بن ریانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقدام بن داودؒ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”سعید بن تلیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن وہبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیث ابن سعدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

ابن خسرو کہتے ہیں: یہ حدیث حضرت ”لیث بن سعدؒ“ نے حضرت ”ابو یوسفؒ“ سے روایت کی ہے لیکن حضرت ”لیثؒ“ حضرت ”ابو یوسفؒ“ سے ۶ سال پہلے انتقال کر گئے تھے، ان کا وصال سن ۵۰۵ ہجری میں ہوا۔

(۱) اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں حضرت ”امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ کے پیچھے اگر کوئی قرأت کرتا تو اس کو روک دیا جاتا تھا ✽

527/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ بْنِ الْهَادِ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوْ فِي الْعَصْرِ وَأَوْمَى إِلَيْهِ رَجُلٌ فَتَنَاهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَتْنَهَانِي أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرًا ذَلِكَ حَتَّى سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَرَأَ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةً

✽ حضرت ”امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”عبداللہ بن شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، ایک آدمی ظہر یا (شاید) عصر کی نماز رسول اکرم ﷺ کے پیچھے پڑھ رہا تھا اور اس میں قرأت کر رہا تھا، ایک شخص نے اس کو اشارہ کر کے قرأت سے روک دیا، جب وہ فارغ ہوا تو کہنے لگا: آپ نے مجھے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے قرأت سے منع کیوں کیا؟ اس مسئلہ دونوں میں تکرار ہوگئی حتیٰ کہ رسول اکرم ﷺ نے سن لیا، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيِّ (و) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيِّ (و) مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحِ التِّرْمِذِيِّ (و) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيحٍ الْبَخَارِيِّ كُلَّهُم (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ (عَنْ) اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ (عَنْ) أَبِي يُونُسَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مِقَاتِلٍ الْبَزَازِ (عَنْ) شُعَيْبِ بْنِ أَيُّوبَ (عَنْ) أَبِي يَحْيَى الْحَمَّانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَثْمَانَ السَّمْسَارِ الْبَخَارِيِّ (عَنْ) جَمْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) أَسَدِ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَبِي سَعِيدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْهَرَوِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَطِيَّةٍ (و) سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْلِمَ بْنِ نَافِعِ الْخَشَّابِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيحٍ (عَنْ) أَبِي يُونُسَ إِدْرِيسَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ الرَّازِي (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) سَهْلِ بْنِ بَشَرَ الْكِنْدِيِّ (عَنْ) الْفَتْحِ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْفَضْلِ (و) أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ (و) مُحَمَّدَ بْنَ مَنْصُورٍ كُلَّهُم (عَنْ) مَكِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواہ) (عن) عبد الصمد بن الفضل (عن) عبد اللہ بن یزید المقرئ (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ
 (ورواہ) (عن) زکریا ابن یحییٰ الأصفانی (عن) أحمد بن رستہ (عن) محمد بن المغیرہ (عن) الحكم
 (ورواہ) (عن) عبد الصمد بن الفضل وإسماعیل بن بشر کلاهما (عن) زفر (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ
 (ورواہ) (عن) سعید بن سلیمان عن شداد بن سعید (عن) یحییٰ بن نصر بن حاجب (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ
 عنہ

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) صالح بن أبی مقاتل (عن) إبراہیم بن عثمان البلخی (عن)
 مکی بن إبراہیم (عن) ابی حنیفہ رحمہ اللہ
 (وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر (عن) إبراہیم بن أحمد البغوی (عن) محمد بن شجاع الثلجی (عن)
 الحسن ابن زیاد (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ (ورواہ) (عن) الحسن بن الحسن
 الأنطاکی (عن) أحمد بن عبد اللہ الکندی (عن) علی بن معبد (عن) محمد بن الحسن (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ
 عنہ

(ورواہ) (عن) أبی محمد عبد اللہ بن محمد الدمشقی (عن) سعید بن محمد بن عبد الرحمن (عن) شعيب بن
 اللیث (عن) أبیه (عن) أبی یوسف (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ
 (ورواہ) (عن) سعید ابن أحمد الفقیہ (عن) محمود بن محمد المروزی (عن) حامد بن آدم (عن) الفضل ابن
 موسى السینانی رحمہ اللہ تعالیٰ (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ
 (وأخرجه) أبو عبد اللہ بن خسرو (عن) أبی الغنائم محمد بن علی بن أبی عثمان (عن) أبی الحسن محمد بن
 أحمد بن محمد بن زرقویہ (عن) أبی سهل بن زیاد القطان (عن) إسماعیل بن محمد (عن) مکی بن إبراہیم (عن)
 ابی حنیفہ رحمہ اللہ

(ورواہ) (عن) المبارك بن عبد الجبار الصیرفی (عن) أبی محمد الجوهري (عن) الحافظ محمد بإسناده إلى أبی
 حنیفہ رضی اللہ عنہ

(وأخرجه) القاضي أبو بکر محمد بن عبد الباقي الأنصاري فی مسنده (عن) الشريف أبی الغنائم عبد الصمد ابن
 علی بن المأمون (عن) أبی الحسن علی بن عمر الدارقطنی (عن) أبی بکر عبد اللہ بن محمد بن زیاد (عن) أحمد
 بن عبد الرحمن بن وهب (عن) عمه (عن) اللیث بن سعد (عن) أبی یوسف (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ عنہم
 (ورواہ) (عن) أبی بکر الخطیب البغدادی (عن) أبی القاسم عبد اللہ بن عبد اللہ بن الحسن الحفار (عن) أبی
 طالب محمد بن أحمد بن إسحاق بن بهلول (عن) عبید اللہ الواقدی (عن) أبی یوسف (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ
 عنہما

(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) ابی حنیفہ ثم قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابی حنیفہ
 رضی اللہ عنہ

(وأخرجه) الحسن بن زیاد رحمہ اللہ تعالیٰ فی مسنده (عن) ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن محمد اسدی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ“ اور حضرت

محمد بن صالح ترمذی رحمہ اللہ اور حضرت "عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح بخاری رحمہ اللہ" سے، ان سب نے حضرت "احمد بن عبد الرحمن بن وہب رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "عبد اللہ بن وہب رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "لیث بن سعد رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام ابو یوسف بن ابراہیم رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "صالح بن احمد بن ابومقاتل بزاز رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "شعیب بن ایوب رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو یحییٰ حمانی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار بخاری رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "جمہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "اسد بن عمرو رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابوسعید سلیمان بن داؤد ہروی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "احمد بن عبد اللہ ہروی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن فضل بن عطیہ رحمہ اللہ" اور حضرت "سلیمان بن مسلم بن نافع خشاب رحمہ اللہ" سے، ان دونوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو یونس اور یس بن ابراہیم رازی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "حسن بن زیاد رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "سہل بن بشر کندی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "فتح بن عمرو رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "حسن بن زیاد رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "عبد الصمد بن فضل رحمہ اللہ" اور حضرت "احمد بن حسین رحمہ اللہ" اور حضرت "محمد بن منصور کلہم رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "عبد الصمد بن فضل رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "عبد اللہ بن یزید مقرئ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "زکریا بن یحییٰ اصفہانی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "احمد بن رستہ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن مغیرہ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "حکم" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "عبد الصمد بن فضل رحمہ اللہ" اور حضرت "اسماعیل بن بشر رحمہ اللہ" سے، ان دونوں نے حضرت "زفر رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”سعید بن سلیمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شداد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یکٹی بن نصر بن حاجب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن ابومقاتل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن عثمان بنی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن احمد بغوی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع مکی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حسین بن حسین انطاکی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو محمد عبد اللہ بن محمد دمشقی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن محمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن لیث رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”سعید بن احمد الفقیہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمود بن محمد مروزی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حامد بن آدم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فضل بن موسیٰ سینانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لہجی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوالغنائم محمد بن علی بن ابوعثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوہل بن زیاد قطان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لہجی رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے اپنی مسند میں حضرت ”شریف ابو الغنائم عبد الصمد بن علی بن المامون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن علی بن عمر دارقطنی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد الرحمن بن وہب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیث بن سعد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لہجی رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے)

حضرت ”ابوبکر خطیب بغدادیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم عبداللہ بن عبداللہ بن حسین خفاریؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوطالب محمد بن احمد بن اسحاق بن بہلولؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید اللہ واقدیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؓ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؓ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ کا موقف ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؓ“ نے اپنی سند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے خود اپنے پیچھے مقتدی کو قرات کرنے سے منع کر دیا ✽

528/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”موسیٰ ابن ابی عائشہؓ“ سے وہ حضرت ”عبداللہ بن شداد بن الہادؓ“ سے وہ حضرت ”جابر بن عبداللہ انصاریؓ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، ایک آدمی آپ کے پیچھے قراءت کرتا رہا، جب نماز ختم ہو گئی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: میرے پیچھے قراءت کون کر رہا تھا؟ تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ بات پوچھی، تو ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں (قراءت کر رہا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہوتی ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنِ هَمَامٍ السَّبْزَوَارِيِّ (عَنْ) أَيُّوبَ بْنِ الْحَسَنِ (عَنْ) حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) كِسَانَةَ بْنِ جَبَلَةَ وَالْهِيَاجِ بْنِ بَسْطَامٍ كِلَاهُمَا (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَرَوَاهُ) (عَنْ) قَبِيصَةَ بْنِ الْفَضْلِ الطَّبْرِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى الطَّرْسُوسِيِّ (عَنْ) عُبَيْدِ بْنِ حَمِيدٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؓ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوبکر محمد بن ہمام سبزواریؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن حسنؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن عبداللہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”کسانہ بن جبلةؓ“ اور حضرت ”بیاج بن بسطامؓ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؓ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”قبیصہ بن فضل طبریؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن علی بن موسیٰ طرسوسیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید بن حمیدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ ایک روایت یہ ہے کہ ظہر وعصر میں مقتدی قرأت کر سکتا ہے، اور کسی نماز میں نہیں ☆

529/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَلَا تَقْرَأْ

فِيمَا سِوَى ذَلِكَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ سے، وہ حضرت ”سعید بن جبیرؒ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے قراءت کرو لیکن اس کے علاوہ باقی کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرو۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد لا ينبغي أن يقرأ خلف الإمام في شيء من الصلوات

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا: کسی بھی نماز میں امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز نہیں ہے۔

☆ دوران قرأت آیت میں غلطی لگے تو نماز مکمل کرنے کا ضابطہ ☆

530/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي الْإِمَامِ يَغْلُطُ يَأْتِيهِ قَالِ يَقْرَأُ الَّتِي بَعْدَهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَرَأَ

سُورَةً غَيْرَهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَرْكَعْ إِذَا كَانَ قَدْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ أَوْ نَحْوَهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَافْتَحْ عَلَيْهِ فَهُوَ مَسِيءٌ ✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں جس کو قرأت میں غلطی لگے، وہ اس سے الگی آیت پڑھ لے اور اگر اس کو اگلی آیت نہیں آ رہی تو کوئی اور سورۃ پڑھ لے، اگر ایسا بھی نہیں کر پارہا تو پھر اگر وہ تین آیات پڑھ چکا ہے تو وہیں رکوع کر دے اور اگر تین آیات نہیں پڑھ چکا تھا تو وہ نماز دوبارہ شروع کر لے، اس میں وہ گنہگار نہیں ہوگا۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا موقف ہے۔

☆ ایک امام کی سرزنش جو فجر کی دوسری رکعت میں نہ قرأت کرتا تھا نہ رکوع ☆

531/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الصَّلْتِ بْنِ بهرام (عَنْ) حُوَطٍ (عَنْ) أَبِي الشَّعَثَاءِ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

(۵۲۹) أخرجه محمد الحسن الشيباني في "الآثار" (۸۷) في الصلاة: باب القراءة خلف الإمام وابن أبي شيبة (۲۷۱:۱) في الصلاة: باب من كان يقرأ في الأوليين بفاتحة الكتاب وسورة وفي الأخيرين بفاتحة الكتاب -

(۵۳۰) أخرجه محمد الحسن الشيباني في "الآثار" (۸۸) في الصلاة: باب القراءة خلف الإمام وعطه الرزاق (۲۸۲۴) في الصلاة: باب تلقينه الإمام -

عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي الشَّعْثَاءِ إِنَّ إِمَامَكُمْ فِي الْقِرَاءَةِ يَقُومُ فِي آخِرِ رَكْعَةٍ مِنَ الْفَجْرِ لَا يَقْرَأُ وَلَا يَرْكَعُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“، حضرت ”صلت بن بہرامؒ“ سے، وہ حضرت ”حوطؒ“ سے، وہ حضرت ”ابوشعثاءؒ“ سے، وہ حضرت ”عبداللہ بن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ابوشعثاء سے کہا: تمہارا امام فجر کی آخری رکعت میں کھڑا ہو جاتا ہے، وہ نہ قرأت کرتا ہے اور نہ رکوع کرتا ہے (اس کو ایسا نہیں کرنا چاہئے)

(أخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) أبي القاسم محمد بن الدلال (عن) أبي بلال الأشعري (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد ابن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي الفضل أحمد بن الحسن بن خيرون (عن) خاله أبي علي الباقلاني (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر بن الحسن الأشناني بإسناده المذكور إلى أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانیؒ“ نے حضرت ”ابوقاسم محمد بن دلالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبلال اشعریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوفضل احمد بن حسن بن خيرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابوعلی باقلانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبداللہ بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانیؒ“ نے اپنی سابقہ اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے اپنے پیچھے قرأت کرنے والے کو قرأت سے منع فرمادیا ✽

532/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ (عَنْ) أَبِي الْوَلِيدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ (عَنْ)

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فَسَكَّتِ الْقَوْمُ حَتَّى سَالَ (عَنْ) ذَلِكَ مِرَارًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُكَ تَنَازَعُنِي أَوْ تُخَالِجُنِي الْقُرْآنَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“، حضرت ”ابوالحسن موسیٰ بن ابی عائشہؒ“ سے، وہ حضرت ”ابوالولید عبداللہ بن شدادؒ“ سے، وہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز سے فارغ ہوئے، پھر پوچھا: تم میں سے سب اسم ربک الاعلیٰ کس نے پڑھی تھی، سب لوگ خاموش ہو گئے، حضور ﷺ نے کئی مرتبہ یہی بات پوچھی، تو لوگوں میں سے ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے دیکھا تو قرآن کریم میں مجھ سے جھگڑا کر رہا تھا۔

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) عبد الصمد بن الفضل (و) حمدان بن ذی النون (و) إسماعيل بن بشر قالوا

(۵۳۱) قد تقدم فی (۵۰۹)۔

(۵۳۲) قد تقدم فی (۵۲۶)۔

(ثنا) مکی بن ابراہیم (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(ورواہ) (عن) عبد اللہ بن محمد بن علی (عن) محمد بن حرب المروزی (عن) الفضل بن موسی السینانی (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(ورواہ) (عن) صالح بن أحمد البراز (عن) شعيب بن أيوب (عن) اَبی یحییٰ الحماني (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(ورواہ) (عن) الحسن بن سفیان (عن) عقبه بن مکرم (عن) یونس بن بکیر (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(ورواہ) (عن) عبد اللہ بن محمد البلخی (وعن) محمد بن زکریا الاستربادی کلاهما (عن) أحمد بن عبد الرحمن بن وهب (عن) عمه عبد اللہ بن وهب (عن) الليث بن سعد (عن) اَبی یوسف (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانی (عن) محمد بن أحمد (عن) عبد الملك (عن)

أحمد (عن) إسحاق بن يوسف الأزرق (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (ورواہ) (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن قال هذا كتاب جدی محمد بن مسروق فقرأت فيه حدثنا أبو حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد اللہ ابن الزبير (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (ورواہ) (عن) عن عبد اللہ بن يزيد الحرائی (عن) الخضر بن محمد (عن) مروان بن إسحاق (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(ورواہ) (عن) محمد بن الحسن البراز (عن) الحسن بن محمد بن ربيعة (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(ورواہ) (عن) رجاء بن سويد (عن) اَبی طالب جبرئیل بن سهل السمرقندی (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(ورواہ) (عن) هارون بن هشام (عن) اَبی حفص أحمد بن حفص (عن) أسد بن عمرو (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) شعيب بن أيوب (عن) اَبی یحییٰ الحماني (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(وأخرجه) محمد بن السطفر في مسنده (عن) عبد اللہ بن محمد الدمشقی (عن) سعيد بن محمد بن عبد الرحمن

بن صفوان (عن) شعيب بن الليث (عن) أبيه الليث بن سعد (عن) اَبی یوسف (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

(وأخرجه) أبو بكر محمد بن عبد الباقي في مسنده (عن) الشريف أبي الغنائم عبد الصمد (عن) علی بن المأمون

(عن) الحافظ علی بن عمر الدارقطني (عن) اَبی بكر عبد اللہ بن محمد بن زياد النيسابوري (عن) أحمد بن عبد

الرحمن ابن وهب (عن) عمه عن الليث بن سعد (عن) اَبی یوسف (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

(وأخرجه) الحسن بن زياد في مسنده (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”عبد الصمد بن فضل رحمہ اللہ“ اور حضرت ”حران بن ذی النون رحمہ اللہ“ اور

حضرت ”اسماعیل بن بشر رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حرب مروزی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فضل بن موسیٰ سینانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد بزاز رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماتی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حسن بن سفیان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عقبہ بن مکرم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یونس بن بکیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”محمد بن زکریا استریادی رضی اللہ عنہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”احمد بن عبد الرحمن بن وہب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”عبد اللہ بن وہب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیث بن سعد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الملک رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن یوسف ازرق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن یزید حرانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خضر بن محمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مروان بن اسحاق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن حسن بزاز رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن محمد بن ربیعہ رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”رجاء

بن سوید رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”ابوطالب جبریل بن سہل سمرقندی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ہارون بن ہشام رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حفص احمد بن حفص رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماتی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”محمد بن مظفر رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”عبداللہ بن محمد دمشقی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن محمد بن عبد الرحمن بن صفوان رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن لیث رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”لیث بن سعد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو بکر محمد بن عبد الباقي رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”شریف ابو الغنائم عبد الصمد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن مامون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ علی بن عمر دارقطنی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر عبداللہ بن محمد بن زیاد نیشاپوری رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد الرحمن بن وہب رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”لیث بن سعد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مختصر پڑھاتے تھے لیکن اس کے باوجود رکوع وسجود مکمل کرتے تھے ☆

533/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ (عَنْ) أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى صَلَوةً فَحَقَّقَهَا وَآكَثَرَ السُّجُودَ وَالرَّكُوعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَنْتَ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَهُ أَبُو ذَرٍّ لَمْ آتِمِ الرَّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ فَاحْبَبْتُ أَنْ يُرْفَعَ لِي دَرَجَاتٌ أَوْ يُكْتَبُ لِي دَرَجَاتٌ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”حماد رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”عبید بن نہله رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”ابو ذر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک نماز پڑھائی، نماز مختصر پڑھائی اور رکوع وسجود لمبے کئے، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص نے کہا: آپ صحابی رسول ہیں، اور آپ ایسی نماز پڑھا رہے ہیں، حضرت ابوذر نے جواباً کہا: کیا میں نے رکوع وسجود مکمل ادا نہیں کیا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

(۵۳۳) أخرجه المحصفی فی ”مسند الامام“ (۸۰) والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۴۷۶:۱ واهمد ۱۶۸:۵ والبخاری فی ”التاریخ الكبير“ ۴۳۰:۷ والبیہقی فی ”السنن الكبرى“ ۱:۳ فی الصلاة: من استحب الاكثار في الركوع والسجود وعبد الرزاق (۲۵۶۲) والدارمی فی ”السنن“ ۴۰۵:۱ والبخاری فی ”المسند“ (۲۹۰۲)۔

ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ”جس نے ایک سجدہ کیا، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے، مجھے یہ محبوب ہے کہ جنت میں میرے درجات بلند ہوں یا (یہ کہا) میرے لئے جنت میں درجات لکھے جائیں۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) إبراهيم ابن عمرو الهمدانی (عن) أبي العباس بن يزيد (عن) مصعب بن المقدم (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه (ورواه) (عن) إسماعيل بن بشر (عن) مقاتل ابن إبراهيم (عن) نوح بن أبي مریم (عن) أبي حنيفة غير أنه قال (عن) حماد (عن) إبراهيم عمن حدثه أنه مر بأبي ذر بالربذة وهو يصلي صلاة خفيفة يكثر فيها الركوع والسجود الحديث

(وأخرجه) الحافظ ابن خسر وفي مسنده (عن) المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي منصور محمد بن محمد بن عثمان (عن) أبي بكر أحمد بن جعفر ابن حمدان القطيعي (عن) بشر بن موسى (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه (وأخرجه) القاضي عمر الأشجاني (عن) بشر بن موسى الأسدي عن أبي عبد الرحمن المغربي (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم ابن عمرو ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عباس بن یزید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مصعب بن مقدم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اسماعیل بن بشر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقاتل ابن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نوح بن ابی مریم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس میں انہوں نے کہا ہے: انہوں نے حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ اس سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے ان سے روایت کیا ہے، کہ وہ ربذہ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، اس وقت مختصر نماز پڑھ رہے تھے اور اس میں رکوع و سجود مکمل کر رہے تھے (اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی)

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرو بختی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر اشجانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے بشر بن موسیٰ اسدی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مغربی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے امامت کروائی اور انتہائی مختصر نماز پڑھائی ☆

534 (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَحَدِيثَهُ وَأَبُو

(۵۳۴) أخرجه المصنف في "مسند الامام" (۱۲۳) وابو يعلى (۵۲۳۲) واحمد ۳۸۶:۱ والطيالسي (۳۶۲) والترمذي (۳۶۶) وابو داود (۹۹۵) والحاكم في "المستدرک" ۲۶۹:۱ عن عبد الله قال: كان رسول الله ﷺ في الركعتين كانه على الجمر قلت: حتى يقوم! قال: حتى يقوم-

مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعُوا فِي مَنْزِلٍ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ تَقْدِيمُ يَا فَلَانُ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ فَأَبَى فَقَالُوا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقْدِيمُ أَنْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَوةً خَفِيفَةً وَجِيزَةً أَتَمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ الْقَوْمُ لَقَدْ حَفِظَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“، حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے، وہ حضرت ”ابو اکلؒ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت حذیفہؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور دیگر کئی صحابہ کرام ایک جگہ پر جمع تھے، نماز کے لئے اقامت ہو گئی، یہ لوگ صاحب خانہ سے کہنے لگ گئے کہ آپ نماز پڑھائیے، انہوں نے امامت کروانے سے انکار کر دیا، ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا: اے ابو عبدالرحمن! آپ امامت کروادیتجئے، وہ آگے بڑھے اور انہوں نے بہت ہی مختصر نماز پڑھائی، لیکن اس میں رکوع و سجود انتہائی اطمینان کے ساتھ کئے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کہا: ابو عبدالرحمن کو تو رسول اکرم ﷺ کی نماز بالکل یاد ہے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) إسماعيل بن بشر (عن) مقاتل بن إبراهيم (عن) نوح بن أبي مریم (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأثناني (عن) القاسم بن محمد الدلال (عن) أبي بلال الأشعري (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وأخرجه) الحافظ الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل ابن خيرون (عن) خاله أبي علي الباقلاني (عن) أبي عبد الله محمد بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر الأثناني بإسناده المذكور إلى أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”اسماعیل بن بشرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقاتل بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”نوح بن ابومریمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اثنانیؒ“ نے حضرت ”قاسم بن محمد الدلالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بلال اشعریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خروبتیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خيرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی باقلانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبداللہ محمد بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اثنانیؒ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی سابقہ اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت نازل شدہ قرآن کے عین مطابق ہے ✽

535/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ (عَنْ) رَجُلٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ سَهَرَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالَ فَخَرَجْنَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فَمَرُّوا بِابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ كَمَا نَزَلَ فَلْيَقْرَأْهُ، عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ وَجَعَلْ يَقُولُ لَهُ، سَلْ تُعْطِيَهُ فَاتَاهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُبَشِّرَانِهِ فَسَبَقَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ إِلَيْهِ فَبَشَّرَهُ، وَآخَبَهُ، أَنَّهُ: قَدْ دَعَا لَهُ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي دُعَائِهِ االلَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَمَرَافَقَةً نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ فِي أَعْلَى جَنَّةِ الْخُلْدِ

✽ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ، حضرت ”پیٹم رحمہ اللہ“ سے، وہ ایک آدمی سے، وہ حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک رات رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں شب بیداری کی۔ ہم رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ وہاں سے نکلے، ان کا گزر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، وہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن کو اس انداز میں پڑھنا چاہے جس طرح وہ نازل ہوا ہے تو وہ ابن ام عبد کی قرأت کے مطابق پڑھے، رسول اکرم ﷺ اُن سے کہنے لگ گئے: تم مانگو، تمہیں عطا کیا جائے گا، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خوشخبری دینے کے لئے اُن کی جانب دوڑے، حضرت ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے پہلے اُن کے پاس پہنچ گئے، ان کو خوشخبری دی اور ان کو بتایا کہ رسول اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا بھی فرمائی ہے، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا میں یہ کچھ مانگا

”اے اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں، جس کے بعد ارتداد نہ ہو اور ایسی نعمتیں مانگتا ہوں، جو ختم نہ ہوں، اور جنت کے بلند مقامات میں تیرے محبوب ﷺ کی خدمت میں رہنے کا سوال کرتا ہوں۔“

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ورواه) (عن) زكريا بن يحيى الأصفهاني (عن) أحمد بن عبد الرحمن (عن) محمد بن المغيرة (عن) الحكم بن أيوب (عن) زفر (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غير أنه لم يذكر الرجل بين الهيثم وعبد الله بن مسعود (ورواه) (عن) أحمد بن

محمد بن سعيد قال قرأت في كتاب إسماعيل بن حماد (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كذلك (وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي العباس بن عقدة (عن) محمد بن الحسن بن يزيد (عن) أحمد بن عبد الرحمن (عن) محمد بن المغيرة (عن) الحكم بن أيوب (عن) زفر (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ورواه) أيضاً (عن) ابن عقدة (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے

(۵۳۵) أخرجه المحصف في "مسند الامام" (۳۷۴) وابن حبان (۷۰۶۷) وابو يعلى (۱۶) واصلد ۴۴۵:۱ والطبراني في "الكبير" (۸۴۱۷) والطيايلى (۳۳۴) وابو نعيم في "الحلية" ۱۲۷:۱ واصلد في "فضائل الصحابة" (۱۵۵۴) وابن ماجه (۱۳۸) في المقدمة: باب في فضائل اصحاب رسول الله عليه وسلم -

روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”زکریا بن یحییٰ اصفہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکم بن ایوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم انہوں نے حضرت ”یثم رحمہ اللہ“ اور حضرت ”عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ کے درمیان ”رجل“ (کسی شخص) کا ذکر نہیں کیا۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”اسماعیل بن حماد رحمہ اللہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، اس میں انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن بن یزید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکم بن ایوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابن عقدہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو نکاح کا خطبہ تشہد تعلیم فرمایا ☆

536/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) (عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ النِّكَاحِ يَعْنِي التَّشَهُدَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”قاسم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ہمیں نکاح کا خطبہ تعلیم دیا، وہ تشہد ہی تھا۔

(أَخْرَجَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُخَلَّدٍ الضَّرِيرِ السَّجَزِيِّ (عَنْ) إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِسْرَائِيلَ (وَعَنْ)

مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ الْمَهْدِيِّ الْعَطَّارِ (عَنْ) أَبِي الْأَسْبَاطِ يَعْقُوبَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ كَلَاهِمَا (عَنْ) أَبِي يَحْيَى عَبْدِ الْحَمِيدِ

الْحِمَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدَ بْنَ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدَ بْنَ طَرِيفٍ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْكِنْدِيِّ (و)

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدَ الْكِنَانِيِّ (عَنْ) أَبِي الْأَسْبَاطِ يَعْقُوبَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي يَحْيَى (عَنْ) عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَانِيِّ

(عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۵۳۶) (أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِي "تَرْغِيبِ مُسْكَدِ الْأَشَارِ" ۴: ۱۰۸۰، وَابْنُ وَاسِلٍ ۲: ۱۸۲، وَابْنُ أَبِي بَلْطَعْلٍ

(۵۳۵۷) (وَالشَّانِي (۹۱۷) (وَالطَّبْرَانِيُّ فِي "الْكَبِيرِ" (۱۰۰۸۰) (وَالْحَاكِمُ فِي "الْمُسْتَدْرَكِ" ۲: ۱۸۲، وَابْنُ أَبِي بَلْطَعْلٍ فِي "السَّنَنِ

الْكَبِيرِ" ۷: ۱۴۶۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ابراہیم بن محمد ضریر جزری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن ابو اسرائیل رحمہ اللہ“ سے اور حضرت ”محمد بن علی بن مہدی عطار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابواسباط یعقوب بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”ابویحییٰ عبدالحمید حمائی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن طریف رحمہ اللہ“ اور حضرت ”محمد بن علی کندی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”عبداللہ بن محمد کنانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابواسباط یعقوب بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابویحییٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالحمید حمائی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے ایک جنگ کے موقع پر فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی تھی ✽

537/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَلْقَمَةَ (عَنْ) إِبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَقُنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ إِلَّا شَهْرًا حَارَبَ حَيًّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُنْتُ يَدْعُو

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”علقمہ رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے صرف اس مہینے میں فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی تھی، جس میں آپ کی مشرکین کے ایک قبیلے سے جنگ تھی۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَرَوِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْجَرَّاحِ (عَنْ) أَبِي يُوسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) خَالِهِ أَبِي عَلِيٍّ الْبَاقِلَانِيِّ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُوسْتِ الْعَلَّافِ (عَنْ) الْقَاضِي عَمْرِو الْأَشْنَانِيِّ بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورِ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”محمد بن منذر بن سعید ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن جراح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر و بختی رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی باقلانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبداللہ بن دوست علاف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشنانی رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ سورت ص والاسجدہ حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کیلئے کیا تھا، ہم وہی سجدہ شکرانے کے طور پر کرتے ہیں ✽

538/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عُمَرَ بْنِ ذَرِّ الْهَمْدَانِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنْ) إِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَجْدَةٍ صَ سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسَجَدَهَا نَحْنُ

شُكْرًا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عمر بن ذر ہدانیؒ“ سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت ”سعید بن جبیرؒ“ سے، وہ حضرت ”عبداللہ بن عباسؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورت ص میں جو سجدہ ہے، وہ حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے لئے کیا تھا اور ہم وہی سجدہ شکرانے کے طور پر کرتے ہیں۔

(أخرجه) الحافظ طلحة ابن محمد في مسنده (عن) أبي الحسن علي بن محمد بن عبيد (عن) محمد بن أحمد ابن عبيد النيسابوري (عن) أبي جعفر محمد بن الحجاج المصري الحضرمي (عن) علي بن معبد (عن) الإمام محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) ابن عقدة (عن) محمد بن يحيى أبي سعيد الرهاوي (عن) أبيه (عن) الحسن بن حرب (عن) محمد بن الحسن رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (قال الحافظ) ورواه جماعة في كتاب الآثار (عن) محمد بن الحسن (عن) ابن ذر من غير ذكر أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشثاني (عن) محمد بن أحمد النيسابوري (عن) محمد بن محمد بن الحجاج (عن) علي بن معبد (عن) الإمام محمد بن الحسن رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وأخرجه) ابن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) خاله أبي علي الباقلاني (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر الأشثاني بإسناده

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو حسن علی بن محمد بن عبیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد ابن عبید نیشاپوریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر محمد بن حجاج مصریٰ حضریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام محمد بن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسنادیوں ہے) انہوں نے حضرت ”ابن عقدةؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یحییٰ ابو سعید الرهاویؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن حربؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت حافظ طلحہ بن محمدؒ فرماتے ہیں: اس حدیث کو محدثین کی پوری ایک جماعت سے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ نے ذکر کیا ہے، انہوں نے حضرت ”ابن ذرؒ“ سے روایت کیا ہے، اور اس روایت میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کا ذکر موجود نہیں ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانیؒ“ نے حضرت ”محمد بن احمد نیشاپوریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محمد بن حجاجؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے حضرت ”ابو فضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں

حضرت ”ابوعلی باقلانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبد اللہ بن دوست علاف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشثانی رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اس کو اپنی اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

✽ نماز کا وہ تشہد جو خود رسول اکرم ﷺ نے تعلیم دیا ✽

539/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَوَّجْهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابووائل شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں ہم جب رسول اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے، تو ہم نماز (سلام) یوں کہا کرتے تھے السلام علی اللہ السلام علی جبریل السلام علی میکائیل (یعنی اللہ تعالیٰ پر سلام ہو، حضرت جبریل اور میکائیل علیہ السلام ہو) رسول اکرم ﷺ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے جب تشہد پڑھو تو یوں کہا کرو

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى الْأَصْفَهَانِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ

الْمَغِيرَةِ (عَنْ) الْحَكَمِ (عَنْ) زُفَرٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْفَضْلِ (و) إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَشَرَ كِلَاهِمَا (عَنْ) شَدَادٍ (عَنْ) زُفَرٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) دَاوُدَ بْنِ يَحْيَى (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مَوْفِقٍ (عَنْ) أَبِي يَحْيَى

الْحِمَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَثْمَانَ السَّمْسَارِ (عَنْ) جَمْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) أَسَدَ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) أَبِي

حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَافِظِ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ الْبَلْخِيِّ (عَنْ) عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ خَالِدٍ (عَنْ)

أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادٍ الرَّازِيِّ (عَنْ) إِسْمَاعِيلَ بْنِ هُوْدٍ الْوَاسِطِيِّ (عَنْ) إِسْحَاقَ بْنِ يَوْسُفَ (عَنْ)

أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد بن سعید الهمدانی (عن) منذر بن محمد (عن) حسین بن محمد (عن) أسد بن عمرو (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد (عن) بھلول بن إسحاق بن بھلول (عن) أبیہ (عن) أسد بن عمرو (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

(ورواہ) (عن) محمد بن عبد الرحمن الأصفھانی (عن) منصور الکرمانی (عن) حسان بن إبراهیم (عن) أبی حنیفۃ وإبراهیم الصائغ (عن) حماد (عن) شقیق بن سلمۃ أبی وائل (عن) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

قال کنا إذا صلینا مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقول إذا جلسنا فی آخر الصلاة السلام علی اللہ السلام علی رسول اللہ وعلى ملائکته نسئهم من الملائکة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقولوا کذا وقولوا التحیات لله والصلوات والطیبات (وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر فی مسنده (عن) أبی عبد اللہ أحمد بن الحسین الکرخی (عن) الحسن بن شیب (عن) أبی یوسف (عن) أبی حنیفۃ

قال الحافظ ابن المظفر کتب عنی هذا الحدیث أبو العباس بن عقدة

(ورواہ) (عن) محمد بن إبراهیم بن خنیس (عن) محمد بن شجاع الثلجی (عن) الحسن بن زیاد (عن) أبی حنیفۃ أطول منه فقال بإسنادہ إلى ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال کانوا یتشهدون فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقولون السلام علی اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقولوا السلام علی اللہ إن اللہ هو السلام ولكن قولوا السلام علینا وعلى عباد اللہ الصالحین

(وأخرجه) الحافظ الحسین بن محمد بن خسرو البلخی فی مسنده (عن) المبارک بن عبد الجبار الصیرفی (عن) أبی محمد الحسن بن علی الفارسی (عن) أبی الحسین محمد بن المظفر بالإسنادین المذكورین واللفظین جمیعاً (وأخرجه) القاضی أبو بکر محمد بن عبد الباقي بن محمد الأنصاری فی مسنده (عن) المبارک بن عبد الوهاب بن محمد بن منصور (عن) أبی بکر محمد بن أحمد بن عبد الواحد (عن) علی بن عمر بن محمد الحرابی (عن) أبی الحسین محمد بن المظفر الحافظ (عن) أبی عبد اللہ أحمد بن الحسین بن أحمد الکرخی (عن) الحسن بن شیب المؤذن (عن) أبی یوسف القاضی (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہما

(ورواہ) (عن) هناد بن إبراهیم (عن) أبی الحسین محمد بن الحسن بن الفضل القطان (عن) أبی عمرو عثمان بن أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن حماد بن سفیان (عن) عبد الرحمن ابن الفضل بن الموفق (عن) أبی یحیی الحمانی (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

(وأخرجه) الحسن بن زیاد فی مسنده فرواه (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”زکریا بن یحییٰ اصفہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مغیرہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حکم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد الصمد بن فضل رحمہ اللہ“ اور حضرت ”اسماعیل بن بشر رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”شداد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”

زفرؒ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”داؤد بن یحییٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن فضل بن موفقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ جمانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن اسحاق بن عثمان سمسارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جمہ بن عبد اللہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی حافظؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن یعقوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد العزیز بن خالدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن ابراہیم بن زیاد رازیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن ہود واسطیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بہلول بن اسحاق بن بہلولؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن عبد الرحمن اصفہانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”منصور کرمانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسان بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم صانعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حمادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”شقیق بن سلمہ ابو وائلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن مسعودؒ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: جب ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ کر تے تھے تو جب نماز کے آخر میں بیٹھتے تو یوں کہتے السلام علی اللہ السلام علی رسول اللہ وعلیٰ ملائکتہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو (اللہ کے رسول پر سلام ہو، اس کے فرشتوں پر سلام ہو، اس موقع پر ہم کچھ فرشتوں کا نام بھی لیتے) رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے مت کہا کرو، بلکہ یوں کہا کرو التحیات للہ والصلوات والطیبات

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ احمد بن حسین کرخیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن شیبہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

حضرت حافظ ابن مظفرؒ نے فرمایا: یہ حدیث مجھ سے ”ابو عباس بن عقدہؒ“ نے لکھی ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن ابراہیم بن حمیسؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع عُلَیّیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ امام اعظم نے اپنی اسناد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تک پہنچا کر اس سے بھی طویل حدیث ذکر کی ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں تشہد اس طرح پڑھتے تھے کہ ہم کہتے السلام علی اللہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: السلام علی اللہ مت کہا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، تم کہا کرو السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بخیؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد حسن بن علی فارسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین محمد بن مظفرؒ“ سے، سابقہ دونوں اسانید کے ہمراہ روایت کیا ہے، ان کے الفاظ بھی ایک جیسے ہیں۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاریؒ“ نے (اپنی مسند میں ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الوہاب بن محمد بن منصورؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر محمد بن احمد بن عبد الواحدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن عمر بن محمد حربیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین محمد بن مظفر حافظؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ احمد بن حسین بن احمد الکرنیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن شیبہ مؤذنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف قاضیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ہناد بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین محمد بن حسین بن فضل قطانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عمرو عثمان بن احمد بن عبد اللہ بن احمد بن حماد بن سفیانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن ابن فضل بن موفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حمائیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ جس نماز میں فاتحہ اور اس کے ساتھ مزید کوئی سورۃ نہ پڑھی جائے وہ نماز نہیں ہوتی ☀

540/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ الْحَنْظَلِيِّ (عَنْ) عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا شَيْءٌ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابراہیم بن محمد بن منتشرؒ“ سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت ”عبد الرحمن بن زیاد حنظلیؒ“ سے وہ حضرت ”عمر بن خطابؓ“ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا: کوئی نماز سورت فاتحہ اور مزید اس کے ساتھ کچھ قرأت کے بغیر نہیں ہوتی۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خُسْرُو فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) الْقَاضِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ الْبَصْرِيِّ (عَنْ) أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدَ بْنَ الثَّلَاجِ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَتِيْبَةَ (عَنْ) الْعَلَاءِ بْنِ عُمَرَ وَمُحَمَّدَ بْنَ حَسَّانِ الطَّائِنِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ

قال ابن خسر و به إلى ابن عقدة حدثنا محمد بن عبد الله بن سويد (عن) أبيه (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بختیؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوسعید بن ابوقاسم بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی علی بن ابوعلی بصریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم محمد بن ثلاجؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعباس بن عقدہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علاء بن عمرو محمد بن حسان الطائیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ ابن خسر و نے یہی اسناد ابن عقدہ تک پہنچا کر آگے ”محمد بن عبد اللہ بن سویدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ حضرت مسروق کی انگٹھی کا نقش بسم اللہ الرحمن الرحیم تھا ☆

541/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ (عَنْ) أَبِيهِ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوقٍ بِسْمِ

اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابراہیم بن محمد بن منتشرؒ“ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں، حضرت ”مسروقؒ“ کی انگٹھی کا نقش ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ تھا۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خَسْرٍ وَ بَخْتِي (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) الْقَاضِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ الْبَصْرِيِّ (عَنْ) أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ الثَّلَاجِ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ (عَنْ) الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْأَوَّلِ (عَنْ) أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَرِ (عَنْ) سُلَيْمَانَ بْنِ حِيَانَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بختیؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوسعید بن ابوقاسم بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی علی بن ابوعلی بصریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوقاسم محمد بن ثلاجؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعباس بن عقدہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن عبد الاولؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو خالد احمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سلیمان بن حیانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ رسول اکرم ﷺ نے صرف ایک مہینہ مشرکوں کے خلاف نماز فجر میں دعائے قنوت پڑھی ☆

542/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَلْقَمَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُتْ فِي الْفَجْرِ قَطُّ إِلَّا شَهْرًا وَاحِدًا لَمْ يَرُقْ قَبْلَ ذَلِكَ وَلَا بَعْدَهُ وَاتَّمَا قَنَتَ فِي ذَلِكَ الشَّهْرِ يَدْعُو عَلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے وہ ”حضرت ابراہیمؒ“ سے وہ ”حضرت علقمہؒ“ سے، وہ حضرت ”عبد اللہ بن مسعودؒ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے فجر کی نماز میں کبھی بھی دعائے قنوت نہیں پڑھی، صرف ایک مہینہ پڑھی تھی، آپ ﷺ کو اس سے پہلے بھی دعائے قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور اس

کے بعد بھی نہیں۔ حضور ﷺ نے اس ایک مہینے میں فجر کی نماز کے اندر دعائے قنوت پڑھی تھی، آپ مشرکوں کے ایک قبیلے کے خلاف دعا مانگا کرتے تھے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) عبد الله بن محمد بن علي البلخي (عن) أحمد بن يعقوب (عن) أبي سعد الصغاني (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) القاضي عمر الأشثاني (عن) أبي الحسن البرقي (عن) بشر بن الوليد الكندي (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(وأخرجه) ابن خسر وفي مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) خاله أبي علي (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي الأشثاني بإسناده المذكور على أبي حنيفة

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن یعقوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سعد صغانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر اشثانی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ابو حسن برقی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن ولید کنڈی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و فی مسندہ“ نے حضرت ”ابو الفضل بن خيرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی اشثانی رحمہ اللہ“ سے سابقہ اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ الانشقاق میں سجدہ کیا ہے ☆

543/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَخْبَرْتُكَ إِنِّي رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ (و)

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْجُدَانِ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) أَمَا الْيَقِينُ فَأَحَدُهُمَا

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے وہ ”حضرت ابراہیم رحمہ اللہ“ سے وہ ”حضرت

علقمہ رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اگر میں تمہیں خبر دوں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سورت اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے ان دونوں میں سے ایک حوالے سے یہ بات یقینی ہے

(أخرجه) الحافظ ابن خسر وفي مسنده (عن) أبي القاسم بن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن الخلال

(عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم البغوي (عن) محمد بن شجاع (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و فی مسندہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”

(۵۴۳) (أخبرني ابن حبان) (۲۷۶۱) (ومالك في) ”الموطأ“ ۲: ۵۱۸ في القرآن: باب ما جاء في سجود القرآن، ومسلم (۵۷۸) في

المساجد: باب سجود التلاوة، والبخاري (۱۰۷۴) في سجود القرآن، وأبو داود (۱۴۰۸) في الصلاة: ابن خزيمة (۹۵۵) عن

أبي هريرة أنه قرأ برسم: (إذا السماء انشقت) فسجد فيسراً، فلما انصرف أخبرهم أن رسول الله عليه وسلم سجد فيسراً -

ابوقاسم بن احمد بن عمر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن حسن خلیل رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بغوی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ آواز میں پڑھتے تھے ✽

544/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِي (عَنِ) الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْفِي بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”ابواسحاق سبیعی رضی اللہ عنہ“ سے وہ ”حضرت براء رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ آواز میں پڑھا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَبِي رَمِيحٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَامٍ (عَنْ) حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَعَاصِمِ بْنِ يَوْسُفَ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ كِلَاهُمَا (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”صالح بن ابورمیح رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن غیاث رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”عاصم بن یوسف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن معن رضی اللہ عنہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی سورت کی طرح تشہد سکھاتے تھے ✽

545/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي إِسْحَاقَ (عَنِ) الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”ابواسحاق رضی اللہ عنہ“ سے وہ ”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَبِي رَمِيحٍ كِتَابَةً (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ يَوْسُفَ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”صالح بن ابورمیح رضی اللہ عنہ“ سے (تحریری طور پر)، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن معن رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ سجدہ میں جاتے اور سجدہ سے اٹھتے وقت اللہ اکبر کہنا ✽

546/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ (عَنْ) بِلَالٍ (عَنْ) وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُنَا التَّكْوِيْرَ كُلَّمَا سَجَدْنَا وَرَفَعْنَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ
 ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنيفه ؓ“ حضرت ”زيد ابن ابی انيسه ؓ“ سے، وہ ”حضرت بلال ؓ“ سے، وہ ”
 حضرت وهب بن كيسان ؓ“ سے، وہ ”حضرت جابر بن عبد الله ؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ ہمیں سجدہ میں
 جاتے اور اٹھتے وقت اللہ اکبر کہنا اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے۔

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي العباس عن محمد بن مزاحم المقرئ (عن) الأبيض بن الأغر (عن) أبي حنيفة

قال الحافظ طلحة بن محمد هذا الحديث يرويه أبو حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْضاً (عن) بلال بغير زيد
 (وأخرجه) القاضي عمر الأثناني (عن) يحيى بن إسماعيل الجريري (عن) حسن بن إسماعيل الجريري (عن)
 محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) خاله أبي علي الباقلاني
 (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي الأثناني بإسناده إلى أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد ؓ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو عباس ؓ“ سے
 ، انہوں نے حضرت ”محمد بن مزاحم مقرئ ؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابیض بن اغر ؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم
 ابو حنیفہ ؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد ؓ“ نے فرمایا ہے: یہی حدیث حضرت امام اعظم ابو حنیفہ ؓ نے حضرت ”بلال ؓ“ سے روایت کی ہے
 اس میں حضرت ”زید ؓ“ کا ذکر نہیں ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر اثنانی ؓ“ نے حضرت ”یحییٰ بن اسماعیل جریری ؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن اسماعیل
 جریری ؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن ؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ ؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی ؓ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”
 ابوالفضل بن خيرون ؓ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو بلال باقلانی ؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست
 علاف ؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی اثنانی ؓ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم
 ابو حنیفہ ؓ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ سواری پر آیت سجدہ تلاوت کی تو سواری پر اشارے سے سجدہ کرنا جائز ہے ☀

547/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِسْرَاهِيمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ فَافْتَتَحَتْ سُورَةَ الْفُرْقَانِ وَأَنَا مَعَهُ فِي
 الْمَحْمَلِ فَتَلَوْتُ السَّجْدَةَ الَّتِي فِيهَا فَتَهَيَّاتُ لِلنَّزُولِ فَقَالَ إِلَيَّ يَا ابْنَ الْآخِ قُلْتُ أَنْزِلْ فَاسْجُدْ قَالَ الْإِيمَاءُ
 يُجْزِيكَ

(۵۴۶) أخرجه الطبرانی في ”الوسط“ ۲: ۲۲۷ (۱۸۱۶) وابن أبي شيبة ۲: ۲۴۰ في الصلاة: من كان يتم التكبير ولا ينقصه
 في كل رفع وخفض -

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے وہ ”حضرت ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں ”حضرت علقمہ کے ہمراہ تھا، میں نے سورہ فرقان شروع کی اور میں ان کے ہمراہ کجاوے میں تھا، میں نے آیت سجدہ تلاوت کی، تو میں نیچے اترنے کی تیاری کرنے لگا، انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: میں اتر کر سجدہ کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا: تم اشارے سے سجدہ کر لو یہی کافی ہے۔

(أخرجه) الحافظ ابن خسر وفي مسنده (عن) أبي القاسم بن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن الخلال (عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم (عن) محمد بن شجاع (عن) الحسن بن زياد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) الحسن بن زياد رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مسنده (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروثیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے)
حضرت ”ابو حنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قاسم بن احمد بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے اپنی سند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَرَفْعِ الرَّأْسِ وَمَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَتَسْتَرِ الْعَوْرَةَ
تیسری فصل رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہ کرنے کے بیان میں اور ان چیزوں کے بیان میں جو نماز کو فاسد کرتی ہیں اور ستر عورت کا بیان

✽ صرف قیص پہن کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے ✽

548/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءٍ (عَنْ) جَابِرٍ أَنَّهُ أَقْبَهُمْ فِي قَمِيصٍ وَمَعَهُ فَضْلٌ ثِيَابَهُ يُعْرِفُنَا سَنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عطاءؒ“ سے، وہ ”حضرت جابرؒ“ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے صرف قیص پہن کر ہمیں نماز پڑھائی، حالانکہ ان کے پاس اور کپڑے موجود تھے، وہ دراصل ہمیں رسول اکرم ﷺ کی سنت کی پہچان کروا رہے تھے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) محمد ابن المنذر الهروي (عن) سعد بن محمد البيروتي (عن) علي بن معبد (عن) أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۵۴۸) أخرجه البيهقي في ”السنن الكبرى“ ۲: ۲۳۷، والطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ ۹: ۳۷۹، في الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد، وأحمد ۳: ۲۹۳، ومسلم (۵۱۸) (۲۸۲) وابن خزيمة (۷۶۲) وأبو عؤنة ۲: ۶۲، والبيهقي في ”السنن الكبرى“ ۲: ۲۳۷، مرفوعاً-

(و أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده بمعناه (عن) أبي عبد الله محمد ابن مخلد (و) ابن عقدة كلاهما (عن) بشر بن موسى المقرئ (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه
(و أخرجه) الحافظ محمد بن المظفر في مسنده (عن) الحسين بن القاسم (عن) محمد بن موسى عن عباد بن صهيب (عن) أبي حنيفة (عن) عطاء قال رأيت جابراً يصلي في قميص ضيق ليس عليه ثوب
(و أخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخي في مسنده (عن) المبارك ابن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي محمد الجوهري (عن) الحافظ محمد بن المظفر بإسناده المذكور إلى أبي حنيفة
(و أخرجه) القاضي أبو بكر عبد الباقي الأنصاري في مسنده (عن) أبي محمد الجوهري (عن) أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان (عن) بشر بن موسى (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه
(و أخرجه) الحسن بن زياد في مسنده (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”محمد بن منذر ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعد بن محمد بیرونی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن مخلد رحمہ اللہ“ اور حضرت ”ابن عقدة رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰ مقرر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”حسین بن قاسم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباد بن صہیب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عطاء رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت جابر کو صرف قمیص میں نماز پڑھتے دیکھا ہے، ان پر اور کوئی کپڑا نہ تھا اور قمیص بھی تنگ تھی۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”مبارک ابن عبد الجبار صیرفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تک پہنچا کہ یہ حدیث امام اعظم سے روایت کی ہے

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر عبد الباقي الأنصاري رحمہ اللہ“ نے (اپنی سند میں ذکر کی ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقرر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ صرف قمیص پہن کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے ✽

549/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ (عَنْ) جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَهُمْ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَلَا رِدَاءٌ

لَيَعْلَمُنَا أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عطاء بن یسارؒ“ سے، وہ حضرت ”جابر بن عبد اللہؒ“ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے صرف قمیص پہن کر امامت کروائی، نہ انہوں نے ازار پہنا تھا اور نہ اوپر چادر تھی، وہ دراصل ہمیں یہ سکھانا چاہتے تھے کہ ایک کپڑا پہن کر بھی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) ابن عقدة (عن) القاسم بن محمد (عن) محمد بن محمد (عن) ابی یوسف (عن) ابی حنیفہ قال الحافظ وفی حدیثه یعنی ابا حنیفہ عنہ نظر ○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں حضرت ”ابن عقدةؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ حافظ طلحہ کہتے ہیں: ان کی حدیث یعنی امام اعظم کی حدیث قابل غور ہے۔

✦ رسول اکرم ﷺ نے فرضی اور غیر فرضی نماز ایک کپڑے میں لپٹ کر پڑھائی ہے ✦

550/ (ابو حنیفہ) (عن) ابی الزبیر (عن) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی فی ثوبٍ واحدٍ متوشحاً به فقال بغض القوم لابی الزبیر غیر المکتوبۃ قال المکتوبۃ و غیر المکتوبۃ ✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو زبیرؒ“ سے، وہ ”حضرت جابر بن عبد اللہؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھائی، لوگوں میں کسی نے حضرت زبیرؒ سے کہا: وہ فرضی نماز کے علاوہ (کوئی اور) نماز تھی؟ انہوں نے کہا: فرضی نماز بھی پڑھائی اور غیر فرضی بھی۔

(آخر جہ) ابو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سعید الہمدانی (عن) وکیع بن محمد بن رزمة النیسابوری (عن) أبیه (عن) بشر بن حذیفہ المروزی (عن) حفص بن عبد الرحمن (عن) أبی حنیفہ رضی اللہ عنہ

(وآخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعید کما (آخر جہ) البخاری لکن قال الحافظ الصواب حفص بن عبد الرحمن (عن) أبی خیشمة زہیر بن معاویہ إذ الحدیث لزہیر لکن وقع كذلك فی أصل وکیع

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”وکیع بن محمد بن رزمة نیشاپوریؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن حذیفہ مروزیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن عبد الرحمنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمدؒ نے ”اپنی سند میں“ (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانیؒ“ سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے درج ذیل اسناد میں حضرت بخاری نے ذکر کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”بخاریؒ“ نے بھی ذکر کیا ہے، لیکن حافظ نے کہا ہے ”درست روایت وہ ہے جو حضرت حفص بن عبد الرحمنؒ نے حضرت ”ابو خیشمة زہیر بن معاویہؒ“ سے روایت کی ہے، کیونکہ یہ حدیث حضرت ”زبیرؒ“ کی ہے لیکن اصل

نسخہ میں یہ حضرت ”کیح بنیہ“ کے حوالے سے منقول ہے۔

✽ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ (مشترکہ) حمام میں ازار باندھے بغیر داخل نہ ہو ✽

551/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي الزُّبَيْرِ (عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَدْخُلَ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمِيزَرٍ وَمَنْ لَمْ يَسْتِزِرْ عَوْرَتَهُ مِنَ النَّاسِ كَانَ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْخَلْقِ أَجْمَعِينَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو زبیرؒ“ سے، وہ ”حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اس کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ حمام میں ازار باندھے بغیر داخل ہو اور جس نے لوگوں سے اپنی ستر کو نہ چھپایا، وہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام مخلوق کی لعنت کا مستحق ہے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مِقَاتٍ مِنْ دَرَبِ أَبِي هُرَيْرَةَ بِبَغْدَادَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ شَيْبٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”صالح بن احمد بن ابومقاتلؒ“ سے بغداد میں حضرت ابو ہریرہؓ کے درج سے روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن شیبہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ایک نماز میں شریک مرد و عورت برابر کھڑے ہوں تو مرد کی نماز ٹوٹ جاتی ہے ✽

552/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ إِذَا قَامَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى جَنْبِ رَجُلٍ وَهُمَا يُصَلِّيَانِ صَلَوةً وَاحِدَةً فَسَدَتْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ ”حضرت ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: جب عورت کسی مرد کے پہلو میں کھڑی ہو اور وہ دونوں ایک ہی نماز پڑھ رہے ہوں تو مرد کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرٍ وَفِي مُسْنَدِهِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْخَلَّالِ (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ شِجَاعٍ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۵۵۱) اخرجہ المصنفی فی ”مسند الامام“ (۶۷۵) وابو یعلیٰ (۱۹۲۵) والترمذی (۲۸۰۱) فی الادب: باب ما جاء فی دخول الحمام واحمد ۳۳۹:۳ والحاکم فی ”المستدرک“ ۱۶۴:۱ والسنائی ۱۹۸:۱ فی الفسل: باب الرخصة فی دخول الحمام۔

(۵۵۲) اخرجہ محمد الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (۱۳۸) فی الصلاة: باب ما يقطع الصلاة۔

- (و أخرجه) الحسن بن زیاد فی مسنده (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وُلّیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوقاسم بن احمد بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بغویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔
- اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔
- اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے اپنی سند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ صاحب ترتیب جب تک سابقہ نماز ادا نہ کر لے، اس کی وقتی نماز نہیں ہوتی ☀

553/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِسْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ فَيَتَذَكَّرُ أَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ الظُّهْرَ قَالَ صَلَاتُهُ فَاسِدَةٌ يَبْدَأُ بِالظُّهْرِ ثُمَّ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ ”حضرت ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں ایسا شخص جو عصر کی نماز پڑھ رہا ہو اور اسی دوران اس کو یاد آئے کہ اس نے آج کی ظہر کی نماز نہیں پڑھی، آپ فرماتے ہیں: اس کی یہ نماز ٹوٹ جائے گی، پہلے ظہر کی نماز پڑھے، بعد میں عصر پڑھے۔ (یہ حکم صاحب ترتیب کا ہے، یعنی جس شخص پر اس کی زندگی میں کبھی بھی پانچ نمازیں قضاء نہ ہوئی ہوں)

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خِصْلَةٍ وَاحِدَةٍ

ان خاف فوت صلاة العصر إن بدأ بالظهر مضى على العصر ثم صلى الظهر إذا غابت الشمس

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ تاہم ایک صورت میں ہمارا اختلاف ہے، وہ یہ کہ اگر اس کو یہ خدشہ ہو کہ اگر وہ ظہر کی نماز شروع کرے گا تو عصر کا وقت جا تارہے گا، اور عصر کی نماز بھی قضا ہو جائے گی، ایسی صورت میں وہ عصر کی نماز وقت کے اندر پڑھ لے اور ظہر کی نماز سورج غروب ہونے کے بعد قضا پڑھ لے۔

☀ عبد اللہ بن مسعودؓ نے نماز کے دوران جوں پکڑی اور اس کو زمین میں دفن کر دیا ☀

554/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ (عَنْ) أَبِي رَزِينٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخَذَ قَمْلَةً فِي الصَّلَاةِ فَدَفَنَهَا ثُمَّ قَالَ (لَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءً أَوْ مَوْتًا)

(۵۵۲) أخرجه محمد الحسن الشيباني في "الآثار" (۱۶۲) في الصلاة: باب الفرقة في الصلاة وما يكره فيها وابن أبي شيبة ۶۷:۲ في الصلوات: باب الرجل يذكر صلاة عليه وهو في أخرى-

(۵۵۴) أخرجه محمد الحسن الشيباني في "الآثار" (۱۵۷) في الصلاة: باب ما يبعد من الصلاة وما يكره منها وعبد الرزاق ۴۴۷:۱-۴۴۸ في الصلاة: باب القملة في المسجد تقتل وابن أبي شيبة ۲۲۸:۲ في الصلوات: باب الرجل يبعد القملة في المسجد والبيريقي في "السنن الكبرى" ۲۹۴:۲ وقد تقدم-

۱۱۱ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عاصم بن ابو نجودؒ“ سے، وہ حضرت ”ابورزینؒ“ سے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نماز کے دوران جوں پکڑی اور اس کو دفن کر دیا، پھر یہ آیت پڑھی

(اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً اَوْ اَمْوَاتًا)

”کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا تمہارے زندوں اور مردوں کی“۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضاؒ)

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) اَبی حَنِيفَةَ ثَمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهوَ قَوْلُ اَبی حَنِيفَةَ لَا نَرَى بِقَتْلِ الْقَمَلَةِ وَدَفْنِهَا فِي الصَّلَاةِ بَأْسًا (وَأَخْرَجَهُ) الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ فِي مَسْنَدِهِ (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی موقف حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا ہے۔ کہ ہم نماز کے دوران جوں مارنے اور اس کو دفن کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ دوران نماز آلہ کی طرف تری محسوس ہو، اگر وہ وضو کے بعد ہوئی تو وضو اور نماز لوٹانے کا حکم ☆

555/ (اَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) اِبْرَاهِيْمَ (عَنْ) اَبی زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيْرٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (عَنْ) اَبی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِي طَرَفِ ذَكَرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ يَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى الْاَرْضِ وَالْحَصَى فَيَمْسَحُ وَجْهَهُ وَيَدِيْهِ ثُمَّ يُصَلِّي قَالَ حَمَّادٌ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ كَيْفَ تَفْعَلُ اَنْتَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُ ذَلِكَ فَاِنِّيْ اُعِيدُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ وَهُوَ اَوْثَقُ فِيْ نَفْسِيْ

۱۱۱ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ ”حضرت ابراہیمؒ“ سے، وہ ”حضرت ابو رزہ بن عمرو بن جریر بن عبد اللہ بن مسعودؓ“ سے، وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں ایک شخص جو نماز کے دوران اپنے آلہ تناسل کے کنارے پر تری محسوس کرے، انہوں نے فرمایا: وہ اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر اور کنکریوں پر رکھے اور اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کر لے (یعنی تیمم کر لے) پھر نماز پڑھ لے۔ حضرت حماد کہتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے کہا: آپ کیسے کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں جب ایسی کیفیت پاتا ہوں تو میں وضو بھی دوبارہ کرتا ہوں اور نماز بھی دوبارہ پڑھتا ہوں یہ میرے قلبی اطمینان کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) اَبی حَنِيفَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا نَحْنُ فَنَرَى أَنْ يَمْضَى عَلَى صَلَاتِهِ وَلَا يَعِيدُ وَلَا يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ وَلَا يَمْسَحُ وَجْهَهُ وَلَا يَدِيْهِ حَتَّى يَسْتَقِيْنَ أَنْ ذَلِكَ خَرَجَ مِنْهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ فَإِذَا اسْتَقِيْنَ ذَلِكَ أَعَادَ الْوُضُوْءَ وَهُوَ قَوْلُ اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے کتاب الآثار میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔

(۵۵۵) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۱۵۹) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ مَا يَعَادُ مِنَ الصَّلَاةِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْهَا وَأَبَى

نِيَّةٌ ۱۳: ۲ فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَهُوَ يُصَلِّي -

حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: ہمارا یہ موقف ہے کہ وہ نماز جاری رکھے اور اس کا اعادہ نہ کرے (یعنی نماز دوبارہ پڑھنے کی اس کو ضرورت نہیں ہے۔) اور نہ ہی اپنے ہاتھ زمین پر مارے، نہ چہرے اور ہاتھوں پر ملے، جب تک کہ اس کو اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ یہ تری وضو کے بعد اس کے ذکر سے نکلے ہے، جب اس کو یہ یقین ہو تو وضو لوائے، امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

✽ جب کپڑوں پر تری محسوس ہو تو وہاں پانی کا چھینٹا مارو اور اس کو پانی ہی سمجھو ✽

556/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا وَجَدْتَ شَيْئًا مِنَ الْبَلَّةِ فَأَنْضَحْهُ وَمَا يَكِلِيهِ مِنْ ثَوْبِكَ بِالْمَاءِ ثُمَّ قُلْ هُوَ مِنَ الْمَاءِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”سعید بن جبیر رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: جب تو کچھ تری محسوس کرے تو وہاں پر اور اس کے قریب اپنے کپڑے کے اوپر پانی کا چھینٹا مار دے پھر یہی سوچ کہ یہ پانی ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَثُرَ ذَلِكَ مِنَ الْإِنْسَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ جب اس کے ساتھ یہ معاملہ اکثر ہو تو یہی معاملہ کرے۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کا موقف ہے۔

✽ دوران نماز سر ڈھانپنے میں حرج نہیں ہے جبکہ منہ اور ناک نہ ڈھانپنے ہوں ✽

557/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ لَا بَأْسَ أَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ رَأْسَهُ فِي الصَّلَاةِ مَا لَمْ يُغَطِّ فَاهُ يُكْرَهُ أَنْ يُغَطِّيَ فَاهُ وَيُكْرَهُ أَيْضًا أَنْ يُغَطِّيَ أَنْفَهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: نماز کے دوران سر ڈھانپنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ منہ کو نہ ڈھانپا ہو کیونکہ منہ کو ڈھانپنا مکروہ ہے اور یوں ہی ناک کو ڈھانپنا بھی مکروہ ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ

(سَفِيَانُ بْنُ عَيِّنَةَ) قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حَنِيفَةَ وَالْأَوْزَاعِيُّ فِي دَارِ الْحَنَاطِينِ بِمَكَّةَ فَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ لِأَبِي حَنِيفَةَ مَا بِالْكُمِ لَا

(۵۵۶) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَارِ“ (۱۶۰) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ مَا يَمْدُ مِنَ الصَّلَاةِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْهَا وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ ۱۵۱:۱ فِي الطَّرَافَةِ: بَابُ قَطْرِ الْبَوْلِ وَنَضِجِ الْفَرْجِ إِذَا وَجَدَ بِلَالًا وَابْنَ أَبِي نَبِيَّةٍ ۴۳:۲ فِي الصَّلَوَاتِ: بَابُ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَّةَ وَلَهُوْهُ يَصْلِي -

(۵۵۷) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَارِ“ (۱۶۱) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الْقِرْقِرَةِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَكْرَهُ فِيرَاوَعِبْدُ الرَّزَّاقِ (۴۰۶۳) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الرَّجُلِ يَصْلِي وَلَهُوْهُ مَتَلْتَمٍ وَابْنُ أَبِي نَبِيَّةٍ ۴۶:۲ فِي الصَّلَوَاتِ: بَابُ فِ تَفْطِيَةِ الْفَمِ فِي الصَّلَاةِ -

ترفعون أيديكم في الصلاة عند الركوع وعند الرفع منه فقال أبو حنيفة لأنه لم يصح عن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ في ذلك شيء فقال كيف لم يصح وقد حدثني الزهري (عن) سالم (عن) أبيه (عن) رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أنه كان يرفع يديه إذا افتتح الصلاة وعند الركوع وعند الرفع منه

فقال له أبو حنيفة وحدثنا حماد (عن) إبراهيم (عن) علقمة والأسود (عن) عبد الله بن مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كان لا يرفع يديه إلا عند افتتاح الصلاة ثم لا يعود لشيء من ذلك

فقال الأوزاعي أحدثك (عن) الزهري (عن) سالم (عن) أبيه (عن) النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وتقول حدثني حماد (عن) إبراهيم فقال له أبو حنيفة كان حماد أفقه من الزهري وكان إبراهيم أفقه من سالم وعلقمة ليس بدون ابن عمر في الفقه وإن كانت لابن عمر صحبة له فضل الصحبة والأسود له فضل كثير -وعبد الله عبد الله بن مسعود له فضل كثير في الفقه والقراءة وحق الصحبة من صغره عند النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ على عبد الله بن عمر فسكت الأوزاعي

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) محمد بن إبراهيم ابن زياد الرازي (عن) سليمان الشاذكوني قال سمعت سفیان بن عیینة يقول اجتمع أبو حنيفة والأوزاعي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

حضرت ”سفیان بن عیینہؒ“ کہتے ہیں: مکہ میں دارالحنطین میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ اور حضرت اوزاعیؒ اکٹھے کھٹے ہوئے، حضرت اوزاعیؒ نے امام اعظم ابو حنیفہؒ سے کہا: تم لوگ نماز میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟ امام اعظم ابو حنیفہؒ نے فرمایا: اس بارے میں رسول اکرم ﷺ کی کوئی بھی صحیح حدیث موجود نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: صحیح کیوں نہیں ہے۔ مجھے خود امام حضرت ”زہریؒ“ نے حضرت ”سالمؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب نماز شروع کرتے اس وقت رفع یدین کرتے اور جب رکوع جاتے اور جب رکوع سے اٹھتے تب بھی آپ ﷺ رفع یدین کرتے تھے۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ نے فرمایا: ہمیں حضرت ”حمادؒ“ نے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علقمہؒ“ اور حضرت ”اسودؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن مسعودؒ“ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کیا کرتے تھے، اس کے بعد کسی بھی موقع پر رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ حضرت اوزاعیؒ نے کہا: میں تمہیں حدیث سناتا ہوں، مجھے حضرت ”زہریؒ“ نے، حضرت ”سالمؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ رفع یدین کیا کرتے تھے اور آپ کہتے ہیں کہ مجھے حماد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کیا ہے۔ (یہ کیا بات ہوئی)

امام اعظم ابو حنیفہؒ نے فرمایا: حضرت ”حمادؒ“ حضرت ”زہریؒ“ سے زیادہ بڑے فقیہ تھے، اور حضرت ”ابراہیمؒ“، حضرت ”سالمؒ“ سے زیادہ فقیہ تھے اور حضرت ”علقمہؒ“ فقہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کم فقیہ نہیں تھے، اگرچہ حضرت ”عبد اللہ بن عمرؓ“ کے پاس صحبت کا فضل ہے تو یہ فضیلت ان کو بھی حاصل ہے اور حضرت ”اسودؓ“ کی بھی بہت فضیلتیں ہیں، لیکن حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی فقہ میں اور قرأت میں بہت زیادہ فضیلتیں ہیں، اور یہ بچپن سے ہی رسول اکرم ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں، جبکہ حضرت ”عبد اللہ بن عمرؓ“ کو یہ فضائل حاصل نہیں ہیں۔ یہ سن کر حضرت اوزاعیؒ خاموش ہو گئے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”محمد بن ابراہیم ابن زیاد رازیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سلیمان

☀️ رفع یدین صرف سات مواقع پر کرنا جائز ہے ☀️

(٥٥٩) أخرجه محمد الحسن الشيباني في "الآثار" (٧٣) في الصلاة: باب افتتاح الصلاة ورفع اليدين وفي "الموطأ" (١٠٦) وعبد الرزاق (٢٥٣٣) في الصلاة: باب تكبيرة الافتتاح ورفع اليدين -

☀ کوئی نماز پڑھ رہا ہو، اس کا دوست اس کو سلام کہہ دے، نماز کے ضمن میں جواب ہو جاتا ہے ☀ ۵۶۰

۱۱۔ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عبد اللہؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم بن محمدؒ“ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا: جو اپنے کسی دوست کے پاس جائے اور وہ اس کو سلام کرے لیکن اس کا دوست نماز پڑھ رہا ہو۔ انہوں نے فرمایا: کیا جب وہ تشہد پڑھتا ہے تو یہ نہیں کہتا اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ تو یوں سمجھو کہ انہیں الفاظ کے اندر اس نے اس کے سلام کا جواب دے دیا۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن عسکریؑ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمد عسکریؑ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ وہ نماز کے دوران اس کے سلام کا جواب نہ دے۔ اور جو شخص نماز پڑھ رہا ہو، اس کو سلام کرنا ہم پسند نہیں کرتے۔

✶ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں، ایسا شخص جو امام کے پیچھے تشہد کی مقدار بیٹھا ہو، پھر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے وہ لوٹ جائے۔ انہوں نے کہا: یہ اس کے لئے کفایت نہیں کرے گا۔ حضرت ”عطاء ابن ابی رباحؒ“ فرماتے ہیں: جب وہ تشہد کی مقدار بیٹھ چکا ہو تو یہ اس کو کفایت کرے گا۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں: میرا موقف وہی ہے جو حضرت ”عطاءؒ“ کا ہے۔

(٥٦١) أخرجه محمد الحسن الشيباني في "الآثار" (١٨٥) في الصلاة: باب من يسلم على قوم في الخطبة أو

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُ عَطَاءٍ نَأْخُذُ نَحْنُ أَيْضاً
○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت
”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا: ہم بھی حضرت ”عطاء رحمہ اللہ“ کے قول کو اپناتے ہیں۔

☆ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے ☆

562/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الزُّهْرِيِّ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ
رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَّصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوْ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ
✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”زہری رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”سعید بن مسیب رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا کوئی شخص ایک کپڑے کے
اندر نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اور کیا تم سب دو کپڑے پاتے ہو۔

(أخرجه) القاضي أبو بكر محمد بن عبد الباقي (عن) القاضي هناد بن إبراهيم (عن) القاضي أبي الحسن محمد
بن الحسن بن محمد بن همام (عن) أبي بكر أحمد بن عبدان الحافظ (عن) أحمد بن سمعان بن عبد الله ومحمد
بن موسى بن إبراهيم الحارثي (عن) إسحاق بن إبراهيم بن شاذان (عن) جده سعيد بن الصلت (عن) أَبِي حَنِيفَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي رحمہ اللہ“ نے حضرت ”قاضی ہناد بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابو
حسن محمد بن حسن بن محمد بن ہمام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر احمد بن عبدان حافظ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن سمعان
بن عبد اللہ رحمہ اللہ“ اور حضرت ”محمد بن موسیٰ بن ابراہیم حارثی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن ابراہیم بن
شاذان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”سعید بن صلت رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت
کیا ہے۔

☆ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے ☆

563/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي الْعَطُوفِ الْجَرَّاحِ بْنِ الْمُنْهَالِ الشَّامِيِّ (عَنِ) الزُّهْرِيِّ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيَّصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ أَوْ كُلُّكُمْ يَجِدُ
ثَوْبَيْنِ

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ابوعطوف جراح بن منہال شامی رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”

(۵۶۲) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۲۷۹:۱ وابن حبان (۲۲۹۵) ومالك في الموطأ ۱:۱۴۰ والبخاری (۲۵۸) فی
الصلاة: باب الصلاة في الثوب الواحد ومسلم (۵۱۵) (۲۷۵) فی الصلاة: باب الصلاة في ثوب واحد وابو داود (۶۲۵)
فی الصلاة: باب جامع ابواب ما يصلى فيه۔

(۵۶۲) قد تقدم ولو حديث سابقه۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ حضرت ”سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا ایک کپڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: تو کیا تم سب لوگ دو کپڑے پاتے ہو۔

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي عبد الله محمد بن مخلد (عن) محمد بن الجارود (عن) يحيى بن نصر بن حاجب (عن) أبي حنيفة

(ورواه) (عن) أبي العباس ابن عقدة (عن) الفتح بن محمد (عن) أبي بلال (عن) أبي يوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن جارود رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن نصر بن حاجب رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدة رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”فتح بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بلال رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

✽ نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے موقع پر رفع یدین کیا جائے گا، اور کسی بھی موقع پر نہیں کیا جائے گا ✽

564/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرِ ثُمَّ لَا يَعُودُ إِلَى شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَيَأْتُرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ”حماد رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ حضرت ”اسود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں حضرت ”عبد اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ تکبیر اولیٰ میں رفع یدین کیا کرتے تھے، اس کے بعد کسی بھی موقع پر ایسا نہیں کرتے تھے اور وہ اس عمل کا ثبوت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کرتے تھے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) رجاء بن عبد الله النهشلي (عن) شقيق بن إبراهيم (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”رجاء بن عبد اللہ نہشلی رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”شقیق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

✽ نمازی کے آگے سے، عورت، کتا، گدھ یا بلی کے گزرنے کے احکام ✽

565/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

(٥٦٤) أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" ٢٢٤:١ وأحمد ٣٨٨:١ وابن أبي شيبة ٢٣٦:١ وأبو داود (٧٤٨) والترمذي (٢٥٧) وأبو يعلى (٥٠٤٠) والبیهقي في "السنن الكبرى" ٧٨:٢-

(٥٦٥) أخرجه محمد الحسن الشيباني في "الآثار" (١٤١) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة وعبد الرزاق (٢٣٦٥) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة وابن حبان (٢٢٤٢) وأحمد ١٤٨:٦ والبخاري (٢٨٢) في الصلاة: باب الصلاة على الفراش والبيهقي في "السنن الكبرى" ٢٦٤:٢ والبيهقي في "شرح السنة" (٥٤٥)-

عَمَّا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ إِمَّا أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ تَرْعُمُونَ أَنَّ الْحِمَارَ وَالْكَلْبَ وَالْمَرَأَةَ وَالسِّنُورَ يَقْطَعُونَ الصَّلَاةَ فَقَرْنْتُمُونَا بِهِمْ إِذْرَأ مَا اسْتَطَعْتَ فَإِنَّهُ لَا يَقْطَعُ صَلَاتَكَ شَيْءٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا نَائِمَةٌ إِلَى جَنْبِهِ عَلَيْهِ ثَوْبٌ جَانِبُهُ عَلَيَّ

✦ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے، وہ حضرت ”اسود بن یزیدؒ“ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہؓ سے پوچھا: نماز کو کون کونسی چیز توڑ دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اے عراق والو! تم لوگ تو یہ سمجھتے ہو کہ گدھا، کتا، عورت اور بلی نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ تم لوگوں نے ہمیں ان کے ساتھ ملا دیا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو نرمی کا سلوک کرو، اس لئے کہ تمہاری نماز کو کوئی چیز بھی نہیں توڑ سکتی۔ رسول اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، میں حضور ﷺ کے پہلو میں سو رہی ہوتی تھی، حضور ﷺ نے جو کپڑا اوڑھا ہوتا تھا اس کا ایک کنارہ میرے اوپر ہوتا تھا۔

(أخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن منذر بن سعيد الهروي (عن) أحمد بن عبد الله الكندي (عن) علي بن معبد (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه
(ورواه) (عن) صالح بن أبي رميح (عن) إبراهيم بن الحسين الكسائي الهمداني (عن) عبد الله بن صالح بن (عن) الليث بن سعد (عن) عبد الله بن سوار (عن) أبي حنيفة رحمه الله آخر الحديث قالت كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصلي وأنا نائمة إلى جنبه وعليه ثوب جانبه على
(رواه) (عن) عبد الله بن عبيد الله (عن) عيسى بن عثمان بن صالح (عن) حرملة بن يحيى (عن) عبد الله بن وهب (عن) الليث بن سعد (عن) عبد الله بن سوار (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه
(ورواه) (عن) عبد الله بن عبيد الله (عن) يحيى بن عثمان بن صالح (عن) عبد الله بن صالح ابن محمد الجهني (عن) الليث بن سعد (عن) الأحموس بن حكيم (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه
(ورواه) (عن) محمد بن قدامة الزاهد البلخي وأبي زيد عمران بن فربنام (عن) أبي عصمة سعد بن معاذ كلاهما (عن) يحيى بن أكثم (عن) عبد الله بن صالح (عن) الليث بن سعد (عن) الأحموس بن حكيم (عن) أبي حنيفة غير أن لفظه قالت كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصلي وأنا معترضة بينه وبين القبلة
قال أبو محمد البخاري قال أبو عصمة سعد بن معاذ قال يحيى بن أكثم ثنا سفيان بن عيينة ثنا الرجل الصالح ولم يقدم علينا أحسن هيئة منه الأحموس بن حكيم أنه رأى أنس بن مالك يطوف بين الصفا والمروة على حمارة قال يحيى بن أكثم وإنما ذكرنا رواية ابن عيينة هذه عن الأحموس لتبين به جلالته وفضله ولقاؤه بعض الصحابة ثم روايته عن أبي حنيفة رضى الله عنه

(وأخرجہ) الحافظ الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) أبي محمد عبد الله بن علي بن عبد الله الوكيل (عن) أبي الحسين محمد بن أحمد (عن) أبي الحسين عبد الوهاب بن الحسين الكلابي (عن) أبي الحسين أحمد بن عمير بن يوسف (عن) أبي بكر عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعيب ابن إسحاق (عن) جده شعيب بن إسحاق (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

(واخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة ثم قال محمد وبقول عائشة نأخذ وهو قول أبي حنيفة رضى الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”محمد بن منذر بن سعید ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن معبد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن ابو ریح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن حسین کسائی ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن صالح بن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیث بن سعد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن سوار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے آخر میں یہ بھی ہے ”ام المؤمنین نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں آپ ﷺ کے قریب لیٹی ہوئی تھی، اور حضور ﷺ کی چادر کا ایک کنارہ میرے اوپر ہوتا تھا۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”عبد اللہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن عثمان بن صالح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حرملہ بن یحییٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن وہب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیث بن سعد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن سوار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن عثمان بن صالح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن صالح بن محمد جہنی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیث بن سعد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احوص بن حکیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن قدامہ زاہد بخاری رحمہ اللہ“ اور حضرت ”ابو یزید عمران بن فرنام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عصمہ سعد بن معاذ رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”یحییٰ بن اٹم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن صالح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیث بن سعد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احوص بن حکیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

تاہم اس میں الفاظ یہ ہیں: ام المؤمنین فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوئی تھی۔

حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: حضرت ”ابو عصمہ سعد بن معاذ رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: حضرت ”یحییٰ بن اٹم رحمہ اللہ“ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرت ”سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ“ نے بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں ایک صالح شخص نے بیان کیا ہے، اور اس سے زیادہ اچھی شہادت والا شخص ہمارے پاس کبھی نہیں آیا، وہ حضرت ”احوص بن حکیم رحمہ اللہ“ ہیں، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے گدھے پر سوار حالت میں صفا مروہ کی سعی کر رہے تھے، حضرت ”یحییٰ بن اٹم رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں: ہم اس بات کی وضاحت کہ اس حدیث کو حضرت ”احوص رحمہ اللہ“ سے روایت کرنے والے حضرت ”ابن عیینہ رحمہ اللہ“ ہیں، اس لئے کی ہے تاکہ ان کی جلالت اور ان کا فضل ظاہر ہو جائے اور بعض صحابہ سے ان کی ملاقات کا ثواب مہیا ہو سکے، پھر انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت لی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسوفؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو محمد عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ وکیلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین محمد بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین عبد الوہاب بن حسین الکلابیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین احمد بن عمیر بن یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاقؒ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”شعیب بن اسحاقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت امام محمدؒ نے فرمایا: ہم ام المومنینؓ کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کا موقف بھی یہی ہے۔

☀ مرد مشرقی جانب رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہو، عورت مغربی جانب ہو ☀

566/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ الشَّرْقِيِّ وَالْمَرْأَةُ فِي الْجَانِبِ الْغَرْبِيِّ فَكَبَّرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي مَكَانٍ يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ قَدْرُ مُوَحِرَةِ الرَّحْلِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں میں نے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا: جو مسجد کی مشرق کی جانب نماز پڑھ رہا ہو اور عورت مغربی جانب ہو؟ تو انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا، تاہم اگر وہ ایسی جگہ پر ہوں کہ اس کے اور عورت کے درمیان کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مقدار کا فاصلہ ہو۔ (تو کوئی حرج نہیں ہے)

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ فِي صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ يُصَلِّيَانِ بِإِمَامٍ وَاحِدٍ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں، جب کہ وہ دونوں ایک ہی نماز پڑھ رہے ہوں اور ایک ہی امام کے پیچھے پڑھ رہے ہوں۔

☀ ناف سے گھٹنے تک ستر ہے ☀

567/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الشَّرَّةِ إِلَى الرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں حضرت عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ناف سے لے کر گھٹنے تک ستر ہے۔

(۵۶۶) أخرجه محمد الحسن السبباني في "الآثار" (۱۴۰) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة-

(۵۶۷) أخرجه المصنف في "مسند الامام" (۱۸۱) - قلت: وقد أخرج أحمد: ۱۸۷، والبیهقي في "السنن الكبرى"

۲۲۹:۲، وأبو داود (۴۹۶) من حديث عبد الله بن عمرو رضي الله عنه-

(أخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) أبي سعيد بن جعفر كتابة (عن) أبي يوسف يعقوب بن يوسف الأحمراني (عن) روح بن عبادة (عن) أبي حنيفة غير أنه ذكر فيه عن إبراهيم عن الأسود قال قال عبد الله ما بين السرة إلى الركبة عورة

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سعید بن جعفر رحمہ اللہ“ سے (تحریری طور پر)، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف یعقوب بن یوسف احمرانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”روح بن عبادہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ نے حضرت ”اسود رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں، حضرت عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے ”ناف سے لے کر گھٹنے تک ستر ہے“

✽ رسول اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، ام المومنین حضور ﷺ کے قریب لیٹی ہوتی تھیں ✽

568/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) الْأَسْوَدِ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا نَائِمَةٌ إِلَى جَنْبِهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ جَانِبُهُ عَلَيَّ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”اسود رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رحمہا فرماتی ہیں، رسول اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، میں آپ کے پہلو میں لیٹی ہوتی تھی، حضور ﷺ کے اوپر ایک کپڑا ہوتا تھا، اس کا دوسرا کنارہ میرے اوپر ہوتا تھا۔

(أخرجہ) الحافظ ابن خسر وفي مسنده (عن) أبي طالب بن يوسف (عن) أبي محمد الجوهري (عن) أبي بكر الأبهري (عن) أبي عروة الحراني (عن) جده (عن) محمد بن الحسن (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ورواه) أيضاً (عن) أبي القاسم بن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن الخلال (عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم البغوي (عن) محمد ابن شجاع (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وأخرجہ) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول أبي حنيفة لا نرى به بأساً وكذلك لو صلت إلى جنبه وهي في صلاة غير صلواته إنما تفسد عليه إذا صلت إلى جنبه وهما في صلاة واحدة تأتم به أو أمهما غيره وهو قول أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وأخرجہ) الحسن بن زياد في مسنده (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وأخرجہ) أيضاً في نسخته فرواه (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجہ) القاضي الأشناني (عن) أبي إسماعيل محمد بن إسماعيل الترمذي (عن) أبي صالح عبد الله بن صالح (عن) الليث بن سعد (عن) الأحوص بن حكيم (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر ولفی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو طالب بن یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر ابہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عروہ حرانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”دادا رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام

اعظم ابوحنيفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر و لجنی رحمۃ اللہ علیہ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوقاسم بن احمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن حسن خلال رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالرحمن بن عمر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بغوی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ”امام محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کا بھی یہی مذہب ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، یونہی اگر وہ مرد کے برابر کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی ہو، لیکن مرد کوئی اور نماز پڑھ رہا ہو اور عورت کوئی اور نماز پڑھ رہی ہو (تب بھی مرد کی نماز نہیں ٹوٹتی) مرد کی نماز ٹوٹنے کی صورت یہ ہے کہ عورت مرد کے برابر کھڑی ہو کر نماز پڑھے، دونوں ایک ہی نماز پڑھ رہے ہوں، وہ عورت اس مرد کی اقتداء میں نماز پڑھ رہی ہو، یا وہ دونوں کسی تیسرے کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہوں، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی سند میں حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنے نسخ میں بھی حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی اشثانی رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”ابواسامعیل محمد بن اسماعیل ترمذی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوصالح عبد اللہ بن صالح رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احوص بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ وائل بن حجر دیہاتی تھے، انکو رفع یدین کے بارے عبد اللہ اور ان کے اصحاب سے زیادہ علم نہیں ☆

569/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ حَمَّادٍ (عَنْ) إِسْرَاهِيمَ فِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَعْرَابِيٍّ لَمْ يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً قَبْلَهَا قَطُّ فَهُوَ أَعْلَمُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَصْحَابِهِ حَفِظَ وَلَمْ يَحْفَظُوا يَعْنِي رَفَعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ

☆ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”حماد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے ہیں

”آپ نے حضرت ”وائل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ“ کے بارے میں فرمایا: یہ دیہاتی ہے، اس نے اس سے پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوئی بھی نماز نہیں پڑھی، تو نبی، عبد اللہ اور اس کے اصحاب سے زیادہ جاننے والا (کیسے ہو سکتا) ہے، کہ اس نے رکوع کے وقت رفع یدین والی بات یاد کر لی ہو، اور اُن کو یاد نہ رہی ہو۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّبِيرِ

(۵۶۹) اس حدیث وائل بن حجر فاضلہ ابن حبان (۱۹۴۵) والبخاری فی ”قرة العینین بر رفع یدین فی الصلاة“ ۱۹ وابین صاحبہ (۹۱۲) فی اقامة الصلاة: باب الاشارة فی التشديد عن وائل بن حجر فی حدیث طویل... فلما رکع رفع یدیه... واسا حدیث عبد اللہ بن مسعود فاضلہ ابن ابی شیبہ ۲۳۶:۱ فی الصلاة: باب من کان بر رفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا يعود واصلہ ۳۸۸:۱ وابو داود (۷۴۸) والترمذی (۲۵۷) وقد تقدم۔

(عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) محمود ابن علي بن عبيد الله الهروي (عن) أبيه (عن) الصلت بن الحجاج

(عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) إبراهيم بن عمرو بن محمد الهمداني (عن) محمد بن عبيد (عن) القاسم بن الحكم (عن) أَبِي

حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمود بن علی بن عبيد الله هروي رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اپنے والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صلت بن حجاج رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابراہیم بن عمرو بن محمد ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبيد الله رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ عبداللہ بن مسعود کے مقابلے میں وائل بن حجر کی دلیل حجت نہ ہونے کے دلائل ✽

570/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذُكِرَ عَنْهُ حَدِيثٌ وَإِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ السُّجُودِ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ لَا يَعْرِفُ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ لَمْ يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً وَقَدْ حَدَّثَنِي مَنْ لَا أَحْصَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ فَقَطْ وَحَكَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ عَالِمٌ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ وَحُدُودِهِ مُتَّفَقٌ أَحْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُلَازِمٌ لَهُ فِي إِقَامَتِهِ وَأَسْفَارِهِ وَقَدْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا لَا يُحْصَى

✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ کے پاس حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ذکر ہوا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو رکوع اور سجود کے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تھا، انہوں نے فرمایا: وہ دیہاتی ہے، وہ اسلام کے مسائل کو نہیں پہچانتے، انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ صرف ایک نماز پڑھی ہے اور مجھے لاتعداد صحابہ کرام نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور ﷺ صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کیا کرتے تھے اور اس کو رسول اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا ہے اور حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) اسلام کے شرعی مسائل کو جاننے والے ہیں، اس کی حدود کو جاننے والے ہیں اور رسول اکرم ﷺ کے گمشدہ احوال کی بھی تلاش کرتے رہتے تھے، اور حضور ﷺ کے سفر و حضر میں آپ کے ساتھ رہے ہیں، انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے

ہمراہ بے شمار نمازیں پڑھی ہیں۔

☆ ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے ☆

571/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الزُّهْرِيِّ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ
 ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”زہریؒ“ سے، وہ حضرت ”سعید بن مسیبؒ“ سے روایت کرتے
 ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے، ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیا کوئی آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے
 ؟ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سب دو کپڑے پاتے ہو۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ (عَنْ) جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّاشِيِّ وَأَبِي الْحُسَيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الطَّبْرِيِّ
 قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَنَا أَبُو قُرَّةَ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ جَرِيرٍ (عَنْ) الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ (عَنْ) أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوبِ
 الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أُولَٰئِكَ لَكُمْ ثَوْبَانِ

قَالَ أَبُو قُرَّةَ فَسَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَذْكُرُ (عَنْ) الزُّهْرِيِّ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ وَقَالَ مَا كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ
 (وَرَوَاهُ) أَيْضًا (عَنْ) زَيْدِ بْنِ يَحْيَى أَبِي أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيِّ قَالَا (حَدَّثَنَا) أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ ثَنَا عَبْدُ
 الْعَزِيزِ بْنُ خَالِدٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ وَاللَّفْظُ لَيْسَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

(وَرَوَاهُ) أَيْضًا (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ
 وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ (عَنْ) الزُّهْرِيِّ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (عَنْ) أَبِي
 هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَهُ أَيُّصَلِّي فِي الثَّوبِ الْوَاحِدِ قَالَ مَا كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَرَبَّمَا أَدْخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الزُّهْرِيِّ رَجُلًا آخَرَ وَرَبَّمَا ذَكَرَ الْجَرَّاحُ بْنُ الْمَنْهَالِ
 (وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُخَلَّدٍ (عَنْ) عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ (عَنْ) الْحَسَنِ
 بْنِ صَالِحِ بْنِ أَبِي الدَّوَاهِي (عَنْ) مُوسَى بْنِ طَارِقٍ (عَنْ) ابْنِ جَرِيرٍ وَأَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ (عَنْ)
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَسْرٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) أَبِي الْحُسَيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ
 مُوسَى الْأَهْوَازِيِّ (عَنْ) أَبِي أَحْمَدَ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ الْعَسْكَرِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ (عَنْ) إِسْحَاقَ
 بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّهْشَلِيِّ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ الصَّلْتِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْثَانِيُّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُوقٍ
 الْكَنْدِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي مُحَمَّدِ ابْنِ مَسْرُوقٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(أَبُو حَنِيفَةَ) رَوَاهُ أَيْضًا (عَنْ) أَبِي الْعَطُوفِ الْجَرَّاحِ بْنِ الْمَنْهَالِ (عَنْ) الزُّهْرِيِّ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (عَنْ) أَبِي

سلمة (عن) أبی هريرة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(آخر جہ) الحافظ محمد بن المظفر فی مسنده (عن) القاسم بن عیسی العطار بدمشق (عن) عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن إسحاق (عن) جده شعیب بن إسحاق (عن) أبی حنیفة (عن) أبی العطف (عن) الزہری (ورواہ) أحمد بن محمد بن الحسن (عن) ہارون بن موسی (عن) یحیی بن نصر بن حاجب (عن) أبی حنیفة (عن) أبی العطف (عن) الزہری (ورواہ) (عن) أبی الحسین بن شاکر السمرقندی (عن) محمد بن یوسف (عن) أبی قرة قال سمعت أبا حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”جعفر بن محمد شاشی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”ابو حسین محمد بن صالح بن عبد اللہ طبری رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت ”محمد بن یوسف رحمہ اللہ“ نے بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں ہمیں حضرت ”ابو قرة رحمہ اللہ“ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: حضرت ”ابن جریج رحمہ اللہ“ نے حضرت ”زہری رحمہ اللہ“ کے واسطے سے روایت کیا ہے، وہ حضرت ”ابو سلمہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیا تم سب دو کپڑے پاتے ہو؟

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”زید بن یحییٰ ابو اسامہ بخاری رحمہ اللہ“ اور حضرت ”عبد اللہ بن محمد بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن یعقوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد العزیز بن خالد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ ان سب کے الفاظ یہ ہیں ”تم سب دو کپڑے نہیں پاتے ہو“۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد کوثری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے دادا حضرت ”محمد بن مسروق رحمہ اللہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، اس میں یہ تھا کہ مجھے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ہریرہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن مسیب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک سائل نے حضور ﷺ سے پوچھا: کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیا تم سب لوگ دو کپڑے پاتے ہو؟ انہوں نے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا۔ حضرت ابو محمد فرماتے ہیں: بعض اوقات انہوں نے ان کے اور زہری کے درمیان کسی اور کا نام ذکر کیا ہے اور بعض اوقات حضرت ”جراح بن منہال رحمہ اللہ“ کا ذکر کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ بن مخلد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید اللہ بن کثیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن صالح بن ابوداؤد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”موسیٰ بن طارق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابن جریج و امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سلمہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر بنی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو الفضل بن خیرون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین محمد بن احمد بن موسیٰ اہوازی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو احمد حسین بن عبد اللہ بن سعید عسکری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن اسحاق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن ابراہیم نہشلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن صلت رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشناہیؒ“ نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق کندیؒ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے دادا حضرت ”محمد بن مسروقؒ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، اس میں انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشناہیؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، وہ اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوالعطوف جراح بن منہالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زہریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعید بن مسیبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو سلمہؒ“ سے، انہوں نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت ”ابو ہریرہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”قاسم بن عیسیٰ العطار بدمشقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاقؒ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”شعیب بن اسحاقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوالعطوفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زہریؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہارون بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن نصر بن حاجبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوالعطوفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زہریؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسین بن شاہر سمرقندیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قرہؒ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کو فرماتے سنا ہے۔

✽ اضافی کپڑے ہونے کے باوجود ایک کپڑے میں نماز پڑھنا ✽

572/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَمَّ الْقَوْمَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَثِيَابُهُ عَلَى الْمَشْجَبِ لَوْ شَاءَ لَتَنَاوَلَ مِنْهَا ثَوْبًا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں حضرت ”جابر بن عبد اللہؓ“ نے ایک کپڑا پہن کر لوگوں کو امامت کروائی اور آپ نے اس کے دونوں کنارے مخالف سمت میں باندھ لئے تھے، حالانکہ ان کے اور کپڑے کھوٹی پرٹانگے ہوئے تھے، اگر وہ چاہتے تو ان میں سے کپڑے لے سکتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عُمَرُ الْأَشْنَانِيُّ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّلَالِ (عَنْ) أَبِي بِلَالٍ الْأَشْعَرِيِّ (عَنْ) أَبِي يُونُسَ الْقَاضِي (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخِيَّاطِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ ابْنِ يُونُسَ بْنِ دُوسْتِ الْعَلَّافِ (عَنْ) الْقَاضِي عُمَرَ الْأَشْنَانِيِّ بِإِسْنَادِهِ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواہ) ابن خسرو (عن) أبی القاسم بن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن الخلال (عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم البغوی (عن) محمد بن شجاع (عن) الحسن بن زیاد (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(وآخرجه) الحسن بن زیاد فی مسنده (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر اشثانی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ نے (اپنی مسند میں ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”قاسم بن محمد دلال رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بلال اشعری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف قاضی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرو بختی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ نے (اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل احمد بن حسن ابن خیرون رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر محمد بن علی بن محمد خیاط رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ احمد بن محمد ابن یوسف بن دوست علاف رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشثانی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرو بختی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو قاسم بن احمد بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلال رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بغوی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس گھر میں کتاب یا تصویر ہو ✽

573/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي إِسْحَاقَ السَّيْعِي (عَنْ) عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ (عَنْ) عَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ عَلَّقَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ فِيهِ تَمَائِيلٌ وَأَبْطَأَ عَلَيْهِ جَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ آتَاهُ فَقَالَ مَا أَبْطَأَ بِكَ عَنِّي قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَائِيلٌ فَأَمِطِ السِتْرَ واقْطَعْ رُؤُسَ التَّمَائِيلِ وَآخِرُ جُؤَاهُ هَذَا الْجَرَوُ

حضرت ”علی بن ابی طالب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ سے روایت کرتے ہیں ”ابو اسحاق السیعی“ نے ”عاصم بن ضمیرہ“ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ”علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ“ ایک سے پردہ

لٹکا دیا، اس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام کافی دن حضور ﷺ کے پاس نہ آئے، پھر جب وہ آئے تو رسول اکرم ﷺ نے پوچھا: تم اتنے دن میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے کہا: ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتاب اور تصویریں ہوں، آپ یہ پردہ ہٹا دیجئے۔ اور تصویروں کے سروں کو کاٹ دیجئے اور اس کتے کے بچے کو گھر سے نکال دیجئے۔

(آخرجه) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن أحمد بن محمد بن أحمد ابن محمد (عن) أبي جابر (عن) علي بن الحسن (عن) حفص بن عبد الرحمن (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أبي حنيفة (عن) أبي إسحاق (عن) رجل (عن) النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نحوه (ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد بن سعيد قال قرأت في كتاب إسماعيل بن حماد (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة (عن) أبي إسحاق (عن) النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نحوه

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد ابن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جابرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن عبد الرحمنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو اسحاقؒ“ سے، انہوں نے ایک آدمی سے، انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ، بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”اسماعیل بن حمادؒ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، اس میں انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو اسحاقؒ“ سے، انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

✽ گھر میں کتا اور تصویر کی موجودگی کے باعث جبریل کئی دن حاضر بارگاہ نہ ہوئے ✽

574/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَلِقَ فِي بَيْتِهِ سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلٌ فَأَبْطَأَ عَنْهُ جِبْرِئِيلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ لَهُ: يَا جِبْرِئِيلُ مَا الَّذِي أَبْطَأَكَ عَنِّي فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلٌ فَاْمِطِ السِّتْرَ وَاقْطَعْ رُؤُسَ التَّمَاثِيلِ الَّتِي فِيهِ وَآخِرُجْ هَذَا الْجَرَوْ مِنْ مَنْزِلِكَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلَّ ذَلِكَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو اسحاق سمیعؒ“ سے روایت کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ کے کمرے میں ایک پردہ لٹکا دیا گیا، اس میں تصویریں تھیں۔ جبریل امین علیہ السلام کئی دن حضور ﷺ کے پاس نہ آئے پھر جب آپ ﷺ کے پاس آئے تو رسول اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: اے جبریل! تم ہمارے پاس اتنے دن کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے فرمایا: ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں، اس لئے پردہ اتار دیجیے اور اس کے اندر جو تصویریں ہیں ان کے سروں کو کاٹ دیجیے اور اس کتے کو گھر سے نکال دیجیے۔ رسول اکرم ﷺ نے یہ سارے کام کر دیئے۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد ابن محمد بن سعید (عن) جعفر بن محمد (عن) أبیه (عن) عبد الله بن الزبیر (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ایک قیص پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے ✽

575/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ جَابِرًا أَمَّهُمْ فِي قِمِصٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ قَالَ وَلَا أَرَاهُ أَرَادَ بِذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي الثَّوبِ الْوَاحِدِ
 ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ حضرت ”عطاء بن یسار رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کرتے ہیں حضرت ”جابر رضی اللہ عنہ“ نے ان کو صرف قیص پہن کر امامت کروائی، اس قیص کے علاوہ انہوں نے کوئی کپڑا نہیں پہنا ہوا تھا۔ آپ فرماتے ہیں: میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہ عمل فقط اس لئے کیا تھا تا کہ وہ یہ واضح کر دیں کہ ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے

(آخر جہ) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي الفضل أحمد بن الحسن بن خيرون (عن) خاله أبي علي الباقلائي (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) محمد ابن بطحا (عن) بشر بن الوليد (عن) أبي يوسف (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رضی اللہ عنہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل احمد بن حسن بن خیرون رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی باقلانی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ نے حضرت ”محمد بن بطحا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن ولید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کیا ہے

الفصل الرابع في صلوة العيدين والجمعة والسنن والنوافل

چوتھی فصل: نماز عید، جمعہ، سنتوں اور نوافل کے بیان میں

✽ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عید کے دن نماز کے بعد اپنی سواری پر خطبہ دیا ✽

576/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَخْطُبُ عَلَى رَاحِلَتِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَوْمَ

الْعِيدِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ حضرت ”عبد الملک بن عمیر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں

(۵۷۵) قد تقدم فی (۵۴۸)۔

(۵۷۶) اخرج ابن حبان (۲۸۲۵) وابو يعلى (۱۱۸۲) وابن خزيمة (۱۴۴۵) عن أبي سعيد الخدري: ان رسول الله عليه وسلم

خطب يوم العيد على راحلته۔

نے حضرت ”مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ“ کو دیکھا، وہ عید کے دن نماز کے بعد اپنی سواری پر خطبہ دے رہے تھے۔

(أخرجہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعید (عن) عبد الله بن محمد بن نوح (عن) شداد بن حکیم (عن) زفر (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن نوح رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شداد بن حکیم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نفلی نمازوں میں فجر کی سنتوں کو سب سے زیادہ اہمیت دیا کرتے تھے ✽

577/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ (عَنْ) عُبيدِ بْنِ عُمَيْرٍ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَاتُلِ أَشَدَّ مَعَاهِدَةً مِنْهُ عَلَى رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”عطاء ابن ابی رباح رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ“ سے، وہ ام المومنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) سے زیادہ اور کسی نفلی نماز پر زیادہ اہتمام نہیں کیا کرتے تھے۔

(أخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) صالح الترمذی (عن) الفضل بن محمد بن إبراهيم (عن) علي بن زياد البلخي (عن) موسى بن طارق (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

(وَأَخْرَجَهُ) القاضی عمر بن الحسن الأثنانی فی مسنده (عن) محمد بن زرعة ابن شداد (عن) جده شداد (عن) زفر (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه (وَأَخْرَجَهُ) أبو عبد الله بن خسرو فی مسنده (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) خاله أبي علي الباقلانی (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضی الأثنانی بسنده إلى أبي حنيفة رضى الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رضی اللہ عنہ“ نے حضرت ”صالح ترمذی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فضل بن محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن زیاد بلخی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”موسیٰ بن طارق رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اثنانی رضی اللہ عنہ“ نے (اپنی سند میں) حضرت ”محمد بن زرعة ابن شداد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے دادا حضرت ”شداد رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی رضی اللہ عنہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو الفضل بن خیرون رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی باقلانی رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی اثنانی رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے۔

(٥٧٩) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (٢٠١) في الصلاة: باب صلاة الجمعة والخطبة والبسرقى في السنن الكبرى ١٨٣:٣ وابن أبي شيبة ١٠٩:٢ في الصلوات: باب لا تجب عليه الجمعة وعبد الرزاق ١٧٢:٣ (٥٢٠٠) في الصلاة: باب يجب عليه الجمعة -

(آخر جہ) الحافظ الحسین بن محمد بن خسرو فی مسنده (عن) ابی الغنائم محمد بن علی بن الحسن (عن) ابی الحسین محمد بن أحمد بن زرقویہ أخبرنا أبو سهل أحمد بن محمد بن زیاد حدثنا بشر بن موسى (عن) ابی عبد الرحمن المقرئ (عن) ابی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (وأخرجہ) (عن) ابن خیرون (عن) ابن شاذان (عن) ابی نصر بن اشکاب (عن) عبد اللہ ابن طاهر (عن) إسماعیل بن توبة القزوينی (عن) محمد بن الحسن (عن) ابی حنیفۃ (وأخرجہ) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار لرواه (عن) ابی حنیفۃ (عن) غیلان وأیوب بن عائذ کلاهما (عن) محمد بن کعب القرظی ثم قال محمد قال أبو حنیفۃ فإن فعلوا ذلك أجزأهم

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو الغنائم محمد بن علی بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین محمد بن احمد بن زرقویہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو اسہل احمد بن محمد بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو حنیفہؒ“ سے، انہوں نے ابن خیرونؒ سے، انہوں نے حضرت ”ابن شاذانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو نصر بن اشکابؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن طاهرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن توبہ قزوینیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ انہوں نے غیلان وایوب بن عائذؒ سے، ان دونوں نے حضرت ”محمد بن کعب قرظیؒ“ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمدؒ نے فرمایا: امام اعظم ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں: اگر یہ لوگ بھی جمعہ پڑھ لیں گے تو جائز ہے۔

✽ جو جمعہ کے لئے آئے، اس پر جمعہ کا غسل واجب ہے ✽

580/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَاجِبٌ عَلَى مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”نافعؒ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت ”عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے لئے آئے اس پر جمعہ کا غسل کرنا واجب ہے

(أخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) قبيصة (عن) زكريا بن يحيى (عن) أحمد بن عبد الله بن زياد (عن) محمد بن خلیل البصري (عن) حماد بن يحيى الأبح (عن) ابی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (وأخرجہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أبی العباس بن عقدة (عن) عبد الله بن محمد بن يعقوب الحارثي البخاری (عن) قبيصة (عن) زكريا بن يحيى (عن) محمد بن خلیل البصري (عن) حماد بن يحيى الأبح (عن) منصور بن المعتمر و محمد بن سوفة و أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”قبيصةؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زکریا بن یحییٰؒ“ سے، انہوں نے

حضرت ”احمد بن عبد اللہ بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خلید بصری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن یحییٰ الانح رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ”اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اسکی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قبیصہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زکریا بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن خلید بصری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن یحییٰ الانح رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منصور بن معتمر اور محمد بن سواقہ اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جو جمعہ کے لئے آئے، اس کو چاہئے کہ وہ غسل کر لے ✽

581/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”نافع رحمۃ اللہ علیہ“ سے، وہ حضرت ”عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کیلئے آئے اسے چاہئے کہ وہ غسل کر لے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ ابْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) عَبْدِ وَاسِعِ بْنِ بَشَرَ (عَنْ) أَبِي يُونُسَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيِّ الْمَنَكْدَرِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَوْفِيِّ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) أَبِي يُونُسَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ (عَنْ) عُمَرَ بْنِ مَدْرِكَ (عَنْ) مَكِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنَ مَخْلَدٍ (عَنْ) عَبْدِ وَاسِعِ بْنِ بَشَرَ بْنِ شُعَيْبٍ الرَّازِيِّ (عَنْ) أَبِي يُونُسَ الْقَاضِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خُسْرُو الْبَلْخِيِّ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) الْمُبَارَكِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصَّيْرَفِيِّ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ الْفَارَسِيِّ (عَنْ) الْحَافِظِ مُحَمَّدَ بْنِ الْمُظْفَرِ (عَنْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنَ مَخْلَدٍ بْنِ جَعْفَرٍ (عَنْ) عَبْدِ وَاسِعِ بْنِ بَشَرَ الرَّازِيِّ (عَنْ) أَبِي يُونُسَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَقَالَ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرُو وَقَرَأَتْ فِي تَارِيخِ بَخَارِي لِلْحَافِظِ الْمَعْرُوفِ بَغَنْجَارٍ قَالَ (أَخْبَرَنَا) خَلْفُ بْنُ مُحَمَّدَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْكِنْدِيُّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ مُسْلِمٍ الطُّوسِيِّ (عَنْ) أَبِي يُونُسَ الْقَاضِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ الْخَطِيبِ الْبَغْدَادِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقِيِّ (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ لَوْثُو (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ فَرُوهَ الْمُسْتَمَلِيِّ (عَنْ) عُمَرَ بْنِ مَدْرِكَ (عَنْ) مَكِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدوس بن بشر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد تمیمی مکندری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سعید عوفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعد عوفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن مدرک رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی ابن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن مخلد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدوس بن بشر بن شعیب رازی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف قاضی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بخی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”اپنی مسند میں مبارک بن عبد الجبار صیرفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد فارسی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن مخلد بن جعفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدوس بن بشر رازی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

اور ابن خسر و کہتے ہیں: میں نے حافظ المعروف غنخاری کی کتاب تاریخ بخاری میں پڑھا ہے، وہ اس میں لکھتے ہیں، ہمیں حضرت ”خلف بن محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں، ہمیں حضرت ”علی بن ابراہیم بن اسماعیل کندی رحمہ اللہ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت ”علی بن مسلم طوسی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف قاضی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”ابوبکر خطیب بغدادی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد متقی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن محمد بنو لؤلؤ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر محمد بن فروہ مستملی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمر بن مدرک رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی ابن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ اپنے گھروں میں (نفل) نماز پڑھا کرو، ان گھروں کو قبرستان مت بناؤ ☆

582/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوهَا قُبُورًا

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”نافع رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور ان کو قبریں مت بناؤ۔

(۵۸۲) اضرجه الحسكفي في "مسند الامام" (۱۸۲) واحمد ۶: ۲ والبخاري (۱۱۸۷) ومسلم (۷۷۷) (۲۰۹) والنسائي في "المجتبى" ۳: ۱۹۷-

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) علان بن يعقوب العلاف عن عيسى بن عبد الرحمن الربيعي (عن) يحيى بن عنبسة (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”علان بن یعقوب علاف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن عبد الرحمن ربیع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن عنبسہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نے کعبہ کے اندر ستون کے قریب دو رکعتیں پڑھی تھیں ✽

583/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ وَكَمْ صَلَّى قَالَ رَكَعَتَيْنِ مِمَّا يَلِي الْعُمُودَ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”نافع رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”بلال رضی اللہ عنہ“ سے پوچھا: رسول اکرم ﷺ نے کعبہ میں کہاں پر نماز پڑھی؟ اور کتنی رکعات پڑھیں؟ حضرت ”بلال رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: حضور ﷺ نے دو رکعتیں پڑھی تھیں اور ستون کے قریب کھڑے ہو کر پڑھی تھیں

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) صالح بن أبي رميح (عن) الخضر ابن أبان الهاشمي بالكوفة (عن) أبي سعيد الهيثم بن محفوظ الهندي (عن) القاسم بن معن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن ابی رمیح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خضر بن ابان ہاشمی رحمہ اللہ“ سے کوئٹہ میں، انہوں نے حضرت ”ابو سعید ہثم بن محفوظ ہندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن معن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ خطبہ جمعہ کے وقت خاموش رہنے کی حیثیت وہی ہے جو خطبہ عید کے وقت خاموش رہنے کی ہے ✽

584/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ السَّكُونِيِّ فِي الْعِيدَيْنِ إِذَا خَطَبَ الْإِمَامُ مِثْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم سکونی رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں آپ

فرماتے ہیں: جب امام عید کا خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت خاموش رہنے کی وہی حیثیت ہے جو جمعہ کے دن خطبہ کے وقت خاموش رہنے کی ہے۔

(أخرجه) الحافظ ابن خسر في مسنده (عن) أبي الحسين المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي منصور

محمد بن محمد بن عثمان (عن) أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان القطيعي (عن) بشر بن موسى (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۵۸۳) أخرجه الحافظ ابن خسر في مسنده الامام (۱۸۴) والبخاري (۶۸) في الصلوات: باب الابواب والخلع للكعبة والمساجد: ومسلم (۱۲۲۹) في الحج: وابو داود (۲۰۲۲) في المناسك: باب دخول الكعبة: وابن حبان (۲۲۰۴) -

(۵۸۴) أخرج ابن أبي شيبة ۱۲۴:۲ في الصلاة: في الكلام اذا صعد الامام المنبر وخطب عن ابراهيم قال: قلت لعلقمة: متى يكره الكلام يوم الجمعة؟ قال: اذا صعد الامام المنبر: واذا خطب الامام: واذا تكلم الامام -

○ اس حدیث کو حضرت "ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وٹنی رحمہ اللہ" نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "بشر بن موسیٰ رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو عبد الرحمن مرقی رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

✽ سلام سے دو نمازیں الگ الگ ہو جاتی ہیں ✽

585/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ السَّلَامُ يَقْطَعُ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

✽ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "حماد رحمہ اللہ" سے، وہ حضرت "ابراہیم رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: سلام دو نمازوں کے درمیان فاصلہ کر دیتا ہے۔

الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
اس حدیث کو حضرت امام "ماحمد بن حسن رحمہ اللہ" نے کتاب الآثار میں ذکر کیا ہے، اس کو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم اسی کو اپناتے ہیں اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

✽ خطبہ جمعہ کے دوران قرأت پوچھنے والے کو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب نہ دیا ✽

586/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اسْتَقْرَأَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ عَنِ الْجُمُعَةِ قَالَ لَهُ: ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا إِنَّ حَظَّكَ مِنَ الْجُمُعَةِ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ

✽ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "حماد رحمہ اللہ" سے، وہ حضرت "ابراہیم رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت "عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی نے جمعہ کے دن حضرت "عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ" سے قرأت سیکھنا چاہی، اس وقت امام خطبہ دے رہا تھا، حضرت "عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ" خاموش رہے، جب جمعہ سے فارغ ہوئے تو حضرت "عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ" نے اس سے کہا: جس چیز کے بارے میں تو نے سوال کیا تھا، وہ حصہ تمہیں جمعہ میں مل گیا ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خَسْرٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْخَلَّالِ

(عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ شِجَاعِ الثَّلَجِيِّ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ

(عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۵۸۵) اخرجہ محمد بن الحسن السیبانی فی "الآثار" (۱۰۹) فی الصلاة: باب تسليم الامام وسجوده وعبد الرزاق

(۲۶۰۳) فی الصلاة: باب السلام فی الصلاة: وابن ابی شیبہ ۷۴:۲ فی الصلاة: باب من كان يرد ويسير بيده او برأسه -

(۵۸۶) اخرجہ الطبرانی فی "الکبیر" ۳۰۸:۹ (۹۵۴۲) وفی "معجم الآثار" (۴۹۲) واخرجہ الطبرانی فی "الکبیر"

(۹۵۴۲) والريثی فی "معجم الزوائد" ۱۸۶:۲ عن عبد الله قال: "كفى لغوا ان تقول لصاحبك انصت اذا خرج الامام

فی الجمعة"

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خضر بن یحییٰؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو قاسم بن احمد بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بغویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع ثلمیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ بلی کو بھوکا پیاسا رکھنے کی وجہ سے ایک عورت دوزخ میں گئی ✽

✽ جب سورج یا چاند کو گرہن لگے تو اس وقت نوافل پڑھنے چاہئیں، یہ اللہ کی نشانیاں ہیں ✽

587/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهُ لَا يَزْكُعُ ثُمَّ رَكَعَ وَكَانَ رُكُوعُهُ قَدْرَ قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ قَدْرَ رُكُوعِهِ ثُمَّ جَلَسَ فَكَانَ جُلُوسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَدْرَ سُجُودِهِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الْآخِرَةُ بَكَى فَاشْتَدَّ بَكَاءُهُ، فَسَمِعْنَاهُ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَلَمْ تَعِدْنِي إِلَّا تَعَذِّبُهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ ثُمَّ جَلَسَ فَتَشْهَدُ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَدْنِيْتُ مِنَ الْجَنَّةِ حَتَّى لَوْ شِئْتُ أَنْ أَتَاوَلَ غُصْنًا مِنْ أَغْصَانِهَا فَعَلْتُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَدْنِيْتُ مِنَ النَّارِ حَتَّى جَعَلْتُ أَتَقَى لَهَا عَلَى وَعَلَيْكُمْ وَلَقَدْ رَأَيْتُ فِيهَا سَارِقَ بَدَنٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ بِالنَّارِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ فِيهَا عَبْدَ بَنِي دَعْدَعٍ سَارِقَ الْحَاجِّ بِمَحْجَنِهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً طَوِيلَةً أَدْمَاءَ حُمَيْرِيَّةً تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تُسْقَها وَلَمْ تَدْعُها تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”عطاء بن سائبؒ“ سے، وہ اپنے ”والدؒ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”عبد اللہ بن عمرؒ“ نے فرمایا: جس دن رسول اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ”ابراہیمؒ“ کا وصال ہوا، اس دن سورج کو گرہن لگ گیا۔ لوگ کہنے لگے: حضرت ”ابراہیمؒ“ کی وفات کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا ہے۔ رسول اکرم ﷺ (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے اور بہت لمبا قیام کیا یہاں تک کہ لوگ یہ سمجھے کہ آپ رکوع نہیں کریں گے، پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اور آپ کا رکوع آپ کے قیام کی مقدار کے برابر تھا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کا سجدہ آپ کے رکوع کے برابر تھا، پھر آپ نے دو سجدوں کے درمیان جلسہ کیا اور آپ کا دو سجدوں کے درمیان جلسہ سجدوں کی مقدار کے برابر تھا۔ پھر حضور ﷺ نے

(۵۸۷) اضرجه احمد ۱۰۹:۲ وابن حبان (۲۸۲۸) والبخاری (۱۰۴۲) فی الکسوف: باب الصلاة فی کسوف الشمس ومسلم (۹۱۴) فی الکسوف: باب ذکر النداء بصلاة الکسوف والطبرانی فی ”الکبیر“ (۱۳۰۹۵) والحاکم فی ”المستدرک“

دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھائی۔ جب دوسری رکعت کا آخری سجدہ کر لیا تو حضور ﷺ رو پڑے ہم نے حضور ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا

”اے اللہ کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا کہ جب تک میں ان میں ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا“

اس کے بعد آپ نے قعدہ کیا اور پھر تشہد پڑھا، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے پھر فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے ان کو گرہن لگتا ہے اور نہ کسی کی حیات کی وجہ سے، لیکن جب ایسی صورت حال پیدا ہو تو تم پر لازم ہے کہ تم نماز پڑھا کرو۔ میں نے ابھی دیکھا کہ میں جنت کے بہت قریب ہو گیا تھا یہاں تک کہ اگر میں اس کے درختوں کی ٹہنیوں میں سے کوئی ٹہنی توڑنا چاہتا، تو میں یہ کر سکتا تھا اور میں نے دیکھا کہ میں دوزخ کے بہت زیادہ قریب ہو گیا ہوں حتیٰ کہ میں اس کے شعلوں سے خود کو اور تم کو بچا رہا تھا۔ اور میں نے دوزخ کے اندر اللہ کے رسول کے قربانی کے جانور چرانے والے کو دیکھا، اس کو دوزخ میں عذاب ہو رہا تھا، میں نے اس کے اندر بنی دعدع کا وہ غلام بھی دیکھا جو حاجیوں کا ساز و سامان چوری کیا کرتا تھا۔ اس کے اندر ایک دراز قد خاتون کو دیکھا جس کا رنگ گندمی تھا وہ حمیرہ تھی (یعنی حمیر کی رہنے والی تھی) اس کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا، اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا، نہ تو اس کو کچھ کھانے پینے کے لیے دیتی تھی اور نہ ہی اس کو چھوڑتی تھی کہ وہ زمین پر پھر کر کچھ کھالے۔

(أخرجه) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن الأشرس السلمي (عن) الجارود بن يزيد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) علي بن محمد السمسار (عن) عبد الله بن عمر الجعفي (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) صالح بن أبي أحمد الهروي (عن) عمار بن خالد التمار (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) محمد بن صالح الطبري (عن) محمد بن يوسف الزبيدي (عن) أبي قرة موسى بن طارق (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) عبد الله بن محمد بن علي (و) عبد الله ابن عبيد الله بن شريح (عن) عيسى بن أحمد (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) بشر بن موسى (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) حمدان بن ذی النون (عن) إبراهيم ابن سليمان (عن) زفر (عن) أبي حنيفة وألفاظه قريبة المعنى غير أنه قال سارق الحاج بمحجنه وكان إذا خفي له شيء ذهب به وإذا رأى قال إنما تعلق بمحجنی

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني (عن) يوسف بن موسى (عن) عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعيب بن إسحاق (عن) جده عن أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) داود بن أبي العوام (عن) عبد الرحمن بن علقمة المروزي (عن) إبراهيم بن عبد الرحمن

الخوارزمي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) عن محمد ابن الحسن البزار (عن) بشر بن الوليد ومحمد بن محمد الأشعري (عن) أبي يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(ورواه) (عن) محمد بن الحسن (عن) محمد بن حرب (عن) إسماعيل بن حماد بن أبي حَنِيفَةَ (عن) أبي يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد بن الحسن الشيباني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) سهل بن بشر الكندي (عن) الفتح بن عمرو (عن) الحسن ابن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
(ورواه) (عن) يحيى بن إسماعيل الهمداني (عن) الوليد بن حماد وجده الحسن بن عثمان كلاهما (عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر ابن محمد (عن) أبيه (عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد قال قرأت في كتاب الحسين بن علي (عن) يحيى بن الحسن (عن) زياد (عن) أبيه (عن) الحسن بن الفرات (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) المنذر بن محمد (عن) أبيه (عن) أيوب بن هاني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) المنذر بن محمد (عن) أبيه (عن) عمه (عن) أبيه سعيد بن أبي الجهم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق قال وجدت في كتاب جدي محمد بن مسروق (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) إسحاق بن خلف (عن) عمر بن حفص (عن) يحيى بن نصر ابن حاجب (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أبي مقاتل (عن) عمار بن خالد (عن) أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) عثمان بن سعد بن نوفل (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) أبو عبد الله بن خسرو في مسنده (عن) أبي الحسن علي بن الحسن بن أيوب (عن) القاضي أبي العلاء

محمد بن علي بن أحمد بن يعقوب (عن) أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان (عن) بشر بن موسى (عن) أبي عبد

الرحمن المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواہ) أيضاً (عن) أبی الغنائم محمد بن علی بن الحسن بن أبی عثمان (عن) أبی الحسن محمد بن أحمد بن محمد بن زرقویه (عن) أبی سهل أحمد بن محمد بن زیاد القطان (عن) بشر بن موسى (عن) أبی عبد الرحمن المقرئ (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”محمد بن اشرس سلمیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جارود بن یزید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”علی بن محمد سمسار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن عمر جعفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن ابوالاحمد ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمار بن خالد تمار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن صالح طبری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یوسف زبیدی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قرقہ موسیٰ بن طارق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حمدان بن ذی النون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم ابن سلیمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ ان روایات کے الفاظ اگرچہ الگ الگ ہیں لیکن سب قریب المعنی ہیں، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں، وہ اپنی چھڑی کے ساتھ حاجیوں کی چوری کر لیا کرتا تھا، اگر کسی کو پتہ نہ چلتا تو وہ لے جاتا اور اگر کوئی دیکھ لیتا تو وہ کہتا یہ میری چھڑی کے ساتھ خود ہی انک گئی تھی۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یوسف بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”دادا رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”داود بن ابو العوام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عاتقہ مروزی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن عبد الرحمن

خوارزمی رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن حسن بزار رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن ولید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن محمد اشعری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حرب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن حماد بن امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”سہل بن بشر کندی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”فتح بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی“ سے، انہوں نے حضرت ”ولید بن حماد رحمہ اللہ“ سے اور ان کے دادا حضرت ”حسن بن عثمان رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”حسین بن علی رحمہ اللہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، وہ اس میں لکھتے ہیں: حضرت ”یحییٰ بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن فرات رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن ہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد

بن محمد رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت "منذر بن محمد رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے اپنے "والد رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت "بن رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے اپنے والد حضرت "سعید بن الہجم رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "احمد بن محمد رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے دادا حضرت "محمد بن مسروق رضی اللہ عنہ" کی کتاب میں پڑھا ہے، اس میں انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رضی اللہ عنہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "اسحاق بن خلف رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "عمر بن حفص رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "یحییٰ بن نصر بن حاجب رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "صالح بن ابی مقاتل رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "عمار بن خالد رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت "عثمان بن سعد بن نوفل رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو عبد الرحمن مقری رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لثمی رضی اللہ عنہ" نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابو حسن علی بن حسن بن ایوب رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "قاضی ابو علاء محمد بن علی بن احمد بن یعقوب رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "بشر بن موئی رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو عبد الرحمن مقری رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لثمی رضی اللہ عنہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت "ابوالغنائم محمد بن علی بن حسن بن ابو عثمان رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقیہ رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "ابوہل احمد بن محمد بن زیاد قطان رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "بشر بن موئی رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو عبد الرحمن مقری رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

✽ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو نماز عید پڑھانے کا طریقہ بتایا ✽

588 / (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَمَعَهُ حَدِيثُهُ وَأَبُو مُوسَى حَتَّى خَرَجَ عَلَيْهِمُ الْوَلِيدُ ابْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَقَالَ غَدًا عِيدُكُمْ فَكَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالُوا أَخْبِرْهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَمَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِغَيْرِ

(۵۸۸) أخرجه محمد بن الحسن السبكي في "الآثار" (۲: ۴) في الصلاة: باب صلاة العيدين وعبد الرزاق (۵۶۸۷)

في الصلاة: باب التكبير في الصلاة يوم العيد وابن أبي شيبة ۱۷۳: ۲ في الصلاة: باب في التكبير في

العيدين والطبراني في "الكبير" (۹۵۱۴: ۹) ۳۵۰: ۹

أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةً وَأَنْ يُكَبِّرَ فِي الْأُولَى خَمْسًا وَفِي الْآخِرَةِ أَرْبَعًا وَيُؤَالِي بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَيَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى رَاحِلَتِهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ کوفہ کی مسجد میں موجود تھے، آپ کے ہمراہ حضرت ”حذیفہؓ“ اور حضرت ”ابوموسیٰؓ“ بھی تھے، حضرت ”ولید بن عقبہؓ“ جو کہ اس وقت کوفہ کے امیر تھے، وہ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: کل تمہاری عید ہے میں کیا کروں؟ انہوں نے کہا: اے ابو عبدالرحمن! تم اس کو بتاؤ۔ تو حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ نے اس کو فرمایا: وہ بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھائے، پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں کہے اور دوسری رکعت میں چار، اور دونوں قرأتیں متصل پڑھے اور نماز کے بعد اپنی سواری پر سوار حالت میں خطبہ دے۔

(أخرجه) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق قال وجدت في كتاب جدي محمد بن مسروق (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(وأخرجه) ابن خسرو (عن) أبي الفضل بن خيرون (عن) خاله أبي علي (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي الأشناني بإسناده المذكور إلى أبي حنيفة رضي الله عنه

(ورواه) ابن خسرو أيضاً (عن) أبي القاسم ابن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن الخلال (عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم (عن) محمد بن شجاع (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه (وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ ولا بأس بأن يخطب قائماً إن لم يكن على راحلته وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه

(وأخرجه) الحسن بن زياد في مسنده (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه ○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشنانیؒ“ حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروقؒ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے دادا حضرت ”مسروقؒ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، وہ لکھتے ہیں: انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروطیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی اشنانیؒ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی سابقہ اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروطیؒ“ نے (ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو قاسم بن احمد بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد

حضرت ”امام محمد رحمہ اللہ“ نے فرمایا ہے: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور فرمایا: اگر اس کے پاس سواری نہ ہو تو کھڑے ہو کر عید کا خطبہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھائی جاتی ہے ✽

589/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَتْ الصَّلَاةُ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَقِفُ الْإِمَامُ عَلَى رَأْسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَيُصَلِّيُ بَغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا أَقَامَةٍ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: عیدین کی جماعت خطبے سے پہلے بغیر اذان اور بغیر اقامت کے ہوتی ہے، نماز کے بعد امام اپنی سواری پر کھڑا ہو کر خطبہ دیتا ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

چاند اور سورج کا گرہن، اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، اس وقت نوافل پڑھنے چاہئیں ✽

590/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَلْقَمَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكَ سَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا وَاحْمَدُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوهُ وَسَبِّحُوهُ حَتَّى يَجْلِيَ ثُمَّ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ”علقمہ رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: جس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ”ابراہیم رضی اللہ عنہ“ کا وصال ہوا، اس دن سورج گرہن ہوا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے ان کو گرہن لگتا ہے اور نہ کسی کی حیات کی وجہ سے۔ جب تم اس کو دیکھو تو نماز پڑھو، اللہ تعالیٰ کی حمد کرو اور تکبیر پڑھو اور سبحان اللہ کہو یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے، پھر

(۵۸۹) أَخْرَجَ ابْنُ حِبَّانَ (۲۸۲۶) وَاحِدٌ ۹۲:۲ وَابْنُ حُرَيْثٍ (۱۴۴۳) وَابْنُ خَرِيزَةَ (۹۵۷) فِي الْعِيدَيْنِ: بَابُ الشَّيْءِ وَالرَّكُوبِ إِلَى الْعِيدِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا أَقَامَةٍ وَمُسْلِمٌ (۸۸۸) فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَالتِّرْمِذِيُّ (۵۳۱) فِي الْعِيدَيْنِ: بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ-

(۵۹۰) أَخْرَجَهُ ابْنُ خَرِيزَةَ ۳۰۹:۲ (۱۳۷۲) وَالنَّسَائِيُّ فِي "السنن الكبرى" ۱۹۵:۱ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "السنن الكبرى" ۳۴۱:۳ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي "الكبير" ۹۴:۱۰ (۱۰۶۵) وَابْنُ بَرَكَةَ (۹۲۶۰-۲۵۹۹) -

رسول اکرم ﷺ اپنی سواری سے نیچے اتر آئے اور دو رکعت نوافل پڑھے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) محمد بن إسحاق بن عثمان السمسار البخاری (عن) محمد بن یزید النیسابوری المعروف بمحمش (عن) عامر بن الفرات النسوی (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار بخاری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یزید نیشاپوری المعروف بمحمش رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عامر بن فرات نسوی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نماز عیدین سے پہلے اور بعد عید گاہ میں نفلی نماز نہیں پڑھتے تھے ✽

591/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ إِلَى الْمُصَلَّى فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهَا
✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عدی بن ثابت رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”سعید بن جبیر رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت ”عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ عید کے دن عید گاہ کی جانب نکلے، آپ نے نہ نماز عید سے پہلے (کوئی نفلی) نماز پڑھی اور نہ نماز عید کے بعد۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) عباد بن یزید الهروی (عن) أبيه (عن) خالد بن الهياج بن بسطام (عن) أبيه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”عباد بن یزید ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خالد بن ہیاچ بن بسطام رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جمعہ کے دن چار سنتیں نماز جمعہ سے پہلے اور چار بعد میں ہیں ✽

592/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَهَا وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا
✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”سہیل بن ابوصالح رحمہ اللہ“ سے، وہ ان کے ”والد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن (سنتیں) پڑھنا چاہے اس کو

(۵۹۱) أخرجه ابن حبان (۲۸۱۸) وأحمد (۳۴۰:۱) وابن أبي شيبة (۱۷۷:۲) والبخاری (۹۶۴) في الميدين: باب الخطبة بعد العید ومسلم (۸۸۴) (۱۳) في الميدين: باب ترك الصلاة قبل العید وبعد لها وأبو داود (۱۱۵۹) في الصلاة: باب ما جاء لا صلاة قبل العید ولا بعدها۔

(۵۹۲) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" ۳۳۶:۱ وابن حبان (۲۴۸۰) وعبد الرزاق (۵۵۲۹) والصبیری (۹۷۶) والدارمی ۳۷۰:۱ ومسلم (۸۸۱) (۶۹) والترمذی (۵۲۳) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة قبل الجمعة وبعد لها والبيهقي في "السنن الكبرى" ۳:۲۴۰۔

چاہیے کہ چار رکعتیں جمعہ سے پہلے پڑھے اور چار جمعہ کے بعد۔

(آخر جہ) القاضی أبو بکر محمد بن عبد الباقي الأنصاري في مسنده (عن) هناد بن إبراهيم بن محمد النسفي (عن) أبي الحسن علي بن أحمد بن الحسن بن محمد بن نعيم (عن) أحمد بن عبدان بن الفرج (عن) عبد الله بن سلمة بن شاهين (عن) محمد بن منصور السلمي (عن) الحسين بن الوليد (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ○ اس حدیث کو حضرت "قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي الأنصاري رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" نے اپنی سند میں حضرت "ہناد بن ابراہیم بن محمد نسفی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے، انہوں نے حضرت "ابو حسن علی بن احمد بن حسن بن محمد بن نعيم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے، انہوں نے حضرت "احمد بن عبدان بن فرج رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے، انہوں نے حضرت "عبد اللہ بن سلمہ بن شاہین رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن منصور سلمی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے، انہوں نے حضرت "حسین بن ولید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ عیدین میں خواتین کو عید گاہ میں آنے کی اجازت دیتے تھے ✽

593/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْكَرِيمِ (عَنْ) أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يُرَخَّصُ لِلنِّسَاءِ فِي

الْخُرُوجِ يَوْمَ عِيدِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى

✽ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" حضرت "عبد الکریم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے، وہ حضرت "ام عطیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا" سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن خواتین کو عید گاہ میں آنے کی اجازت دیا کرتے تھے۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي العباس بن سعيد (عن) أحمد بن حازم (عن) عبيد الله (عن) أبي حنيفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(قال) الحافظ ورواه (عن) أبي حنيفة حمزة الزيات وزفر وأيوب بن هاني وعبيد الله بن موسى والمنذر ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى

(وأخرج) الحسن بن زياد في مسنده (عن) أبي حنيفة وزاد فيه حتى إن البكرين تخرجان في ثوب واحد وتخرج الطامث في عرض الناس فتدعو

○ اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت "ابو عباس بن سعید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے، انہوں نے حضرت "احمد بن حازم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے، انہوں نے حضرت "عبيد الله رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے حضرت "حمزہ زیات رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ"، حضرت "زفر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ"، حضرت "ایوب بن ہانی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ"، حضرت "عبيد الله بن موسى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ"، حضرت "منذر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" اور حضرت "محمد بن حسن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" نے روایت کی ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "حسن بن زیاد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" نے اپنی سند میں حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے روایت کیا ہے۔ اور اس میں یہ

اضافہ بھی کیا ہے کہ دو کنواری لڑکیاں بھی ایک چادر میں لپٹ کر نکلتیں اور شرعی عذر والی خواتین مجمع سے الگ ہو کر بیٹھ جاتی تھیں اور وہ دعائیں شریک ہوتی تھیں۔

❦ جمعہ کا خطبہ بھی ہو رہا ہو، تب بھی سلام کا اور چھینک پر الحمد للہ کہنے والے کا جواب دو ❦

594/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَرَدُّوا السَّلَامَ وَتُسَمِّتُوا الْعَاطِسَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

❦ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو، اس وقت بھی سلام کا جواب دو اور چھینکنے والے کو اس کی چھینک کا جواب دو۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ثم قال محمد ولسنا نأخذ بهذا لكننا نأخذ بحديث سعيد بن المسيب على ما أنبأ سفيان بن عيينة (عن) عبد الله بن

سعيد بن أبي هند قال قلت لسعيد بن المسيب أن فلاناً عطس والإمام يخطب فسمته فلان قال مرة فلا يعودن

قال محمد وبه نأخذ الخطبة بمنزلة الصلاة لا يشمت فيها العاطس ولا يرد فيها السلام وهو قول أبي حنيفة رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) مَخُولِ بْنِ رَاشِدٍ النَّهْدِيِّ (عَنْ) مُسْلِمِ الْبَطِينِ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنافِقِينَ

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ (عَنْ) يَعْقُوبَ بْنِ يَوْسُفَ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ)

أَبِي جَنَادَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْثَانِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) حَصِينِ

بْنِ مَخَارِقَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ وَأَزْهَرَ بْنِ مَعْبُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر

حضرت ”امام محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے فرمایا: ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہیں، بلکہ ہم حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ والی حدیث پر عمل کرتے ہیں، اس کی

اسنادیوں ہے، ہمیں حضرت ”سفيان بن عيينة رحمۃ اللہ علیہ“ نے بیان کیا ہے، وہ حضرت ”عبد الله بن سعيد بن ابي هند رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے

ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: فلاں شخص نے چھینک آنے پر الحمد للہ کہا، اس وقت امام خطبہ دے رہا تھا، فلاں

شخص نے اس کا جواب دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ دے سکتے ہیں، اس کے بعد نہیں۔

○ حضرت ”امام محمد رحمۃ اللہ علیہ“ فرماتے ہیں: اسی سے ہم نے یہ موقف اپنایا ہے کہ خطبہ نماز کی مانند ہے، اس میں نہ تو چھینک پر الحمد للہ کہنے والے

کو جواب دیا جائے اور نہ ہی اس میں سلام کا جواب دیا جائے، حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ کا بھی یہی مذہب ہے۔

○ نیز حضرت ”مخول بن راشد النهدي رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مسلم البطين رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعيد بن

جبير رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الله بن عباس رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ

المنافقون پڑھا کرتے تھے۔

(۵۹۴) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (۱۸۲) وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (۵۴۳۷) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الْعَاطِسِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۲: ۱۲۰ فِي الصَّلَاةِ: بَابُ يَسْلُمُ إِذَا جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "السنن

الكبرى" ۳: ۲۲۲-

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن یوسف بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جنادہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشانی رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن حسن بن سعید بن عثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حصین بن خارق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے اور حضرت ”ازہر بن معبد رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہر کام کرنے میں استخارے کی تعلیم دیا کرتے تھے ☀

595/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) نَاصِحِ بْنِ عَجَلَانَ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ (عَنْ) أَبِي سَلَمَةَ (عَنْ) أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ناصح بن عجلان رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابو سلمہ رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ ہمیں تمام امور میں استخارہ کرنے کی یوں تعلیم دیا کرتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ صَالِحِ الْبَلْخِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَلْخِيِّ (عَنْ) الْقَاسِمِ ابْنِ الْحَكَمِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن صالح بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن قاسم بلخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ ظہر سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھنا سنت ہے ☀

596/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عُبَيْدَةَ بْنِ الْمُعْتَبِ الصَّبِيِّ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) قَزْعَةَ (عَنْ) رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِتَسْلِيمٍ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عبیدہ بن معتب ضعی رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”قزعمہ رحمہ اللہ“ سے وہ ”عبدالوہاب نامی“ ایک صحابی رسول سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ”ابو ذر رضی اللہ عنہ“ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے رسول اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان میں دو رکعتوں کے بعد سلام بھی نہیں پھیرا کرتے تھے۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعید (عن) جعفر بن محمد (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه (قال) الحافظ رواه أبو عبد الرحمن المقرئ (عن) أبي حنيفة (عن) عبيدة (عن) إبراهيم (عن) قرعة (عن) رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: وهو الصحيح (وأخرجه) أبو عبد الله بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي الفضل بن حيرون (عن) خاله أبي علي (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر بن الحسن الأشناني (عن) جعفر بن محمد بن مروان (عن) أبيه (عن) عبد الله بن الزبير (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”طلحہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ“ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئ رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبيدة رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”إبراهيم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قرعة رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان روایت کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: یہی صحیح ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرون رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علاف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضي عمر بن حسن اشناني رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”جعفر بن محمد بن مروان رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو اور ظہر کی چار سنتوں پر جتنی پابندی کرتے، کسی نفلی نماز پر نہیں کرتے تھے ✽

597/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ مَا كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّطَوُّعِ أَشَدَّ مَثَابَرَةً مِنْهُمْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَأَرْبَعَ قَبْلَ الظُّهْرِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”حماد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، وہ حضرت ”إبراهيم رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کرتے ہیں: آپ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام فجر کی دو سنتوں اور ظہر کی قبلہ چار سنتوں کے علاوہ اور کسی نفلی نماز پر اتنی زیادہ پابندی نہیں کیا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خَسْرُو فِي مَسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْخَلَالِ

(۵۹۷) (أَخْرَجَهُ) عَبْدُ الرَّزَّاقِ (۴۸۲۹) فِي الصَّلَاةِ: بِسَبَابِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا - قُلْتُ: وَقَدْ أَضْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۱۹۹:۲ وَالطَّحَاوِيُّ فِي "شَرْحِ مَعَانِي الْأَنْبَاءِ" ۳۳۵:۱ وَالْحَمِيدِيُّ (۲۸۵) وَأَحْمَدُ ۴۱۶:۶ وَأَبُو دَاوُدَ (۱۲۶۴)... قَالَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ تَوَاضَعُ عَلَيْهِنَّ قَبْلَ الظُّهْرِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تَرْتَحِ حَتَّى تَقَامَ الصَّلَاةُ فَاحْبِ ابْنِ أَقْدَمٍ" -

(عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم (عن) محمد بن شجاع (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(وأخرجه) الحسن بن زياد في مسنده (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروغیؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوقاسم بن احمد بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلالؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ رسول اکرم ﷺ رات کا زیادہ وقت قیام میں گزارتے تھے ☆

598/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ (عَنِ) الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَامَةَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ أَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”زیاد بن علاقہؒ“ سے، وہ حضرت ”مغیرہ بن شعبہؒ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں، رسول اکرم ﷺ رات کا اکثر حصہ قیام کیا کرتے تھے، آپ کے صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہوں کو معاف نہیں کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) قبيصة بن الفضل بن عبد الرحمن الطبري (عن) إسحاق بن إبراهيم الفارسي (عن) سعيد بن الصلت (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”قبيصة بن فضل بن عبد الرحمن طبریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”إسحاق بن ابراہیم فارسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”سعيد بن صلتؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ رسول اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ الم تنزیل پڑھا کرتے تھے ☆

599/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ (عَنْ) حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ (عَنِ) النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ آلَمَ تَنْزِيلٍ

(۵۹۸) (أخرجه ابن حبان (۳۱۱) (وعبد الرزاق (۴۷۶) (والحميري (۷۵۹) (واحمد (۲۵۱:۴) (والبخاري (۴۸۳۶) (ومسلم (۲۸۱۹) (۸۰) (والبيهقي في السنن الكبرى ۱۶:۳ (وابن ماجه (۱۴۱۹) في اقامة الصلاة: باب ما جاء في طول القيام في الصلوات -

(۵۹۹) (أخرجه ابن ابي شيبة ۱۴۲:۲ في الصلاة: من كان يستحب ان يقرأ في الفجر يوم الجمعة بسورة فيرا سجدة ومسلم ۵۹۸:۲ (۶۲) (والنسائي (۱۷۷۵) (وابوداود (۱۱۱۵) (والترمذي (۵۳۳) (وابن ماجه (۱۲۸۱) -

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابراہیم بن محمد منتشرؒ“ سے، وہ حضرت ”حبیب بن سالمؒ“ سے، وہ حضرت ”نعمان بن بشیرؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں الم تزیل سورۃ پڑھا کرتے تھے

(أخرجه) الحافظ الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) أبي الغنائم محمد بن علي بن الحسن (عن) محمد بن أحمد بن محمد (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن الفضل بن جابر السقطي (عن) نصر بن حريش الصامت (عن) مشعمل ابن ملحان (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوالغنائم محمد بن علی بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن فضل بن جابر سقطنیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”نصر بن حریش صامتؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مشعمل بن ملحانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✦ امام جمعہ کے تشہد میں ہو، اس وقت مقتدی جماعت میں شریک ہوا، تو وہ نماز کیسے پوری کرے ✦

600/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ قَدْ جَلَسَ آخِرَ صَلَاتِهِ قَالَ يُكَبِّرُ تَكْبِيرَةً يَدْخُلُ مَعَهُمْ فَيَتَشَهَّدُ مَعَهُمْ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد میں آیا، اس وقت امام جمعہ کی آخری رکعت میں موجود تھا (تو وہ شخص اپنی نماز کس طرح مکمل کرے؟) آپ نے فرمایا: وہ تکبیر کہہ کر امام کے ہمراہ جماعت میں شریک ہو جائے، انکے ہمراہ تشہد پڑھے، جب امام سلام پھیر دے تو وہ کھڑا ہو کر اپنی باقی ماندہ دونوں رکعتیں پڑھے۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة

ثم قال محمد ولسنا نأخذ بهذا من أدرك من الجمعة ركعة أضاف إليها أخرى ومن أدركهم جلوساً صلى أربعاً وبذلك جاءت الآثار من غير واحد (ثم قال) محمد حدثنا أبو حنيفة أخبرنا سعيد بن أبي عروبة (عن) قتادة (عن) أنس بن مالك (و) الحسن البصري (و) سعيد بن المسيب (و) خلاص بن عمرو أنهم قالوا من أدرك من الجمعة ركعة أضاف إليها أخرى ومن أدركهم جلوساً صلى أربعاً

قال محمد وكذلك بلغنا (عن) علقمة بن قيس (و) الأسود بن يزيد وهو قول سفيان الثوري وزفر بن الهذيل وبه نأخذ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ پھر حضرت امام ”محمدؒ“ نے فرمایا: ہم اس کو نہیں اپناتے، جس نے جمعہ کی ایک رکعت پائی، وہ اس کے ساتھ دوسری بھی شامل کر لے، اور جو جماعت کو تشہد میں بیٹھے پائے، وہ چار رکعتیں پڑھے۔ اس بارے میں متعدد آثار موجود ہیں، پھر حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا: ہمیں حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں ہمیں حضرت سعید بن ابی عروبہؒ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت

”قناده رضی اللہ عنہ“ سے، انہوں نے حضرت ”انس بن مالک رضی اللہ عنہ“ سے، حضرت ”حسن بصری رضی اللہ عنہ“ سے، حضرت ”سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ“ سے اور حضرت ”خلاص بن عمرو رضی اللہ عنہ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: جس نے جمعہ کی ایک رکعت جماعت کے ساتھ پائی، وہ اس کے ساتھ ایک رکعت مزید پڑھے اور جس نے جماعت کو تشہد میں بیٹھے پایا، وہ چار رکعتیں پڑھے۔

○ حضرت ”امام محمد رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا: اسی طرح ہمیں حدیث پہنچی ہے، حضرت ”علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ“ سے اور حضرت ”اسود بن یزید رضی اللہ عنہ“ سے۔ حضرت ”امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ”زفر بن ہذیل رضی اللہ عنہ“ کا بھی یہی مذہب ہے۔ اور ہم بھی اسی پر عمل کرتے ہیں۔

☆ رسول اکرم ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھا کرتے تھے ☆

601/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ (عَنْ) النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

☆ حضرت ”امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ“ حضرت ”ابراہیم بن محمد بن منشر رضی اللہ عنہ“ سے، وہ اپنے ”والد رضی اللہ عنہ“ سے وہ حضرت ”حبیب بن سالم رضی اللہ عنہ“ سے، وہ حضرت ”نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ عیدین کی نمازوں میں اور نماز جمعہ میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ الْقَيْرَاطِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ شُوَكَّةَ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ الْحَكَمِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَحْمَدَ الْقَيْرَاطِيِّ (عَنْ) شُعَيْبِ بْنِ أَيُّوبَ (عَنْ) أَبِي يَحْيَى الْهَمَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) سَهْلِ بْنِ بَشَرَ (عَنْ) الْفَتْحِ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْبَزَارِ (عَنْ) بَشَرَ بْنِ الْوَلِيدِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ هَذَا كِتَابُ جَدِّي الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَرَأْتُ فِيهِ ثَنَا يَحْيَى

بْنِ الْحَسَنِ (عَنْ) زِيَادَ بْنِ الْحَسَنِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَحْمَدَ ابْنِ مُحَمَّدَ (عَنْ) الْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) أَيُّوبَ بْنِ هَانِي (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ (عَنْ) مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ وَجَدْتُ

فِي كِتَابِ جَدِّي مُحَمَّدِ ابْنِ مَسْرُوقٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ وَسَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(وَرَوَاهُ) أَيْضاً (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ (عَنْ) الْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَمِّهِ (عَنْ) أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ

(عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) المنذر بن محمد (عن) الحسين بن محمد (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) أحمد بن خالد (عن) أحمد بن داود (عن) إسحاق بن يوسف الأزرق (عن) أبي حنيفة غير أنه لم يذكر النعمان بن بشير

(ورواہ) أيضاً (عن) عبد الله بن محمد بن علي (عن) عبد الله بن عبيد الله كلاهما (عن) عيسى بن أحمد (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة في العيدين فقط

(ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد بن عبد الرحمن السرخسي (عن) عبد الله بن عبد الرحمن المدني (عن) عفيف بن سالم الموصلي (عن) أبي حنيفة في العيدين

(ورواہ) أيضاً (عن) صالح بن أحمد القيراطي (عن) أحمد بن خالد بن عمرو الحمصي (عن) أبيه (عن) عيسى بن يزيد (عن) الأبيض بن الأغر (عن) أبي حنيفة في العيدين

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) محمد بن شوكة (عن) القاسم بن الحكم (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(ورواہ) أيضاً (عن) صالح بن أحمد (عن) أحمد بن خالد (عن) أبيه (عن) عيسى بن يزيد (عن) الأبيض بن الأغر (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(ورواہ) أيضاً (عن) أبي الحسن بن أبي مقاتل (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

(وأخرجه) الحافظ محمد بن المظفر في مسنده (عن) الحسن بن محمد بن سعيد (عن) محمد بن عمران الهمداني (عن) القاسم بن الحكم (عن) أبي حنيفة

(ورواہ) (عن) محمد بن محمد بن سليمان (عن) أبي بكر وعثمان ابني أبي شيبة كلاهما (عن) جرير بن عبد الحميد (عن) أبي حنيفة رضي الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد بخاری رحمہ اللہ" نے حضرت "صالح بن احمد قيراطي رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن شوکت رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "قاسم بن حکم رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "صالح بن احمد قيراطي رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "شعيب بن ايوب رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو یحییٰ حماني رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "سہل بن بشر رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "فتح ابن عمرو رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "حسن بن زیاد رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ" نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "محمد بن حسن بزار رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "بشر بن ولید رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن علی رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ میرے دادا حضرت ”حسین بن فرات رحمہ اللہ“ کی کتاب ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے، اس میں لکھا ہے، ہمیں حضرت ”یحییٰ بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”زیاد بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد ابن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن ہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے دادا حضرت ”محمد بن مسروق رحمہ اللہ“ میں پڑھا ہے، اس میں انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے اور حضرت ”سفیان رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”سعید بن ابی جہم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن خالد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن داود رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن یوسف ازرق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں حضرت ”نعمان بن بشیر رحمہ اللہ“ کا ذکر نہیں ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”عیسیٰ بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے صرف عیدین کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن عبد الرحمن سرخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن عبد الرحمن مدینی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عقیف بن سالم موصلی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے عیدین کے بارے میں روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد قیراطی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن خالد بن عمرو حمصی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے

حضرت ”عیسیٰ بن یزیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوض بن اغرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے عیدین کے بارے میں روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شوکتؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن خالدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن یزیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوض بن اغرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حنین بن ابومقاتلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابویحییٰ حماتیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حسن بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عمران ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) سے، انہوں نے محمد بن محمد بن سلیمانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکرؒ“ اور حضرت ”عثمان ابی ابی شیبہؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”جریر بن عبد الحمیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ عیدین اور جمعہ میں سورۃ الغاشیہ اور سورۃ الاعلیٰ پڑھنا سنت ہے ✽

602/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ (عَنْ) نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ وَإِذَا جَمَعَ فِي الْعِيدَيْنِ قَرَأَهُمَا جَمِيعًا فِي يَوْمٍ

✽ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ، حضرت ابراہیم بن محمد بن منشرؒ سے وہ اپنے ”والدؒ“ سے وہ ان کے ”والدؒ“ سے، وہ حضرت ”حبیب بن سالمؒ“ سے، وہ حضرت ”نعمان بن بشیرؒ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ عیدین کی نمازوں میں اور جمعہ کی نماز میں سورۃ ہل آتا کہ حدیث الغاشیہ، اور سورۃ سبِّح اسم ربك الاعلیٰ، پڑھا کرتے تھے، اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن میں آتا تب بھی آپ یہی دونوں سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي عَلِيٍّ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدٍ

بن عمران العمرانی (عن) القاسم بن الحكم (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
(ورواه) اَيْضاً (عن) اَحْمَد بن خالد بن عمرو (عن) اَبِيهِ (عن) عكرمة بن يزيد الألہانی (عن) الأبيض بن الأغر
(عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قال الحافظ
ورواه شعبه (عن) ابراهيم كذلك

(وأخرجه) الحافظ الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) اَبی
محمد الحسن الفارسي (عن) محمد بن المظفر بإسناده المذكور أولاً إلى اَبی حَنِيفَةَ رحمه الله
(ورواه) اَيْضاً بهذا الإسناد إلى ابن المظفر الحافظ (عن) اَحْمَد بن خالد بإسناده إلى اَبی حَنِيفَةَ
(ورواه) اَيْضاً (عن) اَحْمَد بن عبد الجبار الصيرفي (عن) علي بن الحسن البصري إذناً (عن) ابن التلاج (عن) اَبی
العباس بن عقدة (عن) محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق (عن) اَبی حَنِيفَةَ وسفيان الثوري
(ورواه) (عن) عبد الله بن أحمد الدمشقي (عن) اَبی محمد عبد العزيز بن أحمد الكنانی (و) اَبی القاسم المسلم
بن أحمد الكعكي كلاهما (عن) اَبی محمد عبد الرحمن بن عثمان بن اَبی نصر (عن) اَبی الحسن خيثمة بن
سليمان بن حيدرة القرشي (عن) عبد الله بن أحمد بن اَبی ميسرة (عن) اَبی عبد الرحمن المقرئ (عن) اَبی حَنِيفَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(وأخرجه) الحسن بن زياد في مسنده (عن) اَبی حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے)
حضرت ”ابوعلیٰ حسن بن محمد بن سعید انصاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عمران عمرانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن
حکمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوالحسن حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی
اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد ابن خالد بن عمروؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عکرمہ بن یزید
الہانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوہن بن افرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظ محمد بن مظفرؒ“ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حضرت ”شعبہؒ“ نے حضرت ”ابراہیمؒ“ سے اسی طرح روایت
کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت
مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد حسن فارسیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مظفرؒ“ سے روایت
کیا ہے، انہوں نے اپنی سابقہ اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے یہی اسناد حضرت ”ابن مظفرؒ“ تک پہنچا کر روایت کیا ہے
اور انہوں نے یہ حدیث حضرت ”احمد بن خالدؒ“ سے روایت کی ہے، وہ اپنی اسناد حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ تک پہنچا کر ان سے
روایت کرتے ہیں۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبد اللہ حسین بن محمد بن خسروؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے)
حضرت ”احمد بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی بن حسن بصریؒ“ سے (اجازت کے طور پر) انہوں نے

حضرت ”ابن ثلاجؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعباس بن عقدہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروقؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ اور حضرت ”سفیان ثوریؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لجنیؓ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن احمد دمشقیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد عبد العزیز بن احمد کنانیؓ“ اور حضرت ”ابو قاسم مسلم بن احمد کعلکیؓ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن ابونصرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن خيثمه بن سليمان بن حیدرہ قرشیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن احمد بن ابو میسرہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مرقیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؓ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ جمعہ کے دن امام منبر پر چڑھے تو خطبہ سے پہلے کچھ دیر بیٹھے ☆

603/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جَلَسَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ جَلْسَةً خَفِيفَةً

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”عطیہ الاوفیؓ“ سے، وہ حضرت ”عبد اللہ بن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ جمعہ کے دن جب منبر پر چڑھتے تو خطبہ سے پہلے کچھ دیر بیٹھتے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ بْنِ جَعْفَرٍ كِتَابَةً (عَنْ) يَحْيَى بْنِ فَرُوحٍ (عَنْ) عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْخُرَّاسَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؓ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوسعید بن جعفرؓ“ سے (تحریری طور پر)، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن فروخؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الوہاب بن ابراہیم خراسانیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ وتر چھوڑ کر سرخ اونٹ بھی ملیں تو منظور نہیں ☆

604/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ تَرَكْتُ الْوِتْرَ وَإِنِّي مِثْلَ حُمْرِ النَّعَمِ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ حضرت ”حمادؓ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیمؓ“ سے، وہ حضرت ”عبد اللہ بن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں: آپ فرماتے ہیں: اگر مجھے وتر چھوڑنے کے بدلے سرخ اونٹ بھی ملیں تب بھی میں یہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔

(۶۰۳) أخرجہ احمد ۳۵:۲ وعبد الرزاق (۵۲۶۱) وابن ماجه (۱۱۰۳) والنسائي في "الكبرى" (۱۷۲۱) وابن الجارود (۲۹۵) والطبرانی في "الكبير" (۱۳۲۹۶) والبيهقي في "السنن الكبرى" ۱۹۷:۳ والبخاری (۹۲۰)۔

(۶۰۴) أخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۱۲۳) وفي "الموطأ" (۲۶۰) وأبو يوسف في "الآثار" (۳۴۲) ومحمد بن الحسن الشيباني في "الحجة على أهل المدينة" ۱۹۶:۱ وعبد الرزاق (۴۵۷۸) وابن أبي شيبة ۲۹۷:۲۔

(أخرجه) الحافظ ابن خسرو في مسنده (عن) القاسم بن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن الخلال (عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم البغوي (عن) محمد بن شعاع (عن) الحسن بن زياد (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

(وأخرجه) الحسن ابن زياد في مسنده (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه
 ○ اس حدیث کو حضرت "ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروجی رضی اللہ عنہ" نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "قاسم بن احمد بن عمر رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "عبد اللہ بن حسن خلال رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن ابراہیم بغوی رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن شعاع رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔
 ○ اس حدیث کو حضرت "حسن ابن زیاد رضی اللہ عنہ" نے اپنی مسند میں حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

✽ فتح مکہ کے موقع پر حضور ﷺ نے ایک ٹب میں غسل کیا، پھر چار رکعتیں پڑھیں ✽

605/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي هِنْدٍ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ) أُمِّ هَانِيْ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اغْتَسَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مِنْ جَفْنَةٍ فِيهَا اثْرُ الْعَجِينِ ثُمَّ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ
 ✽ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" حضرت "ابو الہند حارث بن ہمام رضی اللہ عنہ" سے، وہ سیدہ "ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ایک ایسے ٹب میں غسل کیا جس کے اندر آٹا گوندھنے کے اثرات موجود تھے پھر حضور ﷺ نے چار رکعتیں پڑھیں۔

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي عبيد (عن) محمد بن علي المدائني فستقه (عن) أحمد بن هشام بن بهرام (عن) أبيه (عن) أبي يوسف (عن) أبي حنيفة رضى الله عنهما
 (وأخرجه) الحافظ ابن خسرو في مسنده (عن) أبي الفضل أحمد بن خيرون (عن) خاله أبي علي (عن) أبي عبد الله بن دوست العلاف (عن) القاضي عمر الأشناني (عن) محمد ابن حنيفة (عن) تميم بن المنتصر (عن) إسحاق الأزرق (عن) أبي حنيفة غير أنه قال ثم صلى ركعتين وهكذا

(أخرجه) القاضي عمر الأشناني بإسناده المذكور إلى أبي حنيفة رضى الله عنه
 ○ اس حدیث کو حضرت "حافظ طلحہ بن محمد رضی اللہ عنہ" نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابو عبید رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "محمد بن علی المدائنی فستقه رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "احمد بن ہشام بن بہرام رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت "امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت "ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروجی رضی اللہ عنہ" نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت "ابو الفضل احمد بن خيرون رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت "ابو علی رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "ابو عبد اللہ بن دوست علاف رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے حضرت "قاضي عمر اشناني رضی اللہ عنہ" سے، انہوں نے محمد ابن حنیفہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت "تمیم بن

منقصر رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت "اسحاق ازرق رحمہ اللہ" سے، انہوں نے حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں "پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں" ○ اس حدیث کو حضرت "قاضی عمر اشانی رحمہ اللہ" نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے تھے ✽

606/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَمَا تَقْرَأُ سُورَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَا أَعْلَمُ فَقَالَ فَاقْرَأْ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) قَالَ فَالْخُطْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا

✽ حضرت "امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ" حضرت "حماد رحمہ اللہ" سے، وہ حضرت "ابراہیم رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی بیان کرتا ہے انہوں نے حضرت "عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ" سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ جمعہ کے بارے میں پوچھا، انہوں نے فرمایا: کیا تم سورۃ جمعہ نہیں پڑھتے ہو؟ اس نے کہا: کیوں نہیں، لیکن مجھے معلوم نہیں ہے (کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ کیسا ہوتا تھا) حضرت "عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ" نے فرمایا: تم یہ آیت پڑھو

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا

"اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے"

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمہ اللہ)

اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) حَمَادِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ شَجَاعٍ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خُسْرُو فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) الْمُبَارَكِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصِّيرَفِيِّ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْفَارَسِيِّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ شَجَاعِ الثَّلَجِيِّ (عَنْ) الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَبِي طَالِبِ بْنِ يَوْسُفَ (عَنْ) أَبِي مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ الْأُبْهَرِيِّ (عَنْ) أَبِي عُرُوبَةَ الْحِرَانِيِّ (عَنْ) جَدِّهِ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْآثَارِ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَأَخْرَجَهُ) الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۶۰۶) أخرجہ محمد بن الحسن السیبانی فی "الآثار" (۲۰۲) وابن ابی شیبۃ ۱۱۲:۲ والطبرانی فی "الکبیر" (۱۰۰۰۳) وابن

ماجہ (۱۱۰۸) فی إقامة الصلاة: باب ماجاء فی الخطبة يوم الجمعة-

(وأخرجه) محمد بن الحسن في نسخته فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 ○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”صالح بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”صالح بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔
 ○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ محمد بن مظفر رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن ابراہیم بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بخی رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد حسن بن علی فارسی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مظفر حافظ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع ثعلبی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔
 ○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بخی رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوطالب ابن یوسف رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر ابہری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عروہ حرانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”دادا رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔
 ○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔
 ○ اس حدیث کو حضرت ”محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ عیدین کی نمازوں میں کنواری لڑکیوں اور ایام والی خواتین کا آنا ✽

607/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِسْرَاهِيمَ عَمَّنْ سَمِعَ أُمَّ عَطِيَّةَ تَقُولُ رُخِصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدَيْنِ حَتَّى لَقَدْ كَانَتِ الْبُكَرَانِ تَخْرُجَانِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ حَتَّى لَقَدْ كَانَتِ الْحَائِضُ تَخْرُجُ فَتَجْلِسُ فِي عَرْضِ النَّاسِ يَدْعُونَ وَلَا يَصْلِينَ .

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے حضرت ”ام عطیہ رضی اللہ عنہا“ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عورتوں کو عیدین میں آنے کی اجازت دی گئی ہے حتیٰ کہ دو کنواری لڑکیاں ایک کپڑے میں لپٹ کر نکلتی تھیں حتیٰ کہ حائضہ عورتیں بھی نکلتی تھیں، وہ عید گاہ میں آکر لوگوں سے الگ ہو کر بیٹھ جایا کرتی تھیں، وہ دعا میں شریک ہوتیں تھیں، نماز میں شریک نہیں ہوتیں تھیں۔

(أخرجه) أبو محمد البخاري (عن) علي بن الحسن بن سعيد (عن) عمرو بن حميد (عن) نوح بن دراج (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”علی بن حسن بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمرو بن حمید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نوح بن دراج رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ عورتوں کو عیدین میں شمولیت کی اجازت ہوتی تھی ✽

608/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمَخَارِقِ (عَنْ) أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ يُرَخَّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عبد الکریم بن ابی مخارق رحمہ اللہ“ سے وہ سیدہ ”ام عطیہ رضی اللہ عنہا“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں: عورتوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں شمولیت کی اجازت ہو کرتی تھی۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي نَسَخَتِهِ فِرَوَادِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن رحمہ اللہ“ نے اپنے نسخہ میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ایام معدودات سے مراد ذی الحجہ کے دس دن اور ایام معلومات سے مراد ایام تشریق ہیں ✽

609/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِسْرَاهِيمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ) قَالَ الْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ أَيَّامُ الْعَشْرِ وَالْمَعْلُومَاتُ أَيَّامُ النَّحْرِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ“ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایام معدودات سے مراد دس دن ہیں اور معلومات سے مراد ایام النحر یعنی قربانی کے دن ہیں۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ ابْنُ خُسْرُو الْبُلْخِيُّ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصَّيْرَفِيِّ (عَنْ) أَبِي مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَثْمَانَ (عَنْ) أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ الْقُطَيْبِيِّ (عَنْ) بَشَرَ بْنِ مُوسَى (عَنْ) أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقَرِّي (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرؤنی رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیبی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مقری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ظہر کی چار قبلہ اور جمعہ کی چار قبلہ رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھی جائیں ✽

610/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِسْرَاهِيمَ قَالَ أَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ

بِالتَّسْلِيمِ

(۶۰۸) قد تقدم فی (۶۰۷)۔

(۶۰۹) أخرجه البیہقی فی ”معرفة السنن والآثار“ ۴۵۵:۴ عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما۔

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حماد بن عمارؒ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم بن عوفؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور چار رکعتیں جمعہ سے پہلے ان کے درمیان سلام پھیر کر فاصلہ نہیں کیا جائے گا۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن بن عوفؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✽ عشاء کے بعد چار رکعتیں پڑھنے کا ثواب شب قدر میں پڑھی گئی ۴ رکعتوں کے برابر ہے ✽

611/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْحَارِثِ بْنِ دَثَارٍ أَوْ مَحَارِبِ بْنِ دَثَارٍ شَكَ مُحَمَّدٌ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُنَّ يَعْدِلُنَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حارث بن دثار بن عمارؒ“ یا حضرت ”محارب بن دثار بن عمارؒ“ سے (اس میں حضرت ”محمد بن عوفؒ“ کو شک ہے) وہ حضرت ”عبداللہ بن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: جس نے عشاء کی نماز کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، اس کو لیلۃ القدر میں پڑھی گئی چار رکعتوں کے برابر ثواب ملے گا۔

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن بن عوفؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

✽ تلاوت خوب ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہئے ✽

612/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَقَرُّوا التَّلَاوَةَ يَعْنِي السَّكُوتَ فِيهَا

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”معن بن عبد الرحمن بن عوفؒ“ سے، وہ حضرت ”قاسم بن عبد الرحمن بن عوفؒ“ سے، وہ ان کے ”والد بن عوفؒ“ سے، وہ حضرت ”عبداللہ بن مسعودؓ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: تلاوت کی توقیر کیا کرو یعنی اس میں سکوت اختیار کیا کرو۔ (یعنی تلاوت خوب ٹھہر ٹھہر کر کیا کرو)

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسن بن عوفؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

(٦١٠) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (١١٠) وابن أبي شيبة ١٣٢:٢ والطحاوي في "شرح معاني الآثار"

- ٢٣٥:١

(٦١١) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (١١٢) وابن أبي شيبة ٢٤٣:٢ في الصلاة: باب في أربع ركعات بعد

المساء-

(٦١٢) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (١١٤) وعبد الرزاق (٣٣٠:٢) وابن أبي شيبة

٣٤٠:٢ والطبرانی في "الکبیر" (٩٣٤:٣) والبیہقی في "السنن الکبری" ٢٨٠:٢ وابن المبارک في "الزهد" (١١٥٠)-

☀ نماز جمعہ میں سورۃ الجمعة اور سورۃ المنافقون پڑھنا رسول اکرم ﷺ کی سنت ہے ☀

613/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مَخُولِ بْنِ رَاشِدٍ (عَنْ) مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَلْطَيْنٍ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمَنَافِقِينَ

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”مخول بن راشد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”مسلم بطین رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”سعید بن جبیر رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ جمعہ کے دن سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ الْحَافِظُ طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) يَعْقُوبَ بْنِ يَوْسُفَ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي جَنَادَةَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن عقدہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن یوسف بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جنادہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ عورتوں کو عیدین میں شمولیت کی اجازت ہوتی تھی ☀

614/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ (عَنْ) أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كَانَ يُرَخَّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى

✦ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”عبدالکریم ابو امیہ رحمہ اللہ“ سے، وہ سیدہ ”ام عطیہ رضی اللہ عنہا“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتی ہیں: عورتوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی تھی۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْفَضْلِ (و) إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَشَرَ كِلَاهِمَا (عَنْ) شَدَادِ بْنِ حَكِيمٍ (عَنْ) زُفَرِ بْنِ الْهَذِيلِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْبَزَازِ الْبَلْخِيُّ (عَنْ) بَشَرَ بْنِ الْوَلِيدِ (عَنْ) أَبِي يَوْسُفَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ رِضْوَانَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ حَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ حَازِمٍ (عَنْ) عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) الْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَمِّهِ (عَنْ) أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ (عَنْ)

(۶۱۳) أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۱۴۲:۲ فِي الصَّلَاةِ: بَابُ مَا يَقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَمُسْلِمٌ ۵۹۹:۲ (۶۴) وَأَبُو دَاوُدَ

(۱۰۶۸) وَالنَّسَائِيُّ (۱۷۳۶) -

(۶۱۴) قَدْ تَقَدَّمَ فِي (۶۰۷) -

أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) المنذر بن محمد (عن) أبيه (عن) أيوب بن هاني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) عبد الله بن عبيد الله بن شريح (عن) عيسى بن أحمد (عن) المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
(ورواه) (عن) سهل بن بشر الكندي (عن) الفتح بن عمرو (وعن) محمد بن المنذر (عن) الحسن بن حماد
كلاهما (عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ كَانَتِ الْبُكَرَانِ لِتُخْرَجَانِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فِي
الْعِيدَيْنِ

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) أحمد بن حازم (عن) عبيد الله بن موسى (عن) أَبِي حَنِيفَةَ مِثْلَهُ
(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) حسين بن محمد (عن) أبي يوسف (و) أسد بن عمرو
(عن) أَبِي حَنِيفَةَ مِثْلَهُ
(ورواه) كذلك (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) عمه (عن) أبيه سعيد بن أبي الجهم
(عن) أَبِي حَنِيفَةَ مِثْلَهُ
(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن عبد الله بن محمد بن مسروق قال وجدت في كتاب جدي (عن)
أَبِي حَنِيفَةَ مِثْلَهُ

(ورواه) (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) عمه (عن) أبيه سعيد بن أبي الجهم (عن)
أَبِي حَنِيفَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَتِ الطَّامِثُ لِتُخْرَجَ فَتُجْلَسَ فِي عَرْضِ النِّسَاءِ وَتَدْعُو فِي الْعِيدَيْنِ
قال أبو محمد أم عطية هذه وإن لم تكن تذكر النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْأَخْبَارِ فَحَكَايَتِهَا كُلُّهَا
(عن) النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ ثَبِتَ ذَلِكَ فِي أَخْبَارٍ كَثِيرَةٍ رَوَيْتُ عَنْهَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَذَرْتُ خَبْرًا مِنْهَا
لَتَعْلَمُوا ذَلِكَ

(حدثنا) عبد الصمد بن الفضل وإسماعيل بن بشر كلاهما (

(عن) شداد ابن حكيم (عن) أبي جعفر الرازي (عن) هشام (عن) حفصة بنت سيرين (عن) أم عطية رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قالت أمرنا رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ النِّحْرِ وَيَوْمَ الْفِطْرِ ذَوَاتِ الْخُدُورِ وَالْحَيْضُ فَأَمَّا
الْحَيْضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَتْ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا
جِلْبَابٌ قَالِ لَتَلْبَسَهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبي العباس بن سعيد (عن) أحمد بن حازم (عن) عبد الله بن
الزبير (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبي القاسم بن أحمد بن عمر (عن)
عبد الله بن الحسن الخلال (عن) عبد الرحمن بن عمر بن محمد بن إبراهيم بن حبيش (عن) محمد بن شجاع
(عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) (عن) أبي طالب بن يوسف (عن) أبي محمد الجوهري (عن) أبي العباس محمد بن نصر بن أحمد بن

محمد بن مکرم الشاهد (عن) الحسين بن الحسن الأنطاکی (عن) أحمد بن عبد الله الکندی (عن) علی ابن معبد (عن) محمد بن الحسن (عن) أبی حنیفہ رحمہ اللہ

(وأخرجه) الحسن بن زیاد فی مسنده (عن) أبی حنیفہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”عبد الصمد بن فضلؒ“ اور حضرت ”اسماعیل بن بشرؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”شداد بن حکیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر بن ہذیلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن حسن بزازؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن ولیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلامؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد ابن حسن شیبانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی“ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”حمزہ بن حبیب زیاتؒ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، حمزہ بن حبیبؒ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حازمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید اللہ بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”ؒ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”سعید بن ابی جہمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن ہانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقبریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”سہل بن بشر کندیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”فتح بن عمروؒ“ اور حضرت ”محمد بن منذرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن

جماد بنیہ سے، ان دونوں نے حضرت ”حسن بن زیاد بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ بنیہ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں یہ ہے ”کنوری دودوڑ کیاں ایک کپڑے میں لپیٹ کر عیدین میں شامل ہوا کرتی تھیں۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری بنیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حازم بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبید اللہ ابن موسیٰ بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ بنیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری بنیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن محمد بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف بنیہ“ اور حضرت ”اسد بن عمرو بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ بنیہ“ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری بنیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) کذلک بنیہ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد بنیہ“ سے، انہوں نے اپنے والد بنیہ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”بنیہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”سعید بن ابوجہم بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ بنیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری بنیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق بنیہ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے دادا حضرت ”مسروق بنیہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، اس میں انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ بنیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری بنیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد بنیہ“ سے، انہوں نے اپنے والد بنیہ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”بنیہ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”سعید بن ابوجہم بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہ بنیہ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں یہ ہے کہ حیض والی عورت عید گاہ میں آئے اور خواتین سے الگ ہو کر بیٹھ جائے اور دعائیں شریک ہو۔

حضرت ”ابو محمد بنیہ“ فرماتے ہیں: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے ان روایت میں اگرچہ رسول اکرم ﷺ کا عمل بیان نہیں کیا ہے لیکن ان کا روایت کیا ہوا واقعہ دیگر بہت ساری احادیث میں موجود ہے، آپ کے علم میں اضافے کے لئے ہم ان میں سے کچھ کا ذکر ذیل میں کر رہے ہیں۔

○ ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”عبد الصمد بن فضل بنیہ“ اور حضرت ”اسماعیل بن بشر بنیہ“ نے، ان دونوں نے حضرت ”شداہ بن حکیم بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو جعفر رازی بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ہشام بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خفصہ بنت سیرین بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ام عطیہ رضی اللہ عنہا“ سے روایت کیا ہے، آپ فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقعوں پر عید گاہ میں آئیں، پردہ دار خواتین بھی آئیں، حیض والیاں بھی آئیں، جو حیض والیاں ہیں، وہ نماز سے الگ ہو کر بیٹھی رہیں، مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں اور صدقہ و خیرات میں شریک ہوں۔ ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کچھ خواتین ایسی ہیں جن کے پاس پردے کے لئے چادر نہیں ہے، وہ کیا کریں؟ ارشاد فرمایا: اپنی بہن کی چادر کے ساتھ پردہ کر کے آجائیں۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمد بنیہ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عباس بن سعید بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حازم بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن زبیر بنیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بختی رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”اپنی مسند میں حضرت ”ابوقاسم بن احمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن حسن خلال رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمر بن محمد بن ابراہیم بن حمیش رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بختی رحمۃ اللہ علیہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوطالب بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد جوہری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکرم شاہد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن حسن انطاکی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ کندی رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”علی ابن معبد رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ کا ماہ رمضان میں راتوں کے قیام کا انداز ✽

615/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْهَيْثَمِ (عَنْ) رَجُلٍ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ شَهْرَ رَمَضَانَ نَامَ وَقَامَ فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْأَوَّلُ أَخْرَجَ شَدَّ الْمِيزَرَ وَآحْيَى اللَّيْلَ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ حضرت ”ہیثم رحمۃ اللہ علیہ“ سے، وہ ایک آدمی سے، وہ ام المؤمنین سیدہ ”عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا“ سے روایت کرتے ہیں جب ماہ رمضان شروع ہوتا تو رسول اکرم ﷺ راتوں کو نیند بھی کرتے تھے اور قیام بھی کرتے تھے۔ لیکن جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو آپ ﷺ اپنا ازار بند کس کر باندھ لیتے اور ساری رات قیام کیا کرتے تھے

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى بْنِ سَيْفٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ (عَنْ) الْمُقْرِي (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ نے حضرت ”زکریا بن یحییٰ بن سیف بخاری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقری رحمۃ اللہ علیہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ جو تنہائی میں نماز پڑھتا ہے، وہ منافق نہیں ہو سکتا، کیونکہ منافق اکیلا نماز نہیں پڑھتا ✽

616/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) جُؤَابِ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ أَبَا مُوسَى إِنْ خَفْتُ أَنْ أَكُونَ مُنَافِقًا قَالَ فَقَالَ هَلْ صَلَّيْتَ صَلَاةً وَحْدَكَ قَطُّ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا صَلَّيْتُ مُنَافِقٌ وَحْدَهُ قَطُّ

(٦١٥) أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ (٧٧٠٤) وَالْمُسْنَدُ (١٨٧) وَأَبُو حَنِيفَةَ (١٤٤٠) وَالْبُخَارِيُّ

(٢٠٢٤) وَمُسْلِمٌ (١١٧٤) وَأَبُو دَاوُدَ (١٣٧٦) وَالنَّسَائِيُّ فِي ”الْمَجْتَبَى“ ٣: ٢١٧ وَفِي ”الْكَبَرِيِّ“ (١٣٢٤) -

(٦١٦) أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَنْبَاءِ“ (١٩٩) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ صَلَاةٍ مِنْ خِطَابِ النِّفَاقِ -

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”جواب تیمیؒ“ سے روایت کرتے ہیں ”آدمی نے حضرت ”ابو موسیٰؒ“ سے پوچھا: مجھے یہ خوف ہے کہ میں منافق ہو جاؤں گا۔ انہوں نے فرمایا: کیا تو نے تنہا نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: منافق کبھی اکیلا نماز نہیں پڑھتا۔

(أخرجہ) الحافظ ابن حسر و فی مسندہ (عن) أبی الفصل بن خیرون (عن) خالہ أبی علی (عن) أبی عبد اللہ بن دوست العلاف (عن) القاضی عمر الأشنانی (عن) القاسم بن محمد الدلال (عن) أبی بلال الأشعری (عن) أبی یوسف القاضی (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا
(وآخرجہ) القاضی الأشنانی بإسنادہ المذكور

(وآخرجہ) محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) أبی حنیفۃ لکن مفصلاً فقال له أبو موسیٰ أما صلیت قط حیث لا یراک أحد إلا اللہ قال بلی قال فإن المنافق لا یصلی حیث لا یراہ أحد إلا اللہ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و تبحیؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو الفضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشنانیؒ“ سے، انہوں نے قاسم بن محمد دلالؒ سے، انہوں نے حضرت ”ابو بلال اشعریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف قاضیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔
○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی اشنانیؒ“ نے اپنی مذکورہ اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔ لیکن مفصل حدیث یوں ہے۔ حضرت ابو موسیٰؒ نے ان سے پوچھا: کیا تو نے کبھی ایسی نماز پڑھی ہے؟ جہاں تجھے اللہ کے سوا دیکھنے والا کوئی نہ ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: (تو تم منافق نہیں ہو کیونکہ) منافق کبھی ایسی جگہ پر نماز نہیں پڑھتا جہاں پر اللہ تعالیٰ کے سوا اس کو کوئی دیکھنے والا نہ ہو۔

✽ فتح مکہ کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھی ✽

617/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ) أَبِي صَالِحٍ (عَنْ) أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَضَعَ لَامَتَهُ وَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِثَوْبٍ وَاحِدٍ فَصَلَّى فِيهِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حارث بن عبد الرحمنؒ“ سے، وہ حضرت ”ابو صالحؒ“ سے، وہ سیدہ ام ہانیؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن اپنا خود اتارا پھر پانی منگوا یا اس کو اپنے اوپر بہایا پھر آپ نے ایک کپڑا منگوا یا اور اس کو اوڑھ کر نماز ادا کی۔

(أخرجہ) أبو محمد البخاری (عن) عبد الصمد بن الفضل (و) إسماعیل بن بشر كلاهما (عن) مکی بن إبراهيم (عن) أبی حنیفۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

(ورواہ) (عن) محمد بن إسحاق بن عثمان السمسار (عن) جمعة بن عبيد الله (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة غير أنه قال في آخره متوشحاً

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني (عن) أحمد بن الحسن بن سعيد بن عثمان (عن) أبيه (عن) أسد بن عمرو (عن) أبي حنيفة

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد (عن) محمد بن أحمد بن عبد الملك (عن) أحمد بن داود الأيلي (عن) إسحاق الأزرق (عن) أبي حنيفة غير أنه قال دعا بماء فأتى به في جفنة فيها وضر العجين فاستتر بثوب فاغتسل ثم دعا بثوب فتوشح به ثم صلى ركعتين قال أبو حنيفة رضى الله عنه وهى الضحى

(ورواہ) (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) عمه (عن) أبيه سعيد بن أبي الجهم (عن) أبي حنيفة غير أنه قال فيها أثر العجين وقال في آخره صلى أربعاً أو ركعتين

(ورواہ) (عن) محمد بن إسحاق بن عثمان السمسار (عن) محمد بن يزيد (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

(ورواہ) أيضاً (عن) عبد الله ابن محمد بن علي البلخي (و) عبد الله بن عبيد الله بن شريح كلاهما (عن) عبد الله ابن أحمد (عن) المقرئ (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

(ورواہ) (عن) صالح ابن أبي مقاتل (عن) أحمد بن عبد الله بن سويد (عن) أبي عاصم النبيل (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) أحمد بن عبد الله بن سويد (عن) أبي عاصم (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه (ورواہ) أيضاً (عن) أحمد بن محمد بن سعيد (عن) إسماعيل بن محمد بن أبي كثير (عن) مكي بن إبراهيم (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

(ورواہ) أيضاً (عن) أبي عبد الله محمد بن مخلد (عن) نصر بن أحمد (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

(وأخرجه) الحافظ ابن خسرو في مسنده (عن) الشريف أبي سعيد الحسن ابن الحسين بن علي بن العباس (عن) أبي علي الحسن بن أحمد بن إبراهيم بن شاذان (عن) أبي الحسن عبد الرحمن بن أحمد بن سيماء المجبر (عن) إسماعيل بن أحمد التستري (عن) مكي بن إبراهيم (عن) أبي حنيفة

قال الحافظ تفرد بروايته أبو حنيفة (عن) الحارث بن عبد الرحمن

(ورواہ) (عن) القاضى أبى مسلم عبد الرحمن بن عمر السمناني الحنفي (عن) أبي علي الحسن بن أحمد بن إبراهيم بن شاذان بإسناده المذكور سواء

(وأخرجه) القاضى أبو بكر محمد بن عبد الباقي الحافظ في مسنده (عن) أبي طالب محمد بن علي بن الفتح إذناً (عن) علي بن عمر الحافظ (عن) محمد بن مخلد بن حفص (عن) أبي الليث نصر بن أحمد أبي سورة المروزي (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أبي حنيفة رضى الله عنه

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الصمد بن فضل بن عبد اللہ“ اور حضرت ”اسماعیل بن بشر بن عبد اللہ“ سے، ان

دونوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن اسحاق بن عثمان سمسارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعہ بن عبید اللہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس کے آخر میں یہ کہا ہے ”کپڑے میں لپٹ کر“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حسن بن سعید بن عثمانؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن احمد بن عبد الملکؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن داود الایلیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق الازرقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ اس روایت میں یہ اضافہ ہے ”حضور ﷺ نے پانی منگوایا، ایک ٹب میں آپ ﷺ کو پانی پیش کیا گیا، اس ٹب میں آٹے کا اثر موجود تھا، ایک کپڑے کے ساتھ آپ نے ستر کا اہتمام فرمایا، پھر غسل کیا، پھر ایک کپڑا منگوایا، اس کو لپیٹ کر دو رکعتیں پڑھیں۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں: وہ دو رکعتیں چاشت کی تھیں۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”جعہ بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”سعید بن ابوجہمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ اس روایت میں یہ ہے ”اس میں آٹے کا اثر تھا، اور اس کے آخر میں فرمایا: آپ ﷺ نے چار یا دو رکعتیں پڑھیں“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن اسحاق بن عثمان سمسارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن یزیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن علی بن یحییٰؒ“ اور حضرت ”عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریحؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”عبد اللہ بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن ابومقاتلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ بن سویدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عاصمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن عبد اللہ بن سویدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عاصمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”جعہ بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے

نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن محمد بن ابو کثیر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طحطاوی بن محمد رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبد اللہ محمد بن مخلد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”نصر بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بخاری رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”شریف ابو سعید حسن ابن حسین بن علی بن عباس رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن عبد الرحمن بن احمد بن سیماء مجبر سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن احمد تستری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

حضرت حافظ فرماتے ہیں: اس حدیث کو حضرت ”حارث بن عبد الرحمن رحمہ اللہ“ سے روایت کرنے میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ منفرد ہیں۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت قاضی ”ابو مسلم عبد الرحمن بن عمر سمنانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان رحمہ اللہ“ سے ان کی سابقہ اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي حافظ رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”ابوطالب محمد بن علی بن فتح رحمہ اللہ“ سے (اجازت کے طور پر)، انہوں نے حضرت ”علی بن عمر حافظ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن مخلد بن حفص رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوليث نصر بن احمد ابو سوره مروزی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد الرحمن مقرئ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام کو ہر کام میں استخارہ کرنا اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن سکھاتے تھے ✽

618/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) عَلْقَمَةَ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأَمْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ✽ ✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”علقمہ رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ ہمیں تمام امور میں استخارہ کرنا اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادٍ الرَّازِيِّ وَالْحَارِثِ بْنِ الْأَسَدِ أَبَادِي كِلَاهُمَا

(عَنْ) عَمْرِو بْنِ حَمِيدٍ الْقَاضِي

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغْدَادِيِّ (عَنْ) يَحْيَى بْنِ عُثْمَانَ الْحَرَبِيِّ

(٦١٨) أَضْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْكَبِيرِ" (١٠٤٢١) وَفِي "الْأَوْسَطِ" (١٠٦٠٤) (٢٧٢٣) وَ (٢٧٢٤) وَفِي "الصَّغِيرِ" (٣١٦:١) (٥٢٤) وَعَبْدُ

الرِّزْقِ (٢٠٢١٠) وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (٢٩٤:١)

(ورواہ) (عن) صالح بن أحمد بن أبي مقاتل الهروی (عن) القاسم بن نصر بن جبرئیل (عن) مالک بن سلیمان الحمصی کلہم جمیعاً (عن) إسماعیل بن عیاش (عن) أبی حنیفۃ واللفظ صالح بن أحمد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إذا أراد أحدکم أمراً فلیتوضأ ولیرکع رکعتین ثم لیقل اللہم إنی أستخیرک بعلمک وأستقدرک بقدرتک وأسألك من فضلك العظیم فإنک تعلم ولا أعلم وتقدر ولا أقدر إنک أنت علام الغیوب اللہم إن کان هذا الأمر خیراً لی فی دینی وخیراً لی فی معیشتی وخیراً لی فی عاقبة أمری فیسره لی وبارک لی فیہ

(ورواہ) أيضاً (عن) الحارث بن أسد (عن) عمرو بن حمید (عن) محمد بن المنذر (عن) عمران بن بکار الکلاعی الحمصی (عن) الربیع بن روح (وعن) أحمد بن محمد الہمدانی (عن) إسماعیل بن الفضل البلخی أخی عبد الصمد (عن) إبراہیم بن العلاء بن الضحاك (وعن) أحمد بن محمد (عن) یحیی بن إسماعیل (عن) جعفر بن علی کلہم (عن) إسماعیل بن عیاش (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ وزاد فی آخرہ وإن کان غیرہ خیراً لی فاقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ

(أخرجه) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) صالح بن محمد (عن) القاسم بن نصر بن جبریل (عن) أبی أنس مالک بن سلیمان الحمصی (عن) إسماعیل بن عیاش (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

(ورواہ) (عن) أحمد ابن محمد الہمدانی (عن) إسماعیل بن الفضل البلخی (عن) إبراہیم بن العلاء بن الضحاك (عن) إسماعیل بن عیاش (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

(ورواہ) أيضاً (عن) أبی عبید (عن) نصر بن محمد (عن) عبد الوہاب بن الضحاك (عن) إسماعیل بن عیاش (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

(وأخرجه) القاضی عمر بن الحسن الأشنانی (عن) عبد اللہ بن أحمد بن حنبل (عن) عمران ابن بکار (عن) الربیع بن روح (عن) إسماعیل بن عیاش (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

(ورواہ) (عن) إسماعیل بن الفضل البلخی (عن) إبراہیم بن العلاء بن الضحاك (عن) إسماعیل بن عیاش (عن) أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

(وأخرجه) ابن خسرو (عن) أبی الفضل بن خیرون (عن) خالہ أبی علی (عن) أبی عبد اللہ بن دوست العلاف (عن) القاضی عمر الأشنانی بإسناده المذکور إلی أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی رحمہ اللہ“ اور حضرت ”حارث بن اسد اسدابادی رحمہ اللہ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”عمرو بن حمید القاضی“ سے، انہوں نے عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغدادی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن عثمان حربی“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد بن ابو مقاتل ہروی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن نصر بن جبرئیل رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مالک بن سلیمان حمصی“ سے، ان سب نے حضرت ”إسماعیل بن عیاش رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اس میں الفاظ حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ کے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی کام کرنے کا ارادہ کرو تو وضو کر کے دو رکعت نوافل پڑھو، پھر یوں دعا مانگو

اللّٰهُمَّ اِنِّى استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسالک من فضلك العظیم فانک تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر انک انت علام الغیوب اللّٰهُمَّ ان کان هذا الامر خیر الی فی دینی وخیر الی فی معیشتی وخیر الی فی عاقبه امری فیسره لى وبارک لى فیه

”اے اللہ! میں تیرے علم سے بھلائی طلب کرتا ہوں، اور تیری قدرت سے طاقت مانگتا ہوں، اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں، بے شک تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، بے شک تو قدرت رکھتا ہے، میں قدرت نہیں رکھتا، بے شک تو غیب کو جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر یہ کام میرے حق میں میرے دین، دنیا اور آخرت کے لحاظ سے میرے لئے بہتر ہے تو یہ میرے لئے آسان کر دے اور مجھے اس میں برکت عطا فرما“

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حارث بن اسدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمرو بن حمیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن منذرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمران بن بکار کلاعیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ربیع بن روحؒ“ اور حضرت ”احمد بن محمد ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن فضل ثنیؒ“ (جو کہ حضرت ”عبد الصمدؒ“ کے بھائی ہیں) سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن علاء بن ضحاکؒ“ اور حضرت ”احمد بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن اسماعیلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”جعفر بن علیؒ“ سے، ان سب نے حضرت ”اسماعیل بن عیاشؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔ اور ان کی روایت کے آخر میں یہ بھی ہے ”اور اگر کوئی دوسرا کام میرے لئے بہتر ہے تو وہ جہاں بھی ہے، وہ میرے نصیب میں کر دے اور مجھے اس پر راضی ہونے کی توفیق عطا فرما“

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے اپنی سند میں حضرت ”صالح بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن نصر بن جبریلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوانس مالک بن سلیمان حمصیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن عیاشؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن فضل ثنیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن علاء بن ضحاکؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن عیاشؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمدؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو عبیدہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”نصر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الوہاب بن ضحاکؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن عیاشؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانیؒ“ نے حضرت ”عبد اللہ بن احمد بن حنبلؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عمران ابن بکارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ربیع بن روحؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن عیاشؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”اسماعیل بن فضل ثنیؒ“ نے حضرت ”ابراہیم بن علاء بن ضحاکؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسماعیل بن عیاشؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروغیؒ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے)

حضرت ”ابو فضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشثانیؒ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نقلی نماز سواری پر پڑھتے، فرض اور وتر نیچے اتر کر پڑھتے تھے ☆

619/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي الْهَدَيْلِ حَصِينِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (عَنْ) مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيُ التَّطَوُّعَ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ فَإِذَا كَانَتْ فَرِيضَةً أَوْ تَرَاءً نَزَلَ فَصَلَّاهُمَا

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو ہذیل حصین بن عبد الرحمنؒ“ سے، وہ حضرت ”مجاہدؒ“ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں حضرت ”عبد اللہ بن عمرؓ“ کی صحبت میں مکہ تک رہا، آپ نقلی نماز سواری پر ہی پڑھتے جدھر سواری کا رخ ہوتا لیکن جب فرض نماز پڑھنا ہوتی یا وتر پڑھنے ہوتے تو سواری سے نیچے اتر کر ادا کرتے۔

(أَخْرَجَهُ) الْحَافِظُ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ خُسْرُو فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي الْفَضْلِ بْنِ خَيْرُونَ (عَنْ) خَالِهِ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دُوسْتِ الْعَلَّافِ (عَنْ) الْقَاضِي عُمَرَ الْأَشْثَانِيِّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ عَثْمَانَ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) أَسَدِ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ شِجَاعٍ (عَنْ) الْحُسَيْنِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَرَوَاهُ) (عَنْ) أَبِي سَعِيدِ الْمَقْرِيِّ (عَنْ) الْقَاضِي أَبِي الْقَاسِمِ التَّنُوخِيِّ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ الشَّلَاحِ (عَنْ) ابْنِ عَقْدَةَ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ يَحْيَى (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَأَخْرَجَهُ) الْقَاضِي الْأَشْثَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ الْمَذْكُورِ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَأَخْرَجَهُ) الْحُسَيْنُ بْنُ زِيَادٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مُسْنَدِهِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ حسین بن محمد ابن خسروؒ“ نے حضرت ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو فضل بن خیرونؒ“ سے، انہوں نے اپنے ماموں حضرت ”ابو علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو عبد اللہ بن دوست علافؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی عمر اشثانیؒ“ سے، انہوں نے احمد بن حسین ابن سعید بن عثمانؒ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمروؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ حسین بن محمد ابن خسروؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) انہوں نے حضرت ”ابو قاسم بن احمد بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو قاسم عبد اللہ بن حسنؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد الرحمن بن عمرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاعؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ حسین بن محمد ابن خسرو رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ بھی روایت کیا ہے (اس کی اسناد یوں ہے) انہوں نے ابو سعید مرقی رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابوقاسم تنوفی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن ثجاج رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابن عقدہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن یحییٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن زیاد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی اشانی رحمہ اللہ“ نے اپنی مذکورہ اسناد کے ہمراہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیاد رحمہ اللہ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ کعبہ میں اس مقام کی نشاندہی جہاں پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی ✽

620 (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقُلْتُ لَهُ: أَرِنِي الْمَكَانَ الَّذِي صَلَّى فِيهِ فَبَعَثَ مَعِيَ ابْنَهُ فَقَالَ تَعَالَى ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى تَحْتِ الْأُسْطُوَانَةِ بِحِجَالِ الْجُدْعَةِ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”حماد رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”سعید بن جبیر رحمہ اللہ“ سے، وہ حضرت ”عبد اللہ بن عمر رحمہما اللہ“ سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی نے حضرت ”عبد اللہ بن عمر رحمہما اللہ“ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کعبہ میں نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں چار رکعتیں ادا کیں۔ میں نے ان سے کہا: مجھے وہ جگہ دکھائیے جہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، تو انہوں نے میرے ہمراہ اپنے صاحبزادے کو بھیجا، پھر فرمایا: تشریف لائیے، پھر وہ ستون کے نیچے لکڑی کے ستون کے سامنے گئے۔

(أَحْوَجَه) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَسَدَ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وَرَوَاهُ) (عَنْ) حَمَادِ بْنِ ذِي النُّونِ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزِّيَاتِ (عَنْ) زُفَرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہما اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن محمد رحمہما اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رحمہما اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”حماد بن ذی النون رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن سلیمان زیات رحمہما اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زفر رحمہما اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہما اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رسول اکرم ﷺ نفلی نماز سواری پر اشارے سے پڑھ لیا کرتے تھے ✽

621/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَادٍ (عَنْ) مُجَاهِدٍ أَنَّهُ صَحِبَ ابْنَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَنْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ يُصَلِّيُ سَلْعَ رَاحِلَتِهِ وَوَجْهَهُ قِبَلَ الْمَدِينَةِ يُؤْمِيْ اِيْمَاءً إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَالْوُتْرَ فَإِنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ لَهُمَا فَسَأَلَتْ عَنْ صَلَاتِهِ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهَهُ قِبَلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِيْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ يُؤْمِيْ اِيْمَاءً

✽✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے، وہ حضرت ”مجاہدؒ“ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ”عبداللہ بن عمرؓ“ کی صحبت میں مکہ تک رہے یہاں تک کہ وہ شہر میں داخل ہو گئے، آپ مسلسل پورے راستے میں اپنی سواری پر ہی نماز پڑھتے اور سواری کو شہر کی جانب متوجہ کرتے اور آپ یہ نمازیں اشارے کے ساتھ ادا کرتے تھے، سوائے فرضی نماز اور وتر کے کہ ان نمازوں کے لئے آپ سواری سے نیچے اترتے تھے۔ میں نے آپ کی سواری پر نماز اور شہر کی جانب رخ کرنے کے بارے میں آپ سے پوچھا تو انہوں نے مجھے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نفلی نماز اپنی سواری پر پڑھ لیا کرتے تھے سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا، آپ اشارے سے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ (عَنْ) الْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَمِّهِ (عَنْ) أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمدؒ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؒ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”ابو جہمؒ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”سعید بن ابو جہمؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ رات کو اٹھ کر نوافل پڑھنے والے میاں بیوی کا نام کثرت سے ذکر کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے ✽

622/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ (عَنْ) أَبِي الْأَغْرِ (عَنْ) أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ اسْتَقِظَ مِنَ اللَّيْلِ وَاقْظَ أَهْلَهُ وَصَلَّى كَتَبَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ

✽✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”علی بن اقرمؒ“ سے، وہ حضرت ”ابو الاغرؒ“ سے، وہ حضرت ”ابو سعید خدریؓ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کے وقت خود بھی بیدار ہو اور اپنے گھر والوں کو بھی اٹھائے اور نماز پڑھے، اللہ تعالیٰ ان کا نام کثرت سے ذکر کرنے والوں اور کثرت سے ذکر کرنے والوں میں

(۶۲۱) فتح مقدم فی (۶۱۹)۔

(۶۲۲) اخره ابن حبان (۲۵۶۸) وابو داود (۱۲۰۹) فی الصلاة: باب قیام اللیل (۱۴۵۱) باب الصلوات علی قیام اللیل والنسائی فی ”الکبریٰ“ کما فی ”التحفة“ ۲۳۱:۲ والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ ۵۰:۲ والحاکم فی ”المستدرک“

لکھ دیتا ہے۔

(آخر جہ) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعید (عن) أحمد بن الحسن بن عبد الملك (عن) معاذ بن موسى (عن) عافية بن يزيد بن قيس الأودی رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ○ اس حدیث کو حضرت ”حافظ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ“ نے اپنی سند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسنادیوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن حسن بن عبد الملك رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”معاذ بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عافیہ بن یزید بن قیس الاودی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز بشمول وتر اور فجر کی سنتوں کے ۳ رکعت تھی

623/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهُنَّ رَكْعَاتُ الْوُتْرِ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ ○ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ حضرت ”ابو جعفر محمد بن علی ابن ابی طالب رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ۱۳ رکعتیں ہوا کرتی تھی، وتر کی رکعتیں اور فجر کی سنتیں انہیں میں شامل ہیں۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) أحمد بن محمد بن سعید الهمدانی (عن) أحمد بن محمد بن يحيى الطلحي (عن) أبي يحيى (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن حمد (عن) الحسن بن علي (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ (عن) أبي جعفر (عن) النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ولم يذكر فيه علياً قال أبو محمد وهكذا حديث المقرئ وإسحاق بن يوسف ومحمد بن الحسن وغيرهم (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد فی مسنده (عن) أحمد بن محمد بن سعید الهمدانی (عن) أحمد بن محمد بن يحيى الطلحي والحسين بن علي بن عفان كلاهما (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وأخرجه) أبو عبد الله بن خسرو فی مسنده (عن) أبي الحسن علي بن الحسين بن أيوب (عن) القاضي أبي العلاء محمد بن علي بن أحمد (عن) أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان القطيعي (عن) أبي علي بشر بن موسى (عن) المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُما

(ورواه) (عن) المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي منصور بن السواق (عن) أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان (عن) بشر بن موسى (عن) أبي عبد الرحمن المقرئ (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن یحییٰ

(۶۲۳) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (۱۰۱) والبخاري (۱۰۸۹) في الترجمة: باب كيف كانت صلاة النبي صلی اللہ علیہ وسلم وكم كان يصلي من الليل ومسلم (۷۳۷) في صلاة المسافرين... وابوداود (۱۳۳۸) وأحمد ۱۸۹:۶ وابن أبي شيبة ۲۸۱:۱ والبيريقي في "السنن الكبرى" ۶:۳ عن عائشة رضي الله عنها -

طلحیؒ سے، انہوں نے حضرت ”ابویحییٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابومحمد بخاریؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن حمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن علیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابویحییٰ حمانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوجعفرؒ“ سے روایت کیا ہے، انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے، اس میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں ہے۔ حضرت ”ابومحمدؒ“ فرماتے ہیں: حضرت ”مقریؒ“، حضرت ”اسحاق بن یوسفؒ“ اور حضرت محمد بن حسنؒ اور دیگر محدثین کی حدیث بھی اسی طرح ہے۔ ان سب نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمدؒ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد بن سعید ہمدانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”احمد بن محمد بن یحییٰؒ“ اور حضرت ”حسین بن علی بن عفانؒ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”ابویحییٰ حمانیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خروطیؒ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسن علی بن حسین بن ایوبؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاضی ابوعلاء محمد بن علی بن احمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعلیٰ بشر بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خروطیؒ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”مبارک بن عبد الجبار صیرفیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابومصور بن سواقؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدانؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”بشر بن موسیٰؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوعبد الرحمن مقریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

☀ حضرت ”عبداللہ بن عمرؓ“ نفل سواری پر اور فرض وتر نیچے اتر کر پڑھا کرتے تھے ☀

624/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَى رَاحِلَتِهِ إِيمَاءً أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ فَإِذَا كَانَتِ الْفَرِيضَةُ أَوْ الْوُتْرُ نَزَلَ فَصَلَّى

✽ حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ حضرت ”حسینؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں حضرت ”عبداللہ بن عمرؓ“ نفل سواری پر اشارے کے ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے، سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا لیکن اگر فرضی نماز یا وتر پڑھنا ہوتے تو سواری سے نیچے اتر کر ادا کرتے۔

(آخر جہ) الإمام محمد بن الحسن رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْآثَارِ فَرَوَاهُ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”امام محمد بن حسنؒ“ نے حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کے حوالے سے آثار میں ذکر کیا ہے۔

اس کے بعد حضرت ”امام محمدؒ“ نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہی حضرت ”امام اعظم ابوحنیفہؒ“ کا موقف ہے۔

☀ جمعہ کے دن وضو کرنا بھی ٹھیک ہے، لیکن غسل کرنا افضل ہے ☀

625/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبَانَ (عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنَعِمَتْ وَمِنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابانؒ“ سے، وہ حضرت ”انس بن مالکؓ“ سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن صرف وضو کیا تو یہ اس کے لئے کافی ہے، اس نے اچھا کیا لیکن جس نے غسل کیا تو غسل کرنا زیادہ افضل ہے۔

(آخر جہ) الحسن بن زیاد فی مسنده (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؒ“ نے اپنی سند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

☀ جمعہ کے لئے غسل کر کے آنے کا فلسفہ ☀

626/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ (عَنْ) عَمْرَةَ (عَنْ) عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانُوا يَرَوْحُونَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَقَدْ عَرَفُوا وَتَلَطَّخُوا بِالطِّيبِ فَقِيلَ لَهُمْ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”یحییٰ بن سعید انصاریؒ“ سے، وہ حضرت ”عمرہؒ“ سے، وہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہؓ سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتی ہیں: لوگ جمعہ کی جانب روانہ ہوتے تھے، ان کو بہت پسینہ آتا تھا اور یہ لوگ مٹی میں خلط ملط ہو چکے ہوتے تھے۔ اس لئے ان کو کہا گیا کہ جو شخص جمعہ کے لئے آئے اس کو چاہیے کہ وہ غسل کر لے۔

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) محمد ابن قدامة الزاهد البلخي (عن) ليث بن مساور (عن) إسحاق بن سليمان الرازي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن سعيد الكوفي قال قرأت في كتاب حمزة ابن حبيب الزيات (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) صالح بن سعيد بن مرداس الترمذی (عن) محمد بن سماعة (عن) أبي يوسف (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن إسحاق السمسار (عن) جمعة بن عبد الله (عن) أسد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن رضوان (عن) محمد بن سلام (عن) محمد بن الحسن (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ

(۶۲۵) قد تقدم فی (۶۱۴)۔

(۶۲۶) اخرجہ المصنف فی ”مسند الامام“ (۱۳۹) والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ ۱: ۱۱۷ وابن مہبان (۱۲۳۶) وابو

داود (۲۵۲) فی الطبرارة: باب الرخصة فی ترك الغسل يوم الجمعة والسافمي فی ”المسند“ ۱: ۱۵۵ وعبد الرزاق (۵۳۱۵)۔

عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) سهل بن بشر الكندي (عن) الفتح بن عمرو (عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) إبراهيم بن موسى (عن) عباس بن إبراهيم (عن) حماد بن عمرو (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) محمد بن أحمد (عن) محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن قال قرأت في كتاب جدي (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) الحسن بن حماد بن حكيم (عن) أبيه (عن) خلف بن ياسين (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) حفص بن محمد بن موسى (عن) أبي فروة (عن) أبيه (عن) سابق (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) الحسين بن عمر بن إبراهيم (عن) أبيه (عن) جده (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أيوب ابن هاني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد قال قرأت في كتاب حسين بن علي (عن) يحيى بن حسن (عن) زياد بن الحسن (عن) أبيه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) أحمد بن محمد (عن) منذر بن محمد (عن) أبيه (عن) عمه (عن) أبيه (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْهُ

(ورواه) أيضاً (عن) صالح بن أحمد القيراطي (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ

غير أن لفظ الحماني كان الناس عمار أرضهم وكانوا يروحون يخالطهم العرق والتراب فقال لهم رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إذا حضرت الجمعة إلى آخره وألفاظ بعضهم قريبة من بعض

(وأخرجه) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) صالح بن أحمد (عن) شعيب بن أيوب (عن) أبي يحيى الحماني (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرجه) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) أبي الحسين المبارك بن عبد الجبار الصيرفي (عن) أبي محمد الفارسي (عن) أبي الحسين محمد بن المظفر الحافظ (عن) محمد بن إبراهيم البغوي (عن) محمد بن شجاع الثلجي (عن) الحسن بن زياد (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وبه إلى) ابن المظفر (قال) حدثنا أبو علي محمد بن سعيد الحراني (عن) أبي فروة يزيد بن محمد (عن) أبيه (عن) سابق (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(عن) سابق (عن) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وبہ الی) ابن المظفر أيضاً (عن) محمد بن نصر بن طالب (عن) أبی الحسن أحمد بن المحیا (عن) عبد الله بن محمد بن رستم (عن) أبی هاشم محمد بن حفص (عن) أبی حنیفة رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (وأخرجه) القاضی عمر بن الحسن الأشنانی (عن) إبراهیم بن موسى الرازی (عن) عیسی بن إبراهیم (عن) حماد بن عمر النصیبینی (عن) أبی حنیفة رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

(وأخرجه) القاضی أبو بکر محمد بن عبد الباقي (عن) القاضی أبی یعلی محمد ابن الحسین الفراء (عن) أبی نصر أحمد بن الحسن بن محمد بن علی بن الشاہ المروروذی (عن) أبی نصر الحیری (عن) أبی طالب علی بن محمد بن زید الحرانی (عن) أبی فروة یزید بن محمد بن سنان (عن) أبیه (عن) سابق (عن) أبی حنیفة رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے حضرت ”محمد بن قدامہ زاہد بلخی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”لیث بن مساور رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسحاق بن سلیمان رازی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن سعید کوثری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ”حمزہ بن حبیب زیات رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، اس میں حضرت ”ابن حبیب زیات رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن سعید بن مرداس ترمذی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سماعہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسف رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن اسحاق سمسار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”جمہ بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”اسد بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد بن رضوان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”سہل بن بشر کنذی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”فتح بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیاد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابراہیم بن موکی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”عباس بن ابراہیم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”محمد

بن احمد رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی کتاب میں پڑھا ہے، اس میں انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن حماد بن حکیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت ”خلف بن یاسین رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن محمد بن موسیٰ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوفروہ رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”سابق رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسین بن عمر بن ابراہیم رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”دادا رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ایوب ابن ہانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ”حسین بن علی رحمہ اللہ“ کی کتاب میں پڑھا ہے، اس میں انہوں نے حضرت ”یحییٰ بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”زیاد بن حسن رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”احمد بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”منذر بن محمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے چچا حضرت ”رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے اپنے ”والد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”عبد اللہ بن محمد ابن علی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”مقری رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد حارثی بخاری رحمہ اللہ“ نے ایک اور اسناد کے ہمراہ (بھی روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد قیراطی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”شعیب بن ایوب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حمانی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔ اس میں حمانی کے الفاظ یہ ہیں ”لوگ اپنی زمینوں میں کام کیا کرتے تھے، جب وہ آتے تو مٹی اور پسینے میں شرابور ہوتے تھے، ان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم جمعہ کے لئے آؤ تو (اس سے آگے پوری حدیث بیان کی) تمام مرویات کے الفاظ تقریباً ایک جیسے ہیں۔

○ اس حدیث کو حافظہ طلحہ بن محمد رحمہ اللہ نے ”اپنی مسند“ (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”صالح بن احمد رحمہ اللہ“ سے، انہوں

نے حضرت ”شعیب بن ایوبؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو یحییٰ حماتیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و ثعلبیؓ“ نے اپنی سند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو محمد فارسیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسین محمد بن مظفر حافظؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بغویؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع ثعلبیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

اسی حدیث کو ابن مظفر تک پہنچا کر فرماتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت ”ابو علی محمد بن سعید حرانیؓ“ نے، انہوں نے حضرت ”ابوفروہ یزید بن محمدؓ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”سابقؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

یہی اسناد ابن مظفر تک پہنچا کر بیان کیا ہے، انہوں نے حضرت ”محمد بن نصر بن طالبؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن احمد بن حمیاؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن محمد بن رستمؓ“ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت ”ہاشم محمد بن حفصؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی عمر بن حسن اشثانیؓ“ نے حضرت ”ابراہیم بن موسیٰ رازیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن ابراہیمؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حماد بن عمر نصیبیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقیؓ“ نے حضرت ”قاضی ابویعلیٰ محمد بن حسین فراءؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابونصر احمد بن حسن بن محمد بن علی بن شاہ مروزیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابونصر حیریؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوطالب علی بن محمد بن زید حرانیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوفروہ یزید بن محمد بن سنانؓ“ سے، انہوں نے اپنے ”والدؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”سابقؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

☆ رسول اکرم ﷺ نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ آواز میں پڑھا کرتے تھے ☆

627/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ) (عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْفَى بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

☆ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“، حضرت ”ابو اسحاق سبعیؓ“ سے، وہ حضرت ”براءؓ“ سے روایت کرتے

ہیں آپ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ (نماز میں) بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) صَالِحِ بْنِ أَبِي رَمِيحٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَامٍ (عَنْ) حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ (وَعَنْ) عَاصِمِ بْنِ يَوْسُفَ (عَنْ) الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ كِلَاهُمَا (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؓ“ نے حضرت ”صالح بن ابورمیحؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبد اللہ بن غنامؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن غیاثؓ“ اور حضرت ”عاصم بن یوسفؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”قاسم بن معنؓ“ سے، ان دونوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ وتر فرض نمازوں کی طرح تو فرض نہیں ہیں، لیکن اس کا ترک جائز نہیں ہے ✽

628/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) أَبِي إِسْحَاقَ السَّبَّيْعِيِّ (عَنْ) عَاصِمِ بْنِ صُمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْوُتْرِ أَحَقُّ هُوَ فَقَالَ أَمَّا كَحَقِّ الصَّلَاةِ فَلَا وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَهُ

✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”ابو اسحاق سبئیؒ“، وہ حضرت ”عاصم بن صمرہؒ“ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ”علیؑ“ سے وتروں کے بارے میں پوچھا: کیا وہ فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا: نماز کے فرائض کی طرح تو فرض نہیں ہیں لیکن وہ رسول اکرم ﷺ کی سنت ہیں اور کسی شخص کو یہ جائز نہیں ہے کہ ان کو ترک کرے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ (عَنْ) حَفْصِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَنْ) أَبِيهِ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے حضرت ”احمد بن محمد بن سعیدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن محمدؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”اپنے والد سے، انہوں نے عبد اللہ بن زبیرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

✽ ظہر کے بعد دو رکعت پڑھنا رسول اکرم ﷺ کی سنت ہے ✽

629/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْحَكَمِ (عَنْ) مُجَاهِدٍ (عَنْ) إِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ
✽ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حکمؒ“ سے، وہ حضرت ”مجاہدؒ“ سے، وہ حضرت ”عبد اللہ بن عباسؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ ظہر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(أَخْرَجَهُ) أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ (عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ بْنُ جَعْفَرٍ (عَنْ) حَفْصِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ يَوْسُفَ (عَنْ) مُحَمَّدِ بْنِ بَشَرَ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاریؒ“ نے اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابو سعید بن جعفرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفصؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”یعقوب بن یوسفؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن بشرؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

(۶۲۸) أَضْرَجَهُ أَحْمَدُ ۸۶:۱ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۲۹۶:۲ وَالنَّسَائِيُّ فِي "الْكَبَرَى" (۱۳۸۵) وَابُو يَعْلَى (۶۱۸) وَالْبَزَارُ (۶۸۴) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "السَّنَنِ الْكَبْرَى" ۴:۶۷۷ وَالطَّبَالَسِيُّ (۸۸) -

(۶۲۹) أَضْرَجَهُ الْحَصَكِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْأَمَامِ" (۱۸۱) - قُلْتُ: وَقَدْ أَضْرَجَ ابْنُ حِبَّانَ (۲۴۵۴) وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (۴۸۱۱) وَاحْمَدُ ۶:۲ وَالْبُخَارِيُّ (۱۱۸۰) فِي التَّرْجَمَةِ: بَابُ الرُّكْعَتَانِ قَبْلَ الظُّهْرِ: وَابُو دَاوُدَ (۱۲۵۲) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الظُّهْرِ: عَنْ ابْنِ عُمَرَ: قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ: وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا: وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرَبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ -

تکبیرات تشریق ان لوگوں پر واجب ہیں جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں

630/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) حَمَّادٍ (عَنْ) إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى التَّكْبِيرَ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَى مَنْ صَلَّى فِي

جَمَاعَةٍ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”حمادؒ“ سے وہ حضرت ”ابراہیمؒ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں: تکبیرات تشریق پڑھنا صرف اس شخص پر فرض ہے جو ایام تشریق میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔

(أَخْرَجَهُ) الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْأَنْصَارِيُّ (عَنْ) أَبِي طَالِبِ السَّمْسَارِ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيِّ (عَنْ) أَبِي الْحَسَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ الْغَزْنَوي (عَنْ) أَبِي سَعِيدِ الْأَشْجِ (عَنْ) حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ (عَنْ) أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاریؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوطالب سمسارؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن محمد بن جعفر بن محمد تمیمیؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابو حسن عبد اللہ بن ثابت غزنویؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابوسعید اشجؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”حفص بن غیاثؒ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ سے روایت کیا ہے۔

عشاء کے بعد مخصوص انداز میں چار نوافل پڑھنے، والے کی شفاعت قبول ہوگی

631/ (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) مَحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ (عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ يَقْرَأُ فِي رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحَمْدَ الدُّخَانِ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَسُودُ فِي الرُّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ كُتِبَ لَهُ كَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَشَفَّعَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ مِمَّنْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ وَأُجِيرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؒ“ حضرت ”محارب بن دثارؒ“ سے، وہ حضرت ”عبد اللہ بن عمرؓ“ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت ایک سلام کے ساتھ ادا کرے، پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ تنزیل السجدہ پڑھے دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ حم الدخان پڑھے اور تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ یاسین پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الملک پڑھے، اس کو لیلۃ القدر

(۶۳۰) أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۲: ۱۸۶ فِي الصَّلَاةِ: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَصَلِّي وَحْدَهُ: يَكْبِرُ أَم لَا؛

(۶۳۱) أَخْرَجَهُ الْمُصَلِّفِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (۱۸۰) - قُلْتُ: وَقَدْ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْكَبِيرِ" (۱۲۴۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: "مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ خَلْفَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَرَأَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (نُحِمْسُوا لَكَ اللَّهُ أَهْدِ) وَقَرَأَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ (تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ) وَ (تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ) كُتِبَ لَهُ كَأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ -

میں قیام کرنے والے شخص جتنا ثواب دیا جاتا ہے، اور اس کے گھر والوں میں جن لوگوں پر دوزخ لازم ہو چکی ہوتی ہے، ان کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور اس کو عذاب قبر سے پناہ دے دی جاتی ہے

(آخر جہ) أبو محمد البخاری (عن) علی بن محمد بن عبد الرحمن السرخسی (عن) عیسیٰ بن نصر (عن) خارجة بن مصعب (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(قال) البخاری وقد روى هذا الحديث (عن) أبی حنیفة جماعة موقوفاً علی ابن عمر ولم یسندوه

منهم الحسن بن الفرات (و) أبو یوسف (و) أسد بن عمرو (و) سعید بن أبی الجهم (و) ایوب بن هانی (و) الحسن بن زیاد (و) الصلت ابن الحجاج (و) عبد الحمید الحماني (و) إسحاق بن یوسف (و) عبد الله بن الزبیر (و) محمد بن الحسن و غیرهم رحمهم الله تعالى

(فقال) أبو یوسف فی رواية إسماعیل بن حماد (عن) أبی یوسف (عن) أبی حنیفة قال بلغنی (عن) محارب بن دثار (عن) ابن عمر حدیثهم أخصر

قال أبو محمد البخاری وقد روى عبد العزيز بن خالد وأبو عصمة وإبراهيم بن الجراح (عن) أبی حنیفة (عن) ایوب بن عائذ (عن) محارب بن دثار بنحو حدیث خارجة بطوله

(قال) أبو محمد البخاری كتب إلى صالح بن أبی رمیح حدثنا محمد بن خلف ابن ایوب ومحمد بن عبد الوهاب قالا حدثنا جعفر بن عون (عن) أبی حنیفة (عن) محارب بن دثار (عن) ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ من صلى بعد العشاء أربع ركعات قبل أن يخرج من المسجد عدلن بمثلهن من ليلة القدر

(قال) أبو محمد البخاری كتب إلى صالح بن أبی رمیح حدثنا أبو بكر بن داود السمناني حدثنا عبد العزيز بن يحيى أبو الأصبع حدثنا محمد بن سلمة بن الحراني (عن) أبی حنیفة (عن) محارب بن دثار

(وأخرج) الحافظ طلحة بن محمد في مسنده (عن) أبی العباس بن عقدة (عن) الحسن بن علی بن عفان (عن) الحماني (عن) أبی حنیفة قال الحافظ ورواه (عن) أبی حنیفة أبو یوسف وأسد بن عمرو والصلت بن حجاج

(وأخرج) أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي في مسنده (عن) أبی القاسم بن أحمد بن عمر (عن) عبد الله بن الحسن الخلال (عن) عبد الرحمن بن عمر (عن) محمد بن إبراهيم بن خنيس (عن) محمد بن شجاع الثلجي (عن) الحسن بن زیاد (عن) أبی حنیفة مختصراً أنه قال من صلى أربع ركعات بعد العشاء الآخرة قبل أن يخرج من المسجد عدلن بمثلهن من ليلة القدر

(وأخرج) القاضي الأشناني بإسناده إلى أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(وأخرج) الحسن بن زیاد في مسنده (عن) أبی حنیفة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

○ اس حدیث کو حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ نے حضرت ”علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخی رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”عیسیٰ بن نصر رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”خارجہ بن مصعب رحمہ اللہ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ“ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ”ابو محمد بخاری رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں محدثین کی ایک جماعت ہے جس نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے واسطے سے یہ حدیث حضرت عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ سے موقوفاً روایت کی ہے۔

○ ان میں حضرت ”حسن بن فراتؓ“، حضرت ”ابو یوسفؓ“، حضرت ”اسد بن عمروؓ“، حضرت ”سعید بن ابی الجهمؓ“، حضرت ”ایوب بن ہانیؓ“، حضرت ”حسن بن زیادؓ“، حضرت ”صلت بن حجاجؓ“، حضرت ”عبدالحمید حمانیؓ“، حضرت ”اسحاق بن یوسفؓ“، حضرت ”عبداللہ بن زبیرؓ“ اور حضرت ”محمد بن حسنؓ“ اور دیگر بہت سارے محدثین نے روایت کی ہے۔
○ حضرت ”ابو یوسفؓ“ نے اپنی روایت حضرت ”اسماعیل بن حمادؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام ابو یوسفؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث حضرت ”محارب بن دثارؓ“ نے حضرت ”ابن عمرؓ“ والی حدیث مختصر انداز میں بیان کی ہے۔
حضرت ”ابو محمد بخاریؓ“ نے فرمایا: یہی حدیث حضرت ”عبدالعزیز بن خالدؓ“ اور حضرت ”ابوعصمہؓ“ اور حضرت ”ابراہیم بن جراحؓ“ نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہؓ سے روایت کی ہے، انہوں نے حضرت ”ایوب بن عائذؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محارب بن دثارؓ“ سے حضرت ”خارجہؓ“ والی حدیث کی طرح مفصل حدیث بیان کی ہے۔

حضرت ”ابو محمد بخاریؓ“ فرماتے ہیں: مجھے حضرت ”صالح بن ابوریحؓ“ نے لکھا کہ ہمیں حضرت ”محمد بن خلف بن ایوبؓ“ اور حضرت ”محمد بن عبد الوہابؓ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”جعفر بن عونؓ“ نے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محارب بن دثارؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”ابن عمرؓ“ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، اس کو شب قدر میں پڑھی گئی چار رکعتوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

○ حضرت ”ابو محمد بخاریؓ“ فرماتے ہیں: مجھے حضرت ”صالح بن ابوریحؓ“ نے لکھا، اس میں بتایا کہ ہمیں حضرت ”ابوبکر بن داؤد سمنانیؓ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”عبدالعزیز بن یحییٰ ابوالاصغؓ“ نے حدیث بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ”محمد بن مسلمہ حرانیؓ“ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ”محارب بن دثارؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حافظ طلحہ بن محمدؓ نے ”اپنی مسند میں (ذکر کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوعباس بن عقدہؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن علی بن عفانؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حمانیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ حضرت ”حافظؓ“ کہتے ہیں: اسی حدیث کو حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے حضرت ”ابو یوسفؓ“، حضرت ”اسد بن عمروؓ“ اور حضرت ”صلت بن حجاجؓ“ نے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خروثیؓ“ نے اپنی مسند میں (روایت کیا ہے، اس کی اسناد یوں ہے) حضرت ”ابوقاسم بن احمد بن عمرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبداللہ بن حسن خلیلؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”عبدالرحمن بن عمرؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن ابراہیم بن حمیسؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”محمد بن شجاع ثلجیؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”حسن بن زیادؓ“ سے، انہوں نے حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے مختصر طور پر روایت کیا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے عشاء کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، اس کو شب قدر میں پڑھی گئی چار رکعتوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”قاضی اشائیؓ“ نے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

○ اس حدیث کو حضرت ”حسن بن زیادؓ“ نے اپنی مسند میں حضرت ”امام اعظم ابو حنیفہؓ“ سے روایت کیا ہے۔

August-2018

اہلسنت وجماعت کا قرآن و سنت کا عظیم ادارہ۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

شعبہ ناظرہ: 200

شعبہ حفظ: 145

شعبہ تجوید: 11

درس نظامی: 105

طلباء

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا خرچہ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

شعبہ حفظ و ناظرہ: 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید: 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

چوکیدار: 2

خادم: 4

باورچی: 2

مدرسہ
کاسٹاف

کل طلباء کم و بیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

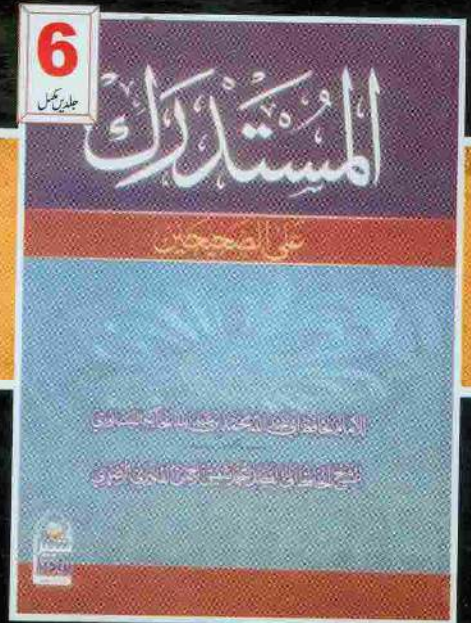
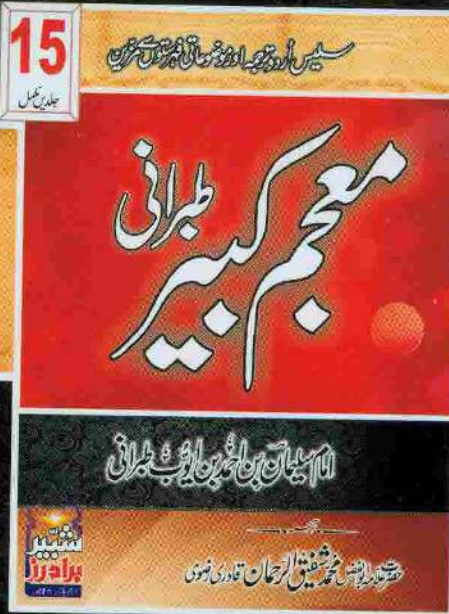
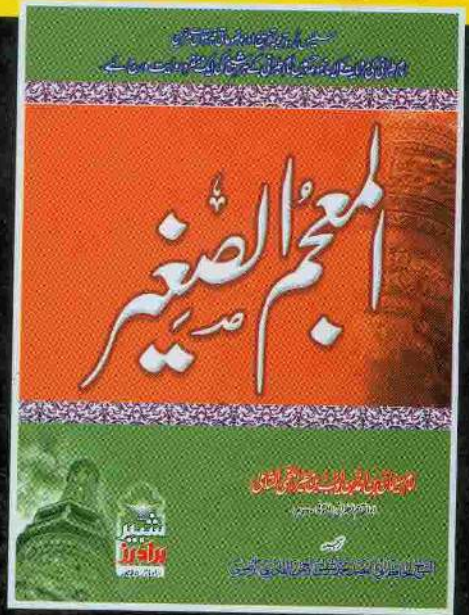
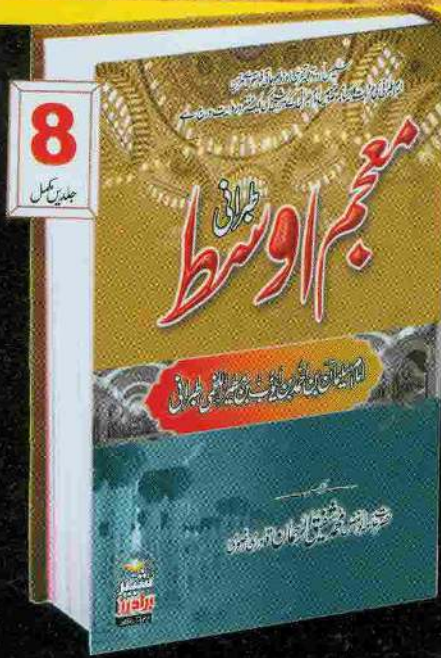
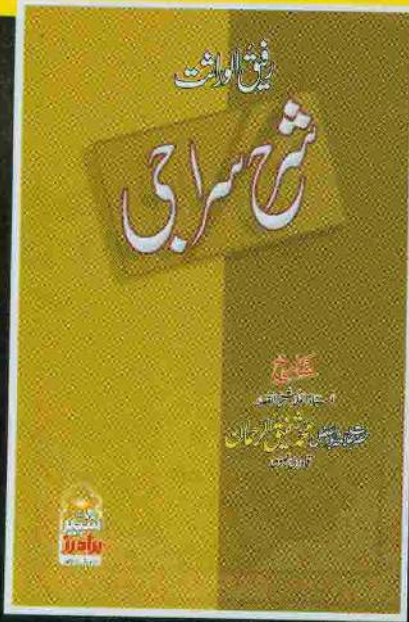
DONATION

HABIB BANK LTD. BARNES STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - branchcode: 0050

f @markazuloom

YouTube waseem ziyai

www.waseemziyai.com



Shabbir 0322-7202212

زبیہ سنٹر ۴۰، اٹو بازار لاہور
فون: 042-37246006
shabbirbrother786@gmail.com

شبیر برادرز®